بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | مسیح وقت مہدی ہم مجدد سر این صد

جلد ۱۰ | ۲۳ محرم الحرام ۱۳۲۹ ہجری مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء | نمبر ۹ و ۱۰

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

ضمیمہ درس قرآن مجید

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ وایدہ الرحمٰن کی زیارت سے اکثر احباب جلسہ سالانہ پر مشرف ہو چکے ہیں۔ ایام جلسہ پر زخمون کا روزانہ ڈریسنگ ہوتا رہا تھا اور اصحاب پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اب زخم بالکل اچھے ہو گئے ہیں اور پٹی اتار دی گئی ہے۔ البتہ ایام جلسہ میں کثرت ملاقات احباب اور ان کو پند و نصائح میں مصروف رہنے کے سبب کوفت بہت ہو گئی تھی۔ نیز دو دانت جو بہت درد کرتے تھے نکلوا دیے گئے۔ اگرچہ پہلے سے ہلتے تھے۔ تاہم ان کے نکالنے سے بھی تکلیف ہو گئی۔ اور بعض بخار ہوتا رہا۔ اب بفضلہ تعالیٰ بخار نہیں ہے اور دانتوں کا درد نکلوانے سے اچھا ہونا ہی تھا۔ لیکن پیر اور سنگل دور روز درد عصابہ رہا کسی وقت درمیان میں وقفہ ہو جاتا ہے۔ کسی وقت پھر شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر امید ہے کہ جہاں وہ تکلیف دور ہوئی۔ یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ دور ہو جاوے گی۔ گذشتہ یوم الاحد کی رات کو حضرت نے خواب میں دیکھا کہ مکان میں دو سانپ ہیں۔ پہلے ایک مارا گیا۔ اور پھر دوسرا بھی مارا گیا۔ باوجود اس قدر تکلیف کے حضرت صاحب جیسا کہ احباب دیکھ گئے ہیں، ہر وقت ایک راحت اور خوشی کی حالت میں رہتے ہیں۔ کوئی اضطراب نہیں کوئی گھبراہٹ نہیں۔ کوئی بیماروں کا سا چڑچڑاپن نہیں ہے۔ کیوں نہ ہو خدا تعالیٰ کے برگزیدوں پر خدا کی طرف سے سکینت نازل ہوتی ہے۔ وہ ہر حالت میں اپنے رب کے ساتھ راضی ہیں۔ فرمایا دانت نکلے تو ٹھنڈا پانی پینے کو مل گیا ایک تکلیف تھی ہے۔ تو اس کے عوض میں ایک آرام بھی مل جاتا ہے۔

مبارکبادی ہمارے آقا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے مرزا عزیز احمد صاحب احمدی بی اے کا نکاح لاہور میں ہوا اسکی اطلاع دے چکے ہیں اب دلہن کا رخصتانہ ہوا۔ اور میرزا عزیز احمد صاحب اپنی اہلیہ کو لے کر قادیان میں آئے۔ سب سے پہلے دولہا دلہن حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور میں حاضر ہوئے اور بیعت کی اس کے بعد یہاں بھی ولیمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس قران السعدین کو مبارک کرے۔ خان بہادر میرزا سلطان احمد صاحب بھی آئے تھے۔ مگر جلد واپس تشریف لے گئے۔

جو احباب وی پی واپس کر چکے ہیں ان کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ اب خود ہی قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ فرماویں اور نقصان وی پی ۲ ر فی پرچہ بھی ارسال کر کے مشکور فرماویں۔

اہل بیت حضرت مسیح موعود بخیر و عافیت ہیں۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بھی بخیریت اسی جگہ رونق افروز ہیں۔ نماز جمعہ جب سے آپ آئے ہیں آپ ہی پڑھتے ہیں۔ چنانچہ خطبے ہدیہ ناظرین ہوتے رہتے ہیں۔ سیٹھ عبدالرحمان صاحب بھی ہنوز اسی جگہ تشریف فرما ہیں۔

اس وقت جب کہ آخری کاپی پریس میں جاتی ہے جلسہ پر آئے ہوئے تمام احباب رخصت ہو چکے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام مدرسہ احمدیہ ہر دو کھل گئے ہیں۔ تین چار روز سے یہاں بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ رات کو بادل کو تھمتی نہ کسی وقت بارش ہو جاتی ہے۔ خشکی بسبب لعذ پر ہے۔

سال جدید جو یکشنبہ کو شروع ہوا ہے اور ہجری سال جدید جو بروز چہارشنبہ کو شروع ہوتا ہے۔ احباب کو مبارک ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس نئے سال کی رحمتوں و برکتوں سے ہم کو مالا مال کرے اور اس کے درمیان جو شر ہو اس سے محفوظ رکھے۔

اطلاع بسبب علالت طبع حضرت خلیفۃ المسیح ضمیمہ درس قرآن فی الحال نہیں چھپ سکتا۔ ۸ ار نومبر سے درس بند ہے پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن تک ختم ہو چکا ہے۔

درثمین فارسی مکمل چھپ کر تیار ہے!

درثمین اردو مکمل یعنی جس میں وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک اردو اشعار درج ہیں وہ ۳ ر کو دی جاوے گی۔ اور درثمین فارسی جس میں ۲ یوم الوصال تمام فارسی اشعار درج ہیں۔ باوجود ضخامت صفحات ۲۲ صرف بلغ ۶ نے کو بھیجے جائینگے۔

مینیجر بدر

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع کیا گیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از جناب میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی

رباعیات

(۱) مقامِ حق مقام انبیا ہے — نبوت سے مقامِ حق ملا ہے
نشانِ حق ہیں وہ جن ان سے ظاہر — نبوت راز توحید خدا ہے

(۲) کلامِ حق وہ ہے جو حق دکھائے — ہمیں باطل کی راہوں سے بچائے
ہمیں عیب و صواب اپنا بتا کر — بنا کر پاک و صاف حق سے ملائے

(۳) کلام حق بجبریل امیں ہے — وہی ختم نبوت کا نگیں ہے
کلام اللہ کی ہے شان اس سے — وہی ذی العرش اعلیٰ کا مکیں ہے

(۴) محمدؐ کو ہوئی تعلیم قرآں — معلم جس کا ہے خود رب سبحاں
خدا نے اپنی شاگردی میں لیکر — بنایا اس کو پھر استاد دوراں

(۵) محمدؐ مظہر شانِ خدا ہے — محمدؐ خاتم کل انبیاء ہے۔
خزانہ ہر صداقت کا ہے قرآں — خدا سے جو محمدؐ کو ملا ہے

(۶) جو دام نفس شیطاں میں پھنسا ہے — وہی نور محمدؐ سے جدا ہے
خدا نے اس بشر کو کر کے پیدا — ثبوت اپنی خدائی کا دیا ہے

(۷) تعجب کیا ہے دیکھو اس جری کو — ملی ہے جو محمدؐ مصطفےٰ کو
بتائیگی تمہیں خود وضع فطرت — کہ مانو سنت خیر الوریٰ کو

(۸) دکھائی خود خدا نے شان اسلام — کیا خود یکسو نکاسے اکرام
محمدؐ ہو گیا جب ان کا ہادی — پلٹ دی رسمنے انکی صبح اور شام

(۹) کرشمہ قدرتِ حق کا دکھایا — بہت صدیوں کے مردوں کو جلایا
بنایا وحشیوں کو اسنے انساں — کیا سید عا خدا سے جا ملایا

(۱۰) ظہورِ حق میں جس کی یہ ادا ہو — کوئی اب اس سے بڑھکر اور کیا ہو
شرافت ہے اسی انساں کا حصّہ — شرف جسکو محمدؐ سے ملا ہو۔

خدا کی دُنیا

دنیا کا خدا خدا کی دُنیا — ہے جانے میں کس بلا کی دنیا
بچہ سے جواں جواں سے بوڑھے — پھر قبر میں۔ کس فنا کی دُنیا
چنتا ہے کہ ہو نہ جائیں مفلس — یوں کٹتی ہے اغنیا کی دُنیا
در در پہ پھرے ہے بھیک مانگے — ذلت کی ہے یوں گدا کی دُنیا
ماں باپ نہ خویش و اقربا کے — آزاد ہے بینوا کی دُنیا
اقبال کبھی کبھی ہے ادبار — ہر ایک کی ہے یوں فنا کی دُنیا
جینے کی خوشی پہ موت کا غم — ڈھونڈا ہو کہاں بقا کی دُنیا
ہیں چور کہیں کہیں ہیں رہزن — یہ جور کی وہ جفا کی دُنیا
دنیا میں ہو مال و زر کا سودا — کہتے ہیں یہ اشقیا کی دُنیا
دنیا ہو جو فکر آخرت کی — یہ دنیا ہے انبیا کی دُنیا

ہاں لغزش پا اب سنبھلیا — اور دیکھ لے اصفیا کی دُنیا
اے نفس بشر تو مطمئن ہو — اور چھوڑ دے ماسوا کی دُنیا
دنیا کہ جو ہو خدا کی خاطر — سن لو وہ ہے مصطفیٰ کی دُنیا
دُنیا میں بھی آخرت تھی منظور — کیا خوب تھی رہنما کی دُنیا
دنیا میں بھی باخدا رہے وہ — دُنیا تھی وہی خدا کی دُنیا
بچے بھی تھے بیویاں تھیں اور خویش — تھی سب سے خلا ملا کی دُنیا
اس شغل میں شغل حق نہ بھولے — کیا پاک تھی باخدا کی دُنیا
تھے شان خلق دراصل حق — باعہد تھی باوفا کی دُنیا
جلوت بھی تھی ساری ان کی خلوت — کیا صاف تھی بے ریا کی دُنیا
ہوتی تھی نہ غیر حق کسی سے — دلدادہ دلربا کی دُنیا
ہر حال میں مظہرِ خدا تھی — آئینہ حق نما کی دُنیا
دُنیا جو خدا ہمیں ملا دے — ہے سرورِ انبیا کی دُنیا
اے طالبِ آخرت کہاں ہو — دُنیا ہے یہی وفا کی دُنیا
اے طالب نفس اہل دل ہو — تا پائے تو مصطفیٰ کی دُنیا
دُنیا میں کرو تلاش ڈھونڈو — اس سید اتقیا کی دُنیا
آؤ تمہیں قادیاں دکھائیں — کس ڈھب کی ہے اس فضا کی دُنیا
بستے تھے یہاں غلام احمدؑ — دکھلاتے تھے پیشوا کی دُنیا
جلوے ہیں وہاں پہ نور دیں کے — ہے احمدؐ مجتبےٰ کی دُنیا
دیکھو تو وہاں کے روز و شب تم — اس بندۂ باصفا کی دُنیا
دُنیا میں ہے کوئی دن کا جینا — یہ دین کی ہے ضیا کی دُنیا
ملتا ہے وہاں سے نور قرآں — اس نور کی ہے ہدیٰ کی دنیا
مسلم ہو تو پھر بنو مسلماں — یوں ملتی ہے مصطفےٰ کی دُنیا

حامد کی بھی ایک بات سن لو
اس دُنیا سے لو خدا کی دُنیا

درخواست برادرم امام الدین کشمیری مونگ لکھتے ہیں کہ میرے بچے ہر وقت بیمار رہتے ہیں تمام احباب دعاؤں سے دعا کریں۔

ضرورت ملازم ایک انٹرنس پاس احمدی جسکا ہینڈ رائٹنگ بہت اعلیٰ ہو۔ نوجوان مضبوط ہو اگر ۳۰ کی ملازمت چاہتا ہے تو دفتر ہیمہ سے خط و کتابت کرے۔ جلدی۔

ایک ہندو خریدار کا شکریہ مکرم و معظم شاہ سرن صاحب بنارسی نہایت ہی شکریہ کے مستحق ہیں کہ نہ صرف آپ بدر کے خریدار ہیں بلکہ اب دو صد روپیہ سالانہ دینا منظور فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص کو قبول فرمائے اور اس آفتاب صداقت کی شعاعوں سے ان کے سینہ

صافی کو منور کرے۔ جس کی جھلک ان میں دیکھی جاتی ہے۔

مبارک جوڑے نہایت ہی مسرت سے یہ اطلاع دیجاتی ہے کہ ۲۷ - دسمبر کو حضرت صاحبزادہ محمود احمد ایدہ اللہ الاحد نے ایک نہایت لطیف خطبہ کے بعد مندرجہ ذیل تین نکاحوں کا اعلان فرمایا

(۱) ہمارے مکرم و معظم پروپرائٹر بدر میاں معراج الدین عمر صاحب کے فرزند ارجمند میاں نذیر احمد صاحب کا نکاح محمودہ بنت میاں چراغ الدین صاحب سے - مہر ایک ہزار

(۲) میاں عبد المجید ولد میاں چراغ الدین صاحب کا نکاح رقیہ بیگم بنت میاں معراج الدین صاحب سے مہر ایک ہزار۔

(۳) شیخ فضل کریم ولد شیخ عطا محمد صاحب کا نکاح فاطمہ بنت میاں نبی بخش صاحب سے مہر ایک ہزار

اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو مبارک کرے۔ ان سے صالح اولاد پیدا ہو جو خدا کے برگزیدہ نبی مسیح موعود کی خادم ہو۔ خدا کے کریم فضل و عطا سے معراج ترقی کو پہنچیں۔ دین کے چراغ بنیں اور ہر قسم کے مجد کو حاصل کریں اور دُنیا و آخرت میں مقام محمود سے بہرہ یاب ہوں۔ اللھم آمین

انصار بدر چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار بدر کا چندہ جس قدر کہ آپ وی پی کریں میں دینے کو بالکل تیار ہوں کیونکہ مجھے سب اخباروں سے یہ زیادہ پیارا اخبار ہے۔ میں بارہ ۱۲ اخباروں کا خریدار ہوں لیکن جس دن بدر کے آنے کا دن ہوتا ہے اُس دن اور ہی خوشی اور چین ہوتا ہے۔

درخواست دعا سید انعام رسول صاحب کٹک سے اپنی بیمار والدہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

نماز جنازہ پیر افتخار احمد صاحب اپنی مرحومہ لڑکی سعیدہ بیگم اور اپنے لڑکے مرحوم نثار احمد کے لیے اور برادر سربلند صاحب اپنی زوجہ مرحومہ کیواسطے احباب سے درخواست دعاء جنازہ کرتے ہیں۔ ایسے ہی سعید الدین احمد صاحب اپنی والدہ مرحومہ کے واسطے دعائے جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔ ایسا ہی منشی خادم حسین صاحب بھیروی مشہور نامہ نگار کی ہمشیرہ اور بیوی کا جنازہ پڑھا جائے۔

وصیت میں الٰہی بخش ولد جلا قوم کمبوہ سکنہ زیرہ ضلع فیروزپور بقائمی ہوش و حواس بلا اکراہ و جبر حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ربوٹ چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول و دوم و سوم کا مضمون واحد ہے لہذا اس کا اندراج یہاں ضروری نہیں ہے۔ چہارم میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ تخمیناً دو ہزار روپیہ کی ہے۔ اس کا دسواں حصہ مبلغ دو سو روپیہ اپنی زندگی میں ادا کرونگا اگر میں

آرام کی گنجائش نہیں رکھتے۔ اور ہر وقت تناسخ کے چکر میں اُسے سرگرداں رکھنا چاہتے ہیں۔ یونس کی طرح آریاؤں کے تمام مسائل اُلٹے ہی ہیں۔ اسواسطے خدا تعالیٰ نے ان کے متعلق پیشگوئی کی ہے کہ **یہجو نہا عوجا**۔ ہر بات میں اُلٹی راہ اختیار کرتے ہیں ہر مسئلہ میں

ٹیڑھا فلسفہ

نکالتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ چونکہ انسان نے گناہ کیا اور کمزوری دکھلائی اس واسطے اُسے پیچھے کی طرف ہٹایا جائیگا۔ ایک ذلیل اور ادنیٰ وجود کے دور میں اُسے ڈالا جاویگا۔ حالانکہ دنیا جہان کا معاملہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ اس عالم میں ہر ایک شے آگے کی طرف تدریجی ترقی کر رہی ہے۔ اگر بوڑھا بوجہ ضعف بڑھاپے کو ادا نہیں کرسکتا تو اُسے پیچھے ہٹا کر جوانی کے عالم میں ڈالکر نیا دور نہیں شروع کرایا جاتا اور اگر جوان جوانی کے حقوق ادا کرنے سے غافل ہے تو اُسے واپس بچپن کے عالم میں داخل نہیں کر دیا جاتا اور اگر بچہ نٹ کھٹ ہوتا ہے تو اُسے واپس ماں کے پیٹ میں نہیں گھسیڑ دیا جاتا۔ کہ جاؤ وہاں جاکر پہلے نیک بن لے تو پھر تجھے باہر نکلنے کی اجازت دیجاویگی۔ اور اگر بچہ ماں کے پیٹ میں بھی تکلیف دے تو اُس کے واسطے یہ تجویز نہیں سوچی جاتی کہ اسے پھر نطفہ کا کیڑا بنا دو۔ یہ بات تو قانون قدرت کے ہی خلاف ہے کہ انسان پھر کیڑے اور مکوڑے اور گدھے اور گھوڑے بنائیں جائیں خدا تعالیٰ نے انسانی روح کی ہر ایک حالت کی اصلاح کے واسطے خود اُسی نشو و نما کے اندر ہی سامان رکھ دئے ہیں۔ بوڑھا اپنے بڑھاپے کے ایام میں ہی اپنی نیکیوں کے پھل پانے اور بدیوں کی سزا دیکھنے کے ذائقہ اپنے آگے دیکھتا ہے۔ انسان اپنے اعمال کو آگے بھیج رہا ہے نہ کہ پیچھے۔ ورکشاپ کے سٹینڈ میں مجھے یہ خیال اسواسطے آیا کہ بیجان انجن بھی جب اُس کے کیل پرزوں میں کچھ نقص آجاتا ہے تو اُسے یہ سزا نہیں دیجاتی کہ چونکہ آج اس نے دو گھنٹہ کا حرجہ کیا ہے اس واسطے اس کو سزا دیجاوے کہ ایک چکر اوڑ آر۔ ریلوے کی لائن پر لگائے۔ اور وہاں بھی کام اچھا نہ دے تو پھر کر جی پی ریلوے کا کوئلہ ڈھونے کی سزا دیجاوے۔ اور یا چنوسیل کا روزانہ چکر اس کے ذمہ لگایا جاوے خدا تعالیٰ ہمیں سزا دینے کا بھوکا نہیں وہ رحیم و کریم ذات تو ہماری اصلاح چاہتی ہے اور تناسخ کا دور کسی صورت میں ہماری اصلاح نہیں کرسکتا۔

دیسی مزدور اس کارخانہ میں کام کرنیوالے دس ہزار مزدور دیسی ہیں۔ جو چند انگریزوں کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ حکمت کیا ہی عمدہ شے ہے۔ حاکم وہی ہوسکتا ہے جس کو حکمت عطا ہو۔ اُن اشیاء کی ساخت کی حقیقت کو پہچانتے ہیں اور اُس کی معرفت انھیں حاصل ہے اس واسطے انھیں یہ عزت حاصل ہوئی۔ باقی سب بیلوں کی طرح کام کر رہے ہیں۔ اور ہمارے آریہ بھائی تو بیل گدھا بننے کے شوق میں تناسخ کے چکر میں پڑنے کی طرف بیفائدہ متوجہ ہوتے ہیں انسان تو اسی عالم میں اپنے مختلف روحانی و اخلاقی حالات کے ذریعہ سے مختلف شکلیں رکھتا ہے

حضرت مرحوم و مغفور جناب

مسیح موعود کا ایک رویاء

مجھے اسوقت یاد آیا ہے۔ کہ ایک مقدمہ سے پہلے جب کہ اُس کے متعلق کوئی خبر ہنوز نہ تھی حضور علیہ السلام نے فریق مخالف کے وکلا کو بھینسوں کی شکل میں دیکھا جن کے شر سے بچنے کے واسطے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الہامی دعا پڑھی۔

رب کل شیء خادمک

رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی

اے میرے رب ہر شے تیری ہی خادم ہے۔ تو ہی میری حفاظت کر تو ہی میری نصرت کر اور تو ہی مجھ پر

(نمبر ۸ - دامین)

محاسبہ انجمن مونگھیر انجمن احمدیہ کے محاسبہ کی کتابیں بھی میں نے ملاحظہ کیں۔ جن میں سے بالخصوص رجسٹر کھاتہ نامکمل پایا گیا جس کی وجہ زیادہ تر یہ معلوم ہوئی کہ رجسٹر کے صحیح اندراج کے طرز سے یہاں کے کارکن واقف نہ تھے چنانچہ ان کو سمجھایا گیا۔ اُمید ہے کہ اُس کے مطابق رجسٹر جلد مکمل کرلئے جاوینگے۔ اور آئندہ درست اور اپ ٹو ڈیٹ رکھے جاوینگے۔

سورجگڈھ

جمال پور سے ہم سورجگڈھ آئے۔ جہاں مولوی سرور شاہ صاحب نے سلسلہ حقہ کی تائید میں ایک مفصل پُراثر تقریر کی اور مولوی صاحب کے بعد عاجز نے ایک مختصر تقریر وفات مسیح پر اور حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر کی۔ ان تقریروں کے بعد چند آدمی سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے اور انھوں نے بیعت کے خطوط لکھے اس جگہ انجمن احمدیہ کے قبضہ میں ایک شاندار مسجد برلب دریا واقعہ ہے۔ جو کہ مولوی سعید الحسن صاحب مختار نے اس سلسلہ کے نمازیوں کے واسطے وقف کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ مختار صاحب کو جزائے خیر دے۔ یہاں ایک واقعہ زمانہ میں بھی ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی عجائب قدرت کا ایک عجیب نشان یہاں سننے میں آیا۔ کہ ایک شخص نے جو سلسلہ حقہ کا سخت دشمن تھا ہمارے دوست حکیم **محمد حسن** کے ساتھ مباہلہ کیا تو چند روز میں ایسا ہلاک ہوا کہ پچھلوں کے واسطے موجب عبرت ہوگا۔

اوڈرین

سورجگڈھ سے ہم اوڈرین آئے۔ اور وہاں کے رئیس جناب سید **ہدایت حسین** صاحب کے مکان پر شب باش ہوکر صبح بھاگلپور روانہ ہوئے۔ ہمارے اکثر احباب اُن دو بھائیوں سے واقف ہونگے کہ جو ابتدائے احمدیت میں اپنے بعض اہل وطن اور اقرباء کے ہاتھوں تنگ آکر قادیان چلے آئے تھے۔ اور یہاں ایک عرصہ قیام پذیر رہے تھے۔ سید ارادت حسین صاحب جو کتب خانہ حضرت مسیح موعود میں کام کرتے تھے اور سید وزارت حسین صاحب جو کہ دفتر میگزین میں کام کرتے تھے سید ارادت حسین صاحب کے اہل بیت بھی یہاں ساتھ تھے۔ یہ قصبہ اوڈرین انھیں بزرگوں کا اصل وطن ہے اور سید ہدایت حسین صاحب ان کے والد کا اسم شریف ہے۔ اب ان کا سارا خاندان سلسلہ حقہ احمدیہ میں شامل یا اُس کے ساتھ محبت رکھنے والا ہے اس جگہ میری ایک پُرانی

خواب پوری ہوئی

جو کہ مجھے یاد بھی نہ رہی تھی اور وہ اس طرح سے ہے کہ جن دنوں برادران ارادت۔ وزارت یہاں قادیان میں سکونت پذیر تھے ان دنوں عاجز نے ایک خواب میں دیکھا کہ میں ان کے وطن میں گیا ہوں۔ رات کا وقت ہے اور وہ مجھے اپنا مکان لال ٹین کی روشنی میں دکھلا رہے ہیں نیچے مال مویشی باندھنے کی جگہ ہے۔ اوپر کے تختے پر مردانہ نشست گاہ ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے میں نے پوچھا کہ کیا اسی کے اندر زنانہ مکان ہے۔ تو دکھانے والے نے کہا کہ نہیں یہ سب مردانہ ہے۔ زنانہ اور آگے ہے۔ یہ خواب اس طرح لفظ بہ لفظ پُورا ہوا کہ تعجب ہوتا ہے۔ سورجگڈھ سے باوجود جلدی کرنے کے ایسے وقت میں روانگی ہوئی کہ اوڈرین اندھیرے میں پہنچے۔ اور سید ارادت حسین صاحب لالٹین کے ساتھ اپنا مکان دکھلانے لگے۔ مردانہ نشست گاہ کو دیکھ کر میرے منہ سے وہی لفظ نکلے کہ کیا اسی کے اندر زنانہ مکان ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں یہ سب مردانہ ہے۔ زنانہ اور آگے ہے۔ یہ کہکر وہ ہنسے اور کہا کہ کیا آپ کو اپنا خواب یاد نہیں میں نے کہا نہیں تب انھوں نے مجھے یاد دلایا۔ اللہ اللہ خداوند پاک کا علم غیب کیا صحیح ہے ایسے وقت میں جبکہ کبھی خیال خواب بھی نہ تھا کہ مجھے اس طرح اوڈرین جانا ہوگا۔ نو سال پہلے مجھے یہ سب کچھ

بعینہٖ مجھے دکھایا گیا تھا۔

جب خواب کا ذکر آیا ہے تو ایک اور خواب کا بھی میں بیان کر دینا چاہتا ہوں جو کہ میں نے اسی گانوں میں دیکھا۔ ماسٹر محبوب علی صاحب کے فرزند ارجمند عزیز قمر الہدیٰ نے اس سفر میں ہماری بہت ہی خدمت کی نہایت اخلاص و محبت کے ساتھ ہر وقت خدمت کے واسطے مستعد رہا مجھے خواب میں اس عزیز کا نام **فضل الٰہی** بتلایا گیا۔ جس سے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اُس کی دستگیری کریگا اور اُس کے فضل کے خاص نمونے اُس کے شامل حال ہونگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تب سے میں اس عزیز کو

فضل الٰہی قمر الہدیٰ

کہا کرتا ہوں۔ اللھم اجعلہ کاسمہٖ ۔ آمین

اُوریں سید صاحب نے رات کے وقت وعظ کیا۔ اور عاجز نے صبح کے وقت وعظ کیا۔ سید ہدایت حسین صاحب ایک نیک دل اور فہیم مقبول صورت پیر مرد ہیں۔ بڑے شوق سے انھوں نے اپنے مکان پر وعظ کرائے۔ اور مونگھیر بھی تمام وعظوں میں شریک رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور ان کے اخلاص میں برکت نازل کرے۔ برادر وزارت حسین کی والدہ کو اس سلسلہ حقہ کے ساتھ خاص محبت اور الفت ہے۔ دعا کی قبولیت پر ان کا ایمان بہت سی عورتوں کے واسطے قابل رشک نمونہ ہے اس جگہ اسباب کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہوگا کہ برادر وزارت حسین صاحب ایک عالمانہ کتاب **مرآۃ الجہاد** کے مصنف ہیں جس کو انھوں نے نہایت محنت کے ساتھ لکھا ہے اور جہاد کے مضمون پر یہ ایک قابل قدر تصنیف ہے۔ جو صاحب موصوف سے مِل سکتی ہے۔

بھاگلپور

چونکہ بھاگلپور جانے کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ہمیں بذریعہ تار مِل چکا تھا اس واسطے اُرین سے ہم بھاگلپور گئے اور برادرم مکرم بابو اختر علی صاحب کے مکان پر قیام کیا۔ یہاں جوبلی کالج کے ہال میں ہمارے لیکچروں کا انتظام ہوا۔ پہلے دن میری اور مولوی سرور شاہ صاحب کی تقریریں ہوئیں اور دوسرے دن صرف میری تقریر ہوئی۔ نماز جمعہ کا خطبہ ایک مسجد میں حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ لیکچروں میں تعلیم یافتہ گروہ کی ایک بڑی جماعت شامل تھی بہت نیک اثر ہوا۔ یہاں بھی کئی آدمیوں نے بیعت کے خط لکھے۔ اختر صاحب نے دو وعظ اپنے مکان پر کرائے۔ مونگھیر اور سورج گڈھ کے بعض دوست بھی یہاں کے لیکچروں میں شامل ہوئے اب جبکہ بنگالہ کے ان شہروں میں لیکچروں کا ذکر ختم ہو چکا ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی جماعت کے بعض

احباب کا کچھ ذکر

یہاں کر دیا جائے۔ برادران سید ارادت حسین صاحب و سید وزارت حسین صاحب کا ذکر اوپر ہو چکا ہے سید وزارت حسین صاحب یہاں کسی انجمن کے محاسب بھی ہیں۔ ان کے بھائی سید خلافت حسین صاحب احمدی بیرسٹرایٹ لا سے بھاگلپور میں ملاقات ہوئی۔ صاحب موصوف ہمارے ہر دو لیکچروں میں تشریف فرما تھے اور جمعہ کے دن انھوں نے ہمیں ایک ڈنر دیا۔ جہاں مختلف مذہبی دلچسپی کی باتوں پر بحث ہوتی رہی۔ جن میں سے ایک یہ بات تھی کہ یورپ کے بعض مصنفین نے یہ لکھا ہے کہ مذہب اسلام کے مطابق کوئی روح نہیں ہوتی۔ اور وہ مرنے کے بعد فنا ہو جاتی ہیں۔ میں نے اس کے جواب میں آیت شریف ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات ...... الخ پڑھ کر سنائی ۔ جس سے اس خیال کا رد واضح طور پر ہوا۔

ہم اُس ڈنر کے لئے جو کہ ہم نے اُن کے مکانات پر گذاری۔ مسٹر اور مسز خلافت حسین صاحب کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ اور اُن کے واسطے دعا کرتے ہیں۔

سب سے اول قابل ذکر یہاں کے مولانا مولوی **عبد الماجد** صاحب پروفیسر جوبلی کالج ہیں جو اس علاقہ کی انجمن احمدیہ کے پریسیڈنٹ ہیں مولوی صاحب موصوف علوم عربیہ کے فاضل سلسلہ نظامی کے طریق پر ہونیکے علاوہ علم ادب عربی و فارسی کے ماہر ہیں اور تصوف کے رنگ میں رنگین ہیں ان کا وجود بہ سبب ان کے اتقاء زہد اور عبادت کے بہت ہی بابرکت ہے جماعت احمدیہ کے ممبران کے واسطے وہ ایک نعمت ہیں کہ اس قحط الرجال کے زمانہ میں ایسا شخص ان کو مل گیا۔ بابو **اختر علی صاحب** کورٹ انسپکٹر پولیس اخلاص و محبت میں گداز ہیں اور ان کے گھر کے تمام زن و مرد ان کے بھائی اور چھوٹے بڑے بچے بھی ان کے رنگ میں رنگین ہیں۔ بابو صاحب کے چھوٹے بچے کس شوق اور محبت کے ساتھ اشتہار تقسیم کرتے پھرے اور ہماری خدمت کے واسطے ایسی مستعدی کے ساتھ متوجہ رہے کہ بے اختیار دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔ اے خدائے رحیم و کریم ان بچوں کو دین کی خدمت کے واسطے چمکتے ہوئے ستارے بنا۔ اور بخش کر دینی اور دنیوی نعمتوں سے تیرا فضل ہمیشہ انھیں متمتع کرتا رہے آمین۔ حکیم **خلیل احمد** صاحب ایک خوش صورت اور پسندیدہ سیرت نوجوان اس جماعت کے سیکرٹری ہیں اللہ تعالیٰ آپ ان کی ضرورتوں کا کفیل ہو۔ اور ان کی دلی مرادیں برلائے۔ مولوی **احسان الحق** صاحب بی۔ اے پیشکار کے چہرے سے جو نیکی اور اخلاص کا اظہار ہوتا ہے وہ ان پر حق تعالیٰ کا خاص احسان ہے۔ اے محسن حقیقی تو اُس عزیز دوست پر اپنے فضل بیش از بیش کر۔ آمین۔ منشی **محمد سعید المحسن** صاحب مختار جیلوں نے اپنے باپ کا ایک شاندار مکان مسجد بنا کر انجمن احمدیہ کے سپرد کر دی ہے۔ اور اس طرح نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے بزرگوں کے واسطے ایک دائمی ثواب کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ مختار صاحب عام مناظرہ میں ایک خاص لیاقت رکھتے ہیں۔ مخالفین کے سوالات کا حاضر اور مختصر جواب دینا انھیں خوب آتا ہے خدا تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ حکیم **محمد حسن** صاحب سورجگڈھ اپنے اندر ایمانی قوت کا ایک خاص جوش رکھتے ہیں حکیم **عبد الحی** صاحب جو بیگو سرائے میں رہتے ہیں۔ عزیز نسیم احمد صاحب عرف **منظور عالم** جو قادیان بھی ہو گئے ہیں اور جوشیلے نوجوان ہیں یہاں ہیں عزیز دوست **عبد الغفار خان** سب انسپکٹر پولیس ساکن شاہ آباد کی ملاقات سے خاص عزت حاصل ہوئی اور برادر عزیز **عبد العزیز** پسر ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بہار سے ہماری ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ان کے علاوہ بعض دیگر احباب کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حکیم ابو الاحمد صاحب۔ حکیم سعید الحق صاحب مولوی اکرام الحق صاحب شیخ ماجد حسین صاحب۔ شیخ عبد النعیم صاحب۔ شیخ محمد جان صاحب۔ شیخ رحیم اللہ صاحب۔ سید علی کریم صاحب شیخ عبد الرحمن صاحب۔ شیخ طفیل احمد صاحب محمد سلطان احمد صاحب۔ ولایت شاہ صاحب شیخ امرجیو صاحب شیخ علی بخش صاحب۔ شیخ ابو الحسن صاحب۔ منشی عبد المجید صاحب محمد حبیب صاحب محمد عیسیٰ صاحب۔ محمد انور صاحب۔ حبیب الرحمن صاحب محمود احمد صاحب سید عبد العزیز صاحب شیخ ولایت حسین صاحب شیخ علی جان صاحب۔ شیخ عابد حسین صاحب شیخ محمد یحییٰ صاحب سید ذاکر حسین صاحب۔ شیخ عبد الرؤف صاحب شاہ محمد اشرف صاحب شیخ رسول بخش صاحب شیخ صابر علی صاحب شیخ جماعت علی صاحب۔ رحیم بخش صاحب مولوی آصف حسن صاحب۔ طالب کریم صاحب۔ مولوی علی حسن صاحب

ایک عزیز دوست کا ذکر رہ گیا ہے نہ اسواسطے کہ وہ مجھے یاد نہیں بلکہ اس لئے کہ ان کے ذکر میں ایک

خصوصیت ہے - ان کا اسم گرامی ہے

مولوی ماسٹر محبوب علی صاحب

ماسٹر صاحب موصوف بشمولیت اپنے فرزند ارجمند عزیز فضل الہی قمر الہدی مذکورہ بالا شہروں کے سفر میں ہمارے برابر رفیق راہ رہے - مونگیر - جمال پور - سورجگڈھ - اورین - بھاگلپور ہر جگہ وہ ہمارے ساتھ ساتھ تھے - ایکدم ان کو ہماری جدائی ہرگز منظور نہوئی - انھیں دیکھ کر مجھے بلالوالہ کے چودھری اللہ داد خانصاحب یاد آگئے جنھوں نے دورہ امرتسر میں اسی طرح رفاقت کا حق ادا کیا تھا - اللہ تعالیٰ اللہ داد کو اپنا محبوب بنائے - اور محبوب علی کو اپنی داد و دہش سے ایسا بھرپور کرے کہ وہ کسی کا محتاج نہو - ماسٹر صاحب کے ایک فرزند رشید شمس الہدیٰ بھی احمدی ہیں اور نیز ان کے داماد محمد عبد العزیز بھی داخل بیعت ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرماوے - آمین ثم آمین

یہ جماعت ہمیشہ اپنی وسعت کے مطابق تبلیغ کا سلسلہ اپنے علاقہ میں جاری رکھتی ہے چنانچہ اس کا ایک اشتہار اس جگہ بطور نمونہ کے درج کیا جاتا ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اتمام حجت

معزز ناظرین - میں آپ کو قسم دیتا ہوں اور افضل الرسل و خاتم الانبیاء حضرت محمد صلعم کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اس نبی کی خاطر ہمارے اس اشتہار کو بنظر انصاف اور بغور پڑھیں ضرور پڑھیں آپ نے ہماری کھلی چٹھی مورخہ ۲۲ - مارچ ۱۹۱۰ء کو ضرور پڑھا ہوگا جماعت احمدیہ نے جس صلح اور امن پسندی کیساتھ انجمن حمایت اسلام مونگیر کو مخاطب کیا اور اظہار حق کا طریقہ پیش کیا انجمن مذکور نے ذرا بھی اس کی طرف توجہ نکی باوجود گذر جانے میعاد مقررہ ہنوز کوئی جواب شائع نہیں کیا -

اب ہمارا حق ہے کہ پبلک کے سامنے اراکین انجمن کے بیجا کارروائیوں اور دل آزار حرکتوں کو پیش کرکے رسل ورسائل کا دروازہ بند کر دیں - مگر انجمن مذکور کے معزز اراکین میں سے بعض نے بھاگلپور میں پراونشیل کانفرنس کے موقع پر مسٹر سید علی امام صاحب بارسٹرایٹ لا و نواب سرفراز حسین صاحب خان بہادر کے سامنے ایسا ظاہر کیا کہ وہ لوگ ایسے امور سے جن کا بانی مبانی سوائے ان کے کوئی اور نہیں ہو سکتا فی الحقیقت ناواقف ہیں - والامر بالعکس - اور مولوی صاحبوں کی دل آزار و فساد انگیز تقریروں کے بارے میں بیان کیا کہ "انکی اصلاح ناممکن ہے اور آجکل کے مولویوں کی جو حالت ہے وہ معلوم ہے" گو عذر گناہ بدتر از گناہ اس عذر سے وہ بری الذمہ نہیں ہو سکتے ہیں - کیونکہ انجمن آپ کی ممبر آپ کے میر مجلس آپ مگر کوئی مولویصاحب کچھ بولیں تو اس کے آپ ذمہ وار نہیں ! آپ کے سامنے احمدیوں اور ان کے امام کی توہین کیجاوے مفویانہ تقریریں ہوں جس سے باعث ہلوگوں کو ایک عول امن کے بدخواہوں کا برافروختہ ہوکر گھیرے - لیکن آپ یا کوئی اور صدر اور سکرٹری صاحب بیٹھے منھ دیکھا کریں اور وہ ملزم نہوں ! وہ تو خیریت ہوئی کہ وقت پر پولیس آگئی نہیں تو نقض امن میں کوئی کسر باقی نہ تھی کیا ہی اچھا جواب دیا تھا مسٹر علی امام صاحب نے کہ "یہ عذر آپ کا بیکار ہے کیونکہ اگر کوئی شخص آپ کی انجمن میں آکر کسی شخص کو برا بھلا کہے تو در اصل اس فعل کا مرتکب وہ نہوا بلکہ عین آپ ہوئے" بہر حال ہم اسوقت

انجمن کی نسبت کچھ لکھنا نہیں چاہتے - اور امید کرتے ہیں کہ انجمن ٹھوکریں کھاکر اپنی اصلاح آپ کرے گی -

ہاں - اب ہمکو مولوی عبدالوہاب صاحب کی طرف توجہ کرنا ضرور ہے کیونکہ وہی بزرگ سارے فساد اور اشتعال طبع کے مظہر ہیں اور اُن کی ہی ذات سے ساری پیچیدگیاں وقوع میں آئی ہیں ان کو سلسلۂ عقہ احمدیہ کے خلاف ۱۹۰۶ء سے جوش پیدا ہوا ہے - انھوں نے اسوقت سے آجتک اغواء اور فساد و اشتعال طبع میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ہے - وہ عوام الناس کو اپنی عملہ تقریروں کے ذریعہ احمدیوں کے خلاف ہمیشہ ابھارتے رہے ہیں - چنانچہ اس سال بھی انجمن کے سالانہ جلسہ میں ایسی آتش فشانی کی کہ تقریبًا دو تین سو آدمی ہمارے بنگلہ میں گھس آئے جنکو پولیس نے وقت پر منتشر کیا اُنکی اشتعال طبعی و شعلہ انگیزی یہانتک بڑھی کہ بالآخر مجبور ہوکر سب انسپکٹر پولیس نے بذریعہ رقعہ کے ان کو بدرے سخن اور طرز تقریر کے بدلنے کا حکم دیا -

جب انجمن احمدیہ نے اُن کو باضابطہ فیصلہ اور مباحثہ کیطرف بلایا تو ہمیشہ آرے بلے کرتے رہے اور کوئی نہ کوئی پیچ لگاتے رہے جس کے ثبوت میں ہمارے پاس اُن کے دستخطی خطوط واشتہار موجود ہیں جو وقت پر شائع کئے جاوینگے - جماعت احمدیہ نے جناب مولانا حضرت شاہ محمد سرور صاحب احسن المناظرین و مفسر قرآن کریم کو دار الامان قادیان سے ابغرض مباحثہ بلوا دینے اور اپنا وکیل بناکر پیش کرنے کا وعدہ کیا تو شاید قادیان شریف کے ایک جید عالم کا نام سنکر مولوی عبدالوہاب صاحب کے دل میں دھڑکا پیدا ہوا اس لئے مولوی صاحب موصوف وہی پرانی چال چلے جس سے گریز کی بو آتی ہے اور اپنے مجمع میں یہ کہا کہ مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری کو بلاؤ ہمکو زیادہ غرض انھیں سے ہے - وہیں کا حق زیادہ ہوتا ہے - ناظرین آپ سمجھ لیں کہ یہ گریز ہے یا نہیں - جماعت احمدیہ جس شخص کو اپنا وکیل بناکر پیش کرے اُسی سے اُن کو مباحثہ کرنا چاہئے - مولوی عبدالوہاب صاحب کو اگر کسی خاص شخص کی (بزعم خود) اصلاح منظور تھی تو اُن سے خط و کتابت کی ہوتی - جماعت احمدیہ اگر مولوی صاحب سے یہ کہے کہ وہ اپنے فرقے کے کسی بزرگ عالم کو جن کا اثر کسی خاص گروہ پر ہو اولًا انھیں سے مباحثہ ہو - ثانیًا آپ سے تو ہمارے اس مطالبہ کا جواب مولوی عبدالوہاب صاحب کیا دینگے کیا اولًا وہ اپنے اس بزرگ اور مقتدا عالم کو پیش کرسکتے ہیں ؟ ہرگز نہیں فَمَا هُوَ جَوَابُكُمْ هُوَ جَوَابُنَا

قبل اس کے کہ مولوی عبدالوہاب صاحب جناب حضرت مولانا مولوی ابو المجد محمد عبد الماجد صاحب مدظلہ العالی سے مباحثہ کریں ان کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ مولانا مولوی ابو المجد محمد عبد الماجد صاحب کے صاحبزادہ جناب مولانا ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب مولوی فاضل جنھوں نے عربی میں آنرز کی ڈگری یونیورسٹی پنجاب سے حاصل کی ہے اور ہر صورت میں مولوی عبدالوہاب صاحب پر علمی فوقیت رکھتے ہیں اور حسن اتفاق سے آجکل وطن ہی میں ہیں - اُن سے اولًا مباحثہ کریں - اگر اُن کو حق کی تلاش ہوگی تو وہ ضرور مولانا مذکور الصدر سے مباحثہ کرینگے - ہاں خاص حضرت مولانا مولوی عبد الماجد صاحب کا مقابل اُن کو تسلیم کرنے میں ہمیں بوجہ معقول کلام ہے - اس لئے کہ مثلیت و عدم مثلیت کی شرط ضرور ہے اور ہر آدمی قابل خطاب نہیں گو مولوی عبدالوہاب صاحب مونگیر کے عوام الناس کے نزدیک مشاہیر علما میں ہیں - مگر ان لوگوں کو اس تحقیقات سے کیا تعلق ہے ! بخدا لاتیزال علوم دینیہ سے ان کو بہت کم حصہ ملا ہے - بہرکیف وہ قابل ہونگے یا ہیں تو مولانا مولوی عبد الماجد صاحب کے صاحبزادے تو بدرجہ اولیٰ ہارجا ئینگے - پھر بات ہی کیا ہے جو اس کو منظور نہ کیا جائے !

مگر قبل از مناظرہ بطور موازنہ استعداد کے چند (۱) آیات قرآنی فصیح اور سلیس آسان عربی زبان میں ایسی تفسیر جو معارف دینیہ پر مشتمل ہو لکھنے کے لئے دونوں صاحبوں کو ایک ہی جلسہ میں

باتفاق ثالث فریقین دی جائیگی (۲) وقت معین کردیا جائیگا - (۳) اور وقت کے گذرتے ہی پرچے لے لئے جائینگے - (۴) دونوں پرچے امتحان کے لئے ڈاکٹر جوزف ہارویٹز پی - ایچ - ڈی - یا مولانا عبدالحق بغدادی ازہری وارشد تلامذہ شیخ محمد عبدہٗ فاضل مصری مرحوم پروفیسران عربی مدرسۃ العلوم علیگڈھ کے پاس بھیجدیئے جائینگے تاکہ معلوم ہوجائے کہ علمی مساوات مولوی عبدالوہاب صاحب کو مولانا مولوی عبدالماجد صاحب کے صاحبزادہ کے ساتھ ہے یا نہیں - اور اگر وہ عربی زبان میں تفسیر لکھنے پر قادر نہوں اور اپنے عجز کا اعتراف تحریری طور پر کردیں تو کم از کم دو گھنٹے تک کسی آیت قرانی پر جسکو فریقین کے ثالث تجویز کردیں کھڑے ہوکر عربی زبان میں تقریر کریں اور اس طرح مولوی ابوالفتح صاحب مولوی فاضل بھی اُسی پابندی کیساتھ تقریر کرینگے - اور بہ فیصلۂ ثالث مقبول فریقین ان دونوں صاحبوں میں سے جو شخص ناکامیاب ہوگا اُسکو قطعًا ناقابل خطاب سمجھا جائیگا - اور آئندہ اُس کو یہ حق نہوگا کہ مباحثہ کا نام لے - بلکہ اُس کو لازم ہوگا کہ ثانیًا مباحثہ کے لئے اپنے اُستاد یا پیر کو پیش کرے۔

پس مولوی عبدالوہاب صاحب کے لئے یہ ایک زریں موقع ہے جس کے لئے اُنکو طیار ہونا چاہئے - کیونکہ اس سے بہتر ذریعہ احقاق حق اور ابطال باطل کا کوئی اور نہیں ہوسکتا ہے - اس لئے کہ (ا) اس طرح پر کہ وہ دین کا بھی حق ادا کرسکتے ہیں (ب) مونگیر اور بھاگلپور کی خصوصیت بھی ہوجائیگی (ج) اور بصورت اُن کی کامیابی کے اُن کو یہ بھی فائدہ ہوگا کہ طبقۂ علماء میں جو یہ خیال راسخ ہورہا ہے کہ مولوی عبدالوہاب صاحب کو منطق میں تو شاید شد بد ہو لیکن دیگر علوم بالخصوص علم الٰہیات سے تو بالکل بے بہرہ ہیں دور ہوجائیگا - ہرحال میں اُن کا فائدہ ہی فائدہ ہے - اب ایسی حالت میں پھسلنا اور لیت ولعل کرنا ہرگز ایمانداری کے شایاں نہیں - رہی الفاظ فرمادیں کہ اُنھوں نے از خود بغیر سابقہ تحریک جماعت احمدیہ کے ایک مدت سے ناحق کی چھیڑ چھاڑ اور پرخاش شروع کی ہے اسپر طرہ یہ کہ لعات چھپتے بھی سامنے آتے بھی نہیں!) عوام کالانعام کو ہمیشہ بھڑکا کر آمادۂ فساد کرتے ہیں کبھی خطوط میں دہمکیاں دیتے ہیں - کبھی زبانی الفاظ ناشائستہ کہلا بھیجتے ہیں کبھی اپنی تقریروں میں دل آزاری یا یوں کہئے کہ مردم آزاری سے کام لیتے ہیں - بایں ہمہ جب کبھی اُنھیں فیصلہ کے لئے بلایا گیا تو "کنی کتراتے رہے"

اب یہ آخری اطلاع دیجاتی ہے کہ اس طریق سے وہ آخر ماہ مئی ۱۹۰۹ء تک فیصلہ کرلیں ورنہ آئندہ کے لئے وہ اپنی ساری لن ترانیاں وکلمات دلخراش کا نکالنا موقوف کردیں - اس کے بعد اُنکو قابل خطاب نہ سمجھ کر اُن کے کسی مراسلہ یا اشتہار کا جواب نہ دیا جاویگا - باز نہ آنے کی صورت میں ان کے اشتعال طبعی کی ناچار ہملوگ اپنی عادل گورنمنٹ سے داد چاہینگے - اور ہر طرح کی چارہ جوئی جس کی اجازت سلطنت کا قانون دیگا، عملمیں لائی جاویگی ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

المعلن

حکیم خلیل احمد سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر - مورخہ ۳۰- اپریل ۱۹۰۹ء

نوٹ (۱) تمام ایسے جملے یا الفاظ جن پر خط کھینچے ہوئے ہیں وہ مولوی عبدالوہاب صاحب کے اپنے الفاظ ہیں - مولوی صاحب رنجیدہ نہوں کیونکہ وہ صدائے بازگشت ہیں

(۲) مبادا کوئی جلدباز ہمارے اس اشتہار سے یہ نتیجہ نکالے کہ ہمیں محض نمائش منظور ہے کیونکہ یہ طریقِ آزمائش کا جو ہمنے اختیار کیا ہے وہ عین مولوی عبدالوہاب صاحب کا منظور کردہ اور مجوزہ طریقہ ہے اور جسپر مولوی عبدالوہاب صاحب کا بڑا ہی اصرار رہا ہے ورنہ اپنا تو یقین بلکہ ایمان ہے کہ مذہبی علوم اور خداشناسی کی راہ میں کسی ظاہری رسمی مولویانہ فضیلت کی اصلا ضرورت نہیں: آتشی شیطان جسکو معلم الملکوت کہتے ہو وہ راندہ گیا اور خاکی آدم کو تاج خلافت سے مشرف کیا گیا اور ایک اُمی کو افضل الرسل بناکر بھیجا گیا - علاوہ بریں قرانی علوم اُسی شخص کو دئے جاتے ہیں جو پاک باطن ہو جیسا کہ خدائے تعالٰی فرماتا ہے لا یمسہ الا المطھرون

(۳) واضح ہو کہ ماہ مئی کی قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ وہ زمانہ مولوی عبدالوہاب صاحب کی فرصت کا ہے اور اس زمانہ میں مولانا ابوالفتح محمد عبدالقادر صاحب مولوی فاضل بھی تشریف رکھینگے - نیز مولوی عبدالوہاب صاحب نے اس ماہ میں آنے کا وعدہ بھی اپنے اشتہار وغلط میں فرمایا ہے۔

بھاگلپور سے رخصت کے وقت سب دوست اسٹیشن پر موجود تھے جن کی تر آنکھیں بتلا رہی تھیں کہ دو چار روز کی محبت نے ان کے دلوں پر کیا اثر کیا دعا کرکے ہم سب کے ساتھ بغلگیر ہوکر رخصت ہوئے - اور صبح

بنارس پہنچے

جہاں کے معزز دوست اسٹیشن پر ہمارے استقبال کے واسطے موجود تھے - بنارس ہندوؤں کا متبرک شہر جسکو کاشی بھی کہتے ہیں اور جس کا نام کچھ عرصہ محمد آباد بھی رہ چکا ہے دریائے گنگا کے کنارے پر واقع ہے - ہندوؤں کے جسقدر مقدس شہر ہیں وہ سب کے سب کسی ندیا کے کنارے پر واقعہ ہیں جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس زمانہ میں اس قوم میں روحانیت پھیلی ہوئی تھی اور خدا تعالٰی کی عبادت کا ذوق وشوق بعض بزرگان دین کو ایک ماہیا تہ زندگی کیطرف کشاں کشاں لیجا تھا ان دنوں میں وہ بوجہ وضو اور غسل اور دیگر حوائج کے سبب نیز خوش منظری کے سبب دریا کے کنارے اپنی عبادت گاہ بناتے تھے اور ان کی کشش رفتہ رفتہ لوگوں کو کھینچ کر وہاں لاتی اور ایک شہر بسا دیتی -

بنارس کے اگر مندروں کو دیکھا جاوے تو جائز ہوگا کہ اس کا نام بتوں کا شہر رکھا جاوے قدم قدم پر بتخانہ موجود ہے - غالبًا پجاری پوجا کرنے والے اتنی تعداد میں نہونگے جتنے کہ پتھر پوجا کرنے کی نیت سے اس شہر میں رکھے ہوئے ہیں بندرہ ہو سے خانگی مندر ہمارے معزز دوست بخشی عبدالرزاق صاحب نے اس کے بہت سارے حصہ کی سیر کرائی مسلمانوں کے واسطے سب سے زیادہ دلچسپی کی دو جگہیں ہیں اور وہ دونوں مسجدیں ہیں - ایک مسجد تو دریا کے کنارے پر جو ریل کی سواریوں کو دور سے نظر آتی ہے عین بتخانوں اور مندروں کے سر پر سب سے اونچی جگہ پر یہ مسجد بنائی گئی ہے کسی زمانہ میں تو بہت ہی آباد ہوگی مگر اب یہ حال ہے کہ اس سے ایک میل کے دائرہ کے اندر کسی مسلمان کا گھر نہیں پھر بھی بعض مسلمان ہمت کرکے نماز جمعہ وہاں جا ادا کرتے ہیں - نیچے سے لیکر اس مسجد کے مینار کے سر تک ۲۹۲ سیڑھیاں ہیں - دوسری مسجد بھی ایک مشہور مندر کے سر پر ہے - بلکہ مندر کے ایک حصہ کو کاٹ کر بنائی گئی ہے - مسجد مندر پہلو بہ پہلو صمد وصنم کی عبادتوں کا نظارہ دکھلا رہے ہیں - بنارس کے سنیاسی پجاریوں کے کپڑے اُتارنے میں مشہور ہیں اس سمیت یہاں کی چار چیزیں بدنام ہیں یعنی

رانڈ - سانڈ - سیڑھی - سنیاسی
ان سے بچے سیوا تو کاشی

بہت سی رانڈ عورتیں ترک وطن کرکے وہاں جارہی ہیں - لب دریا سیڑھیاں چڑھتے اُترتے آدمی تھک جاتا ہے - سانڈ اب بہت نظر نہیں آتے ممکن ہے پہلے ہوں

بنارس میں پتھر بہت کثرت سے ہے۔ تمام گلی کوچوں میں پتھر کا فرش ہے اور فرش کے نیچے سے بدرو چلتے ہیں۔ اسی سبب کسی نے کہا ہے:

کلکتہ کل پر۔ بنارس نل پر

کلکتہ کے متعلق تو ہمارے معزز دوست میر قاسم علی صاحب شہادت دے سکینگے کیونکہ جب میں اور مولوی سرور شاہ صاحب۔۔ بدیں وجہ احباب کلکتہ کی درخواست قبول نہ کرسکے کہ حضرت خلیفہ صاحب کی ہمکو اجازت نہ تھی احباب کے مشورہ سے میر صاحب نے کلکتہ جانا منظور کیا اور جمال پور سے وہ اسطرف تشریف لے گئے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ بنارس بالکل نل پر واقعہ ہے۔

بت پرستی کی عقل

کا ایک عجیب نمونہ وہاں دیکھنے میں آیا۔ ہم شہر کی ایک مسجد کو دیکھنے کے واسطے گئے وہاں سے لوٹتے ہوئے میرے رفقاء ہنوز کوچہ کے اندر تھے۔ میں جلد ہی سے بازار میں نکل آیا۔ سامنے ایک بت تراش کی دوکان تھی جس میں کئی ایک ہندو پتھروں کو تنے گگے سکھے ہوئے لوہے کے ہتھیاروں کے ساتھ بت تراش رہے تھے میں اس دوکان پر کھڑا ہوا جو بت تراش سب سے باہر قریب تھا اس کے ساتھ میری مفصلہ ذیل گفتگو ہوئی:۔

صادق۔ "تم کیا کر رہے ہو؟"

بت تراش۔ "مورتیاں بناتے ہیں"

صادق۔ "پھر ان مورتیوں کو کیا کرتے ہو؟"

بت تراش۔ "لوگ لیجاتے ہیں"

صادق۔ "کون لوگ؟"

بت تراش۔ "ہندو لوگ"

صادق۔ "وہ کیا کرتے ہیں؟"

بت تراش۔ "ان کی پوجا کرتے ہیں"

صادق۔ "کیا تم بھی پوجا کرتے ہو؟"

بت تراش۔ "ہاں ہم بھی کرتے ہیں"

صادق عجیب۔ "اپنے ہی ہاتھ سے بناتے ہو اور آپ ہی پوجا کرتے ہو"

بت تراش۔ "واہ صاحب ہم ہی ان کی پوجا نہ کریں تو پھر لوگ ہم سے خریدیں کیوں"

اتنے میں میرے رفیق پہنچ گئے۔ ہم نے کہا یہ بت پرستی کے واسطے عجیب دلیل ہے۔

بنارس کب سے ہے

اس میں شک نہیں کہ بنارس بہت ہی پرانا شہر ہے۔ پانچویں صدی عیسوی کے چینی سیاح نے بھی اس کا ذکر اپنے سفر نامہ میں کیا ہے۔ غالباً آریاؤں سے پہلے دراوڑی قومیں یہاں آباد ہوئیں۔ بعض کا خیال ہے کہ کاشی ان آریاؤں کا نام تھا جنہوں نے پہلے اس علاقہ پر قبضہ جما کر پرانے باشندوں کو خارج کیا اسوجہ سے اس کا نام کاشی ہوا بنارس کے متعلق ایک دوست نے مجھے ایک کتاب دکھلائی۔ جس میں میں نے پڑھا ہے کہ اس کو ان

قدیم آریاؤں

نے یسوع سے ایکہزار سال پہلے آباد کیا تھا۔ جو کہ وسط ایشیا سے بھی اور شمال سے آئے تھے۔ اور اپنے نورانی بزرگوں کی طرح سورج کی پرستش کرتے تھے۔ گائے کا گوشت کھاتے تھے اور گھوڑے کا گوشت بھی کھاتے تھے۔ شراب پیتے تھے اور ان کے ہاں ایک عورت کے کئی خاوند ہوتے تھے۔ (غالباً نیوگ کی رسم اسی کا بقیہ ہے۔) اور قدرتی طاقتوں کے نظارے ان کے معبود تھے۔ یہ سب کچھ ہوا۔ لیکن ہندوؤں کی ایک کتاب میں اس کی ابتداء کی ایک عجیب کہانی دیکھنے میں آئی۔۔۔ اس میں لکھا ہے کہ ابتداء آفرینش میں دیوتاؤں کی پوجا پاٹھ کے واسطے ایک لنگ بنایا گیا تھا وہ ابتداء میں چھوٹا تھا مگر پھول کر بڑا ہو گیا اور وشنو نے اس کے اردگرد مٹی جمع کر دی اور اس مٹی کا نام زمین ہوا۔ یہ ہے زمین کی پیدائش کا راز۔ سبحان اللہ۔ ان کتابوں کے مصنفین کی اولاد آج اسلام پر ہنسی کرتی ہے اور کہتی ہے کہ تمام سائنس اور علوم ہمارے ہی بزرگوں کی تصانیف میں موجود ہیں۔ اور لطف یہ کہ جس کتاب میں یہ قصہ ہے اس کے مصنف ویدا داس ویاسین صاحب ہیں جو ویدوں کے بھی مولف مانے گئے ہیں۔

اس سفر میں بنارس دراصل ہمارے پروگرام میں شامل نہ تھا۔ لیکن بنارس میں چند ایسے روحانی جذبہ سے پر دل (جن کا ذکر پھر آگے آئیگا) جن کی روحانی کشش کا تقاضا تھا کہ ہمارے وہاں اترنے اور ٹھہرنے کے اسباب مہیا کئے۔ نیز وہ اس طرح سے بھی کہ ضلع بنارس کے متصل ضلع اعظم گڈھ میں ایک گاؤں

چڑیا کوٹ

نام ہے وہاں عبرانی زبان کے ایک بڑے فاضل جناب مولوی عنایت رسول صاحب مرحوم گذر چکے ہیں جن سے سرسید احمد نے بھی قرآن شریف کی بعض آیات کی تفسیر میں مدد حاصل کی تھی۔ ایک زمانہ میں مولوی صاحب موصوف کے ساتھ عاجز کی بھی کچھ خط و کتابت ہوئی تھی اور مجھے شوق تھا کہ کبھی موقعہ ہو تو ان کی ملاقات کروں چنانچہ اس امر کے واسطے میں حضرت خلیفۃ المسیح سے اجازت حاصل کر گیا تھا۔ یہی وجہ اصل میں بنارس اترنے کی ہوئی۔ بنارس سے راستہ وغیرہ کا پتہ لگا کر میں چڑیا کوٹ گیا۔ چونکہ یہ مقام ریل سے فاصلہ پر ہے اسواسطے دن بھر راستہ میں لگ گیا۔ راستہ میں چند آدمیوں کو دیکھا کہ زمین کھود رہے ہیں گاڑیبان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ چوہے خوار قوم ہے۔ زمین میں سے کھود کر چوہا نکالتے ہیں اور کھاتے ہیں۔ اس قوم کا نام نٹنیا بتلایا گیا۔ مغرب کے قریب میں چڑیا کوٹ پہنچا مولوی عنایت رسول صاحب فوت ہو گئے ہیں ان کے صاحبزادہ اور مولوی معصوم علی صاحب اور ان کے بھانجے بڑے خلق سے ملے رات بھر میں ان کے پاس رہا بہت خاطر داری سے پیش آئے اور مجھے مولوی صاحب مرحوم کی تصنیف بنام

بشریٰ

کا مسودہ دکھایا جس کو میں نے عموماً سرسری نگاہ سے اور بعض مقامات کو نظر غور سے پڑھا۔ اس کتاب میں توریت انجیل اور صحف انبیاء میں سے آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اور خلفاء کی نسبت بہت سی پیشگوئیاں نہایت خوبی کے ساتھ عالمانہ رنگ میں نکال کر دکھائی گئی ہیں۔ توریت کے الفاظ اصل عبرانی میں درج کئے گئے ہیں پھر ان کا ترجمہ کیا گیا موجودہ مروجہ تراجم کی جا بجا غلطیاں ظاہر کی گئی ہیں یہ کتاب ۵۰ صفحے کے قریب ہے۔ افسوس ہے کہ مصنف مرحوم کو اسے چھپا ہوا اور شائع شدہ دیکھنے کی خوشی حاصل نہ ہوگی مگر ان کے پسماندگان کا ارادہ مصمم ہے کہ اس کتاب کو شائع کریں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس کتاب کی اشاعت میں دل و جان سے سعی کریں۔ کیونکہ اس سے دین محمدی کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اگر یہ کتاب

چھپ گئی تو میں اپنے ناظرین کے پاس بڑے زور سے سفارش کرونگا کہ وہ اُس کو خریدکریں اور اپنے دوستوں کو اُس کی خریداری کے لئے تحریک کریں۔ باوجود اس ضخامت کے ان کا ارادہ نہیں کہ اس کتاب کی بہت بڑی قیمت رکھیں۔ غالباً عبرانی نسخہ میں منزخست ہوگی اور یہ ایسی قیمتی اور نایاب کتاب ہے کے واسطے کچھ بھی نہیں مرحوم مصنف کے پسماندگان جس خلق و محبت کے ساتھ عاجز سے پیش آئے اُس کے ذکر میں یہ بیان کرنا بھی ضروری جانتا ہوں کہ مرحوم کے کتب خانہ میں عبرانی زبان کی ایک ضخیم لغت کی کتاب تھی جس کے اوراق بہت بوسیدہ ہو رہے ہیں مگر یہ سبب اپنے مضامین کے وہ ایک عبرانی خواں کے واسطے مفید کتاب ہے یہ کتاب اُن بزرگوں نے نہ صرف مجھے دکھائی بلکہ تحفۃً دیدی۔ صرف اس واسطے کہ اس کا استعمال مرحوم کی روح کے واسطے موجب ثواب ہو راستہ میں سینے اُس کے پراگندہ اوراق کو جمع کر کے ترتیب دیا اور برادرم احمد علی صاحب ایم آے نے الہ آباد سے اُسے ایک خوبصورت جلد میں مجلد کرا دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

چڑیاکوٹ سے واپسی ریل میں ایک نوجوان ہندو میرے پاس آبیٹھا جس کے ساتھ

دیوتاؤں کی حقیقت

پر گفتگو ہوئی جس کا ذکر ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

صادق - "آپ کا کیا مذہب ہے؟"

ہندو " میں سناتنی ہندو ہوں"

صادق - " دیوتاؤں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے وہ کون تھے انسان یا خدا؟ -

ہندو " وہ ایشور کے اوتار تھے بالخصوص کرشن اور رامچندر"

صادق "مگر ان کی زندگی میں بعض ایسے واقعات نظر آتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ کم ازکم اُس وقت وہ ایشور نہ تھے۔ ایشور کبھی اپنی صفات سے جدا نہیں۔ لیکن رامچندر جی مثلاً سیتا کو جنگل میں آوازیں دیتے پھرے اور تلاش کرتے پھرے"

ہندو "اس میں ایک مصلحت تھی"

صادق " ممکن ہے کہ مصلحت ہو لیکن جہانتک میں نے غور کیا ہے اوتاروں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ بجلی بعض ذرائع سے ایک تار کے اندر ڈال دی جاتی ہے تو وہ تار کا ٹکڑا معمولی تاروں کی طرح نہیں رہتا بلکہ ایسے عجیب کام اُس سے ظاہر ہوتے ہیں جو دوسرے تاروں سے نہیں ہو سکتے۔ اور ہم نہیں کہ سکتے کہ دوسرے ٹکڑوں کی طرح یہ بھی ایک تار ہے لیکن ہم یہ بھی نہیں کہ سکتے کہ یہ تار بجلی بن گیا ہے۔ اور دنیا میں جو بجلی پیدا ہوئی ہے وہ سب اس کے اندر گھس گئی ہے۔ بلکہ صحیح بات یوں ہے کہ بجلی بجائے خود اپنی جگہ قائم ہے اور اُس کی طرف سے ایک خاصیت اس ٹکڑے کو عطا ہوئی ہے۔ ایسا ہی خدا کے پیارے بندوں پر ایک الوہیت کی چادر ڈالی جاتی ہے اور وہ ایسے کام کر دکھاتے ہیں جو دوسرے انسان نہیں کر سکتے۔ لیکن وہ خدا نہیں بن جاتے بلکہ خدا تعالیٰ اپنی ذات میں دائم قائم ازلی ابدی ہے۔ میرے اس بیان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے"

ہندو - آپ نے جو فرمایا ہے یہ بالکل درست ہے دل اس بات کو قبول کرتا ہے۔

صادق - اب آپ یہ فرمائے کہ دیوتا صرف ہندوستان میں ہوئے یا دوسرے ملکوں میں بھی کیونکہ خدا تعالیٰ کی مخلوق ہر جگہ موجود ہے باقی ملک اس نعمت سے محروم نہیں ہونے چاہئیں۔

ہندو - " بیشک یہ معقول بات ہے کہ اور ممالک میں بھی دیوتا ہوئے ہوں"

صادق " ہاں دوسرے ممالک میں بھی دیوتا ہوئے۔ عرب اور شام کے علاقوں میں جو دیوتا گذرے ہیں ان کو اس ملک کی بولی کے مطابق نبی اور رسول کہتے ہیں انہیں میں سے ایک رسول محمدؐ نام ہوئے ہیں جو عرب کے ملک میں پیدا ہوئے تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو بھی ماننا چاہیئے" ہندو "بیشک سب دیوتا ماننے کے قابل ہیں چاہے وہ کسی ملک میں ہوئے ہوں"

صادق " اچھا کیا اس زمانہ میں بھی کوئی دیوتا ہے یا نہیں"

ہندو " ہونگے تو سہی مگر مخفی ہیں"

صادق " ممکن ہے مگر ایک ظاہر بھی ہوئے ہیں"

ہندو " (بڑے شوق سے) کہاں ہیں کس جگہ ہیں؟"

صادق " ان کا نام احمدؐ تھا یہ قادیان میں گذرے ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا اس دنیا کو چھوڑ گئے"

ہندو " ان کے حالات کے متعلق آپ مجھے کچھ بتلا سکینگے"

صادق " ہاں میں ایک کتاب روانہ کرونگا اس سے آپ کو سب باتیں معلوم ہوجائینگی۔

اس ہندو کی ملاقات سے اور بنارس کے شہر کی سیر سے مجھے اس امر کی ضرورت معلوم ہوئی کہ یہاں کرشن اوتار کے مضمون پر جناب

خواجہ کمال الدین صاحب

کا ایک لیکچر ہو جاوے تو بہت ہی مفید ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ احباب بنارس اس کے واسطے مناسب تحریک اور تجویز کرینگے۔

احباب بنارس

کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں مولوی الٰہی بخش صاحب جن کو یہاں کی جماعت کا صدر کہنا چاہیئے بنارس کے ایک بہت پرانے مدرسہ کے ہیڈ مولوی ہیں سینکڑوں اُن کے شاگرد ہیں۔ جس راستہ سے گذرتے ہیں سب ہندو مسلمان عزت کے ساتھ آپ کو سلام کرتے ہیں۔ اپنے تقوی اور خلق کے سبب ہر جگہ عزت و تعظیم سے دیکھے جاتے ہیں بنارس سے سب سے پہلے یہی صاحب اپنے دوست محمد کریم خان کے ساتھ قادیان تشریف لائے تھے فرماتے تھے کہ سب سے پہلے جو میں حضرت مسیح موعود کو عزت اور محبت کی نگاہ سے دیکھنے لگا اُس کا ذریعہ حضور کا ایک پورانا خط تھا جو کہ الحکم میں چھپا تھا جس میں کسی دعا کے درخواست کنندہ کو حضرت مرحوم و مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا تھا کہ ان دنوں میں بسبب مرض خارش تکلیف میں ہوں۔ فرمایا کہ اس فقرے پر میں حیران ہوا کہ ایک طرف مسیحیت کا دعوی اور دوسری طرف یہ سادگی اور صفائی کہ اپنی خارش کا حال خط میں لکھ ڈالا ہے۔ ایک بناوٹی آدمی ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ اس سے میرا حسن ظن بڑھتا چلا گیا مولوی الٰہی بخش صاحب اپنے عزیز دوست منشی عبدالرزاق صاحب کے ساتھ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں قادیان تشریف لائے تھے اور یہاں سے لاہور گئے تھے۔ ان دنوں میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے ان کو خط لکھا تھا جو کہ مولوی صاحب نے مجھے دکھلایا۔ فقط اشارہ کرتا تھا کہ یہ آخری ملاقات ہے۔ اس خط کی نقل درج ذیل ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میری تو یہی مراد اور یہی خواہش ہے کہ مولوی صاحب پہلے سے اگر کم سے کم ایک ہفتہ قادیان

میں رہجائیں - اگر رخصت کم ہے تو بڑا سہل طریق ہے کہ آج ہی درخواست دیکر ہفتہ عشرہ کی اور رخصت منگوالیں - کیونکہ عمر کا ہرگز اعتبار نہیں ہو اکرتا - بہت ملاقاتیں ہیں کہ جو آخری ملاقاتیں ہوتی ہیں اور یہ تو مثل مشہور ہے کہ کار دنیا کسے تمام نکرد ؎

مکن تکیہ برعمر ناپائدار
مباش ایمن از بازیٔ روزگار

یہ تجویز جو میں نے پیش کی ہے مشکل نہیں ہے - مگر کچھ دن اس جگہ رہنا بہت ضروری ہے - اتنی دور دراز مسافت سے بار بار آنا اگرچہ عمر بھی باقی ہو مشکل ہے - والسلام -

مرزا غلام احمدؐ - ۲۲ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

محمد کریم خاں صاحب جو مولوی صاحب کے ایک پرانے دوست اور ان کے رنگ میں رنگین ہیں انھیں کی کوٹھی پر ہمارا قیام ہوا تھا جو ایک پُر فضا کُھلے میدان میں واقعہ ہے خانصاحب موصوف کے فرزند ارجمند عبدالرشید خانصاحب بھی سلسلہ کے مخلص خادم ہیں بخشی **عبدالرزاق** صاحب پرجوش اور کارکن احمدی ہیں - بخشی صاحب نے ہمیں بنارس کی خوب سیر کرائی - وہاں کے مشہور کاریگر جلاہوں کا کارگر بھی دکھلایا - اور گھاٹ کی بھی سیر کرائی وہ مسجد جو کہ تمام بتخانوں سے اونچا سر نکالے اب تک اسلامی توحید کا وعظ کر رہی ہے اُس کے مینار پر بھی چڑھایا جہاں سے سارا شہر نظر آتا ہے - وہاں بھی ہم نے باری تعالیٰ کے حضور دعا کے واسطے ہاتھ اُٹھائے - بخشی صاحب کے لائق فرزند خلیل الرحمٰن صاحب جو کہ بی - اے میں پڑھتے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے - اور عزیزان سعید الرحمٰن و حبیب الرحمٰن و فضل الرحمٰن بھی فضل رحمانیت سے حصہ لیں - یہاں کے ایک جوشیلے احمدی میاں شبراتی ہیں - شاید شب برات کو پیدا ہوئے ہونگے اسواسطے ان کا نام ہوگیا - مگر حضرت عیسیٰؑ جو خدا کی بادشاہت کی مثال اُن عورتوں کے ساتھ دی ہے جو دولہا میاں کی برات کو لینے کے واسطے رات کو نکلیں تو اس لحاظ سے یہ صاحب صحیح معنوں میں شب براتی ہیں کیونکہ وہ آسمانی بادشاہت کی برات میں داخل ہوئے - اور اُس برات کے دولہا کی خدمت میں راسخ الاعتقادی کے ساتھ حاضر ہوئے -

حکیم کریم بخش صاحب و حکیم خدابخش صاحب بڑے اخلاص سے پیش آئے - **سید حبیب شاہ** صاحب شاہ سوار جو کہ ایک مسجد میں امامت بھی کرلتے ہیں اور اپنی بھی ایک مسجد بنوائی ہے - گویا بنارس میں تین احمدیہ مساجد ہیں کیونکہ ایک اُس محلہ میں ہے جہاں مولوی الٰہی بخش صاحب و بخشی صاحب و خانصاحب رہتے ہیں - اور احمدی جماعت زیادہ تر وہیں جمع ہوتی ہے - سید صاحب ایمانی قوتوں کے شیدائی ہیں اور قدرت کے کھیل دیکھنے کا انہیں بہت شوق ہے - شاہ سواری بھی کرتے ہیں اور ایک ہوٹل بھی جاری کر رکھا ہے - جو اسٹیشن کے قریب ہے اور دوستوں کے نام یہ ہیں - میاں عید و صاحب میاں محمد خالد صاحب - میاں نور محمد صاحب میاں شکور محمد صاحب میاں محمد عثمان صاحب میاں محمد عبدالعلیم صاحب محمد سمیع خانصاحب محمد سمیعل صاحب - شیخ عالم شاہ صاحب - منشی شاہ سرن صاحب اس سلسلہ کے ساتھ بہت عقیدہ رکھتے ہیں - دُعا کی قوتوں کے قائل ہیں - اخبار بدر کے خریدار ہیں اور ضروریات سلسلہ میں چندہ بھی دیتے ہیں - اب ایک خاص دوست کا ذکر کرکے احباب بنارس کی فہرست کو میں ختم کرتا ہوں - اُن کا نام نامی ہے **عبدالواحد** صاحب یہ بزرگ مہاراجہ صاحب بنارس کے خانساماں ہیں حضرت کے پرانے خدام میں سے ہیں - سلسلہ کی مخلصانہ خدمت کے واسطے خداتعالیٰ نے انھیں بڑا جوش دیا ہے -

افسوس ہے کہ ہماری کشش الیسی زوردار نہ تھی کہ ان کی ملاقات نصیب ہوتی - اچھا یار زندہ صحبت باقی - خداتعالیٰ ان کا اور تمام احباب بنارس کا حامی و ناصر رہے -

چتراکوٹ میں ایک ہی رات ٹھہر کر میں واپس بنارس آیا - چونکہ مولوی سید سرور شاہ صاحب کو چتراکوٹ جانے سے پہلے الٰہ آباد روانہ کیا تھا اس لئے میں بھی بنارس سے الٰہ آباد گیا جہاں ایک دن ٹھہرنے کا ارادہ تھا - مگر چونکہ قادیان کے ایک خط سے حضرت خلیفۃ المسیح کو چوٹ آجانے کی خبر مل گئی تھی اسواسطے الٰہ آباد کا زیادہ قیام ملتوی ہوا - اور اگر مولوی سرور شاہ صاحب میرے ہمراہ ہوتے تو الٰہ آباد میں اُترنا بھی ملتوی کر دیا جاتا - لیکن رفیق راہ کا ساتھ لینا ضروری تھا اس واسطے الٰہ آباد میں اُترے تو معلوم ہوا . . . کہ اُسی شب کے واسطے

مسلم ہال الٰہ آباد میں لیکچر

کا اشتہار ہوچکا ہے - مولوی سرور شاہ صاحب اس سے گذشتہ شب اسی جگہ تقریر کرچکے تھے اور اب بھی انھیں کا نام مشتہر کر دیا گیا تھا - لیکن چونکہ ہم زیادہ وہاں ٹھہر نہ سکتے تھے اور سب سے پہلی ڈاک گاڑی جو ہمیں مل سکتی تھی اُس میں واپس آنا ضروری تھا اسواسطے احباب نے اصرار کیا کہ رات کو میں ہی تقریر کروں - چنانچہ اس شب سلسلہ نبوت کے ذریعے اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر میں نے ایک تقریر کی - الٰہ آباد میں ہم اپنے پیارے دوست بابو محمد عثمان صاحب قریشی اور مولوی احمد علی صاحب ایم - اے - کے مکان پر ٹھہرے ہر دو صاحب ایک ہی جگہ رہتے ہیں اور انھیں کی تحریک سے وہاں روزانہ درس قرآن شریف بھی ہوتا ہے - صبح کا کھانا ہم نے برادران عبدالعزیز و محمد فاضل صاحبان کے مکان پر کھایا اور الٰہ آباد کے دیگر احباب میر جیون علی وغیرہ سے بھی ملاقات ہوئی اس مختصر قیام میں ہم الٰہ آباد میں چنداں پھر نہیں سکے - لیکن بھائی جان منشی عزیز الرحمٰن صاحب کی مہربانی سے جو آج کل نمائش میں کچھ کام کرنے کے واسطے وہاں گئے ہوئے ہیں نمائش کی ساخت اور اُس کی عمارتوں اور سجاوٹ کا ایک حصہ دیکھنے کا موقعہ مل گیا - قادیان آتے ہوئے راستہ میں پرتاب گڈھ کے سٹیشن پر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے اپنی زیارت سے مشرف کیا - عزیز صلاح الدین اور برادر محمد جلیل بھی ان کے ہمراہ تھے - اٹاوہ کے اسٹیشن پر سید ناصر علی صاحب - - اور علیگڈھ کے اسٹیشن پر قاضی محمد عبداللہ صاحب مرزا عزیز احمد صاحب اور عزیز عبدالعلی صاحب ہماری ملاقات کے واسطے موجود تھے - اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے - کہ انھوں نے رات کے وقت ہماری محبت کیوا طرا اس قدر تکلیف اُٹھائی -

خلاصہ رپورٹ

اس سفر میں ہم نے آمد رفت میں دو ہزار سے کچھ زائد میل طے کئے - کل اٹھارہ دن خرچ ہوئے دس جگہ قیام ہوا اکیس لیکچر ہوئے تین ہندو نو مسلم ہوئے - چودہ کس نے خطوط بیعت لکھے اخیر میں پھر ضروری ہے کہ میں

اللہ تعالیٰ کا شکریہ

کروں کہ اُس کے محض فضل اور رحمت سے اس سفر میں ہم پر بہت سے برکات نازل ہوئے - علاوہ اس کے کہ ایک تعداد سلسلہ حقہ میں شامل ہوئی - اور اُنھوں نے بیعت کے خط لکھدئے - ایک بڑی جماعت کے دل سے شبہات دُور ہوئے - اللہ تعالیٰ

نے حضرت خلیفۃ المسیح کی دُعائیں خدام کے حق میں قبول کیں اور ہماری کوششوں کو بارآور فرمایا۔ سفر کے فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ بہت سے دوستوں کے ساتھ خصوصیت سے ملاقات اور واقفیت کا فخر ہم کو حاصل ہوا۔ علاقہ منٹگمری[1] و بھاگل پور کی جماعت میں جس قدر اخلاص ہم نے دیکھا وہ قابل رشک ہے۔ قاعدہ ہے کہ سفر میں دُعا کے واسطے تحریک کا بہت ذریعہ ہوتا ہے۔ دونین دفعہ مجھے خاص طور پر اس سفر میں دُعا کے واسطے توفیق عطا ہوئی اور بہت دیر تک رہی۔ میں کس کس کا نام یہاں لوں اور نام لینا شاید مناسب بھی نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود اور آپکے اہل بیت بالخصوص حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح سے چلکر ہر ایک مہاجر اور حاضر اور دور و نزدیک کے رہنے والے دوستوں کے واسطے میں نے دل کھول کر دُعائیں کیں۔ جو احباب اس نابکار کے ساتھ محبت کا خاص تعلق رکھتے ہیں وہ کیوں کر بھول سکتے تھے۔ مگر حتے الوسع میں کسی کو بھی نہیں بھولا۔ اور ایسے وقت میں جب کہ دُعا کا دروازہ مجھ پر کھولا گیا۔ میں احباب ذی شان کی تلاش میں ہندوستان سے باہر بھی نکلا اور افریقہ سے گزرتا ہوا امریکہ تک بھی پہنچا تاکہ سب کو اس دروازے سے ایک دفعہ گذار دوں۔ بندے کے اختیار میں تو اتنی ہی بات تھی۔ آگے قبولیت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جس کے رحم کے سوائے نہ کوئی دُعا کارگر ہے اور نہ کوئی دوا شفا دہ ہے۔ اے خدا تو اپنے عاجز بندوں پر رحم فرما۔ ہماری کمزوریوں کو دور فرما اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلا۔ سب نیچے گرانے والے ابتلاؤں سے بچا۔ ہر موقعہ پر ہمارا قدم آگے بڑھا۔ تو رحیم ہے تو قدیم ہے۔ تو کریم ہے۔ تیرے بن ہمارا کوئی سہارا نہیں تیرے فضل کے سوائے کوئی چارہ نہیں۔ تیرے رحم کے سوائے ایک دم کا بھی گذارہ نہیں بخش ہم اکدم[1] ہمیشہ کے لئے تیرے ہو جاویں اور تو ہمارا دل ہوجاوے۔ آمین یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علے خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ وخلفائہ۔ آمین یا رب العالمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

[1] علاقہ منٹگمری کا محاورہ ہے۔ اکدم کے معنے یک لخت اور تمامہ کے ہیں

مختصر رپورٹ جلسہ احمدیہ سالانہ قادیان

الحمد للہ جلسہ سالانہ ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ دسمبر کو تین روز منعقد رہا۔ اور بخیر و خوبی ہر طرح سے برکت و کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

پروگرام چوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ الرحمٰن کی علالت طبع کے سبب کچھ قیاس نہ ہو سکتا تھا۔ کہ آپ کس وقت کچھ تقریر فرمانا پسند کرسکیں گے اس واسطے کوئی پروگرام پہلے سے انجمن شائع نہ کرسکی۔ تاہم روزانہ پروگرام کی اطلاع احباب کو ہر صبح ہو جاتی تھی۔

۲۵۔ دسمبر ۱۹۱۰ء بعد نماز ظہر۔ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ہوئی۔ نو واردوں نے سلام مصافحہ کیا۔ اور نذرانہ پیش کیا

۲۶۔ دسمبر ۱۹۱۰ء۔ صبح گیارہ بجے سے نماز ظہر تک۔ تقریر حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب ہوئی۔ بعد جمع نماز ظہر و عصر۔ اپیل خواجہ کمال الدین صاحب پیش ہوئی۔ جس کے بعد چندہ جمع ہوا۔

۲۷۔ دسمبر ۱۹۱۰ء۔ صبح گیارہ بجے سے نماز ظہر تک حضرۃ مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر ہوئی اور بعد جمع نماز ظہر و عصر حضرت خلیفۃ المسیح نے تقریر فرمائی اور نو مریدین نے بیعت کی اس کے بعد کانفرنس ہوئی۔

ان کے علاوہ مولوی عبد اللہ صاحب ساکن بھینی نے صاحبزادہ کے لیکچر کے واسطے سے لوگوں کے جمع ہونے سے قبل ایک تقریر کی اور اسی طرح مولوی عبد الماجد صاحب بھاگل پوری نے بھی فاضل امروہی کے خطبہ کے بعد مختصر تقریر کی۔ حضرت میر حامد شاہ صاحب نے ۲۶ کو اور ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب بسمل نے ۲۷ کی صبح کو اور مولوی عبد الصمد صاحب نے شام کو اپنی نظمیں پڑھیں۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی احمد نور صاحب نے بزبان پشتو اہل افغانستان کے سامنے تقریریں کیں جن میں انہیں حضرت مسیح موعود کی صداقت اور گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت اور امن پسندی اور موجودہ زمانہ میں جہاد کی حرمت کا مذہبی رنگ میں یقین دلایا۔

حضرت خلیفۃ المہدی علیہ السلام کی ہر دو تقریریں مدرسہ کے بورڈنگ کے صحن میں ہوئیں اور ان کے علاوہ وقتاً فوقتاً جو اصحاب ملاقات کے واسطے آنے کے لئے جوق در جوق جاتے رہے ان کو بھی حضرت نصائح فرماتے رہے اور خصوصیت کے ساتھ تمام انجمنوں کے پریذیڈنٹوں اور سکرٹریوں کو بلا کر ایک نصیحت فرمائی اور ایک نصیحت طلبائے کالج کو بلا کر کی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب۔ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کی تقریریں مسجد النور کے صحن میں ہوئیں۔ حضرت فاضل امروہی کی تقریر مسجد اقصےٰ میں ہوئی۔ کانفرنس مسجد مبارک میں ہوئی۔

ان کے علاوہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور ذاکر سفر صاحب نے بعض ڈیروں پر احباب کو اپنے وعظ و نصائح اور دلائل عجیبہ سے خوش وقت کیا۔ سادھو سنگت کا بھی جلسہ ہوا۔ انجمن راجپوتان و انجمن احمدی کاریگران کا بھی جلسہ ہوا۔

مہمانوں کی آمد و رفت مہمانوں کی آمد ۲۳ دسمبر کی شام کو شروع ہوئی۔ سب سے پہلے جو جماعت آئی۔ وہ دوالمیال ضلع جہلم کی جماعت تھی جن کے لیڈر مولوی کرم داد صاحب ہیں۔ امروہہ سے حضرت سید محمد احسن صاحب مدراس سے سیٹھ عبد الرحمان صاحب بھاگلپور سے مولوی عبد الماجد صاحب۔ منٹگمری سے حکیم خلیل احمد صاحب کشمیر سے حاجی عمر ڈار صاحب بمعہ ایک جماعت۔ افغانستان سے ایک جماعت سندھ سے خان صاحب محمد حسین خان صاحب بن حاجی موسیٰ خان صاحب و شیخ محمد اسمٰعیل صاحب۔ یہ صاحبان تو بہت دور کے علاقوں سے تھے۔ اور شاہجہان پور سے سید مختار احمد صاحب و برادران۔ میرٹھ سے جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج و برادر حامد حسین خان صاحب۔ رام پور سے خان صاحب محمد ذوالفقار علی صاحب بمعہ پسران خود۔ منصوری سے حافظ عبد المجید صاحب دہلی سے میر قاسم علی صاحب وغیرہ۔ و بعض دیگر علاقوں کے دوست۔ خاص پنجاب کے جماعتہائے سیکھواں۔ بٹالہ۔ ہرسیاں امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ سیالکوٹ۔ جموں۔ چنیوٹ گجرات۔ لائلپور۔ سانگلہ۔ جہلم۔ چنگا۔ دوالمیال۔ راولپنڈی پشاور۔ میان میر۔ سرگودہ۔ بھیرہ۔ جلہ۔ ملتان۔ مالیرکوٹلہ۔ ظفروال تلونڈی۔ قلعہ صوبہا سنگھ۔ بن باجوہ۔ ڈسکہ۔ جھنگ۔ فیروز پور۔ چونڈہ۔ قصور۔ میانوالی۔ پوہلہ۔ رہتک۔ بدوملی۔ ڈیرہ غازیخان ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ بھینی۔ انبالہ۔ شملہ۔ بنگہ۔ چدہ۔ پٹیالہ۔ کپورتھلہ سروعہ گڑھ۔ سکندرپور۔ راہوں۔ لبی۔ بہاول پور۔ گھٹیالیاں۔ اوجلہ۔ خوشاب۔ وغیرہ وغیرہ مقامات سے لوگ آئے۔

کل تعداد بموجب اندازہ ناظمان لنگر خانہ اڑھائی ہزار کے قریب تھی۔ مقاصد زیر انتظام صدر انجمن کے لئے جو چندہ ہوا اس کی تعداد سات ہزار روپیہ ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر اس اخبار میں درج کی جاتی ہے۔ باقی تقریریں بھی انشاء اللہ رفتہ رفتہ درج اخبار ہوں گی۔

بیعت بیعت کا سلسلہ اس کثرت سے اور ایسی طرح سے جاری رہا کہ صحیح تعداد نو بیعت کنندگان کی نہیں بتلائی جا سکتی کیونکہ بیعت کے واسطے آدمیوں کی کثرت کے سبب کئی ایک پگڑیاں بطور رسیوں کے ہر طرف پھیلا دی جاتی تھیں۔ جن کا ایک سرا حضرت صاحب کے ہاتھ میں ہوتا تھا اور پھر کوئی ایک شخص بہ آواز بلند حضرت صاحب کے ساتھ ساتھ بیعت کے الفاظ

دہرایا جاتا تھا۔ اور سب کہتے جاتے تھے۔

تکالیف کا ثواب محض رضائے آلہی کے حصول کیواسطے احبابنے جو اسقدر سفر کی تکلیف اٹھائی اس کا اجر اُن کو خدا ہی دیگا اور حضرت خلیفۃ المسیح نے درد دل کے ساتھ جو دعائیں ان سب کے واسطے کی ہیں وہ انشاء اللہ اپنے وقت پر بار آور ہوں گی۔ اِستنے بڑے مجمع میں ممکن ہے کہ بعض احباب کو مکان روشنی یا کھانے وغیرہ کے متعلق کچھ تکلیف بھی ہوئی ہو۔ اگرچہ اکثر احباب ایسی تکالیف کو بھی یہاں تکلیف نہیں سمجھتے لیکن سب دل یکسان نہیں۔ اس واسطے بہتر ہو گا کہ احباب اپنی اپنی جگہ غور کر کے قابل اصلاح اُمور سے صاحب سکرٹری انجمن کو اطلاع دیں اور نقص اور اس کے علاج کے متعلق اپنا مشورہ لکھ بھیجیں تاکہ انتظام جلسہ کے معاملہ میں بھی اس سال کے تجربہ سے اگلے سال فائدہ اٹھایا جاوے۔

شکریہ انتظام کے متعلق ان والنٹیرز کا شکریہ ضروری ہو جنہوں نے بخوشی اس سلسلہ کی خدمات کو اپنے ذمہ لیا اور ان کو پورا کیا۔ اکبر شاہ خان صاحب بمعہ اپنی بہادر پارٹی کے۔ ماسٹر عبدالعزیز صاحب۔ ماسٹر محمد دین صاحب۔ میان فخر الدین صاحب۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب۔ شیخ محمد نصیب صاحب وغیرہ۔

نالے حج نالے ونج یہ ایک پنجابی مثل ہے کہ حج کے ساتھ آدمی تجارت بھی کر آوے تو جائز ہے جب حج کے لئے جائز ہے تو جلسہ میں کیون جائز نہیں اور بعض احبابنے اس سے فائدہ بھی اٹھایا ہے خدا انھیں برکت دے لیکن افسوس ہے کہ دو ایک مثالیں ایسی بھی قائم ہوئیں کہ تجارت میں غرق ہو کر جلسہ کے وعظ و نصائح اور حضرت کی زیارت سے انھیں ایسی محرومی رہی کہ سکھر امر بزاز بھی میں جلسہ میں حضرت کے حضور سلام اور مصافحہ سے مشرف ہو گیا تھا۔ مگر وہ جیسے تھے اور جہاں تھے ویسے اور وہیں رہ گئے۔

ایک پیارے دوست کا جنازہ آہ! یہ کس دوست کا ذکر ہے اتیب صادق کا۔ ہمارے اکثر احباب

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم و مغفور

برادر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے نام نامی سے واقف ہیں۔ یہ نوجوان چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ فاضلکا ضلع فیروزپور میں دفن کئے گئے تھے اس بات کو گیارہ سال گذرے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بھی اجازت حاصل کی گئی تھی اور اب حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے اس مرحوم بھائی کا جسم مبارک صندوق میں بند یہاں لایا گیا۔ حضرت نے بمعہ جماعت جنازہ پڑھایا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ ہمارے دوست ڈاکٹر مرزا صاحب عزیز مرحوم کے سوانح چھپوا رہے ہیں اس واسطے مجھ کو کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اِتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ اس عزیز کو محبت کا ایسا گہرا تعلق تھا کہ آج تک جس قدر جنازوں کی میں نے نمازیں پڑھی ہیں مجھے یاد نہیں کہ کسی میں بھی اس عزیز دوست کیواسطے دعا کرنا مجھے بھولا ہو۔ اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ۔

ضرورت ملازمت ہمارے ایک عزیز لاہور انجینیرنگ اسکول کے پاس یافتہ آجکل فارغ اور ملازمت کی تلاش میں ہیں کیا کوئی صاحب اس میں امداد کر کے مشکور فرما سکتے ہیں۔

مبارک ہمارے مکرم دوست محمد ابراہیم حاجی موسیٰ خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک اور فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے احباب سے درخواست ہے کہ مولود مسعود کے واسطے دُعائے سعادت و عافیت و درازیٔ عمر کریں۔

ہم کو پیارا جاننے والے صاحب کون ہیں ایک صاحب کا پنسل کا لکھا ہوا پوسٹ کارڈ ملا۔ لکھتے ہیں آپ کو پیارا جان کر تکلیف دیتا ہوں۔ کچھ کتابیں وغیرہ طلب کی ہیں۔ مگر اپنا نام نہیں لکھا ڈاکخانہ کی مُہر بھی نہیں پڑھی گئی اس واسطے تعمیل سے معذوری ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ جو ہمیں پیارا جانتے ہیں ہم ان کا خط بھی پہچان نہیں سکے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرے۔

تلاش انگوٹھی گم شدہ۔ ایک بچے کے ہاتھ میں سے ایک سونے کی انگشتری ایام جلسہ کے بعد ۲۸ دسمبر کو غالباً بعد نماز عصر گر گئی ہے اگر کسی صاحب کو ملی ہو تو دفتر میں واپس کر کے مشکور فرماویں۔ بچہ وہی ہے جو حضرت صاحب کی نظمیں خوش الحانی سے پڑھا کرتا ہے۔

نیز ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب بسمل جو اُس کمرہ میں ٹھہرے تھے جہاں پہلے دفتر بورڈنگ ہوتا تھا کہتے ہیں کہ ان کے مبلغ بیس روپے ایک کاغذ میں رہ گئے ہیں وہ بھی تلاش طلب ہیں۔

دعا مدد برادرم شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد کے گھر میں علیل ہیں احباب ان کی صحت و عافیت کے واسطے دُعا کر کے مشکور فرماویں۔

احتیاط بعض لوگ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بدر وغیرہ کسی اخبار کی قیمت یا چندہ لنگر و مدرسہ وغیرہ روانہ کرتے ہیں اور پھر کوپن میں حکم کر بھیجتے ہیں کہ حضور اس کو تقسیم کریں اور اپنے اپنے دفاتر میں پہونچا دیں۔ ایسے صاحبان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ طریق سوء ادب میں داخل ہے دفتر محاسب ایسی خدمات کی ادائگی کے واسطے ہر وقت طیار ہے ایسی رقوم دفتر محاسب میں روانہ کرنی چاہیئے۔ وہاں سے تقسیم ہوجاتی ہیں اور سب کو باضابطہ رسید لیکر پہونچا دی جاتی ہے۔

غیر احمدی کے پیچھے نماز ناجائز حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں سوال پیش ہُوا۔ کہ جموں کے بعض مولوی صاحبان واہان کی جماعت احمدیہ کو کہتے ہیں کہ ہم آپ احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھنے کے واسطے طیار ہیں آپ ہمارے امام کے پیچھے پڑھ لیا کریں۔ ہم آپکے امام کے پیچھے پڑھ لیا کریں گے۔ ان صاحبان کو کیا جواب دیا جاوے۔

فرمایا کہ ان کو کہدو۔ کہ قد بدت البغضاء من افواھکم وما تخفی صدورکم اکبر۔ جب تم ہمارے امام کو مفتری جانتے ہو اور مفتری ڈاکو کنجر دہریہ سے بدتر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من اظلم ممن افترٰی علے اللہ کذباً۔ تو پھر ہم تمہارے پیچھے کس طرح نماز پڑھ سکتے ہیں۔

فرمایا۔ کیا اتنی ترقی جو جماعت کو اب تک ہوئی ہے وہ منافقت کے میل ملاپ سے ہوئی ہے۔ ہرگز نہیں ایسے میل ملاپ سے کوئی فائدہ نہیں جسمیں منافقت پائی جاوے۔

ایک نئی تصنیف

عقائد احمدیہ ایک سے زیادہ خطوط مختلف اوقات میں خود میں نے پڑھے ہونگے جسمیں احباب کوئی ایسی کتاب طلب کرتے ہیں جسمیں سلسلہ احمدیہ کے تمام عقائد بالدلائل مجموعی طور پر یکجا لکھے گئے ہوں اس قسم کی کتاب کی واقعی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ جو لوگ نئے نئے سلسلہ میں شامل ہوتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ اب ہمیں کیا کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے۔ دوم۔ بعض احباب غیر احمدی دوستوں میں تبلیغ کے خیال سے ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جو مختصر بھی ہو جامع بھی ہو کم قیمت بھی ہو تاکہ اس کے ذریعے اپنے سلسلہ کی اشاعت کر سکیں۔

سو آپ کو مژدہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ عقائد احمدیہ اس ضرورت کے لئے کافی ہوگی۔ صرف ۲ر قیمت ہے۔ اسمیں بتلایا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کے مسیح موعود ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ اور احمدیوں کا اللہ تعالیٰ۔ ملائکہ۔ کتب۔ انبیاء۔ یوم آخر کی نسبت کیا عقیدہ ہے حتی الوسع کوئی بات باقی رہنے نہیں دی۔ ذی استطاعت اصحاب بہت سی جلدیں منگوا کر بطور تبلیغ تقسیم کریں۔ اس کتاب کا دوسرا حصہ سنت احمدیہ ہے جو بہر ملیگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو - والملائکۃ واولوا العلم قائماً بالقسط - لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم -

حمد باری تعالےٰ اللہ جلشانہٗ کا بہت بڑا احسان اور بہت بڑا اکرم اور فضل ہوا ہے کہ مجھ کو آپ لوگوں سے ملاقات کا زندگی میں پھر موقعہ ملا ہے - میں کوئی لمبی تقریر خصوصاً کھڑے ہو کر آواز بلند سے پہنچانے میں کسی قدر اس وقت معذور دکھتا ہوں اس واسطے **ایک ضروری بات** تمہیں پہنچانی چاہتا ہوں -

میں اُمید کرتا ہوں کہ جس طرح میں نے اپنے اُوپر بہت بوجھ رکھ کر بہت الحیہ سے یہ بات کہنی چاہی ہے - اللہ جل شانہٗ تم کو توفیق دے کہ تم اس میری بات کو دل سے مانو اور دل سے مان کر زبان سے اقرار کرو - پھر اسی کے مطابق تمہارا عملدرآمد ہو - تمام وہ قومیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہیں - وہ سب کی سب اس بات کو مانتی ہیں کہ کلمہ طیبہ یعنی لا الٰہ الا اللہ کے واسطے کیا کیا کوششیں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیں اور یہی

لا الٰہ الا اللہ

جو فقرہ ہے - اس کے پہنچانے کے لئے - ہماری سرکار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ برس تک اپنے ملک میں بڑی بڑی تکالیف شدیدہ کو برداشت فرمایا -

آخر اس لا الٰہ الا اللہ کی مخالفت کے باعث آپ کو وطن بھی چھوڑنا پڑا - جب ان شریروں نے تکلیف کو حد سے بڑھا دیا - تو اس رحمۃ للعالمین نے ہر طرح سے مقابلہ کیا اور انہی کی کوشش سے اس کلمہ کی اشاعت ہوئی - چنانچہ ہم سب جو موجود ہیں - لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں - سب انبیاء جو خدا کی طرف سے آئے ہیں اسی کلمہ کے لئے انہوں نے وہ وہ تکالیف اُٹھائی ہیں - جن کے بیان کرنے کے واسطے بہت ہی وقت چاہیئے -

اس کلمہ کے تین عظیم الشان فائدے ہیں :-

جب انسان منہ سے بولتا ہے - تو مسلمان کہلاتا ہے - وہ معاملات جو ہم مسلمانوں سے کر سکتے ہیں اس شخص سے کرتے ہیں جس کی زبان سے لا الٰہ الا اللہ سنتے ہیں - اسلام ایک عجیب لغت ہے - اسلام کے معنے اصل میں **صلح** کے ہیں اور آشتی کے اور نیک نمونے کے - سلم اور سِلم دونوں لفظ صلح کو چاہتے ہیں - منجملہ ان باتوں کے جن سے اسلام نے صلح کو قائم کیا ہے - ایک یہ ہے کہ :-

لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم -

تمام وہ قومیں جو اللہ کے سوا کسی کو پکارتی ہیں ان کے کسی معبود کو کسی بزرگ کو گو وہ اللہ کے سوا ہی ہو اور اس کی وہ پرستش کرتے ہوں - ان کو بالکل گالی مت دو - فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم - کیونکہ وہ نادان بھی اللہ کو گالی دیں گے نا سمجھی سے - یہ لا تسبوا کی دلیل بتلائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام بڑی صلح اور بہت بڑی آشتی کو چاہتا ہے - اس کے معنے فرمانبرداری کے بھی ہیں اور ہر ایک کی فرمانبرداری نہیں بلکہ اللہ کی فرمان برداری اور اوس کے رسولوں کی فرمانبرداری اولو الامر کی فرمانبرداری - اس کا نام اسلام رکھا ہے اسلام کے معنے فرمانبرداری - مگر الاسلام کے معنے خاص فرمانبرداری اسلام کے لفظ سے ایک سُلَّم لفظ بھی نکلا ہے - سُلَّم - اس سیڑھی کو کہتے ہیں جس سے انسان بلندی کی طرف چڑھتا ہے ایسے ہی ہماری ترقیات کے لئے اور بلند مراتب پر پہنچانے کے واسطے خدا نے اسلام کو بھیجا ہے - اس کے نمونے دیکھ لو

راز خلافت جناب ابوبکرؓ اور اون کے والد مکہ کے صنادید اور عمائد سے نہ تھے - مگر اسلام ہی تھا کہ اس فرمان برداری نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین بنا دیا - جناب عمر ایک دفعہ حج سے واپس آتے ہوئے ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے - کئی آدمی ساتھ تھے - رُعب کے سبب کسی کی جرأت نہ پڑتی تھی - کہ وجہ دریافت کرے - مگر حذیفہ کو جناب سے بہت بے تکلفی تھی اس نے پوچھا تو فرمایا - خطاب کا بیٹا یہاں اونٹ چراتا تھا - ایک دفعہ اس کے باپ نے اسے یہاں جھڑکی دی تھی - آج اسلام نے اسے اس بلندی پر پہونچا دیا کہ لاکھوں آدمی ایک اشارہ پر خون بہانے کو تیار ہیں -

اسی لفظ سے سلامتی نکلی ہے جس سے حفاظت کے معنے پیدا ہوتے ہیں - عجیب قسم کی حفاظت مومن کو عطا ہوتی ہے - میں نے پینتالیس برس سے بہت زیادہ طب کی ہے - میں نے کبھی کوئی اسلام میں فرمان بردار ہو کر آتشک میں - سوزاک میں مبتلا نہیں پایا - بہت سے حکام کے ساتھ تعلقات رکھے ہیں - میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اسلام کے سبب کسی کو بیدلگے ہوں - کوئی تکلیف کسی کو اسلام کے باعث نہیں پہونچتی - بلکہ اگر خداتعالیٰ کو مومن کی خاطر جہان غرق کر دینا پڑے تو اسے پروا نہیں - کیا (حضرت) نوح (علیہ السلام) کے زمانے میں پروا کی ہے - یہ بات تمامتر سچ ہے -

ہلاکت سے بچنے کی راہ ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ کے یہی معنے ہیں کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی ہلاکت نہیں - ریب ہلاکت کو بھی کہتے ہیں - جیسے قرآن شریف میں فرمایا - نتربص بہ ریب المنون -

لا ریب فیہ - کے یہ معنے ہوئے کہ قرآن کی تعلیم میں کوئی ہلاکت نہیں ہوتی - ابھی کل کی بات ہے کہ بارات کی - ایک نکتہ معرفت میرے کان میں پہونچا - میری بیوی نے کہا آپ جانتے ہیں کہ آپ کو تکلیف کیوں پہونچی - میں نے کہا اللہ کے مخفی در مخفی راز ہیں

بیماری کا ایک راز کہا - ایک وجہ میرے خیال میں بھی آئی ہے - کہو تو سناؤں - میں نے کہا - ہاں - کہنے لگی - تمہاری عادت تھی - جمعہ کے بعد دعائیں میں لگے رہتے - تم وہ دعا کا وقت چھوڑ کر ایک امیر کے ملنے چلے گئے - مجھے یہ نکتہ بہت پیارا لگا - غرض اسلام سلامتی چاہتا ہے اسلام کے بھیجنے والا کا نام السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر ہے - السلام نام ہے اللہ تعالیٰ کا - اسلام کا نتیجہ بہشت ہے - بہشت کا نام بھی دار السلام ہے - لھم دار السلام عند ربھم - اور فرمایا - الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیھا نصب ولا یمسنا فیھا لغوب -

گویا اسلام سکھوں کا موجب ہے اور بہت بڑے سکھوں کا موجب ہے - اسلام میں کبھی کوئی ہلاکت نہیں ہوتی -

میں نے اس لفظ کو الٹ پلٹ کے بڑا دیکھا ہے اس کے سارے لفظوں میں خوبیاں پائی جاتی ہیں - سلم کو الٹا دیں - لمس بن جاتا ہے - لمس نرم چیز کو کہتے ہیں - مسلمان اشداء علی الکفار اور رحماء بینھم - یعنے آپس میں رحیم کریم ہوتے ہیں -

اسی لفظ کو اور الٹا دیں - تو لسم بن جاتا ہے - لسم کے معنے یہ ہیں کہ انسان حیا کے سبب بعض وقت خاموشی اختیار کرے -

مسل بھی اس کا الٹ بنتا ہے اس کے معنے ہیں پانی دوسری جگہ پہنچا دینا - مسلمان کا یہ بھی کام ہے کہ دوسرے کو نفع پہنچائے

تمس بھی اس کا مشتق ہے اس کے معنے ہر وقت طلب میں لگے رہنا - پس مسلمان کا یہ بھی کام ہے کہ ہر وقت رضائے الٰہی کی طلب میں لگا رہے مگر جس طرح اسلام دنیا میں صلح آشتی - نیک نمونہ

قائم کرنا چاہتا ہے اسی قدر اگر کوئی موذی اسلام کے لئے پیدا ہو تو اس موذی کا عمدگی سے مقابلہ کرتا ہے۔

قرآن شریف فرماتا ہے۔ وجادلھم بالتی ھی احسن مقابلہ کرو۔ پر ایسی ترکیب سے کرو کہ جس میں خوبیاں ہی بھری ہوئی ہوں پس ہمارے مناظرے غیر قوموں سے اگر ہوں۔ تو اسی طرح

مناظرہ کس طرح سے ہو

سے وہ مناظرے ہونے چاہئیں جس میں خوبیاں ہوں دشمن کی غلطی پر اسے آگاہ کیا جاوے اور اس کے مقابلہ میں اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کی جاویں۔ اور ایک جگہ فرمایا۔ ادفع بالتی ھی احسن۔ مدافعت بھی کرو تو اس طریق سے کہ وہ بہت ہی عمدہ ہو۔ ادفع السیئۃ بالحسنۃ۔ ہر بدی کو کسی خوبی سے ہٹاؤ۔ جب مخالفوں کے ساتھ بھی۔ ہمیں مدافعت میں خوبیاں مدنظر رکھنی چاہئیں۔ تو وہ مسلمانوں کے درمیان تباغض۔ عداوت۔ اور باہم جنگ کیوں کر ہو سکتی ہے۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ مسلمان تو اس وقت مسلمان ہوتا ہے۔ کہ جو صلح کار لوگ ہیں اس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ چند آدمیوں کے درمیان محبت کا قیام۔ اخوت کا استحکام محض فضل الٰہی سے ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لوانفقت ما فی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبھم۔ ساری زمین کی گول بھر کر اگر دیدو۔ تو بھی یہ الفت پیدا نہیں ہو سکتی۔ (جو آپ اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کردی ہے) اور فرمایا واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً ولا ... فاصبحتم بنعمتہ اخواناً۔ خدا کے فضل سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔

دعائیں کرو

میرے احباب میرے عزیز دوستوں پر واجب ہے جناب الٰہی سے باہم الفت۔ محبت اور اخوت کے لئے دعا کیا کریں۔ مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگائے کہ یہ جماعت نہ بنے۔ مگر اب تم اس قدر لوگ موجود ہو۔ یہ جناب الٰہی کے فضل کا نمونہ ہے۔

دوسرا مرتبہ۔ لا الٰہ الا اللہ کا یہ ہے۔ کہ جب یہ کلمہ دل میں رچ جاتا ہے اس وقت انسان کو مومن کہتے ہیں مومن کا لفظ خود بھی امن سے مشتق ہے۔ یہی اسلام کا اعلیٰ مقام ہے۔ مومن امن میں تبھی رہ سکتا ہے کہ دشمن کا مقابلہ بھی کرے۔ عکل عرینہ کے چند موذی مدینہ میں آکر بعض صحابہ کرام کو قتل کیا۔ لکھا ہے۔ مثل اعینہم ان کی آنکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چروا دی تھیں تا ایذاء سے باز آجاویں۔

مومن امن دینے والا اور خود امن میں رہنے والا ہوتا ہے جب یہ کلمہ دل میں رچتا ہے۔ تو مومن ایمان کے یمن اور برکات سے متمتع ہوتا ہے۔ یہ ایمان کا باغ جب دل میں لگ جاتا ہے۔ کوئی دکھ اور کوئی ناخوشی اور کوئی خوف وحزن باقی نہیں رہتا۔ میں ایک دفعہ مصیبت کے کسی پنجہ میں گرفتار تھا صبح کی نماز پڑھانے لگا۔ اس وقت میرے دل میں جب یہ لفظ آیا۔ الحمد للہ۔ تو میرے دل نے یہ گواہی دی۔ کہ اس دکھ میں الحمد للہ کا کیا موقعہ ہے۔ اگر کہوں تو منافقانہ الحمد للہ ہے۔ نہ کہوں تو الحمد کے سوا نماز کیسے ہوتی ہے۔ معاً خدا نے بجلی کی طرح سمجھایا کہ جب انسان انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے۔ تو ہر مصیبت کے وقت ہزاروں خوشیاں دیتا ہے۔ تب میں نے انا للہ کہہ کر بڑے بلند آواز سے الحمد للہ کہا یہ اس ایمان کا نتیجہ تھا۔ ایمان سے وہ سارا خوف اور حزن راحت کے ساتھ مبدل ہو جاتا ہے اور وہ مضمون کہ مومن جو ہوتے ہیں لاخوف علیھم ولاھم یحزنون ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھ لیا۔ یہ ایمان میں کمزوری ہوتی ہے جو مومن ناامید ہوتا ہے یا یاس میں آجاتا ہے۔

تیسرا مرتبہ۔ لا الٰہ الا اللہ کا فائدہ وہ ہے جو احادیث صحیحہ میں میں نے پڑھا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب الٰہی میں عرض کیا۔ کوئی مجھے کلمہ سکھایا جاوے۔ جو میری ترقیات کا موجب ہو۔ الہام ہوا۔ لا الٰہ الا اللہ۔ کہو کہا الٰہی جب سے میں نبی ہوا ہوں اسی کلمہ کی اشاعت کی کوشش میں ہوں جناب الٰہی سے الہام ہوا۔ افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ۔ اس سے نئی کوئی بات نہیں۔ یہ بات کہنے کو معمولی ہے مگر سارا قرآن شریف ٹٹول کر دیکھ لو۔ قرآن شریف کے بعد تمام اولیاء کرام اور ان کے ملفوظات اور ان کی تصنیفات کو ٹٹولو۔ ساری بڑائیاں سارے قرب سارے فضل ساری ان کی کرامتیں اسی لا الٰہ الا اللہ کے وظیفے پر موقوف ہیں اس کا نام وہ نفی واثبات کہتے ہیں اور رنگ برنگ الفاظ میں اس کا ذکر کرتے ہیں جیسے محبوب کے چہرے کو تغزلات میں بیان کیا جاتا ہے میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایمان کے بعد احسان کا مرتبہ ہے۔ اعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ اللہ کی عبادت کرو گویا تم اسے دیکھتے ہو اگر تم نہیں دیکھتے۔ تو وہ تو تمہیں دیکھتا ہے یہ ایک مقام ہے قرب الٰہی کا جو لا الٰہ الا اللہ میں تدبر سے حاصل ہوتا ہے۔ کچھ زمانہ مجھ کو گذرا ہے۔ مجھ کو اللہ جل شانہٗ نے لا الٰہ الا اللہ کے معنے بتلائے کہ انسان غور کرے اس کی ہستی کیا ہے۔ ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً۔ انسان پر وہ زمانہ بھی گزرا ہے کہ وہ کچھ چیز نہ تھا۔ اس عدم میں اس کی خواہش کیا مطالب کیا۔ جناب الٰہی کے فضل نے عدم سے موجود کیا۔ من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلنہ سمیعاً بصیراً۔

خدا جانے کیوں درمیان اس وعظ کے نکتہ خیال میں آیا میں وعظ چھوڑ کر اس کے بیان کرنے میں معذور ہوں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تین آدمی آئے ایک کو جگہ مل گئی۔ بیٹھ گیا۔ دوسرے نے دیکھا جگہ نہیں۔ تو وہ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز نہ پہنچتی وہیں بیٹھ گیا۔ تیسرے نے کہا آواز نہیں آتی۔ یہاں کیا بیٹھنا چلا گیا۔ نبی کریم کو جناب الٰہی سے الہام ہوا۔ تین آدمی یہاں آئے ایک کو جگہ ملی وہ بیٹھ گیا۔ فآواہ اللہ اللہ نے اسے قرب میں جگہ دی۔ دوسرے کو حیا آئی آگے نہ بڑھا جانے سے مضائقہ کیا۔ اللہ بھی اس کی پکڑ سے حیا کریگا۔ تیسرے نے منہ پھیرا۔ خدا بھی اس سے منہ پھیر لیگا۔ شائد کوئی قلب ایسا ہو جسکی وجہ سے یہ تحریک ہوئی۔

حضرت حق سبحانہ نے انسان کو معدوم کو موجود فرمایا اور فرمایا نبتلیہ فجعلنہ سمیعاً بصیراً۔ اس پر انعام فرماتے رہے اور انعام کرتے کرتے اس قدر بڑھایا۔ کہ سمیع بصیر بنا دیا۔ ایک عام طور پر سمیع وبصیر ہیں ایک وہ جو خدا کی آواز سنتے ہیں۔ جناب الٰہی کے حقائق دیکھتے ہیں۔ جس طرح انسان عدم میں بے طاقت تھا اور فضل الٰہی سے باہر آیا اسی طرح ہر وقت اس کو ایک جدید ترقی عطا ہوتی ہے۔ جناب الٰہی کا فضل نہ ہو۔ تو ترقی عطا نہ ہو کل کا کھایا کل کا پیا کل کا مکان کل کا لباس آج ہمارے کام میں نہیں آیا۔ کل کی خوشی کل کی خوشحالی کل کے جو تعلقات کسی کے ساتھ تھے وہ آج کام نہیں۔ ہر وقت اللہ کی ہی نعمتوں کا محتاج ہے اس لئے اس کا نام

الصمد

ہے۔ میں آواز دیتا ہوں ایک حرف کے بعد دوسرا نکلتا ہے۔ اگر ذرا اعانت الٰہی نہ پہنچے تو وہ آواز کہاں سے آسکتی ہے۔ غرض ہر آن میں انسان جناب الٰہی کے فضلوں کا محتاج ہے۔ جتنے کمالات کسی کو نصیب ہوئے ہیں۔ انبیاء ہوں اولیاء ہوں۔ سب کا سب کارخانہ اس کے فضلوں کا ہر آن محتاج ہے۔ اس کے فضل کے بڑے بڑے عجائبات ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ کے یہ معنے ہیں کہ ہر آن میں تم میرے محتاج ہو۔ اس کا فضل ہی ہوتا ہے تو کام بنتا ہے اس لئے انسان عبد بنتا ہے اور جناب الٰہی معبود بنتے ہیں۔

عبودیت

عبودیت کے واسطے تین چیزوں کی بڑی ضرورت ہے۔ تب جاکر عبد۔ عبد بنتا ہے۔ جناب الٰہی

سے اعلیٰ درجہ کی محبت ہو اور جناب آلہی کی اعلیٰ درجہ کی تعظیم ہو۔ اور انسان اسفلےٰ درجہ کے عجز و انکسار و تذلل کے مقام پر ہو۔

محبت پیدا ہونے کے اسباب میں تعظیم آلہی کے پیدا ہونے کے اسباب بھی ہیں۔ تذلل و انکسار کے اسباب بھی ہیں۔ لا الہ الا اللہ میں غور کرنے سے تینوں کا پتہ چلتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں محبت جو پیدا ہوتی ہے۔ حسن و احسان سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر حسن (حسن کے معنے خوبی کے ہیں) کسی میں ہوتا ہے اور جس قدر ہمارے ساتھ کسی کا احسان ہو اسی قدر اس سے محبت بڑھ جاتی ہے۔ جناب آلہی کے حسن و احسان پر جب ہم غور کرتے ہیں۔ ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ ساری دنیا کے احسان خدا تعالیٰ کے احسان کے جزو ہیں۔ جو دنیا احسان کرتی ہے وہ خدا کے فضل و داد کا نتیجہ ہیں۔ ہم غلہ کھاتے ہیں ایک دانہ سے کئی دانے پیدا کرنا اور وہ زمین وہ ہوا وہ روشنی وہ ظلمت جس کے ساتھ نشوونما وابستہ ہے کس کا کام ہے۔ پھر جانور جو ہل جوتتے ہیں کسی ملک میں بیل ہیں۔ ٹٹو ہیں اونٹ ہیں۔ ہاتھی ہیں کہیں گھوڑے ہیں ان کا کتنا بڑا کارخانہ ہے۔ روشنیوں اور ظلمتوں اور جانوروں کا پیدا کرنا جن سے نشوونما ہوتا ہے۔ پھر اس میں لکڑی کی حاجت۔ لوہار کی ضرورت۔ کتنا بڑا کارخانہ ہے۔ یہ تمام کارخانہ جناب آلہی کا عطا کردہ ہے۔ عمدہ سے عمدہ غذا ہے۔ گلہ بند ہے۔ پیٹ میں درد ہے قولنج ہے تو وہ غذا کس کام کی۔ اگر اللہ کا فضل شامل حال نہیں۔ غرض اللہ کے فضل کے سوا کچھ بھی نہیں۔

حسن جتنے ہیں وہ بھی خدا ہی کے فضل پر موقوف ہیں۔ اگر خط و خال کا حسن ہے تو آنکھ کے سوا یہ نعمت بے کار ہے۔ آواز کا حسن ہے۔ تو کان کے سوا کچھ نہیں۔ خوشبوئی کا حسن ہے تو ناک کے سوا کچھ نہیں۔ اگر اعضا کی خوبی کا ہے۔ تو ٹٹولنے کے سوا نہیں۔ غرض سارے حسن و احسان خدا کے حسن و احسان پر موقوف ہیں۔ اگر محبت کا مدار حسن و احسان پر ہے۔ اور واقع میں ہے۔ تو اللہ کے برابر ہمارا کوئی محسن اور حسن والا نہیں تعظیم کا مدار۔ علم کامل۔ قدرت کاملہ پر ہے۔ جناب آلہی کی قدرتوں حکمتوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں سارے علوم خدا ہی کے فیضان سے پیدا ہوتے ہیں۔ پس اعلےٰ تعلیم کا موجب علم و قدرت ہے اور اعلیٰ محبت کا موجب حسن اور احسان ہے۔

اب ادھر ہم دیکھتے ہیں۔ تذلل کی حالت۔ سانس رک جاوے جان سما جاتی ہے۔ اب اس سے زیادہ تذلل کیا ہے۔ جب انسان لا الہ الا اللہ پر غور کرتا ہے اور اسے اپنا انکسار و تذلل معلوم ہوتا ہے اور جناب آلہی کے علم و قدرت کا تماشا دیکھتا ہے اور حسن و احسان کا نظارہ اس کے سامنے سے گذرتا ہے۔ تو وہ لا الہ الا اللہ پکار اٹھتا ہے۔ اس واسطے تمام غفلت کے پردے جو انسان کو قرب آلہی میں واقع ہوتے ہیں ان سب کا علاج لا الہ الا اللہ ہے۔ اس کے بعد میں آیت کی طرف توجہ کرتا ہوں۔

شہد اللہ انّہ لا الہ الا ھو۔ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُو۔ اس لا الہ الا اللہ کی گواہی اللہ نے دی ہے گواہی ہمیشہ چند آدمیوں کے سامنے دی جاتی ہے۔ جناب آلہی کی گواہی کے ساتھ بھی تمام رسول تمام انبیاء اور تمام اولیاء سب کے سب گواہی دیتے ہیں۔ کہ اللہ نے ہم کو کہا ہے لا الہ الا اللہ۔ حضرت موسیٰ کی گواہی حضرت نبی کریم کی گواہی سے قرآن شریف بھرا پڑا ہے۔ کہ اللہ نے ان کو فرمایا۔ لا الہ الا اللہ۔ ہر فرد کے سامنے گواہی ضروری نہیں ہوتی۔ میری دانست میں اللہ کی ہستی اور نبیوں کی صداقت پر یہ بڑی بھاری دلیل ہے۔ کہ تمام انبیاء تمام اولیاء تمام مجددین سب کے سب متفق ہیں اس بات پر کہ لا الہ الا اللہ معبود حقیقی خدا ہے۔ اور اپنے حسن و احسان۔ علم و قدرت میں کامل ہے۔ اور انسان بڑے انکسار و تذلل کے نیچے ہے۔ دس بیس۔ تیس۔ چالیس۔ پچاس۔ جس بات کے گواہ ہوں وہ بات بھی قابل اعتماد ہوتی ہے کیا حال ہے اس گواہی کا جس کے لئے تمام صداقت کے عاشق۔ صداقت کے محب اس بات پر متفق ہیں اس صداقت کے لئے کوئی بڑا تعلق کوئی بڑا ہی فضل حضرت محمد رسول اللہ پر اللہ کا ہے دنیا میں ہزاروں انبیاء آئے۔ ان کی تعلیم کا نام و نشان بھی نظر نہیں آتا۔ پتہ ہی نہیں لگتا۔ پھر ان کی کتابوں کی زبانیں ہی ایسی پرانی ہیں کہ ان کے سمجھنے کے سب سامان مفقود ہو گئے مجھے کبھی کبھی تعجب آتا ہے۔ آریہ مذہب پر۔ کہ دو ارب برس سے وید ہیں۔ ویدوں کی لغت کا نام لیتے ہیں تو دو چار ہزار برس سے بتاتے ہیں۔ بھلا دو ارب کی بات دو چار ہزار برس والے کو کیا معلوم۔ یہ ایک فضل ہے ہم لوگوں پر۔

سلامتی سے اسلام نکلا ہے۔ اس واسطے رسول اللہ کی تعلیم کو اللہ نے محفوظ رکھ دیا۔ یہ بھی ایک اس کی گواہی ہے کس طرح اس نے حفاظت فرمائی۔ قرآن کے زیر و زبر تک محفوظ ہیں۔ پھر قرآن کے پہنچانے والوں اور اس کے معانی کے محافظین۔ مجددوں کا سلسلہ موجود ہے۔ ہم بھی بڑے خوش قسمت ہیں کہیں سنہ ۵۰ء میں ہوتے۔ تو اپنی آنکھ سے کہاں دیکھتے کہ خدا نے اسلام کی حفاظت فرمائی ہمارے زمانے میں ایک مجدد آیا۔ اس کو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ہم نے اس راستباز سے بارہا سنا کہ جب تک انا الموجود کی آواز نہیں آتی۔ ایمان کامل نہیں ہوتا۔ اللہ اس کی روح و روان پر بہت سی برکتیں بھیجے کیسی ایک جماعت اللہ نے باوجود عظیم مخالفت کے عطا فرمائی۔ جس طرح جناب آلہی کی یہ گواہی ہے اسی طرح پاک دلوں کے ساتھ جب ملائکہ کا تعلق ہوتا ہے وہ بھی لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہیں۔ اس سے آگے بڑے بڑے علماء بڑے بڑے موجدین کا بڑا اعلےٰ نمونہ ہم نے دیکھا۔ وہ بھی یہی کہتے اور شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے برابر کوئی معبود کوئی محبوب کوئی منعم اور کوئی محسن اور کوئی فضل و احسان کا وجود نہیں کوئی علم اور قدرت میں اس کے برابر نہیں۔ یہ چند کلمات بہت ہی زور لگا کر سنائے ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہے تمہارے دلوں کو لا الہ الا اللہ سے بھرپور کر دیوے۔ یہ تعلیم اللہ کی نعمتوں بڑی رحمتوں۔ عجیب نوازیوں کا موجب ہو جاوے۔

ایک خوشخبری

ہمارے سلسلہ احمدیہ کے مشہور و معروف فاضل حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہوی کے مشکوئے معلّیٰ میں اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔ جس کے لئے میں تمام قوم بالخصوص ناظرین بدر کی طرف سے جناب کو مبارکباد عرض کرتا ہوں اس ۸۷ سالہ عمر میں یہ موہبت آلہی اس بات کی شاہد ہے کہ ہمارے مولوی صاحب پر اللہ تعالیٰ کے خاص خاص انعامات ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو مسیح موعود کی غلامی میں ان ترقیات سے بہرہ ور فرمائے۔ جو صالحین کی ذریۃ طیبہ کے لئے مقدر ہیں۔ عزیز کا نام محمد یحییٰ رکھا گیا ہے جو بہت ہی موزون ہے اس عزیز کی ولادت کے متعلق مفصلہ ذیل نوازش نامہ مؤمنین کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جناب من! خاکسار نزیل قادیان نے آخر شب درمیانی ۶ و ۷ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ کو خواب میں یہ آواز سنی کہ (مولوی صاحب آپ کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے) اور صبح کو منشی غلام حیدر صاحب عمیر احمدی کو میں نے یہ خواب لکھ بھیجا۔ وہ اپنے کارڈ میں تحریر کرتے ہیں کہ خواب آنجناب قبلہ کا صحیح ہوا۔ خواب نہیں یہ تو الہام

ہے - کہ تین روز پیشتر آنجناب قبلہ کو خبر ہوئی - کیونکہ یہ خوردار ۱۲ دسمبر ۱۹۱۰ء مطابق ۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ ہجری کو بروز پیر بوقت شب ۱۲ بجے پیدا ہوئے - پھر دوسرے روز وہ لڑکا مجھ کو دکھایا بھی گیا - اور میں نے اس کو گود میں بھی لیا - اور اس کا حلیہ برادر سید اکبر علی صاحب کو لکھ بھیجا - برادر صاحب موصوف اپنے کارڈ میں تحریر فرماتے ہیں کہ برخوردار کا حلیہ وہی ہے - جو آپ کو دکھایا گیا ہے - چہرا گول جسم کلاں - بینی مناسب مگر موٹی - رنگ گورا - صورت ہمشکل آپ کے - ان دونوں خوابوں کی تصدیق اور بھی چند خطوط سے معلوم ہوئی ہے - جو میرے پاس موجود ہیں - فقط - محمد احسن نزیل قادیان

کیا محرم کوئی اسلامی ماتم کا مہینہ ہے؟

ایک سوال پیدا ہوتا ہے - کیا یہ محرم کی نویں یا دسویں واقعی کوئی اسلامی دن ہے - سو اس کا جواب یہی ہے کہ ہرگز نہیں - قادیان میں جو بعض لوگ بیرونی رسوم سے متاثر آتے ہیں انھیں یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوتا ہے - کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اس روز کوئی تعطیل نہیں ہوتی - احمدی بچوں سے پوچھا جاوے کہ آج عاشورہ ہے - تو وہ بالکل اس سے بے خبر ہوتے ہیں اور ضرور تھا کہ ایسا ہی ہو - کیونکہ اسلام تو دنیا و آخرت میں خوشی پھیلانے کے واسطے آیا - اس میں کوئی ماتم نہیں - بلکہ یہ تو ایسا مذہب ہے - کہ مصیبت پر بھی بشارت ہی دیتا ہے - چنانچہ تمام قسم کے مالی جانی مصائب لنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والثمرات ذکر کر کے بشر الصابرین فرماتا ہے - بدر کی کسی پچھلی اشاعت میں حضرت امیر کی زبان مبارک کے کلمات درج ہو چکے ہیں کہ ایک مصیبت پر مومن کو سات خوشیاں ہوتی ہیں - پس امام حسین کی شہادت کوئی ایسی بات نہیں - کہ اس کے لئے ہر سال صف ماتم بچھائی جاوے -

ریویو

دیسی کلنڈر ۱۹۱۱ء - انگریزی کلنڈر تو ہوتے ہی ہیں مگر دیسیوں کے گھروں میں وہ بہت ناقص ثابت ہوتے ہیں کیونکہ ان پر ہجری تاریخ اور سنہ ہندی - امرتسر ہال بازار کے تاجر کتب نیاز علی صاحب تاجر کتب افغانی تین سال سے اس ضرورت کو پورا کر رہے ہیں - میں گذشتہ تین سال سے اس کلنڈر کو اپنے دفتر میں اپنے سامنے رکھتا ہوں بہت مفید ثابت ہوا ہے - قیمت صرف ایک آنہ ہے - خان صاحب موصوف سے منگوائیں - (دفتر بدر میں بھی ہے)

نظم براہین حصہ پنجم

کو حصہ کاغذ پر کتابی صورت میں علیحدہ بہ اصلاح محمد یٰسین و محمد یمین تاجران قادیان نے چھپوا لیا ہے قیمت نادر رکھی ہے احباب منگوائیں لوغانہ [illegible]

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس - کے - برمن - کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

ڈاکٹر ایس - کے - برمن کا عرق کافور لے آؤ -

جب کبھی ہیضہ ہو تو ڈاکٹر کے گھروں میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی سے عرق کافور ہوتا تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے - کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کا گھر میں رکھتے - اصلی عرق کافور ۲۰ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اکسیر دوائی ہر گھر میں دست پیٹ کا درد اور تلی کے لئے ایک شیشی ہر جگہ رکھنی ہے قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیے - یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی مصنوع سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے - ریاح کیلئے یہ دوا نہایت مفید ہے پیٹ کا پھولنا - ڈکار آنا - بد ہضمی - اشتہا کا کم ہونا یہ ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں - گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک پانچ آنے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے منگوا کر ملاحظہ فرماویں -

خط - پتہ - نمبر - نام

دعویٰ کی جو مہر بنوانا چاہو - کوڑیوں کی لاگت سے بن سکتی ہے نمونہ پتہ ذیل سے طلب فرماویں پانچ پانچ حروف اور دو سطر ہندسے بمعہ لائن ٹائپ ہولڈر - چمٹی و خود سیاہی دینے والی گدی فی بکس صرف دس آنے

المشتہر

جیون مل کمپنی گوجرانوالہ (پنجاب)

صدائے اقبال

صاحبان آپ پر روشن رہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدیں عنوان "دو تجارت کا راز" دیا تھا - فیس مبلغ للعہ - بمقر رکھی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۲ر کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھا دیں شرائط حسب ذیل ہیں - صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ و بھٹی وغیرہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲ر میں روانہ ہوگی - (۲) پتہ صاف - جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب ندارد (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ تیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاوے گی - (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مہر ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا -

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈ والی سب آفس کھوڑیانوالہ (لائلپور)

کشتہ و سرمہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں ہم کسی کو بجبر نہیں کہتے اور نہ کسی کو دھوکا دینا چاہتے ہیں صرف اسلئے ان کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھاویں - کشتہ ہیران یعنی وہ بات جو بیشاب کے آگے یا پیچھے آتی ہے بفضل تعالیٰ اسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے - اسکی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب مدظلہ کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانوں نے خدا کے فضل سے صحت پائی قیمت فی تولہ بہ بدر ۵ر محصولڈاک (۲ سے) سرمہ کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے اس کے اعلیٰ اجزا ممیران و مرواریر ہیں یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے - انشاء اللہ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا - قیمت فی تولہ ۲ر محصولڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر عبدالرحمن کاغانی احمدی - قادیان (گورداسپور)

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کے جو دوسری طرف نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اسپر مدرسہ پریس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت چھپوایا ہے - جسکے مفصلہ ذیل عنوان ہیں - ابن مریم مر گئے - نزول بروزی نشانات ظہور مہدی - نشان صداقت اور بڑی غور و فکر کے بعد نہایت مختصر و دل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے - ساڑھے پانچ آنہ سینکڑہ کے حساب سے جلد منگوالیں - اور خطوط کتابت میں استعمال کریں - ہم خرما و ہم ثواب بہت تھوڑے سے چھاپے گئے ہیں بہت جلد درخواستیں کریں - اعلیٰ قسم کے کارڈ ۸ر سینکڑہ دئے جاتے ہیں

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - بہی مفرح اور مقوی ہے - ہر قسم کے ضعف و سستی کو اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے یا داے قیمت نقد مبلغ للعہ فی ڈبیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے -

اطلاع

واضح ہو کہ نولکشور پریس نے الہ آباد کی عظیم الشان نمائش کے موقعہ پر عین نمائشگاہ کے پھاٹک کے قریب ایک شاخ کھولی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

Reg. No. L. CCLXXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سران | Reg. No. L. CCLXXXVIII | الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ

معہ (ضمیمہ درس قرآن مجید)

نام قیمت پیشگی عہ ۔ مع ضمیمہ درس قرآن شریف

(جلد ۱۰)

۱۰ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۱۱ء مطابق ۲۹ پوہ

(نمبر ۱۱)

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبارِ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمٰن

گذشتہ اخبار میں ہم خبر دے چکے ہیں کہ حضرت صاحب کے زخم اچھے ہو گئے ہیں مگر درد عصابہ کسی کسی وقت ہو جاتا ہے اس کے بعد جمعہ کے دن درد عصابہ زیادہ رہا۔ ہفتہ کے روز درد عصابہ کم تھا۔ اتوار کی شب کو عصابہ نہ تھا مگر دو تین اسہال ہو جانے کے سبب بہت ضعف رہا۔ پیر کی شب خفیف عصابہ کسی کسی وقت ہوا اور بعد نیم شب بیداری رہی۔ منگل کے دن درد عصابہ بالکل نہ تھا اور بخار بھی نہیں تھا۔ لیکن دو دانت جو چند روز ہوئے نکالے گئے تھے اس کے سبب سے رخسار مبارک پر کچھ سوجن ہو گئی تھی جواب تک تھی اور اس پر ڈاکٹر صاحبان ایسی دوائیاں لگاتے رہے جو کہ وہ اندر ہی اندر بیٹھ جاوے مگر اب بعض اطبار کی رائے ہوئی کہ اس کے اندر کچھ مادہ ہے۔ جس کے اخراج کی تدبیر ضروری ہے۔ بدھ کی صبح کو جب کہ اخبار کی آخری کاپی پریس میں جاتی ہے یہ کیفیت ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحبان نے تشخیص کی ہے کہ سوجن کے اندر پیپ نہیں اور نہ چیرا دینے کی ضرورت۔ یہ درد کان کے نیچے کی گلٹی میں ہے۔ جو ٹکور وغیرہ سے انشاء اللہ اچھا ہو جاوے گا۔ درد بہت رہا اب بھی ہے ..

اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید ہے کہ یہ تکلیف بھی رفع ہو جاوے گی۔ شاید یہی دوسرا سانپ ہے جسے حضرت صاحب نے اپنی رؤیا میں دیکھا تھا اور انشاء اللہ بموجب بشارت قتل کیا جاوے گا۔

اس ہفتہ زیادہ تر معالجہ کی خدمت ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب کے ہی سپرد رہی۔ کیونکہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنے مقدمہ کے متعلق تین چار روز کے واسطے باہر تشریف لے گئے تھے اور لاہور اور امرتسر کے احمدی ڈاکٹر صاحبان بھی فرصت پا کر تشریف لاتے رہتے ہیں چنانچہ کل سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب آئے ہیں اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی آگئے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے

حضرت مولوی محمد احسن صاحب تا حال اسی جگہ رونق افروز ہیں۔ گذشتہ جمعہ میں آپ نے مسجد اقصیٰ میں اپنے خطبہ میں حضرت مسیح موعودؑ پر نازل شدہ وحی الٰہی ذریۃ طیبۃ پر کچھ بیان کرتے ہوئے اس نبوت کو اولاً حضرت صاحبزادہ **بشیر الدین محمود احمد** صاحب کے وجود باجود میں پورا ہوتا ہوا ثابت کیا۔

حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں عرض کیا گیا ہے کہ اس خطبہ کو لکھ دیں انشاء اللہ کسی اگلے اخبار میں ہدیہ ناظرین کیا جاوے گا۔

سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب اپنے وطن مالوف کو واپس تشریف لے گئے ہیں ۔۔

۳۰ روپے کی ضرورت ملازمت جو ہے وہ قادیان میں نہیں باہر ہے درخواست کے ساتھ دو آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

جناب مرزا سلطان احمد صاحب نے اپنے عزیز کی شادی کی تقریب پر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو ایک سو روپے دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

شیطان پھر جھوٹا ہوا

ہمنے سنا تھا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد کے کان میں شیطان نے یہ پھونکا ہے کہ حضرت مولوی صاحب خلیفۃ المسیح گیارہ جنوری تک فوت ہو جائیں گے اس مضمون کا ایک خط پہلے بھی آیا تھا مگر اب ہم نے عبد الحکیم کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا خط اپنے ایک معزز مکرم سردار کے پاس دیکھا ہے جس میں ڈاکٹر مرتد کے اصل الفاظ اور اس کے دستخط کا عکس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مولوی نور الدین صاحب ۱۱ جنوری ۱۹۱۱ء تک فوت ہو جائینگے

خاکسار عبد الحکیم

۱۱ نومبر ۱۹۱۰ء

گیارہ جنوری اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت گذر گئی اور حسن اتفاق سے اخبار بھی آج ۱۲ کو روانہ ہوتا ہے جس خبیث مدعی ہ کے ساتھ ڈاکٹر مرتد کا تعلق ہے کیا اس کی نامرادی کے واسطے وہ معاملہ کافی نہ تھا جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ۱۴ ساون کی پیشگوئی کر کے اپنا کاذب ہونا ثابت کر لیا تھا کاش کہ

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

مبارک

(۱) ہمارے مکرم دوست سید ناصر شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں جب عرض ہوا تو حضور نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں سجدۂ شکر ادا کیا۔ فرمایا میں شاہ صاحب کے واسطے بہت دعا کرتا تھا اور اس دعا میں نہیں تھکا۔ جو احباب اولاد کی دعا کے واسطے میرے مدنظر تھے۔ ان میں سے ایک شاہ صاحب تھے۔ فرمایا۔ بعض لوگ دعا کرتے ہوئے تھک جاتے تھے یہاں تک کہ دعا کے لئے تحریک کرنا اور خط لکھنا بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر ہم جب کسی کے واسطے دعا شروع کرتے ہیں تو پھر اس سلسلہ کو بند نہیں کرتے۔ اور خدا تعالیٰ سے مانگتے چلے جاتے ہیں حضور نے شاہ صاحب کے صاحبزادے کا نام منصور رکھا اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور صحت وعافیت ونیکی کے ساتھ عمر دراز کرے ہم مکرمی مرزا نیاز بیگ صاحب کو بھی مبارکباد دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں نواسہ عطا فرمایا۔ اللھم زدفزد

(۲) معزز ہمعصر اخبار لنڈ کے مالک و ایڈیٹر اخویم شیخ محمد یوسف صاحب نومسلم کے ان ۶؍ جنوری ۱۹۱۱ء مبارک روز جمعہ کو فرزند نرینہ پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے **اصعف** نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو خادم دین بنائے اور سلامتی وتقویٰ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرماوے۔ آمین۔

(۳) ہمارے دوست مرزا عبد الغنی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک دختر عطا فرمائی اللہ تعالیٰ نیک اختر کرے صاحبزادہ افتخار الحق صاحب کو مبارک ہو۔ جن کی یہ مولودہ نواسی ہیں۔

ضرورت

ایک محرر کی ضرورت ہے۔ جس کے ہر دو خط اردو وانگریزی خوش ہوں۔ ایڈیٹر بدر۔

سچائی کا راز

قبلہ مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پچھلے مہینہ میں ہم نے مراد آباد ایک سوداگر کو ارسال مال منگانے کی غرض سے خط لکھا جس کا جواب آیا۔ ہم بعدن دوچار مرتبہ وی پی سے لین دین کئے اس طرح نہیں مال بھیج سکتے۔ اثنا خط وکتابت میں ہم نے یہ بھی لکھدیا کہ ہم لوگ احمدی ہیں کسی کا روپیہ نہیں مارتے اس کے جواب میں خط آیا اچھا آپ فرمائش لکھیں اور ایک ماہ کے بعد روپیہ بھیجدینا۔ اگر آپ اول تحریر کرتے کہ ہم احمدی ہیں۔ تو ہم اس قدر خط وکتابت تحریر نہ کرتے اور اپنے یہاں کی کتاب اور اپنا جو طریقہ ہے وہ روانہ کر دیجئے۔ مہربانی ہوگی۔

اب ہم ان احمدی سوداگران کو مخاطب کرکے عرض کرتے ہیں دیکھو غیر احمدیوں کے دلوں میں کس قدر اس جماعت کی سچائی رچی ہوئی ہے۔ ان لوگوں کے دل یقیناً سلسلہ کو ناحق کی ضد ہے۔ چاہیئے کہ ہم لوگ معاملہ کے اور بھی صاف ہوں تاکہ ان کے دلوں میں اور سچائی کا اظہار پیدا ہو اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے۔ آمین یارب العالمین۔

محمد یٰسین محمد یامین تاجران سہارن پوری قادیان دارالامان

ایک نیک نمونہ

دہیرکے کی احمدیہ زمیندار جماعت نے فیصلہ کیا ہے کہ شادیوں پر اخراجات کرنے کے عوض کچھ روپیہ دینی کاموں میں خرچ کرنے کے واسطے بھیجا کرینگے چنانچہ ان کا خط درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آج مورخہ ۳؍ جنوری ۱۹۱۱ء کو سب صاحبان جماعت احمدیہ نے متفق ہو کر کمیٹی کی ہے بموجب وعدہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ورسول کریم کی سنت کے مطابق شادی میں کام کیا جاویگا۔ اور برضامندی جماعت احمدیہ دارالامان ننڈ قادیان۔ عقیقہ صہ۔ وختنہ عہ وشادی فرزند نکاح عہ۔ شروع سے پہلے روانہ کئے جاویں گے جس صاحب کے گھر شادی ہوگی۔ علاوہ اس کے سب صاحبان کا اختیار وصول کرکے روانہ کرنا ہے۔ برائے مہربانی منظور فرماکر اخبار بدر میں شائع ہونے کا حکم دیں۔

کمیٹی چک ۱۸ دہیرکے جنوبی۔ تحصیل سرگودھا۔

العبد	العبد	العبد
حیات محمد احمدی	فضل دین احمدی	خان محمد احمدی
العبد	العبد	العبد
نوابخان نابالغ احمدی سربراہ حیات محمد احمدی	اللہ دتا احمدی	حسن محمد احمدی
العبد	العبد	العبد
حسن محمد احمدی	میاں سراج الدین احمدی	رحمت خان احمدی

ڈاک آسٹریلیا

ہمارے مہربان مکرم دوست حسن موسیٰ خان صاحب آسٹریلیا سے بعض انگریزی اخبارات ہم کو بھیجتے رہتے ہیں جن میں وہ دلچسپ باتوں پر نشان کر دیتے ہیں افسوس ہے کہ بسبب کمی گنجائش ایک عرصہ سے اخبار میں ڈاک ولایت درج نہیں ہو سکی۔ میں اس فکر میں ہوں کہ ڈاک ولایت کے واسطے موجودہ صفحات میں گنجائش نکالی جاوے یا الگ ورق لگایا جاوے۔ جب تک کوئی ایسی تجویز نہ ہو۔ برادران حسن موسیٰ خان صاحب کے ارسال فرمودہ اخبارات کا اقتباس ڈاک آسٹریلیا کی سُرخی کے نیچے اختصاراً درج کیا جاویگا۔ ہم اس مکرم بھائی کے مشکور ہیں کہ وہ اتنی دور سے اس قدر محبت کے ساتھ یہ اخبارات ہم کو بھیجتے ہیں۔ یہ ہرسہ برادران محمد ابراہیم موسیٰ خان۔ محمد حسین موسیٰ خان اور حسن موسیٰ خان اخلاص ومحبت میں اپنی آپ ہی نظیر ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ان کے شامل حال رہے اور ہر ایک آفت وتبار سے ان کو بچائے اور ان کے اقبال واموال میں برکات نازل ہوں۔ آمین۔

ایک عجیب سٹرائک

بیری آرڈیل شرتھ خبررسان ہے کہ ایک کوئلہ کی کان کے مزدوروں نے ہوٹل والے کو نوٹس دیا ہے کہ اگر تو آیندہ شراب خالص کا پیالا نہ دیا کرے گا اور اس میں آمیزش کو چھوڑ نہ دے گا۔ تو ہم سب شراب پینا چھوڑ دیں گے اور صرف پانی پیا کرینگے۔

فرقہ بہائی

یہی اخبار ناقل ہے کہ فرقہ بہائی آسان اور سیدھے اصولوں کے سبب امریکہ میں بہت پھیلتا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ صحیح ہو کیونکہ بہائی لوگ بھی عیسائیوں کی طرح عمل کی طرف زور نہیں دیتے نہ نماز نہ روزہ۔ نہ کوئی ریاضت نہ مجاہدہ سست اور آسان زندگی بسر کرنے کے عادی ایسی ادنیٰ حالت کی طرف بہت جلد جھک جاتے ہیں۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ یہ آرام چندروزہ ہے اور دائمی راحت کے واسطے طیاری کی محنت ضروری ہے دنیا میں بھی قانون قدرت یہی سبق دیتا ہے کہ جو کرتا ہے وہ پاتا ہے۔

پادریانہ جھوٹ

پادریوں کو اسلامی دنیا کے برخلاف جھوٹی کہانیاں ایجاد کرنے کا بہت شوق رہتا ہے آسٹریلیا کے پادری سپر صاحب نے اپنے وعظ میں بیان کیا۔ کہ عرب کے ملک میں لڑکے جب نوجوان ہوتے ہیں تو اپنے ماں باپ کو کہتے ہیں کہ میرے واسطے بیوی تلاش کرو حالانکہ یہ بات ایشیائی طرز زندگی کے بالکل برخلاف ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے ساتھ اس طرح کلام کرے پادری صاحب کے اس مضمون پر مذکورہ بالا اخبار نوٹ دیتا ہے کہ کچھ ہو اس میں شک نہیں کہ اہل عرب کی زندگی ہمارے برائے نام مہذب ملک سے کئی درجہ بہتر گذر رہی ہے اس ملک میں اٹھارہ سال کا لڑکا نہ صرف اپنی بلکہ اپنی بیوی کی بھی پرورش کرسکتا ہے اور ہمارے ملک میں اس عمر کا لڑکا اپنا پیٹ بھی اپنے کو روٹی نہیں پاسکتا۔ اور حالت دن بدن ابتر ہوتی چلی جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی دوسری تقریر

۲۷ر دسمبر ۱۹۱۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی طبیعت بہت کمزور تھی اور اس کی وجہ ۲۶ دسمبر کی غیر معمولی تقریر اور زیادہ دیر تک باہر بیٹھے رہنا تھا۔ اس کے بعد بھی پورا تخلیہ نصیب نہوا۔ احباب بار بار آتے جاتے رہے۔ کہ وہ تبلیغ حق کے لئے حریص ہوتی ہے آپ نے پسند کیا کہ بعد نماز ظہر عصر پھر احباب کی عام ملاقات کے لئے باہر تشریف لائیں۔ ظہر و عصر کی نماز جمع کر کے پڑھی گئی اس کے بعد حضرت مدرسہ کے صحن میں تشریف لائے۔ اگرچہ آج آپ کا ارادہ تھا کہ کچھ بھی نہ کہینگے لیکن آخر اسی حرص تبلیغ کے جوش نے مجبور کر دیا۔ اور مندرجہ ذیل تقریر آپ نے فرمائی۔

(ایڈیٹر)

حربہ دعا

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اما بعد۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادعونی استجب لکم یہ ایک ہتھیار ہے اور وہ بڑا کارگر ہے۔ لیکن کبھی اس کا چلانے والا آدمی کمزور ہوتا ہے۔ اس لئے اس ہتھیار سے منکر ہو جاتا ہے۔ وہ ہتھیار دعا کا ہے جسکو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ مسلمانوں میں ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اسکو تیز کریں اور اس سے کام لیں۔ جہانتک ان سے ہو سکتا ہے دعائیں مانگیں۔ اور نہ تھکیں۔ میں ایسا بیمار ہوں کہ وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ میری زندگی کتنی ہے اس لئے میری یہ آخری وصیت ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ دعا کا ہتھیار تیز کرو۔ تمھاری جماعت میں تفرقہ نہو کیونکہ جب کسی جماعت میں تفرقہ ہوتا ہے تو اسپر عذاب آ جاتا ہے۔ جیسکہ قرآن شریف میں فرمایا۔ **فلما نسوا ماذکروا بہ اغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ**۔

اب تک تم اس دکھ سے بچے ہوئے ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور نعمت کے بغیر دعا بھی مفید نہیں ہوتی۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ بہت دعائیں کرو۔ پھر کہتا ہوں کہ بہت دعائیں کرو۔ تاکہ جماعت تفرقہ سے محفوظ رہے وہ نعمت جو اللہ تعالیٰ نے تم پر نازل فرمائی ہے وہ

دعا سے ہی آتی ہے

میرے لئے بھی دعا کرو۔ میرے وزرا مومن ہوں۔ مسلمان ہوں۔ مخلص ہوں۔ محسن ہوں۔ بامروت ہوں میری مخالفت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے واعظ نصیب کرے جو علی وجہ البصیرۃ وعظ کریں۔ حق شناس ہوں۔ ان میں دنیا کی ملونی نہو۔ باوجود اخلاص کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنۃ کی پہچان رکھتے ہوں

اسقدر بیان کے بعد پھر جوش ہوا تو ذیل کے فقرات بطور تتمہ بیان فرمائے (ایڈیٹر)

میرے تم پر بہت حقوق ہیں۔ اول حق تو یہ ہے کہ تم نے میرے ہاتھ پر فرمانبرداری کا اقرار کیا ہے۔ جو اقرار کے خلاف کرتا ہے وہ منافق ہو جاتا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ ایسا نہو کہ میری نافرمانی سے کوئی منافق ہو جاوے۔ دوسرا حق یہ ہے کہ میں تمھارے لئے تڑپ تڑپ کر دعائیں کرتا ہوں۔

تیسرا حق یہ ہے کہ میں نماز میں بھی آجکل سجدہ نہیں کر سکتا مگر تمھاری بھلائی کے لئے نماز سے بڑھ کر سجدہ میں دعائیں کی ہیں۔ پس میری حق شناسی کرو اور باہم تفرقہ چھوڑ دو۔

انجمنوں کے کارکنان کو نصیحت

۲۷۔ دسمبر کی شام کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے تمام انجمنوں کے سکرٹری اور میر مجلس صاحبان کو حاضر آنے کا ارشاد فرمایا تھا چنانچہ جب سب لوگ آ چکے تو باوجودیکہ آپ کو بہت ضعف تھا آپ نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی (ایڈیٹر)

مینے آپ لوگوں کو ایک خاص وجہ کے لئے بلایا ہے سال گذشتہ میں میرے دل پر ایک رنجیدگی تھی کہ آپ لوگ مجھے نہیں ملے تھے اس لئے مینے چاہا تھا کہ اگر سال آئندہ زندہ رہوں تو آپ کو ملامت کرونگا۔

یاد رکھو قوم میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک نافہم دوسرے وہ جنکو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے فہم بخشتا ہے نافہموں کی میں ایک مثال سناتا ہوں۔

ایک عورت حضرت صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئی اور مینے عورتوں سے سنا کہ اس نے ایک سو روپیہ حضرت کو نذر دیا۔ قدرت الٰہی ہے وہ عورت میرے پاس بھی آئی۔ اس کے ساتھ ایک جوان خوبصورت لڑکی بھی تھی۔ اس عورت نے مجھ سے کہا کہ میرے لئے آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد دے میں اس لڑکی کو دیکھ کر سمجھا کہ یہ اسی کی لڑکی ہے اس لئے مینے اس سے پوچھا کہ یہ کس کی لڑکی ہے۔ اسنے کہا کہ میری ہے مگر میرے اولاد نہیں۔

میں اس کے اتنے ہی فہم پر تعجب کرتا تھا کہ یہ لڑکی کو اولاد ہی نہیں سمجھتی۔ اسپر مینے چاہا کہ اس کی تسلی کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ اسے سناؤں کہ آپ کے بھی لڑکی ہی تھی۔ اس لئے مینے اس سے پوچھا کیا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتی ہے؟

اسنے جواب دیا میں پڑھی ہوئی نہیں۔ (گویا اس کے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جاننا صرف پڑھنے پر ہی موقوف ہے)

تب مینے اسکو کہا کہ کیا تو جانتی ہے کہ اس جہان کا پیدا کرنیوالا بھی کوئی ہے؟

اسنے کہا کہ پڑھے لکھے لوگ ہی جانتے ہونگے۔ اسپر مینے اسکو کہا کہ تم جو مرزا صاحب کے پاس آئی اور سو روپیہ نذر دیا کیا سمجھ کر آئی ہو۔ اسنے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ اچھے آدمی ہیں۔ اس سے تم اندازہ کر لو کہ بعض لوگ کیسے نافہم ہوتے ہیں۔ ہر قوم میں ایسے لوگ ہوتے ہیں اور ایک وہ لوگ ہوتے ہیں جنپر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ انکو علم ہوتا ہے فہم ہوتا ہے اور وہ اللہ رب العالمین کو جانتے ہیں۔ محمد رسول اللہ خاتم النبیین کو سمجھتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوے اور اُسکے پیاروں کو پہچانتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے اور خاص احسان ہوتا ہے جنپر اللہ کا احسان ہے اُنکے لئے قرآن شریف میں فرمایا **احسن کما احسن اللہ الیک** لنہ کہ یعنی جیسے اللہ تعالیٰ نے تجھپر احسان کیا ہے تم بھی احسان کرو۔ تم پر بھی اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے تمکو جاہلوں سے نہیں بنایا اور نافہم نہیں بنایا۔ نافہمی کا وہ نمونہ یاد رکھو کہ وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام تک سے ناواقف اور اخلاص ایسا کہ سو روپیہ دیدیا۔ پس تم خدا تعالیٰ کا شکر کرو کہ اُسنے تم پر احسان کیا اس کا شکریہ ہے کہ جو تم نے پاک تعلیم سنی ہے اسے مخلوق کو پہنچاؤ۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ کام بہت ہی بڑا ہے - میرے کبھی وہم یا گوشہ خیال یا تخیلات شاعرانہ میں بھی نہیں آیا تھا کہ میں کسی جماعت کا امام بنوں یہ بات میرے وہم و گمان سے وراء الوراء تھی بلکہ میرے شاگرد جانتے ہیں کہ جنھوں نے مجھ سے کچھ پڑھا ہے - ایک حدیث ہے اس کا مطلب اور ہی سمجھتا تھا اب تو اور سمجھتا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قریشیوں کی سلطنت میں زوال نہ ہوگا جب تک دو بھی ہوں۔

میں قریشی تھا اور مرزا کا سچے دل سے مرید ہوا - ہمارے جد بزرگوار میں فرخ شاہ ایک بزرگ کابل میں گذرا ہے درہ فرخ شاہ اب تک بھی اس کے نام سے ہے - اپنے سلطنت جان بوجھ کر چھوڑی - اور تخت سے اتر کر چبوترہ پر اللہ تعالے کی عبادت کی - اب بھی میری قوم کے آدمی یاغستان میں شاہزادے کہلاتے ہیں - تو میرے تو وہم میں بھی نہ تھا - کہ میں کسی جماعت کا امام ہوں گا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے چاہا - تو ایک آن کی آن میں مجھے امام بنا دیا - اور ایک قوم کا امیر بنا دیا - تم سکرٹری لوگ ہو پریسیڈنٹ بھی ہیں - تمہیں کبھی کبھی مشکلات پیش آجاتے ہوں گے - اور پھر اس سے عناد بڑھ جاتا ہے اول تو اس غلطی سے کہ کیوں مجھے عہدہ دار نہ بنایا - میرا اپنا تو ایمان ہے - کہ اگر حضرت صاحب کی لڑکی حفیظہ (دامۃ الحفیظ) کو امام بنا لیتے - تو سب سے پہلے میں بیعت کر لیتا اور اس کی ایسی ہی اطاعت کرتا جیسی مرزا کی - فرمانبرداری کرتا تھا - اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھتا کہ اس کے ہاتھ پر بھی پورے ہو جاویں گے اس سے میری غرض یہ بتانا ہے کہ ایسی خواہش نہیں ہونی چاہیئے - غرض کبھی اس قسم کی مشکلات آتی ہوں گی - پس پہلی نصیحت یہ ہے اور خدا کے لئے اسے مان لو اللہ کہتا ہے -

لا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم -

اس منازعت سے تم بودے ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جاوے گی پس تنازعہ نہ کرو اللہ تعالیٰ چونکہ خالق فطرت ہے اور جانتا تھا کہ جھگڑا ہوگا اس لئے فرمایا - فاصبروا ان اللہ مع الصابرین -

پس جب سکرٹری اور پریسیڈنٹ سے منازعت ہو تو اللہ تعالے کے لئے صبر کرو - جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے صبر کرتا ہے - تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا

میرا حق ہے کہ میں تم کو نصیحت کروں - تم نے عہد کیا ہے کہ تمہاری نیک بات مانیں گے اس لئے میں کہتا ہوں کہ یہ مان لو - قطعاً منازعت نہ کرو - جہاں منازعت ہو فوراً جناب الٰہی کے حضور گر پڑو - میں نے ابھی کہا ہے کہ اگر حفیظہ کو امام بنا لیتے - تو اس کی بھی مرزا صاحب جیسی ہی فرمانبرداری کرتا پس تم مشکلات سے مت ڈرو - مشکلات ہر جگہ آتی ہیں میرے اوپر بھی آئیں اور بڑی غلطی یا شوخی یا بے ادبی بعض آدمیوں سے ہوئی - اب ہم نے درگذر کر دیا ہے - مگر اونھوں نے حق نہیں سمجھا کہ کیا امامت کا حق ہوتا ہے؟ یہ بھی کم علمی کا نتیجہ ہوتا ہے - جو انسان حقوق شناسی نہ کرے مگر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا اون کے دلوں کی آپ اصلاح کر دی - اور دل اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ قدرت میں تھے - اوس نے سب کو میرے ساتھ ملا دیا - اور ان پر اور ہم پر اور ہماری قوم پر رحم اور احسان ہوا - غرض ایک یہ یاد رکھو کہ تنازعہ نہ ہو - نہ آپ کرو - نہ ماتحتوں کو کرنے دو اللہ تعالیٰ نے ایسے موقعہ پر صبر کی تعلیم دی ہے - دوسرے بعض جگہ جہاں کثرت سے لوگ ہیں - وہاں میں دیکھتا ہوں - ترقی رک گئی ہے اس کا کوئی مخفی راز ہے میں اس کو جانتا ہوں اس کی تلافی دو طرح ہو سکتی ہے ایک یہ کہ پریسیڈنٹ اور سکرٹری اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کریں - آپ جانتے ہیں کہ سورج اور چاند گرہن پر مسلمانوں کے ہاں نماز پڑھی جاتی ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سورج گرہن اور چاند گرہن ہوتا تو گھبرا جاتے حالانکہ وہ جانتے تھے - کہ قرآن کریم میں ہے - والقمر قدرناہ منازل - مگر وہ بہت گھبراتے تھے - اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جانتے تھے - کہ سورج روشن تو رہتا ہی ہے - مگر روشنی زمین پر نہیں آتی - اسی طرح چاند کی روشنی رک جاتی ہے - چاند گرہن ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ تاریخ کو ہوتا ہے جو اس کے کمال کے ایام ہیں اور سورج گرہن ۲۷ - ۲۸ کو -

باوجود اس علم کے کہ سورج اور چاند روشن ہیں - پھر ان کی روشنی رک جاتی ہے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت گھبراتے اس لئے کہ میں تو مبلغ ہوں کہیں میری تبلیغ کا اثر نہ رک جاوے - اس لئے صدقہ کرتے - قربانی دیتے دعائیں کرتے - غلاموں کو آزاد کرتے - احمق فلاسفر اس سر کو نہیں سمجھتے - مگر نبی جانتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں روشن ہے ایسا نہ ہو کہ آفتاب و ماہتاب کی طرح ہماری روشنی اور اثر بھی رک جاوے اس لئے

وہ صدقہ وخیرات اور دعاؤں سے کام لیتے -

پس تم یاد رکھو کہ جہاں جماعت کی ترقی رک گئی ہے - وہاں پریسیڈنٹ اور سکرٹری صاحبان کریں - نماز پڑھیں دعائیں کریں اور اپنی ذات سے صدقہ وخیرات کریں کہ جناب الٰہی خود اس گرہن کو دور کرے - اور اس روک کو اٹھا دے - جو ان کے اثر کے آگے آگئی ہے -

میں نے اس وقت تک دو باتیں بتائی ہیں اول تنازعہ نہ کرو - پھر اگر ایسا ہو جاوے - تو صبر کرو - تیسری بات یہ بتائی کہ اگر ترقی رک گئی ہے تو صدقہ وخیرات کرو - استغفار کرو - دعاؤں سے کام لو - تاکہ تمہارا فیضان رک نہ جاوے - اگر کوئی روک آگئی ہے - تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے -

میں تم کو صدقہ کا حکم دیتا ہوں اس لئے کہ

الصدقۃ تطفی غضب الرب

صدقہ فی الواقع اللہ تعالے کے غضب کو بجھا دیتا ہے اس کی بہت بڑی کہانیاں ہیں اور میں ان باتوں کو مانتا ہوں کہ صدقہ سے غضب الٰہی دور ہو جاتا ہے - تم تو مسلمان ہو اس لئے ضرورت نہیں - کہ وہ کہانیاں تمہیں سناؤں - ایک بتاتا ہوں - ایک شخص کو پھانسی کا حکم ہوا - اس نے راستہ میں کسی سے دو پیسے مانگے اور ان کی روٹی لے کر کسی غریب کو دیدی - کسی نے اس سے پوچھا کہ یہ تم نے کیا کیا اس نے کہا کہ مجھ پر غضب الٰہی آیا ہے - میں نے صدقہ کیا ہے کہ اس سے ٹل جاویگا - انھوں نے کہا کہ سولی کا تختہ سامنے ہے اب کیا ٹل سکتا ہے - ادھر کسی نے بادشاہ سے کہا کہ فلاں شخص جس کو پھانسی کا حکم دیا ہے بے گناہ ہے - بادشاہ نے کہا کہ وہ تو پھانسی مل گیا ہوگا اس پر اس نے عرض کیا کہ شاید ابھی نہ دیا گیا ہو - چنانچہ بادشاہ نے سوار کے ہاتھ حکم بھیجا کہ پھانسی نہ دو - جس وقت سوار پہونچا وہ تختہ پر چڑھ چکا تھا - گو ابھی پھانسی پر لٹکایا نہیں گیا تھا - اس طرح پر اللہ تعالیٰ نے اس کو بچا لیا - یہ باتیں بناوٹ کی نہیں ہیں واقعات ہیں میں ایسی حالت میں ہوں کہ اپنے اوپر بڑا زور ڈال کر بول رہا ہوں - پھر مرنے کی حالت میں جھوٹ بولنے کی مجھے کیا حاجت؟

پس تم یاد رکھو کہ صدقہ غضب الٰہی کو روک دیتا ہے - جس کا اثر متعدی نہیں رہا - وہ خدا کے آگے گر پڑے اور صدقہ وخیرات دے

چوتھی بات جو میں سمجھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ مال کے معاملہ کے متعلق بڑی بدگمانی ہوتی ہے - یہاں کے کارکن امین ہیں - نیک ہیں - اگر کسی کی نسبت پیسہ کا جرم لگ جاتا ہے تو وہ چور نہیں ہوتے اس لئے تم اپنے مالوں کے لئے مطمئن رہو - جو مجھ کو کوئی دیتا ہے اس کے لئے بھی میں امین ہوں - میں جب چھوٹا تھا

توایک امیر کبیر ہمارا دوست تھا اس نے ایک لوئی خریدی وہ اتنا بڑا مالدار تھا کہ پچاس ساٹھ ہزار روپیہ اس کے پاس زکوٰۃ ہی کا تھا۔ میرا دل چاہا کہ لوئی مول لون۔ مین نے خرید تو کی۔ مگر مجھے یہ یاد نہین کہ مین نے کبھی پہنی ہو۔ خریدنا تو اب تک یاد ہے مگر پہننا ہرگز یاد نہین۔ اب تک مجھے اللہ تعالیٰ پشمینہ ہی پہننے کو دیتا ہے۔ پس مین اپنی نسبت مطمئن کرتا ہون۔ کہ اللہ نے مجھے مال کا حریص نہین بنایا۔ میرے دل مین مال کی خواہش ہی نہین ہے۔

تمہاری نذرین جو میرے پاس آتی ہین۔ دو قسم کی ہوتی ہین ایک تو ایسی ہوتی ہین کہ مین ان کو لے کر باغ باغ ہو جاتا ہون۔ اس کی دو تین مثالین بتاتا ہون۔ حافظ معین الدین بڑا ہی مسکین اور مخلص آدمی ہے۔ نابینا آدمی ہے کوئی بھائی نہین باپ نہین اور رشتہ دار نہین۔ اگلے دن میرے پاس آیا اور تین روپے مجھے دئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دئے ہین۔ اب میرا جی چاہتا ہے کہ آپ ان کی یخنی پئین تو طاقت آ جاوے گی۔ اس کی بےکسی اور نابیناپن کو دیکھو اور اخلاص کو دیکھو۔ مین نے اپنی بیوی کو کہا کہ مجھے اس کی یخنی پلاؤ۔

ایک دفعہ دُور ملک سے ایک شخص آیا اور اڑہائی روپے دئے اور کہا کہ یہ بڑے اطیب ہین۔ آپ کھائین گے۔ تو نیا رنگ دیکھو گے۔ ایک شخص نے کھدر کا کرتہ دیا ہے اس نے کہا کہ خاص تیرے لئے ہے اور ایسی اطیب چیز سے بنا ہے کہ اس کو دیکھ کر میرا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ یہ تین مثالین ہین باقی کے روپیہ کو سنبھال کر رکھتا ہون اور کبھی مشورہ کرتا ہون کہ کیا کرون بہرحال انھین ایسی جگہ خرچ کرتا ہون۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضاء کا موجب ہو۔ پس میری طرف سے مطمئن رہو کہ مین مال کا بھوکا نہین۔ بڑا بننے کی خواہش بھی نہین۔ مین اپنی بیوی کو محدود خرچ مہینہ مین دیتا ہون۔ تمہارے اموال اور نیتین نیک ہوئین۔ تو مین انھین نیک جگہ خرچ کرون۔ غرض یاد رکھو ایک نصیحت تو یہ ہے۔ کہ جھگڑے نہ کرو۔ دوم صبر سے کام لو سوم صدقہ و خیرات دو اپنی ذاتی کمائی سے۔ چہارم یہان کے لوگ جن کے قبضہ مین روپیہ آتا ہے ان کی نسبت بدگمانی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کو اس جماعت کے بعض بندے بڑے ہی پیارے ہین ایسا نہ ہو کہ کسی کی نسبت بدگمانی کر کے نقصان اُٹھاؤ۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ اب مرنے کے قریب ہون۔ مگر مین تمہارا سچا خیرخواہ ہون اور بڑا خیرخواہ ہون۔ تمہارے لئے دُعائین کرتا ہون۔ مین نے اپنی اولاد کے لئے روپیہ نہین رکھا۔ میرے باپ نے مجھ کو کوئی روپیہ نہین دیا اور نہ بھائی نے دیا۔ مگر میرے مولیٰ نے مجھ بہت کچھ دیا اور وہی دیتا ہے۔ پس تم بدگمانی سے توبہ کر لو۔

یہ باتین مین نے بہت بہت سوچ کر کہی ہین۔ میرے دماغ مین خشکی ہو تو ہو۔ مگر ان باتون مین خشکی نہین آپس مین محبت رکھو۔ تنازعہ نہ کرو۔ بدگمانی نہ کرو۔ کوئی اگر ناراض ہو۔ تو صبر سے کام لو اور دُعائین کرو۔

ایک مرتبہ مین نے ایک شخص کو جو میرا پیارا ہے نصیحت کرنے کا ارادہ کیا۔ مین مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل مین ڈالا کہ تم اس کو نصیحت نہ کرو اگر اس نے نہ مانا تو تم کو رنج ہوگا۔ میرے دل پر اس سے کچھ بوجھ گذرا اس پر اللہ تعالیٰ نے میرے دل مین ڈالا کہ تم اس کے لئے دُعا کرو۔ ہم اپنی حکمت کاملہ سے سمجھا دین گے وہ بڑا غریب نواز ہے اس لڑکے پر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا کہ اُسے شرمندگی سے بچا لیا پس ایسے لوگون کے لئے دُعا کرو اور نمازمین دُعائین کرو یہ معرفت کی باتین ہین۔ مجھ کہنے مین معذور سمجھو۔ میرے دل کی خواہش برس بھر سے تھی۔ بدگمانی بھی ہوئی کہ شاید پیسون کے لئے بلاتا ہے مین مالون کا خواہشمند نہین میرا نام آسمان مین

عبدالباسط ہے

باسط اُسے کہتے ہین جو فراخی سے دیتا ہے میرے پُرانے دوست مثل حامد شاہ کے موجود ہین وہ جانتے ہین۔ کہ میرا ہی لباس رہا ہے۔ میرا مولا وقت پر مجھ ہر چیز دیتا ہے اس کے بڑے بڑے فضل مجھ پر ہین۔ مین ابھی گرا تھا۔ اگر گھوڑی آنکھ پر لات مار دیتی۔ تو کیا حقیقت تھی؟ ایسی کا فضل تھا۔ سال گذشتہ مین کئی قسم کی غلطیان ہوئین۔ مگر خدا کے فضل سے اُمید ہے کہ آیندہ نہ ہون گی۔

قابل توجہ گورنمنٹ

اخبار والون نے کہان سے یہ خبر اُڑائی

کئی اخبارون مین یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن بھیرہ بری ہو کر اپنے عہدہ پر بحال ہو گئے ہین جہان تک ہمین علم ہے نہ تو ڈاکٹر صاحب کے نام بحالی کا کوئی پروانہ اب تک آیا ہے اور نہ ہی اس مقدمہ مین جو ان کے خلاف قائم کیا گیا تھا۔ کوئی کارروائی ہوئی ہے پس یہ دونون خبرین صحیح نہین ہین۔

صحیح حالات

ان خبرون کی اصلیت غالباً یہ معلوم ہوتی ہے کہ اُس مقدمہ جس مین شہادت دیتے ہوئے ڈاکٹر صاحب پر الزام لگایا گیا تھا۔ ۹ دسمبر ۱۹۱۰ء کو سشن جج صاحب شاہ پور کی عدالت مین پیش ہوا تھا اس مقدمہ مین ڈاکٹر جوڈ واین سابق سول سرجن شاہ پور کی شہادت دوبارہ لی گئی اور اس شہادت سے اور اس پر جو جرح ہوئی اس سے سشن جج اس نتیجہ پر پہونچے کہ ملزم محمد سعید دفعہ ۳۰۲ کے نیچے قتل کا مرتکب نہین ہوا۔ بلکہ اس کی موت تلی کے پھٹنے سے ہی واقع ہوئی ہے اور اس لئے مقدمہ صرف ضرب خفیف کے لئے ۳۲۳ دفعہ کے نیچے چلایا جا سکتا ہے صاحب سشن جج کو ایسی صفائی سے مقتول دربار علی کی تلی کا پھٹنا موت کا باعث ثابت ہو گیا کہ انہون نے قبر اکھڑوانے کے متعلق کوئی شہادت نہین لی اور نہ ہی ان تاجیل ڈاکٹرون کی شہادت ضروری سمجھی جو ملزم کی طرف سے صفائی کے گواہون مین پیش ہونیوالے تھے۔ اور ملزم پر فرد جرم صرف دفعہ ۳۲۳ کے نیچے لگایا۔ ۱۵ دسمبر کو اس مقدمہ مین حکم بھی سنا دیا گیا۔ فیصلہ مین صاحب سشن جج لکھتے ہین کہ جہان تک

فیصلہ سشن جج

متوفی کی موت کی وجہ کا سوال ہے یہ نہین کہا جا سکتا کہ سول سرجن کی شہادت اسسٹنٹ سرجن کی شہادت کے مخالف ہے خواہ تفصیلات مین کتنا ہی اختلاف کیون نہ ہو اس لئے مین یہ فیصلہ کرتا ہون کہ متوفی کی تلی بڑھی ہوئی تھی اور کہ اس کی موت اس تلی کے پھٹنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اصل انگریزی الفاظ فیصلہ کے یہ ہین۔

"It cannot therefore be affirmed whatever may be the differences in detail that the evidence of the Civil Surgeon is in conflict with that of the Assistant Surgeon so far as the cause of the death of the deceased is concerned. I therefore hold that the deceased had an enlarged spleen and that his death was the result of a rupture of that spleen.

معلوم ہوتا ہے کہ صاحب سشن جج کے اس فیصلے سے ہی یہ نتیجہ نکال لیا گیا ہے۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی بری ہوگئے۔ کیونکہ الزام ڈاکٹر صاحب پر یہی تھا کہ انھون نے اپنی حلفی شہادت مین یہ کہا تھا۔ کہ مضون نے تلی کو بڑھی ہوئی پایا جس کا وزن ۴۳ اونس تھا اور کہ اس پر دو نشان تھے۔ اور کہ موت تلی کے پھٹنے سے ہی واقع ہوئی ہے۔

پس جب صاحب سشن جج نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ واقعی تلی بڑھی ہوئی تھی اور موت تلی کے پھٹنے سے ہی ہوئی۔ تو گویا جو الزام ڈاکٹر صاحب پر تھا۔ اس کا غلط ہونا ثابت ہوگیا۔ غالباً یہی بنا ان خبرون کی معلوم ہوتی ہے۔ ہم اس بارے مین ابھی کچھ نہین کہہ سکتے۔ کیون کہ ڈاکٹر صاحب کے خلاف جو مقدمہ ہے وہ صاحب ڈپٹی کمشنر شاہ پور کی عدالت مین ہے اور اس مقدمہ مین اب تک کوئی کارروائی نہین ہوئی۔ نہ کسی پیشی کی تاریخ کی ڈاکٹر صاحب کو اطلاع ملی ہے۔ پس گو صاحب سشن جج نے اس رائے کا اظہار کر دیا ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی شہادت واقعات کے مطابق ہے اور کہ ڈاکٹر جودوان کی شہادت ان کی شہادت کی تردید اس بارے مین نہین کرتی کہ موت تلی پھٹنے سے ہی واقع ہوئی۔ تاہم چون کہ وہ مقدمہ ایک علیحدہ عدالت مین ہے اس لئے جب تک اس مقدمہ کا علیحدہ فیصلہ نہ ہو ہم کوئی اظہار رائے نہین کر سکتے۔

کیا مجسٹریٹ سے بازپرس ہوگی | گورنمنٹ کو پھر توجہ

لیکن ہم اس امر کی طرف دلائے بغیر نہین رہ سکتے جس کی طرف پہلے بھی ہندو مسلمان پریس نے بالاتفاق گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے کہ یہ تو ایک علیحدہ امر ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے جو شہادت دی۔ وہ کیسی تھی لیکن جو سلوک ان سے کیا گیا جو نہ صرف ان کی پوزیشن کے لحاظ سے ہی قابل اعتراض تہا بلکہ قانونی طور پر بھی بالکل ناجائز تھا۔ اس کے لئے گورنمنٹ نے کیا بازپرس مجسٹریٹ سے کی ہے۔ پبلک گورنمنٹ کے اس فیصلہ کی نہائت فکرمندی سے انتظار کر رہی ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ کے انصاف پر اسے پورا بھروسہ ہے کہ وہ یورپین اور دیسی مین کسی امتیاز کی پروا نہ کر کے مسٹر فلبی کی خلاف قانون کارروائی پر ایسا نوٹس لے گی جس سے آیندہ مجسٹریٹون کو ایسی ناجائز کارروائیون کی جرأت نہ ہو۔ گورنمنٹ کے اعلے حکام کا فرض ہے کہ وہ رعایا کے حقوق کی پوری نگہداشت کرین اور جہان ماتحت حکام قانون کے خلاف ورزی کرین ان سے اسی طرح بازپرس کرین جس طرح دوسرے لوگون سے کوئی امر خلاف قانون سرزد ہونے پر بازپرس کی جاتی ہے۔ اگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کسی معزز سرکاری عہدہ پر نہ بھی ہوتے تو بھی جو خلاف قانون کارروائی کر کے ان کے ان حقوق کو جو انھین بروئے قانون حاصل تھے۔ پاؤن تلے روندا گیا ہے اور جابرانہ سختی سے کام لیا گیا ہے اس کی بازپرس اور ضرر رسیدہ شخص کی حق رسی گورنمنٹ کے اعلے حکام کا فرض تھا۔ مگر جہان سرکار کے ایک اپنے عہدہ دار پر ہی کسی دوسرے عہدہ دار نے خلاف قانون کارروائی کا ارتکاب کیا ہے یہ ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایک معزز گزیٹڈ افسر ہین اور ان کے معزز رشتہ دارون نے گورنمنٹ کی بڑی بڑی خدمات کی ہین۔ ایسی صورت مین ہم نہین سمجھ سکتے کہ گورنمنٹ اس معاملہ مین خاموشی اختیار کرے گی۔ مگر ظاہر واقعات سے کوئی پتہ نہین چلتا کہ گورنمنٹ نے کیا کارروائی کی ہے۔ قریباً چار مہینے گذر گئے ہین اور اس اثناء مین اصل مقدمہ کا بھی فیصلہ ہوگیا ہے۔ جس مین شہادت دینے کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب پر الزام لگایا گیا ہے۔ مسٹر فلبی اپنی اصلی جگہ پر ہین۔ گویا کہ کوئی ایسا واقعہ ہوا ہی نہ تھا۔ ایک مجسٹریٹ خلاف قانون کارروائی کرنے پر اسی طرح الزام کے نیچے ہے جس طرح کوئی اور شخص۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا اور پھر اپنے معزز عہدہ دارون کی عزت کی محافظت کرے۔ اگر ایک ڈاکٹر کسی مجسٹریٹ کو زہر دے کے مار ڈالے تو جس طرح اس صورت مین گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ ڈاکٹر سے بازپرس کرے۔ اسی طرح جب ایک مجسٹریٹ ایک ڈاکٹر کی بے عزتی کرتا ہے تو اس وقت بھی گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ مجسٹریٹ سے بازپرس کرے اس لئے ہم بادب گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہین کہ وہ اس معاملہ مین جلد نوٹس لے کر ایسی کارروائی کرے جس سے پبلک کو اطمینان ہو۔ ہم خوب جانتے ہین کہ گورنمنٹ کے اعلے حکام قانون کے معاملہ مین بڑے اور چھوٹے یا یوروپین اور دیسی کی کوئی پروا نہین کرتے اور اسی سے ہمین پوری اُمید ہے کہ سر لوئیس ڈین کی گورنمنٹ نے اس معاملہ مین بھی نوٹس لیا ہوگا لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی توجہ دلانے مین قاصر نہ رہین کیون کہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس سے گورنمنٹ کی رعایا کے ایک کثیر حصہ کو جو گورنمنٹ کا خیر خواہ اور پورا وفادار ہے سخت صدمہ پہنچا ہوا ہے۔

کیا اخبارون والے اپنا فرض ادا کرینگے

اخیر مین ہم ان ہمعصر صاحبان کی خدمت مین عرض کرتے ہین جو یونہی ایک دوسرے سے نقل کرتے ہوئے لکھتے چلے گئے ہین کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بری ہوگئے کیا وہ مذکورہ بالا نوٹ کو اپنے اخبارون مین جگہ دیکر اس مغالطہ کا ازالہ بادب کر دینگے جس کے وہ ذمہ دار ہین اور گورنمنٹ سے اس مطالبہ کی طرف توجہ دلا کر اپنا فرض ادا کرین گے جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔

باکہ گویم در جہان یک گوش نیست

صاحب اخبار اہل حدیث مورخہ ۹ر دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو اپنی کم فہمی سے لفظ نبی کے سمجھنے مین حسب قواعد عربیہ دھوکا لگا ہے نہ یہ کہ قادیانی وفد نے مولانا شبلی صاحب کو قادیان سے چل کر لکھنؤ جا دھوکہ دیا یہ قول حکمت شرعی سے بھی خلاف ہے مومن کا کام نہین کہ کسی کو دھوکہ اور مغالطہ دے۔ البتہ یہ وعدے خاص ہو کر دینا آپ ہی کا کام ہے کہ عوام الناس کے ارادے کو امر خیر سے روکنا اور اِدھر اُدھر کے دو شعر سُنا دینا۔ ماسوائے اس کے مولانا شبلی صاحب ایک نامعتبر راستباز انسان ہین اور پھر اصطلاح محدثین یا ہین اور فقہائے کاملین کی کتابون کی سیر کئے ہوئے ایسے طفل مکتب اور گبرو بھی تو نہین کہ کسی کے دھوکہ دہی اور سفسطہ پردازی مین آجاوین۔ کیا ہم مولوی شبلی صاحب کے اس سوال پر کہ ہم لوگ مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم ومغفور کو نبی مانتے ہین۔ یہ کہہ دیتے کہ ہان جیسا کہ عام مسلمانون کا خیال ہے۔ کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی ایک صاحب کتاب پیغمبر مستقل عیسےٰ علیہ السلام آنے والے ہین۔ تب غالباً اہلحدیث کو چین آتا۔ کہ جو قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہین رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا مین رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔ ہان مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ برابر جاری ہے اور وہ بھی آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ سے فیض حاصل کر کے اس خیر اُمتہ مین ایسے بشر ہوتے رہے جن کو الہام الٰہی سے مشرف کیا گیا۔ دہلی مین بھی ایک انبیار کی گلی مشہور ہے۔ معلوم نہین ترکیون قادیان نے کیا قصور کیا تھا کہ جو وہان نبی نہین ہو سکتا۔ چونکہ مرزا صاحب الہام الٰہی سے مشرف ہوئے اور آپ کو آیندہ کی خبرین بھی بطور پیشگوئی کے بتلائی جاتی تھین جو پوری ہوتی رہین جنمین سے ایک چمکتا ہوا نشان لیکھرام کے مارے جانے کا ہے کہ جس کا ذکر تمام ہندوستان اور پنجاب کے اخبارون مین پایا جاتا ہے بس ایسے شخص کو عربی لغت مین نبی کہتے ہین تطبیق دلیل اوپر مدعا کے یہ آیتہ کریمہ ہے اہلحدیث غور کرین۔

یابنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون (اعراف)

منکر حق کا انجام

خدا کے فرستادوں کی مخالفت کبھی کسی نیک نتیجہ تک نہیں پہنچاتی - ہمارے سامنے کئی ایک مثالیں ایسی موجود ہیں کہ وہ لوگ اپنی جماعت میں بڑے معزز و محترم بلکہ لیڈر سمجھے جاتے تھے - لیکن آہستہ آہستہ مامور من اللہ کی مخالفت کی پاداش میں یہانتک پہنچے کہ اکیلے رہ گئے اور کوئی ان کے ساتھ نہ رہا - اور ان کے دلوں سے ایمان سلب ہوتا گیا -

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی پہلی شان و شوکت کو یاد کرو پھر ان کی موجودہ تحریروں کو پڑھو اور لاد کا وہ حال جو بدر کی کسی گذشتہ اشاعت میں چھپ چکا ہے - مذہبی مخالفت کی یہ کیفیت کہ حنفی وغیرہ تو کجا خود اہل حدیث کا اکثر حصہ ان کے خلاف ہے - گویا جو عقیدہ ان کا ہے وہ تنہا ان کا اپنا ہی ہے - اب دوسرے درجہ پر جناب وحید الزمان صاحب کے حالات ان کے ایک خط سے ظاہر ہیں - جن کی اشاعت کے واسطے شیعہ رسالہ اصلاح ذمہ دار ہے - آپ بہت سی حدیث کی کتابوں کے مترجم ہیں - جب ان میں باب الدجال آتا تھا تو آپ خدا کے نبی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا ضرور ذکر کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتے تھے - لیکن آپ کا انجام جو ہو رہا ہے وہ تو کچھ اس خط سے ظاہر ہے کچھ آئندہ انشاء اللہ ہو جائیگا - خدا نے اپنے مامور کو سچ فرمایا کہ مقبولوں میں قبولیت کے نشان ہوتے ہیں - مسیح موعود بھی ان لوگوں کے خیال میں اپنے عقائد خاص رکھتا تھا مگر آپ کے ساتھ چار لاکھ آدمی شامل ہو گیا - اور آپ نے اپنے پیچھے ایک جماعت چھوڑی - لیکن یہ لوگ مرینگے تو وحید وطرید جیسا کہ خود اُن کے الفاظ سے ظاہر ہے - جس ہدیۃ المہدی کا آپ نے ذکر فرمایا ہے اس کے ایک حصہ کا ذکر ہم تفصیل کیساتھ کسی آئندہ اشاعت میں دینگے - فی الحال اس کے متعلق جو بازپرس گورنمنٹ کیطرف سے ہوئی ہے - اس کا حوالہ دیتے ہیں -

آپ نے اس حصہ میں جو گل کھلائے ہیں اور اپنے مذہبی عقیدوں کا اظہار خصوصًا درباره سلطنت نصاری کیا ہے اس کے لئے ان کی اصل عبارت پیش کیجائیگی - جس سے معلوم ہوگا کہ جہاد کے بارے میں ان لوگوں کا کیا عقیدہ ہے - اور وہ دل میں کیا رکھتے ہیں - کیا اب بھی مسیح موعود علیہ السلام کی خدمات کی قدر نہ کیجائیگی - افسوس تو یہ ہے کہ یہ کتاب اکثر عمائد اہل حدیث کے پاس پہنچی اور انھوں نے اسے پڑھ کر ذرا بھی اس کے خلاف آواز نہ اٹھائی جس سے ان کے وفادارانہ خیالات کا علم ہو سکتا ہے (ایڈیٹر)

خیابن تسلیم -

آپ نے اپنی عنایت سے میرا حال دریافت فرمایا اور بھی کئی احباب مجھ سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ درحقیقت تیرا مسلک اور طریق کیا ہے اور تو کس طائفہ میں سے کوئی تو مجھکو کٹر وہابی کہتا ہے کوئی پکا بدعتی کوئی غیر مقلد کوئی شیعہ کوئی ناصبی کوئی خارجی عجیب بلا میں مبتلا ہوں [۵] کس کی ملت میں گنوں آپکو تبلا ای نبیج تو کہے گبر مجھے گبر مسلماں مجھکو - اصل یہ ہے کہ میں قرآن شریف اور حدیث جناب رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا پیرو ہوں نہ مجھکو سنیوں کے خاص مسالک اور مراسم سے کوئی تعلق ہے نہ شیعوں کے تمام مدارج اور مناہج سے نفرت ہے میرا قول تو یہ ہے متاع نیک ہر دکا نیکہ باشد مجھکو حق سے غرض ہے خواہ وہ کسی مذہب کی بات ہو اصل یہ ہے کہ یہ زمانہ عجیب فساد کا ہے جس کی پیشنگوئی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما چکے ہیں فاعتزل تلك الفرق كلها ہمارے اہل حدیث بھائی مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ بعض مسائل توحید اور شرک میں مولوی اسمٰعیل صاحب علیہ الرحمۃ کی رائے سے متفق نہیں ہوں سخت اور متعصب وہابیوں کی طرح اولیاء اللہ اور بزرگان دین اور ائمہ عظام کی توہین نہیں کرتا ذری ذری سی بات مثلاً دعا عند القبر یا شد رحال الی غیر المساجد الثلثہ یا تقبیل قبور پر مسلمانوں کو کافر اور مشرک نہیں بناتا مراسم شادی اور فرح میں غنا اور شغر کو جائز سمجھتا ہوں حتیٰ کہ مزامیر کو بھی معاویہ اور مغیرہ اور عمرو بن عاص اور سمرہ وامثالہم دشمنان اہل بیت کی تعظیم اور ترضی کا قائل نہیں ہوں - مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی سب سے زیادہ مجھپر اسوجہ سے خفا ہیں کہ میں معاویہ کو بخطاب حضرت اور دعائے رضی اللہ عنہ یاد نہیں کرتا حنفی بھائی مجھ سے اسوجہ سے کشیدہ ہیں کہ میں تقلید مذہب معین کو بدعت اور ناجائز سمجھتا ہوں احادیث جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اقوال ابوحنیفہ پر مقدم جانتا ہوں - سلطان روم کو خلیفہ شرعی نہیں مانتا - بلکہ دنیاوی شاہوں کی طرح ایک شاہ خیال کرتا ہوں - اُن کے لئے خلیفۃ المسلمین کا لقب ہرگز جائز نہیں رکھتا کیونکہ وہ قریش میں سے نہیں ہیں اور خلافت کے لئے قرشی ہونا بنص حدیث اور باجماع صحابہ شرط ہے حنفی بھائی یہ کہتے ہیں کہ چونکہ وہ بزور شمشیر اور توپ تفنگ متغلب ہیں لہذا انکی خلافت تسلیم کرنا چاہئے - میں کہتا ہوں کہ پھر تو یزید پلید اور مروان کی خلافت بھی تسلیم کیجئے - اور امام حسین علیہ وعلی آبائہ السلام کو باغی قرار دیجئے اپنا ٹھکانا جنۃ الدجال میں بنا لیجئے عام سنی بھائی مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ میں جناب امیر کو تمام صحابہ سے افضل اور اعلم جانتا ہوں اور محبت اہل بیت میں سرشار ہوں - شیعہ بھائی میرے اس لئے شاکی ہیں کہ میں حضرات خلفائے ثلثہ اور جناب عائشہ صدیقہ کی تعظیم اور احترام کرتا ہوں - غرض عجب کشمکش میں گرفتار ہوں کوئی طائفہ بھی مجھ سے خوش اور راضی نہیں ہے - اس زمانہ کے حضرات فقرا اور مشائخین مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ میں عرس وصندل اور چراغان اور مجلس رقص و سرود اور حال وقال کو طریقہ سنت کے خلاف سمجھتا ہوں - جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور جناب مولوی شمس الحق صاحب عظیم آبادی جو عمائد اہل حدیث میں سے ہیں وہ اس امر سے مجھپر ساخط ہیں کہ کتاب ہدیۃ المہدی میں مینے چند مسائل میں ابن تیمیہ اور ابن قیم کا خلاف کیا ہے اور نیز اسوجہ سے بھی کہ بعض مسائل میں میں متفرد ہوں جیسے معذور کے لئے حضر میں بھی ظہر اور عصر - مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھنا اور غیر معذور کے لئے بھی کسی ضرورت سے اسیطرح نماز میں رفع اور ارسال یدین دونو جائز ہونا - اذان میں حی علی خیر العمل کہنا جائز ہونا وضو میں غسل رجلین اور مسح رجلین دونوں جائز ہونا بسم اللہ پکار کر پڑھنا گو سراً بھی جائز ہے - سجدہ رکھنا - بوریا یا زمین پر نماز پڑھنا بہتر ہے غرض مجھکو کسی طائفہ اور کسی فرقہ میں پناہ نہیں ہے اور گویا حدیث شریف جناب رسالتمآب کا مصداق ابوذر غفاری کی طرح اس زمانہ میں میں ہی ہو رہا ہوں - الحمد للہ علی کل حال حال کا واقعہ یہ ہے کہ جلد پنجم ہدیۃ المہدی جو میری تین سال کی محنت اور عرق ریزی سے تالیف ہوئی تھی اور بصرف زر ابتغاء لمرضاۃ اللہ میں نے اُس کو برادران اسلام کیلئے مفت گذراننے کے لئے طبع کرایا تھا جب قریب اختتام پہنچی تو بعض متعصبین احناف اور نواصب کے سبب اصل نسخہ پنجاب گورنمنٹ نظام دام اقبالہا ضبط کر لیگئی - حالانکہ اس جلد میں سوائے مسائل نماز کے ایک جملہ یا ایک حرف بھی ملکی معاملات کے متعلق نہ تھا - ہرچند تضرع وزاری کی گئی کچھ سود نہوئی - بلکہ میں اُلٹا مجرم اور گنہگار اور قابل سزائے سخت قرار پایا - انا للہ وانا الیہ راجعون - انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ یا اللہ - اب سوا تیرے میرا کوئی معین اور مددگار صفحہ ارض پر نہیں رہا فاقبضنی الیک غیر مفتون واغفرلی خطیئتی یوم لاینفع مال ولا بنون - والسلام خیر ختام

خاکپائے سادات کرام وغلام اہلبیت عظام علیہم السلام
وحید الزمان عفا اللہ عنہ -

[۵] کیا یہ بھی مسیح موعود نہ آیا؟

ایک نو مرید

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں بتقریب جلسہ مبارک واقعہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء کو قادیان میں گیا - ملت احمدیہ کے براہین و دلائل کچھ ایسے دلنشین ہوگئے کہ بعون اللہ تعالیٰ -

اس نیاز مند کا ارادہ فوراً مشرف بیعت کا ہوگیا - اور اس کی تائید ۲۶ کی رات کو مجھے ایک رویا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہ اظہار تصدیق ہوگئی اور میرا دل مان گیا کہ مجدد مہدی دوران ومسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ومہدی مسعود واقعی مامور من اللہ تھے -

پس کوئی وجہ نہیں کہ میں ان کے ظلال عاطفت میں پناہ نہ لوں چنانچہ ۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء کی صبح کے قریباً ۹ بجے بڑے بھاری انبوہ میں آفتاب ملت بیضا حضرت خلیفۃ المسیح علامہ دہر مولانا حکیم مولوی نور الدین صاحب کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کیا - جس پر گستاوی عالیجناب مولانا مولوی حکیم فیروز الدین احمد صاحب طغرائی امرت سری نے حسب ذیل قطعہ تاریخ موزوں کیا

قطعہ تاریخ

بیعت ڈاکٹر ساست بگو طغرائی ؛ ملت مہدی مسعود محمد گر گشت
چوں سر خامہ نگوں گشت بقرطاس خیال ؛ کلک توجست کہ الحمد گل تازہ شگفت

۲۸ ۱۳۲۸ھ

ڈاکٹر فیض محمد حسین - ایل - ایم - ایس - مالک رسالہ "ایشیا" امرت سر

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے بعض احباب نے مجھ سے کتابیں خرید کی ہیں - لیکن ہنوز بہتوں نے نہیں کیں اسواسطے مفصلہ ذیل کتب باقی موجود ہیں - اگر کوئی صاحب اکٹھی خرید کرلیں تو میں ایک روپیہ کی کتابیں ۳ مرتب دیدونگا

تحفۃ المشتاقین (۲۰۴) فی عدد ۱ - کامن احمدی (۲۰۳) فی عدد ۱ - احمدی کامن (۱۰۰) فی عدد ۱ - التصدیق المسیح (۲۳) فی عدد ۲ - چھٹی مسیح (۳۵۴) فی عدد ۱ - سیف حق (۳۸) فی عدد ۲ - البلاغ (۲۷) فی عدد ۱ - اظہار حق (۳۹۰) فی عدد - تعلیم القرآن (۱۵۲) فی عدد ۱ - سی حرفی اول دوم (۸۱۲) فی عدد ۱ - کلمۃ الفصل (۳۶) فی عدد ۱ - جام وحدت (۵۵) فی عدد - مرہم الم (۳۹) فی عدد - گلدستہ احمدیہ (۳۴) فی عدد - چوہڑ مل (۹۳) فی عدد - گل موتیا (۵۵) فی عدد - صلح بیوی (۲۲) - کرشن اوتار (۴۰) - مستی جاوداں (۱۳۰) فی عدد - حکایت حق (۴۰) فی عدد -

---

تبصرہ (۱۷۶) فی عدد ۱

(عبدالحی عرب قادیان)

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کے جو دوسری طرف نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اسپر بدر پریس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت چھاپا ہے جسکے مفصلہ ذیل عنوان ہیں - ابن مریم مرگئے - نزول بروزی - نشانات ظہور مہدی - نشان صداقت - اور بڑی غور و فکر کے بعد نہایت مختصر و مدلل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے ساڑھے پانچ آنہ سینکڑہ کے حساب سے جلد منگوالیں اور خط و کتابت میں استعمال کریں - ہم خرما و ہم ثواب بہت تھوڑے چھاپے گئے ہیں بہت جلد درخواستیں کریں - دس قسم کے کارڈ ۸ سینکڑہ دئے جاتے ہیں -

---

ایک نئی تصنیف

عقاید احمدیہ

ایک سو سے زیادہ خطوط مختلف اوقات میں خود میرے پڑھے ہونگے جس میں احباب کوئی ایسی کتاب طلب کرتے ہیں جس میں سلسلہ احمدیہ کے تمام عقائد بالدلائل مجموعی طور پر یکجا لکھے گئے ہوں - اس قسم کی کتاب کی واقعی بہت ضرورت تھی کیونکہ جو لوگ نئے نئے سلسلہ میں شامل ہوتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ اب ہمیں کیا کیا عقیدہ رکھنا چاہئے - دوم بعض احباب غیر احمدی دوستوں میں تبلیغ کے خیال سے ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جو مختصر بھی ہو - جامع بھی ہو کم قیمت بھی ہو تاکہ اس کے ذریعے اپنے سلسلہ کی اشاعت کرسکیں -

سو آپ کو مژدہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ عقائد احمدیہ اس ضرورت کے لئے کافی ہوگی - صرف ۲ قیمت ہے - اس میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کے مسیح موعود ہونے کا کیا ثبوت ہے - اور احمدیوں کا اللہ تعالیٰ - ملائکہ - کتب انبیاء - یوم آخر کی نسبت کیا عقیدہ ہے - حتیٰ الوسع کوئی بات باقی نہیں رہنے دی - ذی استطاعت اصحاب بہت سی جلدیں منگوا کر بطور تبلیغ تقسیم کردیں اس کتاب کا دوسرا حصہ سنت احمدیہ جو بہت جلد چھپیگی - اس میں نماز و روزہ کے مسائل مدلل ہیں -

ملنے کا پتہ

دفتر بدر - قادیان

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوا ئیں

جیسے ہے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور سے آؤ -

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے - اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچتے تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑتا کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو - یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے - گرمی کے دست پیٹ کا درد اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے - یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار آنا - بدہضمی - اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہوجاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے - قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک پانچ آنے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ -

مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے - منگوا کر ملاحظہ فرماویں

صدائے اقبال

۲۲

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار میں عنوان تجارت کامانا دیا تھا فیس مبلغ للعہ مقرر تھی - اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۱ کردی ہے - تاکہ غریب بھائی بھی فائدہ اٹھا دیں - شرائط حسب ذیل ہیں - صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ و بھٹی و چونہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۱ میں روانہ ہوگی

(۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ تیار نہو تو فیس تحریر پر واپس دیجاویگی - (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت منیجر ترکیب کسیکو نہ بتلائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا -

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع خیندالی ڈاکخانہ مکوڑیاں ضلع لائل پور

مفرح یاقوتی

لیا کمدہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ الاحمر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف و سستی کو اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

قادیان

Reg. No. L. CCLXXXVIII

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | مسیح وقت مہدی ہم مجدد پیران صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

عام قیمت پیشگی ... غیر ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۰ | ۱۷ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۱۱ء مطابق ماگھ | نمبر ۱۲

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفیٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمٰن کی صحت کے حالات

پچھلے اخبار میں جمعرات کی صبح تک کے حالات چھپ لکھوائے گئے تھے اس کے بعد جمعہ اور ہفتہ کے دن طبیعت کا یہ حال رہا کہ درد تھوڑا بہت ہوتا رہا کسی وقت بالکل بھی آرام ہوتا رہا۔ ٹکور برابر ہوتی رہی مگر کچھ بہت فرق نہ ہوا۔ اتوار کے روز ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب امرتسر سے تشریف لائے ہوئے ہیں کہ ان کی تشخیص کے مطابق زخم میں مادہ تھا اس واسطے پیر کی صبح کو چیرا دے کر وہ مادہ انہوں نے خارج کر دیا آج منگل کی صبح کو جب اس اخبار کی آخری کاپی کا مضمون کاتب کو دیا جاتا ہے یہ کیفیت ہے کہ اب درد بالکل نہیں۔ رات بالکل آرام سے سوئے رہے۔ چہرے کا زخم اگرچہ گہرا ہے۔ مگر امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد بھر جاویگا۔ احباب دُعا میں مصروف رہیں۔ بدہ کی رات بسبب بیمار ہو جانے ... [illegible]

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی بریت

ڈاکٹر صاحب موصوف کی بریت تو خود اس مقدمہ کے فیصلہ سے ظاہر ہے جس میں ان کی شہادت تھی اور جس کی تفصیل گذشتہ اخبار میں درج ہو چکی ہے اسی فیصلہ کی بناء پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے وہ مقدمہ جو ڈاکٹر صاحب پر بنایا گیا تھا ڈاکٹر صاحب کو طلب کرنے کے بغیر ہی ان کی داخل دفتر کر دیا ہے لیکن میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کیطرف سے تاحال حکم بحالی ڈاکٹر صاحب کا انتظار ہے۔ یہ سب کچھ تو ہوا اور اُمید ہے کہ ڈاکٹر صاحب عزت کے ساتھ بحال کئے جاوینگے اور اس عرصہ کی معطلی کی پوری تنخواہ باضابطہ انہیں دی جاوے گی۔ لیکن پبلک کی نگاہیں گورنمنٹ کی اس کارروائی کو دیکھنے کے واسطے نہایت شوق کے ساتھ منتظر ہیں جو ایک معزز ہر دلعزیز کارکن گزیٹڈ افسر کو ناحق ذلیل کرنے والے کے متعلق عملدرآمد میں آنی ضروری ہے۔

روزانہ کارڈ

جو صاحب چاہتے ہیں کہ ان کو روزانہ کارڈ لکھا جاوے انہیں لازم ہے کہ جتنے دن کارڈ چاہتے ہیں ان سے دگنی قیمت کے ٹکٹ ارسال فرما دیں۔ آدھے ٹکٹ لکھائی وغیرہ کی بابت رکھے جاوینگے باقی آدھے جب تک ختم نہ ہوں روزانہ ایک کارڈ لکھا جاویگا۔

جلسہ مذاہب الہ آباد

حضرت خواجہ صاحب و مولوی صدر دین صاحب الہ آباد کی مذہبی کانفرنس سے بڑی کامیابی کے ساتھ واپس آئے۔ کانفرنس کے علاوہ وہاں کے معززین نے تین لکچر الگ کرائے مفصل رپورٹ انشاء اللہ تعالےٰ اگلے اخبار میں درج کی جاوے گی۔

اعتراف گناہ

میاں عبد الحمید ولد مولوی لقمان صاحب ساکن جہلم حال وارد حیدرآباد سندھ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بیعت کی درخواست کرتے ہیں اور لکھتے ہیں میں اس نالائق سے زمانہ جاہلیت میں ایک بہتان اعلیٰ حضرت مسیح موعود پر باندھا تھا۔ اس کی معافی کا خواستگار ہوں۔ جناب امام مہدی نے بھی معاف فرمایا تھا یہ خلطان یسوعی ... کی مزوجانہ مباحث کی غلطی کھولتا ہے جو بھیڑوں کے بھیس میں بھیڑیوں کا کام کرتے ہیں۔ کتاب البریہ مطالعہ فرمائی جاوے۔

یہ صاحب کون ہیں

ایک صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں کہ وہ اخبار نہیں لے۔ صحیفہ آصفیہ اور پیام صلح بھیج دیں۔ مگر اپنا مقام اور پتہ نہیں لکھتے ڈاکخانہ کی مُہر بھی نہیں پڑھی جاتی۔

نماز جنازہ

مستری محمد موسیٰ صاحب احمدی اور ان کی والدہ حج کے واسطے گئے تھے۔ ہر دو حج کر کے واپس لوٹے تو مستری صاحب کی والدہ راستہ میں فوت ہو گئیں اللہ تعالیٰ ہر دو کا حج قبول کرے اور مرحومہ کو جنت نصیب کرے احباب کی خدمت میں درخواست دُعائے جنازہ ہے۔

(۲) میاں عبد اللہ صاحب احمدی۔ مدرس رام نگر اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دُعائے جنازہ کرتے ہیں۔

(۳) منشی گوہر علی صاحب گرداور نہر مبارک پور اپنی دختر نیک اختر کے واسطے احباب سے درخواست نماز جنازہ کرتے ہیں۔

نیز ان کی اہلیہ بعارضہ تپ و درد جگر مبتلا ہے احباب ان کے لئے دُعا کریں۔ اللہ تعالےٰ صحت کلی عطاء فرماوے۔

(۴) محمد سرفراز خان صاحب احمدی بدوملی سے چوہدری عنایت اللہ خان صاحب جو کہ بڑے ہی نیک دل اور فیاض طبیعت اور پرجوش احمدی

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

تقریر حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ

جو ۲۶۔دسمبر ۱۹۱۰ء کو مسجد النور میں کی گئی

کلمہ شہادۃ اعوذ۔ بسملہ کے بعد سورہ انعام کا آخری رکوع پڑھا
وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ کُنَّا عَنْ دِرَاسَتِھِمْ لَغٰفِلِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْکِتٰبُ لَکُنَّآ اَھْدٰی مِنْھُمْ فَقَدْ جَآءَکُمْ بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَصَدَفَ عَنْھَا سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا کَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ۝ ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَوْ یَاْتِیَ رَبُّکَ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْٓ اِیْمَانِھَا خَیْرًا قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُھُمْ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَلَا یُجْزٰٓی اِلَّا مِثْلَھَا وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّنِیْ ھَدٰنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ قُلْ اَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّھُوَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ وَلَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْھَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ مَّرْجِعُکُمْ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ اِنَّ رَبَّکَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّہٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

دنیا میں سب سے بڑی خطرناک چیز جس سے کہ آج تک انسان نے دکھ اٹھایا اور جس سے بہت سے لوگ بجائے اس کے کہ ہدایت کی سیڑھی پر چڑھتے اور ترقیات حاصل کرتے عمیق سے عمیق گڑھوں میں جا پڑے اور عذاب کے مستوجب ٹھہرے۔ جس کی وجہ سے بڑے ظلمتوں میں جا پڑے جس کی وجہ سے انسانوں کا تعلق خدا سے کٹ گیا اور دین و دنیا میں ذلیل ہوئے۔ جس کی وجہ سے صحتیں خراب ہو گئیں جس کی وجہ سے انسان سیدھے راستوں سے بہک گیا۔ وہ ہے

غفلت

غفلت کے معنے ہیں اُن اسباب سے ناواقفیت جو انسان کی رہنمائی کا باعث ہیں۔

اسی واسطے ناتجربہ کار کو غفل کہتے ہیں اور وہ کتابت جس پر نقطے نہ ہوں اُسے اغفال کہتے ہیں کیونکہ ان نقطوں کے نہ ہونے کی وجہ سے انسان دھوکے کھاتا ہے۔

غرض غفلت ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان خدا سے دور ہو کر ہلاکت میں پڑتا ہے اور خدا تک پہنچانے والے رستے کو چھوڑ دیتا ہے۔ اگر انسان کو ان راہوں کا علم ہو جائے جن کے ذریعے بدنی صحت ٹھیک رکھ سکے تو پھر کیوں بیمار ہو۔ اگر انسان کو علم ہو جائے جن سے مختلف دکھوں سے بچ سکے تو پھر کیوں دکھوں میں پڑے۔

ایک شخص کو اگر ان اسباب کا جن سے سر میں۔ آنکھ میں درد ہوتا ہے یا قبض۔ اسہال۔ قولنج۔ ہیضہ۔ طاعون وغیرہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں علم ہو جائے تو وہ دیدہ و دانستہ کیوں بیماری کے منہ میں جائے۔ لیکن انسان غفلت کرتا ہے یا غفلت میں ہے تو مصیبت پہنچتی ہے۔

غفلت سے بچانیوالا علم ہے

ماں اپنے بچے کی خبرگیری کیوں کرتی اس لئے کہ بچہ سمجھ نہیں سکتا کہ کونسی چیزیں استعمال کرنی ہیں اور کونسی استعمال کرنی مضر ہیں۔ غرض اس غفلت سے بچانے والی شے علم ہے۔ اس علم کے ذریعے انسان دکھوں سے بچ سکتا ہے۔

ننھے بچے کو دیکھو۔ جب اسے علم نہیں ہوتا کہ آگ کیسی کیا تاثیر ہے تو سادہ لوحی سے اُس میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور ہاتھ جل جاتا ہے۔ لیکن جو انسان آگ کے اثر کا علم رکھتا ہے وہ کبھی آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا بلکہ اپنی آنکھ میں چھوٹا سا تنکا ہاں ہیبت میں اُس وقت پڑ جاتا ہے کہ اسے علم نہیں ہوتا کہ کس ذریعے سے حفاظت کر سکوں۔

کوئی انسان بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ نہیں ڈال دیتا بچھو کے ڈنک پر انگلی نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ اسے علم ہوتا ہے کہ اس سے ضرر پہنچیگا۔

لیکن جب انسان غفلت میں ہو اور اسے علم نہ ہو تو مشکلات پیش آتے ہیں۔ وہ سانپ کے سوراخ میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ خدا کی مخالفت کرتا ہے۔ نبیوں کا انکار کرتا ہے۔ سچائیوں کا پاک اور صاف خیال چھوڑ کر گندے خیالات میں پڑ جاتا ہے۔

غرض غفلت سے انسان طرح طرح کی مصیبتوں میں پڑ جاتا ہے اس جگہ فرمایا ہے۔ یہ قرآن شریف اس لئے بھیجا گیا ہے کہ غفلت کی راہوں سے بچا دے۔ اور علم کے طریقے سکھا دے۔

قرآن

کو شروع سے آخر تک پڑھ جاؤ۔ دنیا کے علوم ترقی کر گئے ہیں سائنس کے تجربات بہت بڑھ گئے ہیں۔ ایسی ایسی ایجادیں نکلی ہیں کہ پہلے لوگوں کا وہم بھی نہیں تجویز نہیں کر سکتا تھا۔ ریل کی ایجاد سے پہلے اگر کوئی اطلاع دیتا کہ ایک ایسی سواری بھی ہے تو کوئی نہ مانتا بلکہ ایسا کہنے والوں کو مجنون کہا جاتا مثلاً یہ ہوائی جہاز ہیں۔ اس سے پہلے کوئی اڑن کھٹولے کی کہانی سنتا تو اسے محض افسانہ قرار دیتا۔ غرض ایک زمانہ ایسا تھا کہ ناواقفیت کی وجہ سے ان عجائبات کے ماننے والوں کو بیوقوف کہتے آج علم نے انسان کو ایسی جگہ کھڑا کر دیا ہے کہ اب نہ ماننے والے بیوقوف سمجھے جاتے ہیں۔ زمانہ کی ترقیات نے دنیا کو اس جگہ پر کھڑا کر دیا ہے کہ تمام نقشہ ہی اُلٹ گیا ہے۔ جو بات کسی زمانہ میں علم تھی وہ اب جہل ہے۔ اور جو جہل تھی وہ اب عین علم ہے۔

باوجود ان تغیرات کے قرآن شریف میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جس پر حرف آئے۔ قرآن شریف نے جسے علم فرمایا وہ اب بھی علم ہے اور جسے جہل فرمایا وہ اب بھی جہل ہی ہے۔

قرآن شریف دنیا میں آیا ہے علوم حقہ کے پھیلانے کے لئے اور ان مصیبتوں اور جہلوں سے بچانے کے لئے جن میں پڑ کر انسان دکھ اٹھاتا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ جب تک حکم سے اطلاع نہ دی جائے اس کی خلاف ورزی پر الزام نہیں دیا جاتا۔ لیکن جب حکم دیا جائیگا تو پھر کوئی عذر نہیں اور جب علم ہو جائیگا تو اس کے بعد کوئی

حق نہیں -

قرآن شریف آنے کی غرض

یہی ہے کہ انسان یہ نہ سمجھے کہ میں نا مکمل تھا - اسواسطے ایک ایک بات جو خدا تک پہنچا سکتی ہے اور جو دکھوں سے بچا سکتی ہے وہ سب قرآن میں ہے - اس زمانہ کے علوم نے بھی قرآن کے دعاوی کی تصدیق کی ہے - ہزار ہا سواریاں نئی قسم کی نکل آئی ہیں مگر یخلق مالا تعلمون کے ایک ہی فقرہ میں ان سب کا بیان آگیا ہے - سائنس دن بدن زور پکڑتی جائیگی - مگر قرآن کی تصدیق ہی ہوگی - اور کوئی اسپر قادر نہیں کہ قرآن کے ایک شوشے کی بھی تکذیب کر سکے -

۲ - قرآن مجید اپنی ضرورت بتاتا ہے - وھٰذا کتٰبٌ انزلنٰہ مبارکٌ فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون

برکہ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں بارش کا پانی اکٹھا ہو کر جمع ہو جاوے قرآن مجید اس لئے مبارک ہے کہ جہاں جہاں الہام کا پانی گرا تھا سب اس برکہ میں جمع ہو گیا - تمام تعلیموں تمام صداقتوں کی جامع یہی کتاب ہے - کوئی حقیقت نہیں جو اس سے باہر ہو - کل اپنیشدوں کو پڑھ جاؤ - کل کتابوں کا مطالعہ کر جاؤ سب کا خلاصہ قرآن میں پاؤ گے - فیہا کتب قیمۃ

عیسائیوں - موسائیوں - ہندو دھرمیوں اور دیگر ممالک میں جو راستباز ہوئے ہیں ان کی کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن میں نہ ہو جو کسی نبی نے ایسی تعلیم دی ہے جو دینی و دنیوی برکات کا موجب ہے تو وہ قرآن میں بھی ہے - . . . .

اور جو ایسی تعلیم سے روکا ہے جو تباہی کا موجب ہے تو وہ قرآن میں بھی ہے - خدا کی صفات کا ذکر اعلیٰ و ارفع و اتم طور پر ہے - خدا کو ایسا پاک بیان فرمایا ہے کہ اور کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا -

مثلاً **اللہ** کا نام ہے

اس کے معنی یہی ہیں کہ تمام قسم کے عیبوں - نقصوں سے منزہ اور ہر ایک قسم کی صفات و کمالات سے موصوف پھر اس کا نام رب رحمان - رحیم - خالق - مالک قرار دیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب خدا ہی سے اُتری ہے - اور اُس پاک چشمے سے اُتری ہے جو تمام سچائیوں کا جامع ہے -

دوسرے مذاہب میں قسم قسم کے بدعات ہیں اور خدا کی ذات والا صفات سے ایسی باتیں منسوب کیگئی ہیں جن کا نام تک سُننا ایک مومن گوارا نہیں -

مسیحیوں کا قول ہے کہ گناہ معاف نہونگے یعنی انسان خواہ ہزار بار اپنے مولیٰ کو پکارے کہ میں نے غلطی کی میں اپنے کئے پر پچھتاتا ہوں میرا جگر پھٹ گیا ہے - عاجزی سے درخواست کرتا ہوں مجھ سے گناہ ہو گئے ہیں تو خدا تعالیٰ نہیں سُنیگا بلکہ چھری سے اس کی گردن کاٹ دیگا - حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خدا کی صفات سے بعید ہے کہ وہ معاف نہ کرے - بلکہ انسان اگر ہزار گناہ کر کے بھی خدا کے حضور سچے دل سے حاضر ہوگا تو خدا اُسے معاف کر دیگا - اسیطرح آریہ کہتا ہے کہ خدا کتنا زور لگائے مگر ایک ذرہ نہیں پیدا کر سکتا ہے - وہ ایک بڑھئی کی طرح ہے - مادہ اور روح پہلے ہی سے موجود تھا - وہ ظلم سے ان پر حکومت کر رہا ہے قرآن شریف کہتا ہے یہ عقیدہ پہلے انبیاء کی تعلیم کے خلاف ہے - وہ قطعاً معذور نہیں جو چاہے پیدا کرے - اور پھر فنا کرے - تمام طاقتیں اسی کی دی ہوئی ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ ان کا مالک ہے اور حاکم ہے - مالک نہوتا تو شریعت کیوں بھیجتا جو پیر ہمارا قدرت نہو ہم اسپر حکم نہیں کیا کرتے - لیکن خدا نے عدم سے موجود کیا پھر طاقتیں بخشیں اور پھر سب چیزوں کا قیام اسی قیوم کی توجہ سے وابستہ ہے پس وہ معبود حقیقی ہے -

پھر برکت کے معنے کثرت کے بھی ہیں - یعنی یہ قرآن نہ صرف جامع ہے بلکہ کچھ اور ہدائتیں اور صداقتیں اور خوبیاں بھی اس میں ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں

انجیل میں لکھا ہے جو تیرے ایک طرف تھپڑ مارے تو اس کی طرف دوسری گال بھی کر دے لیکن قرآن کہتا ہے کہ نہیں موقعہ و محل کو دیکھ اگر معاف کرنے میں اصلاح ہو تو معاف کر دے ورنہ بدلہ لے

اسلام رہبانیت بھی نہیں سکھاتا - اور نہ یہ کہ ہر وقت دُنیا ہی میں لگا رہے - بلکہ معتدل رستہ بتاتا ہے - غرض **مبارک** میں یہ بتایا ہے کہ یہ کتاب نہ صرف پہلے انسانوں کی جامع ہے بلکہ ان میں جو کمی رہ گئی تھی اس کی بھی پورا کرنیوالی ہے -

تیسری بات یہ کہ برکت اُس چیز کو کہتے ہیں جو خدا سے اُترے اور پھر کثرت سے اُترے - پس اس آیت کے یہ بھی معنی ہونگے کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ جو اسپر عمل کرتا ہے وہ خیر اتنی کثرت سے حاصل کرتا ہے ایسی جو گنی نہ جاسکے - مینہ کو کہتے ہیں برکات السماء - پس خدا فرماتا ہے یہ کتاب مبارک ہے - یعنی اُسپر عمل کرے وہ تمام خیروں کے حصول کے طریقے پائیگا اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو ہلاکت کا موجب ہو - کوئی چور بھی قرآن کی ماتحت رہے تو کبھی پکڑا نہ جائے بلکہ ربما یود الذین کفروا - لو کانوا مسلمین بعض وقت جب چور کو سزا دیجاوے - ہاتھ کاٹا جائے یا ڈاکو کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ملک بدر کیا جاوے تو وہ بے اختیار پکار اُٹھتا ہے کہ کاش میں مسلمان ہوتا اور میں خدا کی بات کو مان لیتا اسی طرح زانی - آتشک - سوزاک میں مبتلا شدت و سوزش و درد میں کراہتا ہے کہ میں قرآن مان لیتا تو یہ تکلیف کیوں اُٹھاتا پھر قرآن صرف بدیوں ہی سے نہیں روکتا - بلکہ نیکیوں کی تعلیم بھی دیتا ہے صرف یہ نہیں کہتا کہ چوری نہ کر بلکہ تاکید کرتا ہے کہ بجائے چوری کرنے کے امانت سے کام کر - غرض اس تعلیم پر چلکر انسان جو ایسے فوائد حاصل کریگا تو خدا تعالیٰ کی میٹھی میٹھی آواز بھی سُنیگا اور اس وقت کہیگا کہ قرآن خیر کثیر ہے - غرض اس آیت میں تین باتیں ہیں جو پہلے نبیوں پر نازل ہوئیں وہ سب اس میں جمع ہیں جیسے مختلف جگہوں سے پانی بہ کر ایک برکہ میں جمع ہو جاتا ہے (۲) اگر پہلی تعلیموں میں کوئی نقص یا کمی تھی تو اسے دور کر دیا (۳) اس قرآن سے ایسا خیر کثیر حاصل کرتا اور ان تمام ترقیات کو پہنچ جاتا ہے جو انسان کے لئے مقدر ہیں - اب کیا گمراہ ہے وہ جو باوجود قرآن رکھنے کے اس سے فائدہ نہ اُٹھاوے - ناتہ چھوٹی چھوٹی کتابیں شائع کرتے ہیں کہ اس میں پانچسو تدبیریں روزگار حاصل کرنے کی ہیں لوگ سے فوراً منگوا لیتے ہیں - اگر کسی دوائی کی تعریف سن لیتے ہیں تو اسپر بلا کسی یقینی ذریعے کے ایمان لاکر روپیہ خرچ کر دیتے ہیں اور منگوا لیتے ہیں - خواہ وہ دوائی کسی ایسے شخص سے مشتہر ہوئی ہے جو طب کا نام بھی نہیں جانتا صرف دھوکا دینے کے لئے آٹے کی گولیاں بنا رکھی ہوں - مگر افسوس صد افسوس کہ لوگوں کے سامنے ایسی کتاب رکھی گئی جو تمام راستبازوں کی تجربہ ہے مگر اس کی طرف قطعی خیال نہیں کرتے -

آجکل کتنے مسلمان ہیں جو قرآن پر تدبر کرتے ہیں کئی ایسے ہیں جو پڑھتے ہیں وہ اس طرح پڑھتے ہیں جیسا طوطا کہتا ہے - میاں مٹھو چوری کھانی ہے اور نہیں سمجھتا کہ میں کیا کہتا ہوں -

میں حیران ہوں کہ اگر کسی کو ذرا سا مرض ہے تو وہ طبیب کی طرف بھاگتا ہے ایسے طبیب کیطرف کہ جس کی دوائی کے اثر کا یقین نہیں اور پھر وہ فیس مانگتا ہے اور بعض دفعہ سویا ہوا ہوتا ہے لیکن اُس پاک طبیب کیطرف کوئی نہیں آتا جو سب قدرتوں کا مالک ہے جس کا نسخہ مجرب ہے اور جس کی دوائی کا اثر یقینی ہے اور جو فیس مانگتا نہیں بلکہ دیتا ہے اور جو کبھی نہیں سوتا جب پکارو وہ جواب دینے کو تیار ہے -

آہ اس طبیب سے لوگ بیخبر ہیں جس کا علم محدود نہیں کہ تھرمامیٹر اور سٹتھسکوپ لگائے - بلکہ وہ ایسا کامل علم والا ہے کہ ہم سے زیادہ اُسکو ہماری بیماریوں کا علم ہے - جبتک رسول کریم صلعم کی معرفت ہم تک یہ کلام نہ پہنچا تھا اگر ہم غفلت کرتے تو پھر کوئی بات بھی تھی -

مگر جب کھول کھول کر سب کچھ سنا دیا گیا تو عرب سے زیادہ مجرم تو ہند کے لوگ ہیں۔ کیونکہ نہ صرف ہم میں وہ نبی آیا جس نے قرآن سُنایا اور خود اُسپر عمل کر کے دکھایا اور سمجھایا بلکہ اُس کا نائب مسیح موعود بھی ہم میں آیا اور ہمارا جزگراں ہوا۔ جسنے مختلف پیرایوں میں قرآن کی خوبیاں بتائیں۔ پھر چالیس برس تک ہمارے لئے رویا کیا۔ افسوس کہ پھر بھی قوم بیمار معلوم ہوتی ہے اور اچھی نہوئی۔ خدا سے نسخہ آیا۔ تجویز کرنے والے رسول کریم صلعم پھر جزگیر مسیح موعود ہیں۔ انسان اسپر بھی اگر مریض ہی رہے اور اپنی بدپرہیزی نہ چھوڑے تو کسقدر افسوس کا مقام ہے۔

(۱۲) فرماتا ہے کہ اس کتاب کی پیروی کرو۔ یہ حکم کوئی تحصیلدار ڈپٹی کمشنر۔ لفٹنٹ گورنر۔ بادشاہ نہیں دیتا بلکہ اس حکم کا دینے والا وہ خدا ہے جو چاہے تو ایک دم میں دُنیا کو مٹا دے۔ پھر اس کی اتباع کرنیوالوں میں سے ایک رسول کریم ہیں ان کا درجہ کیسا بلند ہوا کہ آجتک کروڑوں انسان باوجود اس کے کہ وہ قسم قسم کے گناہوں اور کمزوریوں میں بھی مبتلا ہیں مگر اس پیارے نبی کے نام پر اپنا خون تک بہانے کو تیار ہیں ہزاروں لوگوں نے مخالفت بھی کی اور کرینگے مگر اس کا دین بڑھتا چلا جائیگا وہ دین جس کا خلاصہ **لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** ہے۔ یہ کلمہ ایسا جامع ہے کہ خود رسول کریم نے اس کی تشریح کی مگر ختم نہوئی۔ پھر دُنیا کے اولیاء بزرگ۔ قیامت تک اس کی تشریح کرینگے۔ مگر اس کی تفسیر ختم نہوگی۔ کہنے میں تو یہ کلمہ آسان ہے مگر اسپر عمل کرنے وقت پتہ لگتا ہے کہ کتنا عظیم الشان بوجھ ہے۔ فرماتا ہے یہ کتاب کیوں اُتری ہے اس لئے نہیں کہ تم اسے زبان سے رٹ جاؤ۔ یا وعظوں۔ لیکچروں میں سناؤ بلکہ اس لئے کہ اس کی اتباع کرو۔ مسلمان محض لٹنے سے مسلمان نہیں ہو سکتا کہ قرآن شریف کو سونے کے پانی سے لکھوا کر لسے طاق میں رکھ دے بلکہ مسلمان تو عمل کرنے سے ہوتا ہے مثلاً اگر کسی کے پاس سمن آئے اب وہ اس سمن کو لیکر کسی پاکستوری وغیرہ میں رکھ چھوڑے تو کیا عدالت اسے چھوڑ دیگی عدالت تو اسے سزا دیگی اسیطرح قرآن مجید کو اگر کوئی سونے کے پانی سے لکھوا کر جواہرات جڑ کر ہمالیہ سے بھی بڑے مینار میں رکھوا دے تو خدا کے حضور اُس بیوقوف کیطرح ہے کیونکہ یہ کتاب اس لئے اُتری ہے کہ اس کی اتباع کیجاوے نہ اس لئے کہ غلافوں میں رکھ کر سجا دے۔

ایک نائب تحصیلدار تحصیلدار کا سمن لے آئے تو لوگ اسے پڑھواتے پھرتے ہیں مگر اس احکم الحاکمین کیطرف سے قرآن شریف آیا تو اسے غلافوں میں رکھنا چاہتے ہیں کیا اس سے خدا خوش ہو سکتا ہے۔

لعلکم ترحمون تمام خطاؤں کو ملیامیٹ کر کے اپنی رحمت عامہ و خاصہ سے ممتاز کرینگے

ایک ماں باپ کا

رحم

دیکھو کہ ماں اپنے بچے کے لئے ساری ساری رات جاگتی رہے بچہ بیمار ہو کر ایک سیر کم ہو تو ماں کا وزن پانچ سیر کم ہو جاتا ہے یہ اس محبت کا اثر ہے جو خدا نے ماں کے دل میں رکھدی ہے جب اس رحم کا یہ نتیجہ ہے کہ ہم بیٹھے ہیں اور تمام دُنیا کی نسل اس لئے ہے کہ خدا نے یہ مادہ رحم ماں میں ڈال دیا ہے جس سے مجبور ہو کر وہ اپنے تئیں مارتی ہے تا تم زندہ ہو۔ تو وہ خدا جسنے یہ رحم ڈالا ہے وہ کتنا رحیم ہوگا۔

اللہ تعالےٰ نے جن بزرگوں پر رحم کیا بادشاہ ان کی چوکھٹ پر سر رکھتے ہیں بلکہ ان بزرگوں کا گوشت پوست بھی مٹی میں مل جاتا ہے پھر بھی اُن کے مزاروں کے پاس سے بادشاہ ادب سے گذرتے ہیں۔ دیکھو سید عبدالقادر صاحب جیلانی کو سات سو سال گذرتے ہیں۔ باوجود منع کرنے کے کئی لوگ ہیں جو یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للّٰہ پڑھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس قدر تعلق شدید ان کو خدا کی ذات سے تھا۔ کہ نادانوں کی آنکھیں چُندھیا گئیں۔ جیسے دو رنگ ایک ہو جائیں اور دو چیزوں میں مشابہت تامہ ہو تو دھوکہ لگجاتا ہے اسیطرح جو انسان اتباع کرتا ہے خدا کا رحم اسپر ہوتا ہے۔ اور پھر کچھ ایسی مشابہت ہوتی ہے کہ نادان انسان دھوکہ کھا جاتا ہے۔ خدائی طاقتوں کے اظہار اُن بزرگوں کے واسطے سے کرتا ہے تو نادان نہیں سمجھتے کہ اصل مبدا کون ہے۔ وہ اسی بزرگ کو خدا سمجھ لیتے ہیں حضرت نوح آئے جب وقت ہو گیا تو وہ پکارے **لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا**۔ زمین سے بھی پانی پھوٹا اور آسمان سے بھی پانی اُترا۔ غرض تمام عنصر خدا کے حکم کی تعمیل میں لگ گئے اور وہ سرزمین غرق ہو گئی۔ یہ خدا نے بنایا کہ میرا کام تھا۔ ورنہ نادان سمجھتا ہے کہ یہ طاقت نوح کو تھی خدا کا رحم ایسا عظیم الشان ہے کہ وہ مسیح موعود کو فرماتا ہے **انت منی و انا منک**۔ تو مجھ سے ہو گیا اور میں تجھ سے۔ نادان کو دھوکا لگ جاتا ہے کہ خدائی کا دعویٰ کیا۔ اسیطرح حضرت موسیٰ کی ایک ڈنڈے سے تمام قوم ہلاک ہو گئی اس لئے قرآن مجید میں آیا کہ جو خدا اور اس کے رسول میں فرق کرتے ہیں وہ کافر ہیں کیونکہ رسول خدا کا مظہر ہوتا ہے۔ اور دراصل خدا ہوتا ہے۔ جو کام کرتا ہے۔ دیکھو ایک طرف تو **انما انا بشر مثلکم** کا ارشاد ہے اور دوسری طرف **ما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمی** فرمایا۔ یعنی تیرا پھینکنا ہمارا پھینکنا ہی ہے۔

اگر تحصیل کا چپراسی بڑے بڑے آدمی کو گرفتار کرتا ہے تو دراصل حاکم ہی کرتا ہے۔ رسول کوئی معجزنما فعل کرے تو وہ خدا کا فعل ہے۔ جب خدا کا رحم ہوجاتا ہے تو خدا اپنی قدرتوں کا مظہر اس وجود کو بنا لیتا ہے جس سے انسان دھوکہ کھاتا ہے مگر یاد رکھو یہ رحم اُسی وقت اُترتا ہے جب وہ اتباع کرے۔

(۴) ان تقولوا انما انزل الکتٰب علی طائفتین من قبلنا و ان کنا عن دراستھم لغفلین او تقولوا لو انا انزل علینا الکتٰب لکنا اھدی منھم فقد جاءکم بینة من ربکم و ھدی و رحمة

اگر ہم پر کلام اُترتا تو ہم اتباع کرتے۔ اس زمانہ میں بھی دنیا بول اُٹھی تھی

ضرورت تبلیغ

کہ خدا تعالیٰ ہم میں کوئی نبی مبعوث کرے۔ ہم سے کلام کرے ہم ایسے ہدایت والے ہو جائیں۔ یہ التجا بارگاہ باری تعالیٰ میں مقبول ہوئی۔ ہم میں ایک شخص آیا جسپر خدا نے الہام کیا۔ رسول اللّٰہ کی غلامی میں وہ درجہ پایا اور اسپر وہ وہ احسان باری تعالیٰ ہوئے جو اگلے انبیاء پر ہوئے۔ اور خدا نے فرمایا کہ میں بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کردونگا۔

سنو! رسول اللّٰہ صلعم کے بعد اگر کوئی نبی اُترا ہے تو ہم میں اُترا ہے سب سے زیادہ فضل ہوا تو ہم پر۔ مگر کیا ہمارے چال چلن وہی ہیں جو صحابہ کرام کے تھے۔ اور کیا ہم خدا تعالیٰ کے سامنے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس کلام الٰہی آیا اور ہم ہدی ہو گئے صحابہ کے سوانح پڑھو۔ اسلام کی تبلیغ کی دھن ان کو یہانتک تھی کہ ایک صحابی کہتا ہے۔ اگر تلوار میری گردن پر رکھدی جائے تو ایسے نازک وقت میں اگر کوئی حدیث مجھے یاد آجاوے تو میں وہ ضرور بیان کردوں۔ وہ ایمان وہ محبت کیا ہم میں ہے۔ کیا اسوقت وہ جوش ہم میں بھی ہے۔ اور ہم صحابہ کیطرح چلا چلا کر دُنیا کو نبی کا نام سناتے پھرتے ہیں۔

ہمارے بعض دوست یہ تو بتاتے ہیں کہ ایک علاقہ میں خیرات بٹ رہی ہے مگر اس اطلاع کا کیا فائدہ جب تک یہ نہ بتائیں کہ وہ خیرات فلاں گلی میں بٹ رہی ہے۔ دُنیا کو کھول کھول کر سناؤ کہ وہ نبی قادیان میں ہے اس کا نام **مرزا غلام احمد** تھا۔ اسے اتباع قرآن سے آنحضرت صلعم کی غلامی میں احمدؐ کا درجہ دیا گیا۔ اسپر خدا کا کلام نازل ہوا۔ جو اس کی اتباع نہیں کریگا خدا اُسے ترقی نہیں دیگا

اپنے وعظوں اور لیکچروں میں پچھلے نشانات والی بات کا ذکر کریں مگر ان نشانات اور الہامات کا ذکر نہ کریں جو اس نبی پر نازل ہوئے یہ غلطی ہے۔ کوئی شخص موجودہ نقد کو چھوڑ کر ادھار نہیں لیتا جس کے پاس آج کی تازہ روٹی ہو وہ کل والی پر خوش نہیں ہوتا کل کے معجزات ہو چکے۔ اب تم آج کے معجزات دنیا کے سامنے پیش کرو جو تم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھے ان کے بارے میں آپ قسمیں کھا سکتے ہیں۔ لوگوں کو یقین دلا سکتے ہیں میں افسوس کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے اپنے فرض کو ادا نہیں کیا ایک محدود سی جماعت ہے جو سستی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ میں نے حضرت صاحب کے وقت میں بھی بیعت کے خطوط دیکھے ہیں۔ اور اب بھی مجھے ایسا موقعہ ملا ہے۔ بہت کم بیعت کے خط پڑھے جاتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ہم نے مسیح موعود کو بھلا دیا گویا کہ ہم نے اسے دیکھا ہی نہیں یا کہ اس کی دنیا کو ضرورت ہی نہ تھی حالانکہ اگر مسیح موعود کا ماننا اور اس کا ذکر اسلام کی اشاعت کے لئے ضروری نہیں تو پھر خدا کے ملنے کے لئے رسولوں کے وجود کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور نبی کریم صلعم نے مسیح موعود کی پیشینگوئی کیوں فرمائی۔ کیا تم نے یہ بین نشان نہیں دیکھا کہ احمدیوں سے آریہ خوش ہوتے عیسائی نہیں ہوتے۔ بلکہ جہاں کہیں عیسائی کو معلوم ہوا کہ یہ احمدی ہے تو اس نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ سب اسی مرد خدا کی برکت ہے۔ جب مرض میں کوئی نسخہ آزمالیا جاوے تو پھر اسے کوئی نہیں چھوڑتا۔ مگر تعجب ہے کہ ہم نے جس کے اتباع کی برکت کو مشاہدہ کیا اسے چھوڑ دیں یا اس کے ذکر کو معمولی بات سمجھیں اور دوسرے مسلمانوں کو کہتے پھریں ہم تم ایک ہیں۔ خدا کا شکر کرو اب تم قتل نہیں کئے جاتے۔ پھانسی نہیں دئے جاتے۔ مارے نہیں جاتے خدا تعالیٰ نے گورنمنٹ انگریزی کے ماتحت پیدا کیا ہے کیوں ڈریں ہم کو تو چاہئے تھا اہدی ہوتے اور صحابہ سے بڑھکر جوش و خروش دین اللہ کی اشاعت میں امن پسندی کیساتھ بتلاتے۔ اور خود کھچکر لوگوں کی طرف نہ جاتے بلکہ لوگوں کو اپنے پاس بلاتے۔ اس مکان میں کون جاتا ہے جس کی چھت گرنے والی ہو۔ اس دوکان میں کون حصہ ڈالتا ہے جس کا دیوالہ نکل چکا ہو۔ پس کیا دانشمندی ہے کہ ہم جا کر دوستی کی بنیاد مداہنت سے ڈالیں۔ کہ آؤ ملکر تبلیغ کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب ہم مغضوب علیہم میں شامل ہونگے تو خدا کی نصرت بند ہو جائیگی۔ خدا ایک قوم کو کہے کہ میں تمھیں بڑا بناؤنگا اور پھر وہی قوم دوسروں کو جا لپٹے۔ یہ نتیجہ کے لحاظ سے اچھی بات نہیں۔

جس کے کپڑوں میں آگ لگ رہی ہو کوئی اس سے بغلگیر نہیں ہوتا بلکہ دوسرے اسپر پانی ڈالتے ہیں۔ اس کی آگ بجھاتے ہیں کیا یہ حضرت کا الہام یونہی جانیوالا ہے کہ میں تیرے متبعین کو ترقی دونگا اور تیرے منکروں کی گردنیں ان کے آگے جھکی رہینگی بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ جس سے ظاہر ہے کہ بادشاہ خود بطیب خاطر احمدی ہو کر اس سلسلہ میں شامل ہونگے۔ اور وہ خود ماتحت ہونگے۔ ہمیں تلوار نہیں دیگی۔ مسیح موعود نے جہاد کی حرمت کا فتویٰ دیا پس بادشاہ خود ہمارا مذہب اختیار کرینگے۔ یہ نہیں کہ ہم ان لوگوں میں شامل ہوتے پھریں جنہوں نے خدا کے فرستادہ کی قدر نہیں کی۔ خدا تو سنجزی

۱۰۔ الذین یصدفون عن آیاتنا سوء العذاب بما کانوا یصدفون۔ میں فرماتا ہے کہ ہم ظالموں کو ہلاک کرینگے۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ ہماری نصرت میں ہے تین طرف آگ لگی ہے۔ ایک ہی طرف خالی ہے اور یہ چوتھی طرف ہماری طرف ہے۔ کوئی بھاگ کر کدھر نکل سکتا ہے۔ ادھر ہی آئیگا۔ یہودیوں کی نسبت جو فتویٰ ہے۔ وہی مثیل یہود کے لئے اب جاری ہے۔ یعنی غضب الٰہی سے بچ نہیں سکتے۔ اور ضرور ہے کہ وہ ذلیل و قلیل ہوں۔ اور صرف اسی صورت میں ذلت و مسکنت سے بچیں کہ یا تو اس سلسلہ میں داخل ہو جائیں یا مسیحی و ہندو ہو کر رہیں۔ الا بحبل من اللہ و حبل من الناس۔ پس ایسے مخالفوں میں پھر شامل ہونا یعنی جن سے نکلے ان میں پھر جانا واپس لوٹنا ہے۔ مگر ہم واپس ہونے کے لئے نہیں بلکہ قدم بڑھانے کے لئے ہیں۔

۵۔ ان الذین فرقوا دینھم و کانوا شیعا لست منھم فی شی انما امرھم الی اللہ ثم ینبئھم بما کانوا یفعلون۔

فرماتا ہے وہ جماعتیں جن میں تفرقہ پڑ گیا اور وہ فرقے فرقے ہو گئے اے پاک انسان لست منھم فی شی۔ تم اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھو انما امرھم الی اللہ۔ خدا نے ان سے لڑنا اپنا کام کر لیا ہے۔ تم کو کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ ان کے پیچھے پڑو۔ ہمارا کام تو تبلیغ ہے نہیں مانتے تو سزا دینا خدا کا کام ہے۔ بادشاہ کی طرف سے جو پیغام پہنچانے آتے ہیں وہ لڑا نہیں کرتے۔ خدا نے فرمایا وجادلھم بالتی ھی احسن۔ ایسے طریق سے جس کا نتیجہ اچھا ہو۔ تم پیغام پہنچا دو۔ اب نہیں مانتے تو ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ایک بزرگ کا ذکر ہے کہ کسی کی نسبت سنا کہ شراب پیتا ہے۔ ایک دفعہ رات کو اس کے پاس گئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا اور اسے کہا کہ شراب چھوڑ دو۔ اس نے کہا کہ نہیں چھوڑتا۔ آپ نے کہا کہ اچھا مکان ہمارے پاس بیچ ڈالو اور خود کہیں اور چلے جاؤ۔ اسے جواب دیا کہ مکان میرا ہے میں نہیں بیچتا۔ آپ نے کہا میں اس مالک الملک بادشاہ کی حضور میں تیری شکایت کرونگا اسنے کہا کہ میں اس کے حضور میں تجھ سے زیادہ مقرب ہوں۔ تیری دال نہیں گلنے کی۔ چنانچہ جب گھبرا کر آپکے لئے بددعا کی تو جناب باری تعالیٰ سے جواب ملا خبردار یہ دعا نہ کرو ورنہ ہم تمھیں ہلاک کر دینگے اسوقت دوڑتے ہوئے اس شخص کے پاس آئے اور معافی مانگی اور وجہ پوچھی اسنے کہا کہ جب تم گئے تو میرا دل پھٹ گیا اور میں بہت نادم ہوا میں نے عجز سے عرض کیا کہ اے میرے رب میں توبہ کرتا ہوں میں اس بچہ کیطرح ہوں جو ناوا‌قفی سے اپنی ماں سے دور جا پڑا۔ اب میں تیری حضور آتا ہوں تیرے ہی تعلق کا فقیر ہوں تو خدا نے مجھے بخشدیا۔

غرض ہمیں یہ نہیں چاہئے کہ خدائی فوجدار بنیں۔ خدا جب فضلوں پر آتا ہے تو بڑے بڑے گنہگاروں کو ایک ہی رات میں اپنا مقرب بنالیتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ بڑی نرمی بڑے پیار بڑے وسعت حوصلہ سے کام لیں اور تبلیغ کریں۔ جب ہمارے مخالف جو ہم سے سختی کرتے ہیں ہمارے سلسلہ میں آئینگے تو از خود شرمندہ ہونگے میں نے کئی لوگ ایسے دیکھے ہیں جنھوں نے حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہے مگر شرم سے آنکھ اوپر نہیں اٹھا سکتے انھوں نے ایام مخالفت میں ہم سے بہت سختی کی۔

ہمیں کیا ضرورت ہے کہ خود ان کی سزا کا اہتمام کریں ہم کسیکو گالی دینگے تو وہ ہمیں دو دیگا۔ ہم پتھر مارینگے تو وہ ٹکا مار یگا۔ دیکھو طاعون سے کئی لاکھ مرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ طاعون ہماری وجہ سے ہے مگر ہمارا ایک بھی نہیں مار سکتے۔ ایک شخص ملکر اگر خود بدلہ نہ لے اور گورنمنٹ سے سزا دلائے تو یہ نہایت ہی سیف طریق ہے پس ہمیں چاہئے کہ ہم لوگوں کی زیادتیوں اور ظلموں کی عرضی خدا کے حضور گذرانیں۔ وہ خود ہمارا بدلہ لیگا اور حتی الوسع مخلوق الٰہی پر شفقت کریں اور ان سے نیک سلوک کرتے رہیں۔

(۶) من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلھا وھم لا یظلمون

جو نیکی کرتا ہے وہ اجر میں دس گنا پالیتا ہے۔ دنیا میں ایک اچھا دانہ بوو تو اس دانے کے بوئے میں کئی دانے ملینگے لیکن ایک خراب دانہ بویا جائے تو وہ نہیں بڑھتا۔ اور اپنی جان میں تباہ ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیکی بہت پھیلتی ہے اور بدی اتنی نہیں پھیلتی۔

(۷) قل اننی ھدانی ربی الی صراط مستقیم دینا قیما ملۃ ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین

کہدو یہ جو تعلیم ہے یہ سیدھا رستہ ہے جو مجھے میرے رب نے بتایا ہے - اور یہ استوار اور مضبوط راہ ابراہیم کی راہ ہے اور ابراہیم مشرکوں میں سے نہ تھا - جو والدین - عزیزوں - دوستوں رشتہ داروں سے ڈر کر یا ان کے پیار کی وجہ سے خدا کو چھوڑتا ہے وہ بھی مشرک ہے مگر ابراہیم ایسے مشرکوں سے نہ تھا - اسنے خدا کے لئے سب کو چھوڑ دیا - وہ ایسا موحد تھا کہ وہ یہ نہیں سمجھتا تھا کہ روٹی پیٹ بھرتی - بلکہ خدا پیٹ بھرتا ہے - پانی سے پیاس نہیں بجھتی بلکہ خدا ہی پیاس بجھاتا ہے - مرض ہوتا ہے تو میرے افعال کیوجہ سے - شفا دیتا ہے تو اپنے فضل سے -

(۸) قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ - وبذالک امرت وانا اول المسلمین

یہ حال ہے اس شخص کا جس کا جینا اور مرنا اللہ رب العالمین کے واسطے ہے - اس میں ایک تصوف کا نکتہ ہے وہ یہ کہ دو مدارج کا بیان ہے - فنا اور بقا - نسک - نسیکہ - قربانی کو کہتے ہیں - اور کپڑوں کو جو میل لگا ہے اسے دھو کر صاف کرنا - صلوٰۃ زندگی کا باعث ہے - وہ اعلیٰ سے اعلیٰ عبادت جس سے انسان خدا تک پہنچتا ہے اس کے بھی دو درجے ہیں - ایک تو اس حالت میں مومن آجاتا ہے کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے اور ایک اس سے کم کہ یہ سمجھے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے - جب انسان تن - من - دھن سے اللہ پر قربان ہو جاتا ہے تو فنا کے مقام سے گذر کر بقا کے درجے میں آتا ہے - صلوٰۃ کے مقابل میں محیای رکھا ہے اور نسکی کے مقابلہ میں مماتی لیتے - شخص کو اپنی نفسانی خواہشات قربان کر دیتا ہے اور اپنے دل کو دھو کر پاک و صاف بنا لیتا ہے - ایسی زندگی عطا ہوتی ہے جس پر راستے خدا ہی خدا نظر آتا ہے - یہ ابراہیم کی شان ہے - رسول کریم صلعم اعلان فرماتے ہیں کہ اس درجہ کو میں بھی پہنچا - یہ ایسا درجہ ہے کہ حکم ہوتا ہے بچہ کو ذبح کرو - آپ بغیر عذر کے اسپر تیار ہیں حکم ہوتا ہے بیوی بچہ کو جنگل میں چھوڑ آؤ آپ اسپر بھی تیار ہیں - رسول اللہ صلعم نے حضرت ابراہیم سے بڑھ کر لا شریک لہٗ کو دکھایا -

مکہ کے کفار - مدینہ کے منافق - یہود - مجوس - مصر کے قبطی - شامی رسول اللہ کے مخالف تھے - بڑے بڑے مقابلہ آپ کے ہوئے مگر آپ نے اپنی پاک تعلیم کو چھپایا نہیں - بلکہ پانچ وقت چھتوں پر چڑھ چڑھ کر اسکے اعلان کی ہدایت فرمائی - آخر یہی شریر لوگ شرمسار ہوکر آپ کے حضور آئے - آپ نے پوچھا کہ تم سے کیا سلوک کیا جائے - تو گردنیں نیچی کئے ہوئے بولے جو یوسف نے اپنے بھائیوں سے کیا - آپ نے فرمایا لا تثریب علیکم الیوم - آپ کی ذات مجسم رحم تھی - طائف کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں کتنے میل دوڑ آیا اور مجھے معلوم نہ تھا کہ کدھر جا رہا ہوں - فرشتہ نے عرض کیا کہ اشارہ کی دیر ہے ابھی طائف کو الٹ دوں - آپ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں اللہ انھیں نیک کر دیگا - آپ نے اپنی تعلیم کو اپنے عقائد کو کبھی نہیں چھپایا بلکہ پکار پکار کے کہا انا اول المسلمین میں خدا کا سب سے پہلا فرمانبردار اور اول درجہ کا مسلمان ہوں ایک موقعہ کا ذکر ہے کہ آپ ایک درخت کے نیچے لیٹے تھے ایک شریر آیا اور آپ کی تلوار اٹھا کر بولا - آپ کو کون بچا سکتا ہے تو آپ نے بڑے وثوق کیساتھ بلند آواز سے کہا اللہ یہ سننا تھا کہ اس کے ہاتھ کانپ گئے اور تلوار گر پڑی - ایک جنگ میں آپ اکیلے رہ گئے بڑا نازک وقت تھا - چاروں طرف دشمنوں کا نرغہ مگر آپ بڑی جرأت کے ساتھ دشمنوں کے قریب ہو کر کہہ رہے ہیں انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب کہ دیکھو میں نبی ہوں اور جھوٹا نہیں ہوں - ہاں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں - یہ ہمارا پاک رسول تھا جسنے نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے ہر فعل سے بتا دیا کہ لا شریک لہٗ وبذالک امرت وانا اول المسلمین رسول اللہ کے کمالات اسدرجہ بلند تھے کہ اگر کوئی خدائی کے لائق ہو سکتا ہے تو رسول اللہ تھے - مگر آپ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ ساتھ تعلیم دیتے ہیں کہ محمد اللہ کا فرستادہ ہے - پھر کفار کو سنایا جاتا ہے یا ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد ولا انا عابد ما عبدتم ولا انتم عابدون ما اعبد لکم دینکم ولی دین کہ میں تمہارے معبود ان باطلہ کی کبھی پرستش نہیں کرتا - تمہارے لئے تمہارے اعمال کا بدلہ ہے اور میرے لئے میرے اعمال کا بدلہ - یہ فرق انشاء اللہ ظاہر ہو جائیگا - میں خدا کے فرمانبرداروں سے ہوں کوئی حکم ہو گا میری گردن اٹھی ہوئی نہ پائیگا -

(۹) قل اغیر اللہ ابغی ربا وھو رب کل شیء ولا تکسب کل نفس الا علیھا ولا تزر وازرۃ وزر اخری ثم الی ربکم مرجعکم فینبئکم بما کنتم فیہ تختلفون

یہ دلیل شرک کے خلاف دی ہے کوئی چیز دیکھ لو اس کا مدار دوسری شے پر ہے - میں ہوں ہوا - روٹی - پانی کا محتاج ہوں - میں اپنا رب آپ نہیں - اسیطرح ہر چیز دوسرے کی محتاج ہے جس سے صاف ثابت ہے کہ وہ اپنی رب آپ نہیں - فرداً فرداً یہ حالت ہے اور باعث افراد ہی سے بنتی ہے - پس فرماتا ہے کہ میں تو اس رب کو مانتا ہوں - جو سب کی ربوبیت کرتا ہے - بچہ پیچھے پیدا ہوتا ہے اور دودھ پہلے آتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی رب ہے - اسی طرح دنیا میں اختلاف رب کی ہستی کا ثبوت ہے کیونکہ ہر چیز کو اس کے مناسب حال اسباب دئے ہیں - اور کسی کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں - مثلاً درخت ہے اسکو پر نہیں دئے کیونکہ ایک جگہ سے رزق لینا تھا انسان کو پیر دئے کیونکہ اس نے مختلف جگہوں سے رزق حاصل کرنا تھا - جانوروں کو حصول رزق کیواسطے پروں کی ضرورت تھی - پر عطا کئے - اونٹ کے لئے لمبی گردن اور اونچے قد کی ضرورت تھی تو ایسا ہی عطا فرمایا - بلی کو اونچا قد نہیں دیا - بکری کو اس کے مناسب - شیر کو اس کے مناسب اعضا عطا ہوئے یہ سب اختلاف ثابت کرتے ہیں کہ خدا ہے - پھر باوجود اختلاف کے ایک اتحاد بھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی محور ہے جس پر یہ کام چل رہا ہے - ایک ہی رب ہے جو سب کی ربوبیت کر رہا ہے -

مدرسے مختلف ہیں - پھر الگ الگ یونیورسٹیوں کے ماتحت ہیں لیکن دنیا کا کارخانہ یوں نہیں اس کا انتظام ایک ہی طاقت کے ماتحت ہے - وہی خدا ہے جس نے اپنے فضل سے تمہیں توفیق دی - کہ تم ایک نبی کی اتباع کرو - پھر اس نے اپنے فضل سے تمھیں طاعون وزلزلہ سے محفوظ رکھا - اور تمھارے دشمنوں کو ہلاک کر دیا - سچ ہے ولا تکسب کل نفس الا علیھا - تم نے مانا ماننے کیوجہ سے تم پر انعام ہوا - انھوں نے مانا نہ ماننے کیوجہ سے انپر عذاب نازل ہوا - اب کیسی ناشکری ہے کہ تم اس کی تعلیم کو نہ پھیلاؤ - تمھاری زندگیاں جس کی غلامی کی وجہ سے محفوظ ہیں ایسی آقا کا ذکر نہ کرو - تو افسوس کی بات ہے -

دو سوداگروں کے درمیان بھی میں دیکھتا ہوں کہ اگرچہ ایک جنس ہی ہو تو بھی وہ کہتا ہے نہیں جی ہمارا غلہ خاص قسم کا ہے اور تم تو دونوں فریقوں میں بیّن فرق دیکھتے ہو اور پھر تم میں سے بعض ہیں جو کہتے ہیں کچھ فرق نہیں - کیا یہ فرق نہیں کہ تم ایک نبی کے متبع ہو - اور دوسری قوم ایک نبی کی مکذب ہے - پھر ایک اور فضل ہے کہ تم میں سچے خوابوں کا سلسلہ ہے - جیسا کہ لکھا ہے کہ مسیح کے زمانہ میں عورتیں اور بچے بھی نبوت کرینگے - چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ احمدی سلسلہ میں کوئی ایسا شخص نہیں کہ جسے کبھی نہ کبھی سچا خواب نہ آیا - یہ مابہ الامتیاز تمھارے اور تمھارے مخالفوں کے درمیان ہے -

پھر میں پوچھتا ہوں کیا وہ نمازیں نہیں پڑھتے۔ ہمدردنہیں زکوٰۃ نہیں دیتے۔ پھر کیوں ان پر وہ فضل نہیں جو تم پر ہو رہے ہیں۔ تم طاعون سے بچائے جاتے ہو اور وہ نہیں بچتے۔

یاد رکھو اگر ہم مل کر ایک ہو گئے تو جو اُن سے سلوک ہوتا ہے وہی ہم سے ہوگا۔ ہم کنواں ہیں جو پیاسے ہیں وہ ہمارے پاس آئیں۔ کیونکہ پیاسا کنوئیں کے پاس آتا ہے۔ کنواں پیاسے کے پاس نہیں جاتا۔

یہ بھی یاد رکھو کہ مرزا صاحب نبی ہیں اور بحیثیت رسول اللہ کے خاتم النبیین ہونے کے آپ کی اتباع سے آپ کو نبوت کا درجہ ملا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ اور کتنے لوگ یہی درجہ پاوینگے۔ ہم انھیں کیوں نبی نہ کہیں۔ جب خدا نے انھیں نبی کہا ہے۔

چنانچہ آخری عمر کا الہام ہے کہ یا ایہا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔ اب ہم کہدیں کہ شرائط بیعت میں نہیں۔ کہ ہم انھیں نبی مانیں۔ تو یہ غلطی ہے۔ زنا نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ یہ تو مسلمان پہلے ہی سے مانتے آئے ہیں۔ جو جو فقرہ اس نے فرمایا وہ سب شرائط بیعت میں داخل ہے۔ جو مسیح موعود کے ایک لفظ کو بھی جھوٹا سمجھتا ہے وہ خدا کی درگاہ سے مردود ہے۔ خدا اپنے نبی کو وفات تک غلطی میں نہیں رکھتا۔

جو کرتا خدا نے پہنایا ہے خدا ہی چھین سکتا ہے کسی کی کیا مجال ہے کہ ایسا کرے۔ فرماتے تھے کہ مجھکو رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ عثمان! تجھکو خدا ایک کرتہ پہنائیگا تو اُسے اُتارنا نہیں۔ سو آپ نے اسی وجہ سے خلافت سے الگ ہونے سے انکار کیا۔ لوط کی بیوی کانت من الغابرین ہوئی اور اس عذاب سے حصہ لیا۔ جو اس کی قوم پر نازل ہوا۔ وہ اس بدی میں مبتلا نہ تھی۔ مگر محض اس لیے کہ اس نے نبی کی صحبت کے تعلق کو چھوڑا۔ موسائیوں کی نسبت لکھا ہے کہ ان کو حکم تھا اپنے مکانوں پر سرخ نشان لکھا دو۔ تا عذاب سے ایک امتیاز کی وجہ سے محفوظ رہو۔ پس تم اپنے امتیازی نشان کو کیوں چھوڑتے ہو۔ تم ایک برگزیدہ کو نبی مانتے ہو اور تمھارے مخالف اس کا انکار کرتے ہیں۔ حضرت صاحب کے زمانے میں ایک تجویز ہوئی کہ احمدی غیر احمدی ملکر تبلیغ کریں۔ مگر حضرت صاحب نے فرمایا کہ تم کونسا اسلام پیش کروگے۔ کیا جو خدا نے تمھیں نشان دئے۔ جو انعام خدا نے تم پر کیا وہ چھپاؤگے۔ یاد رکھو کہ کوئی کسی قبر میں نہیں پڑتا ہر ایک اپنا بوجھ خود اُٹھائیگا۔ کوئی حق سے بہتر کتاب ہے تو بھلا کیا تم ان کے راضی کرنے کے لئے حق کا اقرار چھوڑ دوگے یاد رکھو ایک وقت خدا کے حضور جاؤگے۔ تعلیم بھی خدا کی اور نتیجہ بھی خدا ہی ہوگا۔ پس اگر تم خدا کے لئے اپنے بھائی کو چھوڑ دوگے تو کیا وہ تمھاری مدد نہ کریگا۔ ضرور کریگا۔

(۱۰۱) وھو الذی جعلکم خلٓئف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجٰت لیبلوکم فی ما آتٰکم ان ربك سریع العقاب وانه لغفور رحیم۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلی امتوں کے بدلے تمھیں بھیجدیا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ تم اس منصب خلافت کو کیسا نباہتے ہو۔ اس نے یکساں سب کو نہیں بنایا۔ دیکھو بیعت تو ہم سب نے کی مگر سب ماننے والے نورالدین نہیں ہوتے۔ ایک ضمنی بات آگئی کہ راستبازوں کی دعا کیسے قبول ہوتی ہے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ مجھے آپ سے فاروقی نسبت ہے دعا کریں کہ میری موت صدیقی موت ہو۔ معلوم نہیں حضرت صاحب نے کیا کیا دعائیں کیں کہ آپ کو خدا نے صدیق بنا دیا

فرماتا ہے کہ ہم نے تم پر فضل کیا تا تمھیں انعام دیدیں۔ مگر وہ مالو گے تو یہی انعام موجب غضب الٰہی ہو جائیگا کیونکہ بلاء کے معنے ابتلاء کے ہو جائینگے۔

اللہ تعالیٰ تمھیں تمام ابتلاؤں۔ تمام مصیبتوں۔ تمام رنجوں۔ تمام قسم کی غفلتوں سے بچائے۔ ہمارا تفرقہ ہو تو دشمن سے جیسا کہ مومنوں کی تعریف میں فرمایا۔ اشداء علی الکفار اور محبت ہو تو آپس میں جیسا کہ اس نے فرمایا رحماء بینھم۔ اللہ نے یہاں دونوں صفتوں کو بیان فرمادیا ہے سریع العقاب اور غفور رحیم۔

ایک نبی

ہم میں بھی خدا کیطرف سے آیا۔ اگر اس کی اتباع کرینگے۔ تو وہی پھل پائینگے۔ جو صحابہ کرام کے لئے مقرر ہو چکے ہیں گویا وہ انعامات تو مقدر ہیں مگر ہماری طرف سے درخواست گذرانی باقی ہے جو اعمال کے پرچہ پر چاہئے۔ اسوقت ایک دنیا کی نظریں ہماری طرف ہیں وہ سچی تعلیم جو خدا نے ہمیں دی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ بلا دھڑک بلا چھپائے۔ بلا کسی عذر کے تمام دنیا میں پہنچادیں۔ جب تک وہ تعلیم پہنچا کر ہم اتمام حجت نہ کرینگے کسی پر الزام نہیں دے سکتے کہ فلاں احمدی کیوں نہیں اور اس وقت تک عذاب الٰہی بھی نازل نہیں ہو سکتا۔ تم سارے جہان کے کان کھول کر سنا دو یہ تمھارا فرض ہے۔ آگے اثر پیدا کرنا یا منوانا یہ خدا کے اختیار میں ہے تمھارے اختیار نہیں۔ جو سعید روحیں ہیں وہ تمھاری طرف آجائینگی۔

سرود فغفور

توبچالے اے خدا تو میں نہ بدکاروں میں ہوں
تو محافظ ہو مرا تو نیک کرداروں میں ہوں

یہ تو کس منہ سے کہوں تیرے طلبگاروں میں ہوں
ہاں ترے عشاق کے نعلین برداروں میں ہوں

سارا احمدؐ و احمدؑ کا جن کے دل پر نقش ہے
میں اُنھیں کے ہاں اُنھیں کے نام برداروں میں ہوں

آستانے تک تیرے عیسیٰ کے پہنچوں کس طرح
میں نہ نمبرداروں میں ہوں یا رب نہ برداروں میں ہوں

وہ مےٴ عرفاں پلا اے ساقیِ وحدت پرست
میں جسے چکھتے ہی بس تیرے طلبگاروں میں ہوں

جام صحت جب مسیحا تیری چشم [illegible] باز
ہاں فدا ہو جائے گردش میں کبھی بیماروں میں ہوں

بیغرض کب آتی ہے اب میرے لب پر کوئی بات
اُس کا دیوانہ ہوا ہوں جب سے ہشیاروں میں ہوں

حشر میں عرض کرنی ہے مسیح پاک سے
اک نگاہ لطف حضرت میں گنہگاروں میں ہوں

تا کجا سوزِ تپ غم تا کجا درد فراق
اے مسیحائے زماں مدت سے بیماروں میں ہوں

تو ہے جب غفار یارب تو ہے جب آمرزگار
پھر مری تقصیر کیا میں کیوں گنہگاروں میں ہوں

عفو تیرا دیکھ کر عفت سے عار آئی مجھے
پارسائی کو سلام اب میں گنہگاروں میں ہوں

روز محشر کیوں نہ رکھوں تیری بخشش کی اُمید
احمدی تو ہوں اگرچہ میں گنہگاروں میں ہوں

روز محشر یاد رکھے گا مجھے میرے مسیح
گو گنہگاروں میں ہوں گو میں سیہ کاروں میں ہوں

اے خدا اسلام کے سچے عقیدوں پر چلا
میں اُسی محبوب دلکش کے طلبگاروں میں ہوں

یہ دعا فغفور کی ہے تجھ سے یارب روز و شب
بخشدے میری خطائیں میں خطاواروں میں ہوں
(رحم فرما لطف فرما میں خطاواروں میں ہوں)

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریك له
واشھد ان محمدا عبدہ ورسوله

بیعت آج میں بذریعہ اس عریضے کے نورالدین کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں اُن تمام شرائط کے ساتھ جن کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے یعنی تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع عام

جسقدر احمدی جماعت سے اسپر واضح ہو کہ قادیان میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ ضعفا تعلیم دین کے لئے جمع رہتے ہیں جن کا کہ دو وقت کل پر ہوتا ہے۔ روٹی لنگر مسیح سے ملجاتی ہے لیکن کپڑے ودیگر حوائج ضروری جیسے دھوبی نائی وغیرہ کے لئے کچھ نہ کچھ کپڑے یا نقد کی بھی انہیں ضرورت پڑتی ہے جس کے لئے اس عاجز (یعنی ناصر نواب) نے کوشش کا ذمہ لیا ہے چنانچہ بعض احباب نے ان غربا و ضعفا کا حال معلوم کر کے اس عاجز کو ان کی خدمت کے لئے تھوڑا بہت ماہوار یا سالانہ دینا منظور فرمایا ہے نیز قادیان کے احمدیوں نے ضعفا کے لئے چندہ دینا شروع کر دیا ہے۔ حضرت صاحب کے انتقال کے بعد یہ کام اس عاجز نے شروع کیا ہے اور اس کام میں مجھے تھوڑی بہت کامیابی بھی اب تک ہوئی ہے۔ لو آئندہ زیادہ اُمید ہے چونکہ کام نفسانی جوش سے نہیں شروع کیا گیا اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ دن بدن اس میں زیادہ سے زیادہ برکت ہونے کی اُمید ہے۔ اکثر احباب پر یہ امر پوشیدہ تھا۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اخبار میں درج کر کے کل احباب پر واضح اور مبرہن کر دیا جاویگا کہ ہر ایک اہل وسعت احمدی ضعفا کے لئے حسب مقدور کچھ نہ کچھ عنایت فرما کر میری دستگیری فرماوے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرے۔ پرانے جوتے پرانے کپڑے نقد جنس جس قسم کی ہو۔ قرآن شریف وکتب دینیہ غرض جو کچھ ہو سکے عنایت فرماویں اور اس عاجز کو کسی خوشی وغمی کی تقریب پر فراموش نہ کریں یہ عاجز اور میرے ضعفاء ان کے حق میں دعا کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ دعا کرتے رہینگے جسکا فائدہ انشاء اللہ تعالیٰ انھیں نظر آتا رہیگا اور یہ دینی خدمت ان کی خالی نہیں جائیگی اُمید ہے کہ لوگ ضرور متوجہ ہونگے اور پنبہ غفلت کانوں سے نکالکر میری عرض سنینگے۔ کوئی تعداد میں نہیں مقرر کرتا۔ ایک روپیہ۔ دس روپیہ۔ سو روپیہ ۸ر ۴ر ۲ر ۱ر ۔۸ر ۔ ۔ جو ہو ماہانہ۔ سالانہ ششماہی سہ ماہی بھیجدیا کریں نیا یا پرانا کپڑا۔ نیا یا پرانا جوتہ۔ کوئی قرآن شریف یا دینی کتاب جو کچھ میسر ہو وہ عطا فرماویں۔ لیکن یہ چیزیں بنام اس عاجز کے ہوں

ناصر نواب از قادیان

العزیز علمی۔ ادبی تاریخی ماہوار رسالہ قیمت ۱۲ر سالانہ ملنے کا پتہ (بٹالہ ضلع گورداسپور)

دفتر بدر سے طلب کرو

تبلیغی جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا کامل ثبوت ہے ۹۰ صفحہ ۵ر اور ۲ر محصولڈاک دس پی لو اعلیٰ قسم ۸ر سینکڑہ

عقائد احمدیہ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح احمدی کے دعاوی کا اثبات امید اللہ ملائکہ۔ الیوم الآخر۔ انبیاء۔ کتب تمام ارکان اصلی اسلام کی نسبت اپنے عقائد کا اظہار ہے قیمت ۲ر

حضرت حکیم الامت کے دوائی خانہ کے مجربات

جن کو ہم نے خود بھی تجربہ کیا ہے اور اپنے زیر علاج کئی مریضوں پر آزمایا ہے اور جن کے اجزا کو نہایت کوشش سے اصلی اور درست حالت میں تلاش کر کے مرکبات طیار کئے گئے ہیں فائدہ عام کے واسطے ان کا اشتہار دیا جاتا ہے۔ مجربات تو بہت ہیں مگر ہم نے صرف وہ لکھے ہیں جن کے فوائد کے متعلق ہم خود بھی پوری تشفی کر چکے ہیں

حبوب دافع صرع مرگی جیسی سخت بیماری کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف ثابت ہوئی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۱۲ر

حبوب آتشک۔ یہ گولیاں آتشک کے لئے بہت مفید ہیں قیمت فی ڈبیہ تین روپیہ

حبوب دافع طحال تلی خواہ کس قدر بڑھ گئی ہو ان گولیوں کے چند روزہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ پوری صحت ہو جائیگی قیمت فی ڈبیہ عہ دو روپیہ

سفوف سوزاک۔ سوزاک نیا ہو یا پرانا اس کے استعمال سے بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت عہ

دہن الحیات۔ ہاضم طعام کاسر ریاح درد دانت درد اعصاب کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

امیر احمد قریشی از قادیان ضلع گورداسپور

---

(۱) براہین احمدیہ .... عہ
(۲) درثمین اُردو ۳ر
(۳) درثمین مکمل فارسی مجلد ۶ر غیر مجلد ۵ر
سنت احمدیہ مصنفہ قاضی اکمل ۴ر
کفارہ مصنفہ مفتی محمد صادق صاحب ۳ر
معیار الصادقین ۳ر
القول الصحیح ۱ر
شہادۃ القرآن ۲ر
سر الشہادتین ۱ر
شرائط بیعت عہ کے ۱۲۵ کے ۵۰ ۔ ۴ر کے ۲۵۔ اس سے کم فی کاپی ۔ ر
کتاب الصیام ۱ر
تفسیری نوٹ ۲۳ پارے از درس حضرت امیر المومنین ۔۱ر

دفتر بدر سے طلب کرو

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر الیس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ۔ آر
جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچ تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے یہ اصلی عرق کافور ۲۹ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اصل دوائی ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کے مانند ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا ڈکار آنا۔ بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا پسلی کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر الیس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ۔ مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منگواکر ملاحظہ فرماویں۔

صدائے اقبال

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بعنوان تجارت کا راز دیا تھا۔ فیس مبلغ للعہ مقرر تھی اب اکثر احباب کے ارشاد سے بموجب فیس مبلغ ۱۲ر کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔ صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ دیگی وچونہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اُردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۱۲ر میں روانہ ہوگی۔
(۲) پتہ صاف۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب
(۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی اور درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کرنا ہوگا کہ بدون اجازت میرے ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔
المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈوالی سب آفس کھوٹیانوالہ لائل پور

مفرح یاقوتی طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہر قسم کے ضعف وسستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بار لے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

نام قیمت پیشگی

ہر ضمیمہ درس قرآن مجید

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمدؐ

Reg. No. L. CCLXXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

جلد ۱۰ — ۲۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۲ ماگھ سمت ۶۷ — نمبر ۱۳

بھائیو گر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمن

پچھلے اخبار میں بدھ تک کے حالات لکھے جاچکے ہیں بدھ کے دن حضرت صاحب کی طبیعت زیادہ تکلیف میں تھی قرار پایا کہ کوئی ڈاکٹر انگریز بھی برائے مشورہ لاہور امرتسر سے بلوایا جائے۔ چنانچہ شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی۔ مرزا خدابخش صاحب اور مولوی صدردین صاحب اس مطلب کے واسطے لاہور تشریف لے گئے اور وہاں کے احباب کے مشورہ سے ڈاکٹر میجر ہرڈ صاحب کو ساتھ لائے جو کہ جمعرات کے دن دوپہر کو یہاں پہنچے اور قریب تین گھنٹے کے حضرت صاحب کے پاس رہے نبض دیکھی۔ تھرمامیٹر لگایا۔ پیشاب کا امتحان کیا زخم کھول کر دیکھا اپنے ہاتھ سے ڈریس کیا ماشرا کے واسطے چہرہ پر دوائی لگائی۔ خوراک تجویز کی اور ایک نسخہ پلانے کے واسطے لکھا۔ میجر صاحب نے حضرت صاحب کے متعلق بہت تشفی ظاہر کی۔ فرمایا نبض بہت اچھی ہے۔ اس میں پوری جوانی کی قوت اور توانائی ہے کوئی خطرہ کی بات نہیں۔ زخم کی حالت اچھی ہے۔ تدریجاً بھر جائیگا۔ ماشرے کی تکلیف چار پانچ روز تک جاتی رہیگی غرض ہر طرح سے حالت قابل اطمینان ظاہر کی۔ اور قریب عصر کے چلے گئے۔ پچھلی رات کو حضرت صاحب نے فرمایا کہ دل پر کچھ بوجھ سا معلوم ہوتا ہے۔

وصیت طبیعت بظاہر اچھی تھی تاہم احتیاطاً رات کو درمیان شب جمعرات و جمعہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ قلم دوات کاغذ لاؤ۔ میں کچھ لکھ دوں پچھلی رات کا وقت تھا سوائے شیخ تیمور صاحب ایم۔ اے کے جو دیگر رات کو وہاں رہنے والے خادم موجود تھے ان کو بھی باہر جانے کا حکم دیا۔ ایک کاغذ پر اپنے ہاتھ سے کچھ لکھا اور اُسے ایک لفافہ میں بند کرا کر اپنا انگوٹھا لگایا۔ اور پھر ایک دوسرے کاغذ پر بھی کچھ لکھ کر وہ بھی ایک لفافہ میں بند کرا دیا۔ اس دوسرے کاغذ میں ایک سطر شیخ تیمور صاحب سے بھی لکھوائی اور نیچے اپنے دستخط کر دیئے اور ان کی اشاعت سے منع کیا۔ اس واسطے ہر دو کا مضمون شائع نہیں کیا گیا۔ اور اُمید ہے کہ حضرت صاحب کی زندگی میں ان کی اشاعت کی ضرورت بھی نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کو مدت تک خدام کے سر پر قائم رکھے۔ لیکن جب قوم پر مصیبت کا دن آئیگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمن ہم سے بظاہر جدا ہوں اُس وقت اپنے مرشد کی علیحدگی کے غم سے جو افسردگی قوم پر چھائیگی اُس کو دور کر کے ملت احمدیہ میں دوبارہ زندگی پیدا کرنے والی اُمید ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ انھیں الفاظ کی متابعت ہوگی۔ جو ان لفافوں میں درج ہیں۔

۲۱۔ جنوری ہفتہ کی رات [illegible] کے اثر کے سبب سے اٹک ہوجاتی تھی۔ آج ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی تشریف لائے اور خود دیکھا آج شام سے بخار نہیں ہے۔

۲۲۔ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء رات بڑے آرام سے گذری۔ بخار بعد رات کو تھا نہ دن کو ہوا۔ آج ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب و حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بھی تشریف لائے۔ ان کی رخصت کے وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو مخاطب کر کے چند کلمات فرمائے۔ جو کہ ڈاکٹر صاحب نے خود لکھ کر مجھے دیئے ہیں تاکہ فائدہ عام کے لئے درج اخبار کر دیئے جائیں۔

نصیحت خدا کا فضل ہے کہ دورہ ماشرا (اری سپلس) جو کہ دوبارہ چیرا دینے کے بعد چہرے پر ہوگیا تھا اب قریباً سب اُتر گیا ہے اور بخار بھی اُتر گیا ہے۔ طاقت پہلے کی نسبت بہت اچھی ہے۔ غذا بھی خود کھا لیتے ہیں ہوش و حواس بالکل درست ہیں اور ہر طرح سے بیماری رو بصحت ہے آج قریب ساڑھے بارہ بجے دن کے جب میں رخصت ہونے لگا تو میں نے پوچھا حضور کا دل کس چیز کو چاہتا ہے۔

آپ نے بجواب فرمایا کہ میرا دل یہی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہوجاوے۔ پھر اس کے بعد فرمایا کہ میرا دل یہی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہوجاوے۔ پھر فرمایا کہ میرا اللہ راضی ہو۔ پھر فرمایا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم فرمانبردار رہو۔ اختلاف نہ کرو۔ جھگڑا نہ کرنا۔ پھر فرمایا میں دُنیا سے بہت سیر ہوچکا ہوں کوئی دُنیا کی خواہش نہیں مرجاؤں تو میرا مولا مجھ سے راضی ہو۔ فرمایا کہ سب کو سُنا دو۔

پھر فرمایا میں دُنیا کی پرواہ نہیں رکھتا میں نے بہت کمایا۔ بہت کھایا۔ بہت خرچ کیا دنیا کی کوئی حرص باقی نہیں۔ پھر فرمایا میں نے بہت کمایا بہت کھایا بہت لیا بہت دیا کوئی خواہش باقی نہیں کبھی کبھی صحت میں اس لئے چاہتا ہوں کہ گھبراہٹ میں ایمان نہ جاتا رہے۔ پھر بہت دفعہ دردانگیز لہجہ میں فرمایا کہ اللہ تو راضی ہوجا پھر کئی بار فرمایا اللھم ارض عنی۔ اللھم ارض عنی اس کے بعد میں نے عرض کی کہ میں حضور کے الفاظ سنا دیتا ہوں جب دوبارہ یہانتک سُنا چکا تو فرمایا مجھے شوق یہ ہے کہ

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

کہ میری جماعت میں تفرقہ ہو۔ دُنیا کوئی چیز نہیں۔ میں بہت راضی ہونگا اگر تم میں اتفاق ہو۔ میں سجدہ نہیں کرسکتا۔ پھر بھی سجدہ میں تمھارے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ میں نے تمھاری بھلائی کے لئے بہت دُعائیں کیں۔ مجھے طمع نہیں اور ہرگز نہیں۔ پھر فرمایا مجھے تم سے کوئی دنیا کا طمع نہیں۔ مجھے میرا مولیٰ بہت رازق سے دیتا ہے اور ضرورت سے زیادہ دیتا ہے۔ خبردار جھگڑا نہ کرنا تفرقہ نہ کرنا اللہ تعالیٰ تمھیں برکت دیگا۔ اور اس میں تمھاری عزت اور طاقت باقی رہیگی۔ نہیں تو کچھ بھی باقی نہیں رہیگا۔ پھر فرمایا کہ اگر میں نے کبھی کسی کو حکم دیا ہے تو اپنی دلی طمع سے حکم نہیں دیا۔ خدا کا حکم سمجھ کر دیا ہے۔ نمازیں پڑھو دعائیں مانگو دُعا بڑا ہتھیار ہے۔ تقویٰ کرو۔ بس۔ پھر فرمایا دُعائیں مانگو نمازیں پڑھو۔ بہت مسئلوں میں جھگڑے نہ کرو۔ جھگڑوں میں بہت نقصان ہوا ہے۔ بہت جھگڑا ہو تو خاموشی اختیار کرو۔ اور اپنے لئے اور دشمنوں کے لئے دعائیں کرو۔ پھر فرمایا۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اکثر پڑھا کرو۔ قرآن کو مضبوط پکڑو۔ قرآن بہت پڑھو اور اُس پر عمل کرو۔ پھر فرمایا

رضیت باللہ ربًا و بالاسلام دینًا و بمحمدٍ رسولاً

اس کے بعد فرمایا۔ جاؤ حوالہ بخدا۔

خدا کے فضل سے صحت میں آپ ہر طرح سے ترقی کر رہے ہیں۔

پچھلے ایام کی نسبت آج حالت بہت بہتر ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے اُمید ہے کہ عنقریب انکو کلی صحت ہو جاویگی۔ آمین۔

خاکسار مرزا یعقوب بیگ (۲۲- جنوری ۱۹۱۱ء)

۲۳- جنوری۔ پیر کے دن طبیعت اچھی رہی

۲۴- منگل جبکہ آخری کاپی اخبار کی لکھی جاتی ہے کل دن کو اور رات حضرت صاحب کی طبیعت اچھی رہی۔ بہت دوستوں کے خط آتے ہیں کہ حضرت کے حضور میں سنائے جاویں۔ مگر ڈاکٹر منع کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کو کسی قسم کی تکلیف دیجائے۔ اسواسطے عموماً خاموش لیٹے رہتے ہیں اور کوئی خطوط پیش نہیں کئے جاسکتے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب واپس قادیان آگئے ہیں۔ ۲۵- جنوری بدھ طبیعت اچھی رہی کہ ورم اتر گیا ہے

شکریہ منشی فیاض علی صاحب کپورتھلہ سے حکیم عبدالرحیم صاحب دہلوی مقیم سیالکوٹ کا شکریہ کرتے ہیں حکیم صاحب موصوف نے منشی صاحب کے فرزند کا علاج نہایت ہمدردی اور کوشش سے کیا اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے

اسلام گر مصنفہ شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم جس میں مسٹری عقائد کی اصلیت دکھائی گئی ہے۔ اور پادریوں کے سوال کے جواب لطیف پیرایہ میں دئے گئے ہیں۔ قیمت ۱/ فی نسخہ ملنے کا پتہ امرتسر ہاتھی دروازہ۔ کوچہ تلوار لوبگڈھ دفتر اچھوتا شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم۔

احباب کیا مشورہ دیتے ہیں۔

بسبب علالت حضرت خلیفۃ المسیح ضمیمہ درس قرآن شریف قریبًا چھ ہفتہ سے بند ہے چونکہ حضرت صاحب کی طبیعت اس علالت میں ایسی ضعیف ہوگئی ہے کہ بعد غسل صحت بھی چند ہفتہ تک شاید درس نہو سکے اسواسطے ضمیمہ درس کے متعلق چند باتیں ہمارے خیال میں آتی ہیں

اول جب تک دوبارہ درس جاری نہو سکے سردست بعض مفید اور ضروری مضامین جیسا کہ تقریر و خطبات حضرت مولوی محمد احسن صاحب۔ مضمون حضرت خواجہ صاحب ڈاک ولایت جو قریبًا دو سال کے عرصہ سے بوجہ عدم گنجائش قریبًا بند ہے بطور ضمیمہ کے چھاپی جائیں۔ اس طرح سے جلسہ کی تقریریں بھی جو آہستہ آہستہ نکل رہی ہیں۔ جلدی احباب کو پہنچ جائینگی اور دیگر مفید مضامین کے واسطے بھی گنجائش نکل آئیگی۔ چنانچہ اس ہفتہ سے بطور نمونہ اور تجربہ کے ایسا کیا بھی جاتا ہے۔ اس میں ایک اور بات قابل غور ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جو دوست بلا ضمیمہ اخبار کے خریدار ہیں ان کو یہ تقریریں اور مضامین نہ پہنچ سکینگی سو اول تو ایسے خریدار بہت ہی کم ہیں اور جو ہیں ان کے واسطے یہ تجویز ہے کہ یہ ضمیمہ ان خریداروں کو بھی باقاعدہ روانہ کیا جائے۔ اور اس ضمیمہ کی قیمت جس قدر پرچے ہوں ۲ /ماہوار زائد ان کے حساب میں لکھ لی جائے یا وہ بذریعہ ٹکٹوں کے بھیجدیں۔ جن احباب کو یہ ضمیمہ لینا منظور نہو اُنھیں چاہئے کہ بذریعہ کارڈ کے اطلاع کردیں۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ جب تک حضرت صاحب دوبارہ درس شروع نہ کریں ضمیمہ بند رہے۔ اور پھر ہر ایک اخبار کے ساتھ بجائے دو ورق کے چار ورق کا ضمیمہ اتنا عرصہ نکلتا رہے جتنا عرصہ کہ بند رہے۔

تیسری تجویز یہ ہے کہ پچھلے سے ہوئے درس کے نوٹوں سے بقیہ پارے مرتب کر کے ضمیمہ بدستور جاری رکھا جائے یہ ضمیمہ جو چھپ رہا ہے اس سال کے درس کا ہے مگر عاجز کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح کا درس سنتے ہوئے بیس سال سے زائد عرصہ گذرا ہے اور بعض گذشتہ درسوں کی یادداشتیں موجود ہیں۔ ان سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ درس مرتب ہو سکتا ہے۔

سردست پہلی تجویز پر عملدرآمد شروع کیا جاتا ہے۔ پھر اس کے متعلق جب رائیں جمع ہو جائینگی تو جو مناسب ہوگا کیا جائیگا۔

ریویو

مسدس ناصر سید ناصر علی صاحب نے بدعات محرم کے بیان میں لکھا ہے۔ حق یہ ہے کہ واقعی اسم بامسمیٰ فغان دل دردمند ہے۔ ۱۰ صفحہ قیمت ۲ پائی۔ ۱۰ کاپیوں سے کم روانہ نہوگی۔ ملنے کا پتہ۔ سید معصوم علی۔ محلہ حکیمان اٹاوہ۔

ٹریکٹ نمبر ۱۱ یہ ایک مسلمان داستان نام رسالہ ۴۰ صفحہ کا۔ منشی محمد حسین صاحب کلرک چھاؤنی لاہور نے تالیف کیا ہے۔ اس میں مساجد بنانے کا راز۔ گرونانک کے مسلمان اور نبی اکرم صلعم کے جگت گرو ہونے کا ثبوت دیا گیا ہے۔ رسالہ قابل دید ہے۔

احمدی الحق کے ایڈیٹر میر قاسم علی صاحب نے یہ رسالہ مخالفین سلسلہ احمدیہ کے جواب میں ماہوار شائع کرنا شروع کیا ہے۔ ۱ سالانہ قیمت واجبی ہے۔ حجم ۲۴ صفحہ رسالہ زیر ریویو میں اُمت محمدیہ کے مثیل یہود ہو جانے کا ثبوت ہے۔ اُمید ہے کہ میر صاحب کا زور قلم اور ترکی بہ ترکی جواب **ابن خنزیر** کو اس کی بدزبانیوں کا مزا چکھادیگا۔

تعزیوں کی قسمیں

ہمارے احمدی بھائیوں کو شاید معلوم ہو کہ تعزیوں کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ آگرہ اخبار لکھتا ہے۔

(۱) مٹھائی کا تعزیہ۔ (خوب ایک پنتھ دو کاج)

(۲) سلمہ ستارہ ... بھوگلی ... لچائی کے کام کے تعزیے۔

(۳) گھانس کا تعزیہ (۴) روئی کا تعزیہ (۵) کاٹھ کا تعزیہ۔

(۶) قالین کا تعزیہ (۷) سن کا تعزیہ۔

بزرگی بعلم است نہ بسال بعض لوگوں کو صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی ریش مقدس اور معارف و نکات قرآنیہ و فصاحت و لیاقت اور زبان کی طلاقت دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ آپ کی عمر کم از کم تیس سال ہوگی۔ اسواسطے ہم صاحبزادگان کی عمر عام اطلاع کے واسطے درج ذیل کرتے ہیں۔

تاریخ پیدایش صاحبزادہ محمود احمد صاحب ۱۲- جنوری ۱۸۸۹ء عمر ۲۲ سال

" " صاحبزادہ بشیر احمد صاحب ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء عمر ۱۷ سال ۹ ماہ

" " صاحبزادہ شریف احمد صاحب ۲۴- مئی ۱۸۹۵ء عمر ۱۵ سال ۸ ماہ

ضرورت نکاح ایک شریف خاندان کی دو نوجوان لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۴- ۱۵ سال ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ درخواست کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ آدیں کسی صاحب کو پتہ نہیں بتایا جاویگا۔

(درخواستیں مشتہر کے پاس پہنچا دی جائینگی۔ اور درخواست کنندہ کو مشتہر کا ایڈریس دیدیا جائیگا) (اس سے زیادہ بدر کی کوئی ذمہ داری نہیں)

سکرٹری صاحب کا خط

ذیل میں ہم جناب سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کا ایک خط چھاپتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ تمام احمدی برادران اسپر کامل توجہ فرماوینگے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرم بندہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کانفرنس انجمنہائے احمدیہ کے اجلاس منعقدہ ۲-دسمبر ۱۹۱۰ء میں منجملہ اور امور کے جو پیش ہوئے ایک اہم امر مجلس معتمدین کی یہ تجویز تھی کہ جملہ انجمن ہائے احمدیہ کوشش کریں کہ ان کے سب ممبران کم از کم بحساب دو پیسہ فی روپیہ اپنی ماہوار آمد میں سے سلسلہ کی چار بڑی مدات۔ یعنی لنگر خانہ ہائی اسکول مدرسہ احمدیہ اور اشاعت اسلام کے لئے چندہ دیں اور کہ ایسے معاونین کی تعداد کو دس ہزار تک پہنچانے کی کوشش کیجاوے۔ جس جوش اور اخلاص سے مختلف انجمنوں کے سکرٹری یا پریزیڈنٹ صاحبان نے اس موقعہ پر اس تجویز کی تائید کی اس سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ کانفرنس کی اس کی اس کا سوائی کی بنا پر جو اپیل میں آپکی خدمت میں اسوقت کرتا ہوں وہ بے سود نہوگی۔

گذشتہ سال کی آمد پر جب میں نظر کرتا ہوں جس کی اطلاع مفصل عنقریب آپ کو بذریعہ مطبوعہ رپورٹ پہنچیگی تو اس میں چار مدات مذکورہ بالا کی کل آمد اس سال کی ۲۰۱۵۹-۸-۰ نظر آتی ہے جس میں سے نصف سے کچھ زیادہ یعنی ۱۰۵۲۲-۷-۳ لنگر خانہ کی آمد ہے اور نصف سے کچھ کم باقی تینوں مدات کی تعلیم الاسلام ۴۹۳۵-۸-۶- اشاعت اسلام ۳۴۱۷-۱۱-۹ مدرسہ احمدیہ ۱۲۷۳-۱۲-۶- ان میں سے دو مدات ایسی ہیں جن کی آمد کا ذریعہ سوائے چندہ کے کچھ نہیں یعنی لنگر خانہ اور مدرسہ احمدیہ۔ اور دو دوسری دو مدات یعنی تعلیم الاسلام ہائی سکول میں علاوہ چندہ کے سرکاری گرانٹ۔ عید فنڈ۔ فیس کی آمد اور اشاعت اسلام میں فروخت رسالہ کی آمد علاوہ چندہ کے ہے جس کا نتیجہ یہ ہے جیسا کہ رپورٹ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ہائی سکول کو چھوڑکر جسکو مختلف قسموں کی مدد پہنچنے سے دوسرے ذرائع سے خاصی آمد ہو جاتی ہے یعنی چار ہزار روپے کے قریب فیس کی آمد اور تین ہزار سے اوپر سرکاری گرانٹ اور عید فنڈ کی آمد باقی تینوں مدات میں خرچ آمد سے بڑھ رہا۔ اس طرح پر کہ اشاعت اسلام میں خرچ آمد سے ۹۸۷ زیادہ ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں ۱۱۹۹- اور لنگر خانہ میں ۱۰۲۵- یہ تو گذشتہ حالت ہے اور آئندہ کے لئے اس سے بھی زیادہ مشکلات نظر آتی ہیں۔ ایک مدرسہ احمدیہ کے لئے ہی ۵۹۴۴ یعنی قریباً چھ ہزار روپیہ خرچ کا اس سال میں بکار ہے اور یہ خرچ سوائے چندہ کے اور کسی طرح پورا نہیں ہو سکتا۔ ادھر آمد کا اگر یہی حال ہے تو بارہ تیرہ سو سے بڑھنے کی اُمید کم ہے یہی وہ حالت ہے جسپر غور کر کے گذشتہ سے پیوستہ سال کی رپورٹ میں اس امر کی طرف احباب کو توجہ دلائی گئی تھی کہ ہم انجمنوں کے ذریعے صرف دس ہزار آدمیوں سے بھی باقاعدہ چندہ وصول کر سکیں اور یہ دس ہزار آدمی عہد کر لیں کہ وہ اپنی آمد میں سے دو پیسے فی روپیہ اس سلسلہ کی اغراض لنگر خانہ۔ مدرسہ احمدیہ و اشاعت اسلام کے لئے دینگے۔ تو پانچ ہزار روپے ماہوار یا ساٹھ ہزار روپے سالانہ کی مستقل آمد اس ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔"

اب ایک اور سال کا تجربہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہمیں اس تجویز کو عملی رنگ میں لانے کے لئے کوئی دن کیا کچھ گھنٹے بھی ضائع نہیں کرنے چاہئیں۔ اور جس طرح ممکن ہو اس تجویز کو عملی جامہ بہت جلد پہنانا چاہئے۔ مجلس معتمدین اور پھر کانفرنس انجمنہائے احمدیہ نے بھی اس ضرورت کو سخت محسوس کیا ہے اور اس لئے ان سب باتوں کو آپ کی خدمت میں پیش کر کے میں یہ درخواست آپ کی خدمت میں کرتا ہوں کہ آپ اس امر کو کسی قریب تر اجلاس انجمن میں پیش کر کے ان سب احباب کو جو اس سلسلہ میں شامل ہیں پرزور تحریک کریں کہ وہ اس تجویز پر کاربند ہوں۔ مانا کہ ہماری کوئی قہری حکومت نہیں۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کر سکتے کہ ضرور اتنا چندہ دو اور وعدہ کر کے وقت پر نہ دے تو ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں کہ ہم جبراً اس موعودہ رقم کو بھی وصول کر سکیں۔ لیکن کیا اس سلسلہ میں جو لوگ داخل ہوتے ہیں وہ جبراً ہوئے ہیں یا اب اُن کو کوئی مجبور کر سکتا ہے کہ وہ اس میں شامل رہیں۔ ہمارے جو احباب انشراح صدر سے اس سلسلہ میں شامل ہیں۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ سب احباب انشراح صدر ہی سے اس میں شامل ہیں کیا وہ اس بات سے ناواقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس سلسلہ کو اس زمانہ میں قائم کرنی کی غرض ہے ہی خدمت اسلام اگر اس میں ہو کر بھی ہم خدمت اسلام میں حصہ نہیں لیتے تو عملی رنگ میں ہم اس سلسلہ میں نہیں کہلا سکتے۔ اور فرضی طور پر ایک ایسے سلسلہ میں رہنے سے حاصل کیا ہے جو دنیا کیطرف سے مورد طعن و ملامت ہو رہا ہے اور تکفیر کا نشانہ بن رہا ہے۔ ایمانی رنگ میں یہ ماننا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے اور وہی مسیح و مہدی تھے جس کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا اور عملی رنگ میں اسلام کی خدمت میں لگے رہنا یہ دونوں امر سلسلہ میں شمولیت کے لئے ضروری ہیں۔

جیسا کہ اگر یہ سلسلہ خدانخواستہ خدمت اسلام کے کام کو چھوڑ دے تو پھر یہ مسیح موعود کا سلسلہ نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح پر اگر کوئی شخص سلسلہ میں شامل ہو کر خدمت اسلام کے کام کو چھوڑتا ہے تو پھر یہ مسیح موعود کا سلسلہ نہیں کہلا سکتا اسی طرح پر اگر کوئی شخص اس سلسلہ میں شامل ہو کر خدمت اسلام کے کام کو چھوڑتا ہے تو وہ بھی عملی طور پر سلسلہ میں داخل نہیں کہا جا سکتا۔

خدمت اسلام کے کیا کیا پہلو ہیں ان کی بنیاد خود بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھدی ہے۔ اور انہی کاموں میں حصہ لیکر ہم عملی طور پر اس سلسلہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ انہی کاموں کو چلانے کے لئے ایک یہ تجویز ہے جو اس وقت آپ کی خدمت میں پیش کیجاتی ہے۔

دو پیسے فی روپیہ اپنی آمد میں سے اس سلسلہ کے لئے کاٹ دینا کوئی ایسی درخواست نہیں جسے غریب سے غریب شخص بھی جو اس سلسلہ میں شامل ہے پورا نہ کر سکتا ہو۔ یہ کوئی جان کی قربانی نہیں۔ کوئی عزت و وجاہت کی قربانی نہیں۔ ان بڑی بڑی دنیوی اُمیدوں کی قربانی نہیں جو ہر ایک دل میں چھپتی ہیں ہاں ایک مالی قربانی ہے اور وہ بھی بہت چھوٹے پیمانہ پر۔ مگر یاد رکھو کہ اس تمہاری چھوٹی سی قربانی سے دنیا میں عظیم الشان کام ہو سکتے ہیں کتنی چھوٹی سی بات ہے جو شخص سولہ روپیہ ماہوار کماتا ہے وہ یہی سمجھ لے کہ میں سولہ نہیں ساڑھے پندرہ کماتا ہوں جو بتیس روپیہ کماتا ہے وہ اپنے نفس کو آسانی سے سمجھا سکتا ہے کہ میں بتیس نہیں اکتیس کماتا ہوں۔ یاد رکھو کہ اس چھوٹے سے حصہ کے کاٹ دینے میں تمہارا نقصان کوئی نہیں اور فائدہ بہت سے ہیں۔ اس حصہ کے خدا کی راہ میں خلوص نیت سے کاٹ دینے سے تمہارے اموال پاک ہو جائینگے اور ان میں برکت ہوگی۔ تمہارے ایمان عملی رنگ اختیار کر کے مضبوط ہو جائینگے۔ تم انصار اللہ کہلاؤ گے۔ تم دنیا میں بڑے بڑے کاموں کو سرانجام دیکر ایک بڑی قوم بنجاؤ گے۔ تم اللہ کے نزدیک اجر و ثواب کے مستحق ٹھہرو گے تم سے پہلے ان لوگوں نے جن کے نقش قدم پر تمہیں چلنے کا دعویٰ ہے وہ وہ قربانیاں کر کے دکھائی ہیں۔ کہ ماؤں گھروں جائدادوں قریبیوں۔ رشتہ داروں عزت و وجاہت سب کچھ قربان کر کے آخر جانیں بھی قربان کر دیں۔ ان کے نام آسمان پر روشن ستاروں کی طرح دنیا کے آخر تک چمکینگے۔ ان مثالوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور اسی راہ پر قدم مارنے کی کوشش کرو۔ اگر تم میں سے وہ اشخاص ہیں جنھوں نے

اپنی کُل کی کُل اُمیدوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا۔ جنھوں نے اپنے مالوں کے بڑے حصے کو خدا کی راہ میں صرف کر دیا۔ تو تم خود ہی غور کر کے دیکھ لو کہ آیا وہ فی الواقع دُنیا میں غریب و ذلیل ہو گئے اور معیشت کی تنگی اُنپر وارد ہو گئی؟ اور اگر تم میں سے وہ اشخاص ہیں جنھوں نے اپنے مالوں کے کسی معتد بہ حصّہ کو اس راہ میں آجتک صرف نہیں کیا تو کیا وہ اس کے نہ دینے سے دُنیا میں معزز اور امیر بنگئے ہیں! یہ مال جو تم کماتے ہو یہ تو کسی نہ کسی طرح فنا ہوتے چلے ہی جائینگے مبارک ہے وہ جو ان کے کسی حصّہ کو قربان کر دیتا ہے کیونکہ یہی وہ حصّہ ہے جو بیج کیطرح بویا جاتا ہے اور جو آخر کار وہ ثمر لاتا ہے جو انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا پس اب بھی گذشتہ نقصان کی تلافی کے لئے کمربستہ ہو جاؤ۔ ہمت کے آگے سب مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں ؛

یاد رہے کہ اس تحریک سے یہ غرض ہے کہ (۱) جو احباب ابتک چندہ نہیں دیتے یا دو پیسے فی روپیہ یعنی اپنی آمد کے بتیسویں حصہ سے کم چندہ دیتے ہیں ان سے کم ازکم اس حساب سے چندہ لیا جاوے نہ یہ کہ جو احباب اب زیادہ چندہ دیتے ہیں وہ اسے کم کر دیں (۲) چندہ کی وصولی باقاعدہ ماہوار ہو جاوے۔ دینے والے بھی یہ کوشش کریں کہ مہینے کے مہینے اس رقم کو شروع ہی سے کاٹ کر الگ کر دیں اور وصول کرنے والے بھی یہ کوشش کریں کہ وہ دوسرے مہینے تک بقایا نہ رہنے دیں کیونکہ اس طرح سے دینے والے کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ (۳) نئی فہرستیں اگر ممکن ہو تو ۱۴۔ جنوری تک ورنہ اخیر فروری تک ضرور دفتر سکرٹری میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تاکہ یہاں بھی حساب کتاب جملہ چندہ دہندگان کا کھول دیا جاوے۔ اور بقایا وغیرہ کا مطالبہ کیا جاسکے ؛

نوٹ جو احباب وصیت کی رُو سے دسواں حصہ آمد دیتے ہیں ان کے سب چندے اسی دسویں حصہ میں شامل سمجھے جاوینگے ؛

نوٹ یہ نہایت ضروری ہے کہ اس جلسہ انجمن میں سب احباب کو جمع کرنے کی کوشش کی جاوے۔ اور جو نہ شامل ہو سکیں اُن کو اس تجویز میں شامل کرنے کے لئے ہر ایک انجمن میں سے ایسے دو تین مستعد احباب جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ یہ جوش ڈالے ان کے پاس گھروں میں جاویں اور حتی الوسع یہ کوشش ہو کہ کوئی فرد اس سے باہر نہ رہے۔ والسلام

خاکسار **محمد علی** - سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مورخہ ۱۰۔ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

گذرا ہوا زمانہ

(از ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیّر)

آتا ہے یاد مجھ کو دار الاماں میں آنا دار الاماں میں آنا احمدؑ کا خود بُلانا
کچھ تھوڑا تھوڑا کر کے اکسال بھر بچایا تھوڑا سا خرچ کر کے ڈھیروں نفع کمانا
اپنے مسیح کا پھر مسجد کی چھت پہ آنا اُس منہ کو دیکھتے ہی دل کا سرور پانا
احباب سارے لیکر دربار کا لگانا تشریف آپ رکھ کر وہ انجمن سجانا
کر میٹھی میٹھی باتیں حضرت کا مُسکرانا غنچوں کا اپنے دل کے دم دم پہ کھلتے جانا
اللہ کی معرفت کا وہ کھولنا خزانہ بھرپور سبکو کرنا ان گنت زر لُٹانا
آہ یاد آیا مجھکو ان پاؤں کا دبانا کندھوں پہ اولیا کے لابد ہے جنکا آنا
احمد کی خاکپا ہوں مولا مجھے بچانا محشر میں یاد رکھنا ان پاؤں کا دبانا (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا نکتہ نواز ہے

۱۴ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کی گذشتہ شب کو یہ عاجز کسی سبب سے بیدار رہا تو میرے دل میں خیال آیا کہ یہ سخت سردیوں کے دن ہیں اور اکثر بھائیوں کے پاس جو تحصیل رضاء الٰہی کے لئے قادیان میں آئے ہیں لحاف نہیں ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی مسافر دوسرے تیسرے روز ایسا اور آجاتا ہے جس کے پاس بستر وغیرہ نہیں ہوتا ہے۔ اب تک ۲۷ لحاف اس عاجز نے بنائے ہیں کچھ خلیفۃ المسیح نے بھی بنوائے ہیں۔ نیز چند کمیٹی نے کل شاید چالیس پچاس انتہا درجہ ہونگے۔ لیکن قادیان میں کم ازکم سو ضعفاء جمع ہیں اور آئندہ آمد کا دروازہ کُھلا ہے اور سردیاں امسال حد سے زیادہ پڑی ہیں اور بارشیں پیچھا نہیں چھوڑتیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ امسال سرما کا موسم مقدار سے زیادہ دیر تک رہیگا۔ نیچے تو بیچارے مُسافر کسیر گھاس بچھا لیتے ہیں۔ لیکن اوپر کے لئے ضرور آجکل لحاف چاہئیں جن کی بہت کمی ہے۔ اس لئے مسافر اور ضعفاء مجھ سے مانگتے ہیں۔ کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ میں ضعفاء کا مہتمم بن بیٹھا ہوں۔ مگر میں حیران ہوں کہ اب لحاف ہو چکے اور ہنوز مانگ باقی ہے۔ میں کیا کروں اس پریشانی میں میری نیند اُچاٹ ہو گئی اور بیقراری بڑھنے لگی۔ یہانتک کہ میں چشم پر آب ہو گیا میرے دل نے اپنے مالک رب کیطرف رجوع کیا اور خواہش پیدا ہوئی کہ اس معاملہ میں اس طرف سے کچھ مدد ملے۔ اسوقت میرے دل میں کچھ القا ہوا جس سے میں اطمینان پاکر سو رہا۔ صبح کو میں نے بعد نماز اپنے دوستوں سے مسجد میں اس طرح اظہار کیا کہ بنی اسرائیل میں ایک فاحشہ زانیہ تھی وہ کہیں جاتی تھی کہ راہ میں اتفاقاً وہ کسی کنوئیں پر پانی پینے کے لئے اُتری جس میں لوگ اُتر کر پانی پیا کرتے تھے۔ جب وہ پانی پیکر اوپر آئی تو اس نے دیکھا کہ ایک کُتا شدت پیاس سے کیچڑ چاٹتا ہے اُس عورت کے دل میں اُس کتے کی حالت پر رحم آیا اور وہ دوبارہ کنوئیں میں اُتری۔ اور اپنے پاؤں کے موزہ میں پانی بھر کر منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھی۔ اور اُس کتے کو پانی پلایا۔ اُس زانیہ کے اس فعل پر اللہ تعالیٰ ایسا راضی ہوا کہ اسکو بہشت میں داخل کر دیا۔ یعنی اس فعل نیک کی برکت سے وہ تائب ہوئی اور بعد مرنے کے جنّت میں داخل ہوئی ؛

اب میں اپنے عزیز دوستوں احمدیوں سے سوال کرتا ہوں کہ ہمارے احمدی بھائی اُس بنی اسرائیل کی زانیہ سے اپنے آپ کو بہتر سمجھتے یا بہتر بنانا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اور شفقت علیٰ خلق اللہ معاذ اللہ کیا ان میں اس زانیہ سے بھی کم ہے اور یہ ہمارے بھائی احمدی اپنے احمدی بھائیوں کو جو دور دراز ملکوں سے تحصیل رضائے الٰہی کے لئے قادیان میں جمع ہیں اس کتّے جیسا بھی نہیں سمجھتے جسکو رحم کر کے اس زانیہ نے جنّت حاصل کی تھی اور کیا ہمارے بھائی جنّت حاصل کرنے کے خواہشمند نہیں بیشک ہمارے بھائی اپنے بھائیوں کو کتّے سے زیادہ پیارا سمجھتے اور ضرور بہشت کے بھی خواہشمند ہیں لیکن مجھے خیال ہے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کی بیکسی پر مطلع نہیں ہیں۔ لہٰذا میں انھیں مطلع کرتا ہوں کہ موسم سخت سرما کا ہے اور ہنوز جاتا نظر نہیں آتا اور لحاف وکمّل کی یہاں نہایت ضرورت ہے۔ کل احمدی جماعت توجہ فرماوے۔ لحاف کمّل یا روپیہ سے ہماری مدد کرے۔ جسقدر جلد ممکن ہو ہمارے احمدی دوست ہماری دستگیری فرماویں۔ روپیہ بھیجیں تاکہ ہم خود لحاف بنالیں یا لحاف وکمّل خود بنا کر وخرید کر عنایت کریں۔ ایسا نہو تا تریاق از عراق آوردہ شود۔ مارگزیدہ مردہ شود۔ حدیث شریف میں ہے من لا یرحم لا یرحم جو کسی پر رحم نہیں کرتا اُسپر خدا بھی رحم نہیں فرماتا۔ وما علینا الا البلاغ

المشتہر **ناصر نواب** قادیان - ۱۵۔ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلسہ مذاہب منعقدہ الہ آباد

اور

ہماری شمولیت

(از ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب)

یہ خدا تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ اسلامی خدمت کے لئے خدا تعالیٰ نے محض احمدی جماعت کو چن لیا ہے ایک اہل بصیرت کے لئے یہ ایک غور کا مقام ہے اگر یہ سلسلہ سلسلہ حقہ نہ ہوتا۔ تو ممکن تھا کہ خدا تعالیٰ اس سلسلہ کے بانی مبانی اور اوس کے بعد اس کے مختلف افراد کے شامل حال نصرت و فتحمندی کر دیتا۔ خود حضرت اقدس ؑ کے زمانے میں جب کبھی مذاہب غیر کے ساتھ اسلام کا معاملہ آپڑا تو حضرت کے ہاتھ سے ہی اسلام کو فتح نصیب ہوئی اور آپکے بعد بھی یہی حالت ہوئی ابھی وہ کامیابی جو خدا تعالیٰ نے اسلام کو احمدی قلم و دماغ کے ذریعہ عطا کی اور جس طرح حضرۃ قبلہ مولوی محمد علی صاحب کی قلم کا نکلا ہوا مضمون کلکتہ میں سب دیگر مضامین پر غالب آیا۔ اس کی خوشی پر ہم ابھی سجدات شکر ادا کر رہے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک اور موقعہ پہلے سے بھی دوچند خوشی کا عطا فرمایا۔ الہ آباد میں پھر کانونشن ( ) کا انتظام ہوا اور امسال جہاں مولوی محمد علی صاحب کو مدعو کیا گیا وہاں جناب خواجہ کمال الدین صاحب کو بھی منتظمان جلسہ نے الگ طور پر مدعو کیا۔ علاوہ ازیں لاہور۔ علی گڑھ کے بعض مشاہیر قوم نے براستفسار سکرٹری جلسہ مذاہب خواجہ صاحب کو ہی اس کام کے لئے موزون قرار دیا۔

حضرت مولوی محمد علی صاحب تو دیگر کارہائے ضروری کے باعث الہ آباد نہ جاسکے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے حضرت ماسٹر صدر الدین صاحب کو مولوی محمد علی صاحب کا مضمون پڑھنے کے لئے تجویز کیا۔ سات جنوری کی دوپہر کو خواجہ صاحب اور ماسٹر صاحب کی معیت میں عاجز راقم بھی الہ آباد کو روانہ ہوا۔ یہ سفر نہائت ہی خوشی اور سرور قلب کا موجب ہوا۔ فاصبحتم بنعمتہ اخواناً کا ایک عجیب و غریب نقشہ قدم قدم پر نظر آیا۔ ایک خاصی تعداد احمدی برادران کی مشائعت کے طور پر ہمارے ساتھ تھی جنھوں نے ہماری کامیابی کے لئے بہت رو رو کر جناب باری میں دعا کی۔ جو دعا یقیناً مقبول ہوئی۔ امرتسر پہونچ کر سیٹھ عبد الرحمن صاحب مدراسی جو مدراس کو جارہے تھے۔ آملے۔ سیٹھ صاحب نے الہ آباد تک ہمارا ساتھ دیا۔ تمام راہ اس پیرانہ سالی میں آپ کی زندہ دلی ہم نوجوانوں میں ایک تازہ زندگی کا روح پھونکتی تھی۔ خواجہ صاحب کے ساتھ سیٹھ صاحب کو خاص اونس معلوم ہوتا تھا وہ بار بار خواجہ صاحب کی خدمات کو یاد کرتے جو حضرت اقدس کی زندگی میں انہوں نے کیں اور حضرت اقدس مغفور کی خاص شفقت کو جو خواجہ صاحب کے حال پر مبذول تھی ذکر کرتے اور فرماتے کہ یہ اس خدمت اور شفقت کا نتیجہ ہے کہ ہمارے سلسلہ میں خاص کام کے لئے خدا تعالیٰ نے ان کو چن لیا ہے۔ سیٹھ صاحب نے بہت نصیحت آمیز فقرہ فرمائے۔ اور خواجہ صاحب کو کہا کہ ہمیشہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ آپ کو نظر بد اور نظر حسد سے محفوظ رکھے آمین۔ آپنے وہ کام سر پر لیا ہے جس کا نبھانا محض اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔ آمین۔

انبالہ کے اسٹیشن پر پہونچ کر برادر محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکیدار کمسریٹ کے صاحبزادہ معہ دیگر احباب موجود تھے معلوم ہوا کہ برادر محمد یوسف وہاں نہیں تھے لیکن ان کی غیر حاضری صرف اس لئے محسوس ہوئی کہ ان کی زیارت نہ ہوسکی۔ والا آپکے صاحبزادہ نے حد درجہ کی محبت کا ثبوت دیا اور مہمان نوازی کے تمام مراسم بجا لائے۔ عمدہ سے عمدہ کھانے اونھوں نے ہمیں کھانے کو دئے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے اور اس روح پر فتوح کی برکات کو یاد کرتے ہم انبالہ سے رخصت ہوئے جس نے یہ یگانگت اور اخوت ہم میں پیدا کر رکھی ہے۔

ماسٹر صدر الدین صاحب ہی اس قافلہ کے امیر تھے اور آپ ہی ہمارے امام تھے۔ ہم نے ریلوں میں بھی باجماعت نمازیں پڑہیں۔ خواجہ صاحب کا خیال تھا کہ ہم گاڑی کو ریزرو کرالیں۔ لیکن وہ تو نہ ہوسکا۔ خدا تعالیٰ نے ویسے ہی گاڑی ریزرو کر دی۔ سارے راہ میں کوئی بھی ہماری گاڑی میں نہ آیا۔ ہاں کانپور میں ایک برہمن پنڈت ہماری گاڑی میں آگئے جس کا ذکر موقعہ پر کیا جاویگا۔

انبالہ سے رخصت ہوکر بعد از فراغت نماز ہم سب سوگئے رات بہت گذر گئی تھی۔ ٹنڈلے کے قریب ہم جاگ پڑے جہاں نوافل میں مشغول ہوکر کامیابی کے لئے بہت رو رو کر دعائیں مانگیں۔ طلوع آفتاب سے پہلے ہم اٹاوہ کے اسٹیشن پر پہونچے اور برادران سلسلہ کا وہ سلوک دیکھا کہ جس کا ہم کو وہم بھی نہ تھا یہ سردی کا موسم اور صبح کا وقت۔ برادر صادق حسین صاحب کی طرف سے چار پراٹھے سموسہ اور نہائت عمدہ گوشت پکا ہوا اسٹیشن پر موجود تھا۔ چاء کو گرم کرنے کے لئے انگیٹھی اور کوئلہ ہمراہ تھے۔ کھانے کو تو خدا ہر جگہ اچھے سے اچھا دیتا ہے اور دیگا۔ لیکن اس اخلاص اور محبت کو دیکھ کر جو ہمارے بھائی ہم سے رکھتے ہیں بار بار خدا تعالیٰ کی جناب میں سجدات شکر ادا کرنے کو دل چاہتا تھا۔

برادر صادق حسین صاحب وکیل کی محبت سے فائدہ اٹھا کر ہم آگے چلے۔ کانپور نو بجے کے بعد گاڑی پہونچی۔ اسٹیشن پر بھائی معراج الدین صاحب سینیٹری انسپکٹر کانپور معہ دیگر احمدی احباب کے موجود تھے اونھوں نے ہمارے کھانے کا انتظام بھی کر رکھا تھا۔ کھانے کا وقت بھی آچکا تھا۔ ہم تردد میں تھے کہ ایک پنڈت جی مہاراج گاڑی میں آگئے۔ ہم نے تو نہائت خوشی سے ان کا استقبال کیا اور ان کو کہا کہ وہ ہمارے ساتھ گاڑی میں بیٹھ جاویں۔ لیکن جب اون کے مشام میں اس پرشاد کی خوشبو پہونچی تو انھوں نے گاڑی کو چھوڑنا ہی پسند کیا۔ خواجہ صاحب نے اس موقعہ پر فرمایا۔ کہ عجب انقلاب ہے۔ کہ رگوید کے دیوتاؤں کو تو اس مہاپرشاد کے لئے آکاش سے بلاتے ہیں اور وہ بالفاظ رگوید اس مہاپرشاد کی خوشبو کے لئے اپنے نتھنوں کو کھولیں اور یہ پنڈت جی جو اون کے پجاری ہیں آج اسی سید الطعام لحم کی خوشبو سے بھاگ جاویں شاید اسی لئے ان دیوتاؤں نے بھی ان کو چھوڑ دیا۔

کانپور سے روانہ ہوکر آخر کار گاڑی ایک بجے دوپہر کے الہ آباد پہونچی جہاں سے ہم سیٹھ صاحب سے بادیدہ نم جدا ہوئے۔ سیٹھ صاحب کی تھوڑی سی ہم سفری نے کچھ ایسی محبت ہمارے سینوں میں بھر دی کہ اون کی اس جلد جدائی نے ہماری آنکھیں پرنم کر دیں۔ اسٹیشن پر برادران الہ آباد استقبالاً موجود تھے۔ جن کا ذکر انشاء اللہ آخر میں کیا جاویگا۔ دو بجے کے قریب ہم فرودگاہ میں پہونچے۔ چاء سے فارغ ہوکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے ادا کیگئی۔ چار بجے شام کے قریب ہم سب منتظمین جلسہ کی ملاقات کو گئے یہ نہایت ہی خوش اخلاقی سے پیش آئے معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب کا پرچہ ابھی اون تک پہونچا ہی نہیں تھا اور مولوی محمد علی صاحب کا پرچہ بھی ایک دن پہلے پہونچا تھا۔ بہر حال خواجہ صاحب کے پرچہ کی نقل اون کے پاس موجود تھی۔ مسٹر سارڈا چرن متر جو ہائیکورٹ کلکتہ کے جج رہ چکے ہیں اور جو دراصل ان جلسہ

کی روح رواں ہیں وہ خواجہ صاحب کی آمد سن کر ملنے آئے اور نہائت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم تو پرانے دوست ہیں اور یقین ہے کہ یہ دوستی مستحکم ہوگی اونھوں نے یہ بھی کہا کہ ہم خصوصاً آپ کی طرف معاملہ گاؤکشی میں نگاہ رکھتے ہیں اور ہم کو مدد کی امید ہے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ تو آپ لوگوں کے اختیار میں ہے۔ ہمارے مرشد و آقا نے آپ کو پیغام صلح دے رکھا ہے اور اس کی بعض شرائط کے پورا ہونے پر آپکے ساتھ چار لاکھ سے زیادہ احمدیوں کی ہمدردی معاملہ گاؤکشی میں ہو سکتی ہے۔

اِدھر اُدھر کی اور گفتگو ہوئی اور ہم اپنی فرودگاہ میں آئے یہ ۸ ماہ جنوری تھی اور اسی شام کو خواجہ صاحب کا لکچر مسلم کلب الٰہ آباد میں تھا۔ لیکچر کا مضمون تھا "زندہ اور کامل نبی"۔ یہ کلب دراصل مسلمان تعلیم یافتہ جماعت کی طرف سے ہے۔ اور لکچر میں بھی کثرت سے تعلیم یافتہ نوجوان ہی نظر آئے اس کلب نے تو اس مکان کو لکچر کے لئے کافی سمجھ رکھا تھا لیکن ابھی لکچر شروع بھی نہ ہوا تھا کہ کلب کا مکان خلقت کے ہجوم سے معمور ہوگیا۔ اور سیڑھیاں بھی مکان کی بھر گئیں لکچر کے پریزیڈنٹ مولوی رحمت اللہ خان صاحب وکیل ہائی کورٹ الٰہ آباد تھے۔ آپ نہائت ہی متین اور سنجیدہ طبع انسان تھے آپنے جو ابتدائی ریمارکس کئے اس نے سب کو حیران کر دیا۔ ایک احمدی پریزیڈنٹ سے اُن الفاظ کی ہم توقع نہ کر سکتے تھے جو پریزیڈنٹ جلسہ نے ہماری جماعت کے اور ہمارے کارکنوں کے حق میں فرمائے۔

آپنے فرمایا کہ ہم ان بزرگوں کے جس قدر ممنون ہوں تھوڑے ہیں آپنے اس قدر لمبا سفر گوارا کر کے ایک ایسے وقت میں ہماری عزتوں کو بچا لیا جب اس میدان جنگ مذاہب میں ہم اپنے علماء سے مایوس ہو چکے تھے۔ آج اگر یہ بزرگ الٰہ آباد تشریف نہ لاتے تو ہمارے لئے دیگر مذاہب کے مقابل سخت ندامت اور شرمندگی کا موقعہ تھا اور پھر اس الٰہ آباد پر ہی کیا منحصر ہے آپ کی قلم کا لوہا یورپ اور امریکہ نے مانا اس علم و سائنس کے زمانہ میں جب مذہب پر حکیم مزاج اور فلسفی منش لوگ ہنسی اور مذاق اڑاتے ہیں ان بزرگوں کا حکیمانہ مضامین لکھ کر اسلام کی عزت اور شوکت کو دنیا کے چار گوشوں میں قائم کرنا یہ وہ امور ہیں کہ جنکی سخت ضرورت تھی اور جس کی طرف ہم مسلمانوں نے کبھی توجہ نہ کی۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے ایسے نازک وقت میں اپنے مذہب کی حمائت کے لئے

ان بزرگوں کو اٹھایا وہ جوش و خروش جو ان بزرگوں کو مذہب اور اس کی اشاعت کے لئے ہے وہ ان کی صداقت پر دلالت کرتا ہے آج جس بزرگ کا لیکچر ہے وہ اپنی دینی خدمات کے لئے آج ہم میں غیر معروف نہیں اگرچہ ہمیں بذات خود خواجہ صاحب کو سننے کا موقعہ نہیں ملا لیکن جو کچھ برابر گذشتہ سال میں متواتر ہم نے آپکے متعلق سنا ہے وہ نہ خواجہ صاحب کی ہی عزت کو ہماری نگاہ میں قائم کرتا ہے بلکہ اس جماعت کی عزت بھی رغبت اوان پر مرتسم ہو جاتی ہے جس جماعت نے خواجہ صاحب کو پیدا کیا ہے۔ مولوی رحمت اللہ خان صاحب نے بہت دیر تک خواجہ صاحب اور ہماری جماعت کی تعریف کی اس بات سے اور خصوصاً دوسرے دن جو مسٹر ظہور احمد صاحب بیرسٹرایٹ لا نے مولوی صدر الدین صاحب کے لکچر والے دن بحیثیت پریزیڈنٹ کہا اس نے ہم پر یہ امر ثابت کر دیا کہ ہندوستان میں کس قدر ضرورت اس اصول پر کام کرنے کی ہے جس پر خواجہ صاحب نے گذشتہ دو سال سے قدم مارا ہے خواجہ صاحب کے لکچر کا ڈھنگ تو دراصل وہی تھا جو آپکے سیرت نبی کریمؐ کے لکچر کا تھا۔ لیکن باوجودیکہ ہم سب نے کئی دفعہ یہ مضمون آپ سے سنا۔ اب اس مضمون کا رنگ ہی نرالا تھا اس قسم کے نئے حکیمانہ اور فلسفیانہ نکات اور مؤرخانہ تنقیدی اصول اس میں تھے کہ اور تو اور ہم خود محو حیرت ہو رہے تھے۔ وہ تمہید جو خواجہ صاحب نصف یا پون گھنٹہ میں ختم کر دیتے تھے اسی تمہید میں پورے ڈیڑھ گھنٹے ختم ہوگئے۔ لوگوں کی دلچسپی اور ذوق کا یہ عالم تھا کہ سب کے سب ہمہ تن توجہ ہو رہے تھے کیا مجال کہ کوئی سانس تک بھی لے دوران لکچر میں کئی آیات کی لطیف تفسیر اور حدیثوں کی حکیمانہ اور فلسفیانہ تشریحیں آپنے بیان کیں۔ عین موقعہ پر جب حاضرین پرلے درجہ کے سرور اور محویت کے عالم میں تھے خواجہ صاحب نے مسیح ناصری اور نبی کریمؐ کا مقابلہ شروع کیا اور اس کے ضمن میں ذیل کے الفاظ فرمائے۔

دوستو! میں نے مشن کالج میں تعلیم پائی ہے اور میرا تعلق خاص وہاں کے پادری پروفیسروں سے تھا۔ مجھ پر عیسائیت کی قدرتی اور مصنوعی ساری کی ساری دلفریبیاں اثر کر چکی تھیں۔ خدا بھلا کرے میرے مرشد و مولیٰ حضرت مرزا صاحب کا اگر وہ میری دستگیری نہ کرتے تو آج شاید الٰہ آباد کے کسی چرچ ہال میں آپ اوس شخص کو ربنا المسیح ربنا المسیح کہتا اور صلیب پرستی میں تقریریں کرتا سنتے۔ جسے آج آپ اسلام اور شارع اسلام کی حمایت میں بولتا دیکھ رہے ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ نے مجھے طاقت گویائی عطا فرما رکھی تھی یہ ضرور کہیں نہ کہیں اپنا رنگ دکھلاتی یا میں آپکا لیکچرار ہوتا یا عیسائیت کا "منّاد"۔ میں ایسے نازک وقت پر جب مجھ پر کہ عیسائیت کی دلفریبیاں اپنے کامل جادو کر چکی تھیں۔ مجھ میرے مرشد نے اس طلسم فرنگ سے بچایا"

اللہ اللہ! یہ فقرات کچھ ایسے انداز پر اور ایسے برمحل اور وقت شناسی کے ساتھ خواجہ صاحب نے فرمائے کہ سامعین کے چہروں پر بجائے کسی قسم کی استعجاب کے ایک محبت اور عزت کے آثار پائے جاتے تھے۔ جو اوسوقت مرزا صاحب کے متعلق یقیناً اون کے دل محسوس کر رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایسا جادو بیان شخص جو اس فصاحت و بلاغت کے ساتھ اور اس سائنٹفک اور فلسفیانہ اصول سے عظمت اسلام قائم کر سکتا ہے۔ وہ محض اُسی بزرگ کے طفیل (جسے علماء نے کافر ٹھہرا رکھا تھا) اپنی ساری قابلیتوں اور استعدادوں کو اسلام کے خلاف اور عیسائیت کی حمایت میں استعمال کرنے سے رُک گیا ہے۔

دراصل موعظۃ حسنۃ اور جادلهم بالتي هي احسن کا یہی طریق ہے۔ ہمارے بابو فرزند علی صاحب فیروزپوری نے بھی ایک گریجوایٹ کی بابت (جو آخر کار احمدی ہو گیا) یہی فرمایا تھا کہ اس نے جب پہلے دن خواجہ صاحب کا لکچر سنا حالانکہ وہ لکچر کسی اختلافی مسئلہ کو اپنے اندر لئے ہوئے نہ تھا۔ لیکن اس گریجوایٹ نے یہی کہا کہ جس بزرگ نے ایسا اسلامی لکچرار ایک بی۔ اے کو بنا دیا ہے۔ وہ ہرگز کافر نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے بزرگ کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ یہ اثر کچھ اس قسم کا اس گریجوایٹ کے دل پر پہلے ہی لکچر سے ہوا کہ دو سال اوس لکچر پر نہ گزرے کہ وہی گریجوایٹ اس سال حلقہ مریدین میں شامل ہو گیا۔

دراصل تبلیغ بھی ایک فن ہے۔ جو پرلے درجہ کی دور اندیشی۔ دوربینی۔ مزاج شناسی اور محل و موقعہ کا علم چاہتا ہے ورنہ اڈنگا مارنا تو ایک آسان امر ہے۔

الغرض تین گھنٹہ تقریر کے بعد خواجہ صاحب نے یہ معذوری بیان کی کہ انھیں کل جلسہ مذاہب میں اپنا پرچہ پڑھنا ہے اس لئے وہ لکچر کو ختم کرنے میں اپنی تقریر کو ختم کیا۔ خاتمہ پر پریزیڈنٹ مولوی رحمت اللہ صاحب نے جس قدر لکچرار کی تعریف کی اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں البتہ جس امر کو مدنظر رکھ کر خواجہ صاحب نے حضرت اقدس مرزا صاحب کا ذکر کیا وہ پریزیڈنٹ صاحب کی تقریر سے معلوم ہوتا تھا کہ اپنا اثر کئے بغیر نہ رہا۔ چنانچہ انہوں نے مناسب الفاظ میں جماعت احمدیہ کے حقوق کا جو اہل اسلام پر ہیں۔ اعتراف کیا۔ خاتمہ پریزیڈنٹ پر بعض حمائد شہر نے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

تقریر حضرت مولوی محمد احسن صاحب

(برموقعہ جلسہ سالانہ)

حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی نے پہلے ایک لمبی چوڑی دعا فصیح و بلیغ مقفٰی و مسجع عربی میں پڑھی منجملہ ان کے ایک یہ دعا ہے۔ اللھم الھمنی علما اتقہ بہ او امرک ونواھیک وارزقنی فھما اعلم بہ کیف اناجیک یا ارحم الراحمین اللھم ارزقنی فھم النبیین وحفظ المرسلین والھام الملائکۃ المقربین برحمتک یا ارحم الراحمین اللھم افتح لی ابواب رحمتک وانشر علی من خزائن علمک یا ارحم الراحمین۔

پھر اعوذ۔ بسملہ کے بعد یہ آیت پڑھی :-

لاخیر فی کثیر من نجواھم الا من امر بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس ومن یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیما

یہ چھوٹی سی آیت اس خاکسار نے پڑھی ہے۔ اگرچہ ہمارے احباب بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریۃ طیبہ میں سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بہت کچھ جامع و مانع بیان کیا ہے۔ مگر میں بھی بحکم کم ترک الاول للآخر تعمیلاً للحکم کچھ سنائے دیتا ہوں۔ واضح ہو کہ آدم سے لیکر اینندم تک وقتاً فوقتاً تلبیسات اور دجل کا زور ہوتا رہا ہے اور طرح طرح کے مفاسد و شبہات کی وقتاً فوقتاً ترقی رہی۔ یہانتک کہ بسبب ظہور فساد فی البر والبحر کے آنحضرت صلعم کا زمانہ بعثت آگیا۔ جن کے ظہور کی بشارت تمام انبیاء دیتے رہے تھے۔ یہ زمانہ بھی کثرت الفتن کا تھا چنانچہ ارشاد فرمایا ظھر الفساد فی البر والبحر اللہ تعالیٰ نے بتقاضاء صفت رحمانیت کے آنحضرت صلعم کے وسیلے سے جو فساد عالم وعامی میں واقع ہوا تھا جسقدر چاہا اُس کو رفع فرمایا۔ بعد اس کے خلفاء راشدینؓ کا زمانہ ہوا ہے جس میں دین اسلام کی ترقی لانظیر واقع ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک اخری زمانہ دجالی بھی تھا۔ اور وہ یہی زمانہ ہے جبکہ تمام عالم میں مذاہب وجاجلہ اور ادیان باطلہ کی کثرت ہو رہی ہے۔ اس وقت بھی حسب سنت اللہ کے اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت نے تقاضا کیا تو اُمت محمدیہ میں سے ایک عظیم الشان انسان جری اللہ فی حلل الانبیاء کو مبعوث فرمایا۔ تاکہ جو بدعات سیئہ و خیالات و عقائد فاسدہ پیدا ہو گئے ہیں ان کو دور کرے اور بیرونی دشمنوں اور اندرونی مخالفوں کے حملوں کی مدافعت فرمائے۔

یہ زمانہ دجالی ہے اس کے ثبوت کے لئے ایک ادنیٰ سی بات پیش کرتا ہوں کہ قطع نظر تلبیسات دینیات کے دنیاوی امور میں ہی دیکھو کہ ہر چیز پر کس قدر دجل اور ملمع سازی ہے۔ سونے چاندی کے متعلق ہی نہیں بلکہ ہر چیز میں ہر بات میں دجل اور ملمع کی کارروائی بکثرت دیکھی جاتی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ زمانہ زمانۂ دجالی ہے۔ پھر اس دجالیت کے مظہر کو احادیث میں المسیح الدجال کہا گیا ہے جس سے یہ مراد ہے کہ وہ تمام دُنیا کی مسافت کریگا۔ کون نہیں جانتا کہ جو ترقی علم جغرافیہ کو اس وقت میں ہوئی ہے وہ اس سے پہلے ایسی کبھی نہیں ہوئی۔ دیکھو حضرت موسیٰ کی قوم چالیس سال تک ایک جنگل میں حیران و سرگردان رہی۔ آخر کیوں؟ اس لئے کہ راستہ نہیں ملتا تھا۔ اب تو جیتے جی پر سڑکیں تیار ہیں۔ دریا۔ ریگستان اور بیابان سب کی مساحت ہوگئی اور ہو رہی ہے۔ پس اے میرے دوستو! بتاؤ کہ حسب قول مشہور لکل دجال عیسیٰ کیا ضروری تھا یا نہیں کہ مسیح موعود مبعوث ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت اس امت محمدیہ کے لئے ضائع جائیگی۔ ونعوذ باللہ منہ۔ حالانکہ فرمایا گیا ہے کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا چنانچہ صدی کے سر پر ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا وعدہ کتب آسمانی میں زبان نبوت سے دیا گیا تھا۔ لوگوں کو چاہیئے تھا کہ اس انعام خداوندی کی قدر کرتے اور کفران نعمت کر کے مستحق عقوبت نہ ہوتے۔ مگر ایسا نہوا چونکہ مامور من اللہ کے وقت میں شیطانی آوازیں بھی آیا کرتی ہیں۔ ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم۔ لہذا آوازیں تکذیب کی بھی بکثرت آنے لگیں اور الہامات شیطانی بھی موافق اپنی اپنی استعداد فاسدہ کے مکذبین کو ہونے لگے۔ اور سنت اللہ کی بموجب ایسے صدہا لوگ بموجب فانتبعہ شہاب مبین کے ہلاک اور تباہ ہو گئے۔ یعنی جنکی نسبت الہام رحمانی و وحی ربانی نے فتویٰ دیا تھا کہ وہ ہلاک ہوں وہ ہلاک ہوئے۔ جو معتد جو بچے تھے وہ آواز شیطان کے تابع رہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں۔ ؎

بانگ شیطاں گلہ بانِ اشقیاست
بانگ سلطاں پاسبان اولیاست

چنانچہ ان آوازوں میں سے کسی نے عصا موسیٰ سنایا کوئی کانا دجال بن گیا کوئی مدراس سے بول اٹھا اور کوئی جموں سے بجائے چراغ کے ظلمت افزا پیدا ہوا۔
لیکن اہل نظر کی نظر میں ان دو آوازوں میں بڑا فرق اور تفاوت ہے۔ دیکھو دشمن کے لئے جب دروازہ بند کرتے ہیں تو بھی آواز آتی ہے اور دوست کے لئے جب دروازہ کھولیں تو بھی ایک صدا نکلتی ہے۔ مگر عقلمند وہ ہے جو ان دونوں آوازوں میں فرق سمجھے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

تفاوت است میان شنیدن من و تو
تو بستن در و من فتح باب مے شنوم

آواز تو دونوں کو آئی۔ مگر دوست کے لئے دروازہ کھلتا ہے۔ اور دشمن کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ ایک پر الہام ربانی ہوا تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھولا گیا اور سچے الہامات بارش کیطرح ہونے لگے برکات کا دروازہ کھل گیا۔ اسکو ایک جماعت متبعین کی دی گئی اور قبولیت ڈالی گئی۔ دوسرے پر الہام شیطانی ہوا تو اُس پر یہ دروازہ بند ہو گیا نہ اُس کو کوئی جماعت متبعین کی دی گئی۔ نہ مقبولیت ہوئی۔ بلکہ وقتاً فوقتاً نظارہ ابتریت کا نظر آ رہا ہے۔ یہ مضمون شاعرانہ نہیں بلکہ شاعر نے غالباً قرآنمجید سے اقتباس کیا ہے۔

اللہ اکبر قرآنمجید کیا ہے ایک عجیب بیش بہا نعمت ہے اور اس میں کونسی صداقت ہے جو نہیں۔ میں ہر چند کہ پیر و ناتواں ہوں لیکن اسوقت قرآن کریم کے ارشادات کے بموجب اس بہار جاوداں پر نظر کر کے اور اپنی اور مسیح موعود کا باغ کھلا ہوا دیکھ کر بہت خوش ہو گیا اور فرط مسرت سے فشکر اللہ تعالیٰ اس جوش کے ساتھ بول رہا ہوں جیسا کہ عالم شباب میں بول سکتا تھا۔ (واقعی ۸۰ سالہ عمر میں یہ آواز اس قدر پُر جوش اور بلند تھی کہ مسجد کی فضا اس سے گونج رہی تھی) ؎

ہر چند من ضعیفم و ہم ناتواں شدم
ہر گہ کہ روئے خوب تو دیدم جواں شدم

اب دیکھو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اس مضمون کی تصدیق فرماتا ہے۔ ان الذین کذبوا بآیاتنا واستکبروا عنھا لا تفتح لھم ابواب السماء

یعنی جو کبر و غرور سے تکذیب کرتے ہیں ہزاروں نشانیوں کی (اس وقت میں مخبر صادق کی کیسی عظیم الشان پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور پھر بھی تکذیب ہو رہی ہے) ان کے واسطے دروازے آسمان کے ہرگز نہیں کھولے جاتے۔ سچ فرمایا مولانا روم نے ؎

لعنت اللہ ایں عمل را در قفا
رحمت اللہ ان عمل را در وفا

دوسرے مقام میں ارشاد فرمایا:-
ان للمتقین لحسن مآب جنت عدن مفتحۃ لھم الابواب۔
جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں (ہماری جماعت متقین میں خدا کے

فضل سے داخل ہے) ان کے واسطے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ یعنی دوسرے کے واسطے بند کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ دیکھو جموں والے نے بڑے دعوے کئے مگر کیا وہ اُس منار کو بنا سکا جس کی اس نے تکمیل کرنا چاہی تھی۔ کیا اسے جماعت دی گئی کیا وہ ابتر نہ رہا ضرور رہا۔ کیا کانا دجّال نے کوئی جماعت طیار کی جو اس خشوع وخضوع سے نمازوں کی ادا کرنے والی ہو کہ ترٰاھم رکعًا سجدًا یبتغون فضلًا من اللہ ورضوانا میں ہے کہاں ہے عصائے موسیٰ کی جماعت وغیرہ وغیرہ۔ پھر دیکھو کہ یہ جماعت بیکس بے بس۔ بے زر۔ بے پر ہے معہذا اس کے لئے کیسی تائید الٰہی ہو رہی ہے کہ یدخلون فی دین اللہ افواجًا کا نظارہ بھی موجود ہے۔ اور کوئی صاحب تلاوت آیات اور تعلیم قرآن مجید میں مصروف ہے۔ اور کوئی تعلیم حکمت قرآنی اور تزکیہ نفس میں مشغول ہے۔ یہ کیوں ہوا اس لئے کہ ان کے واسطے دروازے کھولے گئے ہیں۔ ان کے دشمنوں کے لئے بند کئے گئے عصائے موسیٰ نے اپنے الہاموں کی اتنی موٹی کتاب طیار کی۔ مگر جتنے الہام تھے سب غارت ہو گئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ عصا شیطان سے تھا۔

پس ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے تقاضہ سے دجّالی فتنہ کے دُور کرنے کے لئے جو یہ سلسلہ قائم ہوا ہے وہ خدا کی طرف سے ہے۔ اور اس سلسلہ کے بانی کے الہام جو براہین وغیرہ میں مندرج تھے پورے ہو گئے۔ اور پورے ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ پورے ہونگے اسی لئے یہ آیت الہام میں ہے کہ وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ اور ان الہامات میں سے ایک یہ بھی الہام تھا کہ انا نبشرك بغلام مظہر الحق والعلی الخ جو اس حدیث کی پیشگوئی کے مطابق تھا جو مسیح موعود کے بارے میں ہے کہ یتزوج ویولد لہ۔ یعنی آپ کے ہاں ولد صالح عظیم الشان پیدا ہوگا چنانچہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجود ہیں۔ منجملہ ذریت طیبہ کے اس تھوڑی سی عمر میں جو خطبے انھوں نے چند آیات قرآنی کی تفسیر میں بیان فرمایا اور سنایا ہے اور جو معارف اور حقائق بیان کئے ہیں وہ بے نظیر ہیں۔ اسے کوئی انھیں معمولی سمجھا دیکھے یہ تو کل کے بچے ہیں۔ ابھی ہمارے ہاتھوں میں پلے ہیں۔ اور کھیلتے کودتے پھرتے تھے تو یاد رہے یہ فرعونی خیالات ہیں۔ چنانچہ فرعون نے بھی حضرت موسیٰ سے یہی کہا تھا الم نربك فینا ولیدًا ولبثت فینا من عمرك سنین وفعلت فعلتك التی فعلت وانت من الکافرین ۔

(کیا میں نے بچپن میں تیری پرورش نہیں کی اور تو اپنی عمر سے کئی سال یہاں نہیں رہا۔ اور تو نے وہ کرتوت کیا۔ جو کیا اور تو کفران نعمت کرنے والا ہے) میرے بھائیو ایسا خیال کسی کے دل میں آئے تو استغفار پڑھے۔ کیونکہ فرعون کا بُرا انجام ہوا جو تمکو معلوم ہے۔ مثل مشہور ہے کہ ادصبی صبی ولوکان نبیا۔

ایک دقیق بات اور سمجھ لینی چاہئے آنحضرت صلعم کے واسطے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ما کانَ محمّدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (محمد تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے خاتم۔)

یعنی آنحضرت کا کوئی نسبی اور جسمانی بیٹا نہیں جو جانشین ہو مگر مسیح موعود کے واسطے یتزوج ویولد لہ۔ فرمایا گیا۔ اور اُس کی نسبت یہ بھی الہام ہوا کہ کان اللہ نزل من السماء اس کی وجہ کیا ہے کہ نبی کریم کے تو ذکور میں سے کوئی ولد نہ ہو اور مسیح موعود کے ہو۔ پس واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو تمام اُمتوں کا سردار بنایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ انی جاعلك للناس اماما ایضا وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ ایضًا من ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسیٰ وھارون وکذلك نجزی المحسنین الخ یہ حضرت ابراہیم کی برکت سے ان کی اولاد میں بھی کامل لوگ ہوئے۔ مگر یہ معاملہ یہیں ختم نہیں ہوا جو لوگ محسنین ہیں (اللہ کی ذات وصفات کو دیکھنے والے ہیں) ان کو بھی ایسے ہی مراتب عطا کرینگے۔

اب چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کسی کے باپ نہیں تو اس سے ابتر ہونے کا شبہ پڑتا تھا (نعوذ باللہ من ذالك) اس لئے لکن حرف استدراک لایا گیا۔ اور جو وہم ما سبق سے پیدا ہوتا تھا۔ اس لئے دور کرکے فرمایا کہ آپ روحانی باپ ہیں اور تمام کمالات نبوت کے جامع ہیں۔ یعنی کامل ومکمل ہیں۔ اس لئے آپ کی مہر سے ولد روحانی یعنی نبی پیدا ہوتے رہینگے۔ جو اُمتی بھی ہوں اور نبوت جزوی بھی اُن کو حاصل ہو۔ تاکہ روحانی اولاد کا سلسلہ قیامت تک باقی رہے لیکن اولاد نرینہ نہ ہونے اور بلا فاصلہ ان کے جانشین نہ بننے میں یہ سِر تھا کہ اگر ایسا ہوتا تو درجۂ تکمیل کامل طور پر ظہور پذیر نہ ہوتا کیونکہ مثل مشہور ہے کہ تخم کچھ نہ کچھ اپنی تاثیر کرتا ہی ہے۔ ادھر آپ کے کمالات تکمیلی حضرت ابراہیم کے کمالات تکمیلی سے بھی بڑھ کر تھے پس اس لئے کہ کوئی شخص یہ گمان نہ کرنے پائے کہ یہ اثر تو تخم کی تاثیر کا اثر ہے بحکم الولد سر لابیہ کے بیٹے میں اُن کمالات کا کسی قدر ظہور پذیر ہو جانا ضروری تھا۔ لہٰذا آپ کے روحانی کمالات واسطے اظہار درجۂ تکمیل کے صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کے سینہ میں پہنچے جو آپ کی اولاد میں سے نہیں تھے تا ایک دُنیا پر ثابت ہو کہ آپ ایسے کامل ومکمل ہیں کہ غیروں تک بہ سبب حاصل ہونے کمال درجۂ تکمیل کے آپ کا اثر پہنچا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے ما صب اللہ شیئًا فی صدری الا صببتہ فی صدر ابی بکر۔ یعنی کوئی چیز علوم دینیہ ومعارف حقہ اسلامیہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ میں نہیں ڈالی۔ مگر کہ ابی بکر کے سینۂ صافی میں ڈالدی گئی۔ ہاں بالضرور جبکہ چند پشتوں کا فاصلہ واقع ہو گیا تو بہ سبب اس فاصلہ کے وہ وہم جاتا رہا تو پھر آپ کی اولاد بنی فاطمہ میں سے ہی کمل افراد پیدا ہوئے۔

دیگر واضح ہو کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلعم بنی اسمٰعیل میں سے ہیں۔ مگر چونکہ وعدۂ نبوت حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے خواہ اسمٰعیل ہو یا اسحاق الی یوم القیامۃ ہے اس لئے حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے مسیح موعود بنی اسحٰق سے ہوا۔ تا یہ پیشگوئی کذلك نجزی المحسنین کی بھی دونوں ولد سے پوری ہو وہ اس طرح سے کہ بنی اسمٰعیل میں سے تو ایک ایسے کامل اور مکمل سید المرسلین صلعم پیدا ہوں جن کی اُمت کنتم خیر امۃ کی مصداق ہو اور بنی اسحاق میں سے ایک ایسا نبی مسیح موعود پیدا ہو جو ہو تو احمد کا غلام۔ اور معہذا وہ نبی بھی ہو تاکہ وعدہ مندرجہ وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ وغیرہ کا بھی اس سے پورا ہو جائے۔ بقول شخصے

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار ۔ سہ نکتہا ہست
بے محرم اسرار کجاست

پس الحمد للہ کہ ہم اس پر ایمان لائے

اب ہم میں اور غیر احمدیوں میں فرق ہے۔ اور ہمیں مناسب نہیں کہ ان کے ساتھ شامل ہوں۔ اول یہ کہ ہمارے علاتی بھائی (غیر احمدی مسلمان مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جن پیشگوئیوں کی تکذیب کر رہے ہیں ہم ان کی تصدیق کرتے ہیں۔

دوم انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد۔ اس کا ماحصل یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے ہم ان کی اسی زندگی دُنیا میں نصرت کرینگے۔ اور پھر آخرت میں بھی۔ آگے رہا صرف مابعد الموت کی نصرت کا ہونا اور دنیا میں کوئی نمونہ اُس کا نہ ہونا تو اس کا ہر ایک فرقہ باطلہ بھی

مدعی ہوسکتا ہے۔ ہم نے خدا کے فضل سے اسی دُنیا میں اس نصرت الٰہیہ کے نظارے دیکھے۔ پس یہی ثبوت ہے آخرت میں رحمت الٰہی کے دیکھنے کا۔ کہاں ہے عصاء موسیٰ یعنی وہ موسیٰ جسنے عصیان کیا (الٰہی بخش) کہاں ہے وہ چراغ جس نے ظلمت پھیلائی۔ پھر وہ کفر پھیلا کفر جو سارے ہندوستان میں پھرا اور اپنی تمام کوششوں میں ناکام رہا۔ وہ مخالف جس نے اپنے رسالہ میں لکھدیا کہ " محمد احسن" توبہ کریگا۔ مگر محمد احسن تعالےٰ کے فضل سے اب تک اپنے عقیدہ پر قائم ہے۔ اس نے ساعتہ العسرۃ میں قریب ۱۰۰ روپے کی ملازمت چھوڑ دی۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا الآیہ

قریب چار ہزار روپے کے مکان کو خیر باد کہی ثم اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ لیکن ہمارا دشمن انی مھین من اراد اھانتک کے الہام کے نیچے آگیا۔ یہ الہام بھوپال میں مجھے پہنچا تھا اور اسی کے ساتھ ہے انی معین من اراد اعانتک سو دونوں جلوے اپنی زندگی میں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے فالحمد للہ علی ذالک

پھر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اور حضرت فاضل ایم۔اے ہمارے سلسلہ کے ایک نوجوان مقرر و محرر ہیں انھوں نے بھی تبلیغ میں اس نصرت الٰہیہ کے جلوے دیکھ لئے اور دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ دیکھینگے۔

جزاھم اللہ فی الدارین خیرا

اب میں اس آیت کیطرف رجوع کرتا ہوں کہ اس میں تین باتوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ پس واضح ہو کہ لا اور پھر الّا جو نفی اور اثبات کے لئے آتا ہے وہ اثبات کے لئے آتا ہے۔ پس فرماتے ہیں کہ خیر منحصر انھیں تین باتوں میں ہے ایک امر بالصدقتہ یعنی جیسے واجبات اور تبرعات ہیں جتنے حسنات مالیہ ہیں ان کی تائید کے لئے حکم دینا۔ جو نفع جسمانی کا خلائق کو پہنچاتا ہے۔ دیکھو قادیان میں کتنی مدّیں جاری ہیں۔ یتامیٰ۔ مساکین ابناء السبیل وغیرہ وغیرہ دوم امر بالمعروف جو نفع روحانی کا پہنچانا ہے یعنی ہر ایک نیکی کا کام جو مشہور اور پسندیدہ شرع اسلام کا ہو اُس کا امر کرنا اصلاح بین الناس جو دفع ضرر مطلق کا ہے یعنی لوگوں میں اصلاح کرنا۔ انکو اعمال صالحہ کی ترغیب دینا۔ گویا صدقہ میں نفع جسمانی غالب ہے۔ اور معروف میں نفع روحانی غالب ہے اور اصلاح بین الناس میں دفع ضرر ہے۔ اور قادیان کی صدر انجمن احمدیہ اور دیگر اراکین سلسلہ انھیں تین باتوں کا حکم کرتی ہیں۔ اور اس کا عملدرآمد بھی رکھتی ہیں۔ اللھم زد فزد۔

پھر یہ تینوں باتیں ہوسکتا ہے کہ ریا سے ہوں اس لئے فرمادیا کہ ابتغاء مرضات اللہ یعنی جو ان کاموں کو محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب کے لئے کرے قریب ہے کہ ہم اسے بہت ہی بڑا اجر بخشینگے۔

میرے دوستو اللہ تعالیٰ کے وعدے بڑے سچے ہیں اور وہ تمھیں تمام قوموں پر روحانی فتح دیگا۔ اور ان کے دلوں کو تمھاری طرف پھیر دیگا۔ اور اس کا یہ بھی وعدہ ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ اس آیت پر بشارت کی نسبت تمام مفسرین و محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے زمانہ کے لئے ہے اب چونکہ سیفی قوت سے دین کے متعلق قلوب انسانی پر کامل اثر نہیں ہوسکتا اس لئے لا محالا یہ کام اظہار دین اسلام کا براہین قاطعہ و حجج ساطعہ سے ہونا تھا۔ چنانچہ یہ اظہار دین براہین احمدیہ نے کیا بعدہٗ یہ کام اظہار دین اسلام کا ریویو آف ریلیجنز سے ہوا جو حضرت اقدس کے حکم سے جاری ہوا ہے دیکھو لیظھرہ علی الدین کلہ کا ترجمہ کیا ہے۔ کیا دُنیا کے مذاہب پر نظر اُس میں نہیں ہے۔ جو اسی رسالہ کا نام اُسوقت رکھا گیا ہے جو کسیکو بوقت تسمیہ کے اس آیت کا خیال بھی نہیں گذرا تھا۔ پس کیا اعجازی رنگ میں ریویو آف ریلیجنز کے متعلق اس آیت میں پیشینگوئی نہیں ہے۔ یہ رسالہ بھی مسیح موعود کی تحریک سے جاری ہوا۔ اور اب مولانا محمد علی صاحب ایم۔اے کا ہاتھ اس کو چلا رہا ہے۔ گویا یہی رسالہ ہے جسکے ذریعہ خیالات باطلہ و عقائد فاسدہ کا ابطال کیا جاتا اور لیظھرہ علی الدین کلہ کا نظارہ دُنیا میں تماشا ہو رہا ہے۔ ورنہ کوئی بتادے کہ کسی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ہی کیا ہو۔ اور پھر اُسنے رسالہ دنیا کے مذاہب پر نظر بھی جاری کیا ہو۔ اور ایسا ہی اللہ تعا کا یہ سلسلہ مدام جاری رہیگا۔

پھر ہمارے پاس وہ لشکر ہے جو آیات محمد رسول اللہ والذین معہ اشدّاء علی الکفار رحماء بینھم الی آخر السورۃ میں مندرج ہے۔ جس کی تقریر عید کے دن کی گئی تھی۔ اور ہمارے دوست فاضل اکمل نے لے لکھ کر بدر میں چھپوا دیا ہے اب بحکم اللہ لکل ظھر بطن کے علاوہ بیان سابق کے ایک اور بطن قرانی کو بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تمام حروف تہجی اولھا الی آخرھا ان آیات کے کلمات میں موجود ہیں۔ اس میں گویا یہ اشارہ ہے کہ تمام اوامر و نواہی جو ان حروف سے شروع ہوتے ہیں ان پر والذین آمنوا معہ یعنی جماعت کے لوگ ثابت قدم رہیں۔ اوامر کی تعمیل نواہی سے اجتناب کرتے رہیں۔

ا - امانت - ایمان - اخلاص - ب - برکت بر - ت - توکل - تقویٰ - ث - ثواب - ج جہاد (یعنی مجاہدہ فی الدین -) جود - ح - حیا - حکمت خ خشوع وخضوع - د - دعا ذ ذکر اللہ و ذکاوت ر - رافت و رحمت - ز زکوۃ - س سعادت سلامت - سخاوت - ش شکر ص صبر ض ضحایا - ضوء ایمانی - ط طہارت - ظ ظہور دین کا ع - عافیت - عدل - علم - عزم - محبت غ غنا از خلق غور و فکر در امور دین - ف - فہم - فراست - ق قناعت - ک کرم - ل لیاقت م معرفت - ن - نور - نشاط - و وقار - وفا ہ ہمت - ہدایت خلق - ی یقین -

ناظرین کو چاہیے کہ لیسے نواہی بھی استخراج کر لیویں - جن کے اوائل میں یہ حروف موجود ہوں - اب یہ تمام باتیں ہم میں جمع ہوجائیں تو بقول شخصے ع آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری (؟) توان گرفت - انشاء اللہ تعالیٰ (فسوف نؤتیہ اجراً عظیما) ہم کو بہت بڑا اجر عظیم ملیگا۔

خطبہ حضرت فاضل امروہوی

حضرت مولوی محمد احسن صاحب کے

جس خطبہ کا وعدہ ۱۲- جنوری کے اخبار میں کیا گیا تھا وہ درج ذیل کیا جاتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اول آپ نے سورہ قلم پڑھکر ایک تمہید بیان فرمائی کہ اکثر حاضرین کو معلوم ہوگا کہ سابقہ خطبوں میں زمانہ مسیح موعود کو ایک بڑی فتح مبین کا زمانہ ثابت کیا گیا ہے۔ کیونکہ سورہ فتح کی اکثر آیات حضرت موعود کو الہام بھی ہوئی ہیں۔ اور مفسرین بھی اسطرف ناظر ہیں کہ پیشینگوئی مندرجہ آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ زمانہ مسیح موعود میں پوری ہوگی اور واقعات بھی شہادت دے رہے ہیں کہ یہی زمانہ بعثت مسیح موعود کا زمانہ ہے چنانچہ حضرت اقدس کے الہامات میں سے یہ الہام بھی ہے کہ الرحمٰن علم القرآن والخیر کلہ فی القرآن اور یہی زمانہ وہ زمانہ ہے جو مصداق ظہور القلم کا ہے - اس سورۃ القلم کے بعض مضامین

کو حضرت مسیح موعود کے الہامات سے ایک خاص مناسبت ہے بلکہ دیگر مضامین قرآنی پر جب تدبر کیا جاتا ہے تو واقعات حال کو اُن مضامین کے ساتھ بڑی مناسبت معلوم ہوتی ہے۔ یعنی جبکہ مخالفین دین اسلام کے بلاوائل زمانہ بعثت میں واقعہ ہوئے ویسے ہی واقعات کسی کسی رنگ میں آخری زمانہ مسیح موعود میں مشاہد ہوتے ہیں۔ اور جو وعدہ ہائے نصرت و فتح کے مومنین مخلصین کے لئے بعثت حضرت سید المرسلین کے وقت میں صادر ہوئے ویسی ہی فتوحات مسیح موعود کے مومنین مخلصین کو نظر آ رہے ہیں۔ پس یہ کیا نشان صداقت مسیح موعود کا ہے کہ جس میں ایسا تطابق بین کا نظارہ جلوہ گر ہو رہا ہے۔ کیا سچ فرمایا حضرت اقدس نے ؎

بہار جاوداں پیدا ہے اُسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

اس تطابق کو دیکھ کر ہمارے ایمانوں میں کیسی تازگی و قوت پیدا ہوتی ہے جس سے ہمارا رواں رواں مسرور اور خوشنود ہوتا ہے۔ گویا کہ قرآن شریف کا نزول از سر نو ہو رہا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود کے ہزاروں الہامات پُورے ہوتے دیکھ کر ایک دوسری تازگی اور قوت ایمان میں پیدا ہوتی ہے۔ پھر مخبر صادق کی متعدد پیشگوئیاں عظیم الشان جو اس زمانہ میں ہم نے پُوری ہوتی دیکھ لیں اُنسے سہ چند قوت ایمان کی بڑھ جاتی ہے۔ پھر اس موعود مہدی کے زمانہ کو دیکھ کر اصل حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین کی صداقت در صداقت ثابت ہوتی چلی جاتی ہے۔ سچ فرمایا مولوی روم نے ؎

چونکہ گل رفت و گلستاں شد خراب ۞ بوئے گل را از کہ جوئیم از گلاب

پس یہی تو وہ فتح مبین ہے جو انا فتحنا لک فتحا مبینا میں ارشاد فرمائی گئی ہے۔ جس کا آغاز حضرت صلعم کی بعثت کے زمانہ سے ہوا۔ اور انتہا اس کا اس زمانہ مسیح موعود میں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک رہیگا۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ پس نہایت خوش حالی اور مبارکی ہے ہماری جماعت کے لئے جو مخبر صادق کی پیشگوئیوں کی تصدیق کے درپے ہو رہی ہے۔ اور ویل ہے مخالفین پر جو تکذیب کے درپے ہیں۔ یاد رکھو کہ قرآن مجید میں ہر جگہ تکذیب کی مذمت آئی ہے۔ سورۃ رحمٰن میں اغلب کہ اکتیس جگہ فبای الاء ربکما تکذبان وارد ہوا ہے۔ اور سورۃ المرسلات میں دس دفعہ ویل یومئذ للمکذبین ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اور تصدیق کے لئے تو یہانتک ہدایت فرمائی گئی وقد جاءکم بالبینت من ربکم وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔ یہ کتنا عظیم الشان صدق ہے کہ مکذبین خواہ ملہم ہوں یا غیر ملہم اُنھوں نے اس صادق کی تکذیب کر کے اس مدت ۱۸-۱۹ سال میں بجز نامرادی اور ناکامی کے کونسا نتیجہ حاصل کیا اور اس صادق کو کیسی کیسی کامیابی حاصل ہوئی صدق اللہ تعالیٰ انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد۔ دیکھو اس آیت کی تفسیر پہلے کر چکے ہیں۔

اگرچہ بعض مکذبین نے حضرت اقدس کی عمدہ تعلیم کی نقل تو اُتاری ہے مگر خدا کے نشانوں کی نقل نہیں اُتار سکے ؎

حرف درویشاں بدزدد مرد دوں ۞ تا بخواند بر سلیم او فسوں

پس اس لئے میں بار بار کہتا ہوں کہ یہ زمانہ فتح مبین کا ہے۔ اب بعض جلیل سورۃ القلم کی طرف نظر کرو۔ کہ آنحضرت صلعم کے لئے فرمایا گیا۔ اقرء۔ اور مسیح موعود کے لئے الہام ہوا اُملوا کیونکہ آنحضرت صلعم اُمی تھے لکھ نہ سکتے تھے بلکہ ظہور القلم اِن کے نشانات میں سے آیا ہے۔ خلق الانسان من علق میں اسطرف اشارہ ہے کہ جیسے ہم نے خونِ بستہ کو انسان بنا دیا اور روح انسانی ڈالکر اسکو ایسی عقل و تمیز عطا فرمائی۔ کہ تمام کائنات سے اسکو افضل کر دیا اگر ہم انسانوں میں سے کسی انسان کو اپنی وحی اور الہام سے مشرف فرماویں تو اسکو کیوں بعید سمجھتے ہو پھر دیکھو کہ ہزاروں برس کے پچھلے زمانہ کی باتیں اسی قلم کے ذریعے سے ہم تم کو تعلیم کرتے ہیں کہ علم بالقلم اگر آئندہ زمانہ کے واقعات کی خبر ہم اپنے ملہم کو عطا فرماویں تو اس میں کیا استبعاد ہے کیونکہ ہم تو اِنتہائی درجہ کے کریم ہیں پس اس زمانہ میں سب نظارہ تعلیم بالقلم کا بھی موجود ہے اور دوسرا نظارہ علم الانسان ما لم یعلم کا بھی موجود ہے ہزاروں پیشگوئیاں مخبر صادق صلعم اور مسیح موعود کی ہم نے پوری ہوتی ہوئی دیکھ لیں۔ مکذبین کی نسبت اشارہ کیا جاتا ہے کہ مکذب اپنی سرکشی اور تکذیب کو چھوڑ دیں اور اس بات کو دیکھیں کہ یہ جری اللہ فی حلل الانبیاء سوا ان عقائد صحیحہ کے جو مندرجہ کتاب سنت اور اعمال صالحہ کے جو امر و نواہی میں ارشاد ہیں اور کونسی چیز کی تعلیم کر رہا ہے۔ اور ہدایات قرآنی اور تقوے کے سوا اس کی تعلیم میں کونسے محرمات یا شرک و کفر کی تعلیم ہے جس کی تکذیب کیجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو علیم و خبیر ہے اس کو تو فریقین کے ذرہ ذرہ احوال کی خبر ہے اس لئے مکذب لوگ باز نہ آئے تو آخیر عذاب الٰہی آنے والا ہے۔ یہاں پر میں دو مکذبوں کا ذکر کرتا ہوں (اول) ابوجہل جو اپنی شرارتوں اور سرکشیوں کے سبب جنگ بدر میں ہلاک ہوا اور آنحضرت صلعم کو طرح طرح سے ایذائیں اور تکلیفیں پہنچاتا تھا۔ اور اپنی سبھا اور سماج اور جماعت مشرکین قریش پر بڑا فخر و ناز تھا اور اُس کا سر جنگ بدر میں بموجب وعدہ الٰہی کے گھسیٹا گیا۔ اور خفی فرشتوں کے حوالہ کیا گیا۔ جسکی نسبت ارشاد ہے۔ کلا لئن لم ینتہ لنسفعا بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ۔ وہ اپنی پیشانی کے بالوں کو خوب درست کیا کرتا تھا مگر اللہ کے نزدیک وہ پیشانی جھوٹی تھی یعنی طرح طرح کے جھوٹ آنحضرت صلعم پر باندھتا تھا اور ہزاروں کفر اور شرک و معاصی میں خطا کار اور گرفتار تھے۔ پھر فرمایا جاتا ہے فلیدع نادیہ سندع الزبانیہ۔ یعنی اگر سماج اور جماعت قریش کی اس کے کچھ کام نہ آئی کیونکہ خفی اور ہیبتناک فرشتوں نے اُسکو دوزخ میں دھکیل دیا۔ ابوجہل کی نسبت نبی کریم نے ارشاد فرمایا ہے کہ فرعونی اشد من فرعون موسیٰ۔ کیونکہ اسے بوقت جدا ہونے اپنے سر کے کلمات گستاخانہ کہے لیکن فرعون نے بوقت غرق ہونے کے قال اٰمنت انہ لا الٰہ الا الذی اٰمنت بہ بنوا اسرائیل۔ یہ تو حال ہے ابوجہل و فرعون کا۔ اب سنو مسیح موعود کے فرعون کو اس کی نسبت حضرت جری اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ میں نے دیکھا جس کی آنکھوں سے خون ٹپکتا تھا اور اس نے مجھے کہا کہ لیکھرام کہاں ہے۔ اور ایک قصیدہ میں ارشاد فرمایا ہے ؎

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ ۞ بترس از تیغ برانِ محمدؐ

پھر اس کی نسبت الہام ہے کہ عجل جسد لہ خوار لہ نصب و عذاب اشتہار دیتے ہیں کہ میری دعا قبول ہو چکی ہے۔ اگر تمھارا مذہب سچا ہے تو اپنے پرمیشور سے پرارتھنا اور دعا کرو کہ وہ اس قطعی موت سے بچ جاوے۔ اب یہ پیشگوئی اور استجابت دعا جو تمام دُنیا میں مشہور ہو چکی ہیں وہ پورے طور پر واقعہ ہو گئیں۔ باوجودیکہ یہ فرعون بھی اپنی سبھا اور سماج پر بڑا فخر اور ناز کرتا تھا لیکن کون نہیں جانتا کہ اس پر وہ عذاب موعود کیسی عظمت و شان سے واقعہ ہوا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی اور نجم ہدیٰ وغیرہا کو لفظ نادیہ ندا سے مشتق ہے جسکے معنے بخشش اور عطیہ کے ہیں۔ یا ندوہ سے مشتق ہے جس کے معنے مجمع کے ہیں۔ یہاں دونوں معنے صادق آسکتے ہیں کیونکہ سبھا اور سماج آریوں کی اس کو عطیہ یعنی بخشش بھی کرتی تھی اور نیز اجتماع کر کے جلسیں بھی کرتا رہتا تھا اور اس سے دار الندوہ یاد آتا ہے جہاں کہ قریش مشرکین جمع ہو کر آنحضرت صلعم کی ایذا دہی میں مشورہ کرتے تھے۔ پس جبکہ صدہا یہ الہام بدر شور سے پُورے ہوئے کہ جو الہام ذریت طیبہ کے لئے ہیں کیا وہ پورے ہونگے۔ کلا و حاشا ضرور پورے ہونگے ایہا الاحباب! ان الہامات پر بھی کامل ایمان ہونا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ نؤمن ببعض ونکفر ببعض کی وعید میں کوئی آجائے نعوذ باللہ خصوصاً ایسی حالت میں کہ آثار اُن الہامات کے پُورے ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے ہماری کل جماعت کے وہ امام ہیں اور اُنھوں نے تھوڑی ہی عرصہ میں ایسی غیر معمولی ترقی کی ہے جیسے کہ الہام میں نفی اور ہینے تو ارہاص کے طور پر یہ سب ارشاد شامل کئے ہیں اس لئے میں مان چکا ہوں کہ یہی وہ فرزند ارجمند ہیں جنکا نام محمود احمد سبز اشتہار میں موجود ہے۔

الحمد للہ الذی ہدانا لہذا اللھم رب الناس اذہب الباس لمولانا نور الدین۔ واشفہ انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما۔ آمین یا رب العالمین۔ اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ لی ولامیر المومنین۔ وایدا الاسلام ببقائہ والمسلمین۔ (آمین)

(راز الحکم)

جگہ کو غیر کنفی سمجھ کر اسبات پسند دیا کہ کل کسی مکان پر شام کا لیکچر ہو۔
نمائش کے باعث تمام ہال اور وسیع مکان خالی نہ تھے بہت سوچ اور تلاش کے بعد شہر کے قاضی صاحب کا مکان خیال میں آیا۔ ہمیں تو سخت حیرت تھی کہ قاضی صاحب کس طرح احمدی لیکچروں کے لئے اپنا مکان دینگے۔ خصوصًا جبکہ ایک ہفتہ پہلے مولوی ثناءاللہ امرتسری کے وارد الہ آباد ہونے پر قاضی صاحب نے اپنے وعظ جمعہ میں فرمایا تھا کہ لوگ اس شخص کی وعظ میں شریک ہوں۔ شان ایزدی ہے کہ وہی قاضی صاحب جنھوں نے منکر امرتسری کی اس طرح عزت کی۔ ہمیں لطیب خاطر نہ صرف اپنا مکان ہی دیا بلکہ آئندہ ہر روز دن وہ دیگر انتظام لیکچر کے بھی کفیل ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ اُنکو جزائے خیر دے کہ اُنھوں نے اس طرح سے افزائی کرکے ہمیں اعلان کلمۃ اللہ میں کافی امداد دی۔ (باقی آئندہ)

مدح صادق

کیں بیاں ہیں ہوا ادا مدح بیانِ صادق
ماہیٔ چشمۂ کوثر ہے زبانِ صادق

کون ہے ساقیٔ کوثر؟ وہی احمدؐ پیارا
جس کے قرآن کا ہر نقطہ نشانِ صادق

تیم احمد کا ہے آئینۂ نورِ احدی
قابَ قوسین سے ثابت ہے مکانِ صادق

اتّباع اُس کی بنا دیتی ہے حق کا محبوب
شان والوں میں بڑی شان ہے شانِ صادق

اس میں چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا
سب جہانوں سے جدا ہے یہ جہانِ صادق

ہر طرف زور بلاؤں کا ہوا دُنیا میں
امن کی جا ہے فقط دارِ امانِ صادق

دل وجان لیتے ہیں ایمان دیا کرتے ہیں
بس اسی طور پہ چلتی ہے دُکانِ صادق

دشمن و دوست کو دیجاتی ہے دعوت یکساں
وسعتِ حوصلہ سے بچھتا ہے خوانِ صادق

تیر پر تیر چلے آتے ہیں اعدا کے لئے
جب کبھی کھنچتی ہے دُنیا میں کمانِ صادق

تحفہ و تحنت میں کچھ فرق سمجھتے ہی نہیں
ایسے سرمست ہیں پیمانہ کشانِ صادق

اپنے دشمن کو بھی جنّت کی بتاتے ہیں راہ
کیا کہوں وصفِ دلِ فیض رسانِ صادق

ایک طوفان وہ عالم میں بپا کرتی ہے
جب چلے دیدۂ خونابہ فشانِ صادق

سرِ دشمن کو کچل دیتا ہے دم کے دم میں
غیب سے پڑتا ہے جب سنگِ گرانِ صادق

کیوں فدا ہوں نہ ہر اک لفظ پہ سو سو جانیں
دلربا ہوتا ہے اندازِ بیانِ صادق

بادشاہوں کو تو فوجوں کا سہارا ہوگا
ایک اللہ ہے بس حافظِ جانِ صادق

ایک عالم کو بٹھا دیتا ہے گھائل کرکے
جب کبھی اُٹھتا ہے یہ دردِ نہانِ صادق

سنگدل کیوں نہیں تو قہرِ خدا سے ڈرتا
عرشِ اعظم کو ہلا دیگی فغانِ صادق

اُس کے کانٹوں سے بھی پھولوں کی ہی خوشبو آتی
رشکِ صد گلشنِ عالم ہے خزانِ صادق

بول اُٹھا پڑھ کے بخاری کی حدیثیں اکمل
لعلِ خوشرنگ اُگلتی ہے یہ کانِ صادق

اخبار بند کرنے کی ایک عجیب وجہ

ہمارے ایک مکرم دوست نے اخبار بدر کو اس واسطے بند کرادیا ہے کہ اُنھوں نے تبلیغی کارڈ منگوائے تھے اور لکھا تھا کہ قیمت پھر دونگا۔ مگر منیجر نے کارڈ وی پی کر دئے۔ اور لکھا کہ کارڈ تھوڑے سے ہیں اور مانگ بہت ہے اس لئے وی پی ہی کرتا ہوں۔ ان فقرات کو ہمارے دوست نے دلخراش سمجھا ہے کارڈوں کا وی پی واپس کر دیا ہے اور اخبار بھی بند کرا دیا ہے

گویا کہ اخبار وہ صرف اس واسطے خریدکرتے تھے کہ ان کو عندالطلب کتابیں قرض دیجایئں اگر وہ یہ خیال کریں کہ مجھے بے اعتبار جانا ہے تو یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اخبار کی قیمت وہ عمومًا مابعد ہی دیتے رہے ہیں۔ اور اب بھی بقایا ان کی طرف ہے۔ اخبار کی قیمت بہت سے دوست پیچھے دیتے ہیں۔ مگر کتابوں وغیرہ کے متعلق یہ دستور کبھی دفتر بدر میں جاری نہیں ہوا۔

نیک مثال

چودھری غلام سرور صاحب گرداور قانونگو اور منشی محمد عبداللہ منشی سعدی سرگودہ نے محض خدا کی خوشنودی اور سلسلہ کی خدمت کیخاطر احمدی احباب سے چندہ فراہم کرنے کی تکلیف گوارا فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ اس غرض کے لئے چھپی ہوئی مجلد رسید بکیں ان کو دی گئی ہیں اُمید ہے کہ احباب چندہ کی وصولی میں ان کی مدد فرمائینگے۔ جو لوگ چندہ دینگے ان کو ان کی تشفی کے لئے چھپی ہوئی رسید دینگے۔ جس کا مثنیٰ کاپی میں ان کے پاس رہیگا۔

(سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

المنیر جھنگ

اخبار جھنگ سیال کے زہر کا تریاق ضروری تھا۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ المنیر جھنگ سے نکلنا شروع ہوا۔ اڈیٹر صاحب موجودہ مضامین سے ایک قابل متین اور اپنے فرائض اڈیٹری سے آگاہ آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ ۱۶-صفحہ کا اخبار صرف دو روپے سالانہ میں ہفتہ وار ارزاں ہے۔ آپ نے ۱۱-جنوری کے پرچے میں احمدیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور حضرت امیر کے اس حکم پر کچھ کہا ہے جو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے بارے میں ہے۔

اڈیٹر المنیر پر واضح ہو کہ یہ حکم بانی سلسلہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ السلام کا وحی الٰہی کے مطابق ہے۔ اور اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ آپ اس کے لئے بدر کے اس سلسلہ مضمون کو پڑھیں جو غیر احمدی کے پیچھے نماز کی ممانعت کے بارے میں ہے۔ مختصر طور پر عرض کرتا ہوں۔ کہ امام [illegible] قوم کا رسی پر زن نے ٹو ہے اور کوئی رسی پر سے زن نے ٹو نہیں ہو سکتا جب تک وہ پچھلے مقتدیوں کا حقیقی بہی خواہ اور ان کی خیر خواہی کا اپنے اندر خلوص قلبی کے ساتھ جوش نہ رکھتا ہو۔ آپ ایمان سے کہئے کیا غیر احمدی امام ان آرزوؤں کے متعلق جو ایک احمدی اپنے دل میں رکھتا ہے کہ الٰہی یہ احمدی سلسلہ اکناف عالم میں پھیلے دعا کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ وہ تو اس سلسلہ کی تباہی کے لئے دعا کریگا پس احمدی کس طرح اُس امام کی اقتدا میں کھڑا ہو سکتا ہے۔

یہ تو مکفرین و مکذبین کا حال ہے۔ دوسرے غیر احمدیوں کے بارے میں یہ سوال ہے کہ حضرت امام کو کیا سمجھتے ہیں؟ مؤکد بہ قسم ۲۵ سال سے یہ دعویٰ شائع کرتے رہے کہ مجھ پر وحی الٰہی نازل ہوتی ہے۔ کہ میں خدا کیطرف سے مسیح موعود ہوں۔ اب ان کا یہ دعویٰ دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ مفتری ہیں اور پھر ہمارے امام کو مفتری سمجھنے والا ہمارا امام کیونکر بن سکتا ہے یا وہ سچے ہیں پس سچے ہونے کے حالات میں اہل سنت وجماعت کے عقیدہ کے مطابق انکا فرض ہے یا نہیں کہ فبایعوہ کی تعمیل میں ان کی بیعت کریں۔ پس وہ کیوں بیعت نہیں کر لیتے۔ اگر وہ متردد ہیں تو اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ ہم بھی پھر ان کے بارے میں متردد ہیں کہ انھیں کیا سمجھیں۔ امام الائمہ کا مکفر بحکم حدیث کافر ہے اور مکذب بحکم من کفر بعد ذلک فاولٰئک ھم الفاسقون فاسق۔ فاجر۔ (وان الفجار لفی جحیم)

BADR – QADIAN

بدر

قادیان

Reg. No. L. CCLXXXVIII

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

جلد ۱۰

پنجم صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ فروری ۱۹۱۱ء مطابق ۲۱ ماگھ سمت ۱۹۶۷

پس سمجھاؤ گر قادیاں آؤ گے تم

اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور، ظلم و خیانت، فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنا دیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر وفات تک قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا \
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا \
اندرین دین آمدہ از مادریم \
ہم برین از دار دنیا بگذریم \
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست \
بادۂ عرفان ما از جام اوست \
آن رسولے کش محمد ہست نام \
دامن پاکش بدست ما مدام \
مہر او باشیر شد اندر بدن \
جان شد و با جان بدر خواہد شدن \
ہست او خیر الرسل خیر الانام \
ہر نبوت را برو شد اختتام \
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود \
آن نہ از خود از ہمان جا بود \
اقتدائے قول او در جان ماست \
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست \
آن ہمہ از حضرت احدیت است \
منکر آن مستحق لعنت است \
معجزات او ہمہ حق اند و راست \
منکر آن مورد لعن خداست \
معجزات انبیاء سابقین \
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین \
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست \
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست \
یک قدم دوری ازان عالی جناب \
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

تمام خریداران اخبار ہذا جن کی قیمت پیشگی ختم ہو جائیگی ان کا اخبار جاری نہ ہوگا۔ خط لکھتا جبکہ روپیہ بھیجیں تو اپنی کا نمبر لکھنا چاہئیے۔ جو خریدار صاحب معذور ہے رسید اخبار میں چھاپی جاوے گی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاوے گی البتہ جو صاحب دستی قیمت ادا کریں انکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

مینیجر بدر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے یہ ہیں (ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا) اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۲ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں: آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و احادیث صحیحہ کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کوشش کرتا رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم رکھنے اور قائم کرنے میں سعی کرونگا۔

از بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح

سلمہ الرحمٰن کی حالت بفضلہ تعالیٰ بتدریج رو بصحت ہے گذشتہ ہفتہ میں کوئی نئی تکلیف پیدا نہیں ہوئی سردی لگنے کے سبب ایک دو روز سر میں درد رہا۔ اور گاہے گاہے رات کو بسبب بیخوابی کے بےچینی ہو جاتی ہے۔ زخم تیسرے حصے سے زائد بھر گیا ہے زخم کا اپریشن رخسار کی ہڈی تک تھا اور ہڈی ننگی ہو گئی تھی جس سے بعض ڈاکٹر صاحبان نے خوف ظاہر کیا تھا کہ شاید ہڈی پر گوشت نہ چڑھے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہڈی کا بہت سا حصہ گوشت سے ڈھک گیا ہے۔ اور خطرہ جاتا رہا۔ ہنوز نماز لیٹے ہوئے پڑھتے ہیں۔ بہت آہستگی سے بول سکتے ہیں۔ اور اطباء منع کرتے ہیں کہ زیادہ تر آپکو باتیں کرائی جائیں۔ اس سے ضعف پیدا ہوتا ہے بنا بریں باوجود اس ضعف کے کسی کسی وقت خدام کو پند و نصائح سے متمتع کرتے رہتے ہیں۔ قرآن شریف سنتے ہیں گذشتہ اتوار کو حضرت خواجہ کمال الدین صاحب و حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب تشریف لائے ہوئے تھے اس سے گذشتہ ہفتہ میں جب خواجہ صاحب تشریف لائے تھے تو حضرت صاحب نے انکے لکھے ہوئے کسی مضمون کے متعلق انہیں کچھ سمجھانے کا ارادہ ظاہر کر کے فرمایا تھا کہ ایک دن ٹھہر جائیں لیکن چونکہ خواجہ صاحب نے سیالکوٹ جانا تھا اس واسطے دوسرے ہفتہ حاضر خدمت ہونے کا وعدہ کر گئے تھے چنانچہ اس دفعہ حضرت صاحب نے خواجہ صاحب موصوف کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جس مضمون کے متعلق میں آپکو سمجھانا چاہتا ہوں وہ گناہ کا مضمون ہے۔ جس پر آپ کچھ لکھ چکے ہیں پس حضرت صاحب نے اپنی نوٹ بک منگوائی اور گناہ کی حقیقت پر ایک مختصر سی تقریر کی جس کو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے لکھ لیا ہے۔ امید ہے کہ اگلے اخبار میں انشاء اللہ درج اخبار کیا جائیگا۔

ایک سرحدی افغان احمدی مولوی نے عرض کی کہ میں اپنے علاقہ کے ایک سردار کو تبلیغ کرنا چاہتا ہوں۔ کیا حضور کی اجازت ہے۔ فرمایا میں رات کو استخارہ کر کے جواب دونگا۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسی جگہ ہیں اور حضرت صاحب کی خدمت میں مصروف ہیں۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب جنہوں نے بیماری کے دوران میں نہ صرف طبی خدمت کی ہے بلکہ رات دن برابر ہر طرح خدمت میں جوش کیساتھ مصروف رہے ہیں دو روز سے ایک ضروری کام کے واسطے راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب یہیں تشریف فرما ہیں۔ گذشتہ جمعہ کو جو انہوں نے نہایت عمدہ خطبہ مسجد اقصیٰ میں کہا وہ دلوں پر خاص اثر کرنیوالا اور حضرت موصوف کی خوبصورتی کو سامعین کی نگاہوں میں ہر لحظہ بڑھانے والا تھا مجھے افسوس ہے کہ رپورٹر بسبب کی گنجائش اسکے خلاصہ میں اس کی خوبیاں کماحقہ نہیں دکھلا سکا۔

شیخ یعقوب علی صاحب کی چچی مرحومہ کا جنازہ لاہور سے لایا گیا۔ اور ایک شاندار جماعت کے ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب نے نماز جنازہ ادا کی جسکے بعد مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اللھم ارحمھا واغفرلھا

اس ہفتہ میں میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور اور میاں معراج الدین صاحب پروپرائٹر بدر۔ میاں شمس الدین شملہ و دیگر برادران مختلف مقامات سے تشریف لائے۔

احباب کے خطوط بیماری کے سب طرف سے برابر آ رہے ہیں اور ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جماعت برابر دعاؤں میں مصروف ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ خوشی کی بات ہے کہ ہماری بیماری کے ایام میں جماعت اللہ کیطرف متوجہ ہو۔

فرمایا مجھے آرام یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے ویسی ہی محبت ہے اور قرآن اور رسول اللہ سے ویسی ہی محبت ہے اور مجھے دنیا کا کوئی غم نہیں اور اولاد کا کوئی فکر نہیں احباب کے خطوط سے ظاہر ہے کہ کس قدر جوش کے ساتھ ہر طرف جماعت دعاؤں میں متوجہ ہے ہمارے دوست منشی ہاشم علی صاحب احمدی گرداور سرویل گڈھ اور برادر حامد حسین خانصاحب میرٹھ سے تاکید کرتے ہیں کہ احباب کو حضرت کے لئے دعا کیطرف متوجہ کیا جاوے منشی ہاشم علیصاحب لکھتے ہیں کہ میں دوستوں کو اس مضمون کے خط لکھتا رہتا ہوں۔ حکیم محمد صالح صاحب سانگلہ سے لکھتے ہیں کہ میں حضرت کی علالت کے سبب دیوانہ سا ہو رہا ہوں اور مختلف جگہوں میں جا کر دعائیں کرتا ہوں۔ سکندر علی خانصاحب کو گڑھی حبیب اللہ میں ایک دن خط نہ ملا تو تار دیا یا نظیر خانصاحب کا منصوری سے تار عیادت آیا۔ بابو فرزند علی صاحب شملہ سے اور سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ حضرت کی صحت کیواسطے خاص طور پر دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ سبکو جزائے خیر دے۔

سلوک

اب ہم وہ بیش بہا الفاظ درج کرتے ہیں جو منگل سے پہلی رات کو حضرت نے ایک خادم کو لکھائے اور مولوی فضل دین لونی نے قلمبند کر کے ہمیں مرحمت فرمائے ہیں۔

"بوقت شام ۳۰ جنوری ۱۹۱۱ء حضرت خلیفۃ المسیح نے مخدوم میاں محمد صادق صاحب کو بلوایا۔ اور فرمایا قلم دوات لاؤ میں تمکو ایک بات بتاتا ہوں اسکو معمولی نہ سمجھیو۔ بہت بڑی بات بتاتا ہوں۔ فرمایا قرآن کریم کی یہ آیت تین مرتبہ پڑھو اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم ان فی ذلک لرحمۃ وذکری لقوم یؤمنون مخدوم صاحب کے تین مرتبہ پڑھنے کے بعد فرمایا۔ اللہ پاک اس آیت میں تمام منازل سلوک کے لئے فرماتا ہے۔ کیا انکو یہ کتاب (قرآن کریم) جو ہم نے محمد رسول اللہ صلعم پر نازل کی ہے کافی نہیں مومنوں کے لئے اسی میں رحمت ہے۔ اور اسی میں تمام ذکر ہیں۔ فرمایا میں نظارے ہائے قدرت اور کشوف کے طریقے خوب جانتا ہوں۔ مگر اس شہادت خداوندی کے بعد سلوک کے اور طریقوں کو اختیار کرنا میں کفر جانتا ہوں۔ اس قسم کی راہوں کو جوگیانہ طریقے سمجھتا ہوں۔ تم سب گواہ رہو میں مر جاؤں تو میری یہ نصیحت یاد رکھنا۔ اگر کوئی خیال اس کے خلاف اٹھے تو لاحول پڑھنا شاہ عبدالعزیز صاحب کے ایک بھائی تھے جنکا نام تھا محمد۔ ان کی ایک بیوی تھیں ام حبیبہ انکا نام تھا انھوں نے بہت ہی کثرت سے اوراد و اذکار شروع کر دئے۔ حتیٰ کہ کچھ دنوں کے بعد نفلوں کی جگہ بھی انھوں نے وظیفے ہی کر دئے۔ ایک دن ان کے میاں نے کہا کہ تم ہر روز ذکر کیا کرتی ہو لاحول کا ذکر بھی کر دیکھو انھوں نے مان لیا اور شروع کر دیا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنے مصلے پر بنوماں کی شکل میں بندر کو دیکھا اور اس نے کہا کہ جس راہ پر میں نے تم کو ڈالا تھا وہ کیوں چھوڑ دی۔ اس کے بعد ان کے میاں آئے اور انھوں نے پوچھا بیوی صاحب تم نے آج کچھ دیکھا ہے۔ انھوں نے جواب دیا میں آئندہ توبہ کرتی ہوں۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایک اور شہادت پڑھو جو ابتدائے قرآن مجید میں ہے۔ الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین۔ فرماتا ہے میں اللہ خوب علم والا شہادت دیتا ہوں کہ جسقدر لوگ متقی بنے ہیں اسی راہ سے متقی بنے ہیں علم تو مجھکو ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہی کتاب ذریعہ ہے متقی بننے کا۔ خدا تعالیٰ کی یہ دوسری گواہی ہے۔ یہ بات میں تمکو خدا کی تحریک سے کہتا ہوں۔ احادیث میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی قسم کے اعوذ پڑھتے تھے۔ مگر جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نازل ہوئیں تو آپ نے معوذتین کے سوا سب کو چھوڑ دئے پھر فرمایا اسوقت اتنی ہی برداشت ہے زندہ رہا تو کل کچھ اور کہونگا اور صبح فرمایا سورہ اعراف کے اخیر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل انما اتبع ما یوحی الیّ من ربی ھذا بصائر من ربکم وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون واذا قری القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون۔ اے نبی کریم صلعم تو کہہ میں اس وحی قرآن کے

درخواست دعا

دوست محمد صاحب بلوچ جہانجام پورے احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ ان کے لئے بیماریوں سے شفا اور فراخی رزق کی دعا کیجاوے

ایک بیوہ کا نکاح

معزز شریف خاندان کی ایک غیر احمدی بیوہ کسی احمدی سے نکاح کرنا چاہتی ہے ہر کے ٹکٹ بھیجکر اہل حاجت درخواست کریں۔ درخواست کنندہ کی درخواست مشتہر کو بھیج دی جائیگی اور درخواست کنندہ کو مشتہر کا نام اور پتہ لکھا دیا جاویگا۔ اس سے زائد بدر کسی بات کا ذمہ دار نہیں ہے۔

تشحیذ وی پی

ماہ جنوری کے اخیر میں تشحیذ کا پرچہ خریداران تشحیذ کے نام وی پی ہوگا۔ اطلاع ہو (منیجر تشحیذ)

اطلاع۔ اس اخبار میں ۶ صفحے ضمیمہ اور ۸ صفحے اخبار ہے جو بدر کے سب خریداروں کو بھیجا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات ناصر

فضل کر اس بندۂ عاجز پہ اے میرے خدا
مین بلاؤن مین گھرا ہون مین مصائب مین پھنسا
کردیا بیماریون نے میری صحت کو خراب
مین ہون عاصی مین ہون خاطی تو ہو غفار الذنوب
مین ہون ادنیٰ تو ہے اعلیٰ تو غنی مین ہون فقیر
مین ہون دست و پاشکستہ تو ہے میرا دستگیر
سخت مین ناپاک ہون اے پاک مجھ پر کرم
مہربانی مجھ پہ کر الطاف فرما مجھ پہ تو
اس شب تاریک غم کو دور کر سر سے میرے
اے میرے داتا مرے ناصر مجھے منصور کر
رکھ مجھے ثابت سدا اسلام پر اے ذوالمنن
صبر کی جا صبر دے اور شکر کے موقعہ پہ شکر
دے محبت اپنی اور دنیا سے نفرت دے مجھے
بخش نسل پاک مجھکو کر امام المتقین
یاد ہو لب پر تری اور دل مین ہو تیرا خیال
باادب کر باحیا کر اپنے بندون مین ملا کر
ہو تیری تعظیم بس ہر کام مین پیش نظر
ہر ضعیف و ناتوان کا مین بنون پشت و پناہ
احمدی بھائی مرا کوئی نہ ہو مجھ سے ملول
مین ہون خدمتگار نیکون کا بنون سچون کا یار
راحت و آرام دون اپنے ہر اک بھائی کو مین
لب پہ شیرینی ہو اور دل مین ہو میرے بس مٹھاس
مین اگر مانگون تو مانگون دین کی نصرت کیلئے
مین نہ تجھ پر بدگمان ہون اور نہ تجھ سے نا امید
تو نے ہے مجکو بنایا رزق دیتا ہے تو ہی
مین ہون مصروف گنہ اور تو ہے میرا پردہ پوش
نعمتین کھاتا ہون تیری پر نہین کرتا مین شکر
سکھ بخشے دیتا ہے تو مین سرکشی کرتا ہون پھر
اپنے ہاتھون سے مین جب پڑتا ہون دکھ مین او کریم
نعمتون کی تری گنتی مجھ سے ہو سکتی نہین
یہ زمین و آسمان میرے لئے پیدا کئے
روح دی انمول مجھ کو جسم بخشا بے بہا
دیکھنے کو آنکھ بخشی اور دئے سننے کو کان
سونگھنے کو ناک دی پھر مجھ کو بخشے تو نے پھول
عقل بخشی فہم بخشا اے مرے رب رحیم
اپنے فضل عام سے بخشے مجھے ہو تیرا احسان
رات سونے کو بنائی دن کمانے کے لئے
پھول و پھل تو نے دئے تو نے بنائین بوٹیان

تو سزا وار کرم ہے مین ہون بیشک ناسزا
دور کر دے ہر مصیبت ہر بلا سے تو بچا
مین مریض ناتوان ہون ہاتھ مین تیرے شفا
مین گرفتار بلا ہون تو مرا مشکلکشا
تو شہنشاہ دو عالم مین ترا ادنیٰ گدا
مین ہون گمراہی مین اے مولا مرا تو رہنما
مین برا ہون فضل سے اپنے مرا کردے بھلا
تو خفا مجھ سے نہ ہو گو خلق ہے مجھ پر خفا
اے مرے رب مجھ پہ خوشنودی کا جلدی مینہ برسا
کر میری حاجت روائی اے مرے حاجت روا
باب رحمت مجھ پہ وا کر دار قربت مین بلا
دور کر عصیان سے مجھ کو اپنی جانب تو جھکا
دور کر حرص و ہوا اپنا مجھے شیدا بنا
دے گناہون سے تنفر دے عبادتین مزا
ہو عیان پاکیزگی اور دل مین ہووے اتقا
رحم کی چادر اوڑھ اور فضل کا جامہ پہنا
شفقت و رحمت کا برتاوا ہو خلقت سے سدا
ہر مریض خستہ جان کی مین کرون دل سے دوا
کوئی بھی صالح کبھی مجھ سے نہ ہو ہرگز خفا
ہو نہ تیرے دوستون سے میرے دل مین کچھ دغا
بھائیون کی مین کرون خدمت وہ دین مجھکو دعا
بغض سینے مین نہ ہو کینہ نہ ہو دل مین ذرا
اے خدا مجھ کو بنا تو نہ نفسانی گدا
جز ترے کوئی نہین بے آسرون کا آسرا
شکر کر سکتا نہین تیرا کسی صورت ادا
حیف ہے صد حیف ہے آتی نہین مجھ کو حیا
پھر بھی دروازہ نہین تو بند کرتا رزق کا
کس قدر ہے بردباری تجھ مین اور کیسی حیا
اپنے فضل عام سے دیتا ہے تو مجھ کو شفا
کیونکہ مین تیرے عنایات و کرم سے بے انتہا
واسطے میرے بنائے تو نے یہ آب و ہوا
کام کرنے کے لئے مجکو دئے یہ دست و پا
بولنے کو دی زبان کی اسکو گویائی عطا
منہ دیا کھانے کو اور بخشا زبان کو ذائقا
دور ہووے تاکہ اس عاجز سے ہر وہم و خطا
بے طلب بے مانگ کی تو نے ہر اک مجھ پہ عطا
چاند و سورج تو نے بخشے تاکہ پاؤن مین ضیا
تیری بخشش سے ہی سب کچھ ہم غذا و ہم دوا

کیسی کیسی بامزا خوراک دی تو نے مجھے
سیم و زر تو نے دیا موتی دئے ہیرے دئے
یہ زمین بخشی کہ تا پیدا ہو اس مین ہر اناج
دیدئے تو نے مجھے دنیا کے یہ لاکھون درخت
یہ سمندر مجھ کو بخشے تا چلین ان مین جہاز
ریل بخشی تو نے اور تو ہی نے موٹر کار دی
تو نے بخشے فضل سے یہ مال و دولت کے پہاڑ
یہ ہزارون جانور میرے لئے پیدا کئے
بعض ہین میری غذا اور بعض پر چڑھتا ہون مین
دودھ دیتا ہے کوئی اور ہل چلاتا ہے کوئی
روح کے بھی واسطے طیار ہے اسباب عیش
یاد تیری روح کی بے شک غذائے پاک ہے
تیرے مرسل آئے سمجھانے کو میرے اے خدا
آئے دنیا مین ڈرانے کو میرے بیشک نذیر
جب ترے الطاف مجھ پر بڑھ گئے حد سے فزون
اس کے صدقہ مین ہوا تیرا بہت مجھ پہ کرم
ہو محمدؐ پر مری جانب سے بس لاکھون درود
کرکے پیدا تو نہ بھولا مجکو اے پروردگار
بھوک مین کھانا دیا اور پیاس مین پانی مجھے
گرمی و سردی کے سب اسباب بخشے اے کریم
جب پڑی گرمی کیا بارش سے تو نے مجکو سرد
مجھ کو بخشی تو نے بیوی خاندانی اور شریف
آل اور اولاد بخشی یار اور ہمدم دئے
مجھ کو مہدی سے ملایا ہو یہ اک فضل عظیم
وقت مین میرے کیا نازل مسیح احمدی
ہاتھ پر اس کے دکھائے تو نے وہ عالی نشان
بانٹتا تھا وہ خزانے لیگئے چالاک و چست
وہ زمانہ خیر کا افسوس جلد ہی ہو چکا
اس کے سچے دوست جو ہین ہین وہ میرے یار غار
وہ خلیفہ مجھ کو بخشا جس کی سیرت نیک ہے
حامئ سنت ہے جو اور حافظ قرآن ہے
عابد و زاہد ہے ہم مین ہے کہ ہمسا ہین
ناصر بیکس کی ہے یا رب یہی تجھ سے دعا
رحم کرتا ہے وہ سب پر تو بھی اس پر رحم کر
وہ کرم کرتا ہے خلقت پر تو کر اس پہ کرم
دشمنان دین کو ہم پہ نہ کرنا خندہ زن
کر ہمین تو بامراد اور ان کو کردے نامراد
عرض بندہ کر چکا مولا کرے اس کو قبول

شہد کھانے کو دیا اور دودھ پینے کو دیا
نعمتون کا تو نے دروازہ کیا ہے مجھ پہ وا
ہر طرف جاری ہے جسمین ایک چشمہ فیض کا
انسے تا حاصل کرون مین میوہ ہائے بامزا
اور ہر اک حاجت ہو میری ان کے باعث سے روا
فائدہ تو ہی نے بخشا مجھ کو ڈاک اور تار کا
جسمین میرے واسطے ہر اک خزانہ ہے دیا
جن کی گنتی سے بھی ہون ابتک تو مین ناآشنا
بعض دیگر خدمتین کرنے مین بس صبح و مسا
کونسا ہے جانور جس سے نہین کچھ فائدہ
واسطے اس کے مہیا کی ہے روحانی غذا
پر مشقت جو عبادت ہے وہ ہو اس کی دوا
اور کلام پاک میرے واسطے نازل کیا
اور بشارت دینے کو آئے ہزارون انبیا
تو نے بھیجا واسطے میرے محمدؐ مصطفےؐ
رحمتون کے پھر تو دروازے کھلے بے انتہا
ہو سلام انپر مری جانب سے یا رب دائما
وقت پر میری ہمیشہ تو مدد کرتا رہا
دکھ سہے جب مین نے جب تو نے عطا کر دی دوا
مین بڑھا جتنا ترا احسان بھی بڑھتا گیا
جب ہوئی گھٹ چلا دی تو نے بس ٹھنڈی ہوا
نیک خو اور نیک دل خدمتگذار و باوفا
فضل سے بخشا مجھے اپنے امام پارسا
کر نہین سکتا مین اس کا شکر اے خالق ادا
اور کرم سے اپنے اس کے قرب کا رتبہ دیا
اس زمانہ مین کسی کو وہم ہی جن کا نہ تھا
جسقدر قسمت مین تھا مجھ کو بھی اتنا مل گیا
یاد کرکے وہ مزا ہوتا ہون مین اب بے مزا
نیک بخت و بامروت نیک سیرت باحیا
جو اشاعت دین کی کرتا ہے ہم مین دائما
حاجی حرمین ہے امت کا ہے رہنما
ہم مین دنیا کی ملونی اسمین ہے نور و ضیا
آجکل بیمار ہے دے اسکو دے جلدی شفا
وہ دوا کرتا ہے لوگون کی تو کر اس کی دوا
کیونکہ ہے تو سب سے بڑھ کر باحیا و باوفا
مفسدین حملہ کرنے کے لئے جو ہے جما
اپنے نورالدین کو دیدے مرے مولیٰ شفا
دوستو! آمین کہو تا صرف کی تم نے کر دعا

جلسہ مذاہب منعقدہ الہ آباد اور ہماری شمولیت

(از ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

نو- تاریخ جنوری کو پہلا دن جلسہ مذاہب کا تھا- پروگرام طبع ہو کر شائع ہوا- اس میں شوازم- دشنوازم- بدھ مت- برہمو سماج آتش پرست- شاکت مت اور اسلام کی طرف سے مضامین پڑھے جانے تھے- اسلام کی طرف سے آج صرف خواجہ صاحب ہی وکیل تھے- باقی ہر ایک مذہب یا اُس کی شاخ کی طرف سے کئی ایک مضامین پڑھے والے تھے- پروگرام کے مطابق ۱۲ بجے کے بعد کارروائی جلسہ شروع ہونے والی تھی بارہ بجے سے چند منٹ پہلے ہم پہنچ گئے- منجر ڈاکٹر باسو اور رائے بہادر جنبا لعل سکرٹریان جلسہ استقبالاً دروازہ پر کھڑے تھے- میو ہال ایک لمبا عالیشان ہال ہے جس کا کمپونڈ بہت وسیع ہے ہال میں کثرت سے کرسیاں بچھی ہوئی تھیں- اور ایک عمدہ ڈیس تھا جس پر صدر جلسہ- سکرٹریان اور دیگر معززین نے بیٹھنا تھا- ہمارے آنے سے پہلے ڈیس کے ایکطرف راجہ صاحب قاسم بازار (بنگالہ) اور راجہ صاحب بیرس بیٹھے ہوئے تھے- مسٹر ترمبی ڈیس پر تھے- ایک طرف (piano) تھا تین ربابی سکھ بھی بھجن گانے کے لئے موجود تھے- ہال کے شمالی وِنگ (wing) میں لیڈیز کے لئے جگہ تھی اور جنوبی ونگ میں اخباروں کے رپورٹر تھے لیکن ہجوم خلقت اس قدر تو نہ تھا جتنا کہ جلسہ میں ہونا چاہئے مگر علم و فضیلت اور ضرورت کے لحاظ سے یہ جلسہ اعلےٰ پیمانہ پر تھا- بارہ بجے سے کچھ منٹ اوپر مہاراجہ صاحب دربھنگہ تشریف لائے جنکے لئے کل حاضرین جلسہ تعظیماً اُٹھ کھڑے ہوئے اُن کے آجانے کے بعد باضابطہ طور پر بہ تحریک راجہ صاحب قاسم بازار اور بتائید راجہ صاحب بیرس مہاراجہ صاحب دربھنگہ صدر جلسہ تجویز ہوئے جس کی بابت اُنھوں نے حسب معمول شکریہ ادا کیا- بھجن گائے جانے کے بعد ایک پادری صاحب نے دُعا کی اور کارروائی جلسہ شروع ہوئی-

سر جارج ناکس جو استقبالی کمیٹی کے پریسیڈنٹ تھے اُن کی طرف سے خیر مقدم کی تقریر ہونی تھی لیکن چونکہ بسبب ہائیکورٹ کے نہ بند ہونے کے وہ تشریف نہ لا سکے- مسٹر سارداچرن متر سابق جج ہائیکورٹ کلکتہ نے نہایت ہی موزوں اور مختصر الفاظ میں حاضرین جلسہ اور مہمانان اور ڈیلیگیٹوں کا خیر مقدم کیا- اس کے بعد مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے اپنا پریذیڈنشل ایڈریس پڑھنا شروع کیا- مہاراجہ صاحب نہایت ہی قابل- تعلیم یافتہ وسیع خیال کے انسان ہیں- اور گورنمنٹ اور قوم کے نزدیک خاص وقعت رکھتے ہیں اور عموماً معزز جلسوں کے پریسیڈنٹ ہوا کرتے ہیں- آپ کا ایڈریس عالمانہ تھا- آپ مورتی پوجن کے قائل ہیں اور ذات پات کے پابند جس کا فلسفہ آپ نے تبلایا- ہندو مذہب کی عظمت پر بھی چند الفاظ کہے- اور انسانی کمگتی کے تین مدارج پر بحث کی آپ کا ایڈریس توجہ سے سُنا گیا- اور متعدد مقامات پر چیرز بھی ہوئے- آپ کے ایڈریس کے ختم ہونے پر شوازم پر تقریر تھی اس میں یہ دکھلایا گیا کہ مہاراج شوجی اصلی جوگی نہ تھے جیسے کہ خیال کیا جاتا ہے بلکہ وہ ایک عظیم الشان سلطنت کے وارث تھے- البتہ اصلاح نفس کے لئے اُنھوں نے یوگ ریاضتاً کیا تھا- اور بڑی بڑی ریاضتہائے شاقہ کیں آپ کے بعد چونکہ اسوقت دشنوازم اور برہمو سماج کے وکلا غالباً موجود نہ تھے- اس لئے مسٹر اسحاق اسرائیلی کو اپنا مضمون پڑھنے کے لئے بلوایا گیا- مسٹر اسحاق کا پرچہ واقعی قابلیت سے لکھا ہوا تھا اگرچہ ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ جن وسیع خیالات کو اُنھوں نے ظاہر کیا وہ کہاں تک اسرائیلی مذہب کے ماتحت آسکتے ہیں اُن کے بعض حصوں پر چیرز بڑی مسرت کے ساتھ ہوئے- لیکن ہمارے دوست سنکر حیران ہی نہ ہونگے بلکہ خوش بھی ہونگے کہ جو حصے مسٹر اسحاق کی تقریر کے مسرت افزا تھے اُن میں تتبع اس مضمون کا تھا جو سابق جلسہ مذاہب کلکتہ میں حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے پڑھا گیا تھا- خواجہ صاحب فرماتے تھے کہ پچھلے سال جب ہم نے یہ مضمون پڑھا تو یہ اسرائیلی بھی موجود تھا- اور اُس نے دیکھا تھا کہ کن کن امور نے اہل بنگالہ کو ہماری تقریر پر لٹو کر دیا تھا- اس لئے مسٹر اسحاق نے اُسی بات کا تتبع کیا ہے- لیکن مشکل تو یہ ہے کہ آیا جس مذہب کو مسٹر اسحاق نے پیش کیا وہ یہودیوں کے مسلمہ عقائد بھی ہیں یا نہیں-

مسٹر اسحاق نے تسلیم کیا کہ کوئی قوم صداقت سے خالی نہیں اور ہر جگہ خدا کی طرف سے روشنی اور ہدایت آئی ہم حیران ہیں کہ مسٹر اسحاق کہاں سے اس تعلیم کو لے آئے- قرآن کریم نے بیشک اس وسعت نسبی کو بتایا ہے- لیکن اسرائیلی تو خود ہی ابناء اللہ بنکر دوسروں کو غلام زادہ بھی نہیں بننے دیتے- بہرحال اس امر نے فیصلہ کر دیا کہ صداقت صداقت ہی ہے- اور وہی غالب آجاتی ہے- مسٹر اسحاق کے پرچے کے بعد نصف گھنٹہ کے لئے جلسہ برخاست ہوا لوگ ریفرشمنٹ کے طور پر کھانے پینے کے شغل میں لگ گئے اور ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی جناب میں حاضر ہوئی- مسٹر اسحاق کی اس کارروائی پر رنج بھی تھا اور خوشی بھی- خوشی اس لئے کہ چلو دفع الوقتی کے طور پر ہی ایک اسرائیلی نے اپنی تنگ خیالی کو چھوڑ کر ہماری صداقت کو قبول کیا اور رنج اسپر کہ محض کالائے دیگراں سے مسٹر اسحاق نے اپنی تعریف کرالی- ان واقعات نے خاص اثر ہماری طبائع پر کیا اور ہم اپنی نمازوں میں اسوقت ایک عجیب خشیت اور خشوع و خضوع دیکھتے تھے- اور فتح اسلام کیلئے جو بفضلہ تعالیٰ احمدی ہاتھ پر ہونے والی تھی رو رو کر دعائیں مانگ رہے تھے- ہم ابھی نمازمیں ہی تھے کہ جلسہ کا وقت شروع ہوگیا- نماز سے فارغ ہو کر اندر گئے ہماری کرسیاں پہلی قطار میں تھیں- لیکن اور حاضرین جلسہ وہاں آئے اس لئے خواجہ صاحب اور ماسٹر صاحب کو تو منتظمین نے ڈیس پر جگہ دی اور باقی احمدی اصحاب ہال کے وسط میں بیٹھ گئے- متواتر دو گھنٹہ تک پانچ پرچے یکے بعد دیگرے پڑھے گئے- لیکن یہ پانچوں کے پانچوں پرچے اگرچہ نہایت قابل ہاتھوں کے لکھے ہوئے تھے- پر اپنا کوئی خاص اثر حاضرین پر پیدا نہ کر سکے- حسب معمول پڑھنے والے ڈیس پر آئے اور اپنا مضمون پڑھ کر چلے گئے سامعین میں سے نہ کسی نے کسی کے ساتھ کوئی انٹرسٹ ظاہر کیا اور نہ آثار مسرت پیدا ہوئے-

آخری پرچہ شاکت پر تھا- یہ وہی مت ہے جو کل کائنات کو ماں کی شکل میں دیکھ کر عورت کے عضو تناسل کی پرستش کیا کرتا ہے- لیکن واہ رے زمانہ اور اُس کی ترقی اس مذہب کو جنکی خاص عبادتیں حیا سوز اور عصمت و عفت کے لئے تباہ کن ہیں اُسے ایک تعلیم یافتہ گریجوایٹ فلسفیانہ رنگ میں پیش کر رہا ہے اور کس طرح جذبات اور خیالات کو اُکسا رہا ہے- ہم منتظر تھے کہ اب کوئی حکیمانہ جوازیت اُس پوجا کی بتلائی جاویگی جو شوراتری کی رات شاکتک لوگ کیا کرتے ہیں اور سمجھایا جائے گا کہ کس طرح خاص منتروں کے پڑھنے سے ایک معمولی انسان ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ وہ فعل جو دوسروں کے لئے بمنزلہ گناہ کے ہوں اُن کے ارتکاب اُن کی ذات میں گناہ نہیں سمجھا جا سکتا- لیکن فاضل مضمون نگار نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالنی پسند نہ کی ٹھیک اُسی طرح عمدہ الفاظ جمع کئے ہوئے تھے- جیسے کہ پادری لوگوں کے سرمن میں ہوا کرتے ہیں شاکت مت کے

پرچے سے پہلے عیسائی مذہب پر ایک پرچہ پڑھا گیا۔ اگرچہ پڑھنے والے ایک یورپین پادری تھے۔ لیکن تلفظ اور لہجہ اس قدر خراب تھا کہ اچھے فہم مضمون کا ناس ہوگیا۔ پادریوں کے مضامین میں حقیقت تو کچھ ہوتی ہی نہیں۔ ہاں عمدگی زبان اور شستگی الفاظ ضرور ہوتی ہے۔ لیکن بھلا ہو اس پڑھنے والے کا جسنے مضمون کی رہی سہی حیثیت بھی بگاڑ دی

اب پونے چار بجگئے اور تمام ہال پر ایک قسم کی اُداسی چھارہی تھی۔ کیونکہ پہلے وقت میں کچھ تو ابتداء جلسہ کی تھی اور کچھ اسرائیلی مضمون دلچسپی سے خالی نہ تھا اور اسوقت جیسے ہی ہم دوبارہ جمع ہوئے بہت ہی بے لطفی رہی۔ اس لئے منتظمین جلسہ میں سے بعض کا خیال تھا کہ آج کی کارروائی بند ہوجاوے۔ پروگرام میں صرف دو نام باقی تھے ایک خواجہ صاحب کا اور ایک اور کسی ہندو مذہب کے کسی فرقہ کے متعلق کسی بنگالی مہاشہ کا۔ سکرٹری صاحب نے خواجہ صاحب کا نام اتفاقاً لیا اور خواجہ صاحب کی شکل کو جوں ہی مہاراجہ صاحب نے دیکھا غالباً اُن کو کلکتہ والا سماں یاد آگیا ہوگا فوراً اُن کا خیال بدل گیا۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ خواجہ صاحب کا مضمون سن لیا جاوے۔ اور پھر آج کا جلسہ ختم ہو۔

خواجہ صاحب نے ڈیس پر آکر کلمہ شہادت کیا پڑھا کل سامعین کا رنگ بدل ڈالا۔ بیضوی شکل کا ہال اپنے اُس کی بلند چھت خواجہ صاحب کا ماشاء اللہ بلند آواز ہونا تو پہلے سے ہی مسلم ہے لیکن کلمہ شہادت آپ نے بلند سے بلند آواز میں پڑھا خدا کی شان ہے کہ کس طرح اُن دیواروں میں کلمہ کی گونج ہوئی غالباً جب سے یہ ہال بنا ہوگا آج پہلے دن اس عمارت نے خدا کا کلمہ سُنا ہوگا۔ کلمہ شہادت کے بعد خواجہ صاحب نے درود شریف بھی اُسی زور شور سے پڑھا اور اُس کے بعد پریسیڈنٹ اور حاضرین جلسہ کو بزبان انگریزی مخاطب کیا اور کہا کہ مضمون پڑھنے سے پہلے میں بتلاؤں کہ میں کون ہوں آپ نے کہا کہ میں اسلام کے فرقہ احمدیہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ یہ فرقہ جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے گذشتہ صدی کے آخری دس سالوں میں قائم کیا اس فرقہ اور دیگر فرقہ ہائے اسلام میں اصولاً کوئی اختلاف نہیں صرف ایک امر میں اختلاف ہے۔ ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک پیشینگوئی کی ہے کہ آخری زمانہ میں اسلام کی تجدید کے لئے ایک مسیح موعود آویگا۔ اور ہم احمدیوں نے اس پیشینگوئی کا مصداق احمدیہ فرقہ کے مقدس بانی کے وجود مسعود کو قبول کیا ہے۔ اس کے بعد آپنے اپنا پرچہ جو انگریزی میں تھا پڑھنا شروع کیا۔ پرچہ کا آغاز اسلام کی تعریف سے تھا۔ آپ نے اسلام کی تعریف بفحوائے آیہ کریمہ

قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون

ایک ایسے وسیع پیمانہ پر کی کہ جس وقت اُس تعریف کی تائید میں آپ نے آیت بالا پڑھکر اُس کا ترجمہ کیا کل کے کل حاضرین پھڑک اُٹھے اور ایک مسرت کا اظہار بلند چیرز میں ہُوا۔ پھر کیا تھا وہ سارے دن کی بے لطفی جس نے چیرز کا دروازہ بند کر رکھا تھا کھولدیا اور اس قدر چیرز اس مضمون پر ہوئیں کہ سارے دن کی کسر حاضرین جلسے نے نکالدی۔ ایک جوش مسرت تھا جو ہر ایک کے چہرہ پر نظر آرہا تھا۔ لوگوں کی باچھیں کھلی جارہی تھیں۔ اور بعض کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو بھر آئے۔ اللہ اللہ کیا عجیب نظارہ تھا کہ ایک مسیح ناصری کے پیرو اپنے مطاع کی صداقت قائم کرنے کے لئے کل دُنیا کے راستبازوں کو چور ڈاکو بٹ مار اور بدچلن قرار دیتے ہیں اور دوسرے مسیح کا نام لیوا اپنے آقا کی صداقت قائم کرنے کے لئے دُنیا کے ہر ایک راستباز اور مقدس معلم کو وہ عزت دے رہا ہے جس کا وہ مستحق ہے خواجہ صاحب کے مضمون پڑھے جانے کے وقت یہ سمجھ نہ آتی تھی کہ سامعین کل کے کل احمدی اور مسلمان ہیں یا غیر مسلم۔ کسی احمدی کو اُسوقت کیا خوشی ہوسکتی ہے یا وہ جوش وخروش کیا دکھلا سکتا ہے جو وہاں ہر ایک اہل جلسہ دکھلا رہا تھا۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ خواجہ صاحب کے مضمون میں بعض حصے ایسے تھے جنکے متعلق اُن کو خطرہ تھا کہ شاید یہ جلسہ کے مطابق نہ سمجھے جاویں۔ یا منتظمین جلسہ اُس حصہ پر معترض ہوں۔ لیکن عجب شان ربی ہے کہ انہیں فقروں پر اور انھیں مطالب کے اظہار پر زیادہ سے زیادہ خوشی کا اظہار ہُوا۔ خواجہ صاحب کے عین مقابل ایک نیک اور وسیع دل کا سکھ جنٹلمین بیٹھا ہُوا تھا وہ سکھ تو ہمہ تن مسرت ہو رہا تھا جسوقت فاضل لیکچرار نے چھٹی صدی مسیحی کا نقشہ کھینچکر دکھلایا کہ اسوقت زمانہ بیداری کے نقطہ خیال پر پہنچا ہُوا تھا اور چاہتا تھا کہ ہر ملک میں الگ نبی آجاویں۔ یا ایک ہی زبردست نبی آکر کل دُنیا کی بدکاریوں کا علاج کرے۔ اور پھر اس امر کو دکھلا کر کہ ان ان وجوہ سے ہر ملک میں الگ الگ نبی آنا درست نہ تھا اور حکمت بالغہ اسی امر کی مقتضی تھی کہ ایک ہی نبی آوے جو کل دنیا کا ہادی ہو۔ اس لئے وہ نبی آیا اور اُس جگہ آیا جو اُس وقت کی معلومہ دنیا کا مرکز تھا۔ اب اس فقرے پر سب سے پہلے اُسی شریف طبع سلسلے نے اظہار مسرت کرکے اپنے اتباع میں چیرز سے ہال کو گونجا دیا۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا ہی قلوب پر تسخیر کرلیتا ہے۔ اور انسان کی کیا مجال ہے کہ وہ مشیت ایزدی کے خلاف کہہ سکے

عجیب بات ہے کہ خواجہ صاحب تو کہیں کہ حضرت مرزا صاحب ان ان حالات کے ماتحت مسلمانوں کے لئے مہدی اللہ اور عیسائیوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوکر آئے اور بنگالی کل کے کل اور اُن کے اتباع میں دیگر اہل ہنود جوش کے مارے اُچھل اُچھل پڑے۔ بجائے اس کے کہ وہ اسے ایک بے ادبی کا کلمہ کرشن مہاراج کی شان میں سمجھیں یہی فقرہ اُنکی خوشی اور مسرت کا موجب ہو۔ گویا اُسوقت حضرت اقدس مرزا صاحب کا دعوی کرشن کرنا اہل بنگالہ کی دلی آرزو کو پورا کرتا ہُوا نظر آتا تھا۔ اسی طرح جب خواجہ صاحب نے مکالمہ اللہ اور الہام کے فلسفہ پر بحث کرکے یہ دکھلانا چاہا کہ الہام کا پانا ایک کمال انسانی ہے اور اگر مادی ترقیات میں زمانہ آئے دن ایڈیسن برشل اور نیوٹن پیدا کرتا ہے اور پیدا کرتا رہیگا تو روحانیت میں یہ کیوں محال سمجھا جاوے کہ آئے دن مسیح کرشن رامچندر اور بدھ پیدا نہوں۔ کسی اور وقت میں شاید یہ فقرہ سناتنی خیال والے کو تکلیف دیں لیکن اسوقت تو ہوا بندھی ہوئی تھی۔ یہ فقرہ تو پرلے درجہ کا حکیمانہ اور عرفان سے معمور فقرہ تھا۔ کوئی سخت سے سخت بات بھی خواجہ صاحب کہہ گزرتے تو وہ محبت اور خوشی سے برداشت ہوتی۔ مجھے بار بار وہ بنگالی چہرے یاد پڑتے ہیں جو ڈیس پر تھے۔ اور جسوقت مضمون پڑھتے پڑھتے خواجہ صاحب اُن کی طرف دیکھیں وہ آنکھوں آنکھوں میں ہی خواجہ صاحب کو کہدیں کہ مضمون کو پڑھے جاؤ اور برابر پڑھے جاؤ اور جو دل میں آتا ہے کہے جاؤ۔

خواجہ صاحب کے لیکچر کا آخری حصہ نہایت ہی پُرزور اور زبردست تھا۔ اگرچہ اس میں عیسائیت کی طرف تو اشارہ نہ تھا۔ لیکن نہایت ہی معقول اور فلسفیانہ طریق پر اس میں عیسائیت کی تردید تھی اور وہ حصہ اس امر کو ثابت کرتا تھا کہ وہ ریشنل ازم جو اسوقت یورپ میں عیسائیت کو کھاکر دلوں پر حکومت کر رہا ہے اُس کے اصل اصول قرآن کریم سے مستخرج ہوئے ہیں اس کا خاص انڈیا ورلڈ

پر ادر یورپین مشنری لیڈیز پر پڑا اُن کا چہرہ بالکل پھیکا سا پڑ گیا۔ بعرض اس خاتم النقاریر تقریر نے سارے دن کی کوفت کو کو دور کر دیا۔

خواجہ صاحب نے تقریر ختم کی تو فوراً مہاراجہ صاحب دربھنگہ بیساختہ ہو کر اپنی کرسی صدارت سے اُٹھ کھڑے ہُوئے اور خواجہ صاحب کو مبارکباد دینے کے لئے بغرض مصافحہ آپنے ہاتھ بڑھایا۔ ایک صوفی مزاج احمدی پر مہاراجہ صاحب دربھنگہ کیا اُس سے بھی کئی گنا بڑھکر عظیم الشان انسان کا مصافحہ کرنا کیا اثر کر سکتا تھا۔ لیکن اس امر کو دیکھ کر کہ یہ فعل جو مہاراجہ صاحب نے کیا تمام کارروائی جلسہ میں اُسنے نہ پہلے نہ بعد میں ظہور پذیر ہُوا۔ اور اسبات کے ثبوت میں تھا کہ المسیح الموعود کا ادنیٰ غلام کس طرح اسلام کی تبلیغ کر کے مخالفان اسلام کے دلوں پر قابو پا لیتا ہے۔ ہمارے لئے خدا تعالیٰ کے احسانات کو شمار کرنیکا باعث ہُوا۔ مہاراجہ صاحب کی اس مثال کی پیروی قریبًا تمام معززین نے کی جو ڈیس پر بیٹھے ہوئے تھے۔ چاروں طرف سے مبارک سلامت کی آواز اور اشارے آئے۔ جلسہ اس کے بعد برخاست ہُوا اور خواجہ صاحب سینکڑوں ناواقف لوگوں سے ہاتھ ملاتے ہُوئے باہر آئے۔ کئی معززین نے اپنے کارڈ اُن کو دئے۔ مسٹر جسٹس متر بھی اتفاق سے باہر آئے اور بعد اظہار خوشی کے بعد دوبارہ مبارکباد دی۔ اور کہا کہ ہندو مسلمانوں کی مصالحت کے لئے جو ہندو مسلم کانفرنس شروع ہوئی ہے اگر بیس ایسی کانفرنسیں بیٹھیں تو اُن بیس کانفرنسوں سے وہ نہ ہو سکیگا جو آپ کے ایک اس آدھ گھنٹے کے پرچے سے متوقع ہو سکتا ہے۔ ہمارے احباب اس بات کو سُنکر اور بھی خوش ہونگے کہ ان دنوں پروفیسر سٹیلے منٹر ایک یورپین فاضل ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں اور اُن کا تعلق امریکہ کے ایک مشہور و معروف رسالہ سے ہے اور آپ اُس رسالہ کے نامہ نگار کی حیثیت میں اس جلسہ مذاہب میں شریک ہُوئے تھے۔ پروفیسر صاحب نے خواجہ صاحب سے ملنے کی التجا کی اور بروقت ملاقات کہا کہ آپ کے مضمون کی کاپی تو میں نے لی ہے اور یہی ایک مضمون ہے جو اس ساری جلسہ کی جان ہے یہی رسالہ میں نکلیگا۔ لیکن اس دلچسپ مضمون کے ساتھ اس کے مصنف کا فوٹو بھی چاہیے۔ خواجہ صاحب نے پروفیسر صاحب سے وعدہ کیا کہ وہ لاہور جاکر پروفیسر صاحب کو اپنا فوٹو بھیجینگے۔

(باقی آئندہ)

پتہ ہمارے دوست میاں احمد دین صاحب ٹھیکیدار ساکن شہر سیالکوٹ محلہ جھنڈانوالہ جنھوں نے حال میں حضرت ... صاحب کی بیعت کی ہے اپنے احباب کو اطلاع کرتے ہیں کہ انکا موجودہ پتہ یہ ہے گوگھار الفلس - پٹے ایبٹ آباد

کانوِنشن آف ریلیجنز کا دُوسرا اجلاس

جو بات اس جلسہ میں نہایت ہی قابل افسوس تھی وہ وہی غفلت اور سستی برادران اسلام کی تھی جو تمام معاملات میں ہماری قوم کو تباہ کر رہی ہے۔ بھلا ہم دُنیا کے اور معاملات میں تو سب سے پیچھے رہ گئے تھے۔ لیکن ایک مذہب تھا جس کی حفاظت پر ہمیں ناز تھا۔ لیکن تجربہ نے ثابت کر دیا کہ وہ ادبار قومی جو ہماری سوسائٹی کو تمدن کی ہر ایک شاخ میں کھا رہا ہے اس سے ہمارا مذہب بھی بچا ہوا نہیں۔ اللہ اللہ یہ مذہبی جلسہ ہندوستان جیسے ملک میں جہاں علماء نے ایک دوسرے کی تکذیب و تکفیر و تذلیل میں دفتروں کے دفتر سیاہ کر دئے ہیں اور انعقاد پائے۔ اس موقع پر کوئی بھی صداقت اسلام کو قائم اور ثابت کرنے کے لئے نظر نہ آئے۔ اگرچہ پہلے جلسہ مذاہب میں جو بمقام کلکتہ منعقد ہُوا بسبب دُوری کے علما کی شرکت کا موقع نہ تھا تو یہاں تو وہ وقت نہ تھی پھر مسلمان علما کیوں شریک نہوئے جلسے میں عام طور پر مسلمان خال خال ہی نظر آتے تھے۔ چاروں طرف ہال کے بنچ اور کرسیاں ہندو اور عیسائی احباب سے بھری ہوئی تھیں۔ حاضرین جلسہ میں شاید بیسواں حصہ بمشکل مسلمانوں کا ہوگا۔ یہ حالت ہے اس قوم کے لوگوں کی جن کی بابت ہم سمجھ رہے تھے کہ اُنھوں نے دین کی خاطر غالبًا دُنیا سے عدم توجہی کر رکھی ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہے کہ اس موقعہ پر مسلمانوں کی طرف سے دو پرچے پڑھے گئے اور خوش قسمتی سے وہی دو پرچے مسلمہ ہمارے جلسے کے روح رواں قرار پائے۔ ایک پرچہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان کی طرف سے تھا جو نہایت فصیح و بلیغ انگریزی میں تھا۔ اور یورپین حاضرین جلسہ نے بھی اُسکو سُنکر یہی کہا کہ غالبًا اس کے برابر کوئی پرچہ نہ لکھا گیا ہوگا۔ اس میں اسلام اور ارکان اسلام کے حکیمانہ فلسفہ اور قرآن کی وسیع اور جامع تعلیم کا ذکر تھا پرچہ کیا تھا گویا دریا کوزہ میں بند کر دیا گیا تھا۔ یہ پرچہ کارروائی جلسہ کے دوسرے دن پڑھا گیا اور یہی ایک پرچہ تھا جو نہایت توجہ اور مسرت کے ساتھ اہل جلسہ نے بلا تمیز مذہب سنا اور جسپر سب نے اظہار مسرت کیا۔ ورنہ باقی پرچے عمومًا معمولی توجہ سے سنے گئے۔ پہلے دن میں ہندو مذہب کے دو مختلف شاخوں پر پرچے پڑھے گئے اور یہودیوں کی طرف سے مسٹر اسحاق کا پرچہ قابل تعریف رہا۔ لیکن جس پرچے نے ایک عام خوشی کل اہل جلسہ میں پیدا کر کے تھوڑے تھوڑے وقفہ پر ہال کو چیرز کے نعروں سے گونجا دیا وہ یہی آخری پرچہ تھا۔ اور ایک ایسے وقت میں پڑھا گیا جب اہل جلسہ سارے دن کی کوفت سے تھک چکے تھے۔ پرچہ میں یہ دکھلایا گیا تھا کہ کس طرح حقیقی اور سچا مذہب اسلام جو فطرت انسانی کے مطابق ہے نہ ابتدائے وقت سے چلکر مختلف مقدس ملہمین اور مرسلین کے ذریعہ مختلف ممالک میں تبلیغ کیا گیا۔ اور کس طرح ایسے وقت میں جب کل اجزا دنیا کے پیوستہ ہونے کے قریب تھے اس مذہب نے اپنی مکمل شکل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور نئے مذہب کی صورت میں اختیار کی۔ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب اس پرچہ کے لکھنے والے تھے۔ اور آپ نے آہستہ آہستہ مختلف واقعات کو پیش کر کے اور باقی کل مذاہب کو اپنی اصلی شکل میں خدا کی طرف سے مان کر حاضرین کو اس موقع پر پہنچا دیا جہاں انھیں مذہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری اور ناطق ماننے کے سوا کچھ چارہ ہی نہ رہا تھا۔ یہ پرچہ نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھا گیا تھا۔ اور جلسہ مذاہب کے اغراض کو پورا کرنے والا ثابت ہُوا۔ منتظمین جلسہ نے ان اسلامی پرچوں کی خوبیوں کو نہایت فراخدلی سے قبول کیا خواجہ صاحب جس وقت پرچہ کو ختم کر چکے تو مہاراجہ بہادر دربھنگہ پریسیڈنٹ جلسہ نے کرسی صدارت سے اُٹھ کر وکیل اسلام سے مصافحہ کیا۔ اور جسٹس ساردا چرن متر اور دیگر ہندو صاحبان نے انکو اس پرچہ پر مبارکباد دی جسٹس متر نے یہ بھی کہا کہ ہندو مسلمانوں کی بیس کانفرنسیں وہ کام نہیں کر سکتیں جو ایک پرچہ کر سکتا ہے۔ نہایت معتبر ذرائع سے سُنا گیا ہے کہ امریکہ کے ایک معزز پرچہ کے نامہ نگار نے جو اس کانفرنس مذہبی کی شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے ان اسلامی پرچوں کو پسند کر کے۔ لکھنے والوں کے فوٹوؤں کو چھاپنے کا ارادہ کیا ہے۔ الحمد للہ یہ نہایت ہی خوشی کا مقام ہے کہ اس جلسہ میں اسلام کی فتح ہوئی۔ خواہ کسی کے ہاتھ سے ہو

(از روزانہ پیسہ اخبار)

پشتو تقریر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اطلاع فرماتے ہیں کہ اُنھوں نے پشتو میں جو تقریر جلسہ کے موقع پر کی تھی وہ عنقریب چھپ کر طیار ہو جائیگی

مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث کے جوابات پر ایک تنقیدی نظر

پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۰ء کے ایڈیٹوریل کالمز میں ضمناً مجددین کا ذکر کر کے اماماً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کیا گیا تھا اسپر میں نے بدر مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۰ء میں چھ سوالات شائع کرائے تھے۔ اور اُن کے جواب لکھنے کی ایڈیٹر اہلحدیث سے درخواست کی تھی ایڈیٹر صاحب موصوف نے اُن سوالوں کے جواب اہلحدیث مورخہ ۶- جنوری ۱۹۱۱ء میں شائع فرمائے ہیں۔ چونکہ مجھکو اُن جوابوں میں ایڈیٹر صاحب کی کئی کمزوریاں اور غلط فہمیاں نظر آئیں لہذا یہ مضمون ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ براہ مہربانی مضمون مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۰ء کو سامنے رکھکر مولوی ثناء اللہ صاحب کے جوابوں کو بچشم عبرت و بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں۔ اور اسکے ساتھ ہی اسلامی مناظر شیر پنجاب اور اہلحدیث کے مشہور و مقتدر لیڈر کے شریفانہ و مہذبانہ طرز تحریر سے اہلحدیث کی پاک فطرت اور اخلاقی حالت کا بھی پتہ لگائیں۔

(۱) مولوی ثناء اللہ صاحب میرے پہلے سوال کے جواب میں یوں رقمطراز ہیں:

"اہلحدیث - حدیث مع ترجمہ کے اوپر لکھ چکا ہوں "ہر صدی کے سر" اس لفظ کی تفسیر میں چونکہ اختلاف ہے کہ صدی کا پہلا حصہ مراد ہے یا آخر۔ ملاحظہ ہو۔ (مرقاہ شرح مشکوۃ) اس لئے میں نے مجمل سا لفظ لکھ دیا"

تنقید - شکر ہے کہ مولویصاحب نے یہ امر تسلیم فرما لیا کہ اللہ تعالیٰ اُمت محمدیہ کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ پیدا کریگا جو دین کو تازہ کرینگے۔ اور ۲۱- اکتوبر ۱۹۱۰ء کے پرچہ اہلحدیث میں خود آپنے مجمل سا لفظ "ہر صدی کے اندر" لکھدیا تھا۔ اُس کی تصحیح یا مولویصاحب کے مسلک پر اُس کی تفصیل فرما دی۔ مگر افسوس کہ مولویصاحب نے اسبارہ میں اپنے مذہب مختار سے اطلاع نہیں بخشی کہ مجدد شروع صدی میں ہوا کریگا یا اخیر صدی پر۔ اُمید ہے کہ مولویصاحب تکلیف گوارا کر کے سوال کے اس ضروری حصہ کا جواب بھی تحریر فرمائینگے۔ اور نیز اس امر پر مزید روشنی ڈالینگے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس صدی میں تشریف رکھتے تھے وہ صدی اس پیشینگوئی کے مفہوم میں داخل ہے یا اُس سے خارج۔ اور بعثت مجدد سے مراد پیدائش ہے یا منصب تجدید پر ماموریت۔

(۲) مولوی ثناء اللہ صاحب دوسرے سوال کے جواب میں حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں:۔

"اہلحدیث - اس سوال کا جواب خود ایک حدیث شریف میں ہے بہتر ہے کہ بجائے اپنا جواب دینے کے ہم وہی حدیث نقل کر دیں۔ غور سے سنئے "فطوبے للغرباء الذین یصلحون ما افسد الناس من سنتی" یعنی جو لوگ میری بگڑی ہوئی سنت (نبوی) کو سنوارینگے یعنی لوگوں سے بدعات دور کر کے اصل سنت پر انکو لاوینگے انکو مبارک ہو۔ گو اس حدیث کا سیاق مصلحین کی خوشخبری کے لئے ہے مگر ضمناً مجددین کے آنے کی علت یہی سمجھی جاتی ہے۔ کہ وہ لوگوں کے خیالات فاسدہ کی جو کتاب و سنت کے مخالف ہونگے اصلاح کرنیکو آئینگے جو پیغمبر اسلام علیہ السلام قرآن و حدیث میں صاف صاف چھوڑ گئے تھے۔ یہانتک کہ وہ یہ بھی نہ کہینگے جو مجھکو مانیگا وہی نجات پاویگا۔ جو منکر ہوگا وہ کافر ہوگا۔ کیونکہ ایسا کہنے سے اُن کی شخصیت کا دخل اسلام میں ہونا لازم آتا ہے۔ مگر مجددین ایسا نہ کرینگے۔ بلکہ وہ محض اتباع سنت لوگوں کو سکھاوینگے۔ جس کی مثال مولانا اسمعیل شہید اور مولوی سید نذیر حسین صاحب وغیرہ رحمہم اللہ علیہم ہیں"

تنقید - مولوی صاحب کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ مجددین سے مراد مصلحین و معلمین دین مثل سید نذیر حسین وغیرہ ہیں۔ اور اُن مصلحین و معلمین کے آنے کی علت اور تجدید دین سے مراد اصلاح فساد اُمت و تعلیم اتباع سنت یعنی اماتت بدعت و احیائے سنت ہے۔ مگر میں افسوس کیساتھ یہ عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ مولوی صاحب نے تجدید دین کا مطلب اماتت بدعت و احیائے سنت سمجھکر مولوی سید نذیر حسین وغیرہ کو مجدد قرار دیا ہے۔ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ اُنھوں نے حدیث زیر بحث کا مطلب صحیح طور پر نہیں سمجھا۔ کاش مولویصاحب کلمات نبویہ میں تدبر سے کام لیتے اور مجددین سلسلہ اہل سنت و جماعت کے پاک سوانح پر ایک غائر نظر ڈالتے تو پیشگوئی کی حقیقت اُن پر ضرور کھلجاتی۔ اور ایسی فاش اور عامیانہ غلطی اُن سے ہرگز سرزد نہوتی۔ حدیث کے الفاظ بآواز بلند پکار رہے ہیں کہ مجددین سے مراد ایسے مقدس اور مطہر وجود ہیں جو روح القدس سے تائید یافتہ ہو کر مامور من اللہ و مؤید من السماء کی حیثیت سے خلعت مجددیت زیب تن کر کے خلافت راشدہ کے مسند پر بیٹھکر نائب الرسول و وارث النبی کے اختیارات نافذ کرتے ہوئے تجدید دین متین کی خدمت انجام دیں۔ عامہ مصلحین و معلمین کی یہ شان نہیں کہ مجدد ایسے گرانقدر اور عظیم الشان خطاب کا زریں تاج اُن کے سر پر رکھا جائے ؎

کلاہ خسروی و تاج شاہی ٭ بہر کل کے رسد حاشا و کلا

کیونکہ عامہ مصلحین و معلمین کا وجود صرف راس مائۃ یعنی سر صدی کیساتھ مخصوص نہیں بلکہ اس قسم کے علماء جو امر معروف و نہی عن المنکر میں ہمہ تن مستعد ہو کر مسلمانوں کو شرک و بدعات سے بچانے اور سنت نبوی کا متبع بنانے کے لئے حتی الامکان کوشش کرتے رہتے ہیں۔ صدر اسلام سے ابتک ہر زمانہ میں موجود چلے آتے ہیں اور آئندہ بھی قیامت تک یہی سلسلہ رہیگا۔ چنانچہ حدیث نبوی "لا یزال من اُمتی قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذلک" (متفق علیہ) اسپر شاہد ناطق ہے پس مجددین سے مراد اگر ایسے مصلحین ہیں جیسے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے سمجھ رکھے ہیں تو حدیث زیر بحث میں راس مائۃ یعنی سر صدی کی قید سراسر بیکار اور بالکل فضول و بے معنی قرار پاتی ہے۔ لیکن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام معجز نظام میں ایسا نقص ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اسئے ثابت ہو گیا کہ مولویصاحب نے حدیث مجددین کا جو مطلب سمجھا ہے وہ یقیناً غلط ہے۔

مولویصاحب نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ مسلم میں اس طرح مروی ہے۔ قال رسول اللہ صلعم بدء الاسلام غریبا وسیعود کما بدا فطوبی للغرباء یعنی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اسلام کی ابتدا وحالت غربت میں ہوئی اور پھر وہ لوٹکر اُسی حالت کو پہنچ جائیگا۔ پس غرباء کو مبارک ہو۔ اور ترمذی میں یہ حدیث اس طرح آئی ہے۔ "ان الدین بدء غریبا وسیعود کما بدء وطوبی للغرباء وھم الذین یصلحون من افسد الناس من بعدی من سنتی" مولانا اسمعیل صاحب شہید کی کتاب تذکیر الاخوان میں اس حدیث کا ترجمہ مع فائدہ حسب ذیل درج ہے۔ "بیشک دین ظاہر ہوا مسافر اور اب ہو جاویگا جیسا پہلے ظاہر ہوا تھا۔ سو کیا اچھا حال ہے مسافروں کا اور وہ وہ لوگ ہیں جو سنوارتے ہیں جو بگاڑا لوگوں نے میرے بعد میری سنت میں۔ ف۔ یعنی آخر زمانہ میں اصل اسلام اور دین کی باتیں ایسی ہو جائینگی جیسے مسافر ہوتا ہے کہ اُس کو کوئی نہیں پہچانتا اور لوگ اُس کو بیگانہ جانتے ہیں۔ اور ابتدا میں بھی اسلام کو کوئی نہیں جانتا تھا اور عرب کے کافر مسلمانوں کو انگشت نما کرتے تھے ویسے ہی اخیر زمانہ میں دین اسلام کی اصل باتوں کو کوئی نہیں پہچانیگا۔ اور مسلمانوں کو لوگ انگشت نما کرینگے۔ تو کیا اچھا حال ہوگا اُن لوگوں کا جو بدعت کو مٹا دیں اور سنت کو جاری کریں۔ جو سنت جاری نہ رہی۔ اور بدعتیوں نے جو اسلام میں نئی نئی باتیں نکالکر دین کو بگاڑ دیا اُسکو سنوار کر درست کرتے ہیں" ترجمہ تذکیر الاخوان مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی صفحہ ۲۱۔

مولانا اسمعیل شہید کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ حدیث فطوبی للغرباء جس سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے استدلال فرما کر مجددین کو عامہ مصلحین کی طرح ٹھہرایا اور مولوی سید نذیر حسین

صاحب وغیرہ کو مجدد بتایا- اور ضمناً اپنی ذات ستودہ صفات کے لئے بھی منصب مجددیت کا امکانی نقشہ جمایا) صرف اخیر زمانہ سے تعلق رکھتی ہے اور الفاظ حدیث اور واقعات زمانہ بھی مولانا اسمعیل صاحب کے بیان کی تصدیق کرتے ہیں- لیکن اگر ہم بپاس خاطر مولوی ثناء اللہ صاحب حدیث فطوبےٰ للغرباء میں مجددین کو داخل کریں تو پھر لفظ الغرباء کے وہ معنی لینا ضروری ہونگے جو نواب صدیق حسن خانصاحب اپنی کتاب المقالۃ النصیحۃ فی الوصیۃ والنصیحہ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ کے صفحہ ۱۱۵ و ۱۲۱ میں لکھے ہیں اور وہ یہ ہیں-

"و از انجملہ رویاے حسنہ و منام صالحہ از مرد نیکو کار است آنحضرت صلعم فرمود الرویاء الحسنۃ من الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ و نیز فرمود لن یبقی بعدی من النبوۃ الا المبشرات فقالوا وما المبشرات یا رسول اللہ قال الرویاء الصالحۃ یراہا الرجل الصالح او تری لہ جزء من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ و یفسر قولہ تعالیٰ لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا در قول جمیل گفتہ مراد برویاء صالحہ رویت آں حضرت صلعم است در منام یا رویت جنت و نار یا رویت صالحین و انبیاء یا رویت مشاہد متبرکہ ہمچو بیت اللہ و مسجد رسول اللہ صلعم و بیت المقدس- و رویت وقائع آئیہ مستقبلہ کہ مطابق رویت واقع شود- یا وقائع ماضیہ چنانچہ بودہ است و رویت انوار و طیبات ہمچو شرب لبن یا عسل و سمن چنانکہ در کتاب الرویا از اصول مذکور است و رویت ملائکہ چنانکہ در حدیث آمدہ ان رجلا کان یقرء القرآن ذات لیلۃ فظہرت ظلۃ فیہا امثال المصابیح الیٰ آخر القصۃ و رویت نبوی نفضل منامات است زیراکہ در حدیث آمدہ کہ ہرکہ مرا در خواب دید وے- فی الواقع مرا دید زیراکہ شیطان در صورت من نمے تواند برآمد..... و از انجملہ فراست صادقہ و خاطر مطابق واقع است و فراست از سید البشر صلعم اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ مراد بفراست راست حدس صائب ست و ازانجملہ اجابت دعا و ظہور تلطف از جانب او تعالیٰ است بنا بر جد ہمت و صدق طویت او و بایں جانب اشارت ست در حدیث رب اشعث اغبر ذی طمرین لا یوبہ لو اقسم علی اللہ لابرہ ۵

خاکساران جہاں را بحقارت منگر؛ توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد مراد بایں جنس غرباء اہل اسلام اند کہ طوبیٰ للغرباء در شان ایشان وارد شدہ نہ گدایان بیدین و دیوانگان چرکیں" پس قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوگیا کہ مولوی ثناء اللہ نے نہ حدیث مجددین کا مطلب صحیح سمجھا نہ حدیث طوبےٰ للغرباء کے مفہوم حقیقی تک اُن کے ذہن عالی نے رسائی فرمائی- حدیقۃ الفقہ صفحہ ۱۷۹ میں مجددین کا ذکر اس طرح لکھا ہے۔

"اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک ایسا شخص اس اُمت کے لئے بھیجتا ہے جو دین کو تازہ کر دیتا ہے- سو برس میں غالباً راہ و رسم دین کو تغیر ہو جاتا ہے اس لئے ایک بندۂ خدا شروع صدی پر آکر معروف کو ہاتھ یا زبان سے تازگی بخشتا ہے- بدعات و محدثات کو مٹاتا ہے- ہر صدی کے سر پر اب تک یہی ہوا- ان مجددین کے نام حجج الکرامہ میں لکھے ہیں" مگر اصلی بات یہ ہے کہ مجدد کا مطلب مجدد ہی خوب سمجھ سکتا ہے- اس لئے مجدد کی تعریف جو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے اُسے بھی ہم یہاں نقل کئے دیتے ہیں اور وہ یہ ہے-

"مجدد آنست کہ ہر چہ دراں مدت فیوض بامتاں برسد بتوسط او برسد اگرچہ اقطاب و اوتاد آنوقت بوند و بدلا و نجبا باشند- خاص کنندۂ مصلحت عام را" مکتوبات امام ربانی مکتوب چہارم- جلد دوم-

مجدد کی تعریف پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ یعنی مجددین یہ کبھی نہ کہینگے جو مجھے مانیگا وہی نجات پائیگا- جو منکر ہوگا وہ کافر ہوگا- اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے تفہیمات الٰہیہ میں بھی دعوےٰ کیا ہے چنانچہ اُن کی عبارت پر جو چھٹویں سوال میں ہم نے نقل کردی ہے اسبات پر صراحتاً دلالت کر رہی ہے- شک ہو تو اُسے پھر بغور ملاحظہ فرمائے- اس کے ساتھ ہی یہ بھی واضح رہے کہ کفر کے معنی انکار کے ہیں- پس جو امام وقت اور مجدد وقت کا منکر ہوگا اُس کے کافر ہونے میں کیا شک ہے- حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے جیسا دعوےٰ کیا ہے اس قسم کے دعوی پر مولوی صاحب کو یہ اعتراض ہے کہ ایسے دعوے سے اسلام میں شخصیت کا دخل ماننا پڑتا ہے- مگر یہ اعتراض سراسر لغو ہے- شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاکم وقت کی اطاعت واجب قرار دی ہے اس لئے تمام اہل اسلام حاکم وقت کی اطاعت کو واجبات سے سمجھتے ہیں- اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اس سے انکار نہیں ہوسکتا- پس جس طرح ظاہری حاکم وقت کی اطاعت واجب ہونے سے اسلام میں شخصیت کا بیجا دخل نہیں ماننا پڑتا اُسی طرح خلیفہ راشد- مجدد- امام وقت یعنی روحانی حاکم وقت کی اطاعت واجب ہونے سے اسلام میں شخصیت کا بیجا دخل نہیں ماننا پڑتا- اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کبھی آیہ کریمہ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون- اور حدیث فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین اور نیز حدیث من عادیٰ لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب کی فلاسفی پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں- تو انکی شخصیت کا عقدہ فوراً باسانی حل ہوسکتا ہے-

مزید اطمینان کے لئے مولوی صاحب کے اعتراض کا جواب ہم ایک اور رنگ میں پیش کرنا چاہتے ہیں- کتاب منجی المومنین مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور کے صفحہ ۱۴ میں مولانا اسمعیل شہید کے متعلق ایک ایک فتویٰ چھپا ہے اُس کی بعض عبارات کا اقتباس ہم ذیل میں درج کرتے ہیں-

"مولانا مرحوم مرتبہ اولیاء کاملین کا سا رکھتے ہیں- اوصاف اولیائے سابقین کے سے اُن میں پائے جاتے ہیں- کیونکہ موافق شرع شریف کے ولی خدا کا اور مقبول رسول کا وہی ہے کہ جس کی صحبت میں محبت خدا اور رسول کی زیادہ ہووے- اور ایمان صیقل پاوے- گناہ چھوٹیں عبادت بڑھے- اللہ جلشانہٗ کا خوف اور رسول مقبول کی راہ کی محبت دل میں بڑھے- دُنیا سے بیزاری اور آخرت کے کاموں میں شوق زیادہ ہووے- سو یہ سب خوبیاں حضرت مولانا ممدوح کی صحبت میں تھیں- اور اُن کی تصنیفات کتابوں میں پائی جاتی ہیں- جن لوگوں کو دیدۂ بصیرت اور نور ایمان ہے اللہ کی ہدایت سے وہ دریافت کرتے ہیں- اور جو لوگ بغاوت اور شقاوت ازلی میں گرفتار ہیں وہ اس نور کی روشنی سے محروم اور بے نصیب ہیں- ایسوں کی شان میں یہ صادق ہے- اولئک کالانعام بل ھم اضل..... کافر اور برا کہنا اور برا جاننا ایسے عالموں دیندار کو اور اُن کی کتابوں کو کہ جن میں بالکل آیاتیں قرآنی اور حدیثیں نبوی مندرج ہیں بُرا کہنا اشد فسق ہے- بلکہ خوف کفر کا ہے- ایسے عقیدے والے پر..... اور نماز پڑھنا اور اقتدا کرنا ایسے عقیدے والے کے پیچھے جس کا فسق اور بدعت حد کفر کو پہنچا ہو جائز اور درست نہیں..... کتبہ العبد المسکین محمد تقی ختم اللہ لہ بالحسنیٰ

| محمد تقی خاں | مہر مولوی محمد تقی خانصاحب دہلوی جامع معقول و منقول-

| سید محمد نذیر حسین | مہر مولوی صاحب بقیۃ السلف حجۃ الخلف حافظ الحدیث مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی-

نسبت کرنا ساتھ بداعتقادی اور کفر وغیرہ کلمات ناملائم کے ایسے فاضل اجل و اکمل و اتقے و اورع قامع شرک و بدعت و مجاہد فی سبیل اللہ یعنی مولانا و بالفضل اولنا مولوی اسمعیل علیہ الرحمۃ کو سراسر کذب و بہتان ہے- اکثر لوگ اُن کے فیض بیان سے موفق بصوم و صلوٰۃ اور مجتنب شرک و بدعات سے ہوئے- اور کنہ اُن کی تصانیف کا دریافت کرنا کام ہر کسی کم استعداد خفاش منش کا نہیں..... لیکن حق تعالیٰ لغزش دیتا ہے راہ راست سے بے انصافوں کو ویضل اللہ الظٰلمین ویفعل اللہ ما یشاء ۵

گرنہ بیند بروز شپرچشم ؎ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

بُرا کہنا ہر مسلمان کو نافرمانی ہے - خداجل اسمہٗ کی ہیبتا ایسے اعلم اوحدالعصر کو سباب المسلم فسوق اور داخل ہوتا ہے اس وعید میں ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احد ہما...... [من یشاء اللہ لو عد] مہر مولوی رامپوری. [محمد علی] مہر مولوی محمد علی رامپوری [محمد حسن] مہر مولوی محمد حسن رامپوری [محمد عبدالواحد] مہر مولوی محمد عبدالواحد رامپوری [سید رحمت علیخاں مدرالت المانة سلطانی سراج اعلام ضیاء العلما] مہر مفتی سلطانی سید رحمت علیخاں مغفور مرادی

جوکوئی مولوی اسمعیل صاحب ولی کامل کو کافر کہتا ہے - وہ خود نافرہے - اور مصداق ہے حدیث من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ فقط [مولوی محمد اکبر علیخاں] مولوی محمد اکبر علی خاں رامپوری [الخالق الخیر ہو القادر] مہر مولوی عبدالقادر دہلوی

اُمید ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس فتوے کو پڑھ کر جبنپر اُن کے مجدد الوقت مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی کی بھی مہر لگی ہوئی ہے - اب اپنی شخصیت سے دست بردار ہوجانیکے - خدانخواستہ پھر بھی کچھ تردد ہے تو مولوی اسمعیل صاحب شہیدؒ کی شہادت مندرجہ ذیل پرہی ایمان لائیں۔

مولانا اسمعیل شہید رح اپنی کتاب منصب امامت کے صفحہ ۱۳ نکتہ ثالث میں تحریر فرماتے ہیں :-

"خلیفہ راشد بنی حکمی است ہرچند فی الحقیقت بپایہ رسالت نرسیدہ فاما منصب خلافت چندے از احکام انبیاء اللہ برو جاری گردانیدہ" یعنی خلیفہ راشد حکمی نبی ہے ہرچند وہ فی الحقیقت مرتبہ پیغمبری کو تو نہیں پہنچا - مگر کسی قدر انبیاء کے احکام اسپر جاری ہوجاتے ہیں"

پھر اسی نکتہ ثالث میں فرماتے ہیں" ازانجملہ توقف نجات اُخروی است برطاعت اویعنی چنانچہ اگر کسے بہزار درجہ معرفت الہیہ وتہذیب نفس جدوجہد تمام وسعی مالاکلام بجاآرد وقتیکہ ایمان بارسل ندارد ہرگز نجات اُخروی بدست نخواہد آورد ملاحم از غضب جبار و درکات نار نخواہد یافت ہمچنیں ہرچند عبادات شرعیہ وطاعات دینیہ بجاآرد وجد جہد تمام در امتثال احکام اسلام بروے کار آرد - اما تاوقتیکہ در اطاعت امام وقت گردن ننہد واقرار بامامت نکند ہرگز عبادات مذکورہ در آخرت کار آمدنی نیست - وازوار وگیر رب قدیر خلاص یافتنی نہ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاہلیتہ"

اور نکتہ ثانی میں فرماتے ہیں " خلیفہ راشد سایہ رب العالمین است وہمسایہ انبیاء ومرسلین کہ سرمایہ ترقی دین است وہمپایۂ ملائکہ مقربینؑ باشند - در اطاعت او مبذول از ادعا..

مساوات او دست بردارند - اور ابجائے رسول بشمارند"

(۳) مولوی فاضل صاحب تیسرے سوال کا جواب یہ تحریر فرماتے ہیں -

" مجدد کے نامعلوم رکھنے میں غالبًا وہی حکمت ہے جو لیلۃ القدر کے نامعلوم رکھنے میں ہے تاکہ اس شوق میں بہت سے لوگ تجدید اور احیاء سنت کریں کہ ہم بھی خدا کے نزدیک مجدد کا درجہ پاویں - گو دنیا میں معلوم نہو یاد رہے کہ علم یقین کو کہتے ہیں اور ایسے امور میں بغیر اخبار صاحب وحی کے یقین نہیں ہوسکتا -) بنعمت ربک فحدث میں وہ نعمت مراد ہے - جس کا علم بھی ہو - علم کے لئے جو ذریعہ ہے وہ ہمنے بتلادیا کہ صاحب وحی کے اخبار و اعلام کے بغیر نہیں ہوسکتا - کشف الہام وغیرہ بشرط صحت سب قرائن ہیں دلائل نہیں -

تنقید - سبحان اللہ بحمدہ کیا قابل تعریف جواب ہے - اگر مولوی فاضل صاحب اس جواب کو کسی خوشنویس سے سنہری حرفوں میں لکھوا کر کم سے کم الہ آباد کی نمائش ہی میں بھجوادیں تو کیا عجب ہے کہ اُن کے کمالات حدیث دانی کی شہرت کے علاوہ سرِدست کچھ انعام بھی ہاتھ آجائے - یا رامپوری سرٹیفکٹ کی طرح کوئی اور سرٹیفکٹ بھی ملجائے - خیر یہ بات تو مولویصاحب کی مرضی پر منحصر ہے مگر قدردانی کے لحاظ سے یہ اقرار تو میں بھی کئے لیتا ہوں کہ اس اخیر زمانہ کے اہلحدیث مولوی صاحبان میں مولوی فاضل امرتسری کا دم غنیمت ہے - کیونکہ آپ کی تحریرات پڑھ کر بہتوں کو قیامت یاد آجاتی ہے - معلوم ہوتا ہے کہ عالیہ مارغ مولوی فاضل کے نزدیک مجدد کیطرح لیلۃ القدر کو بھی یہی خدمت سپرد کی گئی ہے کہ وہ سنت و بدعت کا فرق لوگوں کو سمجھا کر اہلحدیث مولوی صاحبان کا ہاتھ بٹائے اس لئے مجدد و لیلۃ القدر دونوں کے مخفی رکھنے میں غالبًا ایک ہی حکمت ہے - ہم مولوی صاحب کی خاطر سے دونوں کے اخفا یا اظہار کے لئے ایک علت مشترکہ یا حکمت مشترکہ کو تسلیم کئے لیتے ہیں - مگر ایک مشکل درپیش ہو کہ محققین اہلحدیث لیلۃ القدر کا نامعلوم رکھا جانا تسلیم نہیں کرتے - چنانچہ عارف ربّانی سیدنا حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں یہ ارشاد فرماتے ہیں :-

اور تلاش کیجاوے شب قدر ماہ رمضان کے آخر کے دس دنوں میں اور بہت پکی ستائیسویں رات ہے ...... امام احمد بن حنبل نے اپنی اسناد سے ابن عمر سے روایت کی انھوں نے کہا صحابہ کرام ہمیشہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواب رمضان کے اخیر کے دس دنوں میں بیان کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا میں نے جان لیا کہ تمہاری خوابیں متواتر ہوئیں

بیشک شب قدر عشرہ اخیر سے ساتویں رات ہے - جس شخص کو اس کی تلاش کرنا ہو تو وہ تلاش کرے ساتویں رات عشرہ اخیر سے "...... پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو اسپر مطلع کیا کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے اپنے اس قول سے وہ رات سلامت ہے صبح ہونے تک سو ہم نے اس سے جان لیا کہ بیشک وہ ستائیسویں رات ہے " غنیۃ الطالبین مترجم اُردو - مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۴۷۸ - ۴۸۰ -

معزز ناظرین ! چونکہ عارف ربانی امام حقانی - مقبول بارگاہ صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کے محققانہ ارشاد سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ لیلۃ القدر نامعلوم نہیں رکھی گئی - بلکہ معلوم اور معین قرار پاچکی ہے اس لئے لیلۃ القدر کے نامعلوم رکھے جانے کی بناپر مجدد کے نامعلوم رکھے جانے کی حکمت مولوی فاضل صاحب نے بیان کی تھی وہ تو کافور ہوگئی - مگر چونکہ اُن کے اقرار کے مطابق لیلۃ القدر اور مجدد کے اخفاء اور اظہار کی علت مشترکہ ہونا مسلمات میں سے ہو چکا ہے اس لئے اظہار لیلۃ القدر ثابت ہوجانے کیوجہ سے اظہار مجدد کی ضرورت وحکمت روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی فالحمد للہ علیٰ احسانہٖ

مجدد شود سبب خیر چون خدا خواہد ؎ خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است

مجدد کے نامعلوم رکھنے کی حکمت بیان کرنے کے بعد مولوی فاضل صاحب نے ایک اور نکتہ معرفت بیان فرمایا ہے - جس کا حاصل یہ ہے کہ علم یقین کو کہتے ہیں اور مجدد ہونے پر بغیر اخبار صاحب وحی کے یقین نہیں ہوسکتا - اس لئے مجدد معلوم نہیں ہوسکتا - یہ ہے مولوی صاحب کے استدلال پراختلال کا مآل اور ظاہری اور خشک منطق کا نچوڑ - سچ ہے - ؎

گر باستدلال کار دیں بدے ؎ فخر رازی رازدار دیں بدے

پائے استدلالیان چوبیں بود ؎ پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

افسوس مولویصاحب کا یقین ایسا بگڑ گیا ہے کہ اب کسی طرح اس کے سنبھلنے کی اُمید نہیں معلوم ہوتی - مگر چونکہ مایوس ہوجانا درست نہیں اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کی قدرت ورحمت پر بھروسہ کرکے اُن کا یقین ٹھیک کرنے کے لئے حتی الامکان کوشش کرینگے - لیکن تاہم یہ ضروری ہے کہ خود مولوی صاحب بھی تھوڑی دیر کے لئے عقل سلیم کے مشورہ پر کاربند ہونیکو طیار ہوجائیں اور دلی توجہ کے ساتھ ہماری چند باتیں سُن لیں - جناب مولوی صاحب برائے خدا ذرا یہ تو سوچئے کہ اگر خداوند تعالیٰ ہمارے زمانہ کے کسی مسلمان مومن متقی کو بہ متواتر وحی الہام وکشف در رویاء واخبار و اعلام کے ذریعہ سے منصب تجدید و امامت پر مامور ہونیکا علم بمعنی یقین ہی عطا کرنا چاہے تو عطا کر سکتا ہے - یا نہیں - اگر عطا کرسکتا ہے تو آپ کی غلط فہمی ظاہر ہے

٭ معیار نبوّت و مواد ضعہ لفتد یہ است ومخالفت رب قدیر علامت اہل کمال ہمین است کہ در خدمت او مشغول

اور اگر نہیں کر سکتا تو اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک تو یہ کہ کبھی کسی زمانہ میں نہیں کر سکتا۔ دوسرے یہ کہ کسی خاص زمانہ میں نہیں کر سکتا۔ پہلی صورت میں تو اس کی خدائی ہاتھ سے جاتی ہے اور سلسلہ رسالت بھی باطل قرار پاتا ہے اور دوسری صورت میں دو شقیں لازم آتی ہیں ایک تو یہ کہ خدا میں اب قدرت نہیں رہی ہے تو پھر اس کی خدائی بھی باطل۔ دوسری صورت یہ کہ قدرت تو بدستور ہے مگر کوئی خاص وجہ ایسی پیش آگئی ہے۔ مثلاً اس نے وعدہ کر لیا ہے کہ آئندہ ایسا نہ کرے گا۔ اس وجہ سے ایسا نہیں کر سکتا۔ ہے تو ایسی وجہ کا پیش کرنا یعنی کسی خاص وعدہ کا ثابت کرنا اس شخص کے ذمے ہے جو اسبات کا مدعی ہو مولوی فاضل صاحب اسبات کے مدعی ہیں لہذا بار ثبوت انہیں کے ذمہ ہے اب دیکھیں کہ مولوی صاحب اپنے دعوے کو نصوص قرآنیہ و حدیثیہ و ادلۂ عقلیہ قطعیہ سے ثابت کر کے اس بھاری بوجھ سے کب تک سبکدوشی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور حاصل بھی کر سکتے ہیں یا نہیں۔

ایہا الناظرین! مولوی صاحب کے مسلک کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کسی نعمت کا علم ہو سکتا ہے نہ مجدد وغیرہ کا۔ مگر خداوند تعالیٰ فرماتا ہے یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ وکونوا مع الصادقین پارہ ۱۱۔ سورۃ التوبہ یعنی اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور ہو ساتھ سچوں کے۔ پس جب بقول مولوی ثناء اللہ صاحب صادقین کا علم (یقینی) ہی نہیں ہو سکتا تو اس حکم کی تعمیل کیونکر ہو سکتی ہے اگر وہ کہیں کہ صادقین کا علم (یقین) ہو سکتا ہے تو اپنی غلطی کا اقرار کریں اور ذرا دل میں سوچیں کہ مجددین صادقین میں داخل ہیں یا کاذبین میں۔ اور سنئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واتقوا اللّٰہ ویعلمکم اللّٰہ ؁۔ متقی بنجاؤ اور اللہ تمہیں علم (یقین) عطا فرمائیگا۔ اب غور طلب بات ہے کہ مولوی صاحب کا بیان سچا مانا جائے یا خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لایا جائے۔ ہم تو خدا تعالیٰ کے کلام پاک پر ایمان لاتے ہیں اور مولوی صاحب کو خدا کے سپرد کرتے ہیں۔ زاہدان خشک یا سطحی خیال والے ملانوں کا یہ مقولہ کہ اولیاء اللہ کا ہر الہام ظنی ہوتا ہے قطعی نہیں ہوتا اور اس لئے حجت نہیں محض غلط ہے کیونکہ قرآن کریم اور احادیث نبی رؤف رحیم اور مسلم الثبوت اولیائے کاملین کی شہادتیں اس بات کو باواز بلند بیان کر رہی ہیں کہ بعض اولیاء اللہ کے الہامات قطعی ہوتے ہیں اور علم کی تعریف انپر صادق آتی ہے۔ چنانچہ نمونہ کے طور پر ہم یہاں انکا مختصراً ذکر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ؁ تحقیق جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اسی پر استقامت کی تو انپر فرشتے اُترتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور ہم بشارت دیتے ہیں تمہیں اُس بہشت کی جس کا تم کو وعدہ تھا۔ اور ہم ہیں تمہارے رفیق اس دُنیا میں بھی اور آئندہ دنیا میں بھی یعنی آخرت میں بھی۔ صحیحین سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس اُمت کے لئے بشارت دے چکے ہیں کہ اس امت میں بھی پہلی امتوں کی طرح محدث پیدا ہونگے اور محدث یعنی وہ لوگ ہیں جن سے مکالمات و مخاطبات الٰہیہ ہوتے ہیں اور ابن عباس کی قرأت میں آیا ہے کہ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللّٰہ مایلقی الشیطان ثم یحکم اللّٰہ آیاتہ۔ پس اس آیت کی رو سے جسکو بخاری نے بھی لکھا ہے محدث کا الہام یقینی اور قطعی ثابت ہوتا ہے۔ جس میں دخل شیطان قائم نہیں رہ سکتا۔ اور خود ظاہر ہے کہ اگر خضر اور موسیٰ کی والدہ کا الہام صرف شکوک و شبہات کا ذخیرہ تھا اور یقینی نہ تھا تو اُن کو کب جائز تھا کہ وہ کسی بیگناہ جان کو خطرے میں ڈالتیں یا ہلاکت پہنچائیں یا کوئی دوسرا ایسا کام کرتیں جو شرعاً یا عقلاً جائز نہیں ہے۔ آخر یقینی علم ہی تھا جس کے باعث سے وہ کام کرنا انپر فرض ہو گیا تھا۔ اور وہ امور ان کے لئے روا ہو گئے تھے کہ جو دوسروں کے لئے ہرگز روا نہیں۔ عارف ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنی کتاب فتوح الغیب میں فرماتے ہیں۔

"پھر تیرا علم اور یقین خدا کی رفاقت کے ساتھ پختہ ہوا اور تیرے سینے کی کشادگی قوی ہوئی اور تیرے دل کا نور مضبوط ہوا اور تیرا خدا کیساتھ قرب زیادہ ہوا اور زیادہ ہوا مرتبہ تیرا اُس کے نزدیک اور تیری امانت اُس کے پاس اور تیرا لائق ہونا اسرار کے نگاہ رکھنے کے لئے۔ معلوم کرایا جاویگا تو کہ کب آتا ہے تیرے پاس نصیب تیرا اور اس کے آنے سے پہلے تیری عزت کے لئے اور تیری عزت زیادہ کرنے کے لئے اور اپنے فضل اور احسان اور ہدایت سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کئے ہم نے بنی اسرائیل سے امام جو راہ دکھاتے تھے ہمارے حکم سے جب اُنھوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے اور فرمایا جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی اُنکو ہم اپنی راہیں دکھاوینگے۔ اور فرمایا اللہ سے ڈرو اور اللہ تمھیں تعلیم دیتا ہے اور پھر سپرد کیا جائیگا تجھے ظاہر کرنا اور پھر ظاہر کریگا تو صریح اذن کے ساتھ۔ جسپر کوئی غبار نہیں اور دلالت روشن کیساتھ مثل آفتاب روشن کے اور کلام لذیذ کے ساتھ جو سب لذتوں سے زیادہ لذیذ ہے اور سچے الہام کے ساتھ جس میں کوئی شک نہیں اور نفس کے خیالات اور شیطان لعین کے وسوسوں سے پاک اور صاف فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں۔ اے آدم کے بیٹے میں معبود ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں کہتا ہوں کسی چیز کو ہو وہ ہو جاتی ہے۔ میری فرمانبرداری کر میں تجھ میں یہ وصف ڈالونگا کہ تو کسی چیز کو کہیگا ہو وہ ہو جاویگی۔ اور تحقیق دیا ہے یہ مرتبہ اللہ نے اپنے بہت پیغمبروں اور دوستوں اور بنی آدم سے بعض خاصوں کو۔

فتوح الغیب مترجم مطبوعہ لاہور۔ صفحہ ۲۲۲ و ۲۲۳۔

کتاب الانسان الکامل مصنفہ حضرت سید عبدالکریم الجیلی (جو ایک مشہور متداول اور درسی کتاب ہے، اور اکثر مشائخ کے خاندانوں میں زیر درس رہتی ہے اور جسکو حضرت خواجگان چشت بھی درسًا مشائخ سے پڑھتے اور پڑھاتے آئے ہیں۔) کے تریسٹھویں باب میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کو سات مراتب عطا فرمائے ہیں۔ الاسلام ؁۔ الایمان ؁۔ الصلاح ؁۔ الاحسان ؁۔ الشہادۃ ؁۔ الصدیقیۃ ؁۔ القربۃ ؁۔ پھر ان میں سے ہر ایک مرتبہ کی تفصیل و تشریح کے بعد ساتویں مرتبہ یعنی قربت کے سات رکن بیان کئے ہیں جن میں سے ساتواں رکن ولایت کبریٰ ہے۔ اس مقام کے اولیاء اللہ کو خلفاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم بتلایا جاتا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اُن میں سے بعض ہدایت خلق کے لئے مامور کئے جاتے ہیں اور وہ مقام رسالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہوتے ہیں۔ اور بعض مقام نبوت میں آنحضرتؐ کے نائب بنائے جاتے ہیں اس کے بعد یہ جملہ لکھا ہے فہو کالانبیاء والاولیاء یرید بذلک نبوۃ القرب والاعلام والحکم الالٰہی لا نبوۃ التشریع لان نبوۃ التشریع انقطعت بمحمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم فہولاء مبنؤن بعلوم الانبیاء بغیر واسطۃ

یعنی خلفاء محمدی جو انبیاء کہلاتے ہیں اُنکی نبوت سے مراد قرب اور اعلام اور حکم الٰہی ہے جو اُنکو حاصل ہوتا ہے نبوت تشریعی نہیں کیونکہ نبوت تشریعی بعد آنحضرتؐ کے منقطع ہو گئی پس خلفاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم انبیاء بلا واسطہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکھائے جاتے ہیں"

میرے نزدیک اس قدر شہادتیں ایک مسلمان متقی کے لئے کافی سے زیادہ ہیں۔ مگر مولوی صاحب کی تسکین کے لئے نواب صدیق حسین کی شہادت اور پیش کی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ لغتہ الرائد کے صفحہ ۱۰ میں الہام کے متعلق لکھتے ہیں "گاہے بدل علم حاصل میشود از لبیا سے از سلف گذشت"

(۴) میرا چوتھا سوال یہ تھا کہ "کیا آپ کوئی ایسی دلیل نقلی یا عقلی پیش کر سکتے ہیں جس سے مجدد کا معلوم ہونا محال ثابت ہوتا ہو" اس کا جواب اہل حدیثؐ نے یہ دیا ہے۔

"محال تو میں نے بھی نہیں کہا البتہ جو کہا ہے اُس کا ثبوت بھی مختصراً دیدیا"

تنقید مجدد کے معلوم ہونیکو مولوی صاحب آپ محال نہیں مانتے اور نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ اور اہل اللہ کی شہادتوں سے مجدد کا معلوم ہونا ممکن الوقوع - بلکہ واقع ہونا اظہر من الشمس ہے پھر نہ معلوم ع
انکار پہ ہے کس لئے اصرار تمھارا

(۵) سوال کے جواب میں آپ لکھتے ہیں کہ "آوازہ خلق میں نہ خلق کی تعداد معتبر ہے نہ عدم تعداد بلکہ جتنے بھی ہوں۔ انشاءاللہ نقارہ خدا ہوسکتے ہیں۔ بشرائط ذیل (الف) صاحب دیانت و امانت ہوں۔
(ب) مجددین منصب مجددیت کی کسی طرح نقیض متحقق ہنو۔ یعنی وہ خود بھی صاحب دیانت و امانت اور راست گو راست رو مخلص متبع سُنت ہو ورنہ کہا جائیگا مدعی سُست گواہ چُست"

تنقید۔ مصدقین مجدد کی نسبت آپ لکھتے ہیں "کہ جتنے بھی ہوں" جزاک اللہ۔ مگر یہ تو فرمائیے دو شرطیں جو آپ نے پیش کی ہیں اُنکے متحقق ہونے کا معیار کیا ہے۔ کیونکہ انبیا اور اُن کے خلفاء راشدین کے مصدقین و مکذبین اب تک چلے آتے ہیں اور آئندہ بھی یہ سلسلہ ختم ہوتا نظر نہیں آتا۔ پس ضرور ہے کہ اس امر کے تصفیہ کے لئے کوئی معیار قائم کیا جائے۔ آپکے جو شرطیں مصدقین اور مجددین کے لئے مقرر فرمائی ہیں میرے نزدیک وہ ایک لفظ متقین میں آجاتی ہیں۔ اس لئے میری رائے یہ ہے کہ متقین کی شناخت کے لئے جو علامات قرآن کریم میں مذکور ہیں وہی علامات مجددین و مصدقین کی صداقت پرکھنے کے لئے معیار قرار دیجائیں یا طریق فیصلہ یہ قرار دیا جائے کہ فریقین یعنی متخاصمین کے اقوال و افعال کو کتاب اللہ پر عرض کیا جائے۔ پھر جس فریق کے اقوال و افعال جس فریق سے ملتے جلتے ہوں وہ فریق اُسی کے ہمرنگ فریق میں سے شمار کیا جائے آپ بھی اپنی رائے سے مُطلع فرمائیے۔

(۶) چھٹویں سوال میں دو بزرگوں یعنی حضرت مجدد الف ثانیؒ و حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی عبارتیں پیش کی تھیں۔ جن میں دونوں صاحبوں نے مجددیت اور امامت وغیرہ کے دعوے کئے ہیں۔ مجدد صاحب کی عبارت کے متعلق مولوی فاضل صاحب حسب ذیل جواب دیتے ہیں

"حضرت مجدد کا کلام سائل نے سمجھا نہیں۔ حضرت ممدوح کا مطلب اپنے لئے اظہار دعویٰ نہیں ہے بلکہ عام طور پر اس مسئلہ کا بیان کرنا مقصود ہے کہ جسکو ایسے علوم حاصل ہوں آں مجدد ایں الف است۔ چنانچہ اُس خط کا شروع ہی اس طرح ہے۔ دربیان آنکہ علم الیقین و حق الیقین و بیان آنکہ صاحب ایں علوم مجدد ایں الف است اس خط میں مجدد کے علوم کا بتلانا مقصود ہے نہ کہ اپنا دعویٰ معلوم ہوتا ہے کہ سائل کو مرزا صاحب کی محبت جو غالب ہے اس لئے بحکم حبك الشئ يعمى ويصم عبارت نہیں سمجھ سکے۔"

تنقید ع "بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی" مولوی فاضل صاحب نے حضرت مجدد کے کلام کی جو تاویل کی ہے میرے نزدیک وہ تاویل نہیں بلکہ صریح تحریف ہے۔ اگر اس کلام سے حضرت مجدد الف ثانی رح کا مقصود مجدد کے علوم کا بتلانا ہے تو مجدد تو ہر صدی کے سر پر ہوا کرتا ہے "پھر ایں الف است" کا فقرہ اُس سے کیونکر چسپاں ہوسکتا ہے۔ اور اگر یہ کہا جاتا ہے کہ مجدد کے علوم سے مراد خاص مجدد الف ثانی کے علوم ہیں تو براہ مہربانی بتایا جائے کہ حضرت شیخ احمد سرہندیؒ کے پیش نظر اور کس بزرگ کے علوم تھے جن کی نسبت آپ نے فرمایا کہ صاحب ایں علوم و معارف مجدد ایں الف است۔ اور وہ کون بزرگ ہیں جن کو اہل سنت والجماعت نے مجدد الف ثانی تسلیم کیا۔ مولوی صاحب بیجا ضد سے اب باز آؤ اور اپنے علم و فضل کی پردہ دری نہ کراؤ مجھے آپنے الزام دیا ہے کہ مرزا صاحب کی محبت کیوجہ سے حضرت مجدد صاحب کی عبارت نہیں سمجھ سکے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ آپ کو ایک ولی اللہ سے جو سخت بغض و عناد ہے اُس کی شامت سے آپ مجدد صاحب کی عبارت نہیں سمجھ سکے۔ مثل مشہور ہے ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است مجدد صاحب کی عبارت کا مطلب جو ہم نے سمجھا ہے وہ سیاق و سباق کلام سے بھی ظاہر ہے اور وہی حضرت مجددؒ کے مخلصین متدینین نے ہم سے پہلے سمجھا ہے۔ چنانچہ کتاب "مقام امام ربانی مجدد الف ثانی" مطبوعہ جیون پرکاش دہلی کے صفحہ ۱۱ میں لکھا ہے کہ۔

"حضرت نے مکتوب چہارم جلد دوم میں بعد تشریح علم الیقین بفحوائے واما بنعمة ربك فحدث اپنی تجدید کا اس طرح اظہار کیا ہے۔ از عین الیقین و حق الیقین چہ گوید اگر گوید کہ فہم کند و کہ دریابد ایں معارف از حیطہ ولایت نیست ارباب ولایت در رنگ علماء ظواہر در ادراک آں عاجز اند و در درک آں قاصر ایں علوم مقتبس از مشکوٰۃ انوار نبوت اند علی اربابہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کہ بعد از تجدید الف ثانی بہ تبعیت و وراثت تازہ گشتہ اند و بطراوت ظہور یافتہ صاحب ایں علوم و معارف مجدد ایں الف است كما لا يخفى على الناظرين فی علومه و معارفه التی تتعلق بالذات والصفات والافعال وتتلبس بالاحوال والمواجيد والتجليات والظهورات فيعلمون ان هولاء المعارف والعلوم وراء علوم العلماء ووراء معارف الاولياء بل علوم هولاء بالنسبة الى تلك العلوم قشر وتلك المعارف لب ذلك القشر والله سبحانه الهادى ـ و بدانند کہ بر سر ہر مائۃ مجددے گذشتہ است اما مجدد مائہ دیگر است و مجدد الف دیگر چنانچہ درمیان مائۃ و الف فرق است۔ در مجددین اینہا نیز ہمانقدر فرق است بلکہ زیادہ ازاں و مجدد آنست کہ ہرچہ دراں مدت فیوض بامتاں برسد بتوسط او برسد اگرچہ اقطاب و اوتاد آں وقت بوند و بدلا و نجبا باشند خاص کند بندۂ مصلحت عام را والسلام علی من اتبع والتزم متابعة المصطفى عليه وآله الصلوة والتسليمات العلى وجميع اخوانه من الانبياء والمرسلين والملائكة المقربين وعباد الله الصالحين اسکے علاوہ بھی چند جگہ اشارتاً و صراحتاً اسیطرح تحریر فرمایا کہ اُن کی نقل موجب طوالت ہے غرض کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کی شان کچھ نرالی بنائی تھی"۔

اب ذی علم ناظرین اس تمام عبارت کو پڑھکر انصاف فرمائیں کہ حضرت مجددؒ کی عبارت کون نہیں سمجھ سکا ہے

انصاف کے خواہاں ہیں نہیں طالب زر ہم تحسین سخن فہم ہیں موسمِ صلا اپنا

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی عبارت کی نسبت مولوی صاحب یہ جواب دیتے ہیں کہ:-

"تفہیمات آلہیہ بوجہ غیر مطبوع ہونے کے میرے پاس نہیں ورنہ اُسے بھی دیکھ لیتے۔ تاہم جو عبارت منقول ہے اُس میں مجددیت کا دعویٰ نہیں بلکہ امامت کا ہے۔ اور امامت اور مجددیت میں بہت فرق ہے"

تنقید۔ مولوی فاضل صاحب حضرت شاہ صاحب کے دعوی امامت کو بہت کچھ ایر پھیر کے بعد تسلیم کرکے یہ عذر لنگ پیش کرتے ہیں کہ امامت اور مجددیت میں بہت فرق ہے۔ مگر اس عذر سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مولویصاحب کے نزدیک امامت کا دعویٰ باعلام آلہی جائز ہے۔ اور مجددیت کا دعویٰ ناجائز لیکن مولویصاحب کی یہ نرالی منطق میری سمجھ میں نہیں آئی لہذا میں اُن سے یہ بات دریافت کرتا ہوں کہ باعلام آلہی امامت کا دعویٰ کیوں جائز ہے اور مجددیت کا دعویٰ کیوں ناجائز؟

اخیر میں اُنکو یہ خوشخبری بھی سنائے دیتا ہوں کہ حضرت شاہ صاحب ممدوح نے اپنی تفہیمات آلہیہ میں مجددیت کا دعوی بھی کیا ہے چنانچہ وہ عبارت ذیل میں درج کیجاتی ہے:

"كنت قد البسنى الله سبحانه خلعة المجددية حين انتهت بى دورة الحكمة ثم لما البست خلعة الحقانية وسلب عنى كل علم نظرى وفكرى بقيت متحيرا كيف يأتى بى المجددية ثم ادخلني ربى جل جلاله طريقا خاصا يجمع بها بين الحقانية والمجددية بلا نظرى وفكرى وانى الى الان لم امنع تفقين المجددية

ومنحت اجمالها وعلمت علم الجمع بين المختلفات وعلمت ان الرائے فی الشریعت تحریف وفی القضاء مکرمة۔ ترجمہ جب روزہ بحث کا انتہا تک پہنچ چکا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے خلعت مجددیت سے سرفراز فرمایا۔ اور جب حقانیت کا خلعت مجھے پہنایا گیا اور ہر نظری وفکری علم مجھسے زائل کر دئے گئے تو میں بادیہ حیرت میں سرگرداں رہا کہیں کیونکر مجددیت کی عہدہ داری سے عہدہ برآ ہونگا۔ اتنے میں اللہ جل جلالہٗ نے میرے لئے ایک طریقہ ایسا واضح کیا کہ جس سے مجددیت وحقانیت کو باہم پیوست کر دیا گیا جس میں نہ علم نظری کی ضرورت نہ علم فکری کی حاجت اسوقت تک مجھے مجددیت کی تفصیل سے آگاہ نہیں کیا گیا تھا پھر اس نے لپنے فضل سے اس کا اجمال مجھپر کھولدیا اور مجھے یہ علم عطا کیا گیا کہ جس کی رُو سے مسائل مختلفہ کو باہم تطبیق دوں اور باہم جوڑ دوں اور مجھے اسبات کی بھی تعلیم دی گئی کہ خبردار شریعت میں اپنی رائے کو دخل دینا تحریف ہے۔ اور تصیفہ مقدمات میں رائے دینا کرامت اور بزرگی میں داخل ہے۔

اب دیکھیں مولوی صاحب حضرت شاہ صاحب کے اس دعوےٰ مجددیت کی کیا تاویل تراشتے ہیں۔

میرے سوالوں کے جوابات مذکورہ بالا لکھنے کے بعد مولوی فاضل صاحب نے دس سوال سلسلہ عالیہ کے خلاف پیش کئے ہیں اور انکو لاجواب سمجھ کر بہت کچھ ناز کیا ہے گر چونکہ ان سوالوں کے جواب سلسلہ عالیہ کے اخبارات وکتب ورسائل میں بارہا شائع ہو چکے ہیں جن کی طرف مولوی صاحب توجہ نہیں فرماتے اور اپنی ہی رام کہانی بدستور کہے چلے جاتے ہیں اس لئے اُن کی خدمت میں کمال ادب کے ساتھ التماس ہے کہ پہلے آپ ہمارے ان سوالوں کے جواب سے فارغ ہو جائیں پھر انشاء اللہ العزیز ہم اُن سوالوں کے جواب نئے سرے سے نہایت شرح وبسط کے ساتھ اخبار بدر یا رسالہ احمدی میں جو شیر اسلام اخویم میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق دہلی نے بالخصوص آپ ہی کی تسلی کے لئے نکالا ہے اور جس کا پہلا نمبر آپ کے پاس پہنچگیا ہوگا ضرور شائع کرا دینگے۔ کیونکہ جب تک ہمارے ان سوالوں کا تصفیہ کامل طور پر ہو جائے اس معرکۃ الآراء تنازع کی نسبت فی الحقیقت کوئی نمایاں فیصلہ نہیں ہو سکتا۔

مولوی فاضل صاحب کو کسی شاعر نے شیر پنجاب کا خطاب دے رکھا ہے میں نے غور کیا کہ آپ کے نام نامی کے ساتھ اس خطاب کا دُم چھلا کیوں لگایا گیا تو میری سمجھ میں یہ بات آئی کہ آپ چونکہ پنجابی ہو کر اردو کے اشعار محض بے محل بکثرت پڑھا کرتے ہیں اس لئے آپکو شیر پنجاب کا خطاب دیا گیا ہے پھر چونکہ آپ ابتدا سے منکسر المزاج ہیں اس لئے بین پانے ثنائی ہو کر شیر پنجاب ہو گئے یہی وجہ ہے کہ آپ ایک طرف اپنے مخالفوں کو بڑے زور وشور سے چیلنج بھی دیتے ہیں گر اُس چیلنج میں انکساری کی جھلک بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ اپنے مضمون کے اخیر پر آپ لکھتے ہیں

"اُمید ہے کہ صادق اٹاوی اور صادق بھیروی وغیرہ سب ملکر ان سوالات کو رفع کرنے کی کوشش فرمادینگے۔ مگر یہ خیال رکھیں کہ سامنے کون ہے۔ ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں

کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

ہمارا دل چاہتا ہے کہ جسطرح ہم نے آپ کے ایک شعر یعنی ؎

زاہد نداشت تاب جمال پری رخاں

کنجے گرفت وترس خدا را بہانہ ساخت

کی داد مباحثہ رامپور پر ریویو کرتے ہوئے دی تھی اُسی طرح اس شعر کی بھی داد دیں۔ مگر چونکہ یہ مضمون طویل ہو گیا ہے اسلئے انشاء اللہ العزیز پھر کسی موقعہ پر دیکھا جائیگا۔ لیکن یہاں اسقدر عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ آپ کی ان تعلیوں سے ہمیں کچھ خوف تو معلوم نہیں ہوتا البتہ یہ شعر یاد آتا ہے ؎

پری نہفتہ رخ ودیو در کرشمہ وناز

بسوخت عقل زحیرت کہ این چہ بوالعجبیست

اب میں اس مضمون کو چند اشعار پر ختم کرتا ہوں۔ ؎

خواہ تم بنجاؤ سودا یا بنو سودائے خام

احمدی ڈرتے نہیں ہیں تم سے وہ ہیں پختہ کار

کیا ڈراتے ہو ہمیں تم اپنے علم وفضل سے

ہے حمایت پر ہماری وہ علیم و کردگار

ہیں خدا کے فضل سے شیر نیستاں آج ہم

ہاتھ شیر و نیر نہ ڈال اسے ...... زار و نزار

قدرت رحمان ومکر آدمی میں فرق ہے

جو نہ سمجھے وہ غبی از فرق تا پا ہے حمار

افترا لعنت ہے اور ہر مفتری ملعون ہے

پھر لعیں وہ بھی ہے جو صادق سے رکھتا ہے نقار

راقم سید صادق حسین صادق مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ سابق ایڈیٹر و پروپرائٹر اخبار اظہار الحق ورسالہ صبح صادق

خطبہ جمعہ

۲۷ جنوری کو حضرت مولانا محمد احسن صاحب نے پڑھا

الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃً طیبۃً کشجرۃ طیبۃٍ اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین باذن ربها ویضرب اللہ الامثال للناس لعلهم یتذکرون الایۃ

اللہ تعالیٰ معقولات غیر محسوسات کی مثال محسوس سے دیکر سمجھاتا ہے (۱) کلمہ طیبہ۔ یعنی پاک اور عمدہ اور جیدا ور کلمہ طیبہ سے مراد کلام پاک۔ احادیث صحیحہ اور الہامات ربانی ہیں۔

(۲) شجرہ طیبہ کی چار صفتیں بیان کی ہیں۔ اصلها ثابت یعنی مضبوط جڑھ والا جو ہر طرح کی کمزوریوں سے پاک ہو۔ اور خوف زوال نہو کیونکہ زوال موجب حزن وغم ہے ؎

غم چیزے رگ جان ساخراشد لر کہ گاہے باشد وگاہے نہ باشد

گویا کلمۂ طیبہ ایسا ہے کہ دل کی سرزمین میں خوب گڑ جاتا ہے۔

(۳) فرعها فی السماء اس کی شاخیں بلند فضا میں ہوں یعنی ہر قسم کی زمینی نجاستوں سے پاک ملاء اعلیٰ سے فیضیاب اور آسمانی علوم سے قرب حاصل ہو۔

(۴) تؤتی اکلها کل حین۔ ہر موسم میں اپنا پھل دیتا رہے۔ یعنی وہ کلمۂ طیبہ اپنی برکات ہر زمانہ میں ظاہر کرتا ہے اسی واسطے مسیح موعود فرماتے ہیں ؎ بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

آیات قرآنی کی برکت سے اب تک اس اُمت میں صاحبان وحی والہام پیدا ہوتے رہے اور ہوتے رہینگے۔

اس کے مقابل میں باطل کی مثال شجرۂ خبیثہ سے دی ہے۔ جس کا نہ مزہ اچھا نہ نکہت نہ کھانے کے کام آئے نہ کچھ نفع دے اس کی جڑھ بھی قائم نہیں بلکہ زمین کے اوپر اوپر ہے۔ مامور من اللہ کے زمانہ میں کلمہ طیبہ کے مقابل میں کلمۂ خبیثہ والے یعنی وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جن کو استراق السمع اور خطفۂ شیطانی سے کچھ حصہ ملتا ہے۔ ان کا نشان بتا دیا ہے کہ ما لها من قرار یعنی وہ ایک بات پر قائم نہیں رہتے۔ نہ اپنے معتقدات پر نہ پیشگوئیوں کے الفاظ پر کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ چنانچہ اس زمانہ کے مسیح موعود کے مخالفین ملہمین کے حالات سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مقابل میں مومنوں کو قول ثابت پر ثابت رکھتا ہے۔ قول ثابت دلائل قاطعہ۔ براہین ساطعہ اور نشانات سماویہ سے ہوتا ہے چنانچہ مومنوں کے اعتقاد کی تائید آسمانی نشانات سے ہوتی رہتی ہے۔ اور یہ نشانات امور کی زندگی کے بعد بھی دکھائے جاتے ہیں تا تؤتی اکلها کل حین کے مصداق ہو۔

چنانچہ ہم خود ان باتوں کے شاہد ہیں اور اسوقت هو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین لیزدادوا ایماناً مع ایمانهم کے شان نزول میں ہیں کیا ہے۔ ؎

یار غالب شو کہ تا غالب شوی

یار مغلوباں مشو ہیں از غوی

نوٹ۔ یہ خلاصہ خطبہ ہمارے اپنے الفاظ میں ہے

بزرگ کی تعریف

ہم نے ۱۹ - جنوری کے اخبار میں ایک نوٹ دیا تھا کہ جو صاحب چاہیں کہ انھیں حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے متعلق روزانہ کارڈ لکھا جائے وہ ایک ایک پیسہ والے ٹکٹ بھیجدیں - آدھے ٹکٹ تحریر وغیرہ کی اُجرت میں خرچ ہونگے باقی آدھے جتنے رہینگے اُتنے دن ایک ایک کارڈ روزانہ روانہ ہوتا رہیگا اسپر ہمارے ایک مہربان سخت ناراض ہوئے ہیں - وہ لکھتے ہیں ہمکو بہت افسوس اور غم ہوا - ہمارے بزرگان قادیان میں رہنے والوں کا یہ حال ہے - ہمارے ساتھ ایسی خشکی کا نوٹ شائع کرتے ہیں کہ لکھائی کا پیسہ لئے بغیر کارڈ نہیں لکھ سکتے - جب بزرگان کا یہ حال ہے تو جو ہم قادیان سے باہر رہتے ہیں ہمارا خدا ہی بیلی ہوگا - جب یہ نوٹ قادیان سے شائع ہوتے ہیں تو الفقرائی سبیل اللہ کے کیلئے ہوئے " بہت سے دوستوں کو اس خواہش کا اظہار کرتے ہوئے معلوم کرکے کہ انھیں حضرت خلیفۃ المسیح کے حالات صحت روزانہ بھیجتے رہیں میں نے یہ تجویز سوچی تھی کہ چند دوستوں کو تو میں روزانہ خط لکھتا ہوں بالخصوص ڈاکٹر صاحبان کو تاکہ وہ حضرت کے حالات سے آگاہ ہوکر ضروری مشورہ دیتے رہیں اور بعض اور دوستوں کو جنھوں نے ایسی خواہش ظاہر کی - لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے احباب کا سلسلہ وسیع ہے اور مجھے اپنے فرائض سے فرصت نہیں کہ اسقدر خط لکھ سکوں - اور مجھے کیا قریبًا ہر ایک دوست کا جو قادیان میں رہتا ہے یہی حال ہے ہر ایک کو اپنی قوت لا یموت کے واسطے دن بھر کام کرنا پڑتا ہے - دو تین خط روزانہ کسی نے لکھ لئے تو کوئی مشکل نہیں اور ایسے خط تو سب لکھتے ہی ہیں - اور قادیان کے مختلف مہاجرین کے ذریعہ سے باہر کے مختلف دوستوں کو ایسے خط جاتے ہی ہیں لیکن کسی ایک شخص کے واسطے مشکل ہے کہ وہ ایک بڑی جماعت کو روزانہ خط لکھے - کیونکہ یہ کام بہت سا وقت چاہتا ہے - نہایت مختصر کارڈ ہو تو ایک گھنٹہ میں بارہ کارڈ لکھے جاتے ہیں - اس لئے میں نے سوچا تھا کہ یہ کام کسی محرر سے اُجرتًا کرالیا جاوے - صحیح حالات معلوم کرکے ایک کارڈ میں لکھ دوں - باقی نقلیں ہوجائیں - یہ انتظام تھا جسپر مذکورہ بالا الفاظ کا تحفہ ہم کو بھیجا گیا ہے - ابھی نوٹ کو نکلے صرف ۴ - دن گذرے ہیں کہ آج ۲۴ - جنوری کو میں نے ۲۰ خط روانہ کئے ہیں - پھر ایسے آدمی کا تلاش کرنا جو یہ کام کرسکے - فکر کے ساتھ اس کا روزانہ انتظام رکھنا اس کے واسطے جو کچھ مانگا گیا ہے - یہ کچھ بہت نہیں اور عنقریب جب تعداد بڑھ جائیگی جیسا کہ ظاہر ہے تو اس اُجرت میں کمی بھی ممکن ہوگی - اور اُس کے مطابق کارڈوں کی تعداد بڑھ سکیگی - لیکن ہمارے مہربان کے نزدیک بزرگ اُس شخص کو کہتے ہیں جو ایک مضمون ایک کارڈ کا بنائے اور پھر دن بھر اُس کی نقلیں کرتا رہے - اور ان نقلوں کی اُجرت کچھ نہ لے اور جو اُس کا اپنا فرض منصبی ہے یا کہ اُس کو ادا نہ کرکے خیانت دار بنے یا اُس کام سے استعفیٰ دیدے اور سارا دن کارڈ لکھ لکھ کر اور ڈاک میں ڈال کر رات کو صبر شکر کے ساتھ جاکر سو جائے تو میں اپنے مہربان سے باادب عرض کرتا ہوں کہ میں تو پہلے بھی بزرگوں میں داخل نہیں ہوں - لیکن اگر بزرگی کی یہی تعریف ہے تو آئندہ بھی اس بزرگی کا خواہشمند نہیں ہوں - میں اخبار بدر کا ملازم ہوں - حضرت صاحب کی ڈاک کا کام کرتا ہوں - بُری - بھلی صدر انجمن کی محاسبی کرتا ہوں - چند محبین کو درس قرآن دیتا ہوں - نیک یا بد ایک پرانی عادت ولایت خط لکھنے کی پڑی ہوئی ہے اُسے پورا کرتا ہوں - مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ ان سارے کاموں کو چھوڑدوں ان کے علاوہ حضرت کی مجلس میں نہ جاؤں - دوستوں کی ملاقات بھی ترک کروں اور صبح سے شام تک بیٹھ کر ڈیڑھ دو سو - کیونکہ جس رفتار سے روزانہ کارڈوں کی درخواستیں آرہی ہیں وہ بتلاتی ہے کہ چند روز میں ایسے درخواست کنندگان کی یہ تعداد ہوجائیگی) کارڈ نقل کرکے بزرگوں کی فہرست میں شامل ہوجاؤں - مجھے اس مہربان کے خط کا کوئی رنج نہیں کیونکہ ایڈیٹر کو ایک بڑی جماعت کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اور سب ایک مذاق کے نہیں ہوتے اس لئے اُس کے واسطے ضرور ہے کہ جہاں اُسنے اپنے مکرم دوست سید عابد حسین صاحب کا خط پڑھا ہے جنہوں نے مبلغ دو روپیہ اسواسطے روانہ کئے ہیں کہ ۸ کے کارڈ خریدے جائیں اور پھر لکھنے کو دیا جاوے - وہاں ضرور ہے کہ مذکورہ بالا مہربان بیلی کا خط بھی پڑھے - ہمارے مہربان نے مجھے اسبات کا بھی طعن دیا ہے کہ بعض کے ساتھ تمھارے خاص تعلقات ہیں ان کو خط لکھتے ہو - سو میں اسبات پر فخر کرتا ہوں کہ بعض احباب کے ساتھ میرے تعلقات خاص کیا بلکہ خاص سے بھی بڑھے ہوئے ہیں - ہاں یہ ٹھیک نہیں کہ میں ان سب کو روزانہ خط لکھتا ہوں - ان کے ساتھ جو میری روحانی نسبت ہے وہ اس امر کی محتاج نہیں کہ میں بہرحال انھیں روزانہ خط لکھوں - لیکن یہ ٹھیک ہے کہ ان میں سے جسکو لکھتا ہوں اُن کے ساتھ کوئی ٹکٹوں کا حساب بھی نہیں - اور ٹکٹ کیا چیز ہیں اور مال و دولت کی کیا ہستی ہے مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل پر کامل بھروسہ ہے - کہ اگر ضرورت پڑے تو وہ دوست میری خاطر اپنی جان تک بھی دینے کو طیار ہیں - اور یہ تعلق امر اختیاری نہیں - خدا جن دو دلوں میں چاہتا ہے - ایسی الفت ڈال دیتا ہے جسے تو عشق کا قصہ ہے اور ہر ایک کو برداشت نہیں کہ ان باتوں کو سُن سکے اسواسطے میں اس ذکر کو لمبا نہیں کرتا - ہاں میں اپنے اس مہربان دوست کا دو باتوں کے واسطے شکریہ ادا کرتا ہوں - ایک تو یہ کہ وہ لکھتے ہیں کہ لکھائی پر جو خرچ ہوگا میں دونگا اس کا اعلان کردیا جاوے - سو میں بڑی خوشی سے

اعلان

کرتا ہوں کہ جو صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے متعلق روزانہ کارڈ چاہتے ہیں وہ اُتنے ٹکٹ ایک پیسے والے ارسال فرما دیویں جتنے دن کارڈ چاہتے ہیں - مذکورہ بالا مہربان کو لکھ گیا ہے کہ لکھائی کا خرچ بھیجدیں جب ان کا خرچ آویگا ایسے احباب کو روزانہ کارڈ جانا شروع ہوجائیگا اور مہربان کا اسم گرامی شکریہ مزید کے ساتھ درج اخبار کیا جائیگا - انشاء اللہ تعالیٰ -

دوسری بات یہ ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ ان ایام میں تو بدر روزانہ ہونا چاہیئے - مگر ہم سے اب ٹکٹ لکھائی کے مانگے جاتے ہیں کیا کریں - ٹکٹوں کا جواب تو اوپر ہوچکا - لیکن

بدر روزانہ

کا جو اُنھوں نے تقاضا فرمایا ہے اُس کے واسطے ان کا شکریہ ہے - اور اگر دو سو درخواست روزانہ کے واسطے آجائے تو انشاء اللہ ہم اس کا انتظام کرنے کے واسطے طیار ہوجائینگے -

کیا ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اپنے فرائض سے آگاہ ہیں؟

ایڈیٹر صاحب نے جماعت احمدیہ کے معزز و مکرم حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی شان مبارک میں ایک نہایت تنگ آمیز مراسلت شائع کی ہے جس میں کھلی گالیاں دی گئیں ہیں کیا ایڈیٹر صاحب سرکاری قانون کو بھول گئے ہیں -

شکریہ

حضرت میر ناصر نواب صاحب اُن احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے انکی اپیل کے جواب میں مستفاد کے مکانوں کے واسطے چندہ عطا کیا ہے - اسمائے گرامی یہ ہیں
شیخ رحمت اللہ قریشی صاحب - عبد العزیز ملڈی ٹیلر - خدا بخش صاحب - الہٰ دین خاں صاحب - غلام حیدر صاحب - خلیفہ رشید الدین صاحب - محمد فضل دین صاحب - عبد الرحمن صاحب - فرزند علی صاحب - نیاز احمد صاحب ناسک - محمد یوسف صاحب پیوان - عبد الحامد بھاگلپور

انجمن احمدیہ بنارس

پچھلے سفر مونگھیر میں عاجز نے احباب بنارس کو یہ ترغیب دی تھی کہ ایک باقاعدہ انجمن احمدیہ بناویں۔ اب بخشی عبد الرزاق صاحب کے خط سے یہ معلوم کرنے پر بہت خوشی ہوئی کہ انجمن بن گئی ہے جس کے پہلے اجلاس میں دو تقریریں ہوئیں ایک عبد الرشید خان صاحب نے قرآن مجید کے متعلق کی۔ دوسری محمد خلیل الرحمان صاحب نے ضرورت انجمن کے متعلق کی۔ ہر دو تقریروں کا کچھ اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

قرآن مجید یہ وہ مقدس کتاب ہے جسمیں توحید کا سمندر لہریں مار رہا ہے اس کی ادنیٰ توجہ نے عرب کی جاہل قوموں کو حیوان سے انسان بنا دیا۔ اگر کل دنیا اکٹھی ہو کر اس کی نظیر بنانا چاہے تو بھی ممکن نہیں۔ قرآن شریف کی ایک یہ خوبی ہے کہ وہ تمام معارف دینیہ پر مشتمل ہے اور کوئی دینی سچائی جو حق اور حکمت سے تعلق رکھتی ہے ایسی نہیں جو قرآن مجید میں نہ پائی جاتی ہو۔ مگر ایسا شخص کون ہے کہ کوئی دوسری کتاب ایسی دکھلائے جسمیں یہ وسعت موجود ہو۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کلام شریف کے تابع ہو کر ہزار ہا ٹھاکو اور چور اور لٹیرے غوث و قطب بن گئے۔ مبارک ہیں وہ جو خدا کے کلام کو بار بار پڑھتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔

انجمن احمدیہ اس موقعہ پر ایک باقاعدہ انجمن احمدیہ کا قائم ہونا ضروری ہے۔ کہ جسمیں سچی تعلیم اسلام اور سچی تابعداری گورنمنٹ برطانیہ کی روح پھونکی جاوے۔۔ ایک شخص کا لوگوں پر اتنا اثر نہیں پڑتا جتنا کہ ایک سوسائٹی اور جماعت کا پڑتا ہے۔ اس لئے انجمن دین کی اشاعت اور اس کے کامیابی کا ایک بہت بڑا آلہ ہے۔ اسوقت خاص کر مسلمانوں کی حالت تو سب سے ابتر اور نازک ہے کہ اسلام کی عظمت اور خدا تعالیٰ کی محبت ان کے دلوں سے بالکل اٹھ گئی ہے بہت سے ایسے ہیں جو دعا کی حقیقت کو بھول گئے ہیں اور ادعونی استجب لکم کے نکتہ سے بالکل بے بہرہ ہو گئے ہیں۔ ہزار ہزار شکر اس معبود برحق کا ہے جس نے اپنے فضل و کرم سے اس تاریک زمانہ میں اپنا مرسل مبعوث فرمایا اور اپنی قدرت کی چمک دکھلائی انجمن کا ہونا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ حال میں جبکہ جناب مولانا مفتی محمد صادق صاحب بنارس تشریف لائے تھے۔ تو مولانا نے اس بات کی تحریک کی کہ یہاں پر ایک انجمن ضرور قائم ہونی چاہئے۔ کیونکہ لوگوں کی تعداد اس قدر کافی ہے۔ کہ انجمن قائم ہو سکے۔ لہذا یہ تجویز ہوتی ہے کہ آج کے روز انجمن کا افتتاح ہو جسمیں جناب مولانا مولوی الٰہی بخش صاحب پریزیڈنٹ یعنی میر مجلس اور جناب محمد کریم خانصاحب وائس پریزیڈنٹ اور جناب بخشی عبد الرزاق صاحب سکرٹری اور جناب عبد الرشید خان صاحب نائب سکرٹری مقرر کئے جاویں

وصیت - غلام حیدر صاحب پٹواری از تلونڈی راہ والی تحصیل گوجرانوالہ اطلاع دیتے ہیں کہ " میں نے آمدنی میں دسویں حصہ کی وصیت کر دی ہے "

ضرورت نکاح ایک شریف خاندان کی دو نوجوان لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۴ - ۱۵ سال ہے رشتہ کی ضرورت ہے۔ درخواستیں ساتھ ۲ کے ٹکٹ آویں کسی صاحب کو پتہ نہیں بتایا جاویگا۔ درخواستیں مشتہر کے پاس پہنچا دی جائینگی اور درخواست کنندہ کو مشتہر کا ایڈریس دیدیا جاویگا۔ اس سے زیادہ بدر کی کوئی ذمہ واری نہیں۔

العزیز رسالہ علمی ادبی اسلامی ہوا در رسالہ عام۔ سالانہ چندہ ۲ / ۱ امر

دفتر بدر سے طلب کرو

تبلیغی کارڈ جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا مل ثبوت ہے۔ ۹۰ عدد ۵ / اور ۲ / بمحصولڈاک وی پی۔

عقائد احمدیہ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح احمدی کے دعاوی کا اثبات اور اللہ۔ ملائکہ۔ الیوم الآخر۔ انبیاء کتب تمام ارکان و اصول اسلام کی نسبت اپنے عقائد کا اظہار ہے۔

خاص رعایت

حضرت کی نورانی تحریریں - معارف و حقائق کا خزانہ اصلی قیمت ۲۰ / رعائتی ۱ /

خطبا و حضرت کی تقریر اصلی قیمت ۴ / رعائتی ۱ /

سلک مروارید - حصہ اول و دوم مستورات کے لئے نہایت مفید سلسلہ احمدیہ کی تائید اصلی قیمت ۸ / رعائتی ۴ /

مکتوبات احمدیہ - چودھویں صدی کے امام علیہ السلام کے تصوف آموز مکتوب اصلی قیمت ۸ / رعائتی ۴ /

سات پارے ترجمۃ القرآن - مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اس زمانہ میں عجیب تفسیر اصلی قیمت ۱۶ / رعائتی ۵ /

اس قیمت پر صرف ہمارے دفتر سے ملینگی۔ (منیجر اخبار بدر)

الہ آباد کا مضمون مفت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے پلیڈر چیفکورٹ عزیز منزل نولکھا لاہور کے نام آدھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر وہ مضمون اردو جو الہ آباد جلسہ مذاہب میں پڑھا گیا تھا مفت منگالو۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

(جیسے ہے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور نے ۳ اوٗ) ۳۰/۴۸

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سو تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی امول دوائی ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ / محصولڈاک ایک شیشی کو چار شیشی تک ۵ /

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے والے کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے۔ یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں کے ماننے ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا۔ بدہضمی اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ / محصولڈاک ایک شیشی سے ۴ شیشی تک ۵ / (ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶۔ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ) مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔

صابن سازی

۱۱/۲۴

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدیں عنوان " در تجارت کار دار " دیا تھا جس میں فیس مبلغ للعہ تھی۔ اب اکثر احباب کے ارشاد کے موجب فیس مبلغ ۲ / کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھا دیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ و بھی وچونہ صرف چند منٹ میں طیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲ / میں روانہ ہوگی۔

(۲) پتہ صاف - جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب

(۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی۔ (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مہر ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاویگی۔ روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈ والی سب آفس کھوڑہ بانوالہ (لائل پور)

مفرح یاقوتی طیار کردہ۔ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم مطب خانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ و السلام کی مصدقہ ہے۔ اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے مبہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی

یہ اخبار صرف دو صفحوں پر نکلا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیاں ضلع گورداسپور

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرِ این صد

Reg. No. L. CCLXXXVIII

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد

چار روپے پیشگی

۸۔ صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹۔ فروری مطابق ۲۸۔ ماگھ سمت ۱۹۶۷

جلد ۱

نمبر ۱۵

بھائیو گستاخ قادیاں آؤ گے تم

ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نورِ دینِ مصطفیٰؐ پاؤ گے تم

معذرت

قادیان کے اردگرد بعض گاؤں میں طاعون ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم اور غریب نوازی کے ذریعہ سے محفوظ رکھے۔ مطبع میں کام کرنے والوں کے بعض لواحقین کے بیمار ہو جانے کے سبب اس ہفتہ کام میں بہت حرج رہا اور اخبار نکل نہیں سکا۔ تاہم حضرت خلیفۃ المسیح کے حالات صحت کی اطلاع احباب تک بہر حال پہونچا دینے کی خواہش سے بشکل تمام ایک ہی ورق چھاپ کر روانہ خدمت ناظرین کیا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح

کے حالات حضرت کے معالج جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے لکھوائے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب پر بڑا ابتلاء آیا تھا جس سے خدا نے نجات دی اس کے صلہ میں اول نعمت تو انہیں یہی ملی ہے کہ اس بیماری میں اوّل سے وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے معالج ہیں یہ شاندار ثواب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کو عطا کیا ہے۔ گویا حضور کے معالجہ کے واسطے ان کو زبردستی بانتخواہ رخصت دی گئی ہے یہ مار کر کھلانے والی مثال ہے۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بھی راولپنڈی سے واپس آ گئے ہیں اور بدستور حضرت کی خدمت میں مصروف ہیں۔

پیارے مفتی صاحب۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اس ہفتہ میں بفضلہ تعالیٰ بہت کچھ روبصحت رہی ہے۔ زخم نصف کے قریب بھر آیا ہے۔ ہڈی کا صرف ایک چھوٹا سا کنارہ برہنہ رہ گیا ہے باقی سب پر انگور آ گیا ہے۔ ضعف ہے مگر الحمد للہ روز بروز بتدریج طاقت آ رہی ہے۔ صرف کچھ بے خوابی کی شکایت ہے اور کبھی کبھی سر میں خفیف سا درد ہو جاتا ہے۔ کل سے دائیں پاؤں کے تلوے میں جلن ہوتی ہے۔ جو انشاء اللہ قابل تشویش نہیں۔ تین روز سے حضور تکیہ کے سہارے بیٹھ کر عشاء کی نماز ادا فرماتے ہیں۔ ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ۔

والسلام۔ عاجز دُعا کا طالب بشارت احمد عفی عنہ۔

حضرت فاضل امروہی

حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے بروز ہفتہ اپنے وطن مالوف کو تشریف لے گئے گذشتہ جمعہ میں ان کا خطبہ بھی بہت ہی رقت انگیز تھا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان مخدوم کو صحت وعافیت کے ساتھ پھر قادیان میں لائے اور ہمیں ان کی زیارت سے مشرف اور ان کے عالمانہ خطبات سے فیضیاب کرے۔ آمین

ایک کشف

۵۔ فروری ۱۹۱۱ء صبح فرمایا۔ ابھی میں نے دیکھا ہے کہ اسی مقام پر کسی پرند کا مزیدار شوربا کھایا ہے اور اس کی باریک باریک ہڈیاں پھینک دی ہیں یونہی آپ نے یہ کشف سنایا۔ شیخ یعقوب علی صاحب نے عرض کی کہ اس کو پورا کرنے کے لئے کسی پرند کے گوشت کا انتظام کیا جاوے یہ کہہ کر وہ اُٹھے تاکہ صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب جو کبھی کبھی ہوائی بندوق سے شکار کھیلا کرتے ہیں انہیں عرض کریں کہ کوئی پرند شکار کریں۔ شیخ یعقوب علی صاحب اُن کے پاس پہونچے تو معلوم ہوا کہ ٹھیک اُسی وقت اُنھوں نے کچھ پرند شکار کئے ہیں وہ حضرت کی خدمت میں پیش کئے گئے اور حضرت بہت خوش ہوئے۔

۳۔ فروری ۱۹۱۱ء کو بعض افغانوں نے جو یہاں کچھ عرصہ سے آئے ہوئے ہیں رخصت چاہی اور بیعت کی۔ حضرت نے بعد بیعت فرمایا۔ بُری صحبتوں میں نہ بیٹھو۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ درود شریف اور استغفار بہت پڑھا کرو اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ہم ایک نصیحت نامہ لکھ دینگے تب رخصت کریں گے چنانچہ ۴۔ فروری ۱۹۱۱ء قبل دوپہر حضرت نے مندرجہ ذیل نصائح لکھوائیں جن کا اُردو ترجمہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔ (اوّل) تمام آدمی نماز کو اوّل وقت پوری توجہ سے ادا کریں (دوم) گاؤں میں بکثرت مشغول رہیں۔ (سوم) لا الٰہ الا اللہ کا وظیفہ کریں (چہارم) درود شریف۔ لاحول اور استغفار سے غافل نہ ہوں (پنجم) اُمراء سے مباحثہ نہ کریں۔ اس باب میں سخت تاکید ہے کیونکہ اُمراء عموماً حق سے دُور ہوتے ہیں اور تکبر میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان اُن کے حق میں دُعا کرو خواہ یہ اُمراء گاؤں کے ہوں یا اُمرائے سلطنت ہوں (ششم) غرباء میں کوشش کرو کہ وہ کسی پر ظلم نہ کریں اور نماز پڑھیں (ہفتم) لڑائی فساد اچھی چیز نہیں اس سے ہمیشہ پرہیز کرو اور اپنے بادشاہ کی فرمانبرداری کرو۔ (ہشتم) اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو قرآن مجید کو پڑھو۔ ہاں تدبر اور تفکر سے پڑھو اور غرض قرآن مجید پڑھنے سے عمل ہو خدا تعالیٰ توفیق دے۔ (آمین)

مشورہ طلب تجویز

بابو محمد اسمٰعیل صاحب لادہوکا (فیروزپور) ایک روپیہ بھیجکر ناظرین بدر سے التجا کرتے ہیں کہ سب صاحبان حسب توفیق چندہ دیں اور سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ کا مضمون دربارہ ثناء اللہ ٹریکٹ کی صورت میں چھپا کر تقسیم کیا جاوے احباب کیا فرماتے ہیں؟

ایک تحریک

ایک دوست جو علی گڑھ کالج میں تعلیم پاتے ہیں لکھتے

(مطبوعہ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع کیا گیا)

کلام امام

کتابوں کا شوق

(۶- فروری بعد عصر) باوجود اس حالت تکلیف کے مفید دینی کتب کے منگوانے کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ کتابوں کی جو فہرستیں کتب فروشوں سے آتی ہیں ان کو سُنتے اور کتابیں منگوانے کے واسطے نشان کراتے ہیں۔

چند کتابیں اخویم محمد ذوالفقار علی خانصاحب نے رامپور سے نقل کرا کر بھیجی ہیں۔ ان کا ذکر تھا فرمایا بڑی بڑی نایاب کتابیں خدا نے مجھے دی ہیں ان میں ایک محلّی ابن حزم ہے۔

تخفیف ہے

فرمایا میں بیٹھنا چاہتا ہوں۔ تھوڑی دیر بغیر سہارے کے اور پھر تکیوں کے سہارے سے بیٹھے رہے۔

میر ناصر نواب صاحب حاضر ہوئے انکو مخاطب کرکے فرمایا اب بہت تخفیف ہے۔ جی بیٹھنے کو چاہتا ہے یہ بھی تخفیف کا نشان ہے۔

ایک مبشر خواب

عاجز راقم نے بھی اخویم چودھری غلام حسن اسٹیشن ماسٹر بھاولپور کا خط پیش کیا جس میں اپنا ایک خواب لکھتے ہیں کہ حضور چھوٹی مسجد میں حسب دستور درس قرآن کریم دے رہے ہیں۔ اور سفید لباس حضور نے پہنا ہوا ہے۔ اور تازہ عمدہ حنا کا رنگ ریش مبارک پر چڑھا ہوا ہے۔ اس خواب سے بندہ کے دل میں راحت ہوئی۔

فرمایا بڑی مبارک خواب ہے بہت مبارک ہے۔ بہت خوشی ہوئی۔

بسط منجانب اللہ

اچار زمینقند کی حضور کو خواہش تھی۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب نے لا کر حاضر کیا۔ اور ایک اور جگہ سے بھی آیا۔ فرمایا میرے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا بسط کیا ہے۔ جس چیز کی خواہش میرے دل میں آتی ہے وہی کثرت سے مہیا ہو جاتی ہے۔ یہ اُس کا رحم اور غریب نوازی ہے۔

تعبیر خواب

ایک شخص کا خواب پیش ہوا کہ اگر کوئی کسی سے لحاف اور توشک مانگے تو اس کی کیا تعبیر ہے۔ فرمایا مانگنے والے کو آرام دنیا کی خواہش ہے۔

تخیلات کو چھوڑ دو

حضرت مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ گذشتہ پنجشنبہ کی شب کو آٹھ بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک صاحب کو نصیحت کرتے ہوئے ایک لطیف تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ احباب کے فائدہ کے لئے گذارش کرتا ہوں۔ فرمایا۔

کہ دنیا میں تین قوتیں کام کرتی ہیں۔ (۱) قوت تخیلہ (۲) قوت علمی (۳) قوت عملی۔

قوت تخیلہ سے کام لینے والے لوگوں میں سے اکثر شعرا کا گروہ ہے ہمارے ملک میں حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ بڑے شاعر ہوئے ہیں۔ اعجاز خسروی اُن کی ایک کتاب ہے۔ نام ہی سے ظاہر ہے کہ کیسی عجیب و غریب کتاب ہوگی۔ پھر ایک بڑے بزرگ کی صحبت میں رہے ہیں۔ یعنی حضرت سلطان نظام الدین صاحب دلی کے مریدان خاص میں سے تھے تخیل میں پڑنے کا نتیجہ ہوا کہ اتنے بڑے بزرگ سے اسقدر قرب کے باوجود بھی خلافت سے محروم رہ گئے۔ اور حضرت نصیر الدین صاحب چراغ دہلی کو وہ دولت نصیب ہوگئی۔ مرزا غالب کیسے بڑے شاعر تھے انکا تخیل اسقدر بلند باریک ہوتا ہے کہ بعض دفعہ کوئی شعر کہا ہے اور کچھ عرصہ بعد اُس کا مطلب جو ان سے پوچھا گیا تو خود بھی نہ سمجھ سکے اسقدر اعلیٰ درجہ کی قوت تخیلہ کے باوجود پھر حالت کیا تھی ایک سہرے کے معاملہ میں ذوق سے جو مقابلہ آن پڑا تو لگے پیچھے سے معافی مانگنے۔ ایک معذرت کا قطعہ لکھا۔ بات ہی کیا تھی۔ سید انشاء اللہ خان لکھنؤ میں بڑے شاعر تھے تخیل بڑا بڑھا ہوا تھا۔ آخر میں دھونی رما کے گئے گذرے ہوئے۔ یہ ہمارے ملک کی چند مثالیں ہیں اسی طرح بہت سی مثالیں ہیں۔ غرض یہ ہے کہ تخیل سے کام لینے والا ہمیشہ ناکام نامراد ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے .... بھی اسی قوت تخیلہ سے کام لیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اپنے قلم کے زور سے ہم جو چاہینگے سو کر دینگے یاد رکھو یہ بڑی غلط راہ ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بلکہ میں کہونگا کہ ایسا آدمی ناکام نامراد رہتا ہے۔ دھرمپال اور ستیہ دیو نے کیا فائدہ اُٹھایا۔ آخر ناکامی اور نامرادی کا مُنہ دیکھا۔ زمانہ ابتلاء میں قوت تخیلہ بہت بڑھجاتی ہے مجھے بھی اس بیماری میں کبھی قوت تخیلہ سے سابقہ پڑا تو میں تھوک کر الگ ہوگیا۔ خود طبیب ہوں کبھی طبیعت میں خیال آیا کہ اس مرض میں یہ علاج کیا جائے۔ مگر فوراً طبیعت کو روکا کہ خبردار تیرا کوئی کام علاج میں دخل دینے کا نہیں۔ اسی لئے ڈاکٹروں کی رائے میں کبھی میں نے دخل نہیں دیا۔ غرض جب کبھی اس قوت تخیلہ سے سابقہ پڑا اُس پر تھوک کر الگ ہوگیا۔ اور معًا قوت علمی کی طرف طبیعت کو منتقل کر دیا۔ قوت عملی کو درجہ کمال پر پہنچانے والا انبیاء کا گروہ ہوتا ہے وہ اپنی قوت عملی سے دُنیا کو پلٹ دیتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوت عملی نے فرعون جیسے عظیم الشان بادشاہ کا تختہ اُلٹ دیا۔ حضرت نوحؑ کی قوت عملی نے ایک عالم میں طوفان ڈھا دیا۔ میرا ایمان ہے مرزا نے جو شعر لکھے ہیں وہ تخیل کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ حال ہیں علمی اور عملی قوت کا نتیجہ ہیں۔

غرض کہ قوت عملی کو بڑھانا چاہئے۔ اور قوت تخیلہ سے جہاں تک ممکن ہو پرہیز کرے۔ قوت تخیلہ سے کام لینے والا کامیاب نہیں ہوتا۔

تخیل میں زمین و آسمان کے قلابے ملانا بڑی غلطی ہے۔ ابھی ان ہی (ڈاکٹر بشارت احمد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) کو دیکھو کیا کیا خیال ہونگے رخصت لینے کی طیاریاں تھیں۔ کیا کیا خیالات تھے۔ آخر کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ وہ سب خیالات ہوا ہو گئے۔ جو مولا کریم کی مشیت میں ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ تخیل میں منصوبے باندھنے اور زور قلم پر گھمنڈ کرنا۔ ہم یہ کر دینگے ہم وہ کر دینگے یہ سخت ناکامی کی راہ ہے۔ آپ کو میں نے بارہا سمجھایا ہے کہ یہ باتیں چھوڑ دو۔ چھوڑ دو۔ چھوڑ دو۔ آپ کو چاہئے کہ میرے ہاتھ پر توبہ کریں۔ اور اس امر کی بیعت کریں کہ آئندہ میں کبھی قوت تخیلہ سے کام نہیں لونگا۔ اور اس بُری عادت کو چھوڑ دونگا۔ میں اس وقت اپنی مرضی سے نہیں بول رہا۔ بلکہ خدا مجھ سے بلوا رہا ہے۔ اُسے مجھے مجبور کیا کہ میں بولوں۔ آپ اس عادت کو چھوڑ دیں۔ .... بھی اس عادت میں گرفتار ہیں۔ انھیں بھی بڑا گھمنڈ ہے کہ اپنے زور قلم سے یوں کر دینگے ووں کر دینگے۔ یہ رنگ چھوڑ دیں یہ اسی غلط راہ کے اختیار کرنے سے آدمی ابتلاؤں میں گرفتار ہوتا ہے۔ اب بھی آپ میرے ہاتھ پر توبہ کریں کہ آئندہ اس امر سے قطعی پرہیز کرونگا۔ ورنہ یہ راہ نامرادی اور ناکامی کی راہ ہے۔

راقم حاضر الوقت ۲- فروری ۱۹۱۱ء

درخواست دعا

برادر احمد دین صاحب فیروزپور کا لڑکا بہت بیمار ہے تمام احباب ضرور توجہ مخلصانہ سے دعائے صحت فرماویں۔

درخواست نماز جنازہ

جناب سردار خانصاحب کپورتھلہ سے اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ سندھ کی طرف سے اعلان

تمام جماعت احمدیہ کو جو سندھ میں کسی جگہ رہتی ہیں اطلاع ہو کہ سب صاحب اپنا پورا پتہ جناب سکرٹری صاحب محمد حسین خانصاحب کینال آفیسر ریاست خیرپور میر کو تحریر فرماویں تاکہ سکرٹری صاحب بعض وقت اُن سے خط و کتابت کر سکیں۔

خاکسار محمد اسمٰعیل پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ سندھ از حیدرآباد سندھ

انصار بدر

ایک عاشق بدر شیخ فضل کریم صاحب اسٹیشن ماسٹر بیری بانڈہ تحریر فرماتے ہیں۔ "مکرم معظم مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ براہ نوازش اپنا پیارا اخبار بدر جو اسم بامسمیٰ ہے۔ بلکہ اس چاند سے بھی زیادہ روشن ہے۔ کیونکہ آسمانی چاند سے صرف آنکھیں ہی روشن ہوتی ہیں اور یہ ہمارا بدر ہماری روحوں کو روشنی بخشتا ہے

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

الیس اللہ بکاف عبدہ — مرزا غلام احمد — مسیح وقت و مہدی ہم

۱۵ صفر ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ فروری ۱۹۱۱ء مطابق ۵ پھاگن سمت ۱۹۶۷

جلد ۱۰ — نمبر ۱۶

بھائیو گر قادیان آؤ گے تم ✽ نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز وہ اپنا ورد بنا دیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان و مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

از ملائک از جزائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل ایں العباد

یکقدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بدر مع ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی ... وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے ورنہ جواب معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاوے گی۔ علیحدہ رسید نہ بھیجی جاوے گی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہئے۔ اگر چار ہفتے تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئے۔

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر آپ فرماتے جاتے تھے اور بیعت کرنے والا دہراتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۲ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں کہ آج میں نورالدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و احادیث صحیحہ کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہوں گا۔ اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کروں گا۔ اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم کرنے میں سعی کروں گا۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

اخبار دار الامان

حضرت خلیفۃ المسیح

ایدہ الرحمٰن کی صحت میں روزافزوں ترقی ہے۔ آپ کی صحت کے حالات کے متعلق آپ کے معالج ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سے رپورٹ لکھوائی گئی ہے جو کہ درج ذیل کیجاتی ہے۔ دیکھو قرآن شریف کے ساتھ اس قدر محبت ہے کہ باوجود اس قدر ضعف اور نقاہت کے مخدوم محمد صدیق سے پوچھنے لگے کہ آپ قرآن شریف کس سے پڑھا کرتے ہیں۔ اُنھوں نے عرض کی کہ حافظ روشن علی صاحب سے پڑھا کرتا تھا۔ مگر وہ تو گوجرہ مباحثہ کے واسطے گئے ہیں۔ فرمایا آؤ میں تمھیں پڑھاتا ہوں۔ مخدوم قرآن شریف لائے چند آیات کی تفسیر حضور نے کی۔ ایسا ہی پھر دوسرے دن بھی ہوا۔ یہ تفسیر انشاء اللہ اگلے اخبار کے ضمیمہ میں شائع کیجاویگی۔

ان ایّام میں خدّام کے خطوط عیادت کے کثرت سے آرہے ہیں فرمایا میں ان سب کے واسطے دعا کرتا ہوں۔ جو عیادت کا خط لکھتے ہیں عشّاق عجیب عجیب پیرایوں میں اپنی محبت کا اظہار کر رہے ہیں میں ان میں سے چند خطوط کا اقتباس بطور نمونہ درج ذیل کرتا ہوں۔

حکیم محمد حسین صاحب قریشی لکھتے ہیں "میں نے تو ایک روز جناب باری میں عرض کی تھی کہ اے مولا حضرت نوح کی زندگی کی ضرورتیں تو مختص المقام تھیں اور اب تو ضرورتیں جو پیش ہیں ان کو بس تو ہی جانتا ہے۔ ہماری عرض قبول کر اور ہمارے امام کو نوح کی سی عمر عطا کر۔" عزیز یوسف علی راولپنڈی سے لکھتے ہیں "اے اللہ ہمارے حکیم کو صحت کلی دے۔ مجھ جیسے کئی بیمار ہنوز اچھے نہیں ہوئے ہیں"۔ برادر محمد حسن صاحب پنجابی مدراس سے لکھتے ہیں "حضرت صاحب کے روبصحت ہونے کی خبر پڑھ کر مجھے اس قدر خوشی ہوئی جس کا اندازہ میرا مولا کریم رحیم خدا ہی جانتا ہے۔" شیخ محمد حسین صاحب نے لائل پور سے لکھا کہ میں نے دعا کی کہ حضرت صاحب کی بیماری مجھ کو آجائے۔ (ایسی دعا ناجائز ہے۔ خدا قادر ہے کہ ہر دو کو شفا میں رکھے تو پھر ایسی ناجائز دعا کیوں کیجائے ایڈیٹر) ایسا ہی سید ارادت حسین صاحب اوین سے لکھتے ہیں میں نے دعا کی کہ میری عمر کے دو سال کم ہو کر حضرت صاحب کو مل جائیں۔

بہت سے دوستوں نے مبشر خوابیں حضرت صاحب کی صحت یابی کے متعلق باہر سے بھی لکھی ہیں۔ مثلاً چودھری عبد اللہ خانصاحب نمبردار۔ ہمشیرہ شیخ محمد صاحب نمبردار ملہم شیخ محمد جان صاحب۔

بابو غلام حسن صاحب بہاولپور بہت سے دوستوں نے حضرت کے نام پر روپے کے واسطے صدقہ و خیرات بھیجا ہے۔ اور قربانی کرائی ہے۔ جیسا کہ بابو عبد الحمید صاحب لاہور۔ سید عابد حسین صاحب بجھوایا وغیرہ۔

"حضرت مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

حضرت اقدس کی طبیعت اللہ کے فضل سے اچھی ہے۔ زخم بھر رہا ہے ہڈی کا کنارہ ایک طرف سے چاول کی برابر برہنہ رہ گیا ہے۔ باقی سب پر انگور آگیا ہے دو روز سے ماشاء اللہ رات کو خوب نیند آجاتی ہے۔ تلوے کی جلن کی شکایت اب نہیں۔ البتہ مُنہ میں پانی آنے کی شکایت ہے۔ طاقت اللہ کے فضل سے روبہ ترقی ہے۔ والسلام دعا کا طالب

بشارت احمد عفی اللہ عنہ

عاشقان بدر

برادر الٰہی بخش صاحب سوداگر کلکتہ سے لکھتے ہیں اخبار بدر برابر پہنچتا ہے اور جس وقت آتا ہے دار الامان کا نقشہ کھنچ جاتا ہے۔ خدا آپ کو اس محنت کے لئے جزائے خیر دے۔

... عبد اللہ خاں صاحب نمبردار بہاولپور سے لکھتے ہیں۔ آپ کا اخبار مجھے بہت پیارا ہے سب اخباروں میں پسندیدہ ہے سید عابد حسین صاحب تحصیلدار رکھوا ہا لکھتے ہیں میں جناب کو بقسم کہتا ہوں کہ اس وقت تک جسقدر اخبار میری نظر سے گذرتے ہیں ان سب میں پیارا مجھے بدر ہے۔

روزانہ کارڈ

جو صاحب چاہتے ہیں کہ ان کو روزانہ کارڈ لکھا جاوے انھیں لازم ہے کہ جتنے دن کارڈ چاہتے ہیں اُتنے کارڈ (سرکاری ہوں اپنے بنائے ہوئے نہوں) خرید کر اور اُن پر پتے لکھ کر ہمیں بھیج دیں اور ساتھ آٹھ آنہ ماہوار کے حساب سے اُجرت لکھائی بھیجدیں۔

روزانہ کارڈ کے عاشق

برادر عالمگیر کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ روزانہ کارڈ لکھا کریں خواہ ایک آنہ روزانہ لکھائی کا خرچ ہو۔ میں تو ایسے عاشقوں کا قائل ہوں۔ پیارے عالمگیر خدا تجھے عالمگیر بنائے تیری محبت مجھے ایسی پسند آئی کہ نہ تجھے کارڈ بھیجنے کی ضرورت ہے اور نہ ان کی اُجرت (ایڈیٹر)

ضرورت ملازمت

ہمارے ایک عزیز لاہور انجینیرنگ اسکول کے پاس یافتہ آجکل فارغ اور ملازمت کی تلاش میں ہیں۔ کیا کوئی صاحب اس میں امداد دیکر مشکور فرما سکتے ہیں۔

ارشاد الامیر

گناہوں سے کسطرح بچ سکتے ہیں

فرمایا استغفار سے اگر گناہ سے نہ بچ سکے تو لاحول بہت پڑھے پڑھے جائے تھکے نہیں۔ لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک۔ خدا سے پناہ۔ خدا ہی دیوے تو بات بنتی ہے۔ طاعون کا کیڑا اتنا باریک ہوتا ہے۔ پھر کس قدر بڑھتا ہے۔ وہی بچائے تو بچا سکے۔

استغفار اور لاحول سے بھی گناہوں سے نہ بچ سکے تو ہمت نہ ہارے استغفار اور لاحول اور دعا کئے جاوے۔ استقامت کرے۔ گھبرا وے نہیں

شیخ محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ ایک شخص پر مجھے بہت حسن ظن تھا۔ لوگوں نے کہا شراب پیتا ہے۔ میں نے نہ مانا۔ ایک دن وہ شراب پی رہا تھا کسی نے آکر خبر کی میں نے کہا ہمیں دکھلاؤ۔ میں اُس کے مکان پر گیا۔ نوکر نے اندر خبر کی۔ کہا کہ عرض کر دو کہ اسوقت میں مل نہیں سکتا میں نے کہا ہمنے ملنا ہے کہا اسوقت شراب پی رہا ہے میں نے کہا کچھ بھی ہو ہم نے ملنا ہے۔ غرض اندر گیا تو دیکھا کہ جام شراب مُنہ سے لگا ہے۔ مگر دیکھا کہ ہر گھونٹ کے بعد بھی توبہ دل سے نکلتی ہے۔ اور اُس توبہ کے ساتھ ایک لرزہ ترتا معلوم ہوتا ہے۔ غرض صاحب ہمت گھبراتا نہیں وہ توبہ کئے جاتا ہے کوشش کئے جاتا ہے۔

عشق کا لفظ قرآن اور حدیث میں نہیں۔ ایک حدیث صوفیوں نے لکھی ہے۔ مگر وہ کسی صوفی کا اپنا لفظ ہے۔

عشق کا لفظ اچھے معنی نہیں رکھتا غیر اللہ سے حب کو کہتے ہیں۔ یہ کسی اعمال کی سزا ہوتی ہے۔ شرک ہوتا ہے۔ بھیرہ میں ایک لڑکا کسی عورت پر عاشق ہوگیا اخیر میں جنون ہوگیا۔ لوگوں نے کہا کہ خدا کے لئے اس لڑکی کو اُسے دکھادو سو بجھ کر کہنے لگا میں نہیں جانتا یہ کون چڑیل ہے۔ لوگوں نے کہا یہ فلانی ہے۔ کہنے لگا ہرگز نہیں۔ اسکی ناک ایسی آنکھ ایسی۔ وغیرہ وغیرہ۔ نہ مانا۔ خیر میں نے علاج کیا اچھا ہوگیا۔ میں نے پوچھا تو نے اسوقت نہ پہچانا کہنے لگا خیال میں تصور باندھتے باندھتے کچھ اور کی اور ہی بن گئی تھی۔ یہ کسی بد اعمالی کی شامت کا نتیجہ ہوتا ہے اور شرک ہوتا ہے۔

انسان مختار ہے یا مجبور ہے اس بحث میں پڑنا احمق پن ہے قرآن اور حدیث میں یہ لفظ آیا ہی نہیں۔

ضرورت نکاح

ہمارے ایک معزز شریف۔ آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہوگی۔

الفاظ نبی و مجدّد کا استعمال

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین ایک شخص نے ان الفاظ کی تحقیقات کے متعلق خط لکھا تھا جس کے جواب مین حضرت صاحب کے حکم سے ہمارے معزز سید محمد سرور شاہ صاحب نے ایک لطیف جواب لکھا ہے جو درج ذیل ہے۔ اڈیٹر

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم بھی تو یہی مانتے ہین کہ نبوت حضرۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ اور آپ نبوت کے کمال معراج تک کامل طور پر پہونچے اور ہر قسم کے کمالات آپ کی ذات مبارک پر ختم ہو گئے کوئی آپ کی برابری کا دم نہین مار سکتا۔

خاتم النبیین کے لفظ سے لوگون کو بڑی ٹھوکر لگی ہے۔ آیۃ ما کان محمّد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر آپ خوب غور کرین اور دیکھین کہ اگر خاتم النبیین کے صحیح معنے یہ ہین کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ بند کر دیا گیا تو اس آیۃ مین اس جملے کے فرمانے کا موقعہ اور محل کیا تھا؟ خاتم النبیین سے بالاتفاق اعزاز مقصود ہے مگر کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ کسی سلسلۂ انعامات کے محض اخیر پر آنے مین کونسا اعزاز ہے؟ انبیاء علیہم السلام کے مختلف مدارج ہوا کرتے ہین پھر ان کی دو قسمین ہین ایک تو وہ جو نئی شریعتین لائے۔ اور دوم وہ جو صاحب شریعت نبیون کے مددگار تھے یا جنھون نے موجودہ شریعتون کی تائید اور تجدید کی۔ مثلاً حضرۃ موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت تھے۔ ہارون علیہ السلام آپ کے تابع اور مددگار تھے۔ خود صاحب شریعت نہ تھے اسی طرح حضرات موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان سینکڑون نبی محض موسوی شریعت کی تجدید کے لئے آئے۔ اس قسم کے انبیاء کا یہ منصب ہوا کرتا ہے کہ امتداد زمانہ کے بعد وقتاً فوقتاً جو جو غلطیان اور آمیزشین دین الٰہی مین داخل ہو جاتی ہین۔ ان کو اپنے اپنے زمانے مین الگ کر کے خالص دین الٰہی کو پھر قائم کرتے رہین امت مرحومہ محمّدیہ بھی ایسے فتنون سے محفوظ نہین اس لئے اللہ جل شانہ کا وعدہ ہے کہ اس امت مین بھی وقتاً فوقتاً برگزیدہ بندے پیدا ہوتے رہین گے۔ جو ایسے فتنون کا استیصال کیا کرین گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ انا لہ لحافظون۔ چودھوین صدی مین یہ منصب ہمارے اعتقاد مین حضرت مرزا صاحب کو عطا ہوا ہے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کے تابع فرمان بندون مین سے بعض کا منصب نبوت کو پا لینا میرے خیال مین اہل اسلام کے لئے باعث فخر ہے۔ مقام اعتراض نہین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری اور کامل شریعت دنیا مین لائے جیسے آپ سے پیشتر ایک جماعت انبیاء کی آپ کے لئے رستہ صاف کرتی آئی۔ اسیطرح اگر آپ کے بعد بھی آپ کے ماتحت آپ کی شریعت مبارک کی خادم ایک جماعت پیدا ہو تو کیا ہرج ہے۔ شمس و قمر کی تمثیلات حضرت حق سبحانہ نے قرآن کریم مین کثرت سے دی ہین چاند بذات خود روشن نہین بلکہ سورج سے روشنی پاتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک وہ شمس تھی جس سے سب انبیاء سابق کو نور ملا اور اب آپ کے بعد بھی آپ کی کامل متابعت سے نور ملتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندون مین سے جسے چاہے چُن لے خاتم النبیین کا منصب آپ کے متبع مین نبوت کے ظہور کا منافی نہین۔

لفظ نبی کے معنے اپنے مصدرون کے لحاظ سے دو ہین۔ اوّل اپنے خدا سے اخبار غیب پانے والا۔ دوم عالی رتبہ شخص۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ بکثرت شرف مکالمہ سے ممتاز کرے۔ اور غیب کی خبرون پر مطلع کرے وہ نبی ہے اس رنگ مین میرے نزدیک تمام مجددین سابق مختلف مدارج کے انبیاء گزرے ہین۔

ڈاکٹر عبد الحکیم نے جو لکھا ہے کہ اس قسم کا اجتماع کسوف خسوف جسے حضرت مرزا صاحب نے اپنی تصدیق مین پیش کیا ہے۔ زمانہ سابق مین جھوٹے مہدیون کے وقت مین بھی ہوتا رہا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے سنہ ۱۸۹۴ء اور سنہ ۱۳۱۲ھ سے پیشتر اس قسم کا اجتماع سنہ ہجری ۱ سے لے کر آج تک کبھی نہین ہوا کہ ماہ رمضان مبارک کی تیرھوین رات کو چاند گرہن ہو اور اٹھائیس تاریخ کو سورج گرہن ہو۔ اس امر کا ثبوت کہ ایسا اجتماع پیشتر ہوا ہے ڈاکٹر عبد الحکیم کے ذمہ ہے۔ مگر وہ کوئی ثبوت علمی یا تاریخی ہرگز نہین پیش کر سکتے وہ جانتے تھے کہ عوام الناس مین تحقیق کا مادہ نہین۔ جو کچھ لکھدون لوگ اسے بلا چون وچرا مان لین گے اس واسطے جو کچھ ان کے دل مین آتا ہے۔ لکھدیتے ہین۔ ہماری جماعت کے ایک شخص نے ڈاکٹر عبد الحکیم کو اخباری چیلنج دیا تھا کہ کوئی تاریخی ثبوت ایسے اجتماع کسوف خسوف کا پیش کرو اور ایسے ثبوت کے پیش کرنے پر ۱۸۰ روپیہ انعام کا وعدہ بھی دیا تھا۔ ملاحظہ ہو اخبار الحکم مورخہ ۱۹۰۸ء ڈاکٹر صاحب نے آج تک اس کا کوئی جواب نہین دیا۔

اگر حضرت مجدد الف ثانی نے یہ لکھا ہے۔ کہ معہودہ کسوف و خسوف خلاف عادت، زمان اور خلاف حساب منجمان ہونا چاہیئے تو اس سے لازم نہین آتا کہ فی الواقعہ ہو بھی یہی قبل از وقوع پیشگوئیون کے سمجھنے مین مشکلات ہو جایا کرتی ہین۔ بھلا کوئی غور تو کرے کہ اوّل شب کا چاند اور اس مین گرہن کون دیکھیگا اور اوّل شب کے چاند کو عرب قمر بھی کہتے ہین کہ نہین اور اگر عبد الحکیم کی بلا ثبوت اور احمقانہ بات کو کوئی سوچے تو ہنسی آتی ہے کہ اگر یہ نشان جھوٹون مین بھی پایا جاتا ہے۔ تو پھر نشان کیا ہوا۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابون مین اس بات کو خوب صاف کر دیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی سے یہی مقصود تھا کہ چاند گرہن ماہ رمضان کی ۱۳ تاریخ کو ہو اور سورج گرہن اسی مہینے کی ۲۸ تاریخ کو اور اس تفصیل کو متقدمین نے بھی مانا ہے۔

اسمین شک نہین کہ یہ اجتماع کسوف خسوف حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت تھا۔ مگر اس کے علاوہ مرزا صاحب کی سوانح عمری آپ کے اخلاق آپ کی تعلیم حالت زمانہ آپ کا کام (حمایت اسلام رد مذاہب مخالف و تزکیہ جماعت) آپ کی کامیابی آپ کے مباہلات اور آپ کی پیشگوئیان بھی قرآن کریم کی رو سے آپ کی صداقت کی شاہد ہین۔ مگر رستہ وہی پاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے جس حسن ظن سے انسان اپنی اولاد کو پہچانتا ہے۔ کم از کم اسی قدر حسن ظن سے حضرت مرزا صاحب کے معاملہ کو آپ دیکھین۔ تو بہت کچھ روشنی پڑتی ہے۔ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم کے یہی معنے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عیسائی تہذیب اور بیحیائی

مفصلہ ذیل مضمون ہمارے معزز و مکرم بدر کے پروپرائیٹر جناب میان معراج الدین عمر صاحب لاہوری نے لکھا ہے جو حضرت امیر المؤمنین کی عیادت کے لئے یہان تشریف لائے اس کے پڑھنے سے جہان آپ کی زبردست انشاء پردازی کا ثبوت ملتا ہو وہان یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسلامی حسن عقیدۃ اور اخلاص کے ساتھ کسر صلیب کے لئے اپنے امام و مطاع کی روحانیت سے معمور ہو کر ایک خاص جوش رکھتے ہین جس امر کی طرف ایک علمی تمہید کے ساتھ قابل مضمون نگار نے توجہ دلائی ہے وہ تمام مہذب سوسائٹیون کے لئے بمنزلہ روح و روان ہے افسوس کہ بعض یسوعی اس کسوٹی پر پورے نہین اتر سکتے اور حق

یہ ہے کہ اس قسم کی برائیاں تہذیب و انسانیت کی سفید چادر پر بمنزلہ ایک داغ کے ہیں اس داغ کے چھڑانے کے لئے ایک نرش لیموں کی ضرورت تھی جس کا احساس شاید فاضل نامہ نگار کی فطرتی غیرت نے بانی ہوز دے

ایڈیٹر"

جن حقوق اور خصوصیات کا اللہ تعالیٰ نے انسان کو وارث کیا ہے اون میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ مملوکات کا مالک ہوتا ہے اور سارا انتظام جو علوم اور فنون اور سیاست کے ذریعہ سے انسانی سوسائٹی کے لئے کیا گیا ہے اس میں ان مملوکات کی حقداری کی رعایت رکھنا ایک جزو اعظم اور غرض اولی رکھی گئی ہے۔ اور تمام اخلاقی مادی جو فطرت انسان میں ودیعت رکھے گئے ہیں اور جس کے صحیح استعمال کے لئے خدا کے مامور بندگان دنیا میں وقتاً فوقتاً تشریف لاکر مذاہب قائم کرتے رہتے ہیں۔ وہ سب انسانی مملوکات کی حفاظت اور حق داروں کو تحقق کی تعلیم سے مملو ہوتے ہیں وہ امور جو ان حقوق کو پامال کرنے کا موجب ہوتے ہیں وہ الٰہی ناراضگی کا موجب قرار دئے گئے ہیں۔ اور سوسائٹی کے شیرازہ کو توڑنیوالے اور قابل نفرت سمجھے گئے ہیں مثلاً چوری۔ ڈاکہ۔ خیانت۔ ظلم۔ جھوٹ اور اسی قسم کی تمام برائیاں اس لئے بری سمجھی جاتی ہیں کہ وہ صحیح فطرت انسانی کے خلاف اور حقوق انسانی میں سخت خلل اندازی کا باعث ہیں ان سب میں سب سے بڑی بدی زناکاری ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ارتکاب سے عموماً حقداروں کے حقوق تلف ہو جاتے ہیں اور غیر مستحق لوگ اصلی حقداروں کے حقوق پر تصرف پا جاتے ہیں کیونکہ جو اصول ایک مورث کے مملوکات کو بذریعہ وراثت نیچے کی طرف جائز طور پر پہونچانے کے لئے فطرت الٰہی میں مروج ہے وہ خونی رشتہ ہے یعنے مورث کے ساتھ جیسا کسی کا تعلق خونی ہوتا ہے اسی قدر حقداری کی مسافت کا وصل اسکو حاصل ہوتا ہے لیکن زناکاری میں نسل کو اپنے صاحب نسل سے چھین لیا جاتا ہے اور اس کا کوئی تعلق اوس سے نہیں رہتا اور وہ غیروں کے ماتھے مڑھ دیا جاتا ہے اس لئے سب سے بڑی حق تلفی کا باعث یہ زناکاری ہوتی ہے۔ اس بات کے ماننے سے انکار نہیں ہو سکتا کہ تمام مذاہب نے زناکاری کو روکنے کے لئے اپنے اپنے رنگ میں تعلیم کی ہے لیکن سب سے بہتر اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔ مگر موجودہ یسوعی لوگوں کا عملدرآمد کچھ اس اصول سے بہت جدا نظر آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دراصل جس دین کو حضرت مسیح علیہ السلام نے دنیا میں پہنچایا تھا وہ وہی دین تھا جس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے دنیا پر نازل کیا تھا اور چونکہ لوگوں کی دینی حالت میں بہت کمزوریاں واقعہ ہو گئی تھیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام اس دین کی تجدید کے لئے بھیجا تھا لیکن عیسائیوں نے اس سرچشمہ دین سے بغاوت کرکے اپنا ایک علیحدہ دین بنا لیا اس لئے وہ نقطۂ اعتدال سے گر گئے اور عام اخلاقی جادہ پر بھی اون کا قدم قائم نہ رہ سکا اور اس میدان میں ان کی نظر ایسی کوتاہ ہو گئی کہ وہ حقیقی احساس ؟) اون میں سے جاتا رہا اس برائی کو برا سمجھنے کا مادہ ان میں سے سلب ہو گیا۔ اگر غور سے دیکھا جاوے تو عورتوں اور مردوں کے فیما بین قدرت نے کچھ ایسی کشش رکھی ہوئی ہے کہ تھوڑے سے محرکات پیش آجانے سے اس کے ساتھ بیساختہ اظہار فریقین آمادہ ہو جاتی ہیں یہ کششیں تو نہایت ضروری ہیں کیونکہ ان دونوں فریقین کے درمیان جو تعلقات اور معاہدات حقوق زوجیت کے جائز طور پر قائم رکھنے کے لئے منعقد ہوتے ہیں ان کے ذریعہ سے ایسے گراں بوجھ ایک دوسرے پر پڑتا ہے کہ اگر ان کو کوئی بڑی زبردست کشش بلانے والی نہ ہو تو وہ کبھی اس تعلق میں داخل ہونا گوارا ہی نہ کریں اس کشش کی بداستعمالی ایک ایسا سوشل جرم ہے کہ جس سے بہت سارے جرائم پیدا ہوتے ہیں۔

مذہبوں نے ان کششوں سے ناجائز فائدہ اٹھانے اور ان کی بداستعمالی کو روکنے کے لئے مختلف زمانوں میں علی قدر استطاعت تعلیمیں کی ہیں لیکن مکمل دین خاتم ادیان (اسلام) نے اس تعلیم کو تمام شعبوں میں مکمل کرکے دنیا میں پیش کیا۔ یہاں تو نظر اٹھا کر کسی خاتون کو دیکھنا تک ممنوع ہے اور ادہر ہمارے مسیحی دوست ہیں کہ وہ نوجوان جمیلہ حسینہ عورتوں کو مجلسوں میں بالکل برہنہ کھڑا کرکے اون کی ایک ہی وقت میں کئی کئی مصور ہاتھوں سے تصویریں بناتے ہیں اور جب اس پر اعتراض کیا جاتا ہے تو معترض پر تمسخر اڑاتے ہیں۔ چنانچہ اسی طرح ملک یورپ و آسٹریلیا میں اکثر نوجوان عورتوں کی تصویریں لی جاتی ہیں حال میں ایک حسین نوجوان عورت کی ننگی تصویر لینے کی خبر ہمارے ایک معزز بھائی ایچ موسیٰ احمدی متوطن آسٹریلیا کو ملی انہوں نے اخبار سیر یہ ڈیلی ٹروتھ میں ایک مضمون اس قبیح رسم کی مذمت میں لکھا اور یہ سمجھایا کہ حقیقی تہذیب سے یہ فعل بہت گرا ہوا ہے اور اسلام اس کو پسند نہیں کرتا اس کے جواب میں عیسائیوں کی طرف سے یہ لکھا گیا کہ مسٹر ایچ موسیٰ احمدی کے نزدیک عورتوں کی عصمت اور پاکدامنی اور اخلاق مردہ بھیڑوں کی اون سے بنے ہوئے کپڑوں پر منحصر ہے۔ اگر ہم عورتوں کی ننگی تصویریں اس طرح حاصل نہ کرتے تو یہ اعلیٰ درجہ کے ننگے بت ہم کو کہاں سے نصیب ہوتے اور یہ تاریک خیالات پرانے تاریک زمانہ کے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

پھر جب ایک نوجوان عورت کی تصویریں لی گئیں اون کو معلوم ہوئی اور اوس کو پوچھا گیا کہ نہیں کچھ شرم و حیا تو اس طرح ننگے ہونے سے محسوس نہیں ہوتا تھا اس نے کہا میں تو اس کام کے لئے عرصہ سے خاص طور پر ورزش کر رہی ہوں اسی کے لئے میں نے بائیسکل کی اور گھوڑے اور موٹر کار کی سواری پر ورزش کی۔ چلنے۔ دوڑنے کھیلنے میں ورزش کی اور اس کام میں مجھ کو اس قدر آمدنی ہے کہ اگر میں کوئی دوسرا کام کرتی تو اوس میں مجھے اس سے پانچواں حصہ آمدنی بھی نصیب نہ ہوتی اور میرے خیال میں خوبصورت لڑکیوں کے لئے اس سے بہتر آمدنی والا کوئی اور روزگار نہیں۔

یہ ہے عیسائی تہذیب کا اصلی فوٹو۔ ناظرین اس سے غور کر سکتے ہیں کہ یہ امور یوروپ کے ممالک میں زناکاری کی اوس کثرت کا نقشہ دکھا رہے ہیں جو زمانہ سے پوشیدہ نہیں اس کے یہی اسباب ہیں اور اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اس کے ذمہ دار مذہبی لوگ ہیں جن کے ہاتھ میں تہذیب مذہبی کی باگ ہے۔

میں کتنی کتابوں کا مصنف ہوں

میری بعض کتابوں کے ٹائیٹل پیج پر لکھ دیا گیا ہے تیس کتابوں کا مصنف "اسپر بعض مخالفین نے اعتراض کیا ہے اور احباب بھی بوجہ علم نہونے کے ان کا جواب نہ دے سکے۔ اس لئے میں اپنی تصنیفات و تالیفات کی فہرست دیتا ہوں۔ ان میں سے کئی کتابوں کے مسودے میرے پاس پڑے ہیں۔ اور بعض زیر طبع ہیں۔ اور کئی چھپ چکی ہیں۔ اکمل آف گولیکی

(۱) پنج گنج چار قل عم تیساؤوں کا پنجابی منظوم ترجمہ
(۲) سلیمان بلقیس
(۳) اردو خط و کتابت
(۴) قصص القرآن حصہ اول
(ب) منظوم حصہ دوم
(۵) سخن خوب۔ مجموعہ حکایات نتیجہ خیز
(۶) سورہ الرحمٰن کی پنجابی منظوم تفسیر
(۷) ناول انقلاب
(۸) ناول فطرت
(۹) تفسیر یٰسین اردو نظم
(۱۰) ترجمان الادب
(۱۱) کافیہ کی اردو شرح
(۱۲) قصیدہ امالی کا منظوم ترجمہ
(۱۳) زندگار (۱۴) قصیدہ بہشتی کا پنجابی و اردو منظوم ترجمہ (۱۵) صرف کی کتاب (۱۶) سراجی کی شرح۔
(۱۷) مختصر وقایہ کی اردو شرح
(۱۸) مختصر معانی کی اردو شرح
(۱۹) تحفہ اکمل
(۲۰)
(۲۱) خلق محمدی نبی کریم کے اخلاق
(۲۲) انجام عبا عظی
(۲۳) عقائد احمدیہ
(۲۴) سنت احمدیہ
(۲۵) قرآن کریم کی دعائیں۔
(۲۶) شہادۃ القرآن
(۲۷) ظہور المسیح
(۲۸) ظہور المہدی
(۲۹) علم عروض کی کتاب
(۳۰) پنجابی عشاق کے صحیح حالات
(۳۱) الاستخلاف (۳۲) چند احادیث

دین کو دُنیا پر مقدّم کرو

حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ احمدیہ نے ایک واجب التعمیل نصیحت جماعت احمدیہ کے ممبران کے واسطے رسالہ تشحیذ الاذہان میں شائع فرمائی ہے۔ جسے ضروری سمجھ کر درج اخبار کیا جاتا ہے۔ مدرسہ احمدیہ تو میرے خیال میں دین اسلام احمدیہ کی بنی بنائی یونیورسٹی ہے جسکا انتظام اور نصاب صرف اس بات کو مدنظر رکھے ہُوئے ہے کہ مقدس دین اسلام دُنیا میں کس طرح پھیلے۔ قوم کو اس کی طرف توجہ نہایت ضروری ہے۔ (ایڈیٹر)

"اندنوں بدیوں کا جسقدر زور ہے اور مخالفین اسلام جو جو کارروائیاں اسلام کے نابود کر دینے کے لئے کر رہے ہیں وہ ظاہر ہی ہیں۔ کوئی وقت خالی نہیں جاتا کہ جس میں دشمنان اسلام اسلام پر حملہ نہ کر رہے ہوں۔ ایک تو مسیحیت کا غلبہ دوسرے آریہ مذہب کا جوش تیسرے فلسفہ اور سائنس کا چرچا۔ اور چوتھے مسلمانوں کی اپنے مذہب سے لاعلمی یہ ایسے روگ ہیں کہ جن کا علاج سوائے رحمت الٰہی کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ اگر مسلمان مذہب سے واقف ہوتے تو یہ بیرونی حملے چند دنوں میں ہی رائی کائی ہو جاتے۔ لیکن سب سے زیادہ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مسلمان خود اپنے مذہب سے واقف نہیں کیونکہ جب اسلام جیسا کہ ہم یقین رکھتے ہیں خداتعالیٰ کی طرف سے ہے تو پھر اس میں کسی قسم کا نقص کیونکر ہو سکتا ہے۔ اگر کہیں بھی دشمنان دین سے ہمکو شرمندگی اُٹھانی پڑے۔ (خدانخواستہ) تو یہ ہماری سمجھ کا قصور ہے۔ نہ کہ اسلام کا اور دشمن بھی تبھی جوش سے حملہ کر رہا ہے۔ جب اُسے ہماری کمزوری کا یقین ہو گیا ہے۔

پس سب سے بڑا نقص جو مسلمانوں میں پایا جاتا ہے وہ یہی ہے کہ انھوں نے کلام اللہ اور کلام الرسول کو چھوڑ دیا۔ اور دیگر لغویات میں پڑ گئے۔ جس کی وجہ سے ان کے اعتقاد بگڑ گئے اور اعمال اور اقوال خراب ہو گئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے اس نقص کو دور کر دیا اور لاکھوں کی ایک جماعت قائم کی جو خدا کے فضل سے قرآن شریف سے سچا اخلاص رکھتے ہیں اور رسول اللہ کی بات بات پر قربان ہونے کے لئے تیار ہیں۔ وہ اسلام کے شیدائی اور سچائی کے فدائی ہیں۔ اور ایمان بہت سے میدانوں میں ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس جماعت کو صراط مستقیم پر ثابت کرنے کے لئے حضرت صاحب نے بہت سی تجاویز پر عمل کیا۔ اور ہر ایک تجویز اپنے رنگ میں ایسی مفید ثابت ہوئی کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے۔ چنانچہ سب سے آخر میں آپ نے یہ دیکھتے ہوئے کہ ہماری جماعت میں علماء کی بڑی ضرورت ہے جو کہ جماعت میں اسلام کے سچے اصولوں کی تعلیم دیں۔ اور لوگوں کو وعظ و نصیحت سے خدا کے فضل و کرم سے بھٹکنے نہ دیں۔ ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی جسکا مقصد دینیات کی تعلیم دینا تھا۔ اور آپ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا کہ آپ کی یادگار کے طور پر اس مدرسہ کو بڑے پیمانہ پر قائم کیا جاوے اور اس میں ایسے علماء پیدا کرنے کی کوشش کیجاوے جو موجودہ ضروریات کو پُورا کرنے کے لئے اچھی طرح سے قابل ہوں۔ چنانچہ اس مدرسہ کا نام مدرسہ احمدیہ رکھا گیا۔ اور اسوقت سے اس کے مفید اور کار آمد بنانے کی متواتر کوشش چلی آرہی ہے۔ لیکن وہی فساد جسے دور کرنے کے لئے اس مدرسہ کے قائم کرنے کی ضرورت پڑی تھی اس کے سدراہ ہوا۔ یعنی لوگوں کا دنیا کی طرف بڑھتا ہوا میلان۔ چنانچہ اب تک سوائے چند ایک طالبعلموں کے باقی کل کے کل وہی طالبعلم ہیں جنکو وظیفے کے زور سے اس مدرسہ میں داخل کیا گیا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ باوجود حضرت اقدس کی یادگار ہونے کے اس مدرسہ کی طرف احباب نے بہت کم توجہ کی ہے۔ ورنہ چار لاکھ کی جماعت میں سے سو ڈیڑھ سو لڑکا اب نکل آنا کیا مشکل تھا۔ جو اپنے خرچ پر دین کے لئے تعلیم پاتا۔ قرآن شریف میں صریح حکم ہے کہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر اور پھر فرمایا کہ وما کان المومنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون۔ پس بموجب ان آیات کے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے کہ جو اپنی زندگی کا ایک حصہ دین کے حاصل کرنے میں لگا دے اور پھر خواہ یہ لوگ تبلیغ دین پر ہی لگ جائیں اور خواہ دوسرے کام بھی کرتے رہیں اور تبلیغ دین میں بھی مشغول رہیں اور ہماری جماعت کا تو ایسے علماء کا گروہ پیدا کرنا فرض مقدم ہے کیونکہ اُنھوں نے بیعت کرتے وقت عہد کیا ہوا ہے کہ ہم دین کو دُنیا پر مقدم رکھینگے۔ اب ایک طرف دُنیا کی طرح طرح کی نعمتیں اور ترقیات کا سلسلہ نظر آتا ہے اور دوسری طرف یہ شان و شوکت نظر نہیں آتی۔ یہی موقعہ ہے کہ صادقوں کا صدق آزمایا جائے۔ اور متقیوں کے اتقا کی آزمائش کیجائے۔ اور مجھے یقین ہے کہ احباب ضرور اس کام کو پُورا کرتے رہینگے۔ جن لوگوں نے اپنے پیارے کو چھوڑ کر اور طرح طرح کے دکھ اُٹھا کر بھی سچے رستے کو نہیں چھوڑا اور صراط مستقیم پر قائم رہے اُنپر یہ گمان کب ہو سکتا ہے کہ وہ اس کار ثواب کو پورا کرنے میں قاصر رہینگے۔ اور اب تک جو کچھ سستی ہوئی ہے اس میں صرف احباب کا ہی قصور نہیں بلکہ مجھے ماننا پڑتا ہے کہ خود ہمارا بھی قصور ہے۔ کیونکہ جب لوگوں نے اس طرف توجہ نہیں کی تو ہمارا فرض تھا کہ ہم ان کو اس طرف متوجہ کرتے۔ اور اگر پھر بھی وہ متوجہ نہ ہوتے تو بیشک اُنپر الزام آتا۔ مگر گذشتہ را صلوٰۃ کے مقولہ پر عمل کرتے ہوئے میں احباب کو اس طرف توجہ دلانے کی جرأت کرتا ہوں کہ وہ نہ صرف مال سے بلکہ اولاد سے اس سلسلہ میں مدد دیں اور جنکو خدا نے دو یا تین لڑکے دئے ہیں وہ اللہ کی راہ میں ایک لڑکا دیدیں جو مدرسہ احمدیہ میں تعلیم دینی حاصل کرے۔ اور خدا چاہے تو ہزاروں لاکھوں کو راہ ہدایت دکھلا کر اپنے اور اپنے والدین کے لئے خداتعالیٰ کے حضور اجر کا مستحق ٹھہرے۔ یاد رکھو کہ جو خداتعالیٰ کے لئے ایک دانہ بھی خرچ کرتا ہے خداتعالیٰ اُسے بڑھاتا ہے اور اتنا بڑھاتا ہے کہ کسیکو اس کی اُمید بھی نہیں ہوتی۔ من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضاعفہ لہ اضعافاً کثیرا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک بیٹا قربان کرنیکا ارادہ کیا تھا اُنکو اس کے بدلہ میں اتنی اولاد کا وعدہ دیا گیا کہ آسمان کے ستاروں کی طرح جسکا شمار نہ ہو سکے۔ اسی طرح حضرت اسمٰعیلؑ نے اپنی زندگی خدا کی راہ میں قربان کردینے کا ارادہ کیا تھا جسکے بدلہ میں اُنکو یہ رتبہ ملا کہ آپ کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہو کہ جس کی راہ میں مرنے والوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون پس یہ گمان مت کرو کہ تمہاری قربانیاں یا خدمتیں ضائع جائینگی۔ اس کے بدلہ میں جو تمہارے لئے انعام مقرر کیا ہے وہ یہ ہے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ یہ مت سمجھو کہ عربی یا دینیات کی تعلیم میں دُنیاوی نفع نہیں رزق اللہ کے قبضہ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اسوقت تمام دنیا کی اصلاح کے لئے جس شخص کو خداتعالیٰ نے چنا وہ انگریزی نہیں جانتا تھا نہ اس کا خلیفہ اس زبان سے واقف ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں حکمت یہی تھی کہ خداتعالیٰ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے انسان کی کوششوں سے کچھ

کاش عبدالحکیم اب بھی سمجھے

عبدالحکیم۔ نادان عبدالحکیم جو آجکل ان الذین کذبوا بآیاتنا واستکبروا عنہا لا تفتح لہم ابواب السماء اور آتیناہ آیاتنا فانسلخ منہا فاتبعہ الشیطٰن فکان من الغوین کا شان نزول بن رہا ہے وہ اپنے ایک مضمون میں جو اس نے مختلف اخباروں میں چھپوایا ہے لکھتا ہے۔ "روحانی طور پر تمام مرزائی تفاعر ستے کیونکہ وہ اپنے پیر یا خلیفہ یا کسی اور مرزائی کا کوئی خواب یا الہام نہیں پیش کر سکے جو میرے مقابلہ میں پورا ہوا ہو" حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ ہم نے یا اس کی پیشینگوئیوں کو بوجہ اس کے کہ وہ دو بار جھوٹا ہو چکا ہے کوئی اہمیت نہیں دیتے اس جماعت پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور اس پاک گروہ کے بچے بھی سچے خواب دیکھتے ہیں اور کئی ایسے نیک بزرگ ہیں جو مکالمہ الٰہی سے مشرف ہیں۔ لیکن چونکہ ماموران الٰہی کے سوا دوسروں پر ضروری بلکہ بعض حالتوں میں مناسب بھی نہیں کہ وہ اپنے الہام و کشوف شائع کریں۔ اس لئے کبھی ان خوابوں اور الہاموں کا ذکر شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ ورنہ ایک سو سے زیادہ الہامات و کشوف و خوابیں حضرت امیر المومنین کے متعلق بیان کیجا سکتی ہیں۔ از انجملہ میں تین خط یہاں درج کرتا ہوں جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ عبدالحکیم کی پیشینگوئیوں کی تردید تو ہمارے سلسلہ کے واجب التعظیم بزرگ السید محمد احسن صاحب امروہی اپنی وجدانی اور علمی رائے سے بھی کر چکے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے ۲۶۔ نومبر کے خط میں مجھے لکھتے ہیں:۔

"اے پیارے فاضل اکمل یہ صدمہ قریب قریب ویسا ہی ہے جیسا کہ احد میں آنحضرت صلعم کو پہنچا تھا۔ چنانچہ بروز محمدی کو یہ حادثہ واقع نہیں ہوا تھا لہذا نائب بروز میں اس کا وقوع ضروری تھا۔ اور یہ ضرور نہیں کہ بعینہٖ وہی رنگ ہوتا۔ کسی نہ کسی رنگ میں اس کا ہونا ضروری تھا۔ اور جیسا کہ شیطان نے اپنی وحی الا ان محمدا قد قتل کو لشکر میں پہنچا دیا تھا اسی طرح اس وقت کے شیطان نے خبر موت اکثر کے پاس پہنچا دی ہے۔ اور جس طرح آنحضرت صلعم اس کے بعد زندہ رہے انشاء اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح بھی زندہ رہینگے۔" محمد احسن

امروہہ کی مہر کا عکس بھی دیا جاتا ہے۔

AVROHA 2610..0 8.) PM ORADABAD

پھر دیکھو میرے ایک اور دوست ہیں۔ وہ بھنگالہ میں رہتے ہیں۔ ان کا نام میاں محمد بخش ہے۔ وہ ۳۰۔ نومبر کو رقمطراز ہیں۔
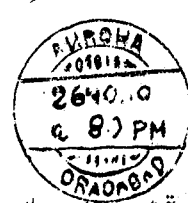
"مکرمی و معظمی و محبی اخویم حضرت اکمل صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا کارڈ محررہ ۲۷۔ نومبر سنہ ۱۹۱۰ بعد نماز ظہر موصول ہوا۔ بوقت نماز عصر آپ کے حق میں اور حضرت خلیفۃ المسیح رضی کے حق میں دعا کی گئی۔ اسی رات کو خواب میں آپکو اور حضرت خلیفۃ المسیح کو تندرست اور تقریر کرتے دیکھا۔ اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے گھر لڑکا جس کا اسم مبارک نیاز علی یا نیاز احمد رکھا گیا انشاء اللہ العزیز۔ محمد بخش عفا اللہ عنہ

مورخہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء"

(۳) پھر وہ اپنے ۹۔ جنوری کے خط میں ۱۱۔ جنوری کی پیشینگوئی کے متعلق یوں فرماتے ہیں۔ "پرسوں کا الہام حیات نور الدین۔ خلیفۃ المسیح حیات۔ کل رات مجھکو ایک الہام انگریزی میں ہوا چونکہ میں انگریزی بالکل نہیں جانتا اسواسطے اس کے بہت سے لفظ بھول گئے۔" (محمد بخش احمدی عفا اللہ عنہ)

BH...D.. B 30..0

UHUNGBLA B 9 J

اور خود خلیفۃ المسیح کا خواب دو سانپوں کی ہلاکت کے متعلق شائع ہو چکا ہے اس کے علاوہ تم اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے ایک خط میں لکھتے ہو کہ آپ والی پیشینگوئی کی تصدیق مرزا کے ایک الہام سے بھی ہوتی ہے۔ "دوبارہ زندگی منسوخ شدہ زندگی" گویا اس طرح اس مشہور خواب کے ساتھ جسکے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح گھوڑی سے گرے یہ الہام بھی پورا ہوا جو اڑھائی سال قبل اس واقعہ کے شائع ہو چکا ہے۔ یہ پیشینگوئی اس صراحت سے پوری ہوئی کہ خود ہمارے لیسے دشمن کو بھی اقرار ہے کیونکہ انکار کی گنجایش نہیں بس اب تم بتاؤ کہ یہ کس منہ سے کہتے ہو کہ میرے مقابلہ پر کسی مرزائی کا خواب یا الہام پورا نہوا۔ کیونکہ خود مرزائیوں یعنی احمدیوں کے سردار کا الہام پورا ہوا جس کی صحت کا تمہیں بھی اقرار ہے۔ گھوڑی سے گرنے کی خبر سنکر ایک شیطانی آواز آئی تھی کہ ۱۱۔ جنوری تک فوت ہو جاینگے لیکن ہزار ہا رحمتیں اور درود ہوں ہمارے پیارے مرزا پر (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کہ وہ اپنی وحی پہلے شائع کر چکا ہے۔ کہ دوبارہ زندگی اور یہ الہام اس صفائی سے پورا ہوتا ہے کہ دشمن بھی اقرار کرنے پر مجبور ہے اور تم تو اپنی پیشینگوئی کے جھوٹا نکلنے کے خود مقر ہو چنانچہ تمہارے یہ الفاظ ہیں "میں خواہ جھوٹا ہی ثابت ہو گیا سہی" پھر میں ایک اور بات بھی آپ کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں کہ محض الہام کا دعویٰ کسی کے صادق و مجاب اللہ ہونے کی دلیل نہیں بلکہ ضرور ہے کہ اس الہام کی تصدیق قرآن شریف سے ہو اور وہ کلام قرآن مجید سے مخالف و معارض نہو۔ دوم وہ کلام ایسے شخص پر نازل ہو جس کا تزکیہ نفس بخوبی ہو چکا ہو۔ (یعنی بے علم و بدعمل یلبسے عقل السان نہو) اور وہ ان فانیوں کی جماعت میں داخل ہو جو کلی جذبات نفسانیہ سے الگ ہو گئے ہیں۔ سوم جس کلام کو وہ خدا کی طرف منسوب کرتا ہے خدا کے متواتر افعال اسپر گواہی دیں۔ یعنی اس قدر اس کی تائید میں نشانات ظاہر ہوں کہ عقل سلیم اس بات کو ممتنع سمجھے کہ باوجود اس قدر نشانوں کے پھر بھی وہ خدا کا کلام نہیں۔

پس اے عبدالحکیم تم خدا کے لئے غور کرو کسی ایک آدھ بات کے پورا ہو جانے سے کوئی ملہم صادق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآنمجید میں الا من خطف الخطفۃ کا استثنا موجود ہے۔ بلکہ ضرور ہے کہ اس قدر غیب کی باتیں پوری صفائی سے اسپر ظاہر ہوں کہ کسی فہیم سلیم متقی و خدا ترس کو اس میں شک و شبہ نہ رہے۔ اس کی دنیاوی مثال سنئے۔ بعض وقت لاٹ صاحب کی کوٹھی پر جو کھنگی رہتے ہیں وہ ایسی بات سن لیتے ہیں جو خاص مقربوں اور انتظامی و سرکاری امور میں حصہ لینے والوں کو بھی نہیں معلوم ہوتیں اور آخر کار بعض اوقات وہ سچے نکل آتے ہیں۔ اور اکثر ڈینگیں مارتے ہوئے جھوٹے بھی نکلتے ہیں۔ اور غلط فہمیاں پھیلا کر اس میں مخل ہوتے ہیں تو آخر سزایاب بھی ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ہم کسی ایک بات کی موزونیت سے کسی کو حسین نہیں کہہ سکتے۔ مثلاً کسی کی آنکھ خوبصورت ہے اور باقی چہرہ بہت بھونڈا ہے اور وہ شخص کانا بھی ہے تو اب اسے خوبرو نہیں کہینگے اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے۔ "رخ بہ بیں دخد بہ بیں وقد بہ بیں ÷ از محاسن ہائے خوباں صد بہ بیں ÷" سو اے عبدالحکیم! نادان عبدالحکیم!! جو اپنی ایک آنکھ سے دیکھتا ہے۔ ہم نے تو اس شہ خوباں کو اپنا دل دیا ہے جو مصداق ہے اس شعر کا ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

میں پوچھتا ہوں وہ کون تھا جسکے لئے ستارہ ذوالسنین ظاہر ہوا۔ وہ کون تھا جس کے دعوے کے زمانہ میں مخبر صادق علیہ السلام کی بہت سی پیشینگوئیاں پوری ہوئیں۔ اونٹنیاں بیکار ہو گئیں۔ بندوں میں میل و جول ہو گیا وحشی مہذب بنائے گئے۔ پہاڑ چلائے گئے اڑائے گئے۔ دریا پاٹے گئے۔ وہ کون ہے جس کی مخالفت کی وجہ سے۔ جیسا کہ اسنے پہلے اطلاع دی تھی) طاعون آیا۔ اور ابھی تک نہیں گیا۔ اور اس نے احمدی اور غیر احمدی میں ایک خاص امتیاز رکھا۔ پھر وہ کون ہے جس کا حلیہ وہی حلیہ تھا جو نبی کریم صلعم نے اپنے مسیح موعود کا بتایا۔ (اجلی الجبہۃ اقنی الانف۔ پھر وہ زرد چادروں والا نشان یعنی دو بیماریاں صرف کس کی ذات میں پورا ہوا۔ پھر کس کی دعا سے لیکھرام مرا اور آریوں پر حجت تمام ہوئی۔ کس کی دعا سے آتھم مرا اور عیسائیوں پر فتح نصیب ہوئی کس کی دعا سے ڈوئی امریکہ میں مرا اور نئی دنیا پر اسلام کی صداقت کا جھنڈا گڑا۔ کس کے مباہلوں نے اپنے اندرونی مخالفوں پر اپنی صداقت کا ثبوت پیش کیا۔ کس نے سکھوں کے گرو کا اسلام دنیا پر ظاہر کیا۔ کس نے جلسہ مذاہب میں اپنی تقریر سے اسلام کا بول بالا کیا۔ کس نے باواز بلند

---

* عبدالحکیم اپنے حق میں یہ لکھا کرتا ہے

(حاشیہ) یہ خواب جلسہ ... میں بھی چھپ چکا ہے ... ۱۱۔ جنوری کو پورا ہوا۔

(حاشیہ) حضور المظفر کا یہ الہام بدر ... اپریل سنہ ۱۹۰۸ء میں درج ہے۔

کہاں ہے کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے۔
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ؛ ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
اور مجھے بتاؤ کہ کس نے پر تحدی عربی کتب لکھ لکھ کر ان پر دس دس ہزار کے انعام شائع کیے۔ کہ فاتوا بکتاب مثلہ اور اسطرح یہ کرامت گرچہ بے نام ونشان است ؛ بیا بنگر ز غلمان محمد
بخشتے ہوئے قرآن کے اعجاز کو از سر نو زندہ کیا۔ کس نے قرآن مجید کو ایک برہان کے طور پر مخلوقات عالم کے روبرو پیش کیا۔ اور کہا کہ جو دعویٰ کرو اس کی دلیل بھی اس کتاب سے دو۔ کس نے مسلمانوں کو از سر نو مسلمان بنا دیا۔ کس نے ہمارے ہاتھ ایک حجت نیرہ دیدی۔ کس نے کتاب و سنت کے متبع اور اپنی عملی زندگی سے اسلام دکھانے والی ایک پاکیزہ جماعت قائم کی کون اس تاریکی میں جب اپنے بیگانہ میں امتیاز نہ تھا اور چاروں طرف سے دشمنوں کا نرغہ تھا چودھویں کا چاند بن کر چمکا۔
اے نادان سن اور کان کھول کر سن کہ وہ ایک ہی شخص تھا جس کا نام ہے **مرزا غلام احمد قادیانی**
کون مرزا ؟
جو تیر بہدف تھا خدا کی کمان میں ؛ بھیجا گیا مسیح محمدؐ کی شان میں
اور جس کے لئے میں اکثر پڑھا کرتا ہوں ؎
دیرینہ سال پیرے بروشس بہ یک نگاہے
آں دل کہ ام ربودے از خوبرو جوانان

انصار بدر | بابو محمد افضل صاحب دالوسے لکھتے ہیں کہ یہ متبرک پرچہ بروقت پر شائع ہوتا ہے خاص کر میرے دل کو بہت ہی بھاتا ہے اور میں آپکی اور آپ کے اسٹاف کی خدمت کا بدرجہ اولیٰ معترف اور شکر گذار ہوں۔
منشی عبدالکریم صاحب کے نام اخبار مع ضمیمہ جاری کریں۔ ایسا ہی بابو عزیز صاحب نے لاہور چھاؤنی سے دو نئے خریدار بھیجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

ضرورت ملازم | ہمارے ایک عزیز کو جو ضلع لائل پور میں ملازم ہیں ایک ایسے استاد انٹرنس تک تعلیم یافتہ کی ضرورت ہے جو انکے پاس چند ماہ رہکر انھیں انگریزی پڑھا دے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء | حضرت میر صاحب قبلہ کی اپیل پر جن احباب نے ضعفاء کے واسطے نقدی اور کپڑے ارسال کئے تھے ان کا شکریہ ۲۔ فروری کے اخبار میں چھاپا گیا تھا۔ مگر بسبب کمی گنجائش اور کاتب اور پروف ریڈر کی کم توجہی کے وہ نام بغیر القاب و آداب مناسب و ضروری چھپ گئے

اس واسطے وہ تمام اسمائے گرامی بمعہ دیگر امداد کنندگان کے اس اخبار میں شکریہ کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔
جناب شیخ رحمت اللہ صاحب۔ جناب محمد حسین صاحب قریشی جناب عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر۔ جناب خدا بخش صاحب منصف پشاور۔ جناب الواز حسین خان صاحب شاہ آباد۔ جناب شیخ غلام حیدر صاحب انسپکٹر۔ جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جناب مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں۔ جناب بابو عبدالرحمٰن صاحب انبالہ۔ جناب بابو فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک قلعہ فیروزپور جناب نیاز محمد صاحب طالب علم بلس ناسک۔ جناب محمد یوسف صاحب اپیل نویس مردان۔ جناب مولوی عبدالماجد صاحب پروفیسر کالج بھاگلپور۔ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور۔ جناب حکیم صالح محمد صاحب سانگلہ۔ جناب سید عابد حسین صاحب تحصیلدار۔ محمد علی صاحب گرداور قانونگو جھانسی۔ چودہری نواب علی صاحب شملہ۔ جماعت کریام۔ منشی اسد اللہ صاحب تیجہ کلاں۔ جناب منشی احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ۔ میاں غلام رسول صاحب موگہ۔ خانزادہ امیر اللہ خان صاحب

رسید زر

جناب فضل کریم صاحب ۲۰۲۲ للعہ جناب امیر احمد صاحب ۹۰۲ للعہ
جناب سلطان ابراہیم صاحب ۱۴۱۶ للعہ جناب عبدالحکیم صاحب ۲۳۰۲ للعہ
جناب ناصر شاہ صاحب ۳۵ للعہ جناب محمد ابراہیم صاحب ۹۷ للعہ
جناب سکریٹری صاحب سانہ ۵۵ للعہ جناب محمد صادق صاحب ۱۴۱۲ للعہ
جناب عبدالرزاق صاحب ۱۴۱ للعہ جناب عبدالوحید صاحب ۱۴۷۶ للعہ
جناب شاہ عبدالحی صاحب ۲۶۲۲ للعہ جناب عبدالرزاق صاحب ۱۶۷۷ للعہ
جناب اختر علی صاحب ۲۶۲۱ للعہ جناب محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۲۳ للعہ
جناب محمد رشید صاحب ۱۱۱۹ صمہ جناب نور احمد صاحب ۶۴ للعہ
جناب زیر محمد صاحب ۲۹۰ للعہ جناب شاہ محمد صاحب ۱۲۶۱ للعہ
جناب مولوی عبدالواحد صاحب ۶۷۷ للعہ جناب محمد دین صاحب ۳۱۷۹ للعہ

مورخہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

جناب فضل داد صاحب ۱۸۵ للعہ جناب قاضی عبدالماجد صاحب ۲۰۸۱ للعہ
جناب میاں امام الدین صاحب ۳۳۵ للعہ جناب عبدالمجید صاحب ۹۹۹ للعہ
جناب ایس۔ ایم یوسف صاحب ۳۲۵ للعہ جناب عنایت اللہ خان صاحب ۳۴۵ للعہ
جناب احمد علی صاحب ۱۴۹۳ للعہ جناب احمد علی صاحب ۴۲ للعہ
جناب شیر محمد صاحب ۱۴۶۸ للعہ جناب سیٹھ موسیٰ صاحب ۱۲۷ للعہ
جناب محمد دین صاحب ۲۱۷ للعہ جناب محمد علی صاحب ۱۷۵۴ للعہ
جناب غلام قادر صاحب ۲۰۲۵ للعہ جناب کریم بخش صاحب ۱۱۰۱ للعہ
جناب حسن محمد صاحب ۱۳۸ للعہ جناب نصر اللہ خان صاحب ۲۱۵۵ للعہ

جناب عبدالرشید صاحب ۹۷۳ للعہ جناب نور احمد صاحب پلیڈر ۲۱۷۰ للعہ
جناب احمد علی صاحب ۱۱۲۶ للعہ جناب بابو بشیر محمد خان صاحب ۳۳ للعہ
جناب رحیم محمد صاحب ۱۹۴۵ للعہ جناب نور احمد صاحب ۱۷۵۹ للعہ
جناب نور بخش صاحب ۱۲۹ عہ جناب گل محمد صاحب ۱۸۳۳ عہ
جناب محمد حسین صاحب ۱۳۹۶ عہ جناب اللہ داد خان صاحب ۲۵۵ عہ
جناب مولا بخش صاحب ۱۴۲ للعہ جناب عبدالمنان صاحب ۶۰۳ عہ
جناب محمد عبداللہ صاحب عہ جناب عبدالغنی صاحب ۲۱۵ للعہ
جناب عبدالعزیز صاحب ۱۲۱۳ عہ جناب منظور الٰہی صاحب ۵۷۵ عہ
جناب مہر الدین صاحب ۲۱۱۳ عہ جناب محمد اروڑا صاحب ۴۰ للعہ
جناب محمد اکرم بیگ صاحب ۶۵ عہ جناب عبدالعظیم صاحب ۶۰ عہ
جناب رحیم الدین صاحب ۱۲۱ عہ جناب میر حسین صاحب ۱۵۴ عہ
جناب محمد بخش صاحب ۱۱۰۸ عہ جناب حاجی سید یوسف صاحب ۱۱۷۰ عہ
جناب احمد الدین صاحب ۱۹۶ عہ جناب عبدالرشید صاحب ۹۵ عم
جناب سراج الدین صاحب ۴۹ عم جناب خان محمد صاحب ۱۱۷۸ للعہ
جناب گوہر علی صاحب ۱۴۴۳ سے جناب میراں بخش صاحب ۹۲ عہ
جناب عبدالرزاق صاحب ۵ عم جناب شیخ محمد حسن صاحب ۵۴ للعہ

مورخہ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

جناب عبدالولی صاحب ۱۵ للعہ جناب غلام رسول صاحب ۱۱۶۹ للعہ
جناب محمد شفیع صاحب ۷۰ للعہ جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب ۲۸۴ للعہ
جناب کریم بخش صاحب ۱۰۵۰ للعہ جناب الٰہی بخش صاحب ۱۱۱ للعہ
جناب مرزا عنایت اللہ صاحب للعہ جناب چودہری عبداللہ خان صاحب ۳۶۶ للعہ
جناب چودہری غلام حسن صاحب ۶۸۰ للعہ جناب عبدالغنی صاحب ۲۲ للعہ
جناب خادم علی صاحب ۲ للعہ جناب میاں عیسیٰ صاحب للعہ
جناب صالح محمد صاحب ۱۵۹ للعہ جناب سلطان احمد صاحب ۴۳ للعہ
جناب حکیم قاسم علی صاحب ۲۱۳ للعہ جناب محمد نصر اللہ خان صاحب ۱۶۸ للعہ
جناب محمد عثمان غنی صاحب ۲۶۲۵ للعہ جناب محمد امین صاحب ۱۹۵۰ للعہ
جناب ہاشم علی صاحب ۹۴ للعہ جناب احمد اللہ صاحب ۱۹ للعہ
جناب نبی بخش صاحب ۱۴۲۹ للعہ جناب عبدالحمید صاحب ۱۲۵ للعہ
جناب برکت علی صاحب عہ جناب غلام محمد صاحب ۱۷۵ عہ
جناب قادر بخش صاحب ۱۴۷ عہ جناب محمد امیر صاحب ۹۳ عہ
جناب قمر الدین صاحب ۲۰۵ عہ جناب محمد عبداللہ صاحب ۱۹ عم
جناب سردار خان صاحب ۲۱۰۹ سے جناب شریف اللہ صاحب ۲۵۴ عہ

مورخہ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

جناب ظفر حسین صاحب ۱۱ للعہ جناب کمال کٹی صاحب ۲۵۸۵ للعہ
جناب غلام رسول صاحب ۱۱۱ للعہ جناب عمر الدین صاحب ۴۵ سے
جناب سلطان علی صاحب ۱۲۹ سے جناب امانت علی صاحب ۱۰۴ للعہ
جناب پھول محمد صاحب ۹۵ سے جناب سلطان جہان صاحب ۱۹۴۷ للعہ

۲۰ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب امام الدین صاحب ۲۰۳ للعہ جناب بابو جلال الدین صاحب ۲۲۴۳ للعہ

جناب امام الدین صاحب ۲۰۳ ؏

مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب نور الدین صاحب ۱۸۸۶ ۶ جناب شاہ سرن صاحب ۲۲۹ ۱۲ ؏

جناب محمد سراج خان ۲۶۹۲ للعہ

مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب عزیز بیگ صاحب ۱۶۹۸ ؏ جناب خوشی محمد صاحب ۲۳۵۸ ؏

جناب سوار خانصاحب ۹۲۵ ۲۱۵۲ ؏ جناب عبد الرحیم صاحب ۲۲۷۹ ۸

جناب نیاز محمد صاحب ۲۱۴۴ ۱۸۳۲ ؏

مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب قاسم علی صاحب ۲۳۰۸

۲۷ جنوری ۱۹۱۱ء

جناب صدر الدین صاحب ۳۴۷ للعہ

مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۱۱

جناب احمد حسین صاحب ۱۸۸۰ للعہ جناب فضل کریم صاحب ۲۶۲۹ للعہ

یکم فروری ۱۹۱۱ء

جناب میاں محمد شریف صاحب ۲۶۶۷ ؏ جناب مرزا عبد الکریم صاحب ۲۲۵ ؏

مورخہ ۲ فروری ۱۹۱۱ء

جناب غلام رسول صاحب ۳۴۶۸ ؏

مورخہ ۳ فروری ۱۹۱۱ء

جناب قدرت اللہ صاحب ۳۰۸ ؏

۴ فروری ۱۹۱۱

جناب عبد اللطیف خانصاحب ۱۸۰۱ للعہ

۷ فروری ۱۹۱۱ء

جناب محمد ابراہیم صاحب ۲۷۴ ؏ جناب خدا بخش صاحب ۱۹۶۹ ؏

جناب غلام نبی صاحب ۱۰۹۹ للعہ جناب حکیم محمد زمان علی صاحب ۵۳ ؏

مورخہ ۷ فروری ۱۹۱۱ء

جناب مطیع صاحب ۳۶۷ ؏ جناب عابد حسین صاحب ۲۶۹۳ ؏

جناب محمد سراج الدین صاحب للعہ

مورخہ ۸ فروری ۱۱

جناب ملک حسن محمد خانصاحب ۱۱۹۸ ؏

مورخہ ۹ فروری ۱۹۱۱ء

جناب قائم علی صاحب ۲۰۶۸ ؏

برادر قائم علی صاحب مدرس مدرسہ عبد اللہ پور لکھتے ہیں کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کیواسطے دعاؤں میں مشغول ہوں اور حتی المقدور ان کے نام پر صدقہ وخیرات بھی کرتا ہوں دیگر احباب بھی ایسا کریں۔

الہ آباد کا جلسہ مذاہب اور ہماری شرکت

(از ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب)

(نمبر ۳)

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۱۴ مورخہ ۲ فروری ۱۹۱۱)

میں پیچھے ذکر کیا ہے کہ عمایدِ الہ آباد نے مسلم کلب کے ہال کو غیر کتفی سمجھ کر مولوی ولایت حسین صاحب کی خدمت میں مکان کے لئے عرض کیا اور اُنھوں نے مکان کی اجازت دی۔ اور لیکچر کے متعلق ضروری انتظام بھی فرمایا۔ شام کو ساڑھے ۶ بجے لیکچر تھا لیکن لوگوں نے چند بجے سے پہلے وہاں جوق جوق آنا شروع کر دیا۔ اگرچہ پہلا اعلان تو مسلم کلب کے ہال کے متعلق تھا۔ لیکن لوگوں کے اشتیاق نے خود بخود اشتہار کا کام دیا۔ اور تبدیلی مکان نے کوئی بُرا اثر پیدا نہ کیا۔ کیونکہ آجکل سے ڈھائی تین گنا زیادہ آدمی تھے آج تعلیمیافتہ جماعت کے علاوہ دیگر اصحاب بھی تھے۔ مولوی ولایت حسین صاحب ہمیں ملے آئے اُن کو علم تھا کہ ہم احمدی ہیں وہ بہت کچھ گذشتہ لیکچروں کی بابت سُن چکے تھے۔ اور متاثر تھے۔ خلقت کے ہجوم نے زیادہ انتظار میں ہم کو نہ رکھا آج کے پریسیڈنٹ مسٹر ظہور الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا تھے۔ یہ بزرگ اعلےٰ پایہ کے انسان ہیں۔ لندن میں مسلم لیگ کے سکرٹری رہ چکے ہیں۔ اُنکے ولایت سے رخصت ہوتے پر خاص جلسہ مسلمانان لندن نے کیا تھا جس میں جسٹس امیر علی صاحب نے آپ کے قومی جوش اور قابلیت کی نسبت تعریف کی تھی امسال جو مسلم لیگ الہ آباد میں تجویز ہوئی تھی اور بعد میں ناگپور ہوئی اس میں ریسپشن کمیٹی کے آپ سکرٹری تھے۔ آپ خواجہ صاحب کے گذشتہ لیکچر مسلم کلب میں کوئی نصف گھنٹے کے لئے موجود تھے چنانچہ معمولی شکریہ کے بعد پریسیڈنٹ صاحب نے خواجہ صاحب کے کل کے لیکچر کیطرف اشارہ کیا اور استعجاب ظاہر کیا کہ کیسی عمدہ اور بےنظیر تطبیق یہ لوگ علوم جدید اور سائنس کو قرآن کریم کے مطالب عالیہ سے دے سکتے ہیں۔ انھوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات اور اُن کے خاص احسانوں کا جو عام مسلمانوں پر اس جماعت نے کئے ہیں اعتراف کیا اور خصوصاً اس خاص احسان کا ذکر کیا جو جماعت احمدیہ نے الہ آباد و ذھبی کانفرنس میں حصہ لے کر اور اسلام کی تعلیم کو کل ادیان کی تعلیم پر غالب اور فائق کر کے کیا۔ پریسیڈنٹ کی تقریر میں ذیل کی بات خاص طور پر ذکر کرنے کے قابل ہے جو اُنھوں نے اپنے الفاظ میں بیان کی لیکن یہ عبارت قریب قریب اُن کی ہے۔ صاحبان میں اس کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کرتا۔ کہ یہی بزرگ ہمارے حقیقی طور پر ہادی اور مرشد ہیں۔ ہم سخت گمراہی میں ہیں ہم کو طرح طرح کے شکوک اپنے مذہب پر ہیں۔ ہماری تشفی ہمارے علماء نہیں کرتے۔ جو کچھ تھوڑے ہی وقت میں سُنا اور جو آج دیکھ چکا ہوں۔ یہی لوگ ہماری ہدایت کا انتظام کرینگے۔ میں علماء کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ ہوش کریں نہیں تو ہم گئے گذرے ہیں۔ جس رنگ میں مذہب ہمارے سامنے پیش ہوتا رہا وہ ہماری تشفی کا کبھی موجب نہیں ہوا۔ لیکن اب ہمیں معلوم ہوا کہ ہم مذہب سے ناواقف تھے۔ اس لئے ہم علماء کو کہتے ہیں کہ ہمکو اگر بچانا ہے تو بچالو۔ ہماری تعلیم اور ہمارے مذاق کو دیکھو اور ہمیں مذہب کی صداقتیں اس رنگ میں سمجھاؤ جیسے انھوں نے سمجھائی ہیں۔ واللہ اگر ہم کچھ کر گذرے تو اس کے ذمہ دار آپ ہونگے۔ یہ دردناک الفاظ جو ایک صاف اور پاک دل کے جنٹلمین نے کہے ہمارے دو نیز نشتر کا کام کر گئے۔ فی الواقع انگریزی خوانوں کی یہی حالت ہے۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ انگریزی خوانوں سے بہتر مذہب کے شیدا ہرگز ہرگز اور نہ ہونگے۔ بشرطیکہ اُن کے مذاق کو مدِنظر رکھکر مذہب کو اُنکے سامنے پیش کیا جاوے۔ یہی مذہب جس پر آج انگریزی خواں ہنس رہے ہیں اگر اُن کے سامنے اُس حکیمانہ اصول پر پیش کیا جاوے جو حضرت اقدس مرزا صاحب نے ہم کو تبلیغ کیا تو پھر اس گروہ سے زیادہ خادم مذہب کا اور کوئی نہ ہوگا۔ مشکل تو یہ ہے کہ انکو اسلام چھوڑ اوّل مذہب سے ہی کوئی دلچسپی نہیں یہ تو اسلام سے ہی تعلق نہیں رکھتے تو اسلام کے ماتحت کسی فرقہ سے ان کو کیا ہمدردی ہو سکتی ہے۔ یہ تو مذہب سے تعلق محض بہ لحاظ قومیت رکھتے ہیں اور نیشنلٹی کے خیال سے ان کے مُنہ سے لفظ اسلام نکلتا ہے اس لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ان میں مذہبی جذبہ پیدا کیا جاوے۔ اور میں تو ایمان رکھتا ہوں کہ سب گروہوں کو چھوڑ اگر ہم انگریزی خوانوں میں ایک مذہب کی محبت پیدا کر دیں تو پھر احمدیت کے سوا اُن کی جائے پناہ اور کوئی تعلیم نہیں ہو سکتی۔ وہ معقولیت اور دلائل کے بھوکے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے حضرت مغفور علیہ السلام نے ہمکو وہ خزانہ بخشا ہے کہ جو ختم نہیں ہو سکتا لیکن اسوقت تو وہ احمدیت کو ایک ڈھکوسلا سمجھے ہوئے ہیں وہ معجزات اور پیشگوئیوں پر ہنسی اور مذاق کرتے ہیں الہام کو تخیلات سے نسبت دیتے ہیں۔ ہاں مسیح کا فاتحہ وہ مدت سے پڑھ چکے ہیں۔ اس لئے ہم کو تبلیغ کے وقت

(باقی ضمیمہ میں ملاحظہ ہو جو اسی اخبار کے ساتھ شائع ہوا ہے اور جسکے صفحات اخبار کے ساتھ مسلسل ہی رکھے گئے ہیں کیونکہ سبکو جائیگا)

اُن کے تعصبات اور آراء کا ملحوظ بھی رکھنا قرین حزم اور احتیاط ہے اول اُن کو معقولیت کے رنگ میں اسلام دکھلایا جائے اُنکے آگے قرآن کریم کی اعلےٰ حکیمانہ تعلیم پیش کیجاوے۔ اُن کے خیالات اُن کے نصب العین اُن کی بلند پروازیاں سامنے رکھ کر قرآن پیش کیا جاوے اُن پر یہ ظاہر ہو کہ قرآن ہی حکمت اور فلسفہ کا مخزن ہے اس طرح ان میں مذہب کا وہ مذاق پیدا کر دیا جائے کہ جسکو بجز احمدی مبلغین کے اور کوئی مولوی پورا نہیں کر سکتے ہم اپنے علم وعمل سے اپنے طریق سے اپنے اخلاص سے اپنی خدمات دین سے اُن کو یقین دلا دیں کہ اسلام ایک نخل مثمر ہے اور اسکے اثمار کے ہم احمدی ہی وارث ہیں۔ اس طریق سے ہم اُن پر احمدیت کی عظمت قائم کر سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اُن پر ہم ان برکات کو ظاہر کر سکتے ہیں جو حضرت احمد علیہ السلام کے طفیل ہم پر ہو رہی ہیں۔ پریسیڈنٹ کی تقریر کے بعد مولوی صدرالدین صاحب نے ضرورت الہام پر لیکچر دیا۔ آپ کا لیکچر سورۃ نحل کے ایک رکوع کی تفسیر تھی۔ اپنے مضمون کے دو حصے کئے۔ آپنے فرمایا کہ دُنیا میں دو گروہ ہیں ایک وہ جو الہام کے قطعاً قائل نہیں اور اپنے ضمیر اور کانشنس کے محاکہ کو ہی خدا تعالیٰ کی منشاء کا مظہر سمجھتے ہیں۔ اس گروہ میں سے ایک برہمو سماج ہے۔ دوسرے گروہ ہیں جو الہام کے تو قائل ہیں لیکن وہ الہام کو ایک وقت کے بعد ختم سمجھتے ہیں۔ اور پھر تکرار الہام کے قائل نہیں۔ یہ آریہ لوگ یا اسیطرح کے دیگر گروہ ہیں مولوی صاحب اگرچہ برابر ڈھائی گھنٹہ تقریر فرماتے رہے۔ لیکن وہ بمشکل پہلے حصہ کو ختم کر سکے۔ اپنے مقاصد کی تشریح میں مولوی صاحب نے کہا باٹونی (علم نباتات) فزی الوجی (علم تشریح) کہیں اسٹرونومی (علم ہیئت) اور کہیں دیگر علوم کے خزانے کھولنے اور مفصل تشریحات اور پیرایوں میں آپنے دکھلایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے انسان کی ہر ایک قوت کی پرورش کی ہے کس طرح خدا تعالیٰ نے ہر ایک تقاضہ فطریہ کے پورا کرنے کا سامان اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ جب انسان کی ادنیٰ سے ادنیٰ ضرورت سے لیکر اعلےٰ سے اعلےٰ بات تک خدا تعالیٰ کی ذات سے وابستہ ہے تو پھر یہ کس طرح قبول کر لیا جاوے کہ انسان کے لئے معرفت اور الہام آلہی کے سامان خدا تعالیٰ خود بہم نہ پہنچائے اور وہ انسان پر چھوڑ دے۔ اُس کے کل جسمانیات کے قوانین تو وہ خود مرتب کرے اور انسان کو سکھلائے اور روحانیت کے لئے اُسے کوئی قانون نہ بتلائے۔ مولوی صاحب نے انسان کے مختلف قوائے کو گنا کہ جنکے ذریعہ انسان کو علم حاصل ہوتا ہے اور سائیکولاجیکل (فلسفہ ذہنی) طریق پر دکھلایا کہ روحانی علوم

دلسے تعلق رکھتے ہیں اور ذہنی علوم دماغ سے۔ پھر آپ نے دکھلایا کہ جب وہ علوم جو کان۔ ناک۔ آنکھ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اُس کے سامان ید قدرت نے کس قدر بنائے ہیں تو وہ علم جو قلب کے ذریعے حاصل ہوتا ہے اُس کے ذرائع کیوں خدا تعالیٰ خود بہم نہ پہنچائے۔ جب دیگر اعضاء کے ذریعہ علوم حاصل کرنے کے اسباب پر انسان قادر نہیں اور وہ سارے کے سارے اسباب خدا تعالیٰ نے بنائے تو علم آلہی کے حصول کے اسباب جو قلب کے ذریعہ حاصل ہوتے ہیں وہ انسانی ہاتھ کس طرح پیدا کر سکتا ہے۔ سب سے عجیب بات جسنے مولوی صاحب کے بیان کو حد درجہ کا موثر کر رکھا تھا وہ ان کا وہ وسیع علم تھا کہ جس سے وہ اپنی ہر ایک علمی دلیل کو آیات قرآنی میں سے نکال کر دکھلا رہے تھے۔ آپ پہلے کسی علمی مسئلہ کو پیش کرتے اور پھر اُس کی عالمانہ باریکیاں دکھلاتے اور آہستہ آہستہ ایک نتیجہ پر آجاتے۔ اس کے بعد قرآن کریم کی آیت پڑھ کر لفظی معنی کر دیتے۔ سننے والے حیران ہو کر عش عش کرتے تھے کہ کس طرح یہ سب کے سب علوم قرآن میں جمع ہو رہے ہیں۔ سامعین کی خوشی کا یہ عالم تھا کہ پانچ پانچ اور دس دس منٹ پر چیرز اور مسرت کے نعرے بلند ہو رہے تھے یہ ایک ایسی روحانی اور دماغی ضیافت اُنکے سامنے تھی کہ جس کو اُنھوں نے پہلے کبھی چکھا ہی نہ تھا۔ خدا تعالیٰ مولوی صاحب کی عمر دراز کرے کہ اُنھوں نے جہاں مسئلہ الہام پر روشنی ڈال کر نہ صرف برہمو عقائد کی تردید کی بلکہ اپنے سامعین پر روشن کر دیا کہ وہ الہام جو حضرت آدم سے شروع ہُوا وہ حضرت خاتم النبیین تک جاری رہا اور آپ پر الہام شریعت بند ہو کر آپکے بعد الہام جاری رہا اور جاری ہے اور جاری رہیگا۔ یہی دراصل مغز احمدیت ہے اور اسی مسئلہ کو قائم کرنے کی ہم کو خاص ضرورت ہے۔ میں مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ وہ اس لیکچر کو ہندوستان کے مختلف حصوں میں دیں۔ اور مختلف شہروں میں سنادیں اور اگر یہ ممکن ہو تو اس کو جلد لکھ کر چھاپ دیں۔ تاکہ وہ اور احمدی لیکچراروں کو امداد دے۔

اس میں شک نہیں کہ جو فائدہ طبع شدہ کتاب سے ہوتا ہے وہ بالضرور دیرپا ہوتا ہے۔ لیکن وہ جلد مفید ثابت نہیں ہوتا۔ بہت کم لوگ پڑھنے والے ہوتے ہیں۔ لیکچر میں لوگ خواہ مخواہ کچھ نہ کچھ سُن جاتے ہیں۔ اس بات کی پرواہ مطلق نہونی چاہیے کہ ایک ہی لیکچر ہر جگہ بیان ہوتا ہے۔ ہم نے چند صداقتوں کو دُنیا میں قائم کرنا ہے۔ کیا ہرج ہے کہ آہستہ آہستہ ایک ایک صداقت کو لیکر کل ہندوستان میں پھرا جاوے۔ حضرت اقدس نے ایک

مسئلہ وفات مسیح کے لئے کسقدر کتابیں لکھیں اور پھر جہاں گئے اسی مسئلہ کو ساتھ لیکر گئے۔ اور بیان کیا کہ کسی بات کو ذہن نشین کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوا کرتا۔ اور خاصکر ایسے امر کو جو لوگوں کے لئے بالکل نیا بن رہا ہو۔ یہی طریق قرآن کریم کا ہے اور یہی طرز کل انبیاء کی تحریر و تقریر میں پایا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک ہی بات کو صدہا شکلوں اور قالبوں میں بیان کرتے ہیں اور تکرار سے نہیں گھبراتے اور اب تو فاضل پادریوں نے بھی یہی طریق اختیار کیا ہے۔ ایک فاضل امریکہ یا یورپ کے کسی بیت العلوم میں بیٹھکر دو تین لیکچر لکھتا ہے اور پھر اُس کو لیکر کل دُنیا میں پھرتا ہے اور وہی لیکچر دیتا جاتا ہے اور نہیں تھکتا جب تک کہ اس بات کو دُنیا کے تمام گوشوں میں نہ پھیلائے۔ پچھلے تین سال ہُوئے ڈاکٹر کینیرت ہال جو ایک فصیح اللسان۔ مناد عیسائیت ہے اسی طریق پر کُل ہندوستان میں تین لیکچر برابر چھ ماہ تک کل مختلف شہروں میں دیتا پھرا ہاں جہاں ایک ہی لیکچر مختلف مقامات پر ہو بعد میں اگر تصنیف کی شکل میں آجاوے تو نور علیٰ نور ہو جاتا ہے۔ ہمارے ریویو آف ریلیجنز میں حضرت مولوی محمد علی صاحب نے کیا کیا موتی اور گران بہا دُر شاہوار جمع کر رکھے ہیں۔ لیکن کل کا کل ہندوستان اُن سے محروم ہے۔ اگر ہمارے احمدی نوجوان مثلاً میاں محمد الدین صاحب شیخ تیمور صاحب۔ چودھری فتح محمد صاحب اور دیگر نوجوان گریجویٹ اِن مضامین کو لیں اور لیکچروں کی شکل میں لکھ کر ایک ایک لیکچر برابر متواتر ہندوستان میں دیتے پھریں تو یقیناً ایک عظیم الشان نتیجہ مرتب ہو۔ دوران لیکچر میں مولوی صاحب نے ایک لطیف موقعہ نکالکر ہمارے مرحوم لیڈر قوم مولوی عبدالکریم علیہ السلام کی روح پُر فتوح کو ضرور خوش کیا کہ آپ یہ بیان کر رہے تھے کہ انبیاء پر سخت سے سخت خطرات کے وقت آتے ہیں۔

اور ایسے جانکاہ وقت میں انھوں نے الہی الہام پاکر اپنے قول و فعل کے ذریعے اُن خطرات سے اپنا باہر ہونا ظاہر کیا ہے مثلاً نبی کریم غار میں ہیں متعاقب دشمن سر پر موجود ہے کوئی ذریعہ مخلصی کا نہیں۔ موت و ہلاکت ایک امر یقینی ہے۔ ایسے وقت میں ایک خدا کا رسول نہایت اطمینان سے اپنے دوست کو جو غمناک ہے کہتا ہے کہ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ خدا نے مجھے الہام کیا کہ غم نت کرو۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ حضرت صدیق اکبر کا غمناک ہونا اور جناب نبی کریم صلعم کا خوش و خرم اطمینان دینا برہمو عقائد کی ہلاکت کے لئے کافی ہے۔ کیا یہ اپنے دل کی آواز ہے جو یہ اطمینان اور تسکین دلا رہی ہے۔ ہو سکتا حضرت نبی کریم کے بمقابل عمر اور دنیوی عقل و تجربہ میں شاید بہت ہی بڑھ کر تھے۔ اگر دل کی آواز سے تشفی ہونی تھی تو جناب

ابوبکرؓ کو پہلے ہوتی۔ انکو کیوں گھبراہٹ تھی۔ اور ایسا ہی اگر کوئی برجھو
ان حالات میں ہوتو پھر کیا اُس کے دل میں وہ اطمینان اور
نشاط قلب میں ہوگی جو ان الفاظ ان اللہ معنا سے ظاہر ہوتی
ہے۔ الغرض ابوبکرؓ کی حالت حزن اور آپکا اطمینان اسبات کا ثبوت
ہے کہ الہام دل کی آواز نہیں جو علم اور تحریر کے باعث پیدا ہوتی ہے
بلکہ خارجی آواز ہے اس موقعہ پر مولوی صاحب نے لیڈر قوم علیہ السلام
کی شاگردی کا حق پورا پورا ادا کیا۔ آپ کے سامنے شیعہ صاحبان
کی بھی ایک خاص تعداد تھی آپنے فرمایا کہ اس موقعہ پر ناواقفوں نے
صدیق اکبرؓ کی شان پر حملہ کیا انھوں نے کہا کہ ابوبکرؓ کو اپنی جان کی
پڑی ہوئی تھی اور وہ سخت حزن وملال میں تھا کہ نبی کریم صلعم کو
اُنھیں تسلی دینی پڑی۔ نادان اس قدر نہیں سوچتے کہ جو جو امور
حضرت صدیق اکبرؓ سے اس ہجرت کے وقت سرزد ہوئے وہ اس
بات کے کافی شاہد ہیں کہ آپ کو اپنی جان کا مطلق غم نہ تھا۔
انھیں تو اُس محبوب ومطلوب کی جان کی بابت حزن وملال تھا
جس کے لئے اُسنے اپنے تن وتن جان ومال کو مصیبت اور خطرات
میں ڈال دیا تھا۔ جب گھر سے نکلتے ہیں تو یہ فکر ہے کہ کہیں دشمن
کھوج نہ نکال لیں۔ کیونکہ عرب کھوج کی شناخت کے لئے مشہور
تھے۔ اس لئے جناب ابوبکرؓ نبی کریم صلعم کو اپنے کندھے پر
بٹھلاتے ہیں کہ آپ کے نقش قدم زمین پر نہ لگ جاویں۔
اب کیا اس شخص کو غم اپنی جان کا ہے کہ جو نبی کریم صلعم کے
نقش قدم چھپانے کے لئے اپنے نقش قدم دشمنوں کے لئے
قائم کر رہا ہے۔ اسپر غار کا خود نقشہ اسبات کا گواہ ہے کہ انکو
اپنے محبوب کی جان کا حزن وملال ہے کیونکہ جس غار میں آپ چھپے
اُس میں بچھو اور سانپوں کی جگہ تھی اور مختلف جگہوں پر سوراخ
تھے۔ ان سوراخوں کو وہ اپنے کپڑوں سے بند کر دیتا ہے اور
پھر جب کپڑے بھی مکتفی نہیں ہوتے تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی اور
پاؤں کے تلوے وہ سانپوں اور بچھوؤں کے سوراخوں پر رکھتا
ہے۔ کیا اُسے اپنی جان کا غم ہے۔ یا وہ اپنی جان کو ایک محبوب جان
کے بچانے کے لئے ہلاکت کے منہ میں ڈال رہا ہے۔ اگر اُسکو
اپنی جان اس قدر عزیز تھی تو کیوں سانپوں کے ڈنک سے حضرت
نبی کریم کو بچانے کے لئے اپنے ہتھیلی اور تلوے رکھتا ہے۔
کیا اُس کی ہتھیلی اور تلوے اپنے اندر تریاق زہر کا اثر رکھتے ہیں کہ
سانپ اور بچھو انکو نہ کاٹ سکینگے۔ دشمن نے تو ابھی بعد میں آنا ہے
وہ تو اُسکے آنے سے پہلے ہی اپنی جان ہلاکت کے منہ میں ڈال چکا ہے
پھر اگر دشمن آگیا تو اُسے اپنی جان کا کیا غم وہ تو اس غم میں ہے کہ
جس جان کے بچانے کے لئے وہ اپنی جان کو موت کے
حوالہ کر چکا ہے۔ اب وہ جان بھی بچتی نظر نہیں آتی ہی
اُسے حزن وملال ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی آواز اُسپر آتی ہے
اور کہتی ہے لا تحزن ان اللہ معنا۔ تو محمدؐ کے لئے
کیوں غم کرتا ہے۔ خدا اُس کے ساتھ بھی ہے اور پھر تیرے
ساتھ بھی ہے۔ مولوی صاحب نے کچھ اس ترکیب اور زور سے
بیان کیا کہ اُس وقت یہ سمجھ نہ آتی تھی کہ آیا مولوی صدرالدین
صاحب تقریر فرما رہے ہیں یا خود لیڈر قوم کی روح اپنے شاگرد
کے قالب میں بول رہی ہے۔

مولوی صاحب نے کوئی ساڑھے نو بجے رات تک اپنا لیکچر
ختم کیا لوگ تو سیر ہو رہے تھے۔ کیونکہ آپنے اگلے دن حضرت قبلہ
مولوی محمد علی صاحب کا لیکچر جلسہ مذاہب میں پڑھنا تھا آپ
کے خاتمہ تقریر پر اس قدر چیرز کا شور ہوا کہ بقول مولوی ولایت
حسین صاحب شاید چیرز کے صدمے سے اُس مکان کی چھت
کو کہیں صدمہ نہ پہنچا ہو۔ پریسیڈنٹ اُٹھا اور جہانتک اُس کی
پیرسٹرانہ قابلیت الفاظ تعریف وستائش کو جمع کر سکتی تھی اُسے
مولوی صاحب کی کی۔ متعلق بیان فرمانے آپ کی اعلیٰ لیاقتوں
اور پھر خلوص کا اعتراف کیا۔ دربارہ ان خدمات کا اعتراف
کیا جو سلسلہ حقہ کے ممبر اسوقت ہندوستان میں کر رہے ہیں۔
اگلے دن کا لیکچر ڈاکٹر یعقوب صاحب کی طرف سے اعلان شدہ
تھا۔ لیکن وہ حضرت صاحب کی علالت کے باعث اچانک
رک گئے تھے۔ لیکن عمائد شہر کی درخواست پر خواجہ صاحب کو
ڈاکٹر صاحب مکرم کا قائم مقام بننا منظور کرنا پڑا۔ ہم خدا تعالیٰ کا
شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ارشاد الامیر

آج بتاریخ ۱۰۔ فروری ۱۹۱۱ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ لکھوائے ؎

علی الصباح چو مردم بکار و بار روند ٭ بلا کشان محبت بکوے یار روند
یہ عاجز احمدیہ محلہ کی گلیوں میں آگے جانیوالوں کو پیچھے چھوڑتا
اور قدم عشق بیشتر بہتر کی من وجہ زبان حال سے تفسیر بیان کرتا ہوا
کوے یار یعنی دربار ودربار امیرالمومنین وایوان خلیفۃ المسلمین کی
جانب پروانہ وار متوجہ ہوا۔ قبلہ گاہ راستان یعنی مشرق مہر
خلافت کے آستان پر پہنچکر گوش زد ہوا کہ پردگیان حرم محترم
ودیگر مستورات حریم قدم اُس محبوب مسیحا دم کے حوالی میں موجود اور
انفاس قدسیہ کے گہر ہائے لآلی زینت گوش ودل بنانے میں مصروف
ہیں۔ بحسب ظاہر عقل ناتمام وفہم قاصر کا یہی فتویٰ تھا کہ یہ شعر پڑھتے
ہوئے کہ ؎

از در دوست چہ گویم بچہ عنوان رفتم ٭ ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرماں رفتم
حسرت ویاس کی گٹھڑی سر پر رکھکر چلو اور نماز مغرب کے بعد تک شام وصل
کا انتظار با چشم اشکبار کرو۔ لیکن حضرت عشق نے بہت مردانہ کو للکارا
اور صبر مفتاح الفرج کو پکار کہ ؎

یار کے در کو چھوڑ کر جانا ٭ مذہب عشق کے مخالف ہے

چنانچہ بڑھتی ہوئی تمنا اور ابھرتے ہوئے شوق کو بغل میں دباکر نقش
قدم کا ہمدم بنکر بیٹھ گیا اور اثر محبت کا بگران ہوا۔ ابھی منٹوں کی تعداد
اکائیوں سے گذر کر دہائیوں تک نہ پہنچنے پائی تھی کہ رندان بادہ مست
یعنی مستان جام الست آ پہنچے عقل حیران تھی اور نقش عشق مجازی سرگریباں
کہ ایک معشوق کے سب عاشق ہیں لیکن رقابت کا نام ہے نہ ایک کو دل میں
دوسرے کی شکایت کا مقام ؎

خوش تماشائے است گر بیند کسے ٭ بارقیباں آشتائی ہائے من۔

در یار پر ہجوم عاشقاں بڑھتے بڑھتے ایک نہیں کئی دہائیوں تک
ممتد ہوگیا۔ اس مجمع عشاق کو دیکھ کر شاعروں کے خیالی معشوقوں کے
ہجوم دلدادگان کی یاد آئی اور آتے ہی بہت شرمائی۔ کہ اس کیفیت کا
نقشہ کوئی کیا کھینچ سکتا ہے۔ اور میرٹھ کا مشہور قادر الکلام بیان بھی
کہاں بیان کر سکتا ہے ؎ حال در گفتگو نمی آید ٭ بحر اندر سبو نمی آید
قصہ مختصر تاثیر محبت نے دربار تک پہنچکر یکایک باریابی کی اجازت منوالی
اور خمیازہ کشوں کی جان میں جان آئی۔ سب سے پہلے اُس مطلع الانوار کے قریب
جو پہونچا وہ عاجز تھا۔ نظر کیا اُسنے دل بیتاب کے ساتھ یہ کام کیا
زبان وبیان کی کیا مجال ہے کہ ادا کر سکے ع دل میں وہ دلستان دائم و
دلستد دل من۔ سے اہل عشق میں عہد مستی ہی کی بات ہے دھنا میں کہ
ایک چشم زدن میں مرد کو قریوں نے حرم کو بیویوں نے گھیر لیا اور فرودست
بود حیا یا ہم جب سب بیٹھ گئے تو ارشاد ہوا کہ

"اللہ تعالیٰ کا مجھپر بڑا فضل ہے اس بیماری میں خدا تعالیٰ نے اپنی قدرتوں اور
بندہ نوازیوں کے عجیب عجیب جلوے دکھائے ہیں میں اس بیماری میں عاجز کا
بڑا قائل ہوگیا ہوں دعائیں مجھپر بڑا بڑا فضل کرتی ہیں میرے خدا نے مجھپر بڑے
بڑے احسان کئے ہیں میرا جی چاہتا ہے خدا تعالیٰ مجھکو طاقت دے تو میں تم پر وہ
انعامات بیان کروں جو خدا تعالیٰ نے مجھپر فرمائے ہیں۔ آج بھی مجھکو الہام
ہوا ہے کہ "اغنی بفضلک عن من سواک" نیند کے لئے
ڈاکٹر مجھے دوائی پلاتے تھے کہ کسی طرح نیند آجائے اور نیند نہیں آتی تھی
آج میں نے دوا چھوڑ دی تو ۲ گھنٹے نیند آئی۔ خدا تعالیٰ بڑا بادشاہ ہے وہ جو چاہتا ہے
کرتا ہے۔ یہ میری نصیحت یاد رکھو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو اللہ تعالیٰ سے بڑی بڑی
اُمیدیں رکھو یہ جو مشکلات آتے ہیں درجہ بلند کرنے کے لئے آتے ہیں ان مشکلات
سے ہرگز مت گھبراؤ خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔ یہ مختصر نصیحت ہے مگر
ضروری ہے اور یاد رکھنے والی ہے معمولی نہ سمجھو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو
اور تمہارا حافظ وناصر ہو" (آمین)

میں کہ صرف دیدار ہی کو معراج سمجھتا تھا اس تخاطب اور ان ملفوظ قدسیہ
کو صفحۂ قرطاس پر اسیوقت محفوظ بھی کر لیتا ہوا۔ سو اس نعمت باری تعالیٰ کا

مثیل صدیق

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کے مثیل صدیق ہونے پر ایک لطیف عالمانہ مضمون لکھا ہے جس مین اگرچہ تمام ضروری امور پر مفصل بحث نہین تاہم بطور نمونہ درج اخبار کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ مخدوم و مکرم بندہ جناب مفتی صاحب السلام علیکم کے بعد عرض ہے۔ کہ جب سے ہمارے آقا حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح ہوئے ہین تب سے عام طور پر سب کے دل گواہی دے اٹھے ہین کہ حضرت صاحب مثیل صدیق ہین اس خیال کی تصدیق روزمرہ کے واقعات پیش آمدہ سے بھی عموماً ہوتی رہتی ہے۔ میرے پاس ایک کتاب گلزار صدیقی ہے۔ جسمین مجملاً خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی کا بیان ہے یہ کتاب مولفہ مولوی حکیم عبد الوحید صاحب مرحوم مطبوعہ بخشی پریس کانپور ۱۹۰۲ء کی ہے۔ مین نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حالات کا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے حالات سے مقابلہ کرنے کے ارادہ سے اس کتاب کی ورق گردانی شروع کی۔ سرسری نگاہ سے مجھے حسب ذیل امورات مین حضرت خلیفۃ المسیح کی مشابہت کامل طور پر حضرت صدیق اکبر رضؓ سے ثابت ہوئی جس سے مجھے کمال لطف آیا در اصل یہ خدا تعالیٰ کے کام ہین۔ خالص سونے کو خواہ سو دفعہ آگ دو۔ کتنی دفعہ کسوٹی پر رگڑ دو کسی طرح پر کھو ہر طرح سے اسکی بابت صدق کی ہی شہادت ملیگی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

(۱) اول المومنین مین سے تھے اور زمرہ السابقون الاولون مین داخل تھے

(۲) جنگ بدر کے ۳۱۳۔ اصحاب مین شامل تھے

(۳) آپ بلا چون و چرا ایمان لائے اور اسی وجہ سے صدیق کہلائے۔

(۴) قوم کے قریش تھے۔

(۵) عند الطلب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعانت اسلام کے واسطے اپنی تمام جائداد لاکر حاضر کر دی اور پیچھے کچھ بھی نہ چھوڑا۔

(۶) حضرت خاتم الانبیاء کے بعد خلیفہ بلا فصل ہوئے

(۷) حضرت خاتم الانبیاء کی معیت مین اپنا وطن عزیز چھوڑ کر ہجرت اختیار کی۔

(۸) کتاب گلزار صدیقی کے صفحہ پر لکھا ہے "دوران بیعت مین بعض لوگون نے جو اپنے خیالات ابوبکر صدیق کی خلافت پر ظاہر کئے تھے انکے جواب مین حضرت ابوبکر نے یہ تقریر کی قسم خدا کی کسی وقت رات و دن مین کبھی میرے دل مین خلافت کا لالچ نہین پیدا ہوا اور نہ کبھی مین نے خواہش کی اور نہ خدا سے ظاہر اور پوشیدہ دعا مانگی لیکن صرف فساد کے خیال سے مین نے قبول کر لیا مجھے اس خلافت مین کوئی راحت کی صورت نہین گویا میرے گلے مین ایک ایسا پٹہ ڈالدیا گیا ہے جس کے تحمل کی قوت مجھہ مین نہین ہے۔ مگر خدا کی مدد سے"

(۹) خصائل کی بابت رسالہ گلزار صدیقی مین سے حسب ذیل اقتباس مندرجہ صـ۶۱ غور کے قابل ہے حضرت ابوبکر رضؓ کی طبیعت مین انکساری اور سادگی غائت درجہ کی تھی اور اون مجمعون مین جنمین معززین اور متشین کا مجاؤ ہوتا تھا آمد و رفت عام لوگون کی طور سے کرتے تھے۔ غریبون اور بیکسون کی حالت پر ہمیشہ آپ رحم فرماتے اور سختی مین کام آتے ایسے لوگونکی روائتین در پردہ خبر گیری کرنیکی اکثر مشہور ہین۔ مدینہ کے اطراف مین ایک عورت بڑھیا نابینا جسکو کہین سے کچھہ سہارا نہین ملا کرتا تھی۔ حضرت ابوبکر روزمرہ پوشیدہ اوس کے پاس جانے تھے اور اسکو کھلا پلا کر اسکی حوائج ضروری کو پورا کر کے چلے آتے تھے علمی فضل و کمال آپکے ان فصیح بلیغ خطبون سے اچھی طرح ظاہر ہے جو پہلے مذکور ہو چکے ہین انکی ذہانت اور صیانت رائے کا اندازہ لوگون کو [illegible] انتظامات سے بخوبی ہوسکتا ہے آپکو تعبیر گوئی اور نسب دانی مین اعلیٰ درجہ کا کمال حاصل تھا۔

(۱۰) حلیہ رسالہ گلزار صدیقی کے صفحہ ۶۲ مین حضرت ابوبکر رضؓ کا حلیہ بہین الفاظ درج ہے: "آپکا جسم چھریرا اور قد لانبا تھا رنگ سفید مائل بہ زردی تھا پیشانی ابھری ہوئی آنکھین اندر کو گھسی ہوئی تھین رخسارون پر گوشت اس قدر کم تھا کہ چہرے پر رگین نمودار ہو رہی تھین اور ہاتھ کی انگلیون پر بال بالکل نہ تھے ڈاڑھی کو مہندی سے رنگا کرتے تھے۔"

(۱۱) حضرت ابوبکر صدیق کا اصلی نام عبد اللہ تھا اور صدیق لقب تھا لفظ "عبد اللہ صدیق" کے اعداد جمل ۳۱۶ ہوتے ہین۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب ادام اللہ فیوضہم

(۱) پہلے بیعت کرنے والون مین ہین

(۲) حضرت مہدی کی بابت حدیث نبوی مین یہ ایک نشان پیشگوئی کے طور پر مذکور تھا کہ مہدی موعودؑ کے پاس ایک مطبوعہ کتاب ہوگی جسمین مطابق تعداد اصحاب جنگ بدر کے اوس کے ۳۱۳۔ اصحاب کا نام درج ہوگا چنانچہ حضرت مسیح موعود و مغفور نے بھی ایک کتاب مین ایک فہرست اوس وقت تک کے ۳۱۳۔ اصحاب کی چھپوائی تھی حضرت خلیفۃ المسیح صاحب بھی اوس مین موجود ہین۔

(۳) بلا چون و چرا کے صدیقی رنگ مین حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے۔

(۴) قوم کے قریش ہین۔

(۵) حسب منشاء حضرت مسیح موعود و مغفور کے اپنی تمام جائداد اشاعت اور [illegible] کیواسطے دیدی اور پیچھے کچھہ نہ چھوڑا

حضرت خاتم الاولیاء کے بعد خلیفہ بلا فصل مقرر ہوئے۔

(۷) حضرت خاتم الاولیاء کی معیت و رفاقت اور خدمت اسلام کے واسطے اپنا وطن عزیز چھوڑ کر ہجرت اختیار کی

(۸) حضرت خلیفۃ المسیح صاحب عموماً تحریرون اور تقریرون مین بعینہ اسی قسم کے خیالات کا اظہار فرماتے رہتے ہین۔ خاص کر وہ تقریر جو آپنے ۲۷ر دسمبر ۱۹۱۰ء کی شام کو جملہ انجمنہائے احمدیہ کے سکرٹری و پریزیڈنٹ ہائے کی موجودگی مین فرمائی تھی اوس کا ایک حصہ بعینہ یہی ہے۔

(۹) ان تمام امورات مین ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح صاحب بالکل حضرت صدیق کے رنگ مین رنگین ہین اور مشابہ مین تفصیل کے واسطے ایک دفتر چاہیئے۔ جن لوگونکو حضرت خلیفۃ المسیح صاحب کی ہمنشینی کا شرف کبھی حاصل ہوا ہے۔ وہ ان تمام صدیقی خصائل کو حضرت خلیفۃ المسیح مین جلوہ گر پائین گے اور پاتے ہین۔

(۱۰) حلیہ کی مطابقت معلوم کرنیکے واسطے صرف حضرت خلیفۃ المسیح کے جمال کی ضرورت ہے پھر فیصلہ کر لو کہ کیا حضرت خلیفۃ المسیح کا حلیہ قالب تحریر مین لانے کے واسطے الفاظ مندرجہ حلیہ حضرت ابوبکر صدیق کے ماسوا کسی اور لفظ کے استعمال کرنیکی ضرورت ہے ہرگز نہین بلکہ میرے خیال مین تو اگر حضرت ابوبکر رضؓ کا فوٹو اس [illegible]

(۱۱) نوردین کے عدد بھی بالکل ۳۱۶ ہین۔

(۱۲) لفظ مثیل صدیق کے عدد ۴۸۷ ہین اور لفظ خلیفہ مہدی کے عدد بھی ۴۸۷ ہین جس سے یہ سوال حل ہو جاتا ہے کہ [illegible]

خواجہ صاحب کا لیکچر شبان المسلمین سیالکوٹ میں

برادرم سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہزار ہزار شکر خداتعالےٰ کا اور ہزار ہزار مبارک آپ کو کہ امسال ہمیں فوق العوق کامیابی خداتعالیٰ نے عطا کی۔ میں نے یہ اس لئے آپ کو لکھا ہے کہ یہ آپ کا وطن ہے۔ (یہ خط ایک دوست کا مولوی صدرالدین صاحب کے نام ہے)

اللہ اللہ ایک دن وہ کہ جب جماعت علی کے حکم پر لوگ احمدی جماعت کو پتھر ماریں اور شخص کے کہنے پر ہمارے جلسہ میں شریک ہونا کفر اور عورت کے طلاق کے برابر سمجھیں۔ اور اس کے لغو حکم کے سچ ہونے پر یقین رکھیں۔ پھر وہ دن کہ جناب خواجہ صاحب کے پہلے لیکچر پر کچھ غلط فہمیاں دور ہونی شروع ہوں ایک جماعت انھیں مدعو کرے دوسرے اس کے رفیق مخالفت کریں۔ پچھلے سال میں جس دن خواجہ صاحب کا لیکچر ہوا اوسیوقت وہ اکھاڑہ مسجد میں لگا کر لوگوں کو شمولیت سے روکے مغلظات سے اپنا وعظ سجائے اوس کے بعد وہ دن بھی آیا کہ لوگوں نے اوس کے اس غلو کو ناپسند کرنا شروع کیا اور آج وہ دن ہے کہ اوس کے اثر کے مقابل احمدیت کی کامل فتح ہو۔ پرسوں شبان المسلمین میں شاید آٹھ یا نو ہزار کا مجمع تھا۔ سیالکوٹ سے بارہ بارہ کوس سے لوگ موجود تھے اور ایک عاشقانہ انتظار کے ساتھ ایک احمدی کی باتیں سننے آئے۔ ۲½ بجے دن سے لے کر مختصر وقفوں کے بعد رات کے دس بجے تک خواجہ صاحب مکرم نے اون کو باندھے رکھا۔ پورے ساڑھے چار گھنٹہ تقریر ہوئی اور اون کا شوق اور بیٹھے رہنا برابر یکسان رہا۔ ذٰلک فضل اللہ میرے نزدیک جماعت علی کے اثر پر پوری موت وارد ہوچکی ہے۔ اس موقع پر آنحضرت کی کاملیت اور ان کے خاتم النبیین ہونے کا اور سابقہ نبوتوں اور کتابوں کے ناقص ہونے کا ایک نیا پیرایہ اور نئی دلیل ہمارے خواجہ صاحب کو مولائے کریم نے عطا فرمائی جن کو آپ کی دلچسپی کے لئے خلاصۃً لکھتا ہوں۔ کہ جب سب کتابیں خدا کی طرف سے ہیں اور خدا عالم الغیب بھی ہے وہ آیندہ تنازعات سے بھی واقف تھا۔ سب کتابوں میں سے صرف قرآن کا آخر آکر اکملت لکم دینکم کا دعویٰ کرنا اور باقیوں کا اس قسم کا دعوےٰ نہ کرنا یہ امر ایک ایسا ہے کہ جس کی طرف بعض متکلمین اسلام نے تو پہلے بھی توجہ دلائی ہے لیکن میں یہ سوال پوچھتا ہوں کہ ہر ایک صاحب شریعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے دنیا کو شریعت دیکر پھر کسی اور کے مابعد آنے کا وعدہ اور خبر دی ہے کسی نے اوس بعد میں آنے والے کو اپنا بیٹا کسی نے اس کو اپنے سے بہتر کہا کہ موسیٰ نے اپنا بیٹا سلیمان نے اپنے سے افضل مسیح نے اوس الحق کا آنا اپنے جانے پر منحصر رکھا۔ کرشن نے اپنا ہی آنا دوبارہ بدھ نے اور برہمون کا آنا۔ پرانیں ہندو بزرگوں نے تو اوتاروں کے بعد ایک اور اوتار کا انتظار کرنا۔ اب ان وعدوں اور پیشگوئیوں کے جو معنی ہو معنے کرلو۔ ان سب شارعین نے شریعت دیکر اور پھر ایک اور کا وعدہ کر کے اس بات کو تسلیم کرلیا کہ وہ شریعت کی تکمیل نہیں کرسکے اگر وہ تکمیل کر گئے۔ تو پھر وہ آنے والے کا کیوں دنیا کو انتظار کراتے ہیں۔ اگر اوس نے کچھ نہیں کرنا یا کوئی نئی بات نہیں بتلانی تو پھر اوس کے آنے کی پیشگوئیاں کیوں کی گئیں الغرض ان بانیان مذہب نے یہاں سے رخصت ہونے پر کسی آنے والے کا پتہ بتا کر یہ تسلیم کرلیا کہ شریعت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ اب بالمقابل دیکھنا ہے کہ قرآن اور ملہم قرآن کیا کہتا ہے۔ کتاب کہتی ہے۔ اکملت لکم دینکم اور ملہم کے متعلق کہتی ہے۔ خاتم النبیین۔

اب وہ خود کیا کہتا ہے۔ لانبی بعدی۔ کیا وہ موسیٰ کی طرح کہتا ہے کہ مجھ سا انسان شریعت لیکر آویگا کیا وہ عیسیٰ کی طرح کہتا ہے کہ مجھے جانے دو۔ تاکہ آنے والا شریعت کو مکمل کرے وہ تو کہتا ہے کہ شریعت ختم اور لانبی بعدی۔

اس اصول کو سامنے رکھ کر آپنے بہت شرح وبسط کے ساتھ بحث کی اور جب دیکھا کہ سامعین نے اس بات کو سمجھ لیا ہے۔ ... تو کہا اس میری بحث پر یہ اعتراض ہے کہ نبی عربی نے بھی تو ایک المسیح الموعود کی خبر دی ہے اس کا کیا جواب ہے۔

... اس موقعہ کو سامنے رکھ کر آپنے کل احادیث پڑھیں۔ اماماکم منکم پر زور دیا اور فرمایا کہ وہ کوئی نبی نہیں ہوگا بلکہ امتی ہوگا۔ کچھ منٹ بحث کرکے پھر کہا کہ ممکن ہے کہ غیر مسلم صاحبان فرمادیں۔ کہ شاید حدیثوں میں کچھ اور ہو تو سب سے بہتر یہ ہے کہ اون لوگوں سے دریافت کرو۔ کہ جنھوں نے اس زمانہ میں ایک شخص کو مسیح موعود مان لیا ہے آیا وہ اسے ایک مستقل نبی مانتے ہیں یا خادم شریعت محمدؐ اس بات کو پیش رکھ کر آپنے کہا کہ بہتر ہے۔ کہ میں اپنا عقیدہ ہی بیان کردوں۔ کہ میں مرزا صاحب کو کیا مانتا ہوں۔ یہ واقعات اور یہ منطقانہ غضا یا ہی خدا نے ایسے پیدا کردئے۔ کہ ہر شخص ... دل سے ملتمس تھا آپ اپنے عقیدہ کو کھول کر بیان کردیں تاکہ غیر مسلم یہ یقین کریں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس آنے والے کا پتہ دیا۔ وہ ایک غلام احمدؐ اور خادم محمدؐ ہو گا الغرض اس تقریر سے آپنے ساری کی ساری غلط فہمیاں جو جماعت علی نے ہمارے متعلق پھیلائی ہوئی ہیں اون کو دفعیہ کیا۔ پھر آپنے یہ کہا کہ حضرت مرزا صاحب کا ان (زمین) آیا شیدائی امر ہوا یا خادم تعلیم محمدؐ ہوا اس عنوان سے آپنے اپنی گذشتہ اور موجودہ زندگی کا نقشہ کھینچا۔

الغرض پورا پونا گھنٹہ اس پر بحث کی اور اس طرز پر جو حدیثوں میں لکھا ہوا مسیح کے متعلق تھا وہ بتلایا جو مرزا صاحب کا دعویٰ ہے وہ بتایا جو اون کے قبول کرنے سے فایدہ ہوسکتا ہے وہ بتلایا۔

عجیب شان الٰہی ہے کہ سب [illegible] ہورہے ہیں اور خوش ہورہے ہیں اور کہتے ہیں کہ بلا سے جو اس کی مرضی ہے۔ کہو جب تک یہ نہ کہے گا تب تک وہ اعتراض جو اور انبیاء پر نازل ہوتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی وارد ہوگا۔

(ایک حاضر الوقت)

شیعہ ڈاکٹر محمد عسکری صاحب

نہایت شوق سے محلہ مفتی گنج لکھنؤ سے انجمن احمدیہ میں رونق افروز ہوئے اور اس سلسلہ عالیہ کی نسبت تحقیق اور تفتیش کرتے رہے پھر آپنے کمال رغبت مطالعہ ریویو آف ریلیجنز کا کیا پڑھ کر فرمایا کہ بے شک حضرت مرزا صاحب (غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام) خدا ہی کی طرف سے تھے۔ یقیناً کوئی راستباز انسان اون کا منکر نہ ہوگا اس لفظ منکر پر اس عاجز نے اون سے دریافت کیا کہ کیا آپ لوگ اس قرآن کے منکر ہیں کہ جو اہل سنت کے ہاتھوں میں ہے کیونکہ اہل تشیع کو مولوی عبدالشکور صاحب اپنے اخبار النجم ۷۔ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ ہجری میں منکر و منحرف قرآن کا بتاتے ہیں اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں یہ سنکر فوراً آپنے علماء اثنا عشری لکھنؤ کو استفتار تحریر فرمایا کہ جس کی نقل حسب ذیل ہے ملاحظہ ہو۔

ما قولکم مد ظلکم

(محمد عسکری صاحب) قرآن مجید مروج سے زاید اور بھی قرآن تھا اور جو تھا وہ کیا ہوا اور بعض حضرات جو سورہ علی نامہ فاطمہ وغیرہ پڑھتے ہیں اون کا پڑھنا یا سننا من حیث القرآن جایز ہے یا حرام۔ بینوا وتوجروا۔ دستخط محمد عسکری صاحب

(جواب از مجتہد العصر لکھنؤ) موجودہ قرآن مجید بلاشک قرآن ربی ہے اور جو اخبار آحاد تحریف کتب شیعہ میں مندرج ہیں وہ معمول بہا نہیں ہیں بلکہ بعض مأول وبعض مطروح ہیں اور سورۂ مذکورہ کو من حیث القرآن پڑھنا اور سننا جائز نہیں ہے واللہ اعلم

مہر۔ سید احمد صاحب عفی عنہ۔ لکھنؤ۔

اسمہ سبحانہ

(۲) قرآن مجید سے کسی سورہ کا کم ہونا ثابت نہیں اور سورہ علیؑ و فاطمہؑ وغیرہ کا جزو قرآن ہونا یا کلام خدا ہونا غیر مسلم ہے۔

مُہر نجم الحسنؒ صاحب مجتہد العصر لکھنؤ

(۳) اس قرآن مجید سے جو مروج ہے زائد ہونا ثابت نہیں ہے۔ اور سورہ علیؑ و فاطمہؑ وغیرہ جو مرقع قرآن میں نہیں ہیں اُن کا ثبوت نہیں ہے۔ اور من حیث القرآن پڑھنا اور سُننا اُن کا جائز نہیں

مُہر سید آقا صاحب لکھنؤ۔

(۴) بعد سلام واضح رائے ہو کہ آپکا عنایت نامہ پہنچا تمام شیعوں کا اعتقاد قرآن موجود کی نسبت یہ ہے کہ جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے

دستخط شبیر حسنؒ عفی عنہ لکھنؤ۔

خاکسار کبیر الدین احمد احمدی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ بشیرت گنج لکھنؤ۔

مباحثہ گوجرہ

گوجرہ سے ایک دوست آیا تھا کہ وہاں کوئی مولوی محمد عظیم آیا ہوا ہے۔ کہتا ہے بلاؤ کوئی مرزائی مولوی ہمارے ساتھ مباحثہ کرے۔ یہاں سے مولوی حافظ روشن علی صاحب اور مولوی شیخ غلام احمد صاحب بھیجے گئے۔ لاہور سے مولوی غلام رسول صاحب وہاں پہنچے وہاں جاکر معلوم ہوا کہ کوئی مولوی احمد دین صاحب علاقہ چکوال سے بھی آئے ہیں اور بہت گندی زبان کے ساتھ سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت میں وعظ کر رہے ہیں۔ جاتے ہی ہمارے علماء نے علماء مخالفین کے نام متعلق شرائط مباحثہ ایک خط لکھا اور بدیں خیال کہ وہ مولوی بھی عربی جانتے ہونگے خط عربی زبان میں لکھا جو غالباً وہاں کسی سے پڑھا اور سمجھا نہ گیا۔ اسواسطے اس کا جواب اردو میں بھی نہ آیا۔ دوبارہ اُردو میں خط لکھا تو اس شرمندگی کی وجہ سے کہ پہلے خط کا جواب نہیں دے سکے اس کا بھی جواب دینے سے انکار رہا اور زبانی کہلا بھیجا کہ ہم مسئلہ وفات مسیح پر بحث نہیں کرتے عرض کی گئی کہ اچھا یہی لکھ دو۔ پھر اور مضمون بحث کرنے کے واسطے مقرر ہو جائیگا۔ مگر کچھ لکھ کر دینے سے انکار کیا۔ چونکہ آج کل کے مولویوں کا اعتبار نہیں ابھی بات کرتے ہیں ابھی پھر جاتے ہیں اس واسطے بغیر تحریر کرائے اُن سے مباحثہ مناسب نہ جانا گیا۔ شہر کے معززین نے بھی حفظ امن کا ذمہ نہ لیا۔ مولوی صاحبان حسن نیت تو رکھتے ہی نہ تھے جو تحریری شرائط کرکے تحریری مباحثہ کرتے اس طرح ٹال ٹول کرکے گریز کر گئے۔ ہمارے علماء نے اپنے طور پر چند پُراثر وعظ کئے تین آدمی سلسلہ حقہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ شیخ حسین بخش صاحب میاں احمد دین صاحب و میاں کبیر الدین صاحب۔ بہرحال مخالفین کی شور اشوری میں حق کا فائدہ ہو ہی گیا۔ مخالف مولویوں کو بھی چند روز لوگوں کو بھڑکانے کے صلہ میں دنیوی فائدہ کچھ ہو ہی گیا ہوگا۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار بھی مخالفین کے زمرہ کے مولویوں میں شمولیت حاصل کرنے کے واسطے وہاں تشریف فرما ہوئے تھے اور وعظ کرتے رہے اور یہ نیک تحریک اُنھیں نے کی تھی کہ حضرت عیسیٰ مرگیا تو کیا زندہ رہا تو کیا۔ مولوی صاحب موصوف نے صاف ہی کیوں نہ کہدیا کہ وہ اُسے مرا ہوا جانتے ہیں الله تعالیٰ وہاں کی انجمن احمدیہ کے میر مجلس ڈاکٹر جلال الدین صاحب اور سکرٹری بابو محمد رشید صاحب و دیگر برادران کو جزائے خیر دے جو بڑے جوش کے ساتھ دین حق کی اشاعت میں مصروف رہتے ہیں۔

سرجوش

(چودھویں کے چاند کی یادورات کی تاریک گھڑیوں میں)

پھر وہی ہو ساقی مہ وش وہی ساغر چلے
پھر وہی ہو تیز و پیکاں پھر وہی خنجر چلے

زخم آئے ہوگئے کوئی نمک ریزی کرے
پھر وہی تیغ نگاہِ یار اس لب پر چلے

پھر وہی ہوں حُسن کے بازار کی سرگرمیاں
پھر وہی سودا نزی سودا کا اک دفتر چلے

پھر وہی باتیں وہی گھاتیں وہی راتیں ملیں
پھر وہی ہو بزم ساقی پھر وہی ساغر چلے

پھر وہی ہوں رونقیں میخانۂ توحید میں
بادۂ عرفاں بدستِ ساقیٔ کوثر چلے

پھر ہماری دشمنوں کے سر پہ کالی رات ہو
پھر نسیم صبحدم بستان احمد پر چلے

پھر ہماری چشم تر ہو پھر جگر میں سوز ہو
پھر دعا ہائے دل مضطر کا اسٹیمر چلے

پھر دیار یار کے پیغام پہنچائے کوئی
پھر وہی ٹیلیگرام حضرتِ داور چلے

پھر کوئی خضر طریقت پھر کوئی رہبر ملے
پھر ہمارے آگے آگے کوئی پیغمبر چلے

فرقتِ محبوب میں اب یہ ہمارا حال ہے
رات بھر جاگا کئے تڑپا کئے دن بھر چلے

خوبرو اُس سا دکھادے کوئی ہو کر سیمبر
پورب پچھم چلے دکن چلے اُتر چلے

کشورِ دل بیچتا ہوں اک نگاہ ناز پر
جنس ارزاں ہے مری ہاں کوئی سوداگر چلے

تیری محفل میں تو بیٹھے بیٹھے جی اُکتا گیا
کچھ نہ کچھ چلتا رہے ساغر چلے خنجر چلے

ابن اکمل کی دُعا یا ربنا وارحم لنا
پھر ہمارے ساتھ ساتھ ایک لوز کی چادر چلے

ایک ضروری تردید

جب سے پریس ایکٹ بنا ہے اور گورنمنٹ کے خلاف کوشش کرنے میں بعض ہندو سزایاب ہوئے ہیں۔ اِن کی توجہ مسلمانوں کی طرف ہے۔ اور وہ اپنے اخبار کی اشاعت غالباً اسی میں سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کے متعلق جھوٹ سچ خبریں بلا تحقیق چھاپ کر ان کی دل آزاری اور اپنے اخبار کی گرم بازاری کیجاوے جو بہت ہی قابل افسوس امر ہے۔ ہر ایک ایسا واقعہ جس میں کوئی نہ کوئی پہلو مسلمانوں کی ایذارسانی کا نکل سکے اسکو نمک مرچ لگاکر شائع کرنا اپنا فرض خیال کیا جاتا ہے۔ ہندوستان مطبوعہ ۱۰۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۱۰ پر ایک ڈاکٹر کا مقدمہ۔ دوسرے ڈاکٹر پر کے عنوان سے ایک نوٹ چھپا ہے جس میں سول ہسپتال کے مرزائی سب اسسٹنٹ سرجن کی عزت پر حملہ ہے۔ ہم نے اسبارہ میں تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ واقعہ پولیس ڈسپنسری کا ہے۔ سول ہاسپٹل کا نہیں ہے۔ وہ ڈاکٹر احمدی ہرگز نہیں نہ اس کی جماعت سے اس کا کسی قسم کا تعلق ہے۔ وہ شخص نیا آیا ہوا بھی نہیں بلکہ مدت سے اس جگہ ہے۔ پس کسی کی عورت کا اغوا ہوا یا نہیں یہ علیحدہ بات ہے لیکن کسی احمدی کے ناموس پر حملہ ایک خوفناک غلطی ہے جس کی ہندوستان کے ایڈیٹر کو فوراً تردید کرنی چاہئے۔

الہ آباد والی تقریر کی مزید اشاعت

برادرم مفتی صاحب السلام علیکم۔ ذیل کی سطور اپنے اخبار میں جگہ دیدیں۔

مجھے پہلے یقین تھا کہ یہ تقریر احمدی نکتہ خیال سے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اور اس کی کثرت سے مانگ ہوگی اسلئے میں نے نو ہزار اردو کی اور پانچہزار انگریزی کاپیاں چھپوائیں اور آج ان میں سے میرے پاس صرف ایک ہزار سے کچھ زیادہ کاپیاں اردو۔ انگریزی رہگئی ہیں وہ میں نے اس لئے رکھ چھوڑی ہیں کہ آئے دن کے طلبی کے جواب میں ایک ایک دو دو بھیجدوں اس اشاعت کا متحمل میں اور میرے چند دوست ہوئے ہیں جنکو خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ اگر ہمارے دوست اس کو آئندہ اور چھپوانا چاہتے ہیں جیسے کہ مجھے خطوط سے معلوم ہوا تو بذریعہ مفتی صاحب قادیان میں چھپوالیں یا میری معرفت لاہور میں اردو یا انگریزی ایکہزار کاپی پر قریباً نو یا دس روپیہ کے خرچ ہوتے ہیں ہاں میں نے بعض ہندو اصحاب کی تحریک پر انتظام کیا ہے کہ اسکو ہندی اور بنگالی میں طبع کرایا جاوے۔ والسلام (کمال الدین لاہور)

علیگڈھ سے ایک دوست کی تحریک پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ خواجہ صاحب کی تقریر کی طرح مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کی تقریر بھی جو الہ آباد میں سنائی گئی تھی چھاپ کر کثرت سے شائع کی جاوے۔

ضرورت محرر۔ ایک محرر کی ضرورت ہے جس کے ہر دو خط انگریزی اور اردو خوش ہوں تنخواہ عہ سے عہ تک حسب لیاقت (مینیجر بدر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ ۔ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ مرزا غلام احمد ۔ مسیح وقت و مہدی

جلد ۱۰

۲۲ صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ فروری ۱۹۱۱ء مطابق ۱۲ پھاگن

نمبر ۱۷

بھائیو گر قادیان آؤ گے تم ۔ ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم
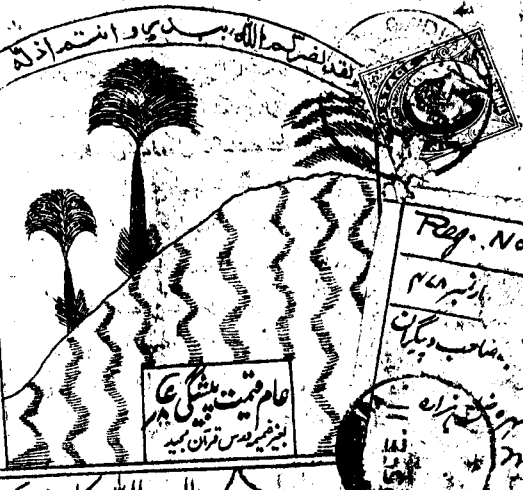
درس قرآن مجید شروع ہو گیا

قرآن کے درس کے لئے جسقدر احمدی احباب بیتاب تھے اس کا اندازہ کسی قدر اُن بعض اشعار سے بھی ہو سکتا ہے جو ۱۶- فروری کے بدر میں چھپ چکے ہیں۔ ۱۸- نومبر ۱۹۱۰ء سے یہ سلسلہ بند ہوا اسکے بعد فوری حادثہ کی وجہ سے کچھ مدت تو بہت پریشانی رہی۔ پھر جب حضرت امیر المومنین کی طبیعت میں افاقہ ہوا تو عرض کیا گیا۔ آپ نے فرمایا :-

"ترکستان میں ایک بزرگ تھے۔ قحط سالی اور بارش کی کمی تھی۔ لوگوں نے اسنے عرض کی حضور بارش کے لئے دعا فرمائیں۔ بزرگ موصوف نے اپنے ایک خاص خادم مرید کو حکم دیا کہ میرے سامنے سے چلے جاؤ اور کبھی مت آؤ جب تک بارش نہ ہو جائے۔ وہ خادم چلا گیا اور دعا کرتا رہا کہ اے مولا بارش کردے میں تو اپنے پیر کے ملنے سے بھی رہ گیا۔ اُس کے اضطرار کے باعث دعا قبول ہوئی اور بارش ہو گئی۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ اضطرار پیدا ہو اور دعائیں کیجائیں"۔

اس کے بعد پھر زخم کو چیر دینا پڑا اور مادہ نکل آیا۔ پھر خدا کے فضل سے افاقہ ہوا تو خدام کی گذارش قبول فرما کر حضور نے اس سلسلہ کے اجرا کا ارشاد صادر کیا۔ مولوی محمد سرور شاہ صاحب واقعی اس تدریس کے اہل ہیں۔ آپ کو قرآن مجید میں ربط آیات کا اللہ نے ایک خاص علم دیا ہے۔ آپ نہایت شرح و بسط کے ساتھ لفظ لفظ قرآن کی تفسیر فرماتے ہیں اور وہ وہ معارف و حقائق بتلاتے ہیں کہ بے اختیار زبان سے سبحان اللہ۔ جزاکم اللہ اور اللھم صل علی محمد نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا سرور کے علم و عرفان صحت و عافیت میں ترقی دے۔ اور ہمیں توفیق بخشے کہ توجہ کے ساتھ اس سلسلہ تقریر و تفسیر کو کامل بالقرآن بنیں۔

اگلے اخبار کے ساتھ انشاء اللہ سالانہ ضمیمہ درس شامل کیا جاویگا۔

غلطی کی اصلاح

اخبار بدر مطبوعہ ۱۶- فروری ۱۹۱۱ء میں مضمون مباحثہ گوجرہ میں بجائے مولوی ظفر علی ایڈیٹر زمیندار کے حافظ ظفر علی ایڈیٹر رسالہ الوار صوفیہ پسرور و مرید جماعت علی شاہ چاہئے۔ اور بیعت شدگان کے نام یہ ہیں۔ شیخ حسین بخش ۔ چودھری محمد دین و کرم دین ۔ (رشید از گوجرہ)

حضرت خلیفۃ المسیح

پیارے مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

الحمد للہ حضرت صاحب کی طبیعت رو بصحت ہے۔ زخم صرف ایک ثلث باقی رہ گیا ہے۔ ہڈی کا ایک سا ... باقی سب بھر گیا ہے۔ دو تین رات کو بسبب سوء ہضم کے کچھ تکلیف ہو گئی تھی جو طعام سے کسی قدر کھانے میں بے احتیاطی ہو جانے کا نتیجہ تھی۔ مگر الحمد للہ اسوقت طبیعت بہت اچھی ہے۔ طاقت بتدریج آ رہی ہے۔ اب حضرت خود کھڑے ہو جاتے ہیں اور کسی آدمی کے سہارے سے خود چند قدم باہر اور باہر سے اندر تشریف لیجاتے ہیں۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ۔ (عاجز ڈاکٹر بشارت احمد عفی اللہ عنہ ۲۱- فروری ۱۹۱۱ء)

ارشاد الامیر

مرتبہ ڈاکٹر صاحب

فرمایا بیوی کی غلطیوں کو بھول جانا چاہئے۔ اگر غلطیاں یاد رکھی جائیں تو دل میں رنجش آجاتی ہے اور یہ حسن معاشرت کے خلاف ہے۔ فرمایا کہ جب روح جسم خاکی سے علیحدہ ہوتی ہے تو وہ اپنے ساتھ ایک نیا جسم لیکر نکلتی ہے جو ہر عضو سے نکلتا ہے۔ میں نے ایسے جسم خود دیکھے ہیں۔ ایک شخص کو جو اس وقت زندہ موجود ہے اُس کو میں نے دیکھا اُس کا جسم خنزیر کا ہے۔ ایک ہی وقت میں اُس کا ظاہری جسم اور خنزیر والا جسم اپنے چار پیروں پر چلتا دیکھا ہے۔ پہلے میں اُس کو نیک آدمی سمجھا کرتا تھا یہ حالت دیکھ کر خیال بدل گیا۔ بیماری کی حالت میں کلورو فارم سونگھانے سے جو بیہوشی ہوتی ہے اُس میں بیہوشی ہوتی ہے۔ اُس میں اعصاب پر اثر پڑتا ہے اور احساس کا مادہ زائل ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان باطنی اجسام کو دیکھ نہیں سکتا۔ مگر موت کی حالت جدا ہوتی ہے۔ اہل کشف لوگوں نے کسی شخص کی موت کے وقت ایسا جسم نکلتا مشاہدہ کیا ہے۔ مگر جب یہ نظارہ خدا دکھاتا ہے تو ایسے لوگوں میں ستاری کی شان بھی رکھ دیتا ہے۔ پھر وہ میت کا پردہ فاش نہیں کرتے۔ ہر ایک کے جسم کی حالت جدا ہی دیکھی ہے۔ اگر سناؤں تو بڑا وقت چاہئے ۔ خدا کی غریب نوازی اور رحمت بہت وسیع ہے وہ جسکو چاہے معاف کر دے۔ اس لئے ان باتوں کو بتانے میں احتیاط لازم ہونی چاہئے۔ فرمایا صحت کی دعائیں تو بہت ہوئی ہیں اور صحت الحمد للہ حاصل ہوئی۔ صحت کی دعا کے ساتھ طاقت کی دعا بھی ہونی چاہئے۔

بقایا داران اپنا اپنا بقایا ادا فرما دیں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

چندروز کا ذکر ہے کہ میں نے قریب میں نے دیکھا کہ ایک بڑا محل ہے اور اُس کا ایک حصہ گر رہے ہیں اور اُس محل کے پاس ایک میدان ہے۔ اور اُس میں ہزاروں آدمی پتھیروں کا کام کر رہے ہیں اور بڑی سرعت سے اینٹیں پاتھتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیسا مکان ہے اور یہ کون لوگ ہیں۔ اور اس مکان کو کیوں گرا رہے ہیں۔ تو ایک شخص نے جواب دیا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے اور اس کا ایک حصہ اس لئے گرا رہے ہیں تا پُرانی اینٹیں خارج کی جائیں (اللہ رحم کرے) اور بعض کچی اینٹیں پکی کی جائیں۔ اور یہ لوگ اینٹیں اس لئے پاتھتے ہیں تا اس مکان کو بڑھایا جائے اور وسیع کیا جائے یہ ایک عجیب بات تھی کہ سب پتھیروں کا منہ مشرق کی طرف تھا) اُسوقت دل میں خیال گذرا کہ یہ پتھیرے فرشتہ ہیں اور معلوم ہوا کہ جماعت کی ترقی کی فکر ہم کو بہت کم ہے بلکہ فرشتہ ہی اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ جو کوئی کسی کام میں اُسے مدد دیتا ہے تو وہ اُس کا دوست اور پیارا بن جاتا ہے تو اگر ہم اُسوقت ملائکہ کے کاموں میں مدد دینگے جو خود اپنی ہی مدد ہے تو ضرور ہے کہ ملائکہ کا ہم سے خاص تعلق ہو جائے اور اس تعلق کی وجہ سے خود ہمارے نفوس کی بھی اصلاح ہو اور ملائکہ ہمارے دلوں میں کثرت سے نیک تحریکیں شروع کردیں چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں دو تحریکیں پیدا کیں کہ جن سے سلسلہ کی خدمت مدِنظر ہے۔ ایک تو یہ کہ طاعون شروع اور اب کے سال بہت بڑھیگا اس لئے ایک اشتہار دیا جائے کہ جس میں لوگوں کو اس سلسلہ کی دعوت دیجائے اور چونکہ اس موقعہ پر لوگوں کے دل نسبتًا زیادہ سخت نہیں ہوتے اس لئے اللہ تعالیٰ چاہے تو بہت فائدہ ہوگا اور یہ اشتہار ہزاروں کی تعداد میں کثرت سے بلادِ ہند میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ یہ اشتہار میں نے لکھکر چھپنے کے لئے دیدیا ہے جو چند دنوں تک ہی طیار ہو جائیگا اور میں اُمید کرتا ہوں کہ احمدی احباب خصوصًا ان علاقوں میں طاعون کا زور ہو اس اشتہار کی کثرت سے اشاعت کرینگے اور جن کے دل میں اللہ تعالیٰ یہ تحریک پیدا کرے وہ مجھسے اشتہار طلب کریں جو فورًا اُن کی خدمت میں بھیجدیا جائیگا۔ دوسری تحریک یہ جو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی کہ ایک انجمن قائم کی جائے جس کے ممبران خصوصیت سے قرآن و حدیث اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کی طرف توجہ رکھیں اور افرادِ جماعت میں صلح و آشتی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے ممبران اپنے دنیاوی کام کرتے ہوئے بھی اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کردیں یعنی ہر ایک موقعہ سے جو تبلیغ حق کا ملے فائدہ اُٹھائیں اور گویا اسی فکر میں اپنے اوپر آرام و چین حرام کردیں۔ پس اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ سے ہر ایک اُس روح کو جو اپنے اندر حق کے پہنچانے کا جوش رکھتی ہے بلاتا ہوں کہ وہ اس کام میں مدد دے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی اُمیدوار ہو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا منشا تو پورا ہو کر رہیگا یہ ایک موقعہ ہے کہ جو ہمکو دیا گیا ہے کیا جس خدا نے ایک مامور کو دنیا کی ہدایت اور روشنی کے لئے بھیجا وہ اُس کے نور کو اور ہدایت کو دنیا میں نہیں پھیلائیگا۔ کیا دنیا باوجود ایک مامور من اللہ کے آنے کے تاریک کی تاریک ہی رہیگی۔ ہرگز نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی باتیں غلط نہیں ہوتیں۔ ہاں مبارک وہ جو اللہ تعالیٰ کے ارادوں میں اپنے ساتھ کوشش کر دیتا ہے اور جیتے جی اپنے مولا کی راہ میں اپنی خواہشوں اور اُمنگوں پر موت وارد کر لیتا ہے یہ شخص ہے جو حقیقی زندگی بسر کرتا ہے اور اس کی حیات سچی حیات ہے ورنہ وہ انسان جو باوجود اشرف المخلوقات ہونے کے سگِ دنیا بن کر طمع و حرص کے مُردار پر گرتا ہے اور اپنے ہمسایہ اور پڑوسی سے لڑ اور جھگڑ کر اپنی زندگی بسر کرتا اُس کی زندگی ہی کیا اور اُس کے جینے کا فائدہ ہی کیا بہتر ہوتا کہ وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ اُسے کہنا پڑے کہ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا۔ پس یہ مت سمجھو کہ دنیا کی ترقیوں اور مال و جلال کے بڑھانے سے تم اپنے اصلی مقصد کو پہنچ گئے بلکہ جب تک اپنے بھائی کی فکر نہ کرو اور دین کی فکر تمہیں سوہانِ جان ہو کر نہ لگے تم نے اپنی عمر ضائع کردی اور قیمتی وقت بیہودہ باتوں میں کھو دیا کاش تم اتنا سمجھتے کہ جس مسافر نے دور جانا ہو اور لمبی منزل طے کرنی ہو وہ جس قدر ممکن ہو بوجھ کو ہلکا کرتا ہے اور فضول اور زائد چیزوں کو نہیں اُٹھاتا۔ پس کیا افسوس ہے اُس پر جس نے نہ معلوم کیسے دشوار گذار راستوں سے گذر کر میدانِ حشر میں پہنچنا ہے اور ہر وقت اسی فکر میں ہے کہ جو کچھ بھی ملے وہ اپنے کندھے پر اُٹھالوں۔ دنیا کی آسائشیں اور عیش و عشرت کی زندگی ایک بوجھ ہے جو اس مسافر کو تھکا کر چور کردیگا اور جنت کے دروازہ پر پہنچنے سے پہلے ہی اس کی ہڈیاں توڑ دیگا۔ لیکن خدمتِ دین ایک ایسی سواری ہے جو ہر وقت اسے بہشت بریں کی طرف اُڑائے لئے جارہی ہے۔ کتنے دل ہیں کہ جو اپنے بھائیوں کے لئے غمگین ہیں اور کتنی آنکھیں ہیں جو دنیا کی گمراہی کو دیکھ کر چشم پُر آب ہیں۔ ہاں کتنے جگر دین کی پراگندگی پر چاک چاک ہو رہے ہیں اور کن کن کے گریبان ایسے پھٹے ہیں کہ وہ بس سئے ہی نہیں جاتے۔ ہمارے ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں بھائی ہیں کہ جنھوں نے خدا کو بھی نہیں پہچانا۔ جو ملائکہ کے منکر ہیں جو کتب سماوی کے قائل نہیں جو رسولوں پر ٹھٹھا کرتے ہیں۔ جن کے زمانہ میں خدا کا ایک مامور آیا لیکن اُنھوں نے اُس کی قدر نہ کی اور اپنی آنکھوں سے غفلت کی پٹی اُتار کر اُسے نہیں دیکھا ہم نے اُن کے لئے کیا کیا اور اُن تک اُس مجدد دین کے پاک و شیریں کلمات کے پہنچانے میں کس قدر کوشش کی۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔ جب ہم خود ہی سوتے رہے اور دنیا کی جھوٹی چمک اور یورپ کی فریبی جلوہ آرائیوں پر مرتے رہے تو غیر کو جگانے سے پہلے بہتر ہے کہ اپنے آپ کو جگائیں اور دوسرے کی آنکھوں سے جہل کی پٹی اُتارنے سے پہلے اپنی ہی آنکھوں کا فکر کریں۔ ملائکہ اس کام میں لگے ہوئے ہیں پس بہتر ہے کہ ہم بھی لہو لگا کر شہید وں میں مل جائیں کام کو اللہ ہی نے کرنا ہے ہماری تو کوششیں ہی ہیں اور سچی بات تو یہ ہے کہ کوشش کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ ؎

ہمارا کچھ نہیں سب کچھ اُسی درگہ سے ملتا ہے
بلا حکمِ خدا کب ایک تنکا تک بھی ہلتا ہے

یہ مت سمجھو کہ ہم اس کام کے لائق نہیں اگر ہمت و استقلال ہو اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو تو پھر وہ خود ہی قرآن و حدیث کا علم سکھا دیتا ہے۔ حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک رات میں کئی ہزار عربی الفاظ کا مادہ سکھلا دیا گیا تھا۔ پس خدا کے خزانہ وسیع ہیں کمرِ ہمت کو چست کرو اور دنیا کے کان کھول کر سنادو کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ مگر خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کریگا۔ اسلام کا سورج گہن کے نیچے ہے خدا کے حضور میں تڑپو۔ آہ و زاری کرو تا وہ گہن دور ہو اور دنیا خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھ کر قرآن اور رسول کریم کی عظمت اُس پر ظاہر ہو اور حضرت مسیح موعود کی سچائی ثابت ہو۔

آگاہ ہو صاف گو بنو اور سیح اور لہو کو چھوڑ دو اور صاف صاف الفاظ میں دنیا پر یہ سچائیاں ظاہر کرو جو خدا نے تم کو دی ہیں تا قیامت کے دن سبکدوش ہو کہ ہم نے اپنی طرف سے تبلیغ کردی تھی کون جانتا ہے کہ میں کل تک زندہ رہونگا پس ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ وہ کل کے آنے سے پہلے ہی اپنے خیالات کا دنیا پر اظہار کرے اور مولیٰ سے جو کچھ ہدایت پائی اُس کو لوگوں پر پیش کرے پھر جس کا دل چاہے مانے اور جو چاہے انکار کردے۔ حضرت مسیح نے اس تبلیغ کے کام کے لئے اپنے حواریوں کو کہا تھا کہ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ آج میں بھی حضرت مسیح کے تتبع کے طور پر اپنے دوستوں کے آگے یہی کلمہ دہراتا ہوں کہ اپنی کمرِ ہمت باندھ کر میرے ساتھ اس کام میں شامل ہو اور جہانتک ہو سکے اس کام کو کرو۔ تا خدا تعالیٰ کی درگاہ سے انعام کے مستحق ہو یہ سلسلہ تو ضرور پھیلیگا ہی لیکن ہم نے سستی دکھائی تو ہم انصار کیونکر بنینگے۔ لیکن چونکہ یہ ایک بڑا عظیم الشان کام ہے اس لئے میں یہ شرط لگانی پسند کرتا ہوں کہ جس نے اس کام میں حصہ لینا ہو وہ پہلے سات دفعہ استخارہ کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اُس کے کام کا ذمہ وار ہو جائے اور اگر سات دفعہ استخارہ کرنے کے بعد اُس کے دل کو اللہ تعالیٰ اس طرف جھکا دے تو پھر شوق سے اس انجمن میں داخل ہو چنانچہ میں نے بھی اس اعلان کے پہلے خود کئی دفعہ استخارہ کیا اور نہ صرف خود ہی کیا بلکہ کئی ایک نیک اور مخلص دوستوں سے بھی استخارہ کروایا اور کئی ایک دوستوں کو اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارات بھی ہوئیں تب جاکر یہ کام میں نے شروع کیا اور استخارہ وغیرہ کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی اجازت لی چنانچہ اس انجمن کے وہ قواعد جن کی پابندی ہر ایک ممبر کو لازمی ہوگی وہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کرکے اجازت حاصل کرلی گئی ہے۔ وہ قواعد یہ ہیں (۱) اس مجلس کے ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ حتی الوسع تبلیغ کے کام میں لگا رہے۔ اور جب موقعہ ملے اس کام میں اپنا وقت صرف کرے جو اپنے گاؤں یا شہروں میں کرسکیں وہاں کریں جنھیں زیادہ موقعہ ملے اور علاقہ میں بھی۔ (۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور پڑھانے میں کوشاں رہے (۳) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد کی آپس میں صلح اور اتحاد پیدا کرنے میں کوشاں رہے اور لڑائی اور جھگڑوں سے بچے خصوصًا جبکہ آپس میں کوئی جھگڑا ہو تو خود فیصلہ کرلیں ورنہ حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کریں (۵) ہر ایک قسم کی بدظنیوں سے بچے جو اتحاد اور اتفاق کو کاٹ دیتی ہیں (۶) ہر ماہ کے آخر میں وہ مجھے یا جسکو اللہ تعالیٰ اس کام پر مقرر کرے اطلاع دیں کہ اُنھوں نے اس ماہ میں کیا کام کیا (۷) ساتویں اس مجلس کے ممبر آپس میں رشتہ اتحاد پختہ کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔ اور تعلق بڑھانے کے لئے ایک دوسرے کے لئے دعائیں کریں اور حدیث صحیحہ کے مطابق جو قریب کے دوست ہوں ایک دوسرے کی دعوت کریں اور تہادوا وتحابوا پر عمل کریں۔ اور تمام طور سے عمومًا اور ممبران سے خصوصًا ہمدردی ظاہر کریں اور بوقت مشکلات مدد کریں (۸) آٹھویں تسبیح اور تحمید پر کوشش کریں اور چونکہ رسول کریم کے منبر لاکھوں کروڑوں جاتا ہیں اس پر کثرت سے درود بھیجیں اور نماز کے علاوہ درود پڑھنے کے وقت خلفاء کا لفظ بڑھا کر خصوصیت سے حضرت مسیح موعود کو مدِنظر رکھیں (۹) اس مجلس کے ممبر خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کا خیال رکھیں (۱۰) دسویں نمازیں پابندی اوقات سے ادا کریں اور نوافل صلوٰۃ و صدقہ اور روزہ کیلئے بھی کوشش کریں کیونکہ ترقیات روحانی نوافل سے ہوتی ہیں۔

جو صاحب استخارہ مقررہ کے بعد ممبر ہونا چاہیں مجھے اطلاع دیں تاکہ اُنکا نام درج کیا جائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جو دے گا وہ پائے گا خدا سے
ہے ہم نے سنا یہ مصطفٰے سے
ناصر کو عطا کرو عزیزو
بیزار نہ ہو تم اس گدا سے

صدقہ کرو تا بچو بلا سے
ہر ایک طرح کے ابتلا سے
ہو نار غضب خدا کی ٹھنڈی
محفوظ ہو آتش وبا سے

چونکہ ہمیں آجکل ضعفا رکے مکانوں اور ان کی دیگر ضروریات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے ہر وقت یہی فکر دامنگیر رہتی ہے کہ کسی طرح کوئی ایسی سبیل ہو جس سے ان ضرورتوں کے لئے روپیہ بہت آسکے۔ تمام انسان برابر نہیں ہوتے بعض تو خود بخود تلاش کر کے مستحقین کو ان کا حق پہنچا دیتے ہیں بعض سوال سن کر سوالی کو رد نہیں کرتے بعض تقاضے کے محتاج ہیں بعض دیگر نہایت درجہ زر دار مضامین اور طلب کے بغیر کچھ نہیں عطا فرماتے۔ لہٰذا ان سب کا خیال پیش نظر رکھکر وقتاً فوقتاً کچھ لکھا جاتا ہے اسی ضمن میں یہ مضمون بھی شائع کیا جاتا ہے۔ جملہ احباب کو معلوم ہو کہ نماز پڑھنی بہت آسان ہے لیکن خیرات دینی دشوار مشکل ہے اس کا میں نے علاج سوچا ہے کہ کس طرح دلوں کو خیرات کے لئے مائل کیا جاوے اور کس طرح دل سے بخل کم ہو اور خیرات کے لئے شرح صدر پیدا ہو اس کا طریق یہ ہے کہ انسان غور کرے کہ گذشتہ زمانہ میں یہ کیا تھا جبکہ اس کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ پھر اس کا کیا حال ہوا جب کہ یہ اپنے باپ کی پشت میں بطور نطفہ رہا اس وقت اس کے پاس کیا تھا اور یہ اس حالت میں کس چیز کا مالک تھا۔ پھر ان کے پیٹ میں جاگزین ہوا۔ تو کس قدر دولتمند تھا۔ پھر جب پیدا ہوا تو کس قدر روپیہ ساتھ لے کر نکلا تھا اور جوان ہوتے تک کس قدر خزانے اس نے جمع کر لئے تھے۔ پھر جب بڈھا پھوس ہو جاویگا (بشرط حیات) یہ کس چیز و جائداد کا مالک مختار ہوگا۔ جبکہ اس کو ہگنا موتنا اور کھانا پینا بھی دشوار ہوگا۔ پھر جب مر کر قبر میں دفن ہوگا اسوقت کتنے صندوق مال و دولت کے اس کے ساتھ دفن ہوں گے۔ جن کو یہ وہاں استعمال کریگا۔ افسوس! سب کچھ یہیں چھوڑ جاویگا اور شاید وہ دولت جو اس نے عرق ریزی بلکہ بے ایمانی سے پیدا کی تھی اس کے جائز اور ناجائز ورثہ جائز و ناجائز امور میں چند عرصہ میں اڑا کر برباد کر دیں گے۔ کاش۔ لوگ اس بات کو سمجھ کر اکثر حصہ اپنی دولت کا بنام خدا دیکر اپنے ساتھ لے جاویں۔ یا ہمیں دیں۔ ہم امید کہ ان کے مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے خزانہ میں جمع کرا دیں گے۔ جو ان کو مرتے ہی ان کا مال سپرد کر دیگا بلکہ دس گنا مے گا اور زیادہ اخلاص سے دیں گے تو سات سو گنا کر کے انھیں ملے گا یا اس سے بھی زیادہ باتیں تو یہ سچی ہیں بشرطیکہ خدا رسول اور قرآن پر ایمان ہو اور امام آخر الزمان ومہدیٔ دوران کی بیعت سچے دل سے کی ہو اور اس پر قائم بھی ہو۔ اس مضمون کے زیادہ زوردار بنانے کے لئے چند احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش کرتا ہوں۔

مشکوٰۃ شریف شرح مظاہر حق

(۱) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں کوئی دن کہ صبح کرتے ہیں بندے اس میں مگر کہ دو فرشتے اترتے ہیں پس کہتا ہے ایک ان میں کا یا الٰہی دے خرچ کرنے والے کو بدل یعنے جو کہ مال جائے سے خرچ کرتا ہے اس کو بہت سا بدلہ دے اور کہتا ہے دوسرا فرشتہ یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنے اس کا مال برباد کر دے۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۲) روایت ہے اسماء سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرچ کر اور شمار نہ کر پس شمار کریگا اللہ تجھ پر اور نہ روک رکھ فقیر سے مال کہ حاجت سے زیادہ ہو۔ پس روکیگا اللہ تجھ سے زیادتی اپنی اور دے جو ہو سکے۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۳) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ خرچ کر اے بیٹے آدم کے۔ خرچ کرونگا میں تجھ پر۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے خرچ سے مراد نیک جگہ میں خرچ ہے۔ نہ کہ بری جگہ میں۔

(۴) روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لئے اور بند کر رکھنا تیرا اس کو برا ہے تیرے لئے اور نہیں ملامت کیا جاویگا تو بقدر کفایت کے اور شروع کر خرچ کرنے میں اس مال کے کہ زاید ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنے کے۔ نقل کی یہ مسلم نے۔

(۵) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ حال بخیل کا اور صدقہ دینے والے کا مانند حال دو شخصوں کے ہے کہ ہوں ان پر دو زرہیں لوہے کی تحقیق چپائی گئی ہوں ہاتھ ان کے طرف چھاتی ان کی کے اور حسر گردن ان کی کے بسبب تنگی راہوں کے پس شروع کیا صدقہ دینے والے جبکہ صدقہ کرتا ہے صدقہ کا کھل جاتی ہے وہ زرہ اس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ صدقہ کرتا ہے صدقہ کا ملجاتی ہیں اور بچ جاتے ہیں سب ملقے جگہ اپنی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۶) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے از روئے ثواب کے فرمایا۔ یہ کہ تصدق کرے تو اس وقت کہ تو تندرست ہو۔ حرص رکھتا ہو جمع کرنے مال کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور نہ ڈھیل کر یہاں تک کہ جس وقت پہونچے جان حلق میں۔ کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اس وقت مال ہو گیا ہے فلانے کا یعنی وارثوں کا۔ حاصل یہ کہ تندرستی میں دینا بہت ثواب ہے۔

(۷) روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پہونچا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں پس جبکہ دیکھا مجھ کو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے میں ہیں قسم ہے پروردگار کعبہ کی پس کہا میں نے قربان ہو تم پر باپ میرا اور ماں میری کون ہیں وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنے والے مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ادہر ادہر یعنے ہر طرف اپنے آگے اور پیچھے اور داہنے اپنے اور بائیں اپنے اور کم ہیں وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۸) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخی قریب ہے اللہ سے۔ بہشت سے نزدیک ہے لوگوں سے دور ہے آگ سے۔ اور بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے لوگوں سے نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے۔ اللہ کو عابد بخیل سے نقل کی یہ ترمذی نے۔

(۹) روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ اللہ دینا آدمی کا اپنی تندرستی میں ایک درہم بہتر ہے اس کے لئے اللہ دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے۔ نقل کی یہ ابو داؤد نے۔

(۱۰) روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت میں دغاباز اور نہ بخیل اور نہ اللہ دے کر احسان رکھنے والا۔ نقل کی یہ ترمذی نے۔

(۱۱) روایت ہے عائشہ صدیقہ رضہ سے یہ کہ بعض بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کونسی ہم میں سے جلدی آپ کے ساتھ ملنے والی ہے۔ فرمایا۔ جو لمبی ہو تم میں سے ہاتھ کی یعنے جو بہت دیتی ہے پہلے مرے گی بعد میرے۔ پس لی لکھیاچ کرنا پنی بھیز اس سے اور تھین سودہ کہ ہوی تھین حضرت کی لمبی ہاتھ والی۔ پھر جانا ہم نے پیچھے اس کے کہ مراد لمبائی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھین جلد ملنے والی ہم میں سے ساتھ حضرت کے زینب اور تھین زینب دوست رکھتی تھین خیرات کو۔ نقل کی یہ بخاری نے۔

(۱۲) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا اس وقت کہ کھڑا تھا ایک شخص جنگل کی زمین میں۔ پس سُنی ایک آواز ابر میں کہ کہتا ہے کوئی پانی دے فلان شخص کو باغ کو۔ پھر ایک طرف چلا ابر۔ پس ڈالا پانی اپنا پتھر دن کی زمین میں۔ پس ناگہان ایک نالی نے ان نالیوں میں سے تحقیق جمع کیا پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے پس ناگہان ایک شخص کھڑا ہوا اپنے باغ میں پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچہ اپنے کے پس کہا اس شخص نے واسطے اس کے۔ اے بندے خدا کے کیا ہے نام تیرا۔ کہا میرا نام فلانا ہے وہ نام لیا کہ سنا تھا ابر میں پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو۔ اے بندے خدا کے کیوں پوچھتا ہے مجھ سے نام میرا پس کہا اس واسطے کہ سُنی تھی میں نے آواز اس ابر میں کہ یہ پانی کہ اس ابر کا ہے کہتی تھی وہ آواز اس ابر کو پانی دے فلانے باغ کو واسطے نام تیرے کے۔ پس کیا کرتا ہے تو کہا لیکن اس وقت کہ کہا اور پوچھا تو نے یہ تو کہتا ہوں میں تجھ سے کہ پس تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف اس چیز کی کہ حاصل ہوتی ہے باغ سے پس خیرات دیتا ہوں میں تہائی اس کا اور کھاتا ہوں میں اور کنبہ میرا تہائی اور لگاتا ہوں میں اس باغ میں تہائی۔ نقل کی یہ مسلم نے۔

(۱۳) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ اونھوں نے سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ تحقیق تھے بنی اسرائیل میں تین شخص۔ ایک کوڑھی دوسرا گنجا تیسرا اندھا پس ارادہ کیا اللہ نے یہ کہ آزماوے ان کو کہ شکر کرتے ہیں یا نہیں۔ پس بھیجا طرف ان کی ایک فرشتہ پس آیا وہ کوڑھی کے پاس پس کہا اس کو کونسی چیز بہت پیاری ہے طرف تیرے کہا کوڑھی نے رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھ سے وہ چیز کہ گھنیاتے ہیں مجھ سے لوگ یعنے کوڑھ جاتی رہے۔ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اس پر۔ پس دور ہوئی اس سے گھن اس کی یعنے کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا۔ کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا اونٹ یا کہا گائیں شک کیا اسحق نے کہ راوی حدیث کا ہے مگر یہ کہ کوڑھی نے کہا ایک نے ان میں سے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائیں۔ یعنی شک فقط تعین ہے کہ اس نے کیا کہا اور اس نے کیا کہا۔ فرمایا حضرت نے پس دیا گیا اونٹنیاں حاملہ۔ پھر کہا فرشتے نے۔ برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں فرمایا حضرت نے۔ پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس۔ پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے۔ طرف تیرے کہا بال اچھے اور دُور ہو جاوے مجھ سے یہ چیز کہ گھن کھاتے ہیں مجھ سے لوگ۔ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اس کے سر پر۔ پس جاتا رہا اس سے گنج۔ فرمایا حضرت نے اور دیا گیا بال اچھے۔ کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا گائیں پس دیا گیا گائیں حمل والیاں۔ کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالیٰ تجھ کو ان میں فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کونسی چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا یہ کہ دے اللہ طرف میرے بینائی میری۔ پس دیکھوں میں ساتھ اس کے لوگوں کو فرمایا حضرت نے پس پھیرا فرشتہ نے اس پر ہاتھ۔ پس عنایت کی اللہ نے اس کو بینائی اس کی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا پس دیا گیا بکریاں بہت بچے دینے والیں۔ پس بچے لئے کوڑھی نے اور گنجے نے اونٹوں کے اور گاؤں کے اور بچے لئے اندھے نے بکریوں کے پس ہوا کوڑھی کے لئے ایک جنگل اونٹوں کا اور گنجے کے لئے ایک جنگل گایوں کا اور اندھے کے لئے ایک جنگل بکریوں کا۔

فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیئات اپنی کے یعنی جس صورت و ہیئات میں پہلے اس پاس آیا تھا۔ اسی طرح پھر آیا پس کہا اس فرشتے نے کہ میں مرد مسکین ہوں جاتا رہا مجھ سے اسباب سفر میرے میں پس نہیں پہونچنا ہو سکتا مجھ کو آج یعنے منزل مقصود کو۔ مگر ساتھ عنایت اللہ کے۔ پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں تجھ سے بواسطہ اس ذات کے کہ دیا تجھ کو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ۔ یعنے مانگتا ہوں اونٹ کہ پہونچوں میں بسبب اس کے اپنے سفر میں اپنے مقصود کو۔ پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہیں تجھ ایک اونٹ نہیں پہونچ سکتا اس نے یہ بات جھوٹ کہی اس کے ٹالنے کے لئے۔ پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ میں پہچانتا ہوں۔ تجھ کو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھنیاتے تھے تجھ سے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجھ کو اللہ نے صحت و مال پس کہا کوڑھی نے سوا اس کے نہیں کہ وارث گردانا گیا ہوں میں اس مال کا باپ دادا سے۔ پس کہا اس فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کردے تجھ کو اللہ طرف اس حالت کے کہ تھا کہ تو یعنے کوڑھی محتاج۔ فرمایا حضرت نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس بہلی صورت اپنی میں پس کہا اس کو مانند اس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کردے تجھ کو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ میں مرد مسکین ہوں اور مسافر ہوں جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میرے کے پس نہیں پہونچ سکتا میں اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں میں تجھ سے بواسطہ اس ذات کے کہ دی تجھ کو بینائی تیری بکری یعنے ایک بکری مانگتا ہوں کہ پہونچوں میں بسبب اس کے سفر اپنے میں پس کہا اندھے نے تحقیق تھا میں اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میرے بینائی میری۔ پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہیں تکلیف دونگا تجھ کو آج واسطے پھیرنے اس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا یعنے اپنے پاس۔ پس سوائے اس کے نہیں کہ آزمائش کئے گئے تم یعنے امتحان کیا اللہ نے تم کو کہ آیا تم کو اپنا حال یاد ہے یا نہیں اور شکر کرتے ہو یا نہیں پس تحقیق رضا کی گئی تجھ سے اور غصہ کیا گیا اوپر دونوں یاروں تیرے کے۔ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے۔

فقط اتنا لکھنا کافی ہے۔ عقل مند آدمی اس سے نصیحت حاصل کر سکتا ہے اور حیلے کے لئے تو سارا قرآن شریف بھی کافی نہیں۔ ان احادیث میں ہمارے احباب کو غور فرمانا چاہیئے اور نصیحت حاصل کرنی چاہیئے اور اللہ کا شکر بجا لاکر ضعفاء قادیان کی دستگیری کے لئے کمر ہمت چست باندھنی مناسب ہے۔ ہمت مردان مدد خدا مثل مشہور ہے۔ ہمین ضعفاء کے مکانوں کے لئے بہت تکلیف ہے۔ اللہ تعالےٰ آسان فرمادیگا۔

؎ بر رسولان بلاغ باشد و بس

ناصر نواب از قادیان

نظم

آتا نہیں قرار دلِ بے قرار کو ‖ جب تک کہ دیکھ لیوے نہ وہ روئے یار کو

جنگل میں جاتا ہے کبھی آتا ہے شہر میں ‖ دیوانہ وار ڈھونڈتا ہے کوہ سار کو

ناصر بتا کہ تجھ کو یہ کیا ہو گیا ہے آہ! شہروں میں پھرتا ہے کبھی جاتا ہے بار کو
لاہور میں کبھی کبھی پشور میں ہے تو جاتا ہے چھوڑ چھاڑ کے خویش و تبار کو
بنگالہ میں کبھی کبھی مدراس میں ہے تو کرتا ہے تو تلاش کسی گل عذار کو
دکن میں ہے کبھی کبھی ہے بمبئی میں تو دریا کو دیکھتا ہے کبھی آبشار کو
کسکی تلاش ہے ترا دل کس سے ہے لگا اے دوست کچھ زبان پہ تو لا حال زار کو
معلوم حال ہو تو کریں ہم بھی کچھ مدد تدبیر سے نکالیں ترے دل کے خار کو
اے دوستو! بتاؤں تمہیں کیا میں اپنا حال ہے اختیار میں نے کیا ایسے کار کو
درکار ہیں زر ہے مجھے زر کی ہی تلاش کرتا ہوں اس میں صرف میں لیل و نہار کو
زر کی طلب میں پھرتا ہوں ہر سمت بھاگتا تم دیکھتے رہو میرے صبر و سہار کو
آئیگی ایک دن مرے مولا کی بس مدد پھر دیکھ لوگے تم مرے اس کاروبار کو
مسجد تو بن گئی ہے شفاخانہ بھی بنا کر لوگے تم ملاحظہ میری بہار کو
کچھ دوستوں کیواسطے بنوا دیں تھوڑے گھر دیکھوں میں اپنی آنکھ سے ان کی قطار کو
بیمار عورتوں کے لئے اک مکان ہو جھانکے نہ کوئی مرد کبھی ان کے دار کو
ہوں میری زندگی میں یہ طیار کل مکان میں بامراد دیکھ لوں ان ہر چہار کو
مقدور ہے تو لاؤ روپے کچھ کرو مدد دولت کرو نثار کرو شاد یار ... کو
تم دو نہ دو وہ دیگا عاجز کو بالضرور ٹھنڈا کریگا یار میرے دل کی نار کو
تم سے نہیں سوال مرا اوس سے ہے سوال رکھا ہے میں نے طاق پہ سب ننگ و عار کو
مولا کے نام پر میں سوالی ہوں اب گل جانتا ہوں میں رہ مولا میں خار کو
اللہ کا جو ہے وہ مجھے دیگا اس کے نام خالی نہیں خدا نے کیا روزگار کو
عاقل خدا کے نام پہ دیتے ہیں مال و زر اور بیوقوف دیتے ہیں پیسے سنار کو
کوشش سے مجھ کو کام ہے کرتا ہوں میں جہاں میں جیت ہی سمجھتا ہوں اس رہ میں ہار کو
پرواہ ہے طعن کی نہ ہے تعریف کی خوشی اک دُھن سی لگ رہی ہے اب اس خاکسار کو

مولا ہی کے ہے فضل کا ناصر کو انتظار
وہ خود کرے گا دُور اب اس انتظار کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جملہ احباب اور سامعین پر واضح ہو کہ اس عاجز نے ۱۹۰۹ء میں چندہ مسجد و ہسپتال کے لئے پنجاب میں ایک طویل سفر کیا تھا جس کا ذکر نظم میں لکھا ہے جس کا نام سفرنامہ ناصر ہے پھر ۱۹۱۰ء میں ایک اور لمبا سفر ہندوستان کی طرف کیا جو قادیان سے کلکتہ تک اور کلکتہ سے حیدرآباد دکن تک تھا اور وہاں سے بمبئی ہو کر واپس ہوا۔ جس کا حال سفرنامہ نمبر ۲ میں منظوم ہے۔ جو انشاءاللہ یکم مارچ ۱۹۱۱ء تک شائع ہو جاویگا لیکن ان دو طویل سفروں کے درمیان چند اور بھی چھوٹے چھوٹے سفر وصولی چندہ کے لئے اس عاجز نے کئے تھے جس کو منظوم نہیں کیا ان کا حال اسجگہ تحریر ہوتا ہے۔ اوّل قادیان سے کپورتھلہ گیا اور وہاں سے کچھ چندہ وصول کر کے جالندھر پہونچا۔ وہاں اس وقت کچھ نہ ہوا۔ وہاں سے حاجی پور گیا۔ وہاں بھی حبیب الرحمن صاحب کی کوشش سے چندہ مل گیا پھر وہاں سے لودیانہ گیا جہاں بعض احباب مجھ سے متفق نہ ہوئے اور انہوں نے چندہ دیا بلکہ ان کے اثر سے اور لوگوں نے بھی سستی کی۔ بہرحال چندہ ہو گیا۔ وہاں سے مالیر کوٹلہ گیا لیکن کوٹلہ کی مٹی میں جان نہیں وہاں سے کچھ وصول نہ ہوا۔ وہاں کے سکرٹری نے وعدہ کیا تھا لیکن ہنوز وفا نہیں فرمایا۔ غرضیکہ کوٹلہ سے ناکام لودیانہ واپس ہو کر انبالہ پہونچا اور بابو عبدالرحمن صاحب کلرک خزانہ کے ہاں ٹھہرا وہ بہت خلق سے پیش آئے اور چندہ بھی حسب مقدور دیا اور مجھے ساتھ لے کر دوسرے روز توپخانہ گئے وہاں سے چندہ لے کر چھاونی میں شب باش ہوئے وہاں سے بھی چندہ لیا اور شب کو ایک احمدی ڈاکٹر صاحب کے ہاں مقیم ہوئے۔ اتفاقاً یہ عاجز اپنے قدیم آشنا بالو احمد ہارون صاحب سے ملنے گیا جو وہاں محکمہ نہر میں ہیڈ کلرک ہیں جب انھیں معلوم ہوا کہ یہ عاجز چندہ عمارت مسجد و ہسپتال وغیرہ کے لئے نکلا ہے۔ انھوں نے فوراً پانچ روپے مجھے دئے۔ حالانکہ صاحب موصوف احمدی نہیں ہیں۔ ہاں مجھے یاد آیا کہ لودیانہ میں بھی میاں عبدالکریم صاحب ہیڈ کلرک نہر نے جو عاجز کے پرانے ملاقاتی ہیں مبلغ دو روپے عنایت کئے تھے۔ اس سے لودیانہ کے نادہند صاحبان کو نصیحت اور عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ بعض غیر احمدی بھی قادیان کے کاموں میں شریک ہوں اور وہ احمدی ہو کر دریغ فرماویں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

انبالہ چھاونی سے بندہ سہارنپور میں پہونچا اور مولوی عبدالعزیز صاحب کے ہاں ٹھہرا اون سے چندہ لے کر سہارنپور کے مشہور باغ میں ایک احمدی کے ہاں گیا۔ کھانا کھا کر اور چندہ لیکر مظفرنگر گیا وہاں اتفاق سے دو تھانیدار بھی آگئے تھے وہاں سے چندہ وصول کر کے میرٹھ پہونچا وہاں مجھے لطف نہ آیا۔ سکرٹری صاحب گھر پر موجود نہ تھے۔ پنجابی احباب نے اچھا چندہ دیا لیکن ہندوستانیوں نے بطور تبرک کچھ دیا جس سے میرا دل خوش نہیں ہوا بلکہ افسوس ہوا مدعو کے وقت تو اونہوں نے میز پر نگینیں اور بڑا تکلف دکھایا لیکن دیتے وقت خدا جانے کیا ہو گیا۔ خوان بڑا خوان پوش بڑا اپچ میں دیکھو تو آدھا پیا۔ بہرحال وہاں سے رخصت ہو کر دلی گیا اور دلی میں بھی کچھ تھوڑا چندہ ہوا پھر وہاں سے واپس لاہور آیا اس جگہ سے قصور گیا اور قصور کے احباب نے بھی خوشی سے چندہ دیکر رخصت کیا پھر واپس لاہور آیا اور کچھ میاں میر سے بھی لیا اور لاہور سے بڈھیارہ میں گیا جو متصل اٹاری ایک گاؤں ہے۔ وہاں سے چندہ وصول کر کے سیدھا منار علاقہ کپورتھلہ میں گیا۔ جہاں مولوی محمد علی صاحب سکرٹری صاحب صدر انجمن کا وطن ہے ان کے والد صاحب سے ملکر چندہ حاصل کیا۔ وہاں سے واپس ہو کر قادیان واپس آیا۔ یہاں جلسہ سالانہ میں شریک ہوا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد پشاور جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں سے واپسی پر جموں کانگڑ اور جموں پہونچا وہاں سلسلہ جماعت درہم برہم پایا کچھ محبت نہ دیکھی۔ مگر مجھ سے احباب بہ محبت پیش آئے اور کچھ ٹکے بھی عنایت کئے۔ شیخ علی محمد صاحب کے مکان پر ٹھہرا تھا۔ وہاں مجھے بہت آرام ملا۔ واپسی کے وقت سیالکوٹ میں سید حامد شاہ صاحب و دیگر احباب کے ملنے کو اُترا ایک روز ٹھہرا وہاں سے مجھے بے طلب اس دفعہ ایک روپیہ مل گیا میرا ارادہ مانگنے کا نہ تھا اس پر مجھے یہ مثال یاد آئی۔

بے مانگے موتی ملیں اور مانگے ملے نہ بھیک

وہاں سے مڑ کر لاہور ہوتا ہوا قادیان پہونچا اور یہ چھوٹے چھوٹے سفر ختم ہوئے

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

میر ناصر نواب ۔ ۱۵ فروری ۱۹۱۱ء از قادیان دارالامان

حیات حافظ کا مصنف
اسلم جی راجپوری

کسی کے کام یا کلام پر نکتہ چینی کرنا بہت معمولی سی بات ہے۔ لیکن وہ نکتہ چینی جو حقیقت سے دست وگریبان اور واقعیت سے دوش بدوش ہو نیز نیک نیتی سے اور اصلاح کی غرض سے کیجاوے تو بہت مفید بلکہ ضروری کام بھی ہے جس کتاب کے مطالعہ نے مجھکو ہو قت اس نگارش پر مجبور کیا ہے وہ کوئی معرکۃ الآرا اور قابل توجہ کتاب نہیں۔ لیکن چونکہ اُس کے مصنف نے ابلہی سے یا ابلہ فریبی کے لئے صداقت وحقیقت کی آنکھوں میں دھول ڈال کر اپنی بدباطنی نہیں تو کج باطنی کا اُلّو ضرور سیدھا کرنا چاہا ہے یعنی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر نہایت رذیل طریقہ سے ایک حملہ کیا ہے اور بھولے انی مھین من اراد اھانتک اپنی بے بسی۔ کم مائگی وپست خیالی کا ثبوت دیا ہے۔ لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اس ظلمت تزویر کی قلعی کھول کر سادہ لوحوں کو مشعل دکھادی جاوے۔ سنئے۔ کوئی صاحب اسلم جیراجپوری ہیں۔ اُنھوں نے ایک کتاب کعبہ یا بیت اللہ لکھنی چاہی تو بیمار ہوگئے اور ایسے سخت بیمار ہوے کہ جب تک کعبہ کا عزم فسخ نہ کر لیا اچھے نہوے۔ اچھے ہو کر آپنے حافظ شیرازی کی لائف لکھنا شروع کی اور بخیال خویش اس قدر سعی بلیغ اور کوشش وکاوش بے اندازہ کو کام فرمایا کہ گویا مصنفین کے قلم توڑ دئے۔ اور دو اتیں پھوڑ دیں ۱۴۴ صفحے کی کتاب حیات حافظ کے نام سے شائع کی ہے۔ جس میں بہت سے صفحات تمہید میں صرف ہُوے ہیں۔ بہت سی غزلیں اور اشعار نقل فرمائے ہیں اور ۳۲ صفحے فالوں کے باب کی نذر ہُوے ہیں۔ کتاب کا کاغذ جیسا اچھا ہے مصنف کی زبان ایسی صاف نہیں تعجب ہے کہ علیگڈھ ممالک متحدہ آگرہ واودھ کے ایک مشہور درسگاہ سے جو کتاب شائع ہو اُس کی زبان بھی درست نہو مثلاً سید کا شعر ہو کہ ؎

ہے کیا ضرور سب کو ملے ایکسا جواب
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

آپنے اس شعر کے پہلے مصرع میں اس طرح تصرف کیا ہے کہ ع "کیا فرض ہے کہ سبکو ملے ایکساں جواب" فارسی زبان کا ایک لفظ یکساں ہے۔ لیکن وہ یکساں ہے نہ کہ ایکساں اردو زبان میں ایکسا سے بڑھکر یکساں نہیں ہو سکتا اور ایکساں تو محض مہمل ہے۔ ممکن ہے کہ اسلم صاحب کاتب کی گردن پر اس غلطی کو تھوپیں لیکن وہ یاد رکھیں کہ اگر اپنی کتاب کے کاپی نویس اور سنگساز کو اغلاط کے بوجھ میں دبا کر مار بھی ڈالیں تب بھی کثیر التعداد اغلاط سے اپنی گلوخلاصی نہیں کرا سکتے۔ مجھکو نہ اتنی فرصت ہے نہ ضرورت کہ اس کتاب پر مفصل تنقید لکھوں۔ مولوی شبلی نے اپنی شعر العجم میں حافظ شیرازی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اُس کے مقابلہ میں اس مستقل کتاب حیات حافظ کو دیکھ کر یہی کہنے کو جی چاہتا ہے کہ ؎

بڑھائی شیخ نے داڑھی اگرچہ سن کی سی ٭ مگر وہ بات کہاں مولوی مدن کی سی

اسلم صاحب یا تو اعلیٰ درجہ کے متلون مزاج ہیں اور ایسی معشوقانہ طبیعت رکھتے ہیں کہ سیماب وار کسی حالت میں اُنکو قرار نہیں یا غلط بیانی اُن کے نزدیک حسن کلام اور خوبی بیان ہے آپنے جہاں فالوں کا باب شروع کیا ہے میں اور دل کے درمیان ایک مکالمہ یا مباحثہ نقل فرمایا ہے۔ اگر دل سے مراد ان کا اپنا ہی دل ہے اور کسی بھلے مانس کا چرایا ہوا دل نہیں تو یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ جناب اسلم فالوں کو شرعاً ونیز اعتقاداً بہت بُرا یا کم ازکم لغو اور بیہودہ تصور فرماتے ہیں۔ کیونکہ فالوں کے جواز اور اُن کے مستحسن ہونے کے لئے وہ کوئی ایک دلیل بھی پیش نہیں کر سکے۔ مگر "چل رے خامہ بسم اللہ" کے ذیل میں جو کچھ اُنھوں نے لکھا ہے اُس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنے ضمیر (دل) کا خون کرنے میں بڑے دلیر ہیں۔ جو شخص کانشنس یا ضمیر کا خون کر سکتا ہے ناظرین خود تجویز فرمائیں کہ اُس کو عزت کا کونسا مرتبہ عطا کیا جائے؟ فالوں کے باب کو پڑھنے سے معلوم ہوا کہ آپ کو اکثر فالیں دیکھنے کا شوق ہے اور یہ شوق یہانتک بڑھا ہے کہ دوسرے لوگ بھی اس سے مطلع وآگاہ ہیں اور آکر آپ سے ہی فالیں دیکھنے کی فرمائش کرتے ہیں۔ ۱۵۷ و ۱۵۸ صفحہ پر آپنے اُس فال کا ذکر کیا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق دیوان حافظ میں دیکھی۔ ابیات کے نقوش سے بے اختیار ہنسی آتی ہے اور تعجب ہوتا ہے کہ ایک شخص جو حافظ شیرازی کی لائف لکھنے کا عزم کرتا ہے وہ ۳۲ صفحوں میں صرف دیوان حافظ کی فالوں کی کہانیاں درج کرتا ہے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود کے متعلق جو شعر دیوان حافظ میں نکلا اُس کو آپنے اس طرح لکھا ہے ؎

نیست در دائرہ جز نقطہ خلاف ازکم وبیش
کہ من این مسئلہ بے چون وچرا می بینم

اس کا ترجمہ آپ لکھتے ہیں۔ "دائرہ میں سوائے نقطہ کے کوئی چیز ذرا بھی خلاف نہیں ہے۔ اور میرے نزدیک یہ مسئلہ بالکل واضح ہے" اس کا مطلب آپ اس طرح لکھتے ہیں "اس کا یہ مطلب ہے کہ مرزا صاحبؑ اسی دائرہ میں گردش کرتے ہیں جو اسلام کا ہے۔ قرآن شریف کو اللہ کی کتاب مانتے ہیں نبیؐ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اِن کی حدیثوں پر عمل کرتے ہیں۔ غرض اعتقاد اور عمل ہر لحاظ سے اسلام کے دائرہ سے وہ باہر نہیں نکلتے۔ مگر اس دائرہ میں صرف ایک نقطہ غلط ہے۔ وہ مرزا صاحب کی ذات ہے یعنی جب اسلامی تعلیمات پر وہ چلتے ہیں اور اسی پہ لوگوں کو چلنے کی ہدایت کرتے ہیں تو پھر اپنی ذات کو کیوں بیچ میں لاتے ہیں۔ کہ مجھکو مسیح مانو۔ مہدی مانو۔ کرشن مانو۔ یہ خودغرضی ہے۔ اور یہی نقطہ اس دائرہ میں غلط ہے۔"

اے فارسی زبان! تو جسقدر ماتم کرے وہ کم ہے۔ کہ وہ لوگ جو ذرا بھی تیرے متعلق صحیح مذاق نہیں رکھتے تیرے وانفکاروں میں دم بھرتے اور صاحب تصنیف بننے کی ٹانگ توڑتے ہیں۔ اے خواجہ حافظ شیرازی۔ اگر ممکن ہو تو اُٹھ اور قبر سے لٹھ لیکر نکل جنھوں نے تیرے صحیح شعر کا ٹھنٹی چھری نہیں بلکہ اُلٹی چھری سے گلا کاٹنا چاہا ہے اُن کا سر پھوڑ دے۔ افسوس صد افسوس جو شخص حافظ کے کلام پر تقریظ لکھتا ہے وہ حافظ کے شعر کو اس طرح بگاڑ کر اور اُس کی مٹی پلید کر کے ذرا بھی شرمندہ نہیں۔ مانا کہ اس نسخہ میں یہ شعر غلط ہی لکھا ہوا تھا تو ایسی فحش اور موٹی غلطی جس کو ایک اندھا آدمی بھی ٹٹول کر معلوم کر لیتا اسلم جیراجپوری کو نظر نہ آئی اور نہ سوچا کہ ایسی مہمل اور بے معنی بات حافظ جیسے شاعر کی زبان سے نہیں نکل سکتی۔ مطبع نول کشور کے ۱۸۷۱ء کے چھپے ہُوے دیوان حافظ میں بھی جو اس وقت میرے سامنے موجود ہے یہ شعر یقیناً صحیح لکھا ہوا ہے اور اس طرح ہے ؎

نیست در دائرہ یک نقطہ خلاف ازکم وبیش
کہ من این مسئلہ بیچون وچرا می بینم

جن لوگوں کو کچھ ذرا سا بھی تعلق فارسی شاعری اور انشا پردازی سے ہے وہ خوب سمجھ سکتے ہیں کہ یک نقطہ کے لفظ نے شعر کو کسقدر بامعنی اور لطیف اور شاندار بنا دیا ہے۔ دیکھو! حافظ شیرازی کس زور شور سے مسیح موعود کی تائید کرتے ہیں۔!؟ کسیکو یہ دھوکا نہ لگے کہ دیوان حافظ کی فالوں پر ہم کسی مامور کی صداقت کو پرکھتے ہیں۔ ہاں اس وقت اس شعر کو تائیدی نشان کے طور پر سمجھ کر الحمد للہ رب العالمین تہِ دل سے کہتے ہیں۔ حافظ کیا خوب فرماتا ہے ؎

زعشق ناتمام ما جمال یار مستغنی است
بآب ورنگ وخال وخط چہ حاجت روے زیبا را

جسکی تائید میں قرآن شریف۔ احادیث۔ زمین۔ آسمان۔ زمانہ کتب سابقہ سب یکزبان ہیں اُسکو بھلا دیوان حافظ کی فال کی کیا احتیاج

(راقم اکبر شاہ خاں نجیب آبادی)

ہوس ٹیکس یا ملازم ٹیکس

قادیان کی نوٹی فائیڈ ایریا کمیٹی گلیوں میں گندہ پانیوں کے منفذ و مخرج کا جو انتظام کر رہی ہے اس کے متعلق ہم کبھی پھر لکھینگے۔ فی الحال تو ہوس ٹیکس کے متعلق ایک عرضداشت ہے۔ کہ یہاں احمدی جماعت کے اکثر ممبر کرایہ کے مکانوں میں رہتے ہیں۔ ایک طرف تو مکان والوں نے کرایہ گراں کر دیا ہے اور اس طرح وہ گویا ہوس ٹیکس میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور دوسری طرف خود مکان والوں سے بھی ہوس ٹیکس لیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بعض ملازمت پیشہ اصحاب جو یہاں اپنا مکان نہیں رکھتے زیر بار ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو کرایہ ادا کرتے ہیں اور دوسری طرف ان سے دو چار روپیہ سالانہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ افسران بالا دست اس نقص کی اصلاح کی طرف توجہ فرمائینگے۔

راقم ایک ٹیکس دہندہ

بدر۔ یہ دو طرفہ ٹیکس کیسا ہے۔

درخواست دعا

برادر سراج الدین صاحب ٹانڈہ نے احباب کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ برادر موصوف کی مالی مشکلات کو دور فرما دے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی زیارت انھیں نصیب فرما دے۔ اور دینی دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔

ایمان ہو تو ایسا ہو

ڈاکٹر عبد المجید خان کی لڑکی فوت ہو گئی۔ ان کا خط درج ذیل ہے

سبحان اللہ کیا مخلصانہ ایمان ہے۔ "جناب مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ عرض ہے کہ میں نے ۱۴- جنوری ۱۹۱۱ء کو جبکہ میری لڑکی احمدی کو سخت تکلیف تھی تبکو جناب باری میں جناب خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔۔۔ اور لڑکی احمدی کے لیے دعا کی پھر میں سو رہا سوتے بے اختیار میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہو گیا جس سے میری نیند کا فور ہو گئی اور فوراً بیدار ہو گیا۔ وہ فقرہ یہ ہے (جواب ہو چکا) اب مجھکو تردد ہوا کہ یہ احمدی کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمر ختم ہو گئی۔ جناب خلیفۃ المسیح کے متعلق میرا دل فتویٰ دینے سے رُکتا تھا۔ اگرچہ حضرت صاحب کے متعلق میرا دل فتویٰ دینے سے انکاری تھا اور بمقابلہ میری لڑکی کے اُن کے لئے یہ فتویٰ دینے میرے دل کو سخت رنج معلوم ہوتا تھا مگر لڑکی کے لئے انشراح الصدر سے یہ فتویٰ دل نے دیدیا تھا کہ بس یہ اسی کے متعلق ہے۔ پھر میں نے بڑی خوشی سے پروردگار کا شکر ادا کیا کہ اگر ایسی ہزار لڑکیاں قربان ہو کر میرے ہادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بڑھ جائے تو میں خوش ہوں۔ چنانچہ ۲۰/۲۱- جنوری ۱۹۱۱ء کی شب کو جس وقت میری لڑکی احمدی پر جان کندنی کا وقت شروع ہوا تو اُس تکلیف میں اُسنے کہا کہ ابا کچھ قرآن سناؤ تاکہ مجھکو نیند آجائے۔ میں نے اُس کو کاندھے لگا کر اعوذ اور بسم اللہ پڑھکر ارادہ قرآن پڑھنے کا کیا تو بے اختیار میری زبان پر یہ آیت ۳ مرتبہ بے اختیار شروع ہو گئی۔ یا ایتہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ تب مجھکو اور بھی یقین ہو گیا کہ اب یہ داخل جنت ہونیوالی ہے۔ چونکہ اُس کو کبھی کسی نے ڈرا دیا تھا کہ جو مر جاتا ہے اُسے جنگل میں دور دبا آتے ہیں تو وہ ڈرنے لگی۔ تب میں نے کہا کہ بیٹا مرنے کی کوئی بات نہیں تم چلو ہم بھی تمھارے ساتھ رہینگے ہم سب کو اسی راستہ جانا ہے تب وہ آہستہ قرآن مجید سنتے سنتے ایسی سوئی کہ آجتک نہیں جگی اُس کی عمر ۲ سال کی تھی اور یہ باتیں۔ لیکن مجھکو اُس کے انتقال پر خوشی ہوئی کیونکہ مجھکو یقین کامل ہو گیا کہ میرے دل نے اُس خواب کی تعبیر کے متعلق اس لڑکی کے لئے فتویٰ دیا وہ پورا ہو گیا اور الحمد للہ حضرت صاحب کی طبیعت جب ہی سے رو بصحت ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت جلد اُن کو صحت عطا فرماوے۔ آمین۔ (ڈاکٹر عبد المجید خان نجیب آبادی)

قابل توجہ افسران محکمہ ریلوے

اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بلٹی کا کاغذ تو پہنچ جاتا ہے مگر مال سٹیشن پر نہیں آتا۔ شہر والوں کو جہاں ریلوے سٹیشن نزدیک ہو غالباً چنداں تکلیف نہو مگر جو لوگ ریلوے سٹیشن سے دس دس بارہ بارہ میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں ان کا اس میں بڑا حرج ہے کیونکہ وہ اندازہ کر کے باربردار مال چھڑانے کے لئے بھجوا دیتے ہیں لیکن وہاں جاکر معلوم ہوتا ہے کہ مال نہیں آتا جس سے مفت میں کرایہ دینا پڑتا ہے۔ چنانچہ قادیان میں بھی یہی شکایات ہیں کئی دفعہ بلٹی کا کاغذ پہنچنے پر جب بارکش کو بھجوایا گیا تو معلوم ہوا مال نہیں آیا۔ اور پھر مفت میں مزدوری دینی پڑی۔ اور اگر بہت دنوں تک نہ چھڑایا جائے تو بعض اوقات ڈیمارج پڑ جاتا ہے۔ کیا ضروری نہیں کہ اسٹیشن ماسٹر یڈریسی کو اطلاع دے کہ آج آپ کا مال اسٹیشن پر پہنچ گیا ہے میرے خیال میں یہ بہت ضروری بات ہے فرستندہ بلٹی کا کاغذ پہنچانے کا ذمہ دار ہے مگر اس بات کی اطلاع نہیں دے سکتا کہ آپ کا مال اسٹیشن پر پہنچ چکا ہے۔ یہ فرض تو ملازمان ریلوے ہی ادا کر سکتے ہیں۔

ایک سازش کا انکشاف

ناظرین بدر کو معلوم ہوگا کہ مسافر آگرہ نے ایک شخص غلام حیدر کے نام سے ترجمہ قرآن جدید چھاپنا شروع کیا تھا جس پر سب سے پہلے ہم نے ان الفاظ میں نوٹس لیا تھا کہ عیز ذمہ دار لونڈوں کے ذریعہ کیوں مُنہ چڑایا جاتا ہے۔ اس کے بعد چونکہ اس کی عبارت خود غلط۔ املا غلط۔ انشا غلط۔ کا مصداق تھی اس لئے ہم نے نوٹس لینا چھوڑ دیا۔ صرف یہ کہدیا کہ مسلمانوں کی دل آزاری نہ کیجاوے۔

اب غلام حیدر عرف سینہ دیو پنڈت بھوجدت سے فرزنٹ ہوئے تو اصل راز کھلا چنانچہ دھرمپال اپنے رسالہ اندر میں تارادت شرمابی۔ اسے فرزند پنڈت بھوجدت کا خط چھاپتا ہے کہ ترجمہ حیدری حصہ اول میں حالات نکلے ہیں وہ بہت۔۔۔ غلط ہیں یہانتک کہ باپ کا نام اور جائے پیدائش وغیرہ میں اس نے نہیں دھوکا دیا مگر جو ان کے نام سے نکلتے رہے ہیں وہ سب تم ہی نے لکھے ہوئے ہوتے۔۔۔ پہلے اس سے برائے نام مسلمان ہے اُلٹ پلٹ لکھوا لیتے تھے کہ کل کو وہ اسلام میں جاکر یہ نہ کہ سکیں کہ اُنھوں نے اسلام کے خلاف کچھ نہیں لکھا۔ یہ سوامی سمجھ کر ان کا نام درج کر دیا جاتا تھا۔

یہ ہے آریوں کی ایمانداری اور یہ ہے ان کے لیڈروں کی اخلاقی حالت کا حال جو تمام جہان کے راستبازوں کے منہ آتے ہیں۔ اور خود ان کی اندرونی حالت ایسی گندہ ہے کہ خدا کی پناہ۔ سینہ دیو کی علیحدگی کے متعلق ابھی بہت سی باتیں ہیں جو انشاء اللہ خود ہی اپنے وقت پر ظاہر ہو جائینگی ہمیں کیا ضرورت ہے کسی کی پردہ دری کی خدا خود پردہ پھاڑیگا

اور بہت سے نور الدین

نہ تو میں عالم ہوں نہ کسی احمدی عالم کی صحبت میں رہا۔ نہ ہی حضرت مسیح کی تصنیفات کو باقاعدہ دیکھا ہے اور نہ ہی حضرت خلیفہ کی خدمت میں باقاعدہ رہا ہوں۔ صرف قبلہ حضرت امیر المومنین مولانا نور الدین کے مہ نکات درس کلام وعظ کے خطبوں اور مکتوبات وغیرہ کے پڑھتے رہنے سے ہی خدا نے مجھے ہدایت بخشی ہے اگر نور الدین نہ ہوتا تو نور ہدایت کیونکر نصیب ہوتا۔ میں نے حضرت مسیح کو نہیں دیکھا تھا میں اب اسی کو مسیح سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اسی کے طفیل میں نے مسیح کو پہچانا ہے۔ ۔۔۔ ایک سے ایک بڑھکر باکمال بزرگ ہمارے سلسلے میں بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں مگر کجا نور الدین کا مرتبہ۔ میری دُعا ہے کہ خدا مجھے وہ روز نہ دکھاوے جبکہ نور ہدایت اس دُنیا میں موجود نہو اے میرے بھائیو! سب بھائیو جو دُنیا کے ہر گوشہ میں

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg No. L CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد ہر سر این صد

چار روپے سالانہ

جلد ۱۰ | ۲۹ صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ - مارچ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۹ پھاگن سمت ۱۹۶۷ | نمبر ۱۸

سن بھائیو کہ قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

ارشاد الامیر

ڈاکٹر ... شاہ صاحب کے سوال پر محمڈن یونیورسٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

اشتراک کا ہم نے فیصلہ کر دیا ہے۔ (اس فیصلہ کا اظہار عنقریب ہوگا) مشترک امور میں ملک کا کام کرنا ضروری ہے۔

لیکن امتیاز قائم رکھنا بھی ضرور ہے۔ اس کے لئے چار وجوہ ہیں

(۱) امتیاز ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ امتیاز نہ رہے تو قوم گھل مل کر تباہ ہو جاتی ہے۔

(۲) اگر کسی کے ماں باپ یا زمین کا مقدمہ کسی امام مسجد کے ساتھ ہو تو لوگوں کا دستور ہے کہ اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ پس جب ہمارے مامور من اللہ کو یہ لوگ جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہماری عزت کس طرح برداشت کر سکتی ہے کہ ان کو اپنا امام صلوٰۃ بنا لیں۔

(۳) جب تک تمیز نہ ہو نہ امر بالمعروف رہتا ہے نہ نہی عن المنکر۔ تمہارے لیکچروں کی عزت بھی احمدی نام سے ہی ہوئی ہے

(۴) خود نام رکھنا ہی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔

(۵) جب کوئی قوم ممتاز ہوتی ہے تو قوم اس کی مخالفت کرتی ہے۔ پھر جوں جوں مخالفت ہوتی ہے اس ممتاز بننے والے کو سعی اور دعا کا موقعہ ملتا ہے۔ یاد رکھو جب تک مشکلات پیش نہ آویں۔ دعا اور کوشش کا موقعہ نہ ملے ترقی نہیں ہو سکتی۔ سعی۔ کوشش جہاد۔ دعا کے لئے مشکلات ضرور ہیں۔ صلح کل میں نہیں ہو سکتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح

مکرمی اکمل صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

حضرت صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہے۔ زخم ایک چوتھائی کے قریب رہ گیا ہے پرسوں ایک باریک ہڈی زخم میں سے نکل گئی۔ اب کوئی ہڈی برہنہ زخم میں نظر نہیں آتی۔ طاقت اللہ کے فضل سے آ رہی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل اور طاقت جلد عنایت فرماوے۔

والسلام

(عاجز بشارت احمد عفی عنہ)

یکم مارچ ۱۹۱۱ء

ہم اور ہمارے مخالفوں میں فرق

۲۷ فروری کو قبل دوپہر حضرت امیر المومنین کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فرعی اختلاف ہے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے جو کچھ بیان فرمایا اس کا مفہوم میں اپنے حافظہ سے اپنے الفاظ میں لکھتا ہوں۔ فرمایا یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فرعی اختلاف ہے۔ کیونکہ جس طرح وہ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ، حج اور روزوں کے متعلق ہمارے اور اُن کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ میری سمجھ میں ہمارے اور ان کے درمیان اصولی فرق ہے اور وہ یہ کہ ایمان کے لئے یہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو۔ اس کے ملائکہ پر۔ کتب سماویہ پر اور رسل پر۔ خیر و شر کے اندازوں پر اور بعث بعد الموت پر۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ ہمارے مخالف بھی مانتے ہیں اور اس کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن یہاں سے ہی ہمارا اور ان کا اختلاف شروع ہو جاتا ہے۔ ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں عام خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے۔ ہندوستان میں ہوں یا کسی اور ملک میں کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتلاؤ کہ یہ اختلاف فرعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لا نفرق بین احد من الرسل۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں خاتم النبیین فرمایا۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہمارا یہ مذہب ہے۔ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے

بالاتفاق کافر ہے

یہ جدا امر ہے کہ ہم اس کے کیا معنے کرتے ہیں۔ اور ہمارے مخالف کیا۔ اس خاتم النبیین کی بحث کو لا نفرق بین احد من الرسل سے کوئی تعلق نہیں اور وہ ایک الگ امر ہے اس لئے میں تو اپنے غیر احمدیوں کے درمیان اصولی فرق سمجھتا ہوں۔"

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ... پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے اس جمعہ کے خطبہ میں جو پُراثر تقریر فرمائی وہ جن الفاظ میں تھی اور جو برقی اثر اپنے اندر رکھتی تھی اس کا عشر عشیر بھی اس موجودہ خلاصہ میں نہیں دکھایا جا سکتا۔ مگر تاہم اس نیت سے کہ کچھ خلاصہ مطلب احباب تک پہنچ جائے مندرجہ ذیل سطور لکھتا ہوں۔

فرمایا میں نے بہت عرصہ پہلے خواب میں دیکھا کہ خدا کا غضب بھڑک اٹھا ہے اور زمین تاریک ہو چلی ہے پہلے طاعون پھیلا ہے پھر اس کے بعد ہیضہ پڑا ہے۔

چند خاص دوستوں کو میں نے یہ خواب سنا بھی دیا اور دعا شروع کی کہ الٰہی تو اپنے فضل و کرم سے احمدی جماعت پھر خصوصیت سے قادیان کی جماعت پر اپنا رحم فرما۔

پھر چند روز ہوئے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ملک میں خطرناک طاعون ہے۔ اور ایک عظیم الشان محل ہے جس میں ہم لوگ ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم پہلے ہی وعدہ کر چکے ہیں کہ انی احافظ کل من فی الدار اب صرف اتنی بات ہے کہ ہم اپنے تئیں اس محل میں رہنے کے اہل ثابت کریں۔ پھر کچھ دن ہوئے میں نے دیکھا کہ ایک بھاری درکالوں پر شیر حملہ کر رہا ہے۔ پس میں ڈر گیا اور بہت دعا کی اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ طریق نجات کیا ہے تو مجھ پر کھولا گیا کہ خدا کے حضور کھڑے رہنا اور دعائیں۔ طوفان میں ایک کشتی ہے جو ٹوٹی ہوئی ہے مگر دعاؤں سے تیر سکتی ہے۔ پھر میں اس بات پر غور کر رہا تھا کہ ملک میں وبائیں پھیلتی ہے۔ تو ایک ملک نے ابھی رستے میں آتے ہوئے مجھے تحریک کی کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون - ہر شخص فائدے کے لئے کوئی چیز بناتا ہے - مثلاً باغبان درخت لگاتا ہے۔ اب جب تک وہ چیز مثلاً درخت فائدہ دے اسے نہیں اکھیڑا جاتا۔

لیکن جب وہ غرض جس کے لئے وہ شے بنائی گئی پوری نہ کرے تو پھر اس شے کو توڑ دیا جاتا ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ عقل کا زمیندار بھی اسی اصل پر عمل پیرا ہے۔ پس خدا جو سب میں سے بڑا حکیم ہے وہ بے فائدہ کسی چیز کو کیوں رکھے۔

جب انسان اس اصلی غرض کو پورا نہیں کرتا یعنی عبادت جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا تو پھر لا محالہ تباہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی جو اپنے نمونہ سے یا دیگر حالات سے دوسروں کو خدا کی عبادت سے روکتا ہے اسے بھی ہلاک کیا جاتا ہے خدا کے مامور دنیا میں بھلائی پھیلانے کے لئے آتے ہیں۔ وہ غافلوں کو بیدار کرتے ہیں۔ مگر شریر لوگ

بہر صورت اعتراض کرتے ہیں۔ اگر کوئی نئی بات سنائے تو کہتے ہیں یہ وہ باتیں سناتا ہے جو پہلوں نے نہیں سنائیں اور اگر وہی اگلی باتیں سنائے تو کہتے ہیں کوئی نئی بات نہیں پیش کرتا۔ نادان یہ نہیں سمجھتے کہ جب بدیاں بار بار کی جاتی ہیں اور شیطان اپنا وعظ ہر وقت کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ خود انسان کے اندر اس کے نفس کو بطور سفیر چھوڑ رکھا ہے تو کیا خدا اپنی طرف سے کوئی واعظ بار بار وہی نیکیاں سمجھانے کے لئے پیدا نہ کرے تیرہ سو برس سے تو قرآن مجید کا وعظ ہو رہا ہے اور اس سے پہلے بھی کئی نبی آئے اور سب نے توحید کا وعظ کیا تو کیا ساری دنیا توحید پر قائم ہو گئی - پس ضرور ہے کہ توحید کا وعظ بار بار کیا جاوے۔

یاد رکھو خدا نے حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا تھا کہ اگر لوط کی قوم میں سے پانچ چھ بھی نیک ہوں تو میں ان پر سے عذاب ہٹا لوں۔ مگر جب اس اندازے پر بھی نیک نہیں ملتے تو پھر عذاب الٰہی آتا ہے۔ تم لوگ احمدی ہو اور احمدیت جہاں عذابوں سے بچاتی ہے وہاں سب سے پہلے ملزم بھی ہمیں ہی گردانتی ہے۔ کیونکہ ہم لوگوں نے ایک مامور کو مانا۔ اس کے ہاتھ پر خدا و رسول کی اطاعت کا عہد کیا اب اس کو توڑینگے تو سب سے پہلے عذاب کے مستحق (اعاذنا اللہ منہا) ہم ہیں۔

پس تم خدا کی طرف متوجہ ہو اور عبادت میں لگے رہو اور دعائیں کرتے رہو۔ کیونکہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ جب مغز عبادت تم حاصل کر لوگے تو پھر تم بلاؤں سے محفوظ رہو گے۔ ایک باغبان بھی پھل والی شاخ کو نہیں کاٹتا۔ پس تمہارا خدا جو ارحم الراحمین ہے تمہیں ہلاک نہیں کریگا۔ یونس کی قوم کا فرتھی صرف گڑگڑانے سے ان پر سے عذاب ٹل گیا۔ تو کیا تم جو ایک نبی ایک مامور کے ماننے والے ہو تمہاری دعاؤں میں اتنا بھی اثر نہوگا۔ کہ عذاب الٰہی ہٹا لیا جائے۔ (یونس علیہ السلام) تو چند ایک بستیوں کی طرف رسول ہو کر آئے تھے مگر تمہارے نبی تو رسول اللہ صلعم کی غلامی میں تمام جہان کی طرف مامور ہو کر آئے تھے۔ پس تم اس کے پیرو ہو دعاؤں سے کام لو۔ صدقہ دو۔ استغفار کرو۔ اور خدا کی تسبیح و تقدیس کرو۔ اپنے دلوں کو پاک بناؤ۔ کہ جب ایک شریف آدمی اروڑی پر نہیں بیٹھتا تو خدا تمہارے دلوں میں کس طرح تنزل فرما سکتا ہے۔ جبکہ ان میں طرح طرح کے گند بھرے ہوئے ہوں۔ اپنی اصلاح کر لو اور عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کے حضور گڑگڑاؤ۔ عذاب کے وقت تو فرعون بھی چلا اٹھا تھا۔ مگر اس چلانے نے فائدہ نہ دیا۔ میں نے اپنا فرض تبلیغ ادا کر دیا۔ اب تمہارا فرض ہے کہ اپنی اصلاح کرو۔ اور راتوں کو خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو ہو کر گڑگڑاؤ۔ تا بچائے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے۔

خیر مقدم

کل ۲۱- فروری کو میری والدہ ماجدہ صاحبہ اسلام کا حسن اور اپنے بیٹے کا جو کہ ایک خلیفۃ المسیح کا قدیمی نمک خوار اور احمد کے غلام کا غلام ہے نیک ہونا اور سلوک دیکھ کر اس اپنی آخری ۷۵ سال کی عمر میں تعالیٰ ہوش و حواس بطیب خاطر خود مشرف باسلام ہوئیں۔ خداوند کریم ان کو استقامت اور ہمت عطا فرماوے اور اس کا خاتمہ بالخیر کرے۔ نام ان کا بجائے حاکم دیوی کے حاکم بی بی رکھا گیا۔

راقم شیخ ہدایت اللہ۔ عبدالرشید بوٹ اینڈ شوز مرچنٹ منڈی بازار سیالکوٹ

قابل توجہ طالبعلمان تعلیم الاسلام

دو انعام

مسٹر عطاء الرحمٰن صاحب ایم - اے - پروفیسر راجشاہی کالج ایسٹرن بنگال حضرت امیر المومنین کی صحت کی خوشی میں دو انعام مقرر فرماتے ہیں۔

پندرہ روپے کا انعام

ہائی کلاسز کے اس سٹوڈنٹ کے لئے جو حضرت مسیح موعود کی اسلامی خدمات کے بارے میں سب سے اچھا مضمون انگریزی میں لکھے۔

دس روپے کا انعام

تعلیم الاسلام کے اس طالبعلم کے لئے (خواہ کسی جماعت میں پڑھتا ہو) جو حضرت خلیفۃ المسیح کی ذاتی خصوصیات Personality کے متعلق اردو میں سب سے اچھا مضمون لکھیگا۔

مندرجہ ذیل احباب کی کمیٹی مضمونوں کی نسبت فیصلہ کریگی۔

(۱) ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی اسکول۔ (۲) مولوی محمد علی صاحب (۳) مولوی شیر علی صاحب - ۱۵ مارچ سے پہلے مضمون لکھے جانے چاہئیں۔

تعطیلیں

اسلامیہ ہائی سکول اٹاوہ میں جو تعطیلیں دیجاتی ہیں ان میں سے بعض تعطیلیں ایسی ہیں جنکو اسلامیہ مدارس کے ناظمین کو تعطیلوں کا نقشہ بنانے کے وقت مد نظر رکھ لینا چاہئے - ولادت رسول مقبول ۱- یوم نزول وحی ۱- یوم ہجرت

ایک مغالطہ کا ازالہ

ہمارے احباب مُنگھیر نے وہاں کے ایک ثنائی مولوی کے ایک اشتہار کے جواب میں ایک اشتہار شائع کیا ہے جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کیا جاتا ہے۔ مولوی انوار حسین صاحب اپنے اس عقیدہ میں بھی اپنے دوست مولوی ثناء اللہ کے ساتھ ہم پیالہ ہم نوالہ ہونگے کہ جھوٹھ بولنے سے بھی انسان متقی کا متقی ہی رہتا ہے۔ ایڈیٹر

ناظرین پر واضح ہو کہ جناب مولوی انوار حسین صاحب اہلحدیث (غیر مقلد) ایک اشتہار حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا شائع کر کے اُس اشتہار اور تقریر کے ذریعہ سے پبلک کو یہ دھوکا دیتے ہیں کہ حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود اور مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث (غیر مقلد) سے مباہلہ ہُوا اور صاحبزادہ مبارک احمد و حضرت اقدس مرزا صاحب کی وفات اُنکے مباہلہ کا اثر ہے۔ حالانکہ یہ بات محض غلط اور صریح دھوکا ہے۔ حضرت اقدس مرزا صاحب نے دعاء مباہلہ کے شائع ہونے کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کو اپنے اخبار اہلحدیث میں مباہلہ کی منظوری سے صاف انکار اور گریز کیا۔ اور لکھا کہ یہ طریق فیصلہ کن نہیں کوئی دانا اِس کو منظور نہیں کر سکتا اور نہ میں اُس کو منظور کرتا ہوں" اور احمدی جماعت کو مخاطب کر کے لکھا کہ تم لوگ تو اپنے امام کو کہا کرتے تھے کہ ہمارے امام رحیم کریم ہیں۔ اب وہ کیوں ہماری ہلاکت کے پیچھے پڑ گئے۔ یہ طریق فیصلہ کن نہیں بلکہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ جھوٹا زندہ رہتا ہے اور سچا مرجاتا ہے۔ بلکہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے ہوا خواہوں سے یہ اصول شائع کرایا کہ حرامزادے کی رسّی دراز ہوتی ہے

اس میں شک نہیں کہ امام یا مامور من اللہ خواہ مخواہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا جب تک کہ اُس کا مخالف خود اپنے واسطے آپ ہلاکت کی درخواست نہ کرے یا ہلاکت کے سامان کو اپنے گلے میں آپ نہ ڈال لے۔ حضرت اقدس نے جب دعا مباہلہ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب روانہ کیا اور اُن سے یہ درخواست کی کہ اب آپ جو چاہیں لکھیں و شائع کریں تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس دعا مباہلہ سے مذکورہ بالا الفاظ میں انکار کر دیا۔ اس کے بعد پھر حضرت اقدس مرزا صاحب نے ایک دُوسرا طریق فیصلہ اعلان بارِ دوم میں شائع کیا (دیکھو اخبار بدر و الحکم زیر سُرخی اعلان بار دوم) اس کو بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے منظور نہیں کیا۔

اب ناظرین خود ہی انصافاً غور فرمادیں کہ اس انکار پہ مباہلہ کی صورت باقی رہتی ہے یا نہیں۔ اگر حضرت اقدس کی دُعا مباہلہ پر جس کو مولوی ثناء اللہ صاحب رد کر چکے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ کا انتقال ہو جاتا تو اُن کے ہوا خواہ بھی کہتے کہ یہ فیصلہ صحیح نہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے صاف صاف انکار کر دیا ہے کہ دُعا مباہلہ لغو ہے۔ کیونکہ لفظ مباہلہ جانبین کو چاہتا ہے جیسے مجادلہ۔ مقاتلہ۔ مباحثہ وغیرہ اور اُن کے ہوا خواہ اُن کے شائع شدہ اصول کو لا اپنے کہ حرامزادہ کی رسّی دراز ہوگئی۔

اس انکار کے بعد ناظرین کو اب یہ حق پہنچتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور اُن کے ہوا خواہ مولوی صاحبان سے یہ پوچھیں اور ضرور پوچھیں کہ دعاء مباہلہ کے شائع ہونے پر کیوں چیخ نکل گئی اور مباہلہ سے انکار کر دیا اور حضرت مرزا صاحب کی رحیمی و کریمی سے فائدہ اُٹھانا چاہا۔ آپ کے دل میں حضرت مرزا صاحب کی سچائی کا رعب کیوں بیٹھ گیا۔ آپ کا دل کیوں دھڑکنے لگا۔ کیوں نہیں دو ڈکر اُن کی دعائے مباہلہ کو لبیک کہا اُس وقت آپ کی دلیری کیا ہو گئی تھی۔ اب جبکہ ٹھیک ٹھیک موافق الہام و پیشگوئی و الوصیت کے (دیکھو اخبار بدر و الحکم) الوصیت وغیرہ جو قبل وفات حضرت اقدس کے شائع ہُوا ہے۔ اس بزرگ اللہ کا وصال ہُوا اور وہ اپنے مولا سے جا ملا تو خود ثنائی پارٹی کے لوگ بغلیں بجانے لگے اور وہ باتیں جن کو کہ دانا و عقلمند ہو کر منظور نہیں کیا تھا اب نادان و بیوقوف بنکر قبول کرتے ہیں جس طریق فیصلہ کو انھوں نے رد کر دیا تھا اب اُسی تھے کو پھر چاٹتے ہیں سچ تو یوں ہے کہ جو اصول کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے اپنے اخبار اہلحدیث میں شائع ہُوا تھا خدا نے اُسی رنگ میں فیصلہ بھی کر دکھایا یا اُن کے احباب نے حضرت اقدس مرزا صاحب کے مقابل میں حرامزادہ کی رسی دراز ہونے کو پیش کیا تھا خدا نے اس رنگ میں بھی حضرت اقدس مرزا صاحب کی سچائی ثابت کر دی اور دراز رسّی مولوی ثناء اللہ صاحب کے گلے میں پڑ گئی بیشک اس خوشی میں اُن کے ہوا خواہوں کو کوچوں گلی کچہری بازاروں اور عام تماشگاہوں میں تالیاں بجانی چاہئیں۔

شرم! ناظرین کیا اب مولوی ثناء اللہ صاحب اور اُن کے ہوا خواہ مولوی صاحبان کا حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعاء مباہلہ کو پیش کرنا اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس انکاری جواب کو چھپا رکھنا کیا انصاف کا خون کرنا نہیں۔ ڈرو! ڈرو!! خدا سے ڈرو!!! سنو! اے لوگو جو کہ سچ کو جھوٹ سے چھپانا چاہتے ہو۔ آؤ۔ اگر تم میں کچھ بھی سچائی ہے۔ اگر کچھ بھی تم حیا و شرم و عزت رکھتے ہو تو آؤ ہم للکار کر بلاتے ہیں کہ امن و تہذیب کے ساتھ یہ ثابت کر دکھاؤ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعا مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ نے منظور کر لیا اور رد نہیں کیا۔ یعنی حضرت اقدس مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے پھر مباہلہ ہُوا۔ یا اعلان بار دوم میں حضرت اقدس کے جو فیصلہ کی صورت پیش کی گئی تھی اُس کو مولوی ثناء اللہ نے منظور کر لیا۔

بخلاف اِس کے ہم یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کا وصال ٹھیک اُن کے الہام اور اُن کی شائع کردہ وصیت کے مطابق بقید سنہ و تاریخ ہوا جسکو کہ آپ نے اپنے خدا سے خبر پاکر قبل اپنی وفات کے شائع کر رکھا تھا۔

دیکھو ڈوئی۔ عفوری۔ دیانند۔ لیکھرام۔ آتھم۔ اسمٰعیل علیگڑھی میاں نذیر حسین دہلوی۔ وغیرہ کی حالت سے عبرت پکڑو جانبین سے ہر ایک حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی سچائی کا ثبوت دیتے ہُوئے چل بسے۔

اے لمبے لمبے جبہ و دستار والو اب مسیح اسرائیلی علیہ السلام کے زندہ معہ جسم عنصری آسمان پر جانے و آنے کی کہانی اور دجّال اور اُس کے ستر گز والے لمبے گدھے کا قصّہ کیوں بھول گئے ان مسائل پر بحث کرنے میں کیوں جھینپتے ہو کیا ان مسائل کے دلائل کی (مضبوط) ڈوری ٹوٹ گئی جواب صرف اس بوسیدہ اور دراز رسی والی باتوں کا شوق ہے تو یہ بھی سہی۔

کچھ حمیت ہے تو آجا سامنے مردانہ وار
دیکھنا پھر کسطرح کرتا ہوں میں تیرا شکار

العبـــــد
حکیم خلیل احمد سکرٹری انجمن احمدیہ مُنگھیر

نوٹ امن و تہذیب کے ساتھ دعوی مدلل کرنا اور اُس کا ثبوت دینا چاہیئے اور اُن طریقوں سے پرہیز کرنا چاہیئے جس سے امن و تہذیب کا خون ہو۔

رسید زر

(۱۰۔ فروری ۱۹۱۱ء)
جناب محمد دین صاحب ۲۶۸۱ للعہ
جناب محمد میر صاحب ۲۶۸۳ ۸ر

(۱۱) فروری ۱۹۱۱ء)
جناب سید احمد صاحب ۲۶۸۵ ۸ر
جناب محمد امیر صاحب ۲۶۸۸ ۸ر
جناب فتح الدین صاحب ۲۶۹۰ ۸ر

(۱۲) فروری ۱۹۱۱ء)
جناب محمد نجم الدین صاحب ۲۶۹۷ ۸ر
جناب محمد اشرف خان صاحب ۲۶۸۹ ۸ر
جناب محمد علی صاحب ۲۶۹۳ ۸ر
جناب نور احمد صاحب ۲۱۶۱ ۸ر
جناب غلام حسین صاحب ۲۱۴۴ ۸ر
جناب ڈاکٹر خیر الدین صاحب ۲۵۴۳ ۸ر
جناب عبد الرشید صاحب ۱۲ ۸ر

اکمل کا پیغام اپنے بھائیوں کے نام

کام تو بہت ہیں پر کام کرنیوالا بھی کوئی ہو

سب سے پہلے جو خیال میرے دل میں اُٹھا وہ یہ تھا کہ ایک ایسی جامع کتاب تالیف ہونی چاہئے جس میں ہمارے عقائد اور طرزِ عمل کا مفصّل و مدلل ذکر ہو۔ اس بارے میں اپنے قوم کے بزرگوں کو بھی گو یکے سے خطوط لکھے مگر میری استدعا پر پہلے بہت کم توجہ ہوئی آخر ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب نے ایسی کتاب کا اشتہار دیا اور یہ غرض یہیں تک ختم ہو گیا اس کے بعد میر قاسم علی صاحب نے دین الحق لکھا۔ مگر یہ حصہ اول ہے۔ حصہ دوم جو بہت ہی ضروری ہے اور جو اصل غرض ہے اس کا انتظار ہے۔ آخر میں نے ایک کتاب طیار کی جو پانسو صفحہ ہے اور اس کا خلاصہ عقائد احمدیہ و سُنت احمدیہ میں تیار کیا مگر یہ حضرت امامِ سلسلہ کے الفاظ میں نہیں بلکہ میری اپنی ذاتی ذمہ داری ہے۔ پھر حضرت امیر المومنین نے ابتداءِ ایام خلافت میں یہاں کے رہنے والے احباب کو توجہ دلائی کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے تصانیف میں سے جو اخلاقی تعلیم ہے وہ الگ جو دعویٰ کا ثبوت ہے وہ الگ جو گورنمنٹ کے متعلق ہے وہ الگ۔ جو آریہ۔ عیسائی۔ غیر مذاہب کی تردید میں ہو وہ الگ جمع کیا جائے اور اس کام میں بعض احباب مشغول بھی ہوئے چنانچہ بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی بہت غور سے کتابیں پڑھتے رہے ہیں مگر یہ امر قوۃ سے فعل میں نہ آیا۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری تھا کہ بدر و الحکم میں جسقدر ڈائریاں حضور علیہ الصلوٰۃ کی چھپ چکی ہیں ان کو کتابی شکل میں جمع کر دیا جاتا۔ کیونکہ ان میں بہتسے حقائق و معارف متعلق دین متین ہیں۔ دیکھئے کون صاحب یہ ہمت کرتے ہیں۔ اس میں کوئی مشکل تو ہے نہیں بس فائل لئے اور نشان کر کے کاتب کو نقل کرنے کے لئے دیدئے ہاں روپیہ کا سوال ضرور ہے۔

پھر جس ضرورت کو شدت کے ساتھ میں محسوس کر رہا ہوں وہ قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیری نوٹ ہیں۔ الحکم کا فائل دیکھ لو۔ بدر کے اوراق اُلٹو۔ اس خاکسار نے کن کن پیرایوں میں اپنے دردِ دل کا اظہار کیا ہے۔ لیکن غنچۂ مطلب کسی کی نسیم نوازش سے نہ کھلنے میں آیا تھا نہ کھلا

سیدنا امیر المومنین ہی اس کے اہل تھے۔ مگر سنت سلف صالحین ہمیں بتاتی ہے کہ کسی امام قوم نے آجتک پُوری تفسیر نہیں کی اور غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح تدبّر فی القران رُک جاتا ہے۔ ضعیف طبائع کے لوگ کہنے لگتے ہیں۔ جب ہمارا امام یہ معنی کر چکا تو اب تم کون ہو کہ اس کے خلاف یا اس سے بڑھکر بولتے ہو۔

ہاں ہم ممنون ہیں سید محمد سرور شاہ صاحب کے اور بالخصوص شیخ یعقوب علی صاحب کے کہ ان بزرگوں نے اپنی ہمت کے مطابق کچھ کام شروع کیا۔ مگر افسوس نہ شیخ صاحب نے استقلال سے کام لیا نہ قوم نے پوری قدر کی اور اتنے سالوں میں صرف سات پارے طبع ہوئے اور ان میں سے پہلے پاروں کی کتابت و ترجمہ ایسا ہے کہ اسپر اطمینان نہیں مگر اس امر کا اقرار کئے بنا کہ ان کی تفسیر بے نظیر ہے اور تمام احمدی لٹریچر کی جو تھا سیر کے متعلق ہے جامع۔ صرف کسر یہ ہے کہ ترجمہ میں کسی علمی دماغ کی شمولیت ضروری ہے۔ تاکہ ہمیں ذوالعرش المجید کا ترجمہ ”عرش معظم کا مالک“ نظر نہ آئے۔ اور مولوی محمد سرور شاہ صاحب کی تفسیر تو پھر آیندہ نسلوں کے لئے ہی مفید ہوگی میرا اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مختصر ہو۔ بلکہ مجھے افسوس ہے کہ وہ اب خاص شرائط کی پابندی میں کھُل کر نہیں لکھ سکتے۔

پھر ایک اور ضرورت ہے۔ وہ یہ کہ حضور مغفور سیدنا المسیح الموعود کے الہامات جمع کئے جائیں اس سے دو فائدے ہیں۔ ایک تو یہ ہمیں کلام الٰہی کا مجموعہ دیکھ کر ایک خاص ایمان حاصل ہوگا۔ ان میں جو جو الہام پُورے ہو چکے ہیں ان کے متعلق تشریحی نوٹ ہونے چاہئیں اور جن کا انتظار ہے ان پر واقعات عالم کے مطابق ہم غور کر سکینگے۔ نشانات تو حسب وعدہ الٰہی اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک قیامت تک ظاہر ہوتے ہونگے مگر افسوس یہ ہے کہ ہم حوالہ دیکر دشمن پر اتمام حجت نہ کر سکینگے۔ ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے کہ **کوریا پر جاپان کا قبضہ ہو گیا** کئی دوستوں کو معلوم ہے حضرت کا الہام تھا۔ **کوریا کی نازک حالت اور ایک مشرقی طاقت** اور یہ متفق اللفظ موجودہ صورت حالات میں تسلیم کر لیا گیا ہے کہ جاپان مشرقی طاقت ہے۔ مگر مجھے کسقدر افسوس ہُوا جب الہام ہمیں نہ مل سکا یا کم از کم یہ کہ ہم نے اسے ڈھونڈنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ کیا سب سے پہلے ہم ہی ملزم نہیں اور خدانخواستہ اس آیت کے مصداق وکاین من آیۃ الخ

پھر حضرت علیہ السلام کا خواب تھا اس کے متعلق بعض دوستوں کی رائے تھی کہ چھپ چکا ہے کہتے تو سب تھے مگر چھپا ہوا نہ نکال سکے۔ اور قادیان سے باہر جو بزرگ ہیں اُنھوں نے تو شاید سمجھ رکھا ہے کہ یہ فرض دار الامان کے رہنے والوں کا ہے۔ حالانکہ اُن کو اور بھی کئی بکھیڑے ہیں اور بیرونجات میں کئی ایسے احباب ہیں جو ان باتوں میں کافی وقت دیکر اجرِ جزیل حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۹۰۵ء یعنی جب سے مکرمی مفتی محمد صادق صاحب نے بدر کا چارج لیا الہامات کے محفوظ رکھنے کا بہت ہی عمدہ انتظام تھا کیونکہ حضرت علیہ السلام صادق نوازی کیلئے یا خادم نوازی بہرحال بندہ نوازی سے کام لیکر اپنے دستِ مبارک سے تمام الہامات و خوابات ہفتہ کے لکھ بھیجتے پھر آپ پروف پڑھتے پھر پروف درست کر کے دکھایا جاتا اور آپ کا ارشاد ”صحیح ہے“ پاکر طبع ہوتا لیکن اس سے پہلے کے الہامات جمع کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تمام کتابوں۔ بدر۔ الحکم کے فائلوں اور اشتہاروں کا مطالعہ کیا جائے۔ اور یہ ہمت کے آگے کوئی بڑی بات نہیں۔ کوئی ہے؟ جو اس کام کے لئے اُٹھے؟

پھر میرے دل میں ایک اور آرزو ہے وہ یہ کہ یہاں جو مہاجرین رہتے ہیں ان کی ایک ڈائری طیار ہو۔ ان کی جائے سکونت حالات خاندانی وغیرہ کا ذکر ہو پھر ایمان لانے کی کیفیت اور ہجرت کے اسباب ہوں اور پھر یہاں کا مشغلہ اس سے جہاں ہم اسماء الرجال کے ضروری فرض سے سبکدوش ہونگے وہاں یہ بھی دُنیا پر ظاہر ہوگا کہ ہم لوگ محض دین کی خاطر یہاں آئے ہیں۔ ورنہ ایسے لوگ ہیں جو اگر باہر ہوتے تو اس سے دُگنا چوگنا کما سکتے۔ صرف اس وجہ سے کہ ہمارے حالات تاریکی میں ہیں۔ دشمن خبیث کو یہ کہنے کا موقعہ ملتا ہے کہ پیٹ کی خاطر وہاں بیٹھے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے کبھی کسی بات نے مجھے اتنا دکھ نہیں دیا جتنا ایک شخص کے اس کلمہ نے جو اس نے میرے سامنے کہا کہ یہاں پیٹ کے دھندے نے اتنے لوگوں کو جمع کر دیا۔ بخدا میں سچ کہتا ہوں اُس روز شام کا کھانا نہ کھا سکا۔ ہمیں یا کم از کم مجھے۔ اپنی کمزوریوں گناہوں خطاکاریوں کا اقرار ہے۔ مگر واللہ یہ صحیح نہیں کہ پیٹ کی خاطر یہاں بنا کے بیٹھے ہیں یا باہر ہمیں کوئی وجہ معاش نہ تھی۔

پھر ایک اور عرض ہے وہ یہ کہ بعض مخالف کتابیں ایسی ہیں کہ وہ اندر ہی اندر اپنا زہر پھیلا رہی ہیں۔ الہامات مرزا شہادۃ القرآن و دو کتابیں ایسی ہیں کہ ان کی اشاعت بہت

ہے اور باہر سے ان کے متعلق خط بھی آتے رہتے ہیں مگر آجتک ان کا جواب ہماری طرف سے شائع نہیں ہوا۔ کیا ان کتابوں کا کوئی جواب نہیں؟ ہرگز نہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ سستی اور نمائش اعجبتکم کثرتکم۔ یہاں کے رہنے والے کچھ ایسی حالت میں رہتے ہیں کہ وہ محسوس ہی نہیں کرسکتے کہ باہر والوں کو کیا مشکلات ہیں۔ محل کے اندر محبوب کے حضور بیٹھا ہوا کیا جانتا ہے کہ اس محل اور بوستان کے گرد ایک خار دار جنگل ہے اور بادہ آگ کانٹے کوو وڑتے ہیں۔

میں نے جیسا شہادۃ القرآن حصہ اول کا جواب لکھا تھا حصہ دوم کا جواب بھی ضرور لکھ دیتا۔ مگر مولوی مبارک علی صاحب نے مجھے کہا میں لکھ رہا ہوں۔ پھر میں یہاں آگیا۔ اور پھر رہتے رہتے رہگیا۔ اب انشاء اللہ پھر ارادہ ہے۔

پھر حضرت خلیفۃ المومنین بارہا فرما چکے ہیں کہ میں چاہتا ہوں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ شائع کئے جائیں جن میں اسلامی اصولوں کی اشاعت ہو۔ اس فرض کو کس نے ادا کیا؟

اب ایک اور رونا سنئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی سوانح عمری کا اشتہار بھی ہوگیا۔ حضور مغفور کے سوانح کا نوٹس بھی ہم نے پڑھ لیا حیات نورالدین کا دیباچہ بھی دیکھا۔ پر کچھ ہوا بھی؟

کس قدر شرم کی بات ہے کہ ہمارے سید و مولا۔ مقتدا و پیشوا حضرت نبی کریم صلعم کے سوانح ایک غیر مسلم لکھے اور ہم اسے منگوا کر اپنے بچوں کو پڑھائیں اور خود کوئی کتاب نہ تیار کرسکیں۔ پھر سب سے پہلے ضروری تھا کہ سیدنا المسیح کے سوانح شائع ہوتے کیونکہ ابھی ایسے لوگ زندہ موجود ہیں جنھوں نے حضرت اقدس کو اپنے ہاتھوں میں کھلایا ہے۔ تمام حالات معلوم ہوسکتے ہیں کیا ان واقعات زندگی کو اسوقت جمع کیا جائیگا جب باتوں میں التباس بڑھجائے اور پھر خوامخواہ جھگڑے ہوں؟ کہیں کریوں نہیں تھا یوں تھا۔ میں انشراح صدر سے اعلان کرتا ہوں کہ اس کام کے اہل ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب ہیں ان کے پاس اس کے متعلق میٹریل بھی ہے۔ ہمت کریں تو قوم پر احسان ہوگا۔ ورنہ قوم کو یعقوب علی صاحب کا دماغ مشکل سے ملیگا۔

باتیں تو اور بھی کئی ہیں مگر اس وقت میں انھیں پر اکتفا کرتا ہوں اور خلاف معمول اپنا نام نیچے لکھتا ہوں کیونکہ تجاویز میری ذاتی ہیں

(محمد ظہورالدین اکمل، آف قادیان)

ضرورت معلم علاقہ بنگال کے ایک مدرسہ اسلامیہ میں پڑھانیکے واسطے ایک مولوی صاحب کی ضرورت ہے۔ مشاہرہ فی الحال بیس پچیس روپیہ ماہوار ہوگا۔ درخواستیں معہ نقول سندات و مفصل حالات اڈیٹر بدر کے پاس آویں درخواست کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ بھی آنا چاہیئے۔

اشرف الاظہار

اگرچہ میں پہلے سے حضرت اقدس سیدنا و مولانا میرزا غلام احمد صاحب کے مجدد و مہدویت کا قائل اور منسلک و منعقد سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تھا ہی لیکن ذوق و شوق میں ذکر خیر ہر وقت ہر ساعت بانوک زبان تازہ دم مثال قند مکرر شاغل تھا اور ہوں اور کیوں نہوں جن برکت دنیوی سے حقیقی مولا کریم کی مضبوط اور سیدھی راہ ملے مزید برآں یہ کہ اس مسیح کی رہبری سے جزو اسلام و مغز صلواۃ نیز جملہ حوائج و مطالب دنیوی حصول کا طریقہ جزو اعظم۔ جنگ و جہاد کا قلع قمع کرکے جائے عجز و انکسار زیب تن کردیں اور رشتہ محبت و مودت کو ہاتھ میں دیدینا۔ پس کوئی لغمت ہیش این نیست

جزاک اللہ احسن الجزاء

قسم ہے مجھکو خدائے عزوجل کی جسنے اپنے صنائع قدرت فضل و کمال سے بے ستون ارض و سما قائم فرمایا۔

عرصہ چار سال کا گذرتا ہے سفر دہلی کے اتفاق ریلوے سٹیشن کھاتولی پر ایک شخص مسلمان کشمیری ریش و بروت کالا سفید جو بہر کبود دروازہ ڈپٹی نصیر علی کے مکان سے آگے بڑھکر بازار شمالی میں جاکر بار تجارت زردوزی و رفو چاک کرتے ہیں ملاقی ہوئے۔ حسب الحکایت میں نے عرض کیا آپ مجھ سے بدرجہ اولیٰ خوش قسمت ہیں اس معنی کر کہ ہنگام آمد و رفت کشمیر درا ثنائے راہ ضرور آپ حضرت اقدس مسیح الزماں مامالاماں سے قدمبوس ہوتے رہتے ہونگے۔ اس لئے بمقابلہ آپ کے میں دور الوطن مہجور القسمت کم نصیب ہوں۔ اسپر کشمیری صاحب ایک آہ کلیجہ سے کھینچکر فرماتے ہیں کہ آپ کے عقیدہ اور خیال کے موافق دور از مبالغہ عرض کیا چاہتا ہوں دیکھئے کہا ارشاد ہو کیا فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی قدمبوسی سے بزمانہ حال تو محروم ہوں۔ ولیکن ایام طفلی میں میں اور حضرت مرزا صاحب۔ مقام امرتسر ہم سبق تو نہ تھے البتہ ہم مکتب ضرور رہے اسوقت کی ایک بات اب تک یاد کیا تصویر نظر یہ ہے کہ سبق پڑھنے کی حالت میں حضرت مرزا صاحب کی طرف جو کبھو لڑکین سے ہماری پشت ہوجاتی تھی تو مولوی صاحب معلم الدبستان باہستگی انگلی دانتوں میں دباکر فرمایا کرتے تھے کہ ادب سے بیٹھو۔ ہمارے سوال علمائے و مقابلے کے جواب میں مولوی صاحب استاد المکتب میرزا صاحب کی طرف مخاطبہ کنایہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ارے اوب کو ملحوظ خاطر رکھو مودب بیٹھو کبھو یہ کچھ ہونگے۔ چنانچہ اب جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انکا ظہور فرمایا اور دنیا پر اظہر من الشمس ہے ؎

وہ یکتائے آفاق ایسا بنا کہ بنگا کہ کوئی وہ جیسا بنا

ہوا شہرہ آفاق یکتا زماں ۔ کہ روئے زمیں پر عیاں جہاں
وہ وحدت کا ڈنکا بشہر و دیار ۔ بجانے کا حق تھا بجا یا پکار
وہ اسلام کا بول بالا کیا ۔ حقیقت سے کندوں دوبالا کیا
کیا تازہ اسلام کو سرخرو ۔ نہ کم مثل کی اس میں ہے گفتگو
نہفتہ تھی خوبی جو اسلام کی ۔ دیا کھول سمجھے ہیں مرد زکی
لیا چاشنی کا مزا جس نے ہے ۔ زباں پر رہی ذکر حق پے بہ پے
ہزاروں درود اور ہزاروں سلام ۔ بروح مسیح مجدد امام

شکر اس قادر لم یزل کا جسنے ایک بہت دیرینہ و کہنہ شہادت ایام طفلی کو کس شان سے پایۂ ثبوت کو باتا خور دے تا بجد بزرگی نیک بذیر ظہور الآثار حضرت اقدس مرزا صاحب کو مژدۂ دل بخش جاں مصداق عیاں راچہ بیاں کا فرمایا فالحمد للہ ؎

قلم کی تھی سیف و سناں ہاتھ میں
مذاہب کو کاٹا ہے اک بات میں۔

غبار دل

محمد اشرف بیگ زمیندار موضع چندہیری پرگنہ بوڑھانہ
(ضلع مظفر نگر)

نتیجہ عشق عابد

مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ ۔ برگزیدہ نور دین مصطفےٰ
مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ ۔ جانے دین نور دین مصطفےٰ
مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ ۔ جانشیں ہے نور دین مصطفےٰ
مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدیٰ ۔ خادم اسکا نور دین مصطفےٰ

خاکسار عابد حسین بکسوا

رویائے صادقہ

ہمارے مخلص دوست سید عابد حسین صاحب حضرت صاحب کی اس تصویر کو دیکھ کر جو انگریزی اشتہار کے ساتھ چھپی تھی لکھتے ہیں۔

اس سے بھی زیادہ خوشی اسبات کی ہوئی اور پھر میں خدا اور رسول گواہ کرکے تحریر کرتا ہوں کہ جہانتک مجھے یاد ہے میں بالکل سچ لکھ رہا ہوں کہ اسی شکل و شباہت پر اسی طرح عبا پہنے ہوئے جیسا کہ فوٹو میں ہے مینے اپنے خوابوں میں جو میں نے آپ کو قبل ازیں تحریر کرکے بھیجے حضرت مسیح موعود کو دیکھا ہے اور یہ بھی میں بقسم لکھتا ہوں کہ اس سے پیشتر نہ تو کبھی مینے آپ کا فوٹو دیکھا تھا نہ مجھے آپ کا حلیہ شریف یاد تھا اس سے مجھے اب یقین ہوگیا ہے کہ میرے

خواب رویا ہے صالح ہیں سے ہیں۔ اللہ تعبیر نیک کرے

خطبہ نکاح

ایک احمدی دوست متوسط الحال اپنی لڑکی ۱۴ سالہ کا نکاح کسی جوان صالح متقی معقول روزگار والے کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں قوم کا کشمیری ہو اور نوجوان صالح متقی احمدی ہوں۔ درخواست کے ساتھ ۲/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ درخواست کنندہ کا خط مشتہر کو بھیجا جائیگا اور اُسے مشتہر کا پتہ آیندہ خط و کتابت کے واسطے لکھا جائیگا۔ اس سے زائد ہم ذمہ وار نہیں۔

انجمن نعمانیہ کے مفتی کا فتوے

پچھلے دنوں میں کسی نے استفتا پیش کیا کہ فرقہ مرزائیہ سے ناطہ لینا جائز ہے یا نہیں اسپر جناب مفتی صاحب نے یوں رقم فرمایا کہ چونکہ یہ فرقہ مرتد اور کافر قطعی ہے اس لئے اس سے ناطہ لینا ہے ناجائز۔ جلیگا وہ کافر اور جو لینے والے سے ملیگا وہ بھی کافر جو لیوے کونکہ کافر وہ بھی کافر اور جو لیسے موقعہ پر حاضر ہو وہ بھی کافر لیسے شخص کے رشتہ دار بھی امامت کے قابل نہیں کیونکہ وہ کافر ہیں" اس فتوے پر دار القضا سے حکم چڑھا کہ درست ہے جاری کیا جائے۔

(بدر) نعمانی مفتی اور اور اس کے ہمپیال لوگوں کو غالباً یہ معلوم نہیں کہ ہمارے امام علیہ السلام مدت سے یہ حکم نافذ فرما چکے ہیں کہ احمدی غیر احمدی کو ناطہ نہ دے پس آپ لوگوں کو اس کے متعلق کچھ تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں۔

نور افشاں غور کرے

۱۷- فروری کے نور افشاں میں ریویو آف ریلیجنز کے مضمون دین محبت پر ایک نوٹ نکلا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر اسلام کی ظالمانہ تعلیم اور اُسپر بے رحمی سے کاربند بادشاہوں کی ہستی کا کسی کو یقین نہ ہو تو موجودہ مسلمان سلطنتوں کی حالت کو دیکھ لے۔ اول تو یہ بیجا طرز استدلال کہ کسی مسلمان بادشاہ کے عمل پر۔ ایسا عمل جو خود اسلام کے خلاف ہے دین اسلام کو محل اعتراض بنایا جائے۔ اور دوسرے اگر عیسائی لوگ پندرھویں صدی عیسوی کے وحشیانہ ظلموں کو جو عیسائی اقوام نے یورپ میں کئے ہیں مذہب عیسائیت پر شرمناک دھبہ نہیں سمجھتے تو پھر کسی مسلمان بادشاہ کے خلاف قرآن عمل کا قرآن کو ذمہ دار کیوں ٹھہرایا جاتا ہے۔ یہ تو ہوا مگر اس کا عیسائی کیا جواب دے سکتے ہیں کہ جب تک عیسائی ملک عیسائی خیالات کے پنجہ میں گرفتار رہے اور جب تک اُن کا زمانہ مقدس پادریوں کے زیر اثر رہا وہ کوئی دُنیا میں ترقی نہیں کرسکے۔ اور جب انھوں نے عیسائی توہمات کو چھوڑ دیا اور باطل پرستی کی شاخ کو سلطنت سے کاٹ کر باہر پھینکدیا بلکہ جب خود پادریوں نے پُرانی عیسائیت کا بودہ چولہ اُتار کر نئی تہذیب کا کوٹ پہن لیا اور بجائے عیسائیت کے عام اخلاق کا پرچار شروع کر دیا تو ترقی کا زمانہ شروع ہوا۔ مگر مسلمانوں کا حال اس سے بالکل برعکس معلوم ہوتا ہے۔ جب تک مُسلمان قرآن اور سُنت رسول پر قائم رہے جب تک وہ رسول اور رسول کے صحابہ کے پاک اثر کے قریب رہے وہ دُنیا میں مظفر اور منصور رہے اور وہ دنیا کے بادشاہ بن گئے اور جب اُنھوں نے قرآن اور رسول کو چھوڑ دیا اور جوں جوں اُن کا زمانہ اور طرز عمل رسول سے دور ہوتا گیا وہ طاقت میں کمزور ہوتے گئے اور دُنیا میں اُن کی ترقی بند ہوگئی۔ اور پھر تنزل شروع ہوگیا جوں جوں اہل یورپ عیسائیت سے دور ہوتے گئے وہ ترقی کرتے گئے اور جوں جوں مُسلمان اسلام سے دُور ہوتے گئے وہ تنزل کرتے گئے۔ اس کا عیسائی صاحبان کیا جواب دیتے ہیں؟

(تیمور)

میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح الثقلین تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۲۹ میں رقمطراز ہیں:۔ " اس کے بعد مجھے دکھلایا گیا کہ ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے اور لوگ تکذیب سے باز آنے والے نہیں۔ جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلاوے۔ بعد اس کے الہام ہُوا اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلیگی کئی نشان ظاہر ہونگے۔ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہوجائینگے وہ دُنیا کو چھوڑ جائینگے۔ اِن شہروں کو دیکھ کر رونا آئیگا وہ قیامت کے دن ہونگے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔

اس کو زیر نظر رکھ کر موجودہ ترقی طاعون کی رپورٹ پڑھو اور پھر یہ خبر۔

"منچوریا کے شہر فڈزیاڈیان میں طاعون سے روزانہ "۱۰۰" موتیں ہوتی ہیں شہر فڈزیاڈیان میں چار ہزار نعشوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے شہر ہولان میں برف پر نعشوں کا ایک پہاڑ بن گیا ہے تاکہ جب برف پگھلے تو دریا میں یہ نعشیں بہ جائیں۔

الاماں والحفیظ

ضرورت نکاح

ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دُوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہوگی۔

ضرورت ملازم

ہمارے ایک عزیز کو جو ضلع لائل پور میں مُلازم ہیں ایک ایسے اُستاد انٹرنس تک تعلیمیافتہ کی ضرورت ہے جو اُن کے پاس چندماہ رہکر انہیں انگریزی پڑھاوے۔

ایک کمپونڈر

کوئی نوجوان احمدی مڈل پاس ہو۔ اور کمپونڈری کا اُمیدوار بننا چاہے تو وہ دفتر بدر سے ۱/ کے ٹکٹ بھیجکر خط و کتابت کرے فی الحال ۳ روپیہ ماہوار کے قریب آمد ہوجایا کریگی۔

برائے خدا مجھے بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرلو کیونکہ میں نہایت ناتوان ہوں

حضرت نبی کریم محمد صلعم و حضرت مسیح موعود مرحوم و مغفور و صحابہ کرام حضرت محمد صلعم پر درود بھیجئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین مولوی نور الدین صاحب حضرت ام المومنین۔ حضرت صاحبزادگان خاندان نبوت (میاں محمود احمد صاحب میاں بشیر الدین احمد صاحب میاں شریف احمد صاحب کی سلامتی تندرستی۔ صحت و عافیت کے واسطے خداوند تعالیٰ کی بارگاہ اعلیٰ میں دعا کرنے کے علاوہ یہ راقم ہر احمدی ممبر کے واسطے بالعموم اور بالخصوص مفصلہ ذیل بزرگان دین کے واسطے عرصہ دراز سے خاص معافیہ بارگاہ الٰہی میں کررہا ہے لہذا بذریعہ اخبار بدر گذارش ہوں کہ سب احمدی بھائی اس عاجز کو بھی اپنی دعاؤں کے وقت یاد رکھا کریں۔

اسمائے بزرگان دین

(۱) خواجہ کمال الدین صاحب قبلہ (۲) خواجہ جمال الدین صاحب (۳) ڈاکٹر محمد حسین صاحب (۴) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب (۵) مفتی محمد صادق صاحب قبلہ۔ (۶) شیخ یعقوب علی صاحب (۷) مولوی محمد علی صاحب (۸) نواب محمد علی صاحب قبلہ (۹) مولوی شیر علی صاحب قبلہ (۱۰) مولوی محمد احسن صاحب قبلہ (۱۱) مولوی غلام حسن صاحب پشاوری (۱۲) شیخ رحمت اللہ صاحب لاہوری (۱۳) ڈاکٹر اسمعیل خانصاحب (۱۴) ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحب (۱۵) میر ناصر نواب صاحب قبلہ (۱۶) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب (۱۷) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب (۱۸) ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب (۱۹) ماسٹر صدر الدین صاحب (۲۰) ایڈیٹر صاحب نور۔ بندہ حسن علی عفی عنہ سب اسسٹنٹ سرجن امرتسر جیل۔

[illegible]

وقت

اس نام سے ایک نیا اخبار لاہور سے نکلنا شروع ہُوا ہے۔ باوجود پریس ایکٹ اخباروں میں روزافزوں ترقی اس بات کی شاہد ہے کہ ہندوستان میں علمی۔ یا کم از کم اخباری مذاق بڑھ رہا ہے۔ مجھے مسلم اخباروں کے متعلق یہ شکایت ضرور ہے کہ وہ مضمون لکھتے ہُوئے رسالہ یا اخبار میں کوئی فرق نہیں کرتے اس قسم کی گنجلک اور پیچیدہ عبارتوں میں مضمون ہفتہ وار اخباروں کے مناسب حال نہیں ہوتے۔ اخبار کی کثرت اشاعت کی ایک یہ وجہ بھی ہوتی ہے کہ صاف اور سادہ وسلیس عبارت میں نہایت اختصار کے ساتھ مضمون شائع کئے جائیں۔ تاکہ ایک کم فرصت کم فرصت بھی چند منٹوں میں صرف عنوان پڑھ کر ایک علم واقعات ہفتہ زیر اشاعت کے متعلق پیدا کرا سکے۔ برخلاف اس کے ملت۔ وطن اب پھر وقت اس طرز کے اخبار ہیں کہ اصل مطلب الفاظ میں کچھ ایسا پنہاں ہوتا ہے کہ ایک معمولی لیاقت کا انسان اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ مرزا حسین علی صاحب وقت کے ایڈیٹر ہیں ۱۲ صفحے حجم ہے۔ اور قیمت سالانہ ؎ ر

ہائے حسین مظلوم

منشی خادم حسین صاحب خادم نے آٹھ صفحے کا ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے رسالہ "واقعات کربلا" کا خلاصہ دیتے ہُوئے ثابت کیا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل شیعہ ہی تھے۔ قابل دید فی کاپی ۱۸ ۴ جلد سے کم کی درخواست نہو۔ ۱۸ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔

ارشاد امیر مرتبہ جناب ڈاکٹر صاحب

خدا کی غریب نوازی اور رحمت بہت وسیع ہے۔ وہ جسکو چاہے معاف کر دے۔ اس لئے ان باتوں کو بتانے میں احتیاط لازم ہونی چاہئے۔ چنانچہ ایک دفعہ میں نے ایک سررشتہ دار کو جو بڑا فاسق وفاجر تھا جنت میں دیکھا۔ مینے تعجب سے حال پُوچھا تو کہا میری غریب الوطنی پر اللہ کریم کو رحم آگیا۔ بخشدیا۔ اس حالت کے بعد مینے لوگوں سے پُوچھا کہ فلاں سررشتہ دار کا کیا حال ہے کہا کہ وہ کچہری سے واپس آتے ہُوئے غائب ہوگیا ہے۔ سال ڈیڑھ سال کے بعد ایک شخص حج کرکے واپس آیا تو اُسنے مجھسے ذکر کیا کہ فلاں سررشتہ دار پا پیادہ مکہ کو جا رہا تھا۔ بمبئی کے قریب فوت ہوگیا۔ ایک گانوں میں اُس کو دفن کر دیا گیا۔ غرض خدا کی رحمت بھی بڑی وسیع ہے۔ مگر عذاب بھی بہت سخت ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک شخص کو عالم ارواح میں دیکھا کہ بہت بیمار ہے میں نے پُوچھا کیا مرگیا ہے اُس نے کہا ہاں۔ پوچھا کہ مرنے کے بعد تو بیمار نہیں ہوا کرتے۔ اُس نے بچڑ کر ایک لڑکی کو پیش کیا۔ کہا اس لڑکی پر میں عاشق تھا اس کی وجہ سے مجھ پر ایسا عذاب ہوتا ہے کہ بیمار رہتا ہوں۔ اس حالت کے بعد میں نے ایک دوست سے پوچھا کہ فلاں شخص جس لڑکی پر عاشق تھا اُس کا ہمیں پتہ بتا دو۔ وہ کہنے لگا اُس شخص کا دم میرے زانو پر نکلا ہے۔ اُس کے اور میرے سوا کوئی تیسرا شخص واقف نہیں آپ کو کہاں سے پتہ لگا کہ وہ ایک لڑکی پر عاشق تھا۔ جب تک مجھے نہ بتاؤ گے کہ آپ کو کہاں سے پتہ لگا۔ میں نہ بتلاؤنگا۔ میں نے اُس کو کچھ نہ بتلایا۔ ایک دفعہ ایک قوم میں جو بہت حسین قوم ہے شادی تھی بہت سی عورتیں جا رہی تھیں مینے کہا مائیو بہنو کھڑی ہو جاؤ اُن میں اُس لڑکی کو میں نے پہچان لیا اُس کا نام میں نے دریافت کر لیا۔ بعد میں پتہ بھی معلوم ہوگیا۔ پھر متوفی کے دوست سے ملے اور اُس لڑکی کا نام و پتہ بھی بتلا دیا۔ حیران ہوگیا۔

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی نسبت آنحضرت صلعم کو فرمایا کہ اگر تو ستر بار بھی ان کے لئے استغفار کریگا تب بھی اُن کو بخشونگا اس سے مینے یہ قیاس کیا کہ کسی امر کے متعلق ستر بار استغفار کرنا ایک عظیم الشان چیز ہے کیونکہ یہاں عظمت کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ اس لئے مینے جب حضور کی شفا کے لئے دعا کی تو پہلے اپنے گناہوں کے متعلق ستر بار استغفار کی کہ میرے گناہوں کی شامت کیوجہ سے حضور جیسی نعمت ہم سے چھنتی ہے تو ہم ستر بار معافی مانگتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کریم سے بڑا لطیف استنباط کیا۔

ہماری سرکار دولتمدار

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے کہ ؎

بقوے کہ نیکی پسند و خدا ✦ دہد حاکم عادل و نیک رائے

اللہ تعالیٰ کو ہندوستان کی بہتری منظور تھی اسے طوائف الملوکی سے نکال کر ایسے شہنشاہ عادل کے زیر سایہ کر دیا کہ جیسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوشیرواں کے عہد پر خوش تھے۔ ہمارا مسیح موعود اس سلطنت پر خدا کا شکر بجالاتا۔ سلسلہ احمدیہ نے اسی حکومت کے ماتحت ترقی کی ہے اور ایسے نوقتوں میں جبکہ اور تو اور خود ہمارے بھائی ہمارے خون کے پیاسے تھے۔ اور ہمیں طرح طرح کی تکلیفیں اور قسم قسم کی ایذائیں دینا اپنا مذہبی فرض اور موجب نجات دارین خیال کرتے تھے۔ ہم بالکل امن میں رہے۔ پس هل جزاء الاحسان کے مطابق مسیح موعود نے ہر کتاب میں اس سلطنت کے احسانوں کا تذکرہ کیا۔ اور اپنے مریدوں کے دلوں میں مذہبی رنگ سے یہ اعتقاد راسخ کر دیا کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی اطاعت واجب ہے۔ چنانچہ جناب امام اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

ارشاد الامام "ہماری تمام نصیحتوں کا خلاصہ تین امر ہیں اول یہ کہ خدا تعالیٰ کے حقوق کو یاد کرکے اس کی عبادت واطاعت میں مشغول رہنا۔ اس کی عظمت کو دل میں بٹھانا اور اس سے سب سے زیادہ محبت رکھنا اور اس سے ڈر کر نفسانی جذبات کو چھوڑنا اور اس کو وحدہ لاشریک جاننا اور اس کے لئے پاک زندگی رکھنا اور کسی انسان یا دوسری مخلوق کو اس کا مرتبہ نہ دینا اور درحقیقت اس کو تمام روحوں اور جسموں کا پیدا کرنیوالا اور مالک یقین کرنا۔ دوم یہ کہ تمام بنی نوع سے ہمدردی کے ساتھ پیش آنا اور حتی المقدور ہر ایک سے بھلائی کرنا اور کم از کم یہ کہ بھلائی کا ارادہ رکھنا۔ سوم یہ کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ خدا نے ہم کو کر دیا ہے یعنی گورنمنٹ برطانیہ جو ہماری آبرو اور جان ومال کی محافظ ہے اس کی سچی خیر خواہی کرنا اور ایسے مخالف امن امور سے دور رہنا جو اس کو تشویش میں ڈالیں۔ یہ اصول ثلثہ ہیں جن کی محافظت ہماری جماعت کو کرنی چاہئے اور جن میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے دکھلانے چاہئیں۔ سو اے دوستو اس اصول کو مستحکم پکڑو۔ ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بردباری سے گہرے خیال پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو شخص یہ طریق اختیار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم دنیا میں فروتنی کے ساتھ زندگی بسر کرنے آئے ہیں اور بنی نوع کی ہمدردی اور اس گورنمنٹ کی خیر خواہی جس کے ہم ماتحت ہیں یعنی گورنمنٹ برطانیہ ہمارا اصول ہے۔ ہم ہرگز کسی مفسدہ اور نقض امن کو پسند نہیں کرتے اور اپنی گورنمنٹ انگریزی کی ہر ایک وقت میں مدد کرنے کے لئے طیار ہیں اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں، جس نے ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں رکھا ہے۔" (مسیح موعود)

مندرجہ بالا تحریر پڑھکر ہر ایک احمدی کا عقیدہ معلوم ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہم سب خلوص کے ساتھ تابع ہیں احمدی جماعت کا فرض ہے کہ جہاں وہ اپنے دوسرے فرائض

عقائد کی جو صلح و امن و آشتی - سرورِ جاودانی کے رہنما ہیں تبلیغ کرتے ہیں وہاں وہ لوگوں میں اس گورنمنٹ کے احسانات کی اشاعت بھی کرتے ہیں - کیونکہ یہ امر ہمارے شرائط بیعت میں داخل ہے -

داخل بیعت

میاں فضل کریم ولد میاں شمس الدین صاحب خواجہ مہتہ ساکن چکوال ضلع جہلم جو کلکتہ میں اپنا کاروبار تجارت کرتے ہیں - درخواست کرتے ہیں کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے - اس کا اعلان کر دیا جائے - تا میرے احباء و اقرباء کو اطلاع ہو جائے اور سب برادران طریقت دُعا استقامت کریں -

دعا و مبارک

مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے ہاں اللہ نے لڑکا دیا ہے مبارک - صد مبارک - اس کے واسطے احباب سے درخواست دُعا ہے - اللہ تعالیٰ اسے نیک و خادم اسلام بنائے - اور اس کی عمر میں برکت دے - اللہم آمین

ایک نئی تالیف

کشف الاسرار

احباب سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ کے نام سے خوب واقف ہیں - اکثر ان کے لاجواب مضامین بدر میں شائع ہوتے رہتے ہیں - آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدلل گفتگو کرنے کا ایک خاص ملکہ دیا ہے - اور ہر ایک مسئلہ کو عالمانہ رنگ میں ایسا باقاعدہ پیش کرتے ہیں کہ خصم کو اس کے ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا - آپ نے حال میں ایک رسالہ تالیف کیا ہے جو بدر پریس میں چھاپا گیا ہے اس میں آپ نے بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام فوت ہو گئے - اور ان کی قبر کشمیر میں ہے - کتاب نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے - اور ۲ر قیمت ہے - درخواست ہو بنام مینجر بدر قادیان -

احباب اس رسالہ کو منگوا کر دوستوں میں تقسیم کریں -

ضمیمہ درس قرآن مجید

اس ہفتہ صفحہ ۱۲۱ سے صفحہ ۱۲۴ تک درس قرآن شریف اُن احباب کے نام جو معہ ضمیمہ کے خریدار ہیں بھجوایا جاتا ہے - اطلاعاً عرض ہے -

جنازہ غائب

بابو عبد الرحمن صاحب ہیڈ کلرک کے بھائی عبد الحکیم صاحب جو تپ دق سے بیمار تھے رہگرائے عالم جاودانی ہوئے احباب اُن کا جنازہ غائب پڑھ دیں -

انا للہ و انا الیہ راجعون

اکثر ناظرین کو معلوم ہے کہ سہارنپور کے دو بھائی محمد یٰسین و محمد الیٰسین جو منصوری میں دوکان کرتے تھے جب احمدی ہو گئے تو بہت دُکھ دئے گئے (وما نقموا الا ان یومنوا باللہ العزیز الحمید) آخر وہ قادیان میں ہجرت کر کے چلے آئے - ان میں سے برادر محمد الیٰسین یکایک بیمار ہو گئے اور کل ۲۷ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء کو شام کے وقت رہگرائے عالم جاودانی ہوئے - اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مراتب دے - اور پسماندگان کو صبر جمیل - میں اُمید کرتا ہوں کہ برادر محمد یٰسین - اس ہمت ثبات صبر استقلال - استقامت سے کام لینگے - جو احمدی سلسلہ کے ہر ایک ممبر کی شان کے شایاں ہے -

خاص رعایت

حضرۃ کی نورانی تحریریں معارف و حقائق کا خزانہ اصلی قیمت ۲ر رعایتی ۱ر

تبلیغی کارڈ ۹۰ عدد ۵ر

خطاور حضرت کی تقریر اصلی قیمت ۸ر رعایتی ۴ر

مکتوبات احمدیہ رعایتی قیمت ۱ر

سات پارے ترجمۃ القرآن - مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اس زمانہ میں عجیب و غریب تفسیر اصلی قیمت عہ رعایتی صہ ر اس قیمت پر صرف ہمارے دفتر سے ملیگی

(مینجر اخبار بدر قادیان)

کتاب	قیمت
براہین احمدیہ	۶ر
سنت احمدیہ	۴ر
کفارہ	۳ر
شہادۃ القرآن	۲ر
سر الشہادتین	۱ر
شرائط بیعت عہ کے	
۱۲۵ - ۸ر کے ۵۰ - ۴ر کے ۲۵ - اس سے کم فی کاپی	۱ر
تفسیری نوٹ از درس حضرت امیر المومنین ۲۳ - پارے - تین روپے	
کتاب الصیام	۱ر
درثمین اُردو	۳ر
درثمین مکمل فارسی مجلد ۱۱ر غیر مجلد ۹ر	
معیار الصادقین	۳ر
القول الفصیح	۱ر

(مینجر بدر قادیان)

منظوم (آکمل)

مسیحا جسقدر اخلاص ہے تیرے مریدوں میں
یہ پیدا ہونا ممکن ہی نہیں ہے زر خریدوں میں
دلوں پر کافروں کے قفل ایسے لگ گئے کیونکر
مجھے اس مسئلہ کا حل نہیں ملتا کلیدوں میں
خدا کے برگزیدوں سے عداوت رکھتے ہیں ایسی
کہا کا خبث یا رب آگیا ہے ان پلیدوں میں
ترے سچے اماموں کے ہیں ہر دم خون کے پیاسے
کمی کچھ بھی نہیں آئی الٰہی ان یزیدوں میں
دغا - چوری - بغاوت - جعلسازی قتل و خونریزی
یہی خبریں پڑھی جاتی ہیں روزانہ جریدوں میں
وہ دیکھا میری آنکھوں نے سُنا جو تو نے کانوں نے
خدا کا خوف اے واعظ نہیں تیرے وعیدوں میں
گدائے باب یزداں ہوں - فقیر دیں کا ثناخواں ہوں
امیروں کی خوشامد کیوں کروں اپنے قصیدوں میں
جلا لے اپنے مُردے کو سُنا دے کوئی بات اپنی
دکھا دے روئے تاباں میں بھی ہوں تیری نیوندوں میں
محبت کرنے والے کو تو آنکھوں پر بٹھاؤنگا
سلائی گرم کر کے دونگا میں حاسد کے دیدوں میں
بہت ہی تار بھجوائے جواب اک بھی نہیں آیا
بہت ہی سُست یاران قدیم ہیں کیوں سیدوں میں
مصیبت پر مصیبت ہے عجب دُنیا کی حالت ہے
نظر آنے لگی شان محرم اب تو عیدوں میں
اجل کیا ہے یہ تمہید وصال یار ہے گویا
یہی باعث ہے ماتم ہی نہیں ہوتا سعیدوں میں
ہوئے جاتے ہیں بسمل خود ہی بسم اللہ پڑھ پڑھ کے
بڑھا شوق شہادت اسقدر مخلص مریدوں میں
پسند آئی ہے کیا رسم سفاک خون مُطلبیدن کو
ہمارے بھائی ہوتے جاتے ہیں داخل شہیدوں میں

احباب کو اطلاع

مجھے اطلاع آئی ہے کہ میری والدہ سخت بیمار ہے اس واسطے معہ اہل بیت چند روز کے واسطے بھیرہ ضلع شاہپور کو جاتا ہوں - اس عرصہ میں احباب کے خطوط جو میرے نام ہونگے اُن کے جواب مجھ سے نہ جا سکینگے - لیکن ڈاک بدر اور ڈاک حضرت صاحب کی تعمیل ہوتی رہیگی - اس اخبار کے شائع ہونے سے پہلے انشاء اللہ میں بھیرہ پہنچ جاؤنگا - (محمد صادق ایڈیٹر بدر)

ضرورت

جب سے بدر جاری ہوا ہے اُسوقت سے لیکر حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات تک تمام پرچوں کے فائل سال بسال مکمل ہمارے ایک دوست کو چاہئیں - مناسب قیمت پر خریدے جائینگے - اگر کسی صاحب کے پاس ہوں تو اطلاع دیں - (ایڈیٹر بدر)

مبارک

نہایت مسرت کے ساتھ یہ اطلاع شائع کیجاتی ہے کہ ہمارے بھائی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عمر [illegible] و سعادت میں برکت دے [illegible]

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

عام قیمت پیشگی (بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید)

معہ (ضمیمہ درس قرآن مجید)

(جلد ۱۰) | ۶ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ مارچ ۱۹۱۱ء مطابق ۲۶ پھاگن ۱۹۶۷ | (نمبر ۱۹)

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | اوڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

حضرت خلیفۃ المسیحؑ

مکرمی جناب ... صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت کی طبیعت اللہ کے فضل سے رو بصحت ہے۔ زخم تھوڑا سا باقی رہ گیا۔ باقی سب بھر آیا ہے۔ رات کو پیشاب زیادہ آتا ہے جس سے قدرے بے خوابی ہو جاتی ہے اور کچھ ضعف ہو جاتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ کریم جلد صحت کامل عطا فرماوے۔ والسلام۔

عاجز بشارت احمد عفی اللہ عنہ۔ ۶ / مارچ ۱۹۱۱ء

ارشاد الامیر

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ طوطا حلال ہے یا حرام۔ فرمایا۔ قرآن میں آیا ہے۔ لا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلٰل وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب۔ ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون۔ یہ خدا پر افترا باندھنا ہے کہ حلال ہے یا حرام۔ خدا نے تو فرمایا ہے۔ حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ الخ حدیث شریف میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو جانور شکاری ہیں وہ حرام ہیں اس میں درندے شکاری پرند وغیرہ سب داخل ہیں اب اس سے زیادہ کوئی مجاز نہیں کہ کسی کو حلال اور حرام کہے۔ مگر دنیا میں چونکہ ہزار ہا جانور ہیں پھر یہ دقت ہوئی کہ اب کسے کھاویں اور کسے نہ کھاویں اس مشکل کو اللہ تعالیٰ نے نہایت آسانی سے حل کر دیا ہے۔ فرمایا۔ فکلوا مما رزقکم اللہ حلالاً طیبا واشکروا نعمۃ اللہ ... یعنے حلال طیب کھاؤ اب ... یہ تبلا دیا کہ جو چیز طیب ہو وہ کھاؤ۔ چنانچہ ہر جگہ ہر قوم میں جو چیزیں عمدہ اور پاک ہوں اور شرفا اور مہذب لوگ کھاتے ہوں وہ کھالو۔ اس میں وہ استثناء جو پہلے بیان ہو چکے ان کا ملحوظ رکھنا نہایت ضرور ہے طوطا کھا لینے میں تو کوئی ہرج نہیں معلوم ہوتا۔ مگر میں نہیں کھایا کرتا کیونکہ ہمارے ملک کے شرفا نہیں کھاتے ایک دفعہ ایک صاحب میرے سامنے گوہ (ضب) پکا کر لائے کہ کھائیے میں نے کہا کہ آپ بڑی خوشی سے میرے دسترخوان پر کھائیے مگر میں نہ کھاؤنگا۔ کیونکہ شرفا اسے نہیں کھاتے۔

سوال پیش ہوا کہ جو غیر احمدی مسلمان ہم سے پوچھے کہ ہماری بابت تمہارا کیا خیال ہے اسے کیا جواب دیا جاوے۔

فرمایا۔ لا الٰہ الا اللہ ماننے کے نیچے خدا کے سارے ماموروں کے ماننے کا حکم آجاتا ہے۔ اللہ کو ماننے کا یہی مطلب ہے کہ اس کے سارے حکموں کو مانا جاویگا اب سارے ماموروں کا ماننا لا الٰہ الا اللہ کے معنوں میں داخل ہے۔ حضرت آدم حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت مسیح علیہم السلام ان سب کا ماننا اسی لا الٰہ الا اللہ کی ماتحت ہے حالانکہ ان کا ذکر اس کلمہ میں نہیں قرآن مجید کا ماننا سیدنا حضرت محمد خاتم النبیین پر ایمان لانا۔ قیامت کا ماننا سب مسلمان جانتے ہیں کہ اس کلمہ کے مفہوم میں داخل ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نیک مانتے ہیں لیکن وہ اپنے دعوے میں جھوٹے تھے یہ لوگ بڑے جھوٹے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے من اظلم ممن افترٰی علی اللہ الکذب او کذب بالحق لما جاءہٗ۔ دنیا میں سب سے بڑھ کر ظالم دو ہی ہیں ایک جو اللہ پر افترا کرے دوم جو حق کی تکذیب کرے پس یہ کہنا مرزا نیک ہے اور دعاوی میں جھوٹا گویا نور و ظلمت کو جمع کرنا ہے جو ناممکن ہے (حضرت اقدس علیہ السلام نے اس سوال کا حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ - ۱۶۵ میں کر دیا ہے پھر آپ عبد الحکیم کو اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں "بہرحال خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ ۴ ۲ / مئی ۱۹۰۶ء اور معیار الاخبار ۸ رقمطراز ہیں جو شخص ...... پیروی نہ کریگا تیری بیعت میں داخل نہیں اور تیرا مخالف رہیگا وہ خدا و رسول کی نافرمانی کرنیوالا اور جہنمی ہے۔ (بدر)

طاعون کا علاج

ایک خط پیش ہوا جسمیں کسی مخلص نے عرض کیا تھا کہ یہاں طاعون کا زور ہے۔ فرمایا اول استغفار کثرت سے کریں دوم خیرات کھانے کی چیزوں کے متعلق خصوصیت سے کریں یعنی کھانا پکا کر مساکین و غربا کو کھلائیں سوم نماز میں الحمد شریف پڑھنے کے وقت غیر المغضوب علیہم کہتے ہوئے مغضوب علیہم سے وہ لوگ مراد لیں جن کو طاعون ہوتا ہے اور بارگاہ ربی میں عرض کریں کہ الٰہی اس غضبی گروہ میں شامل نہ کیجیو۔

اطلاع۔ اس ہفتہ ضمیمہ درس قرآن نہیں چھپیگا احباب معاف فرماویں۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر و پرنٹر کی حکمت سے چھپکر شائع ہوا۔)

پیامِ اکمل کا جواب

مخدومی اکمل! السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

یکم مارچ ۱۹۱۱ء کے بدر میں آپ کا پیام پڑھا اور پڑھتے ہی دل میں درد اٹھا اپنی بے بسی اور کم ہمتی پر غور کرتے کرتے میں اس قوم ہاں اولوالعزم قوم تک جا پہونچا جنھوں نے تیرہ سو برس گزرے۔ اسلام کی وہ خدمات کین کہ قرآن مجید میں رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ۔ کا سارٹیفکیٹ مولا کریم سے حاصل کیا اسوقت نہ کاغذ کی ایجاد عام تھی نہ پریس کی برکت یہان تک کہ خدا کی مجید کتاب بھی کاغذون پر لکھی ہوئی نہ تھی تا بدیگران چہ رسد۔ پھر وہ زمانہ اور اہل اسلام کا مخالفین کی کثرت اور کثرت کے ساتھ ان مین مخالفت کی شدت ایسی کہ قتل اور خطرناک ایذا رسانی کے سینہ سپر ہونا اسلام کا عام مفہوم سمجھا جاتا تھا جو شخص مسلمان ہوتا وہ اپنے ہاتھ سے اپنی موت کے پروانہ پر گویا دستخط کر دیتا تھا ایسی حالت مین اس اولوالعزم قوم نے کیا کیا؟ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی قول اور فعل نہین جو محفوظ نہ کیا گیا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے ساتھ ہی آپکے تمام ملفوظات اگر کاغذ پر نہین۔ تو لوحِ حافظہ پر محفوظ تھے۔ پھر صحابہ کی سیرت سب محفوظ ایک دو نہین ہزارون لاکھون کی تاریخ ہے جن لوگون نے اسد الغابہ اور اصابہ وغیرہ کتابون کو دیکھا ہے وہ حیران ہو جاتا ہے ان کے کمال پر کہ کس طرح پر اونھون نے اس پاک جماعت کے حالات کو محفوظ کیا ہے صحابہ کی قلمی خدمات پر مبسوط اور ضخیم کتابیں لکھی جا سکتی ہین ان کے بالمقابل ایک ہم ہین کہ دعوی ہے۔ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کا۔ مگر مین اپنی نسبت کہتا ہون کہ مجھے تو اپنے لئے یہ آیت پڑھتے ہوئے شرم آجاتی ہے یہ خدا کا فضل ہے کہ ہم نے بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شناخت کیا الحمد للّٰہ تعالی نے اس کے جوار مین رہنے کا موقعہ دیا۔ مگر منجملہ لایزال مین اپنی نسبت تو ٹٹولتا ہی رہتا ہون کہ وہ مقصد جو اس مامور کی بعثت کا ہے ابھی تک حاصل نہین ہوا اور صحابہ کے کارنامون پر نظر کر کے پھر اس حالت پر غور کر کے جب اپنے زمانہ کو دیکھتا ہون اور ان برکات پر جو تکمیل اشاعت ہدایت کے زمانہ کے لئے ضروری تھین اور وہ موجود بھی ہین) غور کرتا ہون اور با این اپنی کمزوری کو محسوس کرتا ہون تو صاف الفاظ مین کہنا پڑتا ہے۔

کہ کچھ بھی نہین کیا!

بہر حال مین یقین کرتا ہون کہ اگر ہمارے دوسرے دوست جو اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کے مصداق ہونے کے لمبے چوڑے دعوے کرتے ہین صحابہ کا اور اپنا مقابلہ کرین تو انھین بھی اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ شرم آجاوے۔

آپنے جن کامون کا ذکر کیا ہے مین آج سے نہین ان مین سے بعض کو ۱۸۹۸ء سے محسوس کرتا ہون قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیری نوٹون کے متعلق جماعت کو کچھ توجہ نہین اور یہ افسوس نہین شرم کا مقام ہے کہ وہ قوم جو خالص دینی جماعت ہو جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرے جس کا امام قرآن مجید کو حقائق اور معارف کا نشان لے کر آئے جس کا موجودہ امام خود خدا سے قرآن مجید پڑھے اور قرآن مجید جسکی غذا ہو جس نے قرآن مجید کی تلاوت اور اشاعت کا عہد لیا ہو وہ قوم اتنا نہ کرسکے۔ کہ

قرآن مجید کا ایک پورا ترجمہ اپنے ہاتھ مین رکھے؟

اس کا جواب قوم کے ذمہ ہے۔ مینے جو کچھ کیا خدا کے فضل سے کیا مجھے اپنی بے بضاعتی و کم علمی کا اپنے دل سے اعتراف ہے تاہم خدا تعالی نے اپنے فضل سے مجھے موقعہ دیا کہ مین قوم کے سامنے وہ مایدہ رکھون جو اس کے اکابر علماء کا کام تھا جس سے وہ غافل ہین۔

پھر ایک نقص اور ہے بجائے اس کے کہ ایک کام کی تکمیل کیطرف توجہ ہوتی اور میرے ساتھ علماء کا گروہ ملکر کام کرتا۔ انجمن نے جس کو اس کام کی سرپرستی کرنی چاہئیے تھی خود اس کام کو اپنے ہاتھ مین لیا اور ایسے ناقص* طور پر کہ اگر مین کچھ اس پر کچھ کہون۔ تو ہمارے بعض دوست بگڑ بیٹھین گے کہ انجمن کو بدنام کرتا ہے انگریزی زبان مین ترجمہ کرنے کی ضرورت کو تو محسوس کر لیا گیا مگر اہل وطن کا خدا حافظ حتی کہ وہ جماعت جو خدا کے برگزیدہ بندی نے تیار کی تھی اسے ہی اردو ترجمہ کے لئے انہین تراجم کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جن کی غلطیان نکالنے پر مسیح موعودؑ مامور تھا یہ دکھ کی بات ہے اور اسے ہر شخص محسوس نہین کرسکتا۔

مین جس نہج پر ترجمۃ القرآن لکھ رہا ہون مجھے اعتراف ہے کہ اس کے لئے نہ صرف ایک دو بلکہ کئی بزرگون کی مدد کی ضرورت ہے جو ترجمہ اور تفسیری نوٹون پر نظر کرین اور زوائد کو نکالکر ان پر اضافہ کرین مگر مجھے تو اس کا بھی گلہ ہے کہ پروف پڑھنے کی بھی کسی بزرگ نے تکلیف نہ اٹھائی اور معاوضہ لیکر بھی کام اخلاص اور دیانت سے کرنے والے نہ ملے اور پھر جس قدر بھی طیار ہوا وہ الماریون مین رکھا ہوا ہے مین تسلیم کرتا ہون کہ ہدیہ کسی قدر زیادہ ہے۔ مگر افسوس ہوگا اس قوم پر جو قرآن مجید کے حقائق اور معارف کی پیاسی ہو اور جب اس کی یہ ضرورت پوری ہو تو پھر سیاہی اور کاغذ کے خرچ کی فرد بننے لگے؟

مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا مجموعہ کچھ بھی مشکل کام نہین مگر سوال یہ ہے کہ طیار ہو تو چھاپے کون؟ اس قسم کے کامون کے لئے صدر انجمن کی سرپرستی ضروری ہے اور افسوس ہے وہ ہے نہین۔

اگر انجمن ایسے ضروری کامون کی سرپرستی کرے تو کرنیوالے انشاء اللہ نکل آئین گے۔ مین نے ان تمام ضرورتون کو جن کا آپنے ذکر کیا ہے۔ عرصہ سے احساس کیا ہے مگر میرے ہاتھ مین قلم ہے۔ روپیہ نہین مین خدا کے فضل سے ان کامون کو کرنے کی کسیقدر اہلیت رکھتا ہون اور یہ مین تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہون مگر سوال یہ ہے کہ ان کامون کے لئے فرصت اور یکسوئی بکار ہے اور میرے لئے اس وقت ناممکن نہین تو مشکل ضرور ہے باین اگر بدر اور الحکم کے ناظرین نہین نہین احمدی قوم کے ان افراد مین جوش پیدا ہو جاوے جو ان ضروریات کو تسلیم کرین اور وہ **مالی** ذمہ داری اٹھالین تو اللہ تعالی کے فضل وکرم سے بعض کام تو بہت آسان ہین۔

حضرت مسیح موعود کی **لائف** اور **سیرۃ الصافی** اور **حیات نور** کے لئے البتہ بہت محنت کی حاجت ہے اور وہ بھی بعض خاص حصون مین تاہم بہت بڑا حصہ ان کے مٹیریل کا مین جمع کر چکا ہون۔

پیارے اکمل! یہ کام سب کرنے کے ہین آپ اپنے نیازمند اڈیٹر الحکم پر از راہ حسن ظن اعتبار کرسکتے ہین کہ وہ ان کامون کو کرسکتا ہے خدا تعالی اسے توفیق دے تو یہ مشکل کام نہین ہین البتہ اس کے لئے **مالی مشکلات** ایک روک ہے اگر قوم مین سے صرف ایک سو آدمی ایسے نکل آئین جو پانچ روپیہ ماہوار ان کامون کے لئے ایک سال تک دے سکین تو مین بشرط صحت و زندگی ان کامون کے لئے ایک عملہ اپنے مطلب کا رکھ کر شروع کر سکتا ہون اور اس سے نہ صرف ان کامون کی تکمیل کی راہ نکل آئیگی بلکہ الحکم کی تقویت بھی ہوگی سب سے اول **قرآن مجید** کے ترجمہ اور تفسیری نوٹون کو ختم کیا جاوے اور اس کے بعد **لائف** کا کام شروع کیا جاوے اس طرز پر ایک سال کے اندر **قرآن مجید** کا کام انشاء اللہ ختم ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی بعض دوسری تالیفات بھی نکل سکتی ہین جو لوگ اس پر روپیہ صرف کرین وہ خود فروخت کا انتظام کرین میرا کام صرف لکھنا ہوگا نہ کچھ اور۔

انتظامی امور کے متعلق صرف ہدایات دونگا اور بس مین اپنی محنت کا کوئی معاوضہ کسی سے نہین لینا میرے اجر کو اللہ تعالی پر رہنے دو اس کے بعد پیارے اکمل! مین سمجھتا ہون مین اس فرض کو ادا کر چکا جو آپنے میرے ذمہ رکھا تھا اسکی تائید اگر قوم نے نہ کی تو بھی مین یقین رکھتا ہون کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے مجھے بہرہ ور کریگا اور ان ضرورتون کے پورا کرنے مین میرا قلم چلتا رہیگا جس طرح پر علیم خدا چاہیگا اسی پر بھروسہ ہے اور اسی سے توفیق ملتی ہین۔ والسلام۔ آپ کا مخلص نیازمند۔ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم۔ قادیان دارالامان

* میرا اس سے اتفاق نہین (بدر)

اعجاز القرآن

ایک پادری کی میں نے کتاب دیکھی جس کا نام اسم بامسمیٰ اعجاز القرآن ہے۔ واقعی اس ۔۔ لغو و بیہودہ تحریر نے ایک اعجاز القرآن ظاہر کیا ہے۔

پادری صاحب کا سب سے پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ قصے جو قرآن میں آئے ہیں وہ یہود و نصاریٰ سے سُنے سنائے ہیں۔ وہ الہامی کیوں کر ہو سکتے ہیں اور ماکنت لدیھم کہنا کوئی اعجاز نہیں کیونکہ ایک اَن پڑھ کو ان قصوں کا علم بغیر وحی کے بھی ہو سکتا ہے۔

جواب میں عرض ہے کہ قرآن مجید میں کوئی قصہ نہیں جس قدر بیان اگلے انبیاء کے آئے ہیں وہ سب ؎
خوشتر آن باشد کہ سرِ دلبران ... گفتہ آید در حدیثِ دیگران
کے ماتحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اُمت کے لئے آیندہ پیش آنے والے واقعات کی پیشگوئیاں ہیں اور یہ ہم ثابت کر سکتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان کے واقعات مسلسل نہیں بیان کئے گئے بلکہ بقدرِ ضرورت لکھے گئے جس سے اس پیشگوئی کا اظہار ہو سکے جس کا سنانا مقصود تھا۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ یوسف کے بیان کے بعد ذٰلك من انباء الغیب نوحیه الیك فرمایا ہے۔

پھر میں کہتا ہوں کہ توریت، انجیل، تو آپ کے پاس موجود ہیں آپ ذرا قرآنی بیانات سے اس کا مقابلہ کر کے تو دیکھیں۔ کیا بعینہ وہی بیان ہے جو بائبل میں مذکور ہے۔ یا کئی جگہ سے فرق اگر قرآن مجید کا ماخذ بائبل تھی یا کوئی یہود یا نصرانی سکھانے والا تھا تو کیا وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اوّل سے آخر تک یکسان یہودیت و نصرانیت کی تردید ہے بلکہ یہود کے لئے ذلت و مسکنت و مغضوبیت کی پیشگوئیاں ہیں اور اسی طرح یاجوج ماجوج کی تباہی کی خبر ہے۔

مصنف اعجاز القرآن نے بہت اچھا کیا کہ سورہ والضحیٰ کو اس بات کے ثبوت کے لئے چنا کہ سورتیں کس طرح بنتی تھیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ یہ سورہ ضحیٰ قرآن کی خدیجہ کی طرف سے ہے نادان کو اتنا پتہ نہیں کہ اس میں جو زبردست پیشگوئیاں ہیں وہ انسانی وہم و خیال میں آ سکتی ہیں؟ اور کیا کوئی انسان ان حالات میں جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے ایسی پیشگوئی کر سکتا ہے۔ دیکھو اس سورہ میں اس چاشت کے وقت کا اعلان کر رہا ہے۔ جبکہ یہی یتیم جو اس وقت مختلف مشکلات میں ہے۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مدینہ سے مظفر و منصور بطور فاتح مکہ میں داخل ہوگا اور اس وقت ثابت ہوگا کہ ماودعك ربك وما قلیٰ۔ تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا۔ پھر فرماتا ہے۔ وللاٰخرة خیر لك من الاولیٰ۔ کہ ہر بعد میں آنے والی حالت پہلی سے بہت اچھی ہوگی یہ پیشگوئی پوری ہوتی۔ ایک دنیا نے دیکھ لی کیا جناب رسالتمآب کی شان و شوکت دن بدن بڑھتی نہ گئی کیا اس وقت تک کہ تیرہ سو برس گزر چکے ہیں۔ حضور علیہ السلام کا دین روز افزوں ترقی پر نہیں۔ کیا اس کے دشمن اپنے ارادوں میں خائب و خاسر نہیں کیا اب بھی دجالی کوششیں ناکام نہیں ہو رہیں۔ کیا اب بھی اسی کے ایک خادم نے اس فتنہ کو نہیں مٹایا اور میدان جنگ میں ایک ہی حربے سے دجال کو ہلاک نہیں کر دیا۔ اور اب وہ نمک کی طرح اپنے ہی آپ ندامت سے گل نہیں رہا۔ اور ضالاً کے معنے کرنے میں بھی آپ نے افترا سے کام لیا ہے یا اپنی بے علمی کا اظہار کیا ہے کیونکہ دوسرے مقام پر صریحاً وما ضل صاحبکم آ چکا ہے۔ اس کے بعد آپ نے جبرئیل کی جناب میں گستاخی کی اور انہیں معاذ اللہ سرکش شیطان سے بدتر (دیکھو صفحہ ۴۹) بدبختی وغیرہ بنایا ہے۔ ہم اس کو جواب میں وہی آیۃ قرآنی سناتے ہیں جو جبرئیل کے دشمنوں کو خدا نے اپنی نبی اکرمؐ کی معرفت سنائی۔ قل من کان عدوًا لجبریل فانه نزله علی قلبك باذن اللہ مصدقا لما بین یدیه وھدی وبشریٰ للمؤمنین من کان عدوًا للہ وملائکته ورسله وجبریل ومیکال فان اللہ عدو للکفرین۔

دراصل جبرئیل کا دشمن تمام کتب الٰہیہ تمام نیکی کی تحریکوں کا دشمن ہے اور یقیناً شیطان سے بدتر اور سرکش ہے۔ کیونکہ ہر نیک خیال کا محرک ایک فرشتہ ہے اور تمام ملکی تحریکات کا مرکز جبرئیل ہے پس گویا جبرئیل کا دشمن تمام نیکیوں کا دشمن ہے جس کو دوسرے الفاظ میں شیطان کہتے ہیں پھر آپ نے ایک آیۃ کے معنے نہ سمجھتے ہوئے جبرئیل کو غیر معتبر ٹھہرایا ہے حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ چوکی پہرہ اس لئے نہیں کہ جبرئیل امین کچھ تغیر و تبدل کریگا بلکہ اس لئے کہ شیاطین اس میں دراندازی نہ کریں۔ جب خزانہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہوتا ہے تو جو گارڈ ساتھ ہوتی ہے وہ اس لئے نہیں کہ افسر خزانہ پر کوئی شبہ ہے بلکہ اس لئے کہ ڈاکوؤں سے امن رہے۔ اسی طرح وحی الٰہی کی حفاظت شیاطین سے ہے اور یہ مشاہدہ کی بات ہے۔ جب کوئی وحی کا نزول ہوتا ہے تو شیطان لوگ اس میں طرح طرح کی دراندازیاں کرتے ہیں اور اپنی طرف سے پورے کوشاں ہوتے ہیں کہ یہ بات پوری نہ ہو مگر خدا تعالےٰ اُسے پورا کر ہی دیتا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ الا اذا تمنّٰی القی الشیطان فی امنیته فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایاته۔

اور جس نے ذرا کی کتاب سے آپ نے جبرئیل کا نامعتبر اور بدبختی شخص ہونا ثابت کیا ہے۔ اسی کلام الٰہی میں انه لقول رسول کریم ذی قوة عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین آیا ہے جس سے آپ کے تمام الزامات ہباءً منثورا ہو گئے کاش! پادری صاحب اپنے خداوند یسوع کا یہ قول یاد رکھتے کہ رُوح کے حق میں جو کفر بکا جاوے وہ معاف نہ ہوگا اس کے آگے آپ نے بہت سے صفحات سیاہ کئے ہیں کہ قرآن فصاحت میں معجزہ نہیں۔ اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ہی شعر دے سکتا ہے۔ ؎

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیوں کر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

آیۃ قرآنی سے ہرگز ثابت نہیں کہ فاتوا بسورة من مثله کا خطاب صرف مشرکین سے ہے دیکھو کس تحدی سے پرزور عبارت میں فرماتا ہے۔ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورة من مثله۔ یعنی کوئی ہو جسے قرآن کے منجانب اللہ ہونے میں شک ہو وہ اس کی مثل لا کر دکھائے کیونکہ یہ امر اپنے مقام پر ثابت ہے کہ خدا کی بنائی ہوئی چیز کی مثل کوئی نہیں بنا سکتا پس اس کے کلام جیسا کلام بنانا بھی ممکن نہیں اور کبھی قرآن کی مثل قرآن لانے کا مطالبہ اور کبھی دس سورتوں کی مثل لانے کا ارشاد۔ پھر من مثله سے ظاہر ہے کہ ہر ایک بات میں مثل مطلوب ہے۔ صرف فصاحت کا ذکر نہیں۔

۔۔ اگر بائبل اپنے تئیں مکمل قرار دیتی۔ تو اس میں ایک روح حق اور تسلی دہندہ کے آنے کی پیشگوئی نہ ہوتی۔ دیکھو قرآن مجید میں ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ اور اس وحی کے مہبط کی نسبت فرمایا۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

میرے خیال میں تمام کتاب کے جواب سے میں عہدہ برآ ہو چکا ہوں والسّلام۔

چند سوالوں کے جواب

ڈیرہ غازیخاں سے کوئی صاحب پانچ سوال بھیجکر اصرار کرتے ہیں کہ اخبار میں ان کا جواب چھپے۔

سوال اوّل۔ مشکوٰۃ میں نزول عیسیٰ بن مریم کا

ذکر ہے۔

جواب - اسی لئے تو ہم نے حضرت اقدس مرزا علیہ السلام کو مسیح موعود مانا کہ آیندہ زمانہ میں ایک آنے والے کی پیشگوئی تھی۔

نزول کے معنے آسمان اترنے کے نہیں ہوتے دیکھو مسافر سے بھی پوچھ لیتے ہیں تم کہاں اترے ہو۔ (ب) یہ لفظ دجال کے لئے بھی آیا ہے رینزل الدجال بھذہ السبخۃ بمرقناۃ اور حتی ینزل دبراحد (رواہ مسلم عن ابی ہریرہ کنز العمال ۲ جلد) تو کیا وہ بھی آسمان سے نازل ہوگا (ج) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بھی آیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ قد انزل اللہ الیکم ذکراً رسولاً یتلوا علیکم آیات اللہ (۲۸/۱۸) (د) بلکہ چارپاؤں اور لوہے کے لئے بھی آچکا ہے۔ انزل لکم من الانعام ثمانیۃ وانزلنا الحدید۔ پھر کسی صحیح مرفوع متصل حدیث میں نزول کے ساتھ من السماء کا ذکر نہیں اور اگر ہوتا تو بھی اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ آسمان سے بجسدہ عنصری اتریگا کیونکہ اول تو بجسدہ عنصری آسمان پر جانا ثابت نہیں بلکہ خلاف اس کے بحکم فیہا تحیون وفیہا تموتون (اسی زمین میں زندہ رہوگے اور اسی میں مروگے) اور الم نجعل الارض کفاتا احیاء وامواتا (کیا ہم نے زمین کو زندوں مُردوں کو سمیٹنے والی نہیں بنایا) اور ولکم فی الارض مستقر (زمین ہی میں تمہارے لئے جائے قرار ہے) اور بجواب او ترقی فی السماء سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً فرمانے سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچتی ہے کہ مسیح ہو یا کوئی اور بجسدہ العنصری کسی کا آسمان پر جانا خلاف سنۃ اللہ ہے پس نزول کیسا (۲) مسیح اپنے بارے میں انجیل میں کہا کہ وہ جو آسمان سے آیا حالانکہ سب جانتے ہیں کہ وہ بی بی مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

پس اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی بعثت اور کامیابی آسمانی حربوں (دعا) سے ہوگی اور ایسے شہرت کے اسباب مہیا ہونگے کہ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے تک دعوت کی تبلیغ کر سکیگا جیسے کوئی آسمان سے اترتا ہے۔ اور ابن مریم کمال مشابہت کے واسطے آیا جیسے سخی کو حاتم۔ بہادر کو شیر کہہ دیتے ہیں اور سورہ تحریم کے آخر میں پیشگوئی تھی۔ ضرب اللہ مثلا للذین آمنوا الی ومریم بنت عمران التی احصنت فرجہا جس سے ضرور تھا کہ ایک مریم صفت ولی ہو جو نفخ روح القدس کے بعد ابن مریم بنے۔

پھر لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم سے بھی ظاہر ہے کہ مشبہ مشبہ بہ ایک نہیں ہوتے اس لئے مسیح محمدی اور ہوگا۔ اور اماکم منکم بھی اسی کی طرف مشعر ہے پس مامن نبی الا لہ نظیر من امتی کے مطابق اور آیۃ خاتم النبیین کی ماتحت اور صراط الذین انعمت علیہم کی دعا کی قبولیت اور نبی کریم کے بیان کردہ اختلاف حلیتین کے موافق ضرور تھا کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے الگ ہو لیکن بوجہ کمال مشابہت بحکم اطلاق اسم الشئی علی من یشابہ فی اکثر خواصہ وصفاتہ جائز جس کا نہ ھو۔ کہا جاوے گا۔

سوال دوم - مسیح موعود کی قبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقبرہ میں۔

جواب دوم - یہ ٹھیک ہے مگر سمجھنے کے لئے عقل سوچنے کے لئے دماغ۔ غور کرنے کے لئے علم چاہیئے۔ کیا آپ لوگوں کا منشا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرقد منورہ اکھیڑی جاوے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ثم اماتہ فاقبرہ۔ پھر انسان کو موت دی پھر قبر میں ڈالا۔ یہ قبر برزخی قبر ہے۔ کیونکہ کئی انسان قبروں میں مدفون نہیں ہوتے۔ پس چونکہ مسیح موعود بروز محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اور فنا فی الرسول ہو کر احمد اندر جان احمد شد بدید کے مطابق من تو شدم تو من شدی۔ تاکس نہ گوید بعد ازین تو دیگری من دیگرم کے درجہ پر پہنچ چکا ہے۔ اس لئے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمنام کہا گیا اور اسی لئے اس قبر میں دفن ہونا بتایا گیا۔ جو چھٹے سوال کا جواب بھی آگیا۔ آپ نے اس کا نام محمد بن عبد اللہ کہا مگر روایت میں یواطی اسمہ اسمی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام احمد بھی تھا۔ چنانچہ واسمہ احمد بن عبد اللہ (اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۶) اور جواہر الاسرار صفحہ ۵۸ میں عیسیٰ نام آیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ یہ صفاتی نام ہیں بہرحال غلام احمد

سوال کسوف وخسوف

جواب سوم - کسوف خسوف کا ماہ رمضان میں غیر معمولی تاریخوں میں ہونا ایک حدیث میں ہے۔ جو واقع ہو کر اپنی صحت کی شہادت دے چکی ہے کیونکہ جو حدیث پیشگوئی پر مشتمل ہو اس کا پورا ہو جانا ہی اس کے صحیح ہونے کا ثبوت ہے۔

چنانچہ وہ ان الفاظ میں تھی۔ ان لمھدینا ایتین۔ لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینخسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ۔ قرآن شریف کی آیۃ خسف القمر وجمع الشمس والقمر یعنی قمر کو خسوف ہو۔ اور اس بات میں سورج وچاند جمع کر دئے جاویں اس کے آگے یقول الانسان یومئذ این المفر کہہ کر یہ بھی بتا دیا۔ کہ اس کو بعد طاعون پڑیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

سوال چہارم - یہ مسلم ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد ہوتا ہے۔ پچھلی صدیوں میں جو مجدد ہوئے ہیں ان کے نام۔

جواب - چونکہ آپ مسلمان ہیں۔ نبی اکرم کی اس حدیث کو مانتے ہیں اس لئے میرا فرض نہیں کہ میں آپ کو پچھلے مجددین کی فہرست دوں۔ ہاں اپنی صدی کا ذمہ وار ہوں وہ مرزا غلام احمد علیہ السلام ہے اگر کسی اور نے دعوے کیا تو مجھے بتاؤ اور پھر ضرور تھا کہ جھوٹے مدعی سے مقابلہ کرتا۔ عسل مصفی میں فہرست بھی دی ہے دیکھو صفحہ ۱۱۷ تا ۱۱۹۔

سوال پنجم - خر دجال کی مشابہت ریل کے ساتھ۔

جواب - پہلے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ مکاشفات کا علم ایک باریک علم ہے۔ پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ریل کا نظارہ کیا تو اس کے سمجھانے کے لئے کہ وہ باربرداری کا کام دے گی اور سواری کا بھی حمار سے زیادہ کوئی لفظ موزوں نہ تھا پھر اسکی جسقدر صفات بتائی گئی ہیں وہ سب اس پر صادق آتی ہیں۔

نشان اول - تخرج نار من حبس سیل (پانی کے بند کرنے سے بھاپ نکلیگی) (۲) تسیر سیر مطیۃ الابل اونٹ کی چال چلیں گی (۳) صبح کو چلے گی دوپہر کو چلیگی شام کو چلیگی یعنی ہر وقت (۴) مابین حافرہ الی الحافر الاخر مسیرۃ یوم ولیلۃ۔ یعنی چلنے کے مقام سے ٹھہرنے تک منزلت کا فاصلہ ہوگا۔ چنانچہ اتنے فاصلہ پر انجن یا انجن ڈرائیور بدلتا ہے (۵) یتناول السحاب بیمینہ۔ یعنی ایسی سریع السیر کہ بادلوں کو پیچھے چھوڑ جائے۔ امامہ جبل دخان وخلفہ جبل دخان۔ چنانچہ انجن سے چلتے ہوئے جو دھواں نکلتا ہے وہ پہاڑ بن جاتا ہے (۶) مابین ...... اذنیہ اربعین باعاً۔ یعنی چالیس باع لمبا۔ ڈاک گاڑی کا طول ماپ کر دیکھ لو (۷) ایک حصے میں آگ ایک میں جل۔ یہ بھی صحیح ہے۔

ایک آریہ کے اعتراضوں کے جواب (کمیونیکیٹڈ)

سوال اول - سورہ نحل میں ہے کہ نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئی۔ اب کیا کوئی مسلمان بھائی مجھے بتلا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں ریل۔ ہوائی جہاز۔ تار۔ فوٹوگرافی۔ علم ریاضی۔ فزیالوجی۔ بیتھالوجی۔ اسٹرونمی ودیگر علوم واشیاء جدیدہ کا کیا بیان ہے اور کہاں ہے۔

الجواب - اگر معترض سیاق سباق دیکھتا تو اس کا سوال حل ہو جاتا دیکھو خدا تعالیٰ نے اسی سورۃ کے پہلے رکوع میں یہ پیشگوئی کی ہے۔ والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ ویخلق ما لا تعلمون۔ یعنی خدا تعالیٰ وہ اشیا دنیا میں پیدا کریگا کہ جن کو لوگ نہیں جانتے اور وہ ترقیات دنیا میں ہوں گی۔ جو نہ کسی نے اپنے زمانے میں دیکھی ہیں اور نہ سُنی ہیں اور یہ پیشگوئی کئی سو برس پہلے کیگئی ہے۔ لیکن جن کی آنکھوں پر تعصب کا

پردہ ہے وہ دیکھتے ہوئے نہین دیکھتے اور سُنتے ہوئے نہین سنتے۔

دوم - قرآن کریم مین آیا ہے - وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدیً ورحمۃً لقوم یومنون - اس آیت کریمہ سے صاف طور پر ظاہر ہو گیا کہ یہ کتاب ان اختلافون کو مٹانے کے لئے آئی ہے جن مین کہ وہ اختلاف کرتے تھے اور یہ ہدایت ہے اور رحمت ہے ایمان لانے والی قوم کے لئے۔

سوم - تبیاناً لکل شیٔ سے یہ مراد ہے کہ یہ کتاب ہر ایک وہ ذرائع جن سے کہ انسان راہِ راست پر چل سکتا ہے۔اور خدا تعالیٰ کو پا سکتا ہے بیان کرتی ہے یہ ٹھیکہ تو اٹھایا ہوا ہی نہین ہے کہ تمام دنیا کی باتین تبلائے بلکہ صرف ہدایت کی راہین تبلاتی ہے اور خدا رسیدہ انسان بنا دیتی ہے۔

چھارم - عربی زبان کا یہ محاورہ ہے کہ لفظ کل جب کسی عبارت مین آتا ہے تو اس کے معنے تمام دنیا کی اشیا نہین ہوتے۔جب تک کہ اس کے ساتھ اجمعون - اکتعون وابتعون نہ ملے - چون کہ اس عبارت مین کوئی لفظ الفاظ مذکورہ مین سے نہین اس لیے آپ کا اعتراض وارد نہین ہو سکتا

پانچوین - تبیاناً - کے معنے ہین بیان - اور بیان تو اسی چیز کا کیا جاتا ہے - کہ جس مین کوئی جھگڑا ہو اور وہ صاف طور پر بیان نہ ہو - تو معلوم ہُوا کہ یہ کسی خاص غرض کے لئے لفظ ہے پس وہ غرض وہی ہے جس کو مین اشارتاً بیان کر آیا ہون یعنی وہ ان اختلافون کو مٹانے والی ہے - جن مین کہ لوگ اختلاف کرتے تھے۔

اعتراض ۲۲ - واذا اخذنا میثاقکم ورفعنا فوقکم الطور - اس پر معترض نے یہ اعتراض کیا ہے کہ جب لیا ہم نے تم سے اقرار اور جڑ سے اُکھاڑ کر کوہ طور کو ہم نے تمہارے سر پر کھڑا کر دیا۔

الجواب - اول تو ہمین معترض یہ تبلا دے کہ اُکھاڑ دینا کس لفظ کے معنے ہین اگر کہو کہ اذ نتقنا الجبل سے - تو سُنو کہ نتقنا کے معنے زعزعنا کے ہین یعنی ہلا دیا ہم نے (قاموس) دوسرے مسلم مین یہ حدیث آئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہین جا رہے تھے تو آپ کے سامنے پہاڑ آ گیا تو فرمایا دذم انا الجبل - پس ان تمام قرائن سے ثابت ہو گیا کہ بنی اسرائیل اس وقت پہاڑ کے دامن مین نیچے بیٹھے تھے۔

اعتراض ۲۳ - حتی اذا بلغ مغرب الشمس وجدھا تغرب فی عین حمئۃ - اس پر معترض نے یہ اعتراض کیا ہے کہ کیا مسلمان اب بھی قرآن شریف کی اس سائنس کو مانتے ہین کہ سورج کیچڑ مین ڈوبتا ہے۔

الجواب - یہ بالکل غلط بات ہے اس کو ہرگز کوئی مُسلمان نہین مانتا بلکہ یہان پر تو خدا تعالیٰ ایک شخص کی بات نقل کرتا ہے کہ وجدھا - کسی شخص نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ کسی کیچڑ والے چشمہ مین ڈوبتا ہے دوسرے یہ بات ہے کہ جب ہم کسی سمندر یا دریا یا جھیل پر کھڑے ہوتے ہین تو ہمین سورج اس سمندر یا جھیل یا دریا یا کسی جنگل مین ڈوبتا نظر آتا ہے تو کیا ہم اس کے یہ معنے سمجھین گے کہ وہ واقع مین ان جگہون مین ڈوبتا ہے ہرگز نہین ہرگز نہین جو ایسا کہتا ہے وہ صریحاً غلطی کرتا ہے اور بے وقوفی کرتا ہے ایسے ہی مطلع الشمس سے مراد ہے مشرق۔

اعتراض ۲۴ - قرآن شریف کے سورہ انبیاء رکوع ۲ مین ہے اولم یرالذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقناھما - یعنی کیا نہین دیکھا کافرون نے کہ سب آسمان اور سب زمینون کے منہ بند تھے پس کھولا ہم نے انہین کیا مسلمان تبلا سکتے ہین کہ آسمان کیا چیز ہین اور ان کے عقیدہ کے مطابق کتنے ہین اور کہان ہین کس چیز سے بنے ہین کیا مسلمان آسمانون زمینون کے منہ کا پتہ تبلا سکتے ہین اور وہ کب بند تھے اور اللہ نے کن کافرون کے روبرو کھولے۔

الجواب - معلوم ہوتا ہے کہ معترض عربی بالکل جانتا ہی نہین اور اس کے محاورہ سے بالکل ناواقف ہے اس نے کہان سے نکالا ہے کہ ان کے منہ بند تھے اور اس نے مُنہ کے معنے کس لفظ سے لئے ہین اصل مین رتقا کے معنے (سدا) کے ہین فتق السماء - یعنی آسمان بارش نہین برساتے تھے تو برسانے لگے - وتق الارض یعنے زمین کچھ نہ اگاتی تھی تو اوس نے نباتات پیدا کئے - حضرت عباس نے اس محاورہ کو اپنی کلام مین بولا ہے فتقت السماء بالغیث و فتقت الارض بالنبات - یہ محاورہ عربی زبان مین بولا جاتا ہے جس کو قریباً قریباً معمولی عربی دان بھی جانتا ہوگا۔

اعتراض ۲۵ - بلغت القلوب الحناجر - معترض نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ دل تو ایک گوشت کا لوتھڑا ہے جو کسی طرح گلے تک پہونچ ہی نہین سکتا اور اگر کوئی اس کو جگہ سے کاٹ کر ٹھونسنا چاہے تو بھی اس کا گلے مین آنا ناممکن ہے پھر مُسلمان تبلائین کہ زندہ آدمیون کے دل کیسے گلون مین آ گئے کیا یہ قرآن کی بات جھوٹی نہین - اور مبالغہ آمیز نہین۔

الجواب - یہ اعتراض دیدہ و دانستہ لوگون کو غلطی مین ڈالنے کے لئے کیا گیا ہے - ورنہ اس قسم کے محاورے ہر زبان مین پائے جاتے ہین - چنانچہ جب کسی کو کوئی تنگ کرے تو کہتے ہین کہ تو نے ہمارا ناک مین دم کر دیا - اب وہ شخص کس قدر بیوقوف ہے جو اس کے لفظی معنے لیکر یہ اعتراض شروع کر دے کہ اگر دم ناک مین آ گیا تو پھر بولتے کس طرح ہو - اسیطرح کلیجہ کو آ گیا بھی ہندستان مین بولتے ہین اور معترض خوب سمجھتا ہے کہ کس موقعہ پر بولتے ہین

اعتراض ۲۶ قرآن سورہ بقر رکوع ۸ مین ہے - لقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین - اب ہم مسلمانون سے پوچھتے ہین کہ کیا دراصل یہ واقع سچ ہے؟

الجواب - اصل بات یہ ہے کہ یہودیون کے پاس رسُول آتے رہے اور وہ ان کی جناب مین گستاخیان کرتے رہے آخر اپنی گستاخیون اور نافرمانیون کی پاداش مین ذلیل و خوار ہوئے چنانچہ خدا تعالیٰ اپنی پاک کتاب مین فرماتا ہے - ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباؤا بغضب من اللہ وذلک بانھم کانوا یکفرون بایٰت اللہ ویقتلون النبیین بغیر الحق ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون - یعنی ان پر ذلت و مسکنت لپیٹ دی گئی اور وہ الٰہی غضب مین آ گئے کیونکہ اونھون نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کی - پس اس بنا پر ان کو ذلیل بندر کہا گیا دوسری جگہ ایک اور آیت اس کی تشریح کرتی ہے جہان پر خدا تعالیٰ کافرون کو مخاطب کرتا ہے - اولٰئک کالانعام بل ھم اضل سبیلاً - کہ یہ لوگ جانورون سے بھی گمراہ ہین پس فی الواقعہ وہ بندر نہین ہو گئے تھے - دوسرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - جن قومون کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا ہے یا عذاب دیا ہے ان کی نسل باقی نہین رہی اور تفسیر ابن جریر مین مجاہد رئیس المفسرین سے مروی ہے کہ وہ حقیقتاً بندر نہین بنائے گئے بلکہ خداوند کریم نے اون کے دلون کو ایسا مسخ کر دیا کہ وہ وعظ و نصیحت اور زجر و تنبیہہ کو نہ سمجھتے تھے پس اس صورت مین ان کو بندرون کے ساتھ تشبیہہ دینا منظور ہے - جیسے کہ اس شعر مین ہے - شعر

اذا انت لم تعشق ولم تدر ما الھویٰ
فکن حجراً من یابس الحجر جلمدا

ترجمہ - جب تو عاشق نہ ہو اور محبت نہ جانتا ہو - پس تو سخت خشک پتھرون سے ایک پتھر بن جا - وہ حقیقی بندر ہرگز نہین بنائے گئے تھے بلکہ یہان پر ذلت و حقارت مین بندرون سے تشبیہہ دینی مقصود ہے - جیسا کہ خاسئین اور نکالا لما بین یدیھا وما خلفھا - سے ظاہر ہے اس لئے کہ سوائے عقلمندون کے اور اشیاء کی جمع ی ون اور و ون والی جمع نہین آتی ہے اور یہان پر خاسئین جمع ی اور ن کے ساتھ آئی ہے - جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ بعد اس سزا کے بھی انسان ہی رہے تھے اور نکالاً سے اس لئے کہ خداوند کریم اس واقعہ سزا کو حاضرین

میں آئندہ والوں کے لئے دہشت انگیز اور عبرت انگیز امر ہو رہا ہے اور ظاہر ہے کہ ان کی ظاہری صورتوں کا مسخ ہو کر مرجانا غائبین کے لئے ہرگز موجب عبرت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ تب ہو سکتا ہے کہ وہ خود بھی رہیں اور یہ سزا بھی باقی ان پر رہے اور فرمایا کہ اس سزا کی پوری تفصیل سورہ مائدہ اور سورہ اعراف کی آیتوں میں ہے۔ جہاں پر ان کے بندر بنانے کے ذکر کے بعد ان کے احوال بیان فرمائے ہیں اور وہ احوال انسانوں کے ہیں نہ حقیقی بندروں کے اور وہ یہ ہیں۔ سورہ مائدہ۔

قل ھل انبئکم بشر من ذالک مثوبۃ عند اللہ من لعنہ اللہ وغضب علیہ وجعل منھم القردۃ والخنازیر وعبد الطاغوت اولئک شر مکانا واضل عن سواء السبیل واذا جاؤکم قالوا اٰمنا وقد دخلوا بالکفر وھم قد خرجوا بہ واللہ اعلم بما کانوا یکتمون وتریٰ کثیرا منھم یسارعون بالاثم والعدوان واکلھم السحت لبئس ما کانوا یعملون۔ پس یہاں پر پہلے ان کے بندر اور خنازیر اور بُت پرست بننے کا ذکر ہے اور پھر آیا ہے کہ جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر کے ساتھ آئے اور کفر کے ساتھ نکلے اور جو کچھ وہ پوشیدہ رکھتے ہیں اون کو اللہ خوب جانتا ہے۔ پھر فرمایا کہ تم اون میں سے بہتوں کو دیکھتے ہو۔ گناہ اور عدوان اور حرام خوری میں جلدی کرتے ہیں۔ اور بہت بُرا کرتے ہیں کیونکہ لوگ اور یہود کے علماء اون کو گناہ کی باتوں اور حرام خوریوں سے منع نہیں کرتے ضرور بہت بُرا کرتے ہیں۔

اعتراض ۸۔ قرآن سورہ نساء کی ۲۲ رکوع میں ہے کہ وماقتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم۔ حالانکہ عیسیٰ کو صلیب پر چڑھایا گیا اور قرآن اس سے صاف منکر ہے اور مسلمان بائبل اور قرآن دونوں کو مانتے اور جانتے ہیں تو اب ہیں بتلائیں کہ دونوں میں سے کون سچا اور کون جھوٹا ہے اگر کہو کہ قرآن سچا ہے تو اس کا ثبوت دو۔

الجواب۔ اوّل تو ہم معترض سے یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ پہلو یہ ثابت کرے کہ آیا انجیل بھی کوئی خدائی کتاب ہے یا نہیں اگر وہ کتاب ہے تو کیا اس کو سابق محققین نے مانا ہے یا نہیں پھر کیا وہ اصلی اور وہی کتاب ہے جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی ہے اور اس کے کتاب ہونے کا کیا ثبوت ہے جبکہ اس کے نام بمعنے بشارت ہی سے ظاہر ہے کہ وہ چند ایک پیشگوئیاں تھیں۔ پھر تمام مسلمان بالاتفاق محرّف و مبدّل مانتے اور جانتے ہیں اب اس کا کیسے اعتبار کیا جاوے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ نے جب دعوے کیا اور ان چند ایک پیشگوئیوں کو بیان کیا۔ تو یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی اور بہت جھٹلایا۔ اور انھوں نے یہ معیار قائم کیا کہ جو نبی صلیب پر چڑھایا جاوے وہ لعنتی ہوتا ہے۔ پس عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھائے گئے۔ اور یہودیوں نے اپنے معیار کے مطابق اون کو جھوٹا اور لعنتی قرار دیا۔ اب اس طرف سے عیسائیوں کو فکر ہوئی کہ ہمارا نبی اب لعنتی موت مارا جاتا ہے اس لئے عیسائی کہتے ہیں کہ وہ سولی پر تو چڑھایا گیا ہے اور مارا بھی گیا ہے لیکن پھر تیسرے دن زندہ ہوگیا اور اس کی ہڈیاں نہیں توڑی گئیں اور قبر میں سے نکل کر تیسرے روز کہیں چلا گیا۔ خدا تعالےٰ ان دونوں قوموں کی تردید میں فرماتا ہے کہ تم دونوں غلط کہتے ہو وہ نہ تو قتل کیا گیا اور نہ ہی سولی پر مارا گیا۔ ولکن شبہ لھم۔ لیکن ان کو ایسا شبہ گذرا کہ وہ مارے گئے ہیں۔ صلیب پر مارے جانے کے یہ معنے ہیں کہ جب کسی صاحب کی ہڈی بھی توڑی جاوے لیکن حضرت عیسیٰ ؑ کی صلیب کی ہڈی نہیں توڑی گئی۔ پس اس سے صاف طور پر ظاہر ہو گیا کہ وہ شبیہ بالمصلوب بنائے گئے اور صرف زخمی ہو کر بچ گئے اور انجیل کے مشترک واقعات بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

عبید اللہ بن حافظ غلام رسول وزیرآبادی طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان

محنت کرکے کھاؤ

میرے بھائیو! دیکھو میں تم سب سے چھوٹا ہوں اور شاید آپ لوگوں کے خیال میں کم عقل بھی۔ مگر ایک دردمند آواز سمجھ کر اپنے چھوٹے بھائی کی ایک عرض سن لو اور وہ یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرکے اور بازوں سے محنت کرکے کھانے اور پہننے میں دین و دنیا کی بھلائی اور بہتری ہے کیونکہ میں نے سنا ہے کہ ہمارے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کو نہایت بُرا جانتے تھے اور مزدوری کرنا بہت بہتر ہے بہ نسبت مانگ کر کھانے کے۔ ایک حدیث میں نے سنی ہے کہ ایک صحابی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے حضرت نے اپنے ہاتھ سے اون کو کلہاڑی تیار کرکے دی کہ جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچ کر کھاؤ۔ جو کہ حلال اور پاکیزہ ہے۔ غرضیکہ مزدوری کرنا کوئی ذلت کی بات نہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ آجکل شریف بیکار لوگ نکمے رہنے کے سبب بہت ذلیل و خوار ہیں اور مستری لوہار اور بڑھئی اور کفش دوز بہت اعلےٰ رتبوں پر اور دولتمند ہیں اور انہی شریف خاندانوں کو صدقہ و خیرات دیتے ہیں۔ غرضیکہ پیارے بھائیو۔ ہنر سیکھو اور کماؤ اور دو اور دلاؤ۔ عزت بھی اسی میں ہے اور شرافت بھی اسی میں ہے۔ دین و دنیا بھی اسی میں ہے کیونکہ تمہارے پاس پیسہ ہوگا۔ تو بھوکے کو کھانا کھلاؤگے۔ ننگے کو پہناؤگے۔ غریبوں کی حاجتیں پوری کروگے۔ تو ستر گنا بلکہ اسّی گنا ثواب حاصل ہوگا جس سے جنّت کے وارث بن جاؤگے۔ دیکھو ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کئی لاکھ آدمیوں کے پیر ہیں مگر اپنی طبابت سے کمایا ہوا کھاتے اور پہنتے ہیں۔ سو ہم کو بھی چاہیئے کہ ان کی تقلید کریں۔ اپنے ہنر سے کمائیں کھائیں اور پہنیں کھلائیں اور پہنائیں۔ فقط

رشید احمد طالب علم جونیر سپیشل کلاس قادیان (عمر ۱۱ سال)

نواب پلیس لاہور۔ ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء

مکرم بندہ جناب اڈیٹر صاحب!

مجھے ایک چٹھی اور ایک اعلان حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب صاحب سلسلہ احمدیہ از قادیان موصول ہوئے ہیں جن کی نقل بجنسہ اخبار میں شائع کرنے کی غرض سے بھیجتا ہوں امید ہے کہ آپ ان کو بہت جلد پبلک کی آگاہی کے لئے شائع فرما کر مشکور فرماویں گے۔ فتح علی خان۔

نقل چٹھی۔ از قادیان۔ ۲۷ فروری ۱۹۱۱ء

مکرم معظم جناب نواب صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسا کہ میں نے پہلے جناب کو لکھا تھا۔ مجھے اسلامی یونیورسٹی کی تجویز کے ساتھ پوری ہمدردی ہے میں خود اس فنڈ میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہزار روپیہ دونگا اپنی جماعت کی شمولیت کے لئے میں نے ایک اعلان شائع کردیا ہے جسکی نقل ارسال خدمت ہے۔ والسلام۔ دعاگو۔ نورالدین

نقل اعلان

اعلان ضروری

متعلق

تکمیل تجویز محمڈن یونیورسٹی کو

چونکہ اس وقت ایک عام تحریک اسلامی یونیورسٹی کی ہندوستان میں قائم کرنے کے لئے ہو رہی ہے اور بعض احباب نے یہ دریافت کیا ہے کہ اس چندہ میں ہمیں بھی شامل ہونا چاہیئے یا نہیں۔ اس لئے ان سب احباب کی اطلاع کے لئے جو اس سلسلہ میں شامل ہیں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اگرچہ ہمارے اپنے سلسلہ کی خاص ضروریات بہت ہیں اور ہماری قوم پر بہت بوجھ چندوں کا ہے تاہم چونکہ یونیورسٹی کی تحریک ایک نیک تحریک ہے اس لئے ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے احباب بھی اس تحریک میں شامل ہوں۔ اور قلمی قدمی۔ سخنی۔ زری مدد دیں۔

دستخط

نورالدین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

صدائے ناصر

اما بعد جملہ احباب پر واضح ہو کہ یہ زمانہ ایسا ہے کہ اس مین مُردے بھی زندہ ہو گئے ہین اور تم تو زندہ رسُول زندہ کتاب کے پیرو ہو اور تمہارا امام مسیح و مہدی ہے تمہین بطریق اولیٰ زندہ دل اور ہشیار ہونا اچھا ہے دیکھو زمانہ جاگ رہا ہے اور ہزارون برس کی مری ہوئی قومین بیدار ہو رہی ہین ۔ ہندو بُت پرستی چھوڑ کر توحید کے دعوے دار ہو گئے ہین اور تمہاری کوشش یعنی سے تھوڑے بہت توحید آلہی پر قائم ہوئے ہین عیسائی قومین تثلیت کو ترک کر رہی ہین اور حضرت عیسیٰ کی خدائی تزلزل مین ہے ۔ غرضیکہ ہر طرف توحید کا ڈنکہ بج رہا ہے اور علم کی ندیان بہ رہی ہین ۔ ترقی کا جوش دنیا مین پھیل رہا ہے اس کا سبب تمہارے امام کی آمد ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نور نازل ہُوا اور جب نور آتا ہے تو ظلمت ضرور دُور ہو جاتی ہے ۔ لہذا اس نور توحید اور نور علم کے اصلی وارث تمہین ہو ۔ تم پر یہ فضل کی بارش بالخصوص ہوئی ہے گو کہ اور لوگون نے بھی اس سے بقدر اپنی لیاقت اور حوصلہ کے فائدہ اٹھالیا ہے چون کہ رُوح بغیر جسم کے قائم نہین رہ سکتی یہ تجربہ اور مشاہدہ کی بات ہے ۔ لہذا پہلے جسم کے لئے ہر چیز مُہیّا ہوتی ہے پھر رُوح کی باری آتی ہے پہلے جسم انسانی بنتا ہے پھر اس مین رُوح پھونکی جاتی ہے ۔ اسی طرح اس زمانہ مین پہلے انگریز دنیا کی اصلاح کے لئے دور دراز ملک سے آئے پھر امام وقت پیدا ہُوا تاکہ اس پُرامن سلطنت کے زیر سایہ اپنے مشن کو رونق دے اور لوگ امن و عافیت سے خدا کے سلسلہ مین ہون اور کوئی ظالم اور جابر لوگون کو اس سلسلہ مین آنے سے نہ روک سکے اب ترقی کے آثار چار جانب عیان ہو رہے ہین اور اسی کا ایک یہ بھی کرشمہ ہے کہ ۱۹۱۱ء مین مسلمانون کو یونیورسٹی کا خیال پیدا ہُوا اور ہز ہائینس آغا خان صاحب بالقابہ جیسے معزز ..... اس کے حامی اور سرپرست بنے اور چند روز مین بیس لاکھ روپیہ مسلمانون نے ہاتھون ہاتھ جمع کر لیا ہے اُمید ہے کہ ایک کروڑ روپیہ اس کام کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ جمع ہو جاویگا ۔ غور کرو کہ کجا مسلمانان ہند اور کجا کروڑ روپیہ ترقی علم کے لئے جمع کرنا مین یہ نہیں کہتا کہ مسلمانان ہند کنگال ہین ان کے پاس روپیہ نہین ہے بے شک روپیہ تو تھوڑا بہت ان کے پاس ہے ۔ مگر ترقی دین و دنیا کے لئے نہین بلکہ عیش و آرام کے لئے ۔ بدفعالیون کے لئے ۔ بے جا فیاضیون کے لئے ناچ رنگ کے لئے اسوقت سے پہلے بھی کبھی (تیرہوین صدی سے لیکر آج تک) مسلمانون نے کوئی کام نیک اتفاق اور محبت سے کیا تھا یہ ہمارے امام کی برکت ہے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو یہی کہینگے کہ یہ سب کچھ اسی امام عالی مقام کا طفیل ہے پھر تم خود سوچو کہ غیرون نے جب اس کی آمد سے اس قدر فائدہ حاصل کیا تو تم جو اوس کے بچّون کی طرح ہو کیون پیچھے رہو تم بھی کوشش پر کمر باندھو ۔ قادیان جو تمہارا مرکز ...... ہے اس کو آباد کرنے مین سرگرمی دکھاؤ اور جو جو کام وہان ادھورے پڑے ہین اون کو پورا کرو ہائی سکول کی عمارت ابھی شروع بھی نہین ہوئی ۔ لوگ یونیورسٹی کے لئے روپیہ بہم پہونچا چکے ہین تم نے ہائی سکول کے لئے بھی سرمایہ جمع نہین کیا ۔ افسوس!

اس وقت میرا مطلب ... آپ صاحبون کو تکلیف دینے اور بھی ایک کام کے لئے کچھ مانگنا ہے اور اوپر کی کل تحریر بطور تمہید کے تھی وہ کام قادیان کے مہاجرین کے لئے چند مکان بنانے ہین جن کے لئے مجھ پریشانی ہے اور میرا دل دردمند ہے قادیان مین دین سیکھنے کے لئے لوگ آتے ہین بعض اون مین سے یہین رہ جاتے ہین کچھ تو ان مین سے مجرد ہوتے ہین اور کچھ اون مین سے بیوی بچہ بھی ہمراہ رکھتے ہین مجردون کے لئے تو مہمان خانہ ہے لیکن عیالدار اور مہاجرین کے لئے کوئی سامان نہین وہ بیچارے تکلیف بھگت رہے ہین اللہ نے اپنے فضل سے ان کی مدد کے لئے مجھے منتخب فرما دیا ہے اور میرے دل مین اون کے لئے سچا جوش بخشا ہے اس لئے مین پارہ کی طرح بے قرار رہتا ہون اور ایک عاشق کی مانند سرگردان پھرتا ہون اے احمدی قوم تمہاری آنکھون مین سر آغا خان صاحب بالقابہ سے کم نہین ہے ساری مسلمان قومون نے ان کا ارشاد مان لیا اور متفرق فرقون نے بغیر چون وچرا روپیہ دینے کا وعدہ کر لیا ۔ حالانکہ وہ آپس مین بالکل جُدا جُدا ہین لیکن تم ایک امام کے سلسلہ مین ہو ایک خلیفہ کے ماتحت ہو ۔ مین تمہارا روحانی بزرگ ہون تم مجھے اس نیک کام مین مدد دو اور دس ہزار روپیہ جو تمہارے نزدیک ایک ادنیٰ رقم ہے بہم پہونچا دو تاکہ یہ ضعفاء آباد ہو کر تمہین دعائین دین اور اللہ تعالےٰ تمہین اس نیک کام کا اجر بخشے اور دین و دنیا مین آباد و شاد فرمائے نواب محمد علی خان صاحب نے ایک قطعہ زمین دار الضعفاء کے لئے عطاء فرمایا ہے جس مین ۲۲ مکان طیار ہون گے اللہ تعالیٰ انہین دین و دنیا مین کامیاب کرے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک مکان بنا دینے کا وعدہ فرمایا ہے ایک مکان کا روپیہ اس عاجز کے پاس جمع ہے اب کل بیس مکانون کے واسطے روپیہ درکار ہے اور اندازاً ہر مکان پر تین سو خرچ ہوگا اس حساب سے چھ ہزار روپیہ اور مطلوب ہے اگر ہر ایک جماعت تین تین سو روپیہ عنایت فرماوے تو جھٹ پٹ یہ کام اسی سال مین پُورا ہو جاوے ۔ اصل مین ہماری نظر تو خدا تعالےٰ ہی پر ہے وہی اس کام کو پورا کریگا اور جس پر اس کے کرم کی نظر ہوگی اس کے دل کو اس کار خیر کے لئے کھول دیگا مضمون لکھنا بظاہر ہمارا کام ہے لیکن اس مین تاثیر ڈالنا اسی مالک الملک کا کام ہے ۔

اس عاجز نے ایک نظم بھی امداد دار الضعفاء کے لئے لکھی تھی جو ۲۳ فروری ۱۹۱۱ء کے بدر مین اور ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء کے الحکم مین چھپ چکی ہے اس سے بعض احباب کو کچھ تاثیر ہوئی ۔ دلی سے ایک دوست کی بیوی اور بیٹی نے مبلغ پندرہ روپیہ فوراً ارسال کئے ۔ احباب سے التماس ہے اپنے گھرون مین بھی اس نظم کو سُنا دین ۔ عورتین نرم دل ہوتی ہین ۔ اُمید کہ اپنے نانا صاحب کی پریشانی پر رحم کرین گی اور ضعفاء کو آباد کر کے خود بھی دونون جہان مین آباد و شاد ہو نگی اور ان کی اولاد و مال مین اللہ تعالیٰ برکت عطاء فرماویگا ۔

وافوض امری الی اللّٰہ ان اللّٰہ بصیر بالعباد حسبی اللّٰہ

ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر

میر ناصر نواب - ۲ مارچ ۱۹۱۱ء - قادیان

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے اس جمعہ کے خطبہ مین سورہ السجدہ کے پہلے رکوع پر وعظ فرمایا جس مین آپ نے بتایا کہ فطرت انسانی بمنزلہ آئینہ کے ہے ۔ آئینہ مین جیسا عکس پڑتا ہے ویسا نظر آتا ہے اسی طرح اگر انسان انبیاء کی تعلیم کا متبع ہو ۔ تو نیک ہے ۔ اگر بُرون کی صحبت مین رہے تو پھر بُرا ۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ نیکی پھیلے ۔ چنانچہ اس کی طرف ہمیشہ ایسے لوگ ہی مبعوث ہو کر آتے ہین ۔ جو خلق اللہ کو نیکی کی ہدایت کرتے ہین کبھی کسی نے نہین سنا کہ کوئی شخص خدا سے مبعوث ہونے کا مدعی ہو اور کہے کہ مین گمراہی پھیلانے کے لئے آیا ہون پھر جو بُرے ہین اون کو روکنے کے لئے خدا تعالیٰ کے عذاب دنیا مین بھی آتے ہین ۔ شریر تو عذاب کے وقت توبہ کرتا ہے ۔ اور نیک عذاب سے پہلے ڈر جاتا ہے اور یہ بھی ایک لطیفہ ہے کہ جب گورنمنٹ سے اعلان ہو کہ چور پکڑے جاوینگے ان کو سزا دی جائے گی ۔ تو چور تو شوخی دکھلائین ۔ مگر جو نیک

ین وہ اور بھی ڈرین اور اپنی اصلاح کرلین جب عذاب الٰہی آتا ہے تو بدشوخی دکھلاتے ہیں۔ مگر نیک اور بھی ڈرتے اور اپنی اصلاح کرلیتے ہین۔

تب یردن کو عذاب دیا جاتا ہے اور وہ اس عذاب سے نکلنے کے لئے بہت ہی ہاتھ پاؤن مارتے ہین۔ مگر کچھ پیش نہین جاتی چنانچہ طاعون سے ہر سال اس کے لئے کمیٹیان ہوتی ہین کبھی سمجھا جاتا ہے جو ہے پھیلاتے ہین کبھی پسو۔ کبھی یہ سمجھتے ہین کہ آبادی سے باہر ل جائین تو محفوظ رہ سکتے ہین۔ مگر ہر سال کا تجربہ عبث جاتا ہے عون اپنی شدت مین بڑھ رہا ہے۔ اس عذاب سے بچنے کا ایک ہی یہ ہے۔ وہ حقیقی خشوع و خضوع اور خدا کی فرمانبرداری ہے۔

دیکھو جس ملک مین امن ہو اور رعایا اپنے بادشاہ کی تابع ہو تو اس پر وہی بادشاہ چڑھائی نہین کرسکتا۔ جب ایک کمزور ناقص ہونے والے انسان کا یہ حال ہے۔ تو خداوند زمین و آسمان جو ارحم الراحمین ہے اور علیم و حکیم ہے آس نے جو اپنی فوجین بھیجی ہین ن سے یقین ہوتا ہے کہ دنیا نے بغاوت کی ہے جس کے رنے کے لئے یہ فوج کشی ہے۔ اس وقت خدا کی فوجین کرچکی ہین پس قبل اس کے کہ وہ فوجین تمہارے محلون پر ی جانون پر حملہ کرین تم خدا سے صلح کرلو۔ اور اپنے تئین اس الہ کردو۔ اور اس بکرے کی مانند ہو جاؤ جو ذبح ہونے کے لک کے قدمون مین گر پڑتا ہے۔ کیونکہ خدا دو متین کسی نہین کرتا۔ دیکھو مشہور ہے کہ جب شیر کے سامنے آدمی اپنی نیچے گرادے۔ تو وہ اس پر حملہ نہین کرتا جب ایک ناداں ان جس کی زیست کا مدار اپنے شکار کے کھانے پر ہے۔ بھی رحم کرتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے۔ تو کیا خدا تعالیٰ جو تمہین لی بخشنے والا ہے اور جسے تمہارے ہلاک کرنے سے کچھ فائدہ ن کیا وہ تمہین مار دیگا۔ ہرگز نہین۔ جب تم اپنے مین بچگی پیدا ہوگے تو پھر تمہارا مالک نہین توڑے گا۔ برتن وہی توڑتا ہے جو کچا ہو۔

یہ وہ زمانہ ہے جسکی نسبت اذا الجحیم سعرت و اذا الجنۃ ازلفت کی پیشگوئی ہے۔ جہنم رطاعون) بھڑکائی گئی ہے۔ تو جنت بھی قریب کی گئی ہے۔ تم جنت کے وارث بننے کی کوشش کرو۔ تم اس آیت کے مصداق نہ بنو۔ ومن اظلم ممن ذکر بایات ربہ ثم اعرض عنہا۔ بلکہ تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا و طمعا کے مطابق اپنا طرز عمل رکھو۔ اللہ تعالیٰ تمہین توفیق دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انصار اللہ

میرے اشتہار من انصاری الی اللہ کے جواب مین چند دوستون کی آواز آئی ہے۔ جو کہ بڑی خوشی سے اس انجمن کے ممبر بننا چاہتے ہین لیکن اکثر احباب بلا استخارہ کے اپنا نام شامل کروانا چاہتے ہین اور زور دیتے ہین کہ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست مین ایسے اصحاب کو اور ان کے ہم خیال و دیگر دوسرے احباب کو اطلاع دیتا ہون کہ سات دفعہ استخارہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ استخارہ ہمیشہ کار خیر مین ہی ہوتا ہے استخارہ کے معنے مین خیر طلب کرنا بس یہ کیونکر ممکن ہے کہ بُرے کام مین انسان اللہ تعالیٰ سے خیر کا طالب ہو۔

تو نیک کام ہی ہین جن کے متعلق اللہ تعالیٰ سے انسان نیکی کا طالب ہوتا ہے اور درمیانی مصیبتون اور بلاؤن سے نجات مانگتا ہے اور دوسرے استخارہ کی شرط سے استقلال کی آزمائش بھی منظور ہے۔ لعض دوست ایسے بھی ہین جن کو استخارہ پر زور دیا گیا تو وہ چند دن کے بعد تھک گئے۔ اور سات دفعہ استخارہ نہ کرسکے اور اس پر انجمن مین شامل ہونے سے رہ گئے۔ پس استخارہ کا ہونا بڑا ضروری ہے۔ اور آیندہ جو احباب اس انجمن کی ممبری کی درخواست کرین وہ اول سات دفعہ استخارہ کرکے مجھے اطلاع دین۔

اس جگہ مین ان دوستون کی غلطی بھی دور کرنا چاہتا ہون جن کا خیال ہے کہ استخارہ پر خواب بھی ضرور آنی چاہیئے۔ بلکہ استخارہ سے خواب کا کوئی تعلق نہین۔ استخارہ تو ایک دعا ہے کہ الٰہی اگر یہ کام میرے لئے مبارک ہے تو مجھے اس کے کرنے کی طاقت دے۔ اور اگر برا ہے۔ تو مجھے اس سے روک دے اور اس کے بعد جو کچھ دل مین آئے وہ کرے۔ ضروری نہین کہ خواب ہی آئے۔

اس وقت تک کے درج شدہ ممبرون کی فہرست درج ذیل کرتا ہون تاکہ وہ ایک دوسرے سے آگاہ ہوجاوین۔

۱۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب قادیان ضلع گورداسپور
۲۔ حافظ روشن علی صاحب " " " "
۳۔ منشی احمد دین صاحب۔ اپیل نویس۔ گوجرانوالہ۔
۴۔ منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک قلعہ میگزین فیروزپور
۵۔ شیخ عبدالرحمان صاحب نومسلم لاہوری۔ قادیان (گورداسپور)
۶۔ سید صادق حسین صاحب مختار عدالت۔ اٹاوہ
۷۔ شیخ غلام احمد صاحب واعظ۔ قادیان (گورداسپور)
۸۔ میان خدا داد صاحب سائیدار۔ میول کورنمبر ۳۳ کراچی چھاونی

علاوہ ان احباب کے چند اور دوست استخارہ مین مشغول ہین۔ آخر مین مین اپنے دوستون کو اس انجمن کی نسبت حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے سے اطلاع دیتا ہون کہ آپ نے اسے کس قدر پسند فرمایا ہے۔ جب میرا مضمون بدر مین چھپا تو آپ نے باوجود بیماری کے شروع سے لے کر آخر تک اسے پڑھا اور آخر مین مجھ سے فرمایا کہ "مین بھی آپ کے انصار اللہ مین شامل ہون"۔ میرے خیال مین ایک پیرا پنے مریدین کے کسی کام پر ان سے زیادہ پُرزور الفاظ مین پسندیدگی کا اظہار نہین کرسکتا۔ ورنہ خادم مخدوم کا کیا مقابلہ ہوسکتا ہے۔ مین نے یہ الفاظ اس لئے درج کئے ہین کہ تا میرے احباب اس بات کا یقین رکھین کہ ہم خدا کے فضل سے کسی فضول کام کے درپے نہین ہین۔

والسلام۔ خاکسار مرزا محمود احمد۔ قادیان

بسم الله الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم الله ببدر وانتم اذلة

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی عہ

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیحِ وقت مہدی ہم مجدد

(جلد ۱۰) ۱۴ - ربیع الاول سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیة والسلام مطابق ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۳ چیت سنہ ۱۹۶۷ (نمبر ۲۰)

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

۱۲ - ربیع الاول ۱۳۲۹ھ

لاہور کے پیسہ اخبار نے جو تحریک عید میلاد کے بارے میں کی تھی۔ کہ اس روز تمام مسلمان نہائیں دھوئیں عید منائیں اس کا ذکر حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اسلام میں تو صرف دو ہی عیدیں شارع اسلام علیہ السلام نے مقرر فرمائی ہیں یا جمعہ کا دن ہے۔
اس روز نہ تو مدرسہ احمدیہ (دینیات) میں تعطیل ہوئی ہے۔ نہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اس تقریب کی وجہ سے بند ہوا۔ اور نہ کوئی یہاں لکچر وغیرہ ہوا۔ یہ طرز عمل دوسرے احمدیوں کے لئے بمنزلہ اسوۂ حسنہ ہے۔ دراصل اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ کہ اس پر عمل کرنے سے نہ تو امن میں خلل آتا ہے۔ نہ کوئی فساد برپا ہوتا ہے۔ میں نے کئی اخباروں میں یہ خبر پڑھ کر تعجب کیا۔ کہ امسال بارہ وفات اور ہولی دونوں ہار اکٹھے ہیں خدا خیر کرے۔ مسلمان جو کچھ بارہ وفات کے دن چراغان کرتے ہیں۔ کیا یہ کوئی اسلامی مسئلہ ہے؟

چودھوان رکن

صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں میں سے ایک ممبر کی جگہ خالی تھی کیونکہ صاحبزادہ میرزا محمود احمدؐ صاحب تو پریزیڈنٹ ہیں اور حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب امیرالمومنین۔ اس لئے صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر احمدؐ صاحب منتخب کئے گئے۔ جو نہایت ہی قابل مسرت بات ہے صاحبزادہ صاحب کی طبیعت معاملہ فہم اور متین واقع ہوئی ہے اس لئے یہ ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ اللہ مبارک کرے۔

طریقِ معرفت

کسی بزرگ کا شعر ہے ؎ راہ حق ہرگز نیابی تا نگیری چار ترک۔
ترک دنیا۔ ترک عقبیٰ۔ ترک مولیٰ ترک ترک

اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک روز جو فرمایا۔ اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں یہ ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنے مولیٰ سے ایسی محبت کرے ایسے تعلقات بڑھائے کہ دنیا جو نام ہے خواہشات نفسانی کا۔ اور تتبع حرص و ہوا و رسم و رواج کا اسے ترک دے پھر یہاں تک محبت بڑھائے کہ بالفرض اگر اسے یقین دلایا جاوے۔ کہ عاقبت میں تجھے حور و قصور و جنت نہیں ملیں گے تو بھی اس کی محبت میں کچھ فرق نہ آوے بلکہ یوماً فیوماً آگے ہی بڑھتا جاوے یہاں تک کہ اگر وہ یہ بھی سنے کہ تمہارا مولیٰ بھی تجھے نہیں ملیگا تو بھی اس کی ہمت پست نہ ہو اور ہار کر چھوڑنے کا خیال نہ کرے بلکہ اس ترک کو بھی ترک کر دے۔

عثمان بن مظعونؓ

ایک مشرک کی حفاظت (پناہ) میں تھے آپ نے اسے کہہ دیا۔ خدا کے ہوتے تیری حفاظت کیا۔ اس کے بعد ایک دفعہ آپ نے ولید کا یہ شعر

الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل ۔ ؎ و کل نعیم لا محالۃ ذائل

سن کر پہلے مصرعہ پر صدقت اور دوسرے پر کذبت کہا تو ایک شخص نے آپ کے منہ پر طمانچہ مارا جس سے آنکھ کو صدمہ پہونچا۔ مشرک نے طنزاً کہا دیکھا میری حفاظت کا نتیجہ۔ آپ نے کہا خدا کی راہ میں تو میری دوسری آنکھ بھی اسی طرح حاضر ہے مگر تمہاری ضرورت نہیں۔

پاک مذاق

بعض لوگ ہر وقت سڑیل بنا رہنا اپنی شانِ اتقاء کا جزو اعظم سمجھتے ہیں لیکن ہم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح میں پڑھتے ہیں کہ گاہے گاہے پاک مذاق آپ بھی فرمالیا کرتے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کوئی بڑھیا جنت میں نہ جائیگی ایک زن پیر گھبرا اٹھی۔ حضور نے مسکرا کر اسے بتایا کہ سب مومنہ عورتیں جوان جنت الفردوس میں جائیں گی (۲) ایک دفعہ کسی نے سواری عاریۃً مانگی۔ فرمایا اونٹنی کا بچہ ہے وہ کہنے لگا کہ اس سے تو شتر لینا ٹھیک نہیں آپ نے مسکراتے ہوئے ارشاد کیا۔ کیا سب اونٹ اونٹنی کے بچے نہیں ہوتے (۳) چند اصحاب جن میں حضرت ابوتراب بھی تھے جناب رسالتمآب کے ساتھ کھجوریں کھا رہے تھے آپ اپنی گٹھلیاں حضرت علی رضؓ کے سامنے رکھتے جاتے اخیر پر فرمایا اپنے اپنے سامنے کی گٹھلیاں دیکھو تا زیادہ کھانے والے کا پتہ مل جاوے۔ جناب امیرؓ نے کہا یہ دیکھ لیا جاوے کہ کوئی گٹھلیوں سمیت ہی تو نہیں کھا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح

پیارے مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ حضرت صاحب کی طبیعت رو بصحت ہے۔ دو روز سے پیشاب کی کثرت میں تخفیف ہے

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا) (کاتبہ محمد حسین عفی عنہ)

بشرى لكم أهل البيت إنه يهب لكم غلاماً

مبارک مولود مسعود

بڑی خوشی اور بڑی مسرت کے ساتھ اللہ جل شانہ کی حمد کرتے ہوئے یہ مبارکبادی لکھی جاتی ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت امام الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند ارجمند میرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد کے گھر سے متعلق مین آج بروز پیر ۱۳ مارچ ۱۹۱۱ع مطابق ۱۱۔ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ دنیا مین ہزاروں بچے آئے دن پیدا ہوتے ہین مگر ہمارے لئے جو خصوصیت کے ساتھ شادمانی کا موقعہ ہے وہ یہ ہے کہ ایسی ولادتین ان پیشگوئیون کی ماتحت ہوتی ہین جو کئی سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان قلم سے ایک مین بچے بچے کو سنائی جا چکی ہے اس قادر مطلق خدا نے ۔ انی جاعلک ولا اجعلک دا خرج منك قوماً فرمایا۔ سو اس کے مطابق ضرور تھا کہ جہاں آپ کو صالح اولاد دی۔ پھر اس اولاد کی اولاد بھی ہو۔ ہم اس تقریب پر حضرت ام المومنین علیہا السلام صاحبزادہ محمود احمد صاحب برادران کے بھائی مرزا بشیر احمد صاحب۔ پھر مکرم نواب محمد علی خان صاحب۔ میر ناصر نواب صاحب قبلہ اور پھر حضرت امیر المومنین کو مبارکباد عرض کرتے ہین۔ الٰہی تو اپنے فضل و کرم سے اس بچے کو منعم علیہم گروہ سے بناؤ۔ اور وہ تمام نعمتین اور سب کمالات عطا کیجیو۔ جو جناب رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات قدسی صفات کی طفیل ان کے بروز سیدنا المسیح علیہ سلام بعد الودود کی ذاتیہ طیبہ کے لئے مقدر و معہود ہین۔

ولادت باسعادت نبیرہ امام ۔ خواجہ نظامی تبار ۔ امام الانام غلام احمد

۱۳۲۹ھ ۔ ۱۳۲۹ھ ۔ ۱۳۲۹ھ

برخوردار تنویر

۱۳۲۹ھ

آپکو اے مری سرکار مبارک ہووے | ایسا فرزند طرحدار مبارک ہووے
غنچۂ شاخ تمنا نے چٹک کر یہ کہا | پھول سے چہرے کا اظہار مبارک ہووے
یامین کھلے ہین نہالان چمن ہو گئے نہال | ایسے گلرو کا انھین پیار مبارک ہووے
کان احمد سے چمکتا ہوا ہیرا نکلا | یہ ورافشانی انوار مبارک ہووے
آنکھیں تارون سی جبین چاند سی ابرو ہیں ہلال | غیرت مہر یہ رخسار مبارک ہووے

روشنی بخش جہاں اس کا وجود باجود
احمدی قوم کو صد بار مبارک ہووے

ملازمان دربار احمدی ۔ کارپردازان بدر ۔ قادیان

اس فرزند کے پیدا ہونے پر دو مبارکبادیان اور ہمارے پاس آگئین جو درج ذیل ہین۔ عربی اشعار مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل مدرس دینیات کے ہین اور اردو ہمارے میر ناصر نواب صاحب قبلہ کے۔ یہ سب فی البدیہہ کہے گئے ہین۔

بشرى لكم يا آل احمد ابشروا | هذا غلام للشريف استبشروا
استبشروا ببشارة مرضية | ميلاد نجل شريف احمد ابشروا
فليهن مولده لمولينا امير المؤمنين وامنا والناصر
ولام ام المؤمنين وعمه | محمود احمد والبشير يبشر
ولجده النواب مولينا علی | ولكل من هو احمدی يحبر

آج کا دن کیا مبارک روز ہے | بلکہ شب بھی آج دل افروز ہے
تہنیت ہے چار جانب ہو رہی | غم کی ماں کونے مین ہے بن رہی
ہو رہا دل خوشی سے باغ باغ | جل رہے ہین گھی کے ہر جانب چراغ
کہ رہا ہر اک مبارک باد ہے | جس کو دیکھو اس کا چہرہ شاد ہے
سنتے ہین الحمد للہ کی صدا | کس سبب سے ہے یہ ناصر تو بتا
بے خبر تم ہو بتا دون مین تمہین | ایک خوشخبری سناؤں میں تمہیں
اک نیا مہمان گھر مین آیا ہے | خیر و برکت ساتھ اپنے لایا ہے
ہے شریف احمد کے بیٹا ہوا | دل کا بر آیا ہمارے مدعا
ہے مسیحا کا یہ پوتا نیک زاد | دن بدن ہو گھر مین ان کے ازدیاد
دادا اور نانا کا ہووے نیک نام | ہو ترقی اون کے گھر مین صبح و شام
یہ مبارک نسل جلدی سے بڑھے | آسمان عزت و شان پر چڑھے
دوست ہون آباد دشمن پائمال | کل حوادث سے بچے یہ نونہال
عمر طبعی پائے با اقبال ہو | ایک بھی اس کا نہ بینکا بال ہو
باپ ماں کے زیر سایہ یہ جئے | دودھ اپنی ماں کا راحت سے پئے
دادی اور دادی کی اماں شاد ہون | رنج و بیماری سے بس آزاد ہون
شاد و خورم اس کے ہون نو چچا | دکھ نہ پائین کوئی بچہ اور زچا
آج خوش خوش پھرتے ہین سب ضعیف | شاد اور بشاش ہے ہر اک نحیف
ان کو ہے امید کچھ مل جائے گا | غنچۂ دل اون کا بھی کھل جائیگا
کچھ کم دن مین ان کے چندہ آئیگا | جس سے ہر خستہ جگر سکھ پائیگا
میر صاحب کچھ نہ کچھ دینگے مال | ہے ضعیفون کا انھین ہردم خیال
ہے ضعیفون کو یہی بس دل نشین | کچھ تو ہم کو دین گی ام المومنین
نانا صاحب کچھ عطا فرمائین گے | ہم گھرون مین الغرض بس جائین گے
چھوڑ ناصر تو یہ بیسوں کی ہوس | دے خلیفہ کو مبارکباد بس
جس کو ہے ہم سب سے یہ بڑھ کر خوشی | ہر خوشی سے ہے یہ بڑھ چڑھ کر خوشی

اس خوشی میں کچھ نہ کچھ دین گے وہ مال
کیون کہ پیارا ان کو ہے یہ نونہال

ایک نظم

ش ۔ شکر للہ کہ مراد آج مری بر آئی
ر ۔ رونق بزم طرب ایک ولادت ہوئی
ی ۔ یعنی پیدا ہوا لڑکا جو شریف احمد کو
ف ۔ فضل مولیٰ سے ہوئی ہے یہ طرب افزائی
ا ۔ ایسے مولود کو اللہ سلامت رکھے
ح ۔ حسن مین جس نے ہے یوسف کی وراثت پائی
م ۔ مین کہ مرزا کی غلامی پہ بڑا فخر کروں
د ۔ دل مشتاق سے دیتا ہوں مبارکبادی

اہل حدیث کی غلط بیانی

خاتم النبیین پر ابن حزم جو مولوی سرور شاہ صاحب کے ایک مضمون کا حوالہ دے کر اس اظہار پر اعتراض کرتا ہے جو مولوی شبلی کے سامنے ان الفاظ میں کیا گیا۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد دوسرا نبی آنے والا نہیں نہ نیا نہ پرانا۔ حالاں کہ دونوں میں کوئی تخالف نہیں۔ دراصل میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ تو پچھلے نبیوں میں سے کوئی نبی آنے والا ہے جیسا کہ دوسرے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام پھر بجسدہ العنصری آئیں گے اور نہ کوئی ایسا نیا نبی پیدا ہونے والا ہے جو مستقل نبوت رکھتا ہو بلکہ جو آنے والا ہے وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض یافتہ اور ان کے لئے بمنزلہ ظل کے فنا فی الرسول کے مقام پر ہوگا۔ چنانچہ میرے سید مولیٰ فرماتے ہیں ؎

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پھر الوصیت میں سید المرسلین کے خاتم النبیین ہونے اور اپنے منصب نبوت کی تشریح ان الفاظ میں فرمائی ہے اس تک پہونچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیوں کہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں تمام سچائیاں جو خدا تک پہونچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آوے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا۔ کیوں کہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اوس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہونچا دیتی ہے اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیوں کہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے ہاں اُمتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آسکتے ہیں کیوں کہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا۔ اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا اس کا سکھانا بھی عبث ٹھہرتا تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر کمال کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے۔ پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہونچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور اُمتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کے محویت کے آئینہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہوگیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح اون کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود اُمتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیوں کہ ایسی صورت کی نبوت نبوۃ محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی یہی معنے اس فقرہ کے ہیں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نبی اللہ۔ وامامکم منکم۔ یعنی وہ نبی بھی ہے اور اُمتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے۔

عہ اور جبکہ وہ عقلاً و نقلاً ظلی طور پر کیفیت و کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے اور اس میں کوئی

٭ باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ۔

دوسری غلط بیانی

۳۔ مارچ کے اہل حدیث میں محبوب عالم صاحب قاضی گرداور لکھتے ہیں کہ وہاں کی جماعت احمدیہ میں سے ایک صاحب نے یہاں لکھ دیا کہ دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نماز جائز ہے یہ بالکل غلط ہے کیوں کہ ان تحریروں کی جو نقل ہمارے پاس پہونچی ہے وہ سراسر محبوب عالم اور ان کے ہمخیالوں کو ملزم ٹھہراتی ہے چنانچہ انہوں نے یہ اقرار نامہ لکھ کر دیا ہے۔

نقل تحریر از طرف جماعت مخالف منجانب محبوب عالم چشتی قاضی گرداور بمشورہ محمد عظیم وغیرہ نقشبندیاں

میں بحیثیت قاضی گرداور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ و علاقہ گوجرہ و قصبہ گوجرہ کی طرف سے لکھ دیتا ہوں کہ جو شخص کلمہ طیبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتا ہے اور اُمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ مسلمان ہے۔ چوں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی بھی اُمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے تھے۔ اس لئے جو شخص اون کو **کافر یا کاذب** کہے۔ وہ خود بموجب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کافر اور کاذب** ہے، اور جو کوئی شخص کسی احمدی مسلمان کو **کافر یا جھوٹا** کہے۔ وہ خود کافر اور جھوٹا ہے۔ جو ہم نے فتوے جات دئے ہوئے ہیں۔ واپس لیتا ہوں لہٰذا یہ لکھ دیا کہ سند رہے۔

دستخط۔ مولوی محبوب عالم چشتی قاضی گرداور

۷ مارچ - پرکاش لکھتا ہے ؎

شام چھ مارچ پھر آئی رنج کھلنے کے لئے
خون رونے کے لئے آنسو بہانے کے لئے
یہ دن ہے وہی جس نے کہ برباد کیا حیف
ناشاد ہمیں غیر کو دل شاد کیا حیف
جلاد کو آمادۂ بیداد کیا حیف
بسمل کو تہ خنجر فولاد کیا حیف
بر نخل تمنا کی ابھی روز کٹی تھی
مارچ تھا یہی اور یہی اسکی چھٹی تھی

یہ وہی شام ہے جس کی نسبت پہلے خبر دی گئی تھی ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است ٭ بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

ضرور اس یادگار کو قائم رکھنا چاہیئے کیونکہ خدا کے نشانوں کو زندہ رکھنے کی کوشش ایک نیک کوشش ہے۔

حافظ شیراز کسی پچھلے اخبار میں دیوان حافظ کا ذکر تھا حافظ صاحب کے معتقدین پر اتمام حجت کے لئے برادر عثمان جے پورے یہ تین شعر مع تشریح لکھتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ وہ مسیح کی وفات اور بروز سیدنا حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور تا قیامت نزول وحی کے قائل تھے لیکن میرے خیال میں ہمارے مسیح موعود کی صداقت ایسے ثبوتوں سے مستغنی ہے بہرحال وہ تین شعر یہ ہیں۔

(۱) مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے مے آید۔
کہ ز انفاس خوشش بوئے کسے می آید۔

(۲) از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوش
زدہ ام فالے کہ فریادرسے می آید

(۳) کس ندانست کہ منزلگہ مقصود کجا است
این قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

✻

سوال اہل تشیع امروہہ از اہل سنۃ

(نقل)

جس شخص سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ناراض ہوں وہ شخص کیسا ہے چنانچہ ناراضگی خاتون جنت کی صحیح بخاری سے جو معتبر کتاب اہل سنت والجماعت کی ہے ثابت ہے اگر اس بات کا جواب باصواب ہم کو ملیگا تو ہم داخل جماعت اہل سنت ہوجاوینگے۔ دستخط سید اختر حسین خوشنویس ساکن امروہہ محلہ دربار کلان ضلع مراد آباد

الجواب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ ہمارا جواب بھی صرف کتاب اللہ اور اصح الکتب بعد کتاب اللہ سے ہی ہے۔ اگر کوئی صاحب اہل تشیع میں سے اس کا جواب تحریر فرمادیں تو وہ بھی صرف انہیں دونوں کتابوں سے تحریر ہو ورنہ قبول نہ ہوگا۔ ہاں تائید میں اگر کوئی روایت ان دونوں کی موید یا مبین ہو تو ہر دو فریق اس کے مجاز ہیں جو فریق اس شرط سے تجاوز کریگا اس کا فرار متصور ہوگا اور یہ شرط اس لئے کی گئی ہے کہ سائل نے بھی اس پر عمل کیا ہے اور ایسے اعتراضات واہیہ کے جواب میں اہل سنت کی طرف سے کتب ضخیمہ تصنیف ہوچکی ہیں سائل ان کا مطالعہ کرے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ یہ مسلم ہے کہ حضرت صدیق اکبر رض کی اوائل خلافت میں مقدمہ میراث فدک فیصلہ کے واسطے پیش ہوا تھا اور یہ حضرت صدیق اکبر کی طرف سے نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ما ترکنا صدقۃ۔ جواب ملا تھا یعنی (ہم گروہ انبیاء نہ وارث ہوتے ہیں ہم اور نہ کوئی وارث ہمارا ہوتا ہے جو چیز کہ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے) اور چونکہ فدک اموال فی میں سے تھا جس کی تقسیم اوس کے مصارف میں خود اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل فرمادی ہے۔ ما افاء اللہ علیٰ رسولہ من اھل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل الآیہ۔ یعنی اور جو مال خدا نے اپنے رسول کو ان بستیوں کے لوگوں سے مفت میں دلوادے وہ اللہ کا حق ہے اور رسول کا اور رسول کے قرابتداروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور بے توشہ مسافروں کا۔ لہٰذا صدیق اکبر رض نے موافق ارشاد نبوی و حکم کتاب اللہ کے اوس کی تقسیم مصارف مذکورہ میں جاری رکھی اور حضرت فاروق نے اسی تقسیم مصارف کیواسطے حضرت علی رض کی تحویل میں کردیا تھا۔ مگر حضرت علی رض نے چندہی مدت تک اپنی تحویل میں رکھ کر پھر واپس خلافت کی تحویل میں کردیا اور اسی لئے حضرت عثمان کی خلافت میں بھی وہی تقسیم مندرجہ آیت کریمہ کے ہوتی رہی اور حضرت علی کی خلافت میں بھی اوس کے مصارف وہی جاری رہے چنانچہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ فاجری ابوبکر ذلک علیٰ ما کان یجریہ الرسول صلعم ینفق منہ علیٰ من کان ینفق علیہ الرسول ویجعل ما بقی فی السلاح والکراع وکذلک عمر جعلہ فی ید علی لیجریہ علیٰ ھذا المجریٰ ورد ذلک فی آخر عہد عمر الی عمر وقال ان بنا غنی وبالمسلمین حاجۃ الیہ وکان عثمان یجریہ کذلک ثم صار الی علی فکان یجریہ ھذا المجریٰ فالائمۃ الاربعۃ اتفقوا علیٰ ذلک۔ یعنے ذیس جاری کیا ابوبکر رض نے اس کو اوسی طریقہ پر کہ جاری کرتے تھے اوس کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرچ کرتے تھے اس مال سے حضرت ابوبکر صدیق اسی طریقہ پر کہ خرچ کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مال کہ باقی رہتا تھا خرچ کرتے تھے اوس کو گھوڑوں اور ہتھیاروں میں اور اسی طرح حضرت عمر ابن الخطاب نے اوس کو علی رض کے ہاتھ دیا کہ جاری کریں اوس کو اوسی طریقہ پر اور رد کیا اسکو علی رض نے آخر عہد عمر میں طرف عمر کی اور کہا کہ ہم کو غنا حاصل ہے اور مسلمان حاجتمند ہیں اس کے اور حضرت عثمان بھی جاری کرتے تھے اسی طریقہ پر پھر ہوگیا وہ مال طرف حضرت علی کی پس وہ بھی اس کو اسی طریقہ پر تقسیم کرتے تھے) پس ائمہ اربعہ کا اس تقسیم پر اتفاق ثابت ہوا اور چونکہ یہ روایت موید صحیح بخاری کے ہے لہٰذا تحریر کی گئی اور جبکہ حضرت عمر رض نے حضرت علی رض اور حضرت عباس سے اور نیز دیگر صحابہ سے قسم دلاکر پوچھا کہ کیا اس کے مصارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بموجب آیت مذکورہ کے ہی تھے تو انہوں نے حلفیہ بیان کیا کہ ان ہی تھے چنانچہ صحیح بخاری میں ہے۔ ثم قال لعلی وعباس انشدکما باللہ ھل تعلمان ذالک قالا نعم۔ الحدیث شیعہ صاحبان اس مقدمہ میں کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ اس فیصلہ صدیقی سے جو مطابق کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور باتفاق خلفاء اربعہ اور موافق بیان حلفیہ شیر خدا اور خود اون کے عمل کے تھا سخت ناراض رہیں کہ اپنی وفات تک اون سے کلام بھی نہ کیا سو دریافت طلب یہ امر ہے کہ وہ ایسی کیوں ناراض رہیں کیونکہ کسی مومن کا یہ فعل نہیں ہوسکتا کہ قرآن مجید کے احکام اور سنت رسول سے ناراض رہے۔ فلا وربک لا یومنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ معہذا حضرت علی رض کا حلفیہ بیان بھی جھوٹا ہوا جاتا ہے اور پھر اون کا عمل درآمد جو اپنی حالت اقتدار خلافت میں جاری رکھا باطل ہوا جاتا ہے نعوذ باللہ منہ۔ کیا حضرت فاطمہ کا ایسا ہی ایمان تھا۔ جو آیت فلا وربک میں بیان ہوا۔ ثم نعوذ باللہ منہا مجیب اس بارہ میں صرف صحیح بخاری کی روایت کو جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے تسلیم کرسکتا ہے اور کسی دوسری کتاب کی روایات رطب و یابس کو قبول نہ کریگا۔ لہٰذا کتاب اللہ اور صحیح بخاری سے اس کا رد کیا جاوے اور چونکہ ہم حضرت فاطمہ رض کو جگر گوشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتقاد کرتے ہیں لہٰذا اس روایت کے معنے جو وہ بھی حضرت عائشہ کا فہم ہے فوجدت یا فہجرتہ ولم تتکلم حتیٰ ماتت وارد ہے۔ یہ معنے کرتے ہیں کہ میراث فدک کے بارہ میں تاعمر کچھ کلام نہ کیا اور اس سوال کے کرنے سے تنگ دل ہوئیں اور یہی معنے واقعی اور صحیح ہیں یا اس کو ترک کردیا۔ ورنہ بموجب من گھڑت روایات شیعوں کے تو حضرت فاطمہ کا ایمان تک ہی باقی نہیں رہتا۔ ثم نعوذ باللہ منہ۔ اور آیت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الآیہ کے مخاطب اُمت کے لوگ ہیں نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو باتفاق جملہ صحابہ کرام وخود باتفاق وحلفیہ بیان حضرت علی رض کے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ نہیں ہوں بموجب ارشاد صدیق اکبرؓ کے انما یاکل آل محمد من ھذا المال - انکا حق حسب الحکم آیت مذکورہ کے کافی دو انی ہر چہار خلافت مین دیا گیا - پس شیعہ صاحبان پر لازم ہے کہ اپنے خیالات کے بموجب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایمان ثابت کرین اہل سنت کے نزدیک توان کا ایمان ایسا کامل ہے کہ سوال میراث پر بھی اون کو دلتنگی حاصل ہوئی اور امر میراث کے بارہ میں تاعمر کلام تک نہ کیا - الحاصل جواب کتاب اللہ سے اور سنت اصح رسول اللہ سے اور عملدرآمد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جو صحیح بخاری سے ہو دیا جاوے نہ روایات ضعیف موضوعہ سے - کیونکہ سائل نے بھی صحیح بخاری ہی سے تمسک کیا ہے - اور نہ روایات معارض کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے اور من گھڑت کہانیاں سب ہم کو معلوم ہیں ہمارے روبرو اون کا بیان کرنا تحصیل حاصل ہے وبس آگے رہی خلافت اور امامت خلفائے ثلثہ کی - سو اس کی اثبات حقیت کے لئے آیت استخلاف موجود ہے وہ کافی ہو اگر کسی صاحب کو اس آیت میں گفتگو کرنا منظور ہو - تو حسب شرائط مسلمہ فریقین ہم حاضر ہیں آپ بھی کسی عالم کو منتخب فرما لین بالفعل مختصر اس قدر عرض ہے کہ جن لوگوں نے حضرت خلیفہ اول سے بیعت کی اون کا ایمان ایسا ہی کامل ہے جیسا کہ حضرت شیر خدا کا ایمان کامل تھا کیونکہ احادیث اصح الصحاح سے ثابت ہے کہ حضرت شیر خدا نے بھی اون سے بیعت کر لی تھی خواہ کسی وجہ سے چند ماہ کے بعد ہی سہی پس اگر شیر خدا کا ایمان کامل ہے تو ان کا ایمان بھی ویسا ہی کامل ہو اور اگر شیر خدا کا نعوذ باللہ ایمان ناقص ہے تو خیر ان کا بھی ناقص سہی -

وسیاتی بحث الخلافۃ - انشاء اللہ تعالے - راقم محمد حسن (ذاضل امروہی)

منکرین مسیح محمدی سے ایک سوال

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی تیرا دشمن ہی ابتر ہے

امید ہے کہ ہمارے مخاطبین اس بات کے ہون گے - کہ قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت شریفہ مین خداوند کریم نے ایک بڑی زبردست پیشگوئی فرمائی ہے - جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آج تک ہر زمانہ میں ہوتی رہی اور آئندہ بھی پوری ہوتی رہے گی یعنی ہر صدی کے سر پر خداوند کریم اس امت مرحومہ میں سے تجدید دین کے لئے مجدد اور ملہم مبعوث فرماتا رہا جو مخاطبہ مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہو کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد کے زندہ ثبوت کا مصداق ہوتے رہے

اس کی تائید حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ یبعث علی راس کل مائۃ سنۃ الخ کے مضمون سے بھی ہوتی ہے -

اب سوال یہ ہے کہ قرآن مجید و حدیث شریف کی متذکرہ بالا پیشگوئی آیا گذشتہ صدیون ہی کے لئے تھی یا موجودہ اور نیز آئندہ صدیوں کے لئے بھی ہے ؟

اگر ہمیشہ کے لئے ہے تو آپ لوگ اس چودہوین صدی کے مجدد و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی بیٹے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت مین داخل ہو کر سعادت دارین کیون نہیں حاصل کرتے ؟

اگر آپ لوگ اس صادق امام الزمان کو قبول نہین کرنا چاہتے تو برائے مہربانی دنیا کے کسی حصہ میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے کسی ایسے شخص کا وجود پیش کرین جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اصلی معنون مین روحانی بیٹا کہلانے کا مستحق ہو اور اس نے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو کر تجدید دین کا بیڑا اٹھایا ہو - ورنہ آپ کے عقیدہ سے یہی ثابت ہوگا کہ آپ لوگ معاذ اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتر ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار -

خداوند کریم تو اس اُمت کو خیر امت کا خطاب عطار فرما کر خلقت کی ہدایت کا جلیل القدر عہدہ عطا فرماتا ہو مگر آپ ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ ابتر ثابت کرنے کی کوشش مین ہین - ؎

برین مسلمانی بباید گریست

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ می فہمند بہ مگر مدفون شرب را نہ داد این فضیلت
ہمہ عیسائیان را از مقال خود مدد دادند بہ دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

راقم - غلام نبی - کلکتہ

کچھ عورتوں کی نسبت

اگرچہ اب زمانہ بہت کچھ مہذب ہو چلا ہے اور چند ہی تاریک خیال لوگ ہون گے جو عورتون کو اس مکروہ حالت (جاہلیت) مین رکھنا چاہتے ہون اور ساتھ ہی نامناسب خلاف اسلام پردہ مین قید - مگر پھر بھی بہت سے دنیا دار ہیں جو کہ عورتوں کو قید اور اندھا گونگا (یعنی جاہل) رکھنا چاہتے ہین - اور اس کے ساتھ سخت افسوس کی بات ہے اور واللہ میرا دل بے حد تڑپتا ہے جب کہ ہماری اپنے ہاتھوں ہی مٹی پلید ہوتی ہے یعنی عورتین ہی زیادہ اس بات پر قائم ہین کہ ہم جاہل اچھی ہین اور کہتی ہین کہ ہم پڑھی ہوئیون سے بہت اچھی ہین کہ نہ سُنا نہ عمل کیا ہم بخشی جاوین گی - افسوس صد افسوس - میرا دل بھر آتا ہے - جب کہ ان پڑھ ساس بیچاری تند بد ہوے کوئی زنانہ پرچہ پڑھتے ہوئے ہاتھ سے لے لیتی ہے اور ہزار ہزار بات سناتی ہے - بہو بیچاری بیمار ہے اور ترستی ہے کہ تازہ ہوا ملے مگر ساس کہتی ہین نا بیٹی رات کو بھی برقعہ اوڑھ کر باہر نکلنا شریفون کا شیوہ نہین ؟ خداوند کریم دونو جہان میں لاکھ لاکھ آسائشین اور رحمتین بخشے - ہمارے مسیح علیہ السلام کو جس نے اصل اسلام کا چہرہ دکھلا کر بیچاری عورتون کو دوزخ کے تاریک گڑھے سے (جو جیتے جی ان کو ملا ہوا تھا) بچایا - اور ان کے سرتاجون کو ان کی کچھ قدر ذہن نشین کر دی - کہ یہ بھی دنیا مین کوئی زندہ مخلوق ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ تو رات دن کی تقریرون مین احکام فرقان حمید سے عورتون کی حقوق کی طرف خاص طور پر متوجہ ہین یہان تک کہ ایک دن فرمایا عورت کی دلداری کرنی چاہیئے - فرمایا اُن سے کچھ برخلاف کیا جاوے تو اسے بے حد صدمہ ہوتا ہے - اگرچہ اپنی عیندلداری بھی کچھ باعث اپنے آپ کو ضبط کرے مگر تاہم نہین ضبط کر سکتی اس لئے عورت کے برخلاف کیا جاوے تو نرمی سے اسے ذہن نشین کیا جاوے کہ فلاں بات مین یہ نقصان ہین اور اس مین یہ نفع - سبحان اللہ ہمارا امام کس قدر رحم دل ہے - کہ ایک ضعیف عورت کے لئے یہ حکم کہ اب اس کے برخلاف کوئی بات بھی نہ کرے -

اس طرح مین نے پڑھا ہے کہ اسلام مین حضرت نبی کریم صلعم کے وقت اور ان کے بعد بڑی بڑی عالمہ فاضلہ خاتونیں تھین مگر ان کو یہ علم و فضل کس کی وجہ سے ملا - مردون کی وجہ سے ورنہ وہ خود تو ترقی نہین کر گئی تھین چنانچہ تواریخ اسلام کی ورق گردانی کرنے سے بہت سی خاتونان اسلام کے عمدہ عمدہ کارنامے اور موتیون کے تولنے قابل نصائح ملتی ہین لکھا ہے کہ ام الخیر ایک لائق فائق خاتون گزری ہے حضرت معاویہ نے والی کوفہ کے نام فرمان بھیجا کہ ام الخیر بنت حریش کو دربار مین بھیجدے اگر اس نے تمہاری نسبت رائے عمدہ ظاہر کی تو نیک اجر دیا جاویگا - اگر بُرا خیال ظاہر کیا تو سزا دی جائیگی - والی کوفہ نے جب یہ حکم سنایا تو ام الخیر نے کہا کہ مجھے امیر المومنین سے کچھ عذر نہین میں تو خود حاضر ہونے کو تیار تھی - رخصت کرتے وقت والی نے دریافت کیا کہ میری نسبت کیا رائے ظاہر کرے گی - ام الخیر نے کہا کہ اے شخص مجھے امید ہے کہ تو نے احسان مجھ پر کیا ہے وہ ہرگز تجھ کو طمع نہ دیگا - کہ مین جھوٹ

...ں کرون اور نہ تیرا مجھ سے تعارف مجھ کو
...سے مایوس کریگا کہ سوائے حق کے مین کوئی بات تیری
...بت کہون - سبحان اللہ! کیا اس زمانہ کی تعلیم یافتہ عورت کو
بھی ایسی جرأت ہوسکتی ہے کہ ایسی فصیح کلام اور پھر ایک مقتدر
صاحب حکم کے سامنے کرے ہرگز نہین پھر دیکھو خلیفہ
وقت کو کیا عمدہ جواب دیا - جب دمشق پہونچی - تو خلیفہ نے اسکو
اپنے حرم مین اُتارا - چوتھے دن جبکہ ایوان خلافت حاضرین سے
بھرا ہوا تھا اسے اپنے پاس بلایا - اُم الخیر وہان آئی اور کہا
السلام علیکم یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - معاویہ نے
کہا وعلیکم السلام یا ام الخیر - مین کس طرح اس نام کا
مستحق ہوگیا جس سے تو نے مجھے پکارا - کہا یا امیر المومنین
لکل اجل کتاب - یعنے ہر امر کا ایک وقت مقرر ہے بخدا
مجھے تو اس کے اس جواب پر وجد آگیا نہ خوشامد کی نہ...
...ں بھی تو اب تک باوجود کئی صدیاں گذرنے کے ایسی
...ن کے کارنامے ہمارے لئے کیا مردون کے واسطے
...قابل رشک اور سبق آموز ہین۔

اسی طرح صدیقہ عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی باتین
...تفاضلانہ تہین حالانکہ ان کی عمر بہت چھوٹی
...تا سے ہی اندازاً ۲۲۱۰ حدیثین مروی ہین آپ کا
...کے دن کا خطبہ بہت فصیح ہے مجھے تو ان کی
...عجیب پیاری لگتی ہین۔

...دیث شریف میں ہے ایک دفعہ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے ایک مسئلہ مین فرمایا یعنی غسل جنابت
سر کھول کر دھویا جاوے تاکہ بالون کے نیچے تک پانی
... تو عورتین حضرت صدیقہ پاس آئین کہ یہ تو نت کی
...ہوئی - فرمایا جاؤ عمر رضی اللہ عنہ سے کہدو کہ وہ
... کہ عورتین سر منڈا ہی ڈالین - مگر باوجود اس علم
...کے انھون نے دولت ومال سے عروج نہین پایا
...عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک لاکھ
بھیجے - آپ نے اسی وقت اقربا و فقراء مین بانٹ دئے
...اس روز آپ روزہ سے بھی تھین اور گھر مین
...ری کے لئے کچھ نہ تھا - خادمہ نے کہا شام کو کیا
...ین گے ایک درہم تو رکھ لیتے ہین کہ روزہ افطار ہو
... - فرمایا اگر تو یاد دلاتی تو رکھ لیتی - جبھی حضرت سرور
...ں نے فرمایا ہے کہ (دو تہائی دین اپنا عائشہ سے
...کرو) حضرت صدیقہ شاعرہ بھی تھین خدا تعالےٰ
... نازل فرماوے ان پر اور ہمیں توفیق دے کہ ان
بقدم چلین - والسلام - اہلیہ اکمل قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک غلط فہمی کا ازالہ

کچھ عرصہ ہوا کہ مین نے اپنے بزرگوں یعنے سکھ صاحبان مین تبلیغ کے متعلق ایک مختصر رسالہ کئی ہزار چھاپ کر شائع کیا جس مین گورو نانک صاحب کے اصل مذہب کا بیان ہے - سو مین نے جو اُس لیکچر مذکور کے صفحہ ۱۰ اکھر ڈایڈیشن مین یہ لکھا کہ "گورو نانک علیہ الرحمۃ کے بعد جو گورو اور گدی نشین ہوئے ان مین بعض ناخلف تھے" اس سے صرف یہی مراد ہے کہ گورو نانک دیوجی کے بعد جو گورو ہوئے ہین ان مین بعض ایسے بھی ہوئے اور اب بھی ہین جنھون نے حقیقی تقویٰ اور پاکیزگی کا وہ نمونہ نہین دکھایا جو گورو نانک صاحب سکھا گئے تھے اور وہ راستبازی اور خدا تعالیٰ کی باریک راہوں پر ایسے زور سے قدم نہین مارتے تھے - جیسے کہ گورو نانک صاحب نے ان تمام مراتب سلوک کو طے کیا تھا - بالفاظ دیگر یوں کہنا چاہئیے کہ گورو نانک صاحب ایسا خدا پرست مرد خدا گذر گیا ہو گذرا ہے کہ بعد کے گوروؤن مین سے بعض ایسے پایہ کے بزرگ اور لائق نہ تھے جیسے کہ گورو نانک علیہ الرحمۃ ہوئے ہین اور یہ ایسا امر ہے کہ واقعات پر مبنی ہونے کی وجہ سے کوئی متنفس کبھی اس سے انکار نہین کر سکتا - اسلام تو ایک ایسا صلح اندیش مذہب ہے کہ اس نے یہ بھی جائز نہین رکھا کہ مٹی کے خود تراشیدہ بتون کو بھی سب وشتم سے یاد کیا جاوے - چہ جائیکہ کسی گورو یا قومی سردار کی ذاتیات پر حملہ کیا جاوے - مین تو مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد گورو نانک دیوجی پر اس سے ہزار گنا زیادہ ایمان رکھتا ہون جتنا کہ بحالت کفران کا ادب اور لحاظ کرتا تھا ہان یہ سچ ہے کہ جیسے مین گورو نانک صاحب اور ان کے کردار اور گفتار کو خدا کی رضا پر مبنی سمجھتا ہون اور اعلیٰ درجہ کا ان کو بزرگ اور خدا کا اوتار سمجھتا ہون ویسے کسی اور گورو گدی نشین کو نہین سمجھتا - جس کا مین نے مفصل حال اور بیان اپنے لیکچر مین لکھا ہے - مگر اس سے یہ مراد ہرگز نہین کہ مین گویا دوسرے گوروؤن کی نندیا کرتا ہون ؎

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

خاکسار عبد الرحمان نومسلم سابق مہر سنگھ ہیڈ ہائی سکول وسکرٹری سادھ سنگت - قادیان - مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۱۱ء

سفر ناصر

جناب ایڈیٹر صاحب بدر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - گذارش ہے کہ اس عاجز کا ارادہ سفر کا مدت سے تھا لیکن بسبب بیماری حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام قادیان مین رکا رہا - اب چونکہ آنجناب کو صحت ہے - اور دن بدن صحت روبترقی ہے یہ عاجز دورہ الضعفاء کے لئے چندہ لینے اب بطرف ملتان - ڈیرہ غازی خان وڈیرہ اسمٰعیل خان لائل پور کی طرف جانا چاہتا ہے - لاہور سے یہ دورہ شروع ہوگا لاہور سے ملتان لائن پر منٹگمری - بیدوالہ - کبیر والہ وغیرہ ہوتا ہوا ملتان جاویگا وہان سے مظفر گڑھ پھر ڈیرہ غازی خان دلبتی رندان وغیرہ ہوکر واپس ڈیرہ اسمٰعیل ہونگا - پھر انشاء اللہ تعالیٰ آگے جہان کا ارادہ ہوگا ان سے احباب کو مطلع کیا جاویگا -

میر ناصر نواب - قادیان - ۸ مارچ ۱۹۱۱ء

مکرر یہ کہ شروع دورہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۱ء یا اس کے بعد ہوگا احباب مطلع رہین ؎

حافظ آباد مین حضرت خواجہ صاحب کا لیکچر

(الٰہی مذہب پر)

اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ صاحب کو تبلیغ دین قویم کے لئے خاص طور پر چن لیا ہے - اور ان کے دل مین ایسی لگن لگادی ہے کہ انھین ہر وقت یہی فکر رہتی ہے کہ تمام ہندوستان کے لوگون کو صراط مستقیم پر قائم کردین اور مقام شکر ہے کہ ان کی مبارک کوششین بارآور ہوتی نظر آتی ہین ایسی صورت مین جبکہ قریباً ہندوستان اور پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہران سے اکتساب انوار کر چکے تھے - ہماری باحمیت اور جوشیلی جماعت مانگٹ وپیر کوٹ کے دل مین حضرت خواجہ صاحب سلمہ ربہ کو مدعو کرنے کا خیال پیدا ہوا اور چونکہ حافظ آباد ان تمام دیہاتی جماعتون کو درمیان ہے اور ایک شہر کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے اسی جگہ لیکچر کرانے کی تجویز پسند کی گئی - بہت سی لگاتار کوششون کے بعد خواجہ خواجگان نے ۵ مارچ کا وعدہ فرمایا - اس لئے احمدی برادران کی رہائش کے لئے فوراً عمدہ عمدہ مکانات اور کوٹھیان ان کے مالکون سے مانگ لی گئین اور لنگر کا انتظام نہایت عمدہ کردیا گیا اور کیسی خوشی کی بات ہے کہ لیکچر کے لئے آریہ سماج نے اپنا وہ مکان جہان وہ خود جلسے کیا کرتے ہین ہماری درخواست کے بغیر ہی دے دیا اور کئی ہندو اصحاب نے انتظام جلسہ مین امداد دی یہ امر حضرت خواجہ خواجگان کی ہر دلعزیزی کا صریح ثبوت ہے - سنیچر وار شام کی گاڑی پر حضرت خواجہ صاحب بمعیت اخویم مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ومولوی غلام رسول صاحب تشریف لائے جنھین اخویم سید احمد حسین صاحب نائب تحصیلدار برادر خورد ڈاکٹر صاحب کے گھر مین اتارا گیا - اتوار کے دن بعد از طعام چاشت جناب مولوی غلام رسول صاحب نے پُر اثر وعظ فرمایا جس مین اللہ تعالےٰ کے صفات حسنہ اور قرآن کریم

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی صداقت پر لطیف دلائل بیان کی گئین۔ ہندو اصحاب بار بار پوچھتے تھے کہ کب خواجہ صاحب کا لیکچر ہوگا۔ آخر یہ برگزیدہ انسان ایک بجے کے بعد جلوہ افروز ہوا۔ پھر کیا تھا۔ مشتاقان دیدار پروانہ وار گرنے لگے اور ذرا سی دیر مین بے شمار لوگ جمع ہوگئے۔ ابتداً درثمین کی نظم

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے

ایک احمدی بھائی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ پھر اخویم مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے نہایت درد انگیز لہجہ مین قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اس کے بعد حضرت خواجہ صاحب سلمہ رب اُٹھے۔ کلمہ شہادت کے بعد آپ نے قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا .... لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون۔ پڑھی آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے۔

انسان کے تمام اعضاء وجوارح اکثر امور مین اضطراراً مسلمان ہین۔ مثلاً قوت باصرہ ذائقہ سامعہ وغیرہ اپنے فطری افعال کے لئے مجبور ہین۔ ہان بعض امور مین انہین اختیار دیا گیا ہے۔ مثلاً زبان سے خواہ بُرا بولین خواہ بھلا۔ ایسا ہی بعض باتون مین دیگر اعضاء کو بھی اختیار دیا گیا ہے۔

اس کے بعد قانون قدرت اور گیتا کے حوالہ سے تمام دنیا مین حسب ضرورت انبیاء کے آنے کو ثابت کیا اور اس کی تائید مین قرآن مجید سے آیات پڑھ کر سنائین فرمایا کہ تمام قومون نے الہام کو اپنے ہی تک محدود کرکے اللہ تعالیٰ کو طرفداری کرنے والا ٹھیرایا ہے۔ لیکن قرآن کریم ابتداء ہی مین الحمد للہ رب العالمین کہہ کر اس تعصب کے خیال کو توڑتا اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت عامہ کو ثابت کرتا ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ تمام ممالک مین متفرق انبیاء آچکے لیکن ان کی تعلیمات پر عملدرآمد نہ رہا اور تمام دنیا مین یکدم کفر وضلالت چھاگئے اور وہ باتین جو آج نفرت سے دیکھی جاتی ہین انہین مذہب کی خوبیان سمجھا گیا۔ مثال کے طور پر ہندوستان اور عرب کا حوالہ دیا گیا کہ وہان کس طرح بدیون کا سیلاب خلق خدا کو غارت کر رہا تھا لیکن عرب ان تمام بدیون کا جامع تھا۔ جو مختلف ممالک مین منفرد طور پر پائی جاتی تہین اس وقت ضروری تھا کہ یا تو مختلف ملکون مین انبیاء آتے یا ایک ہی عظیم الشان نبی کل دنیا کے لئے آتا لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ تمام دنیا کو ایک برادری مین لانا چاہتا تھا اور وہ وقت بھی آچکا تہا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی عظیم الشان نبی عرب مین پیدا کیا۔ اور عرب ہی اس نعمت کا مستحق تھا اس کے بعد ختم نبوت پر دلائل دیئے۔ فرمایا کہ کرشن موسے عیسے وغیرہ تمام انبیائے کرام اپنے بعد کسی نبی کے آنے کی خبر دے گئے ہین اور اپنی شریعت کو غیر مکمل کہہ کر ایک مکمل اور مستقل شریعت کا منتظر بنا گئے ہین لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الیوم اکملت لکم دینکم فرماکر آیندہ کے لئے کسی نئی شریعت اور نئے شارع کا انتظار نہین رہنے دیا اسی ضمن مین فرمایا کہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے بعد ایک مسیح کی بشارت فرما گئے ہین لیکن یہ بات ختم نبوت کے منافی نہین کیونکہ آنے والا مسیح اماکم منکم کے ارشاد کے ماتحت ایک اُمتی ہے نہ کہ صاحب شریعت۔ فرمایا کہ اس مسیح کا نام ہی غلام احمد ہے اور وہ فرماتا ہے ؎

من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب
ہان ملہم ہستم وز خداوند منذرم

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت مرزا صاحب کا وجود ختم نبوت کے خلاف نہین ہے اس کے بعد فرمایا کہ ہندو بدھ کے عارف کے بعد کسی برگزیدہ انسان کا پتہ نہین دیتے اور سوامی دیانند جی فرماتے ہین کہ کورو چھتری کی جنگ کے بعد وید کا عالم کوئی نہین رہا اس طرح عیسائی پہلی صدی عیسوی کے بعد کسی بزرگ کا پتہ نہین دیتے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین مین ہر زمانہ مین ایسے انسان ہوتے رہتے ہین جن کا کامل تعلق خدا تعالیٰ سے تھا۔ مثلاً جناب پیر دستگیر داتا گنج بخش معین الدین اجمیری۔ فرید شکر گنج مجدد الف ثانی۔ سید احمد بریلوی شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم اس سے ثابت ہوا کہ الٰہی مذہب دین اسلام ہی ہے جس کے ساتھ الٰہی نصرت شامل ہے۔ فرمایا۔ کہ ہندوؤن مین ایک مقدس انسان باوا نانک علیہ الرحمۃ ہوا ہے لیکن اس کے چولہ وغیرہ سے اس کا اسلام ثابت ہے پھر فرمایا کہ تمام الہامی کتابون کی زبان کا صفحہ دنیا سے مٹ جانا اور صرف قرآن کریم کی زبان کا زندہ رہنا ثابت کرتا ہے کہ اب خدا کی نصرت صرف اسی پاک کتاب کے شامل حال ہے۔

اس کے بعد مسلمانون کو مخاطب کرکے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر صدی کے شروع مین ایک مجدد کی خبر دی ہے اور تیرہ گذشتہ صدیون مین مجدد آتے رہے ہین تو کیا وجہ ہے کہ باوجود تیس سال صدی مین سے گذرنے کے مجدد نہ آوے۔ پھر فرمایا کہ دنیا مین کیسے کیسے عذاب آئے زلزلہ۔ طاعون قحط وغیرہ۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ پس جب ایسے بڑے عذاب آچکے ہین تو یا تو تمہین حضرت مرزا صاحب کو ماننا پڑیگا یا خدا کے کلام کے منکر اور مکذب ٹھیروگے کیونکہ حضرت مرزا صاحب کے سوائے کسی اور نے دعوی امامت نہین کیا۔ فرمایا کہ ان تمام عذابون کے وقوع سے پیشتر حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام ان عذابون سے لوگون کو ڈرا چکے تھے پھر مسلمانون سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بتاؤ اس زمانہ مین دین اسلام کی حفاظت کون جماعت کر رہی ہے کونسی جماعت اعمال حسنہ کی پابند ہے اور کس کے دل مین اشاعت اسلام کا جوش ہے جلسہ مذاہب کلکتہ مین کن لوگون نے اسلام کا بول بالا کیا ہے اسکا جواب یہی ہے کہ وہ احمدی جماعت ہی ہے جسکو حضرت امام علیہ السلام نے گندگی زندگی سے نکال کر تقدس کے مقام پر پہونچا دیا ہے اور اشاعت اسلام کا جوش ان کے رگ و ریشہ مین بھر دیا ہے۔

اس کے بعد آجکل کی گدیون اور گدی نشینون کی گندی حالت کا مقابلہ حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ سے کیا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کا نقش دلون پر بٹھایا۔

غرض دو گھنٹہ تک سامعین کو محو حیرت بنائے رکھا۔ اور ہندو اور مسلمانون کے دل مین احمدیت کی صداقت کو نقش کردیا اس وقت بازار مین خواجہ صاحب کا ہی ذکر خیر ہو۔ ہندو کہتے ہین مہاراج خواجہ صاحب بہت بڑے پرتش ہین اور اون کو ہمارے مذہب کی کیسی واقفیت ہے یہان تک کہ اسلام کی دشمن آریہ سماج بھی انہین کے گن گاتی ہے اس وعظ کے اثر سے بہت سے غیر احمدی بیعت کرچکے ہین اور بہت سے لوگ جو سیدنا مسیح موعود کے مخالف تھے وہ اب حضرت اقدس اور ان کی جماعت کے مداح ہوگئے ہین اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ صاحب پر اس سے بھی بڑھکر فضل کرے جنھون نے ایسے شہر مین جہان اسلام کی حالت ناگفتہ بہ ہے اسلام کا بول بالا کیا ہے۔

اخیر مین اخویم سید احمد حسین صاحب نائب تحصیلدار و اخویم چودہری ناصر الدین المعروف نابھا و چودہری محمد خان و جہان خان و اخویم محمد حیات صاحب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنھون نے اس مبارک کام مین بہت حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

خاکسار اللہ دتا احمدی ہیڈ ٹریننگ ٹیچر سکول حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

نوٹ۔ جماعت احمدیہ بالنگٹ نے اسی روپے خواجہ صاحب کو بطور سفر خرچ کے دیئے لیکن اونہون نے دار الامان مین بھیجدئے سبحان اللہ! کیسی پاک جماعت ہے اس کے مقابلہ مین کرایہ کے ٹٹو مولویون کو دیکھین کہ کس طرح وعظون کے شرح مقرر کرکھتے ہین تو ان پر افسوس آتا ہے کہ نالائقون نے وعظ و نصیحت کو محض دنیا کمانے کا ذریعہ بنا رکہا ہے۔

احکام امیر

حضرت امیر المؤمنین کی خاص خاص نصائح اور مختلف امور متعلق مجربہ دعائین اور زاد راہ و ظائف منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین فیروزپور نے ایک دو ورقہ پر چھپوا … مین جو احباب چاہین ٹکٹ محصول بھیجکر مذکورہ بالا پتہ سے منگوالین ☆

دعا کی جائے۔ پیر برکت علی صاحب نمس (گجرات) سے اپنی والدہ ماجدہ کی صحت کیلئے دعا کی خواستگار ہین +

خطبہ نکاح

۹۔ مارچ عصر کے بعد صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب نے ایک لطیف خطبہ نکاح پڑھا۔ فرمایا کہ انسان کی مختلف ضرورتیں ہیں جو خدا تعالیٰ نے مہیا کر دی ہیں پیدا ہوتے ہی سانس کے لئے ہوا کی ضرورت ہے، جو بڑی کثرت سے موجود ہے۔ پھر غذا کی ضرورت ہے، تو ماں کی چھاتیوں میں پہلے ہی دودھ موجود ہے پھر بوجہ کمزوری کسی ہمدرد و مددگار کی ضرورت ہے تو وہ انسانوں (ماں باپ) کے ساتھ اس کا تعلق کیا اور ان کے دل میں اس کی محبت ڈالی ہے پھر قوت حافظہ دے رکھی ہے۔ تا بڑی عمر کو پہونچ کر خود کام کرنے کی قابلیت پیدا ہو پھر اور آسائش کے سامان بہم پہونچانے میں نیک مشورہ کے لئے تمام انسان پیدا کئے ہیں۔ پھر آخرت کی منزل تک پہونچانے کے لئے رہنما بھیجے۔ نسل کے قیام کے لئے مرد و عورت دو حصے کر دئے انسان کا گھر بنایا اور اس کا ہمدرد پیدا کیا اگر نکاح کا معاملہ نہ ہوتا اور خدا نے انسان کے اندر فطرتاً اس کی خواہش نہ رکھی ہوتی۔ تو کئی لوگ ایسے ہوتے جن کا کوئی بھی دوست نہ ہوتا۔ اور پھر وہ مشکلات میں پڑتے۔

پس ان ضروریات کے مہیا کرنے پر نظر کر کے انسان پکار اٹھتا ہے۔ الحمد للہ نحمدہٗ۔ یعنے سب سامان زندگی اسی نے بنائے وہی سب تعریفوں کا مالک ہے۔ پھر ان سب سامانوں سے کام لینا بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں اس لئے نستعینہٗ کہنا سکھایا۔ کہ ہم اسی سے استعانت مانگتے ہیں پھر انسان کی اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے کامیابیوں میں توقف پڑ جاتا ہے اس لئے نستغفرہٗ سکھایا کہ ہم ان کمزوریوں کی حفاظت اسی سے طلب کرتے ہیں پھر کوتاہیوں سے بچنا ہی کامیابی کی راہ نہیں بلکہ ترقیات کے لئے اس کے وعدوں پر ایمان ضروری ہے اور جو راہیں اس نے بتائی ہیں ان پر یقین کرنا اس لئے نؤمن بہٖ و نتوکل علیہ سکھایا۔ پھر ممکن ہے کہ انسان مشکلات کے دور ہونے پر آرام کی زندگی میں خدا سے غافل ہو اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرے اس لئے یہ کہنا سکھایا کہ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا۔ دنیا میں جو کام ہوتے ہیں خدا ہی کے فضل سے اسی کے قوانین کے ماتحت ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ہدایت کی راہوں پر چلیگا تو ہدایت پائیگا۔ اگر ضلالت کی راہیں اختیار کریگا۔ تو ہلاکت میں پڑے گا۔ اسی لئے فرمایا۔ من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہٗ۔ پھر یہ دکھانے کے لئے کہ انسان اگر ترقی کرے تو کہاں تک کر سکتا ہے اور اس کا معبود مطلوب کس عظمت و شان کا ہے یہ پڑھا جاتا ہے ونشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ ونشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔ کہ وہ مولا جب ترقی دیتا ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا انسان بنا دیتا ہے۔ عیسائیوں کے لئے تو مشکل تھی کیونکہ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ انسان ماں کے پیٹ سے ہی گنہگار پیدا ہوتا ہے اور وہ پاک نہیں ہو سکتا اور آریوں نے بھی اسے جونوں کے چکر میں ڈالا اور انسان سے پھر حیوان بنایا ہے لیکن مسلمانوں کا خدا تو قادر مطلق خدا ہے اور ان کے سامنے جس انسان کا اعلےٰ نمونہ پیش کیا گیا ہے وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا عدیم المثال برگزیدہ ہے پس اگر یہ کسل سے کام لیں تو ان پر افسوس ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ غیر قومیں سستی سے کام لیتیں۔ مگر برخلاف اس کے خود مسلمان سست ہو رہے ہیں حالانکہ تمام کامیابیوں کی راہیں ان کے آگے کھولدی گئیں اور پھر نمونہ بھی بنا دیا۔ میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار رکھنے کے لئے ان آیات و خطبہ میں تمام راہیں بتا دی گئی ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ خطبہ جمعہ کے دن بھی پڑھا جاتا ہے جسمیں بڑا اجتماع ہوتا ہے اور پھر اس اجتماع کے وقت جو گو بظاہر ایک مرد و عورت کا ہے مگر درحقیقت ان سے کئی انسانوں کی نسل چلنی ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو ان راہوں پر بڑی توجہ سے چلنا چاہیئے۔ اور خدا کا شکر بجا لانا چاہیئے کہ ان کی اصلاح کے لئے ہر صدی پر خدا کے فرستادے آتے رہتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کا تعلق خدا سے بالخصوص ہے کیونکہ علاج اسی عضو کا ہوتا ہے جو جسم کے ساتھ ہو۔ جو انگلی کٹ چکی ہو اس کٹے ہوئے ٹکڑے کو کوئی شفاخانہ میں نہیں لے جاتا بلکہ اسی کا علاج ہوتا ہے جس کا تعلق جسم سے قائم ہو۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے گھروں میں جنتی زندگی پیدا کریں۔ فقط

یہ خطبہ اس تقریب پر ہے کہ منشی عبدالحق صاحب پوسٹماسٹر ٹمٹن جو حضرت مولانا نورالدین صاحب کے برادرزادہ مولوی دار علی صاحب میانی کے فرزند اکبر ہیں ان کا نکاح مرزا محمود بیگ صاحب کی بھانجی کے ساتھ دو سو روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جوڑے کو مبارک کرے اور ان کو ان برکات سے متمتع کرے جو اس تعلق میں مقصود شارع ہیں۔ اللّٰھم آمین

حاجی حج کر آئے

حاجی پیر غلام غوث محمد صاحب قریشی ساکن گولیکی اور حافظ حاجی احمد اللہ صاحب ناگپوری حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المؤمنین کی طرف سے حج کرنے گئے تھے۔ جو بخیر و عافیت واپس آ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

اس سال اور کئی احمدی بھی حج سے مشرف ہوئے۔ مثلاً مستری موسیٰ صاحب

مردم شماری

۱۰۔ ۱۱۔ مارچ کی شب مردم شماری ہو گئی اس رات بارش ہو رہی تھی اس لئے پڑتال کنندوں کو بہت دقت پیش آئی۔

جمعہ کے دن سے لیکر منگل کی صبح تک برابر بارش ہوتی رہی ژالہ باری بھی ہوئی پھاگن میں ساون بھادوں کا نظارہ دیکھا اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

جنازہ غائب ۔ حضرت اقدسؑ کے لنگر خانہ کے باورچی میاں کریم بخش صاحب بھی آج ۱۴۔ مارچ ۱۹۱۱ء کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے۔ مرحوم اپنے کام میں بہت ہوشیار تھا اور مرتے دم بھی آرزو کی کہ مجھے حضور مغفور کے قدموں میں دفن کیا جاوے احباب جنازہ غائب پڑھ دیں۔ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوا

قاتل نہیں قاتل

ہائے حسینؑ مظلوم ٹریکٹ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل شیعہ تھے۔ ۴ جلد کے لئے ۳ کے ٹکٹ۔ ملنے کا پتہ۔ خادم حسین خادم۔ لال کوٹھی۔ سول لائن۔ دہلی

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ للعہ بذریعہ ویلیو طلب پارسل ملسکتی ہے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ہے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور سے آؤ۔

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچ تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو یہ عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ معہ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی۔ اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوائی نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵

BADR — QADIAN

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؑ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدیٔ ہم مجدد

(جلد ۱۰) ۲۱۔ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۰ چیت (نمبر ۲۱)

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

یادِ حبیب

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک بہت پرانی نظم دعویٰ مسیحیت سے پہلے کی

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان بابت فروری)

اے شوخ زناتواں چہ جوئی
از خستہ و نیم جاں چہ جوئی

رفتیم و فنا شدیم و مُردیم
از گم شدگاں نشاں چہ جوئی

یار است قریب تر زجاں ہم
اے ابلہ تو از بتاں چہ جوئی

پیراں کنند توبہ از عشق
اے محتسب از جواں چہ جوئی

دنیائے دنی است چند روزہ
زو راحتِ جاوداں چہ جوئی

زینجا بشتاب آتہی دست
از مزبلہ ارمغاں چہ جوئی

تیرش زکسے خطا نہ کردست
از ناوک او اماں چہ جوئی

برکاخ ملک ترا بجو انند
از خار و خس آشیاں چہ جوئی

فرّخ در یار را فراگیر
پیرامنِ ایں و آں چہ جوئی

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیحؑ

بہ نسبت سابق زخم کی حالت بہت اچھی ہے۔ مگر کل سے خفیف حرارت بخار محسوس ہوتی ہے جو باعث نزلہ زکام کا ہے اور ہر طرح سے حالت حضرت اقدسؑ کی اچھی ہے۔ طاقت بہ نسبت سابق ترقی پر ہے۔ پیشاب کی کثرت میں اب بہت تخفیف ہے۔ سب دوستوں کو چاہئے کہ حضرت اقدسؑ کے لئے درد دل سے دُعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اس چشمۂ فیض کو جلد صحت کامل عطا فرماوے۔ تاکہ تشنہ لبان کی سیرابی جلد نصیب ہو۔ آمین۔ فقط۔ منیذ متیاز الٰہی بخش ڈاکٹر

حضرت ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب تاحال اسی جگہ ہیں اور بامداد ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت معالجہ کا ثواب حاصل کر رہے ہیں تاحال ان کے متعلق ان کے محکمہ نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ کاغذات اُوپر گئے ہوئے ہیں۔

پانچ چھ روز یہاں بارش بہت ہوئی۔ راستہ پانی کے سبب بہت خراب ہو گیا تھا۔ مگر چار روز سے اب دھوپ نکلنی شروع ہو گئی ہے۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اپنے وطن میں ہیں۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب دارالضعفاء کے واسطے چندہ کرنے کے لئے ملتان کیطرف تشریف لے گئے۔ شاید کرانچی تک پہنچیں۔ آپ کا ارادہ ہے۔ کہ دو ماہ تک انشاء اللہ سفر میں رہیں گے اس پیرانہ سالی میں جس شوق اور محبت کے ساتھ آپ چندہ جمع کرنے کی صعوبت اٹھا رہے ہیں۔ اس کا بدلہ خدا ہی دے سکتا ہے۔ [illegible] ان کے چندہ میں دل کی قدر کریں۔ جو ان غریب بے کس ضعیفوں کے واسطے درد ہا چاہا ہے۔ جو مقام نزول وحی الٰہی کی خاک سے برکت حاصل کرنے کے لئے علائق دنیا کو قطع کر کے یہاں آ بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالےٰ میر صاحب کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں خیر و عافیت کے ساتھ بامراد واپس دارالامان میں پہنچاوے۔

کلام امیر — ہجرت امر مشکل

(۱۷۔ مارچ) دو شخصوں کی درخواست پیش ہوئی۔ کہ اپنے وطن سے ہجرت کر کے قادیان آنا چاہتے ہیں۔ فرمایا ان شان الہجرۃ لشدید۔ ہجرت میں مشکلات کا سامنا ہے کسی وقت سوکھا ٹکڑا کھانا پڑ جاتا ہے زمین پر سونا ہوتا ہے لیکن جو شخص اللہ تعالےٰ کی خاطر قدم اٹھاتا ہے خدا اسے ضائع نہیں کرتا۔ میں بعض دفعہ سادہ روٹی اچار کے ساتھ کھا کر گذارہ کر لیتا ہوں ایک دفعہ میں نے کئی ماہ نون مرچ کے ساتھ روٹی کھا کر ہی گذارہ کیا ہے۔ مہاجر فی سبیل اللہ بھوکا نہیں مرتا۔ خدا اس کا حافظ ہوتا ہے۔

پندرھواں رکن

صدر انجمن احمدیہ کے ارکان نے نہایت مستقیانہ دانشمندی سے کام لیا ہے۔ جو حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کو مجلس معتمدین میں شامل کر کے ایک مفید اور ضروری اضافہ کیا ہے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم پر اُمید واثق ہے کہ مولانا صاحب کی شمولیت خیر و برکت کا موجب ہوگی۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(نوشتہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مدظلہم)

ہمارا ایمان ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مخفی و مخفی تعلقات الٰہیہ کی وجہ سے اس بلند مقام تک پہونچ گئے تھے کہ آپ کے رتبہ کا سمجھنا تک نہایت مشکل امر ہے۔

بڑے بڑے عظیم الشان انسان دنیا میں گزرے ہیں۔ جنہوں نے اپنے نفسوں کو ہی پاک نہیں کیا بلکہ قوموں کی قوموں کو سدھار دیا اور جو خدا تعالےٰ کے احکام میں ایسے منہمک ہوئے۔ کہ بس فنا ہی ہوگئے۔ لیکن جس مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدم مارا۔ اس تک کوئی نہیں پہونچ سکا انسانی زندگی کا کوئی سا پہلو ہی لے لیں آپ بے نظیر ہی معلوم ہوتے ہیں۔ بچپن سے لیکر بڑھاپے تک۔ اور بے کسی و بے بسی کی حالت سے لیکر ایک ملک کے بادشاہ ہونے تک کی مختلف حالتوں میں کوئی پہلو بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ کہ جس میں آپکے طریق عمل پر کسی قسم کی حرف گیری کا موقعہ ملے بلکہ جہاں تک غور کریں۔ کمال ہی کمال نظر آتا ہے۔ اگر لوگوں میں جن کو بادی النظر میں کامل سمجھا جاتا ہو غور کریں۔ تو بہت سی کمزوریاں پائی جاتی ہیں لیکن یہ ایک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ذات ہے۔ کہ نظر کو کتنا ہی باریک کرتے چلے جاؤ آپ کی کمزوریاں نہیں بلکہ آپکے کمال ہی کمال کھلتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ: وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ۔ یعنی آپ کبھی بھی ہوائے نفس سے کلام نہیں کرتے تھے بلکہ منشاء الٰہی کے ماتحت ہی آپکے سب کام تھے۔ پھر فرمایا کہ۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔ یعنے آپنے جو کچھ پھینکا وہ آپ کا پھینکا ہوا نہ تھا بلکہ اللہ نے پھینکا تھا۔ اسی طرح ارشاد ہوا ہے کہ قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ یعنے کہہ دو کہ میری نماز اور میری قربانیاں اور میری زندگی اور میری موت سب اللہ تعالےٰ کے لئے ہی ہے۔ جو رب العالمین ہے غرضیکہ آپنے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے منشاء کے آگے اس طرح ڈال دیا تھا کہ آپ کی ساری زندگی میں ایک نمونہ بھی ایسا نظر نہیں آتا کہ آپنے کبھی اپنی بڑائی بھی چاہی ہو۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین کے مرتبہ پر قائم کرکے آپ پر ہر قسم کی نبوتوں کو ختم کر دیا۔ اور آیندہ کے لئے اللہ تعالیٰ تک پہونچنے کے لئے ایک ہی دروازہ کھلا رکھا گیا ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کا دروازہ ہے ایک زمانہ تھا جبکہ مختلف ممالک میں مختلف قوموں کے لئے انبیاء آتے تھے اور ایک کا دوسرے سے کچھ تعلق ہوتا تھا لیکن آپ کی بعثت کے بعد کوئی شخص مامور نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس پر رسول اللہ کی اتباع کی مُہر نہ ہو۔ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم۔ آپکے کمالات اس حد تک پہونچے کہ آپکے بعد کوئی مامور من اللہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ آپکی اس پر اتباع کی مُہر نہ ہو بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ آپکے کمالات اعلےٰ سے اعلےٰ ترقیات کی ان منازل تک پہونچ گئے کہ آپ کی اتباع کی برکت سے ایسے ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں کہ جو بڑے بڑے انبیاء کا مرتبہ رکھتے تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور آپکا فیض قیامت تک اسی طرح جاری رہیگا۔ کسی نبی کا سو سال کسی کا دو سال تک کسی کا ہزار کسی کا دو ہزار سال تک سلسلہ جاری رہا اور اس کے بعد ان کا نور تاریک دلوں کو روشن نہ کر سکا لیکن آپکا نور جب تک کہ دنیا قائم ہے لاکھوں کروڑوں انسانوں کے دلوں کو منور کرتے ہوئے سلوک کی اعلےٰ سے اعلےٰ راہوں کو طے کراتا رہے گا۔ آپ کو دوسرے انبیاء و رسل پر ہزاروں فضیلتیں ہیں مثلاً یہ کہ آپکے لائے ہوئے دین کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً۔ اور یہ خصوصیت کسی اور مذہب میں موجود نہ تھی بلکہ وہ خاص خاص حالات کے ماتحت ہوتے تھے۔ پھر آپکے مبارک نام کو کلمہ توحید کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ جو فضیلت کسی نبی کو نہیں دیگئی۔ یہ بھی آپکے ختم نبوت پر ایک دلیل ہے۔

آپ پر جس زبان میں کلام الٰہی اترا ہے وہ اب تک زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گی یہ فضیلت بھی کسی اور مذہب کے بانی کو نہیں ملی۔ موسےٰ۔ مسیح۔ زرتشت۔ بدھ وید ون کے رشی کسی مدعی رسالت کی زبان اب تک محفوظ نہیں اور کسی ملک میں بھی نہیں بولی جاتی۔ جس کی وجہ سے نہ معلوم ان کی کتب میں اب تک کس قدر تغیر ہو چکے ہیں۔

آپکو وہ صحابہ ملے کہ کسی اور کو نہیں ملے۔ جان نثار سپاہی۔ فرمانبردار۔ مدبر۔ محتاط راوی۔ مخلص حافظ قرآن۔ پاک بیبیان نیک ذریت۔ کامل خلفاء۔ کوئی چیز بھی تو نہیں کہ جس سے آپ محروم رہے ہوں اور جو آپ کی تعلیم کے پھیلنے میں رکاوٹ کا باعث ہوئی ہو۔

اس کی وجہ کہ آپ خاتم النبیین کیوں ہوئے؟ یہ ہے۔ کہ آپ کل صفات الٰہیہ کے مظہر تھے اور پہلے انبیاء ایسے نہ تھے چنانچہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ: دنیٰ فتدلّیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ یعنے آپ اللہ تعالیٰ سے ایسے قریب ہوئے کہ قوسین ملائی جاویں تو ان کے درمیان فاصلہ رہتا ہے اتنا فاصلہ آپ میں اور اللہ تعالیٰ میں رہ گیا (یعنے کوئی فاصلہ نہ رہا) یہاں تک کہ وہ بھی نہ رہا اور آپ اس سے بھی قریب ہو گئے یعنے آپ نے اپنی کمان رکھی ہی نہیں۔ خدا کی ہی کمان میں اپنی کمان کو داخل کر دیا اور اس طرح جہاں خدا تعالیٰ کا تیر چلا۔ وہیں آپ کا چلا اور جس کی حمایت میں چلا آپکا تیر بھی اسی کی حمایت میں چلا تو گویا کل صفات الٰہیہ کے آپ مظہر ہوگئے۔ چنانچہ حدیث شریف میں بھی ہے کہ:۔ اوتیت جوامع الکلم۔ یعنے ہر قسم کے کمالات مجھے دئے گئے ہیں۔ جس کی تائید قرآن شریف کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے کہ وعلّم اٰدم الاسماء کلّھا۔ پس آپ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے مظہر تھے۔ جن کا تعلق انسان کی ترقیات سے ہے اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ خاص خاص زمانوں میں اور خاص خاص ملکوں میں خدا تعالیٰ کی خاص خاص صفات کا ظہور ہوتا ہے پس پہلے تو یہ ہوتا تھا۔ کہ ایک خاص صفت الٰہیہ کے ظہور کے وقت اس زمانہ کے نبی کے کمالات اس کے متحمل نہیں ہو سکتے اس لئے ایک اور نبی بھیج دیا جاتا تھا لیکن اب خواہ کسی زمانہ میں کسی ملک یا قوم پر کسی صفت الٰہیہ کا ظہور ہونا ہو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات اس صفت کو اخذ کرکے دنیا پر پھیلانے کے لئے موجود ہوتے ہیں اور اس وجہ سے اب کسی ایسے نبی یا رسول کے بھیجنے کی ضرورت نہیں رہی جو آپ سے الگ ہوکر اپنا سلسلہ قائم کرے بلکہ جو کمالات بھی کہ انسان حاصل کر سکتا ہے وہ آپ ہی کے اتباع سے کر سکتا ہے۔

لیکن باوجود ان کمالات کے جو آپ میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی عبودیت ظاہر کرنے کے لئے فرماتا ہے ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم۔ تا ایسا نہ ہو کہ وہ کمزور فطرتیں جو آپ سے بہت ادنیٰ درجہ کے انسانوں کو بھی خدا یا خدا کا بیٹا قرار دیتی رہی ہیں آپ کی شان کو دیکھ کر آپ کو بھی کوئی ایسا ہی خطاب نہ دیدیں۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلّم انک حمیدٌ مجیدٌ

معذرت۔ چونکہ قریب کے بعض گاؤں میں جہاں کہ رہنے والے مطبع بدر کے پریسمین وغیرہ ہیں بیماری ہے۔ اور خود ملازمین کے لواحقین میں بھی شکایت ہے اس واسطے یہ اخبار دیر میں چھپا ہے اور دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ ۳۰ مارچ کو اخبار نہیں نکلیگا اور دونوں پرچے [illegible]

الہ آباد کا جلسہ مذاہب

اور

ہماری شمولیت

از ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب

(سلسلہ کے واسطے دیکھو بدر نمبر ۱۶ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۱۱ء)

آج اس جلسہ کا دوسرا دن تھا اور تجویز دادہ پروگرام کے مطابق حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے بحیثیت وکیل اسلام مضمون پڑھا جانا تھا۔ علی الصبح ہم کو یہ خیال ہوا کہ ٹھیک وقت سے اطلاع ہو جاوے۔ جس وقت کہ ہمارا پرچہ پڑھا جاویگا۔ اس امر کی دریافت کے لئے سید غلام غوث صاحب جو احمدی معاملات مین بڑی دلچسپی لیا کرتے ہین۔ صبح صبح دفتر کانفرنس مین گئے۔ واپسی پر انھون نے ہم کو حیران کر دیا۔ جب اونھون نے اطلاع دی کہ منتظمین کی رائے بدل گئی ہے۔ کہ آج مولوی محمد علی صاحب کے پرچہ کے لئے وقت دین کیونکہ اون کے خیال مین کل کا خواجہ صاحب والا پرچہ کافی ہے اس خبر نے ہمیں حیرت مین ڈالدیا۔ دراصل حسد بُری بلا ہوتی ہے۔ ایک کی کامیابی جب عامہ نکتہ چینی کی حدود سے بالا ہو جاتی ہے۔ تو لوگ پھر اس کے پبلک مین آنے پر نئی نئی قسم کی روک ڈالتے ہین یہی وجہ اس تبدیلی کی تھی۔ وہ لوگ دیکھ چکے تھے کہ کس طرح گزشتہ روز اسلامی پرچہ سب پر غالب رہا اور مولوی محمد علی صاحب کی قابلیت کو وہ کلکتہ کے اجلاس مین بھی دیکھ چکے تھے اس لئے اون کو یقین تھا کہ آج دوسرا اسلامی پرچہ بھی فتح کا ڈنکہ بجائیگا۔ ہم نے یہ فوراً سمجھ لیا کہ اون کے فیصلہ کو توڑنا کوئی آسان کام نہ ہوگا۔ اس لئے عاجز راقم اور خواجہ صاحب دفتر کانفرنس مین گئے۔ وہان دونون سکرٹری جلسہ موجود تھے اور پروگرام مطبع مین جانے کو تھا۔ کہ ہم نے روک دیا۔ اور اون سے گفتگو کی۔ عذر بظاہر اونھون نے یہ کیا کہ یہ دونون پرچے ایک ہی فرقہ کی طرف سے ہین اس لئے ایک پرچہ فرقہ کی طرف سے کافی ہے بجواب جب انھین یہ کہا گیا کہ جب تم نے تمام مذاہب کے دو دو تین تین پرچہ مختلف فرقہ ہا کے قبول کئے ہین اور خصوصاً ہندو مذہب کی ہر ایک شاخ کو اس قدر وکلا پیش کرین گے۔ تو نہایت ناانصافی ہے۔ کہ اسلام کیطرف سے ایک پرچہ پڑھا جاوے۔ علاوہ ازین یہ امر اون کو یاد دلایا گیا کہ مولوی محمد علی صاحب کو اونھون نے خود مدعو کیا ہے اور خواجہ صاحب کو انہون نے اصحاب علی گڈھ اور لاہور کے لکھنے پر بطور وکیل اسلام طلب کیا ہے تو پھر ان کا کیا حق ہے۔ کہ اب وہ دونون کے لئے جگہ نہ دین۔ اگر ہوتی تو کسی اصول پر یہ تبدیلی ہوتی۔ تو کچھ جواب بھی ہوتا۔ لیکن مشکل تو یہ تھی کہ دراصل فتح اسلام اون کو مصیبت مین ڈال رہی تھی بہر حال اسی حیث بحث مین ہم تھے۔ کہ مردے از غیب برون آید و کارے بکند والا معاملہ ہو گیا۔ عین اُسی وقت جسٹس متر آگئے۔ انہون نے خواجہ صاحب کو دیکھتے ہی تعظیم اور محبت سے ملاقات کی اور کچھ منٹ ان کے گذشتہ پرچہ کی تعریف کرتے رہے اور پھر اون سے سبب اون کے صبح صبح آنے کا پوچھا۔ خواجہ صاحب نے مختصر الفاظ مین ذکر کیا اونہون نے بےشک مترصاحب نے نہ سکرٹریون سے کچھ دریافت کیا نہ کچھ تامل کیا۔ پروگرام کو ہاتھ مین لیا اور سب سے پہلے جو پرچہ پڑھا جانا تھا۔ اوس کو کاٹ کر مولوی محمد علی صاحب کا نام لکھدیا اور کہا کہ اگر ان اصحاب کی مراعات نہ کی جاوے تو پھر مجھے نہین سمجھ آتی کہ اور کون ان سے زیادہ مستحق مراعات کا ہے اور یہان تو مراعات کا بھی سوال نہین۔ ہم نے تو خود اون کو مدعو کیا ہے اور ہم کو موقعہ دینا بھی ضروری ہے ایک عجیب نصیحت خیز بات جو اس موقعہ پر دی گئی وہ یہ تھی۔ کہ کسی سکرٹری یا منتظم جلسہ نے جسٹس متر کے اس فیصلہ پر ایک منٹ کے لئے بھی تامل نہ کیا۔ اور اس کو حکم تقدیری سمجھا۔ خواجہ صاحب نے راستہ مین بھی ہمین کہا کہ ہُو بہُو جس طرح ججی کی کرسی پر بیٹھ کر یہ لوگ دو منٹ مین فیصلہ کر دیا کرتے ہین اسی طرح جسٹس متر نے اس معاملہ متنازعہ کا بھی فیصلہ کر دیا۔ ہم گھر واپس آئے اور اپنے برادران الہ آباد کر الوان نعمت سے بہرہ یاب ہوکر بارہ بجے کے قریب ہال مین پہنچے۔ چند منٹون مین حال بھر گیا۔ بھجنین گائے جانے کے بعد دُعا ہوئی۔ اور سر جارج ناکس الہ آباد ہائیکورٹ کے جج پلیٹ فارم پر آئے۔ آپ کمیٹی استقبالی کے پریسیڈنٹ تھے۔ اور کل بوجہ عدم تعطیل تو نہ آسکتے تھے اس لئے آج آپنے اپنا استقبالی اڈریس **خوش آمدید** پڑھا۔ سر جارج ناکس کی شمولیت گویا اوس ہمدردی کا ثبوت تھی جو گورنمنٹ کو اس جلسہ سے ہے۔ آپنے محبت بھرے الفاظ مین حاضرین کو خوش آمد کہا۔ ہر مذہب کی خوبیون کا اعتراف کیا۔ اور پھر ایک مین تین اور تین مین ایک کی باریک فلسفہ پر روشنی ڈالنی پسند نہ فرما کے آپ نے عیسائی مذہب کی ذکاوت اخلاقی تعلیم کے پہلو سے کی۔ آپ کی تقریر کیا بہ سبب عہدہ اور کیا بہ سبب لہجہ بے حد پسند کی گئی۔ اور آپ کے بعد مولوی صدر الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب کا پرچہ پڑھنے کے لئے بُلوائے گئے۔ خواجہ صاحب کے بعد اسلام کی حمایت مین مولوی صدر الدین صاحب کا سٹیج پر آنا بلحاظ قد و قامت ایک شاعر مزاج کو صنعت تضاد کا لطف دئے بغیر نہین رہ سکتا تھا کہان وہ بسطۃً فی الجسم اور کہان یہ لاغر ہلکے پھلکے اعضاء۔ کہان وہ گرجنے والی بلند آواز۔ اور کہان یہ خوش الحان شیرین لہجہ۔ مولوی صاحب نے سٹیج پر جاتے ہی نصف رکوع قرآن کریم سے تلاوت فرمایا۔ اللہ اللہ قرآن کریم اور پھر مولانا کی خوش الحانی۔ چودھرانی سرلا دیوی کے سُریلے گیتون سے جن سے کہ کل جلسہ کا افتتاح ہوا تھا کہین بہت زیادہ مؤثر اور دلکش ثابت ہُوا۔ یوروپین عورتین اور کثرت سے غیر مسلم اصحاب ہماری طرح ہی وجد مین سر ہلا رہے تھے۔ مولانا مولوی محمد علی صاحب کا پرچہ اور اس کو پڑھنے والے مولوی صدر الدین صاحب ایک خاص اثر پیدا ہو رہا تھا۔ مین گذشتہ دن کی بابت یہ کہنا بھول گیا۔ کہ اکثر پرچون مین اس قدر بے لُطفی تھی۔ کہ تیس منٹ سے اگر دو تین منٹ بھی زیادہ کوئی پڑھنے والا وقت لے لیتا۔ تو فوراً سکرٹری جلسہ کی طرف سے کوئی نہ کوئی آدمی فرشتہ اجل کی طرح پرچہ پڑھنے والے کے سر ہو جاتا تھا۔ اور اس کو بند کرنے پر مجبور کرتا یہان پرچہ نے وہ کیفیت پیدا کر دی کہ تیس ۳۰ منٹ مقررہ کی جگہ پچاس منٹ گذر گئے۔ اور کسی منتظم جلسہ کو خیال تک بھی نہ رہا۔ کہ مولوی صاحب کو روکا جاوے۔ دراصل تفسیر ہی وہ جادو ہے جو اپنے سامعین پر خاص اثر پیدا کر کے اون کو سب باتین فراموش کرا دیتا ہے ہمارے پرچہ مین ارکان اسلام کا فلسفہ نہایت ہی حکیمانہ طرز پر لکھا ہوا تھا۔ بقول نامہ نگار پیسہ اخبار کوزہ مین دریا بند تھا پچاس منٹ پر کچھ اور منٹ گزرے اور مولوی صاحب نے اپنا پرچہ تمام و کمال ختم کیا۔ دوران تقریر مین کئی مواقع پر ہال چیرز سے گونج اُٹھا۔ اور تو اور مولوی صاحب کا انگریزی تلفظ بوقت قرأت آپ کا لب لہجہ آپ کی تمام شکل و شباہت کچھ ایسی دلکش ثابت ہوئی کہ سٹیج سے اُترتے ہی چند یوروپین لیڈیز نے آپ کو مبارک دینے کے بعد آپ سے پتہ کا تبادلہ کیا۔ آپ کے تلفظ کی دلفریبی از حد سراہی گئی یہ ایک مزید بات تھی جو پرچہ کی خوبی کے علاوہ تسلیم کی گئی۔ خواجہ ہمارے خواجہ صاحب

ناراض ہی ہوں یہ وہ بات ہے جو انھیں نصیب نہیں ہوئی۔

مولوی صدرالدین صاحب کے پرچہ کے بعد بھی کئی ایک اور پرچہ پڑھے گئے۔ لیکن ایک پہلو سے نہایت ہی خوش کن پرچہ وہ تھا۔ جو آریہ سماج کی طرف سے گروکل کانگڑی کے پروفیسر رام دیو بی۔ اے نے پڑھا۔ مضامین اور زبان کے لحاظ سے تو یہ پرچہ چنداں قابل گرفت نہ تھا۔ لیکن آپ (رام دیو) کی قرأت نے نہ صرف اس پرچہ کا ہی خون کیا بلکہ زبان انگریزی کی گردن پر آپنے اُلٹی چھُری پھیر دی۔ آپ کا پرچہ اس قدر لمبا تھا۔ کہ اگر اُسے اس طریق پر پڑھا جاتا کہ جس سے سامعین کچھ سمجھ سکیں تو یہ پرچہ شاید دو گھنٹوں میں ختم ہوتا لیکن پروفیسر رام دیونے ہی چاہا کہ اُسے آدھ گھنٹہ میں ختم کردے۔ پھر کیا تھا۔ ایک تیز ترین اکسپرس ریل گاڑی چل پڑی جو چھوٹے اسٹیشن چھوڑ بڑے سے بڑے اسٹیشنوں پر بھی کھڑا ہونا یا ٹھہرنا نہیں چاہتی تہی۔ کئی دفعہ سامعین میں شور اُٹھا۔ اور کہا گیا کہ پروفیسر صاحب آہستہ پڑھیں۔ لیکن وہاں سُرعت کلامی کا بھوت سر پر سوار تھا۔ ہر شور پر ایک دو منٹ کے واسطے پروفیسر صاحب آہستگی اختیار کر لیتے لیکن پھر آپ اسی تیزی میں آجاتے۔ الغرض پندرہ بیس منٹ کی کوشش کے بعد سامعین نے آپ کو اپنے حال پر چھوڑ دیا اور تقریر کے ختم ہونے پر ایک زبردست تالیوں کے ذریعہ سامعین نے اوس آسائش و آرام پر جو ان کو ملا خوشی ظاھر کی۔ جو اون کے کانوں کو نصف گھنٹہ کے بعد نصیب ہوئی۔

یہ پرچہ آریہ سماج کے کسی معمولی وکیل کی طرف سے نہ تھا۔ یہ گوروکل کانگڑی کے دماغوں کا نچوڑ تھا اور اون خیالات کو ظاہر کرتا تھا۔ جن کی کاربند آریہ سماج کی عالم اور بھاری شاخ ہے اس پرچہ نے ایک حد تک اوس جدوجہد اور مجادلہ کا خاتمہ کردیا۔ جو ہم میں اور آریہ سماج میں ہمیشہ سے تھا اور جس غرض کی حصُول کے لیئے خواجہ صاحب نے ان دو سالوں میں ایک ہی مضمون پر پنجاب کے مختلف شہروں میں لکچر دیئے بات یہ ہے کہ آریہ سماج والے اپنے مُسلّمات کے رُو سے وید کے سوا کسی اور جگہ یا کسی اور قوم میں الہامی روشنی یا الہامی تعلیم کے قائل نہیں بلکہ وید مت کے سوا ہر ایک دوسرے مذہب کو است سمجھتے ہیں۔ یہی تعلیم کل ستیارتھ پرکاش میں ہے اگرچہ ستیارتھ پرکاش کا دیباچہ اس اصُول کے مخالف ہے۔ اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ روشنی اور صداقت دوسری جگہ بھی ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ بعض آریہ سماجیوں کے نزدیک صرف ستیارتھ پرکاش کا دیباچہ ہی سوامی دیانند کا لکھا ہوا ہے اور باقی کتاب الحاقی ہے۔ بہرحال اگر ستیارتھ پرکاش کے دیباچہ کو چھوڑ کر باقی سماجک لٹریچر دیکھا جاوے۔ تو یہی بات نظر آتی ہے کہ سماجک اصُول کے رُو سے وید کے سوا کہیں اور صداقت نہیں آئی۔ اور آریہ ورت کے سوا کہیں اور آفتاب الہام نہیں چمکا۔ اس بیہودہ اصُول کی حکیمانہ اصُول پر مخالفت نہایت ہی موثر الفاظ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے پیغام صُلح کے ابتدائی صفحوں میں کی۔ اور اس اصُول کو نہایت وسعت اور قابلیت کے ساتھ خواجہ صاحب نے ہر ایک شہر میں جاکر برتا۔ ایک طرف آریوں کو اور دوسری طرف غیر احمدیوں پر یہ مبرہن کیا۔ کہ خدا کا الہام نہ کسی قوم کے ساتھ وابستہ ہے اور نہ کسی مکان و زمان تک محدود رہ سکتا ہے۔ وہ خدا جس کا آفتاب ہر جگہ اور ہر مقام پر اور ہر وقت ہے اس کا آفتاب الہام بھی ہر جگہ اور ہر قوم میں اور ہر وقت چمکا اور چمکتا ہے اور چمکیگا۔ یہ امر مُسلّم ہے کہ ان لکچراروں کو ہر جگہ سماجک ممبروں نے کافی تعداد میں دلچسپی سے سُنا۔ اور اون براہین قاطعہ پر غور کیا۔ چنانچہ پچھلے سال جب ایک امرتسری مولوی نے سیالکوٹ میں مناظرین سماج سے اون اعتراضات کا جواب مانگا۔ جو بقول امرت سری صاحب خواجہ صاحب نے ہر شہر میں جاکر آریہ سماجیوں کا دروازہ کھٹکھٹا کر طلب کیئے تو اون کی طرف سے یہ جواب ملا۔ کہ خواجہ صاحب کے اعتراضات ہمارے زیر غور ہیں اور ہم ان کے جواب کے فکر میں ہیں بحمدللہ پروفیسر رام دیو نے اپنی تقریر میں یہ کہہ کر ان اعتراضوں کا خاتمہ کردیا کہ صداقت اور روشنی کسی ملک سے وابستہ نہیں بلکہ کوئی ملک اور قوم اس سے خالی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک جگہ اپنی منشا کا علم دیا۔ پروفیسر موصوف نے اس عامہ اصُول کے بعد صاف الفاظ میں اعتراف کیا۔ **کہ پیغمبر محمدؐ بھی روشنی اور صداقت عرب میں لائے** اور اسی طرح اور قوموں کے نبیوں کی تعلیم صداقت سے خالی نہیں۔ اللہ اللہ گوروکل اور آریہ سماج کا پروفیسر اور جلسہ مذاہب میں یہ اقبالی ڈگری بحق حضرت اقدس مرزا صاحب مغفور دے۔ دراصل ہمارا اون کا جنگ ہی یہی تھا وہ کہتے تھے کہ وید کے بعد الہام کا دروازہ بند ہے اور کوئی دوسری کتاب الٰہی صداقت سے بہرہ یاب نہیں ہوئی۔ اور ہمارا جواب یہ تھا کہ خدا کے عرفان اور الہام سے نہ کوئی قوم خالی رہی اور نہ کسی خاص وقت تک محدود رہا۔

حضرت اقدس علیہ السلام کی زندگی میں وہ لوگ اسی بات پر تُلے رہے۔ آج تک ان کی تحریریں اسی پر زور دے رہی تھیں۔ کہ وید کے سوا کہیں اور روشنی نہیں۔ لیکن آج پروفیسر صاحب کچھ اور کہہ رہے ہیں۔ خواجہ صاحب کے جن دلائل نے یہ باتیں دو سال کے بعد سماج کے منہ سے اعتراف کرائیں یہ تو وہی تھیں جن سے براہین احمدیہ مملو ہے اور جن سے حضرت اقدسؑ کی دیگر پاک تصانیف معمُور ہیں اور جن پر ایک حکیمانہ بحث پیغام صلح میں کی گئی ہے بات صرف یہ ہے کہ یہ ساری کی ساری باتیں کتابوں میں ہیں اور عام طور پر کتابیں لوگ پڑھتے نہیں ایک شخص ہم میں سے نکلا اس نے پنجاب کے مختلف شہروں میں لکچر دیئے۔ لکچروں کا عنوان "قرآن کریم اور وید مقدس" اپنے اندر کافی دلچسپی رکھتا تھا۔ کہ سماجیوں کی ایک کافی تعداد اون لکچروں میں آجاوے اور یہ تو مخالف و موافق اخبار مانتے ہیں کہ احمدی لکچرار کی تقریر گھنٹوں تک اپنے سامعین کو بٹھائے رکھتی ہے انہوں نے آکر خواجہ صاحب سے وہی باتیں سُنیں۔ جو حضرت صاحب نے مدتوں پہلے لکھدی تھیں لیکن ان لوگوں نے آج تک ان لکھی ہوئی باتوں کو دیکھنے یا سننے کی کبھی تکلیف نہ کی۔ آخر یہ باتیں معقولیت اپنے اندر رکھتی تھیں۔ آہستہ آہستہ معقولیت نے ضدیت پر غلبہ پایا۔ ہر ایک شہر میں جہاں کہیں لکچر ہوا۔ سماجیوں میں کھلبلی پڑی سماجی لکچرار بلوائے گئے۔ سوامی درشنانند نے ایک دو شہر جاکر بالمقابل تقریریں کیں۔ لیکن سوامی درشنانند نے اون دلائل حکیمانہ کی طرف رُخ نہ کیا۔ جو خواجہ صاحب نے پیغام صُلح میں سے اقتباس کرکے دیں۔ کہ جب سُورج۔ بادل۔ ہوا۔ پانی اور دیگر مظاھر قدرت انسان کی جسمانی ضروریات کے لئے ہر جگہ ہر قوم میں اور ہر وقت موجود ہیں تو الہام جس سے انسان کی رُوحانی ضروریات وابستہ ہیں۔ وہ کیوں ایک ملک اور ایک قوم اور ایک خاص وقت تک محدود رہے اس کا جواب درشنانند جی کو آسکتا تھا نہ انہوں نے دیا۔ احمدی لکچرار کا مطالبہ ہر شہر میں جاری رہا اور درشنانند جی راولپنڈی۔ سیالکوٹ اور گوجرات میں تو گئے لیکن اور شہروں میں نہ جاسکے۔ آخر یہ جواب ملا۔ جو پروفیسر رام دیو نے دیا کہ حضرت **محمدؐ** بھی صداقت اور نور دنیا میں لائے۔ یہ **احمدی قوم کی عظیم الشان فتح ہے** کہ جنھوں نے کم از کم اوس عظیم الشان صداقت کو یعنے مسئلہ تکرار الہام کو سماج کے ایک بھاری حصہ سے منوالیا۔ پروفیسر رام دیو کا یہ کہنا کہ صداقت اور نُور تو ہر جگہ ہے۔ لیکن سب کتب کے لئے وید بمنزلہ مادر کے ہے ہمیں کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ کیا دنیا میں ہر ایک ماں اُن خوبیوں کی مالک ہوتی ہے۔ جو اسکی اولاد میں ہوتی ہیں یا اکثر طور پر اولاد میں وہ جوہر ہوتے ہیں۔ جو ماں میں مطلق نہیں ہوتے۔ اور اب تو ماں کے خط و خال

بھی ضیعفی کے ساتھ قائم نہین رہے۔ اون خط وخال کے مدہم پڑ جانے نے اوس معجزہ کی شان دلربائی کو خاک مین ملا دیا ہے۔ خط وخال سے میری مراد زبان سنسکرت ہے۔ جس مین وید کا الہام تھا۔ جو زبان اب دنیا سے میٹ چکی ہے۔ اور جس سے وید کی اصلی خوبصورتی بھی قابل شناخت نہین رہی۔ اس عظیم الشان فتح سے ایک سبق بھی ہم کو ملتا ہو وہ یہ ہے کہ وہ حکمت کے جواہر اور موتی جو حضرت اقدس مرحوم کی تصنیف مین ہین اور جن پر اس وقت تک بہ سبب تعصب زمانہ کی نگاہ نہین اون کو کس طریق احسن پر دنیا کے سامنے لایا جاوے اور پھر دیکھا جاوے کہ وہ بیش بہا موتی کیون دنیا کی آنکھ کو چکاچوندہ کرکے اُسے احمدیت کا گرویدہ نہین کرتے۔ زمانہ علم دوست ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشان جو معجزات اور خوارق کے رنگ مین حضرت اقدس عم سے ظاہر ہوئے اون کے لئے مادی اور فلسفی دنیا سردست طیار نہین۔ سُننے سے پہلے وہ نادانی سے انہین خلاف عقل قرار دے کر اُس مضمون کو قابل غور نہین سمجھتے۔ حالانکہ وہ آیات اللہ ہی ہین انکو ان آیات اللہ کی قدر دانی کے لئے طیار کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور میرے نزدیک وہ یہ ہے کہ الٰہی فلسفہ اور حکمت کے وہ بے بہا خزانے جو تصانیف حضرت اقدس عم مین ہین۔ اون کو آہستہ آہستہ بوجہ احسن آج کل کے تعلیم یافتہ اصحاب کے سامنے پیش کیا جاوے۔ ان مین حکیمانہ اور علمی مذہب کا مذاق پیدا کیا جاوے۔ دقت یہ ہے۔ کہ تعلیم یافتہ جماعت نے مذہب کا نقشہ یورپ مین فیلسوفون کے قلم سے کھچا ہوا دیکھا۔ جن کے سامنے مذہب صرف عیسائیت تھا۔ اور خدا مسیح۔ چنانچہ ایسے خدا اور ایسے مذہب نے بہت بُرا اثر مغربی فیلسوفون کے دل پر ڈالا۔ اور وہ مذہب سے بہ حیثیت مذہب بیزار ہو گئے یہی حالت انگریزی تعلیم یافتہ مسلمانون کی ہے۔ لیکن وہ قومی عصبیت کے باعث جو ابھی تک مسلمانون مین مر نہین گئی باتین سُننے کو آ جاتے ہین اگر انہین کسی معقول طریق پر بلایا جاوے اور پھر اون کے سامنے وہ جواہر اور موتی پیش کئے جاوین جو ہمارے پاس ہین۔ وہ یقیناً گرویدہ ہو جاوین اور اس کے عاشق ہو جاوین گے۔ کہ جو اصلی مالک ان خزانون کا ہے۔ ہمارے منکر مُلّاں لاکھ کوششین کرین وہ ہمارے مقابل ہیچکارہ ہین۔ اس بات کا تجربہ ہمین اس لیکچر سے ہُوا ہے جو ۱۲۔ فروری کو محمڈن یونیورسٹی پر لاہور اسلامیہ کالج مین دیا گیا

پروفیسر رام دیو کے لکچر کے بعد دوسرے اجلاس کا پہلا حصّہ ختم ہُوا۔ اور مولوی صدر الدین صاحب نہایت عزت واحترام کے ساتھ منتظمین جلسہ کے ذریعہ ریفرشمنٹ روم مین پہونچائے گئے۔ یہ اس بات کا ثبوت تھا۔ کہ آج کی کارروائی کے آپ ہیرو ہین۔ ہم سب نے سجدات شکر ادا کئے اور نماز ظہر وعصر مین شریک ہو گئے۔ نماز کے بعد پھر جلسہ شروع ہُوا۔ لیکن ایک بھی پرچہ ایسا نہ پڑھا گیا کہ جس کا کچھ تذکرہ کیا جاوے۔ یہ صرف ہماری ہی رائے نہین بلکہ ہندو مسلمان کر سین اخبارات نے اسلامی پرچون کے علاوہ صرف مسٹر اسحٰق کا یا ایک آدھ کسی اور پرچہ کا ذکر کیا ہے۔ اور کسی اور پرچہ کو کسی قسم کی خصوصیت نہین دیگئی۔

آج شام کو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے لکچر کا اعلان تھا۔ اور جگہ بھی مولوی ولائت حسین کے مکان پر تجویز ہوئی تھی۔ آج مکانیت مین کسی قدر وسعت کیگئی۔ اور تعلیم یافتہ گروہ کے علاوہ دیگر مسلم احباب بھی لاتعداد جمع تھے۔ چنانچہ ایک کافی تعداد اس موسم سرما مین آسمان تلے کھڑی ہے۔ ڈاکٹر صاحب جیسے کہ پہلے لکھا جا چکا ہے نہ جا سکے اور یہ کام اہل شہر کی خواہش سے خواجہ صاحب کے سپُرد ہُوا۔ مولوی صدرالدین صاحب کے مضمون ضرورت الہام کا وہی حصہ ختم ہو سکا تھا۔ جو برہمو سماج کے متعلق ہے۔ آپ کے لکچر کا وہ حصّہ جو آریہ سماج سے تعلق رکھتا تھا وہ باقی تھا۔ اس لئے خواجہ صاحب نے اعلان کیا۔ کہ بجائے اس کے کہ مین کوئی مضمون شروع کرون جو تین چار گھنٹے مین ختم نہ ہو سکے بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مین مولوی صدرالدین صاحب والا مضمون مکمل کر جاؤن۔ چنانچہ آپنے وہی مضمون شروع کیا اس کا اثر اور اس کی قبولیت اسی قسم کی تھی جیسے کہ ہر جگہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ہمین دے رکھی ہے۔ ساڑھے تین گھنٹہ تک متواتر تقریر ہوتی رہی اور کوئی فرد بشر اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ اگرچہ جنوری کا مہینہ تھا اور ایک کافی تعداد سامعین آسمان تلے کھڑی تہی۔ آخری حصہ تقریر کا بہت مفید اور مُوثر تھا اور دراصل احمدیت کی تبلیغ تھی۔ خواجہ صاحب نے یہ ثابت کرکے کہ وید کے بعد بھی الہام جاری ہے اور قرآن کریم .. ہی خاتم الکتاب ہے اور قرآن ہی کل ملکون اور قومون کے لئے ایک کامل کتاب ہے۔ آخر مین یہ بھی بیان کیا کہ اصلی وجہ کیا ہو . . . . برہمون نے الہام سے قطعاً انکار کیا اور عیسائیون اور دیگر اقوام نے اور آریون نے جزواً۔ اصل بات یہ ہے کہ ان قومون مین صاحب الہام نہ رہے ان کی کتاب کی بنا الہام تھی ان مین کوئی صاحب الہام نہ تھا اس لئے کتاب کو الہامی اوسی صورت مین یہ لوگ مان سکتے تھے۔ جب الہام کے وجود کے قائل رہین اور صاحب الہام کا نہ ہونا کسی اور طرف لے جا رہا تھا اس لئے انہون نے تسلیم کر لیا کہ ان کی کتاب کے بعد الہام ہوا ہی نہین۔ برہمو ان لوگون سے زیادہ عقلمند نکلے۔ کہ جب ایک خاص وقت کے بعد الہام نہین۔ تو پہلے بھی الہام نہ تہا۔ بہرحال الہام کا قطعاً یا جزواً انکار اقوام عالم نے صرف اس لئے کیا کہ دنیا مین الہام پانے والے نہ رہے۔ اسلام پر بھی خدانخواستہ یہی موت وارد ہوتی اگر صاحب الہام نہ ہوتے۔ لیکن خدائے اسلام نے یہ دروازہ کھُلا رکھا۔ ہر صدی ہر ملک ہر شہر ہر قوم ہر آبادی مین اہل اللہ پیدا ہوئے۔ کوئی جگہ خالی نہین جہان شیران اسلام نہین ہوئے یہی صداقت اس حدیث شریف سے ظاہر ہوتی ہے۔ جس مین صدی کے سر پر مجدّد آتا ہے ذکر کیا گیا ہے۔ الغرض کوئی وقت اور زمانہ خدا کے مجدّد اور ملہم سے خالی نہین ہُوا۔ اور ہمارا اپنا زمانہ اور وقت بھی ایسے مجدّد اور ملہم سے خالی نہین۔ کہ جس کے ہم احمدی متبع ہین اور اگر اسے قبول نہ کیا جاوے۔ تو پھر ہمارا زمانہ اس صداقت سے خالی رہ جاتا ہے۔

یہ تو بیان ہی ایسا تھا کہ جو احسنت اور مرحبا اور قبولیت اپنے اندر لئے ہوئے تھا۔ لوگ شادان اور فرحان متقاضی ہوئے۔ کہ اس سلسلہ لکچر ہا کو ابھی رکھا جاوے اور کم از کم ایک دو لکچر انگریزی زبان مین ہون لیکن حضرت قبلہ خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی تعمیل مین ہم آج کے بعد الٰہ آباد ٹھہر نہ سکتے تھے۔ ہمین ایک بزرگ کی خدمت مین حاضر ہو کر اون سے بعض مسائل پر گفتگو کرنے کا حکم تھا اس لئے مجبوری تہی۔ جس پر پریسیڈنٹ جلسہ نے خواجہ صاحب کو مخاطب کرکے اس شعر پر جلسہ کو ختم کیا ؎

دیدار مے نمائی و پرہیز مے کنی
باز ار خویش و آتش ما تیز مے کنی (باقی آیندہ)

پیسہ اخبار پیسہ اخبار کے چند مخالفانہ مضمون حضرت خلیفۃ المسیح عم کی خدمت مین پیش ہوئے۔ فرمایا یہ ہمارا پکا اور سچا دشمن ہے ہمیشہ سلسلہ کے خلاف لکھتا رہتا ہے ہم تو پھر بھی اُسے کچھ نہین کہتے حوالہ بخدا کرتے ہین۔ بدی ہو تو اس کے پیش خود آ جائیگی۔

غیر احمدی فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے۔ ہم غیر احمدیون کو غیر احمدی کہتے ہین اور جو ہم پر کفر کا فتوے لگاتے ہین انکا کفر بموجب حدیث ان پر لگتا ہے۔ ہم اپنی طرف سے کچھ نہین لگاتے ◆

مباحثہ گوجرہ کی اصل کیفیت

(از ۔۔۔)

اڈیٹر پیسہ اخبار کو شرم کرنی چاہیئے کہ وہ سلسلہ احمدیہ کے برخلاف ہمیشہ غلط اور شرارت آمیز تحریرین شائع کرتا رہتا ہے اور پھر یہ دعویٰ ہے کہ ہم مسلمانون مین اتحاد پھیلاتے ہین ۔ اڈیٹر

جناب اڈیٹر صاحب روزانہ پیسہ اخبار ۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۱ء کے روزانہ پرچہ مین ایک مضمون بعنوان چند مسلمانون کے نام سے ایک غلط مضمون جن کی بابت کہ ان کو خود بھی کچھ خبر نہین ایک گندم نما جو فروش میان محبوب عالم نے ان کے نام پر درج اخبار کرایا ہے۔ جن کا نام غلطی سے اونھون نے عام مسلمانون اور مرزائیون کی صلح رکھا ہے ۔ اور صریحاً ایسی ایک بات کو پریس مین لے جا کر پبلک اور ایک جماعت کو دہوکہ دیا ہے چون کہ جھوٹے کو ہمیشہ خدا ذلت دیتا ہے اس لئے خود انہون نے اپنے ہاتھ ذلت کو خریدا اور ایک جھوٹ بول کر خدا کی لعنت کے نیچے آ گئے ۔ اوّل وہ لکھتے ہین کہ گوجرہ مین بورڈنگ ہوس واشاعت تعلیم اسلامیہ کے بنانے کے واسطے ایک انجمن قائم ہے جس کا ابھی تک کوئی نام ونشان نہین ۔ ہان البتہ ایک دفعہ گوجرہ مین خاص قصبہ کے چار آدمیون نے انجمن قائم کرنے کا ارادہ کیا تھا ۔ جو کہ باتون ہی باتون مین رہ کر پورا نہ ہوا ۔

جس وقت اس عاجز نے بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب حضرت خلیفۃ المسیح ؑ سے کی ۔ اس وقت میان محبوب عالم کو جو خود بخود اس جگہ کی مسجد کا امام بنا ہوا ہے سخت ناگوار صدمہ پہونچا ۔ کیون کہ اس کا بازو ٹوٹ گیا میرے بیعت کرنے پر چند بھائیون نے صداقت کو جان کر بیعت حضرت مسیح موعود ؑ کی حضرت خلیفۃ المسیح ؑ سے کر لی جس سے اُن کا اور بھی زیادہ تن بدن جل گیا ۔ چون کہ قصبہ کی آبادی مین جو لوگ آباد ہین اون کو چندان دین کے علم سے خبر نہین ان کو میان جی نے بھڑکانا شروع کیا اور محمد عظیم کاتب سکنہ گکھڑ حال وارد لاہور کو اس جگہ بُلایا اور شور کرنا شروع کیا ۔ اور بندہ کو بھی بُلایا ۔ جب میان محمد عظیم سکنہ گکھڑ سے اس عاجز کی بات چیت وفات عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ مین ہوئی تو اس نے لفظ متوفی کے بارے مین یہ جواب دیا ۔ کہ اصل مین رافعک کا لفظ پہلے ہے اور متوفی کا لفظ بعد مین ہے جس کے جواب مین بندہ نے یہ کہا کہ اب قرآن مجید کے لفظون کو بھی آگے پیچھے کرنے کی جرأت ہوگئی ۔ جس کا جواب اُنہون نے یہ دیا ۔ کہ عربی مین یہ قاعدہ ہے کہ لفظ آگے پیچھے کر سکتے ہین ۔ مین نے کہا عربی مین کر سکتے ہو نہ کہ قرآن مجید مین ۔ کیون کہ مضمون نویس خود اس بات کو مانتے ہین کہ جب مولوی سے اگر سوال کیا تو بجائے محمد عظیم کے تنگ آکر اقرار کرنے کے ہمارا تنگ آنا لکھدیا ۔ پھر جب میان محمد عظیم سے شانِ نزول کی بابت پوچھا ۔ تو اس نے جواب دیا کہ مجھے کچھ خبر نہین ۔ اور نہ مجھے یہ بات بتانے کا علم ہے اور نہ قرآن مجید مین شان نزول لکھا ہوا ہے اور نہ قرآن مجید مین شان نزول ہے ۔ پھر جب تفسیرین پیش کی گئین تو تفسیرون مین لفظ متوفی کے معنے موت نکلے ۔ لیکن اونہون نے کہا کہ ہم تفسیرون اور حدیثون کو بالکل نہین مانتے ہین افسوس کہ حضرت مسیح موعود کی مخالفت مین اب یہ لوگ قرآن اور حدیثون سے بھی انکار کر گئے ہین ۔ جمعہ کا روز مناظرہ کے واسطے مقرر ہوا ۔ جس کے لئے ہمارے علماء صاحبان دار الامان قادیان سے جناب حافظ روشن علی صاحب جناب مولوی غلام رسُول صاحب راجیکی و مولوی شیخ غلام احمد صاحب بروز جمعرات گوجرہ مین تشریف لے آئے روز جمعہ کی صبح کو ۔۔۔۔۔ ایک خط عربی مین میان محمد عظیم وغیرہ کو برائے شرائط مناظرہ لکھا کیونکہ روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۱۰ء کے پرچہ مین علی پور کے جلسہ کے مضمون مین پیسہ اخبار نے میان محمد عظیم کو یہ سارٹیفکیٹ عنایت کیا ہوا ہے ۔ کہ جلسہ مین ایک میان محمد عظیم وعظ کرنے پر کھڑے ہوئے ۔ جن کو نہ کچھ علم دین کی خبر نہ علم مجلس کی ۔ ایک اندھے اور ایک حاجی کا قصہ جو کہ زبان زد عام ہے ۔ جھوٹ سے لاہور کا اپنا چشم دید واقعہ بیان کر کے حاجیون کو شرمسار کیا جس مین اس کے پیر میان جماعت علی شاہ بھی شامل ہون گے) ملاحظہ ہو روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۱۹ ۔ مئی ۱۹۱۰ء ۔ چونکہ میان محمد عظیم بزعم خود عربی کا عالم فاضل بنا تھا ۔ اور مجھ عربی سے ناواقف قرار دیا تھا اس لئے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۔۔۔۔ نے ایک خط عربی مین برائے شرائط مناظرہ و حالات زیرہ لکھا ۔ جو کہ مندرجہ ذیل عالمون سے بھی پڑھا گیا ۔ ہر چند کہا گیا کہ اس خط کو پڑھ کر معہ ترجمہ لوگون کو سناؤ ۔ تاکہ جو جو شرائط لوگون نے مقرر کر لی ہین کر لین ۔ جس کو میان ظفر علی ایڈیٹر رسالہ انوار الصوفیہ بغل مین دباتے رہے اور نہ میان محبوب عالم اور نہ میان احمد الدین واعظ بادشاہی ضلع جہلم اور میان محمد عظیم کاتب پڑھ سکے ۔ اور لوگون کو کہا کہ اس کے پڑھنے کی کیا ضرورت ہے ۔ مگر ہم کہتے تھے کہ ذرا پڑھو ۔ اور عام لوگون کو سنا دو ۔ ورنہ ہم اپنے علماء صاحبان کو کسی جاہل کے سامنے پیش نہ کرین گے لیکن وہ اس عربی خط کو بغل مین چھپا دین اور زبانی جمع خرچ اڑا دیں چون کہ لوگ بے علم تھے ۔ ان کی چال کو نہ سمجھے ۔ مگر تاڑنے والے تاڑ گئے ۔ ½ ۹ بجے دن کے یہ خط اون کو دیا گیا تھا ۔ اب وہ ٹال مٹول کرنے لگے ۔ کیون کہ بھیان محمد عظیم و میان ظفر علی پسروری بمقام زیرہ ضلع فیروز پور مین مولوی غلام رسُول صاحب راجیکی والون کے ہاتھ دیکھ چکے ہوئے تھے اور زیرہ مین فرار اختیار کر چکے ہوئے تھے ۔ خط کے دیکھتے ہی حواس باختہ ہو کر اور دیوار کا سہارا لیکر ہونٹون پر زبان پھیرنے لگے اور زیرہ کی یاد نے ان کو ٹال مٹول پر آمادہ کیا اس واسطے یہ الفاظ زبان پر لائے کہ بس اب مناظرہ کا وقت گذر چکا ہے ۔ اب دس بجنے والے ہین ۔ جس سے معلوم ہوا کہ لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے پہلوتہی اختیار کی ہے بارہا ہم نے جواب مانگا ۔ مگر بجائے جواب کے بدزبانی اختیار کی دیگر ان کو یہ ہی کہا گیا تھا ۔ کہ حفظ امن کا بندوبست کرنا ضروری ہے ۔ کیون کہ اتنا مجمع اکٹھا ہونا گورنمنٹ کے قانون کے برخلاف ہے کیون کہ یہ معاملہ مذہبی ہے ۔ جس مین فساد ہو جانے کا اندیشہ ہے اور ان لوگون کا طریقہ یہی ہے ۔ کہ جواب سے مجبور ہو کر فساد کرنے کے درپے ہو جاتے ہین جیسا کہ میان محمد عظیم اس سے پہلے ہی بدزبانی پر اُتر آیا تھا جس سے اُنہون نے انکار کیا اور مناظرہ فریقین کی مرضی سے بند کیا گیا اس کے بعد فریقین مین تحریرین ہوئین اور انہون نے تحریرون کو غلط شائع کیا ہے ۔ اور تمام واقعات بناوٹی بیان کر کے پبلک کو دہوکہ دیا ہے ۔ جس سے ایسے علماء کی حالت پر بہت افسوس آتا ہے ۔ جس مضمون پر ہمارے ساتھ ان کا مناظرہ تھا اس پہلو کو انہون نے چھوڑ دیا اور یہ اقرار کر لیا کہ اگر عیسےٰ علیہ السلام مر گیا ہوا ہے ۔ تو ہم کو کیا ۔ اگر زندہ ہے تو ہمارا اس سے کیا تعلق ہے جس کے جواب مین یہ کہا گیا کہ اب تک آپ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر چڑھائے ہوئے تھے ۔ اور اب انکار کرتے ہو ۔ اور اون سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہو

تحریرین جو مابین فریقین ہوئین

(جلال الدین احمدی گوجرہ کی تحریر)

مین جماعت احمدیہ گوجرہ کی طرف سے لکھتا ہون ۔ کہ جو شخص کلمہ طیبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتا ہے اور تابعداری اللہ و رسُول صلعم کی کرتا ہے ۔ وہ شخص مسلمان ہے اور ہم کو اس کی مسلمانی مین کوئی شبہ نہین ۔ ہان اگر کوئی شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب

کو مسیح موعود نہین مانتا اور شرک نہین کرتا - ہم اس کو مشرک نہین کہتے - اگر علمار اپنے فتوات کفر و کذب جو کہ انہون نے حضرت مسیح موعودؑ پر دئے ہوئے ہین واپس لیوین - تو ہم نماز اکٹھی پڑھ لین گے -

تحریر جماعت مخالف

مین بحیثیت قاضی گرداور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ علاقہ گوجرہ وقصبہ گوجرہ کی طرف سے لکھ دیتا ہون کہ جو شخص کلمہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کا پڑھتا ہے اور اُمّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم سے ہے وہ مسلمان ہے - چون کہ مرزا صاحب بھی اُمّت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے تھے اس لئے جو شخص انکو کافر یا کاذب کہے وہ خود بموجب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کافر اور کاذب ہے - اور جو شخص کسی احمدی مسلمان کو کافر یا جھوٹا کہے وہ خود کافر اور جھوٹا ہے اور ہم اپنے فتوات کفر و کذب واپس لیتے ہین لہذا یہ لکھدیتا ہون کہ سند رہے -

دستخط - میان محبوب عالم قاضی گرداور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ -

مہربانی فرماکر اصل تحریرین درج اخبار فرماکر استغفار اخبارون مین چھاپنے والون کو یہ . . . . شرمسار کرین - کہ پبلک کو دھوکہ دینا کیسی شرمساری کی بات ہے مگر امید نہین کہ شرمندہ ہون -

پیسہ اخبار دیکھنے کے بعد مضمون نویسون سے دریافت کیا گیا کہ یہ غلط اور جھوٹے مضمون اخبار مین دے کر تم نے پبلک کو دھوکہ دیا جس کے جواب مین میان محبوب عالم نے یہ جوابدیا - چون کہ ہم جماعت احمدیہ کو جھوٹا سمجھتے ہین اس واسطے ہم نے جھوٹ لکھا ہے - پھر مضمون نویس نے ظاہر کیا کہ سب انسپکٹر نے جماعت احمدیہ کو جبراً اُن کے مکان سے وعظ کرتے ہوئے نکال دیا ہے - حالان کہ سب انسپکٹر نے ہم کو یہ کہا کہ ہمارے مکان پر چل کر وعظ کرو - اصل واقع یہ ہے کہ وعظ بازار مین ہو رہا تھا - اور اُن عالمون کو للکارا گیا تھا کہ اگر کسی نے جواب سوال کرنا ہو - تو اس وقت کرلو - بجائے جواب سوال کرنے کے انہون نے ایک درخواست عدالت مین بدین مضمون دی - کہ احمدی جماعت کے علمار پیغمبر خدا کو (نعوذ باللہ) گالیان دے رہے ہین اس لئے براہ مہربانی ان کا وعظ بند کیا جاوے - چون کہ اس وقت ہمارا وعظ قریب اختتام تھا - اس لئے ختم کیا گیا -

یہ صداقت ان لوگون نے اپنی ظاہر کی ہے - مناظرہ کے روز سے دو روز پیشتر میان محبوب عالم و میان محمد عظیم نے قرآن مجید حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مدد ڈھونڈنے کی بجائے آریون اور سکھون مدد کی التجا کی - کہ ہم کو کلیات آریہ مسافر اور اور کتابین جو کہ مسیح موعود کی مخالفت مین لکھی ہوئی ہین دو - جن کے جواب مین انہون نے ہم سے افسوس ظاہر کیا اور کہا کیا مسلمانون کے پاس آپکے ساتھ مناظرہ کرنے کے واسطے کوئی کتاب نہین - جو ہم سے کتابین مانگتے ہین - اور ان کو ہی انہون نے بہت شرمندہ کیا لیکن کب وہ شرمندہ ہوتے تھے - اگر ان کو کوئی شرم ہوتی - تو پریس مین جھوٹے واقعات نے آتے - دیگر جن شخصون کے دستخط مضمون کے نیچے ہوئے ہوئے ہین ان مین سے منشی نتھو خان ٹھیکہ دار و محمد دین محمد اسمٰعیل سوداگران جرم اخبار والے مضمون کے دستخط کرنے سے انکاری ہین وہ کہتے ہین کہ ہم کو خبر ہی نہین ہے جس سے معلوم ہوا کہ میان محبوب عالم نے خود لکھ دئے - دیگر مضمون نویسندہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کو متوجہ کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی بابت انکار کرنیکا ذکر کیا ہے - یہ کان کھول کر سُنین - کہ عاجز کی کس تحریر کے موجب انکار کرتا ہے - حضرت صاحب کے الہامات تو خدا کے فضل و کرم سے سچے ہین بلکہ اس نے اپنے پیر گولڑوی کو اپنی ہی تحریر سے کذاب و کافر قرار دیا ہے - کیون کہ میان محبوب عالم چشتی نے خود لکھدیا ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود کو کافر یا کاذب کہے وہ بموجب حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے کافر و کاذب ہے رقم جلال دین -

اب اس تحریر سے وہ اپنے پیر . . گولڑوی کو بموجب تحریر اپنی کے کیا بناتا ہے اور دوسرے مکفّرون اور مکذبون کو کیا سارٹیفکیٹ عنایت کرتے ہین اور یہ تحریر ان چارون مذکورہ بالا اشخاص کے مشورہ سے محبوب عالم نے لکھی تھی

فقط ٭ جلال الدین احمدی از گوجرہ -

درخواست دُعا

ازجانب خاکسار سراج الدین احمدی گلے زئی سمبڑیالوی از تانڈہ بردڑ ریاست اندور - جملہ بزرگان کی خدمت مین نہایت عاجزی سے التماس ہے کہ برائے خدا میرے حال پر رحم فرماکر خاص محبت سے دُعا کرین کہ اللہ تعالیٰ مجھے عمل صالح کی توفیق عنایت فرمائے - دوم حضرت خلیفۃ المسیح کی عمر دراز کرے اور اس گنہگار کو آپ کی زیارت سے جلد مشرف فرماوے - سوم - خاکسار اس وقت نزلے اور بخار سے سخت لاچار ہے - اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا بخشے - چہارم - خاکسار کی اور خاکسار کے رفیق میان عبداللہ صاحب احمدی کی وصُول بہت ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وصول کرادیوے - پنجم - میرا بھائی مسمّی نیازالدین جنونی ہوگیا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ تندرست کرے - ششم - میرے والدین کی مصیبتین اللہ تعالیٰ دُور کرے اور ان کو حضرت مسیح موعودؑ کی پہچان بخشے اور نُور ہدایت سے مالامال کرے - ہشتم - خاکسار کو قرض سے سبکدوش کرے نہم - یہ کہ تمام دینی و دنیاوی نعمتون سے مالامال کرے - دہم سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق بخشے - آمین -

---

ارشاد ناصر

ملے میرے احمدی احباب یہ مثل مشہور ہے کہ ماں بھی بچے کو بغیر روئے دُودھ نہین دیتی - اور خدا کا فضل بھی دُعا و پکار کے بعد زیادہ نازل ہوتا ہو اور درخت سے پھل بھی بغیر ہلائے نہین گرتا - اس بنا پر اس عاجز نے بار بار لکھنا شروع کیا ہے اور تجربہ و مشاہدہ بھی ہے کہ جس امر کے لئے کوشش اور پیروی صدق دل سے کی جاوے - بفضل خدا وہ کام آخر ہو ہی جاتا ہے لہذا دور الضعفا کے لئے میری کوشش بے جا نہین ہے بلکہ بہ امید کشائش یہ تحریک شروع کی گئی ہے اس بیل کو خدا ہی منڈھے چڑھائیگا - اور بفضل خدا یہ کام ضرور انجام پذیر ہوگا کیا اچھا وہ شخص ہے جو اچھے کامون مین پہل کرکے اور نمونہ بن کر دکھلاوے - جماعت مین جو لڑکا اوّل نکلتا ہو وہی انعام پاتا ہے - سینیر ہونا ایک خوبی کی بات ہے جو سینیر ہوتا ہے اس کو اوّل ترقی ملتی ہے بہ نسبت جونیر کے مین چاہتا ہون کہ میرے خاص احباب سینیر بنین جونیئر نہ بنین پہل کرین تاکہ فضل و کرم بھی ان پر سب سے پہلے اترے پھسڈی رہنا ایک عیب ہے - جماعت مین صف اوّل حاصل کرنا اور داہنے ہاتھ جگہ حاصل کرنا بڑی خوبی ہے اور تکبیر اولیٰ سے پیچھے رہنا بہتر نہین ہے بعض ایسے سُست ہوتے ہین کہ آخر کو نماز مین شامل ہوتے ہین انھین وہ ثواب نہین ہوتا - جو پہلے آنیوالون کو حاصل ہوتا ہے بعض ایسے بھی کم قسمت ہین جو سلام پھیرنے کے بعد پہنچتے ہین اور کف افسوس ملتے ہین لیکن وا ویلا ان پر جو نماز قضار کر دیتے ہین اور مستحق عذاب ہوتے ہین فوجون مین بھی جو آگے بڑھ کر حملہ کرتے ہین انہین انعام و اکرام ملتے ہین اور ترقی درجات پاتے ہین اور جو لوگ بہادری کرکے زخمی ہوتے ہین ان پر خاص مہربانیان حکام کی ہوتی ہین اور منصب و جاگیر بیشتر پاتے ہین - سخاوت ایسی عمدہ صفت ہے کہ کافر مین بھی ہو تو بہتر ہے - حاتم طائی کوئی مُسلمان نہین تھا - مگر کس عزت سے اس کا نام دنیا مین مشہور ہے پھر اگر مُسلمان بھی ہو اور احمدی بھی اور سخی بھی ہو تو سبحان اللہ نُور اً علے نُور - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - فاستبقوا الخیرات - نیک کامون کی طرف دوڑو - سوائے پیارے احمدیو! تم دور الضعفا کے لئے ایک دوسرے پر سبقت کرکے روپیہ بھیجو میری باتون پر ہنسو نہیں سچے دل سے لکھتا ہون اور سچ کہتا ہون یہ معاذ اللہ کچھ ہنسی ٹھٹھے کا مقام نہین ہے - ہنسی ٹھٹھے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام

سے پناہ مانگی - دل کی تڑپ سے کہتا ہوں اس تجربہ کار بڈھے کی بات کو سنو اور میری نصیحت پر جلد عمل کرو - اللہ تعالیٰ تمہاری امداد فرماوے - آمین - ناصر نواب از قادیان -

مولوی محمد علی صاحب کا مضمون جلسہ مذاہب الہ آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم مخدوم بندہ جناب مفتی صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - بدر مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۱۱ء میں حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور نے احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کے عنوان سے حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم - اے کے جلسہ مذاہب الہ آباد والے مضمون کی اشاعت کے متعلق تحریک کی ہے اس کے متعلق میں اپنے احمدی برادران کو یہ خوش خبری سنانا چاہتا ہوں کہ ہمارے مکرم جناب بابو محمد بخش صاحب گورنمنٹ پنشنر لودیانہ ... جن کے دل میں اشاعت اسلام کا خاص جوش ہے اور جو ہمیشہ اشاعت اسلام کی [illegible] میں فراخ حوصلگی سے کثیر رقمیں دیتے رہے ہیں اس مضمون کی اشاعت کے لئے مبلغ یکصد روپیہ عطا فرمانے کا وعدہ کرتے ہیں اور آپ چاہتے ہیں - کہ دیگر احباب بھی اس کار خیر میں چندہ دیں - اور کثرت سے اس مضمون کی اشاعت ہو - جو سلسلہ احمدیہ کی اصل غرض اور اہم مقصد ہے اور جس کے لئے ہمارے سید و مولیٰ امام علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تھے - حضرت مولوی محمد علی صاحب کا یہ مضمون جس میں اسلامی اصول اور ارکان فلسفہ نہایت عجیب اور معنی خیز پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے - گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے - خدا تعالےٰ ہمارے مکرم مولوی صاحب کی عمر میں برکت دیوے اور انکو جزائے خیر دے جن کے قلم سے خدمت اسلام انجام پذیر ہو رہی ہے - پس دوستو! ان بے بہا موتیوں کا ملک میں پھیلانا اور اسلامی صداقتوں کا ان تک پہونچانا ہم لوگوں کا فرض ہے بابو محمد بخش صاحب کے یکصد روپیہ کے علاوہ مبلغ عنہ روپیہ دیگر احباب لودیانہ جمع کر دیں گے - دیگر انجمنہائے احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ بھی اس کار خیر میں چندہ دیں تاکہ یہ مضمون ہزارہا کی تعداد میں چھاپ کر ملک میں شائع ہو سکے - والسلام

خاکسار - محمد شفیع - سکرٹری انجمن لودیانہ - ۸ - فروری ۱۹۱۱ء

باورچیون کی ضرورت

لنگر خانہ اور بورڈنگ میں دو دیانتدار ہوشیار باورچیوں کی ضرورت ہے - خط اطیف کے باورچی جو ہر ایک قسم کا عمدہ کھانا طیار کر سکتے ہوں درخواستیں دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ میں بھیجی جاویں

نصیحت

اس بارش اور سردی کی نسبت عاجز کے جی میں القاء ہوا کہ یہ بارش عذاب لانے والی ہے اور اس کی زد سے بچنے کے لئے یا اللہ یا رحمٰن دل ہی دل میں دعائیہ رنگ میں پکارتے رہا کریں - یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاکر کامل نیاز اور کامل فرمانبرداری اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو اور اس کی رحمانی صفات کا ظل اپنے اوپر لے کر عملی رنگ میں تمام مخلوق کی خیر خواہی دل و زبان سے بجا لاویں اور اس کی تمام مخلوق کے لئے اس کی بارگاہ عالی میں دلی درد سے دعائیں مانگتے رہیں - کارہ بار میں دل ہی دل میں ایسا کرتے رہیں - پھر دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ دھرم کوٹ میں ایک بیمار کے علاج کے لئے تشریف لے گئے ہیں تو عاجز نے الہام بالا معہ تفہیم پیش کیا - پھر دیکھا کہ حضرت مسیح موعود ع ایک تخت پر تشریف فرما ہیں - عاجز معہ غلام محی الدین سامنے کھڑے ہیں - عاجز نے غلام محی الدین سے کارڈوں کا ذکر کیا تو حضرت مسیح موعود ع فداہ روحی نے چاہی لگا کر ایک صندوق سے بہت سے لکھے لکھائے خط اشتہار کی شکل میں عام اشاعت کے لئے عاجز کو عطا فرمائے -

ذرۂ بے مقدار [illegible] عابد

ثنائی چکر

ایک مختصر سا رسالہ مگر امرت سری ابن خنزیر کے فریب کو توڑنے کے لئے تریاق کا کام دینے والا - ہمارے مونگھیری دوستوں نے شائع کیا ہے - مباہلہ اور دعا والے معاملہ پر ایسی صاف روشنی ڈالی ہے کہ مومنین کے واسطے موجب ترقی ایمان ہو - اور کافرین و مکفرین چند عصیا کر اسی چکر میں جا پڑیں جس میں خود مولوی فاضل صاحب گر رہے ہیں - ثنائی چکر نکالا تو مونگھیر سے ہے - پر امید ہے کہ ابن خنزیر کے لئے ثنائے کلی کا کام دیگا - ابن خنزیر کو ہوش میں لانے کے واسطے زبان بھی اسی کے طرز کی استعمال کی گئی ہے - قیمت فی رسالہ ار - جو مفت شائع کرنے کے واسطے اکٹھے منگوائے - اس کو ایک روپیہ میں بیس عدد بھیجے جاوینگے - ملنے کا پتہ - سکرٹری انجمن احمدیہ - مونگھیر - علاقہ بنگال - میرے خیال میں اس رسالہ میں ایک نقطہ رہ گیا ہے - صفحہ ۷ سطر ۳ میں جہاں لکھا ہے - گھر سے پکڑ لاؤں - وہاں چاہئے گھر جا کر کان سے پکڑ لاؤں - جو صاحب رسالہ خریدیں اپنی کتاب درست کر لیں - ہم سفارش کرتے ہیں کہ اس رسالہ کے بہت سے نسخے احباب خرید کر مفت تقسیم کریں -

(دفتر بدر قادیان سے بھی مل سکتا ہے)

ضرورت ناطہ

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گوجرات حال مدرس مدرسہ موضع رسول ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے لعہ ۱۹ روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں - جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں -

(۲) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گوجرات کا باشندہ - عمر ۲۰ سال - تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی - مستقل سرکاری ملازم - نکاح کا خواہاں ہے اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں ⁂

رسید زر

(۱۳ - فروری ۱۹۱۱ء)

میاں نیاز محمد صاحب ۲۱ عمہ عالم گیر خان صاحب ۵۹ ۱۳ عمہ

۱۴ - فروری ۱۹۱۱ء

سید محمد فتح علی شاہ صاحب ۹ ۲ عہ محمد علی شش صاحب ۲۳ للعہ

۱۵ - فروری ۱۹۱۱ء

گلاب الدین صاحب ۲ ۷ للعہ حوالدار محمد بخش صاحب ۴ بیر

۱۶ - فروری ۱۹۱۱ء

عزیز الرحمان صاحب ۲۶۸۶ للعہ

۱۸ - فروری ۱۹۱۱ء

میاں عطا محمد صاحب ۸۳ ۲ عہ میاں احمد دین صاحب ۲۶ ۱۱ ۵ر

۲۰ - فروری ۱۹۱۱ء

میاں عبد الرحیم صاحب ۷ ۲۹ عمہ علی محمد خان صاحب ۳۹ ۲۴ عمہ

۲۳ - فروری ۱۹۱۱ء

راجہ دوست محمد صاحب ۹ ۲۴ للعہ نور محمد صاحب ۱۰۱۵ ۵

۲۶ - فروری ۱۹۱۱ء

میاں علی محمد صاحب ۵ ۲۱ ۵ خلیفہ محمد صادق صاحب ۱۸۱۵ للعہ

۲۸ - فروری ۱۹۱۱ء احمد حسن صاحب ۵۰۰ عمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد الٰہی اور رنگ زمانہ

تو ہے غریب پرور تو ہے جناب عالی
لے رب تو ہی احد ہے بیشک تو ہی صمد ہے
تیرا نہ کوئی بیٹا نے باپ تو کسی ... کا
کچھ بھی نہ تھا جہاں میں تھا تو ہی لامکاں میں
نے چاند تھا نہ سورج تارے نہ تھے فلک پر
کر فضل میرے مولا رحمت کا دن چڑھا دے
کر دور اس خزاں کو پُر گل بنا جہاں کو
اسلام کو بڑھا دے اور کفر کو گھٹا دے
جو جنگ کر رہے ہیں اور تنگ کر رہے ہیں
ہیں کودتے اچھلتے چالیں ہیں ہم سے چلتے
اب ہیں وہ ناز والے ہم ہیں نیاز والے
کرتے ہیں چھیڑ خانی فتنوں کے ہیں وہ بانی
مر مٹ گئے وہ غازی ترکی رہی نہ تازی
مخدوم تھے جو پہلے خادم وہ اب بنے ہیں
پھر چڑھ کے ہیں وہ لڑتے ناحق وہ ہیں اکڑتے
جو باادب تھے پہلے منہ زوریاں ہیں کرتے
اقبال جا رہا ہے ادبار آ رہا ہے
مونچھیں ہیں وہ چڑھاتے جو ہاتھ جوڑتے تھے
فتنوں نے سر اٹھایا ہم کو غموں نے کھایا
تخم بدی کو کھو دے تو نیک بیج بو دے
جو دین کے ہیں دشمن اور تیری رہ کے رہزن
ششدر ہے عقل ایسا یہ ہم کو ہو گیا کیا
اموال کو ڈبویا علم و ہنر بھی کھویا

ہم ہیں ضعیف و بیکس در کے ترے سوالی
ہے نقش سب دلوں پر بس تیری بیشا لی
ہمسر نہ کوئی تیرا ہر عیب سے ہے خالی
دنیا کی اے پیارے بنیاد تو نے ڈالی
اے نور تو نے بے شک ہر روشنی نکالی
کر دور کل جہاں سے یہ غم کی رات کالی
عالم ہے باغ تیرا تو ہے جہاں کا مالی
کر مفسدوں سے دنیا اے پاک ذات خالی
کرتے ہیں بد زبانی دیتے ہیں ہم کو گالی
ہم ہیں ضعیف و بیکس تو ہے ہمارا والی
ہے ان کے پاس دولت اور یاں ہے خستہ حالی
لا فضل آسمانی کر دے تو ہم کو عالی
کر جلد کارسازی گردن ہے ہم نے ڈالی
کہتے تھے جن کو زنخے جیتی انہوں نے پالی
خو اُن کی ہے کمینی عادات میں نرالی
جو تھے غلام اپنے اب ہیں وہ لاابالی
دولت نے شکل ہم سے اپنی کہیں چھپا لی
کم گو تھے جو بچارے وہ بن گئے ہیں غالی
اب فضل کر خدایا ہم تجھ سے ہیں سوالی
جڑ سے تباش دے تو ظلم و ستم کی ڈالی
کر رو سیاہ ان کا کھو اُن کے منہ کی لالی
گیدڑ نے شیر کی جا کس طرح سے دبا لی
افسوس اب عبث ہے اسکی سزا ہی پا لی

ناصر یہ چھوڑ جھگڑا لے نام تو خدا کا
کچھ فکر کر تو اپنا۔ دنیا تو ہے خیالی

ایک ضروری اعلان

کیا ستم ہے تھے ستم آپ ہی ڈھانے والے
واحسینا کا بہت شور مچانے والے

مین نے ایک عرصہ سے اپنے وقت عزیز کا کچھ حصہ مطالعہ کتب مذہب شیعہ کے لئے وقف کر رکھا ہے اور خدا کے فضل اور یمن توجہات حضرت سیدنا امیر المؤمنین سے چند ایسے زبردست مطالب معلوم ہوئے ہین۔ جو اس کچے اور بودے مذہب کے کانچ کے ڈھانچ کو چکنا چور کر دینے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ کافی حربے ثابت ہون گے۔ نتیجہ اس کا اگر منظور خدا ہوا۔ تو یہ ہوگا کہ بہت سی نیک رُوحین ان عقائد پُر مکائد سے بیزار ہو کر اسلام کی سچی تعلیم کی شیدائی ہو جاوین گی اور شیعہ و سنی کے اتحاد مین جس کی آج کل کے نازک اوقات مین سخت ضرورت ہے یہ مطالب ایک زبردست تحریک پیدا کر دین گے اسی مقصد کو مد نظر رکھ کر سب سے پہلے مین نے واقعات کربلا پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ جس مین ان واقعات حسرت ناک کے اصلی اسباب کو کتب معتبرہ شیعہ علمائے ایران و کتب حدیث سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر جمع کیا ہے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ اسلامی تاریخ کے اس تاریک حصہ پر کافی روشنی ڈالنے مین خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے چون کہ شیعون مین شہادت امام حسینؓ ہی ایک بے نظیر واقعہ بیان کیا جاتا ہے اور نصاریٰ کے نمونہ پر کفارہ اُمت اور ذبح عظیم بھی حسینؓ ہی ہین اس واسطے اسی واقعہ کی تشریح کرتے ہوئے بہت سے دوسرے مسائل متنازعہ فیہ کی بھی توضیح کی گئی ہے۔ سرِدست اس تحقیق سے مثل آفتاب نصف النہار آشکار ہو جاویگا کہ شیعہ ہی قاتلان مظلوم حسینؓ ہین۔ گویا حسین کشتۂ جفائے اغیار نہین ہے بلکہ شہید خنجر شیعیان جفا کار ہے۔ چون کہ اصل رسالہ تحقیق واقعات کربلا کی اشاعت مین بوجوہ چند عرصہ مزید درکار تھا۔ اسواسطے گذشتہ محرم مین اس کا ایک خلاصہ زیر عنوان "ہائے حسین مظلوم" چھاپ کر شائع کیا گیا۔ جس پر مین چاہتا ہون کہ احمدی اور غیر احمدی صاحبان عموماً اور شیعہ صاحبان خصوصاً بعد مطالعہ تائیدی یا تمدیدی رائے کا اظہار فرماوین۔ تاکہ اصل رسالہ مین مناسب اصلاح کی جاوے۔ خوشی کی بات ہے کہ سب سے پہلے اس مختصر ٹریکٹ پر اخبار اثنا عشری دہلی کے فاضل ایڈیٹر صاحب نے یکم مارچ مطابق ۲۹۔ صفر ۱۳۲۹ھ کے پرچہ مین منقدانہ ریویو فرمایا حالانکہ اس رسالہ مین ان شبہات کا جواب بیشتر موجود تھا۔ اور مین نے ایک اور جواب بھی اون کے شبہات کا نمونۃً پاس رکھ چھوڑا ہے۔ مین بہت مشکور ہونگا۔ اگر کچھ اور شیعہ صاحبان بھی جن کی نظر سے یہ ٹریکٹ گزرے۔ اپنی رائون سے مطلع فرماوین گے۔ اگر کوئی شیعہ صاحب اسکو دیکھنا چاہین تو پتہ معروضہ ذیل پر مجھ کو تحریر کرین مین اُن کو یہ ٹریکٹ مفت روانہ کر دینے کو طیار ہون اپنے احمدی احباب سے التماس ہے کہ جہان تک ممکن ہو اپنے شیعہ صاحبان تک اس اعلان کی بخوبی اشاعت کرین۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

خاکپائے امیر المؤمنین۔ خادم حسینؓ خادم بھیروی۔ دہلی۔ لال کوٹھی

خطبہ جمعہ

خلف الرشید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے اس جمعہ کے خطبہ مین جو فرمایا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ لوگ اپنے بچے۔ بیوی۔ نوکر کی تھوڑی سی پرورش کرتے ہین۔ ایک قصور سرزد ہو جانے پر اسقدر ناراض ہوتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ اور اس وقت یہ عذر تسلیم نہین کرتے کہ پہلے اتنی مدت جو اطاعت کر چکے ہین۔ تو پھر ایک مامور کے نہ ماننے سے اللہ تعالےٰ کا غضب کیون نہ بھڑکے۔ گو اس سے پہلے کے تمام ماموروں کو کوئی مانتا ہو۔ اکثر لوگون کو یہ بہانہ ہاتھ آگیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں بس مسیح موعود پر ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے انکو یہ خیال نہین آتا۔ کہ کوئی شخص خواہ ستر سال تک گورنمنٹ کا مطیع فرمان رہے۔ پھر اس کے احکام کی تعمیل بھی کرتا رہے۔ مگر ایک تحصیلدار بلکہ ایک تحصیل کے چپڑاسی کی ہتک کرنے یا اس کے لائے ہوئے حکم کی خلاف ورزی کرنے پر قابل مواخذہ ٹھہرتا ہے۔ تو خداوند تعالےٰ جو احکم الحاکمین ہے اس کے فرستادہ کی تکذیب یا اس کی پرواہ نہ کرنا کیا نیک نتیجہ رکھتی ہے۔ ہرگز نہیں

فوج کے جسقدر سپاہی ہین وہ جیسے کرنیل کی متابعت کرتے ہیں ویسے ہی جرنیل کی اور ویسے ہی کمانڈر انچیف کی یہ نہین ہو سکتا کہ وہ کہین کہ ہم تو کمانڈر انچیف کی ہی مانینگے۔ وہ جس کی ماتحتی مین کام کر رہے ہونگے اس کی بہرحال متابعت کرنی ہوگی یہی وجہ ہے۔ کہ صحابہ نے جیسی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کی۔ ویسی ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی۔ اور جناب صدیق نے بھی ان لوگون کو لڑائی کا اعلان دیا جو کہ ان کے احکام سے ذرا بھی مونھ پھیرین۔ غرض جیسے ایک مقتدا کی اطاعت فرض ہے ویسے ہی اس کے جانشین کی۔ صرف اسی طریق سے جماعت مین وحدت قائم رہ سکتی ہے اور اسی سے عزت بڑھتی ہے۔ اور عزت کسی دنیاوی جاہ و جلال کے بڑھنے کا نام نہین بلکہ حقیقی عزت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ مکالمہ مخاطبہ کا شرف ملے اس کے مخالف اس کے سامنے ہلاک ہون اور خود اس کو ایک پاک جماعت دی جائے۔ ہم اس عزت کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے نواب کی اطاعت سے پا سکتے ہیں آج کل کی قومون کے اقتدار سے نہین پا سکتے ان اونچی اونچی عمارتون سے دھوکہ نہ کھاؤ۔ زلزلہ کے وقت یہی عمارتین زیادہ خطرناک ہو جاتی ہیں جو زیادہ عالی شان ہیں جتنی بڑی عمارت ہو گر کر اتنا ہی نقصان پہنچاتی ہے پس تم ترقی مین مادی دنیا کا اتباع نہ کرو جن کو ظاہری ساز و سامان بے حد دیا گیا ہے۔ کیوں کہ آخر کار یہی وبال جان بننے والا ہے۔ دنیا کی تاریخ پر خوب نظر کرو نبیوں کے متبعین ہمیشہ مظفر و منصور رہے۔ اور ان کے مخالفین ہلاک ہوتے رہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ امن چاہتے ہو تو نبیوں کے جھنڈے تلے پناہ لو۔ یہ نہین کہ ان لوگوں پر ابتلا نہین آتے۔ ابتلا تو ضرور آتے ہین۔ مگر ان کا انجام ان مؤمنین کے حق مین بخیر ہوتا ہے۔ اسی واسطے لاخوف علیہم ولاھم یحزنون۔ فرمایا۔ اگر ان پر خوف وحزن کا وقوع ہوتا ہی نہ تا۔ تو لاخوف ایسا تسلی بخش کلام ہی کیوں نازل ہوتا۔ دنیا میں مصیبتین اسی واسطے آتی ہیں تا خبیث وطیب مین امتیاز ہو مؤمنین کی تمحیص ہو۔ ان کے درجات بڑھیں جب تک کوئی ظالم نہ ہو۔ خدا کا غضب اس پر نہین بھڑکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رحمتی وسعت کل شیٔ۔ یعنے میری رحمت ہر چیز پر حتی کہ غضب پر بھی حاوی ہے۔ حالاں کہ اب جو اس نے فرمایا غضبت غضباً شدیداً۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی بڑا بھاری گناہ ہوا۔ جو اس سے پہلے اس درجہ تک نہین ہوا توبہ کرلو اور اپنی اصلاح۔ نہیں معلوم کہ کس وقت تمہارے مالک کا پیام تمہارے نام آجائے جو لوگ درباری ہوتے ہیں وہ اپنے کپڑے ہر وقت صاف ستھرے اور سفید رکھتے ہیں کہ خبر نہین کس وقت دربار سے پیغام آجائے۔ تمہاری موت کا وقت بھی تم کو معلوم نہین۔ پس تم اپنے آپ پاک صاف رکھو تا اپنے مالک کے حضور پاک ہوکر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق بخشے۔ آمین

تاریخ اسلام کے دلچسپ واقعات

منشی غلام قادر صاحب فصیح ساکن شہر سیالکوٹ نے یہ نہایت مفید سلسلہ شروع کیا ہے اور سہولت کی خاطر اس بیش قیمت کے ذخیرہ کو پمفلٹ کی صورت میں مندرجہ ذیل ترتیب پر شائع کرنا تجویز کیا ہے۔

(۱) تقطیع ۱۸×۲۲ ⅛ (۲) کاغذ ولایتی نفیس (۳) چھپائی خوش خط اور صاف (۴) حجم فی رسالہ ۴۸ صفحے (۵) سرورق رنگین علیحدہ (۶) ہندسوں کا سلسلہ برابر (۷) ہر ماہ مین کم از کم ۲ رسالے شائع ہوتے ہیں (۸) قیمت پیشگی معہ محصولڈاک للعہ۔ ششماہی عہ۔ سہ ماہی عہ۔ قیمت رسالون کی تعداد کے لحاظ سے محسوب ہوگی (۱۰) نمونہ کا رسالہ جس مین جنگ بدر سے لے کر جنگ تبوک تک واقعات درج ہین۔ ۲۰ کے ٹکٹ آنے پر ارسال ہوتا ہے۔

یہ سلسلہ اہل اسلام کے لئے نہائت ضروری اور مفید ہے۔ باہمی ہمدردی اور محبت پیدا کرنے۔ مستقل مزاج بنانے۔ کار خیر اور قومی امور مین دلچسپی لینے اور بزرگان اسلام کے ساتھ عشق پیدا کرنے کے لئے یہ سلسلہ خصوصیت رکھتا ہے۔

درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہون۔ منشی غلام قادر فصیح۔ اڈیٹر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ۔

درخواست جنازہ۔ برادر عمر الدین صاحب خیاط پنڈی لالہ سے اپنے مرحوم بیٹے محمد یوسف کے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی چار روپے

جلد ۱۰ — ۵ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ اپریل ۱۹۱۱ء مطابق ۲۴ چیت سمت ۱۹۶۷ — (نمبر ۲۲ و ۲۳)

بھائیو! گر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

صحت حضرت خلیفۃ المسیح

محبت عجیب چیز ہے ہمارے دوست میاں محمد بخش صاحب جو ملک آسٹریلیا میں تجارت کرتے ہیں اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ قادیان کی اخبار کی ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے متعلق جو سرخی قائم کرتے ہیں اس میں حضرت خلیفۃ المسیح کے الفاظ ہوں بلکہ سرخی ہی میں آپ کی صحت و عافیت کے متعلق کوئی نہ کوئی اشارہ کرتا ہو کیونکہ بدر کو کھولنے کے وقت سب سے اول جن الفاظ کو ہماری مشتاق نگاہیں تلاش کرنے کو دوڑتی ہیں وہ اسی سرخی کے الفاظ ہیں۔ اور ہمارا جی چاہتا ہے کہ خود اس سرخی میں ایسے الفاظ ہوں جو اندرونی عبارت پڑھنے سے قبل ہی ہمارے دلوں کو راحت پہنچانے والے ہو جائیں سو ہم اپنے عزیز دوست کے اس اخلاص کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اُن کے منشاء کے مطابق اس دفعہ سرخی قائم کرتے ہیں۔

حضرت صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہت اچھی ہے ضعف ہے مگر قوت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اگلے دن ایک بیمار کو دیکھنے کے واسطے پہلی دفعہ کوچہ تک تشریف لائے تھے شیخ تیمور صاحب کو درس حدیث بخاری شریف دیتے ہیں خطوط ہنوز خود نہیں پڑھتے بلکہ سنائے جاتے ہیں اور کتاب بھی مطالعہ نہیں فرماتے ایک دن تین اسہال ہو کر ضعف ہو گیا تھا اس میں کمزوری رہی۔ آج دو شنبہ طبیعت بالکل صاف ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو پوری صحت و تندرستی اور طاقت عطا فرماوے۔ احباب دعا میں مصروف رہیں

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایک شہادت کے سبب سرگودہ تشریف لے گئے ہیں (ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بامداد ڈاکٹر عبداللہ صاحب حسب دستور آپ کی خدمت میں مصروف ہیں) اور ان کے متعلق ان کے محکمہ نے تا حال کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

قادیان کے اردگرد اور خود بستی میں بھی طاعون ہے اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کا سالانہ امتحان ہو کر بارہ روز کے واسطے بچوں کو رخصت دی گئی ہے اور اکثر لڑکے اپنے وطن چلے گئے ہیں ۱۵ اپریل کو انشاء اللہ مدرسہ کھلیگا مدرسہ احمدیہ بدستور جاری ہے۔

بہت سے معزز دوستوں کے خط آئے ہیں کہ آپ نے بھیرہ جاتے ہوئے اپنی والدہ صاحبہ کی بیماری کی خبر لکھی تھی واپسی پر پھر کچھ نہیں لکھا کہ ان کا کیا حال ہے ان مہربانوں کو اطلاع کے واسطے لکھا جاتا ہے کہ آپ بزرگوں کی دلی دعاؤں کو خدا تعالیٰ نے قبول کر لیا والدہ صاحبہ کو جلد شفا ہوئی میرے اہل و عیال تا حال ان کی خدمت کے واسطے بھیرہ میں ہیں اور عاجز یہاں قادیان میں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

(۱)

ما مسلمانیم از فضلِ خدا / مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم / ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآن نام اوست / بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام / دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن / جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام / ہر نبوت را بروشد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود / آں نہ از خود از ہماں جا بود
اقتدائے قول او در جانِ ماست / ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است / منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست / منکرِ آں مورد لعن خداست
معجزاتِ انبیائے سابقین / آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست / ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
از ملائک و از خبر ہائے معاد / ہر چہ گفت آں مرسلِ رب العباد
یک قدم دوری ازاں عالی جناب / نزد ما کفر است و خسران و تباب

تعلیم الاسلام سے انٹرنس میں جانے والے عزیز طلباء صاحبان دل سے دعا کے مدد کے واسطے درخواست دیتے ہیں

ایسا ہی شیخ نثار علی صاحب بنارس سے محمد سمیع خاں کے امتحان میں کامیاب ہو جانے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

۴ مئی کا پرچہ اُن خریداروں کے نام وی پی ہوگا جن کی قیمت تا حال وصول نہیں ہوئی۔ چونکہ افریقہ وی پی نہیں جا سکتا اسواسطے وہاں کے بقایا دار صاحبان خود ہی توجہ فرمائیں ہمارے خط کا انتظار نہ کریں۔

جنازہ غائب حافظ احمد الدین صاحب ساکن چک اسکندر ضلع گجرات جو ایک صالح احمدی بزرگ تھے فوت ہو گئے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت عالیہ میں اعلیٰ درجات دے۔

جلسہ احمدیہ بنارس کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح نے چند معزز احباب کو جانے کے واسطے حکم دیا ہے کہ وہاں وعظ کریں۔ عاجز بھی حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ان بزرگ دوستوں کے ہمرکاب ہوگا

ثنائی چکر۔ قیمت علاوہ محصول ایک آنہ۔ (دفتر بدر سے طلب کرو)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

احمدیوں اور غیر احمدیوں کی مثال

"احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان اختلاف کے متعلق" ابن خزرجو نے اپنے اخبار اہل حدیث میں ایک آرٹیکل لکھا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی بعض عبارتیں نقل کی ہیں۔ اخبار المنیر اور الوطن میں بھی اس پر زور دیا گیا ہے۔ کہ ہم غیر احمدیوں کے ساتھ اپنے اختلاف کو اصولی نہ بتلائیں بلکہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا بھی جائز رکھیں ایسے صاحبان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ ہماری جماعت ایک مظلوم جماعت ہے۔ ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے وطن سے بے وطن کئے گئے برادری سے خارج کئے گئے۔ مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہمیں روکا گیا۔ ہمارا پانی مسلمانوں نے اپنے کنوؤں سے بند کر دیا اپنے قبرستانوں میں ہمارے مردے دفن نہیں ہونے دئے۔ ہمارے رشتوں کو ہم سے چھین لیا گیا۔ ہمیں بر سر مجالس بے عزت کیا گیا۔ مارا گیا پیٹا گیا۔ ہمارا تمسخر اڑایا گیا۔ ہماری ملازمتوں میں رخنہ اندازی کی گئی۔ ہماری دوکانوں سے سودا لینا حرام سمجھا گیا۔ ہم سے سلام کہنا موجب کفر جانا گیا۔ اور یہ سب کچھ صرف اس وجہ سے کہ ہم نے ایک ایمان کے لئے پکارنے والے کی پکار سنی۔ ہم نے اسے لبیک کہا۔ اور خدا کے فرستادہ پر ایمان لائے۔ ان سب مظالم پر ہم نے صبر کیا۔ اپنے بھائیوں کی گالیاں سنیں اور چپ رہے۔ اپنے سید اپنے مولیٰ (جس پر ہماری جانیں فدا ہوں) کی جناب میں وہ گستاخیاں سنیں اور وہ وہ شوخیاں دیکھیں۔ کہ الامان الحفیظ۔ پر ہم نے اُف تک نہ کی۔ اور نہ ہم نے فتوے بازی کو اپنا شغل بنایا اخبار المنیر زور دیتا ہے کہ کیوں بدر نے میرے مضمون کا جواب نہیں دیا۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم ان کی طرح آزاد نہیں ہیں کہ جو کچھ اپنی رائے اور خیال میں آوے۔ وہی لکھ ڈالیں۔ بلکہ ہم ایک سلسلہ میں منسلک ہیں اور ایک امام کے ماتحت ہیں۔

چونکہ اسی مضمون پر جناب حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے ایک مبسوط مضمون لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا ہوا ہے۔ اس میں امید ہے۔ کہ اس مسئلہ کے تمام ضروری پہلوؤں پر مفصل بحث ہوگی۔ اس واسطے ہم اس پر کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ ان سر دست ہم ابن خزرجو کی تحریر میں سے دو باتوں پر نوٹس لینا ضروری سمجھتے ہیں۔

اوّل۔ ابن خزرجو صاحب لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا اور مرزائیوں کا اسیقدر فرق ہے جو عیسائیوں اور محمدیوں میں ہے یہ مثال ابن خزرجو کی درست نہیں۔ ہے بلکہ صحیح مثال یہ ہے۔ کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کا اسی قدر فرق ہے۔ جو زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں یہودیوں اور عیسائیوں کا تھا۔ یہود اہل کتاب تھے ایک شریعت رکھتے تھے ان کے صاحب شریعت نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے متبعین میں سے ایک شخص کو خدا تعالیٰ نے مبعوث اور مامور کیا تھا۔ تاکہ ان کی غلطیوں کو دُور کرے وہ شریعت کو منسوخ کرنے نہ آیا تھا اس کا قبلہ اور نماز اور سب باتیں حضرت موسیٰ کی متابعت میں تھیں۔ یہود نے عموماً اس کو نہ مانا اُسے کافر کہا اور اسے ایذا دی۔ مگر یہود میں سے جنہوں نے اس مامور من اللہ کو قبول کر لیا۔ وہ اس کے نام پر عیسائی کہلائے۔ اسی کے مطابق اس زمانہ میں بھی حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسلمانوں نے یہودیوں کی سیرت اختیار کی۔ اس واسطے اُن کی اصلاح کے لئے ایک مسیح بھیجا۔ وہ کوئی نئی شریعت نہیں لایا بلکہ اسی نبی صاحب شریعت کا خادم اور غلام کہلانیوالا ہے۔ اسے مسلمانوں نے عموماً قبول نہیں کیا۔ پر جنہوں نے اُسے قبول کیا وہ اس کے نام پر احمدی کہلاتے ہیں۔

ابن خزرجو کی دروغ گوئی

دوسرا۔ امر جس پر ہم نوٹس لینا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ابن خزرجو لکھتا ہے۔ کہ جو لوگ مولوی شبلی جیسے باخبروں کو بھی دھوکہ دینے کو کہہ دیا کرتے تھے کہ ہم مرزا کو رسول نہیں مانتے بلکہ آنحضرت کو خاتم النبیین عام معنے میں سمجھتے ہیں۔ اس میں ابن خزرجو نے ہماری اس گفتگو کیطرف اشارہ کیا ہے۔ جو لکھنؤ میں ہمارے اور مولوی شبلی صاحب کے درمیان میں ہوئی تھی اور محض افترا پردازی سے اپنے پاس سے یہ لفظ بڑھا دیا۔ کہ ہم مرزا صاحب کو رسول نہیں مانتے۔ حالانکہ یہ بات نہیں بلکہ ہم نے اس امر کی تشریح کی تھی کہ ہم کن معنوں میں حضرت مرزا صاحب کو نبی اور رسول مانتے ہیں۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لاہور میں جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ۔

"اُن لوگوں کے دلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہرگز عزت نہیں جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہے اور وہ افضل الانبیاء زمین میں مدفون ہے۔ اتنا نہیں سوچتے کہ اگر وہی عیسیٰ آوے تو پھر تو وہ خاتم الانبیاء ہو گیا اگر کوئی کہے کہ تم بھی نبوت کے مدعی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں ویسا نبی نہیں ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام براہ راست خدا کے نبی تھے اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ اور فیض سے ہے۔"

اس تقریر کو سن کر اخبار عام میں ایک مضمون نکلا تھا کہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کو چھوڑ دیا ہے۔ اس پر حضرت نے ایک مضمون اخبار عام میں چھپوایا تھا۔ جس میں سے کچھ اقتباس درج ذیل ہے۔

پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر میں میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا میں نے جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا اس کے جواب میں واضح ہو کہ اس جلسہ میں میں نے صرف یہ تقریر کی تھی کہ میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوےٰ کرتا ہوں جس سے مجھ اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تیئں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر میں اپنے تیئں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہیں اُمور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اُسوقت تک کہ میں دنیا سے گذر جاؤں مگر میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تیئں الگ کرتا ہوں یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا اور کسی کو مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا ایک شوشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے۔ سو **میں صرف اسوجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنے تحقیق نہیں ہو سکتے۔**"

یہی بات نبی کے لفظ کے معنوں کے متعلق جو عربی اور عبرانی زبان میں ہے شبلی صاحب کو سمجھائی گئی تھی جس پر آخری اعتراض انہوں نے یہ کیا تھا کہ اس لفظ پر عام مسلمان بھڑک اٹھتے ہیں۔ تب میں نے عرض کی تھی کہ ہم کوئی اسبات کا خصوصیت سے وعظ نہیں کرتے پھرتے۔ حضرت صاحب نے بھی اس لفظ کو شرائط بیعت میں درج نہیں کیا لیکن جب لوگ خود اس مسئلہ کو چھیڑتے ہیں۔ تو جو حق بات ہے اس کے اظہار سے ہم رک نہیں سکتے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جسکی نبوت کو خدا تعالیٰ نے اپنے زبردست نشانوں سے ثابت کر دیا ہے ہم اس کو کہیں کہ وہ نبی نہیں ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ جو مسئلہ باوجود صاف ہونے کے لوگوں کی شامت اعمال سے فی زمانہ پیچیدہ بن گیا ہو اس کو قبل اس کی پوری تشریح کے بیان کر دینا عوام کو ایک مشکلات میں ڈال دیتا ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہو کہ شرائط بیعت میں ایسے الفاظ درج نہیں۔ ورنہ جو کچھ حضرت مسیح موعودؑ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا اور انہوں نے فرمایا۔ وہ سب حق اور ہمارا دین اور ایمان ہے اور شرائط بیعت میں داخل ہے۔

ابن خزرجو آپ کیوں چیختے ہیں

ابن خزرجو صاحب کا ذکر اخبار میں آگیا ہے۔ تو ہم ان کو یہ بھی عرض کر دینا مناسب جانتے ہیں کہ جناب مولوی میر قاسم علی صاحب اپنے رسالہ احمدی میں جو کچھ آپ کو لکھتے ہیں آپکو چاہیئے کہ آپ صبر سے اُسے برداشت کریں۔ سالہا سال سے آپ اپنے اخبار اہل حدیث میں بدزبانی اور سخت کلامی اور دریدہ دہنی سے جو کچھ بھی آپ کے مونہہ میں آیا برابر کہتے چلے آئے۔ کیونکہ آپنے دیکھا کہ بالمقابل کوئی کلام نہیں کرتا تھا اسواسطے آپ دن بدن بڑھتے گئے۔ اور شیر پنجاب بن گئے۔ آپنے اپنی خوفناک گالیوں سے چار لاکھ احمدیوں کا دل دکھایا ہے۔ اب ایک احمدی نے یہ سوچ کر لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانا کرتے آپکے حق میں کچھ لکھا جس کا اثر صرف آپکی ذات پر ہے کیونکہ آپکی کوئی جماعت نہیں۔ اہل حدیث کے ایک بڑے حصہ نے بھی خود آپکو گمراہ قرار دیا ہے تو پھر اس ذرا سی آواز پر اتنا چیخنا۔ چلانا۔ رونا پیٹنا اور دہائی دہائی مچانا ٹھیک نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلیّ العظیم

ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا
صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

گناہ کا جرم

(ایڈیٹر)

محبی ڈاکٹر صاحب کا مضمون گناہ کے جرم پر صاحبدلان کے واسطے بہت دلچسپی کا موجب ہے۔ ہم تو مدت سے جانتے ہیں کہ ہمارے مخدوم صرف ظاہری مریضوں کیواسطے ہی نہیں بلکہ رُوحانی بیماروں کے لئے بھی بشیر ہیں اس مضمون سے ناظرین پر ظاہر ہو جاویگا کہ وہ باطنی اناٹومی کے بھی ماہر ہیں۔
اڈیٹر۔

جرم (germ) انگریزی میں کہتے ہیں ایک نہایت باریک جاندار کو جو نظروں سے نہاں اس عالم میں موجود ہے اور سوائے خردبین کے نظر نہیں آتا۔ اس کی لاانتہا اقسام ہیں ان میں سے بہت سی اقسام ایسی ہیں جو امراض جسمانی پیدا کرتی ہیں چنانچہ اسی زمانہ میں ایک ہوا چلی ہے۔ اور ڈاکٹروں کی نئی تحقیقاتوں سے یہ ثابت ہوتا چلا جاتا ہے۔ کہ قریباً قریباً کل امراض کسی نہ کسی جرم سے پیدا ہوتے ہیں بعض معلوم ہو چکے بعض معلوم ہو رہے ہیں۔ غرض یہ سلسلہ چل رہا ہے اور کوئی زمانہ آتا ہے کہ ساری انگریزی طب کا مدار ہی جرم تھیوری پر رہ جائیگا۔ اب ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عربی میں ایک لفظ ہے۔ جنّ۔ اس کے معنے بھی لغت میں مخفی مخلوق کے ہیں یہ بہت وسیع لفظ ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا جرم بھی اسی جنّ کے مفہوم کے اندر آجاتا ہے۔ یعنی جرم بھی جنّ کی ایک قسم ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہ ابی وامی نے ۱۳ سو سال پہلے ارشاد فرمایا تھا کہ موئی بخار۔ ملیریا۔ ہیضہ۔ طاعون یہ سب جن سے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ اس زمانہ میں جب تحقیقات سے ان امراض کے جرم معلوم ہوئے۔ تو اسلام کی صداقت ظاہر ہوئی کہ فی الواقع جنّ (یعنے جرم) ہی ان امراض کے بواعث تھے ایک اور بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس زمانہ کی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ تمام امراض جسمانی محرکات خارجی سے پیدا ہوتے ہیں یعنے محرک ہمیشہ خارج سے آئے گا لیکن اس محرک کے اثر کو قبول کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس جسم کے اندر کوئی کمزوری موجود ہو۔ ورنہ محرک اثر نہیں کرسکتا۔ مثلاً نمونیا (ذات الصدر) ایک مرض ہے اس کا باعث ایک جرم ہے یہ جرم اکثر موجود ہوتا ہے مگر اثر نہیں کرسکتا ہاں جب اچانک ایک شخص سخت سردی کھاتا ہے یا گرم سرد ہو جاتا ہے اس سے انسان کے جسم یا پھیپھڑے میں جو کمزوری پیدا ہوتی ہے اس سے اس جرم کو اپنا اثر کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور فوراً نمونیا ہو جاتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں سردی سے نمونیا ہو گیا حالانکہ نمونیا کا باعث تو وہ جرم ہے۔ جو خارج میں ایک وجود ہے۔ مگر جب تک خود جسم کے اندر کمزوری پیدا نہ ہوئی۔ یہ جرم اثر نہیں کرسکا۔

یہ بڑی سچی بات ہے کہ جسمانی اور روحانی یا ظاہری اور باطنی عالم میں مشابہت ضرور ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہے۔ کہ العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان۔ کہ علم دو ہی ہیں جسم کا علم اور دین کا علم۔ تو اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ دونو میں مشابہت بڑی بھاری ہے۔ اور ہونی بھی چاہئے کیونکہ دونو کا ایک دوسرے سے نہایت شدید تعلق ہے اور ہر ظاہر کے مقابل میں ایک باطن ہے۔ اگر ظاہر کی آنکھ کان ہیں تو باطن کی آنکھ کان بھی موجود ہیں۔ ظاہر کے خط وخال ہیں تو باطن کے بھی علےٰ ہذا القیاس موجود ہیں۔ غرض باطن کو سمجھنے کے لئے ظاہر بطور آئینہ کے ہے جس میں باطن کی جھلک نظر آتی ہے اسی طرح ایک اور مثال عرض کرتا ہوں۔ گناہ کیا ہے۔ ایک روحانی بیماری ہے جس طرح جسم کے قویٰ اگر اپنے اصلی حالت پر چلیں تو حالت صحت ہوتی ہے۔ اگر کوئی عضو یا قوت درست نہ رہے تو وہ بیماری کہلاتی ہے اسی طرح رُوحانی قویٰ جب تک صحیح حالت میں یعنے جو ان کا مقصد اصلی ہے اس کے لئے کام کرتے رہیں۔ تو وہ ٹھیک ہے اور اس کو صلاحیت کہیں گے اور ایسے شخص کو مرد صالح کہیں گے۔ مگر جب وہ قوت رُوحانی اپنا کام صحیح نہ کرے یا اپنے مقصد اصلی سے غلط راستہ پر چلے۔ تو اس کو گناہ کہیں گے

اب جس طرح امراض جسمانی کے ڈاکٹروں نے خوردبینوں سے دیکھ کر دنیا کو تبلایا ہے کہ امراض جسمانی کے محرک خارجی وجود ہیں۔ جن کو جرم کہتے ہیں یا عربی میں جنّ کہتے ہیں اسی طرح روحانی ڈاکٹروں نے یعنے انبیاء نے اور سب سے بڑھ کر تمام نبیوں کے سرتاج حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باطنی آنکھوں سے دیکھ کر دنیا کو تبلایا۔ کہ رُوحانی بیماریوں کے محرک بھی ایسے مخفی وجود ہیں جو خارج میں موجود ہیں اور جن کو شیطان کہتے ہیں۔ گویا گناہ کا جرم شیطان ہے۔ چنانچہ جس طرح جرم جنّ کی قسم میں داخل ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے بھی اپنے کلام پاک میں وکان من الجنّ فرما کر تبلا دیا کہ شیطان بھی جنّ ہے۔ اور جس طرح جرم جسمانی بیماریوں کی تحریک کرتا ہے اسی طرح شیطان رُوحانی بیماریوں کی تحریک کرتا ہے کیونکہ محرک ہمیشہ خارج سے آئے گا یہ ایک مسلمہ اور تحقیق شدہ مسئلہ ہے۔ ہاں جس طرح جب تک جسم کے اپنے اندر کوئی کمزوری موجود نہ ہو۔ جرم اثر نہیں کرسکتا اسی طرح شیطان بھی جب تک انسان کے اندر کوئی رُوحانی کمزوری نہ ہو کسی شخص پر اثر نہیں کرسکتا۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا۔ انّ عبادی لیس لک علیہم سلطٰن یعنے میرے بندوں پر تیرا غلبہ نہ ہوگا یعنے جن کی رُوحانی حالت صحیح ہوگی اور ان کے اندر کوئی کمزوری نہ ہوگی۔ ان پر شیطان کا کوئی غلبہ نہ ہوگا (کیونکہ عبد کا مقام نہایت اعلیٰ ہے چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ ترجمہ۔ اے نفس اطمینان یافتہ اپنے رب کی طرف لوٹ وہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی پس میرے بندوں میں داخل ہو اور میرے جنت میں داخل ہو) ان پر شیطان کا کوئی غلبہ نہ ہوگا۔ جس طرح جسمانی طب نے تبلایا کہ جرم کے داخل ہونے سے بچنے کے واسطے اپنے تمام سوراخوں اور زخموں (جن میں منہ۔ ناک۔ شرمگاہ۔ زخم وغیرہ سب داخل ہیں) کی حفاظت کرو روحانی طب نے بھی تبلایا کہ یحفظوا فروجہم۔ یعنے اپنے تمام سوراخوں (جس میں منہ زبان۔ کان۔ ناک۔ آنکھ شرمگاہ وغیرہ سب شامل ہیں) کی حفاظت کرو۔ جس طرح وہاں تبایا گیا کہ بیماروں سے نہ ملو ایسے یہاں بھی تبایا گیا کہ رُوحانی مریضوں کی صحبت نہ اختیار کرو۔ جس طرح وہاں تبایا کہ ہر قسم کی گندگین سے پرہیز کرو ایسے ہی یہاں تبایا گیا کہ والرجز فاھجر یعنی ہر قسم کی گندگی سے پرہیز کرو جس طرح وہاں تبایا کہ صاف رہنا صحت کے لئے مفید ہے یہاں تبایا کہ ان اللہ یحب التوابین والمتطہرین۔ بے شک اللہ پیار کرتا ہے۔ توبہ کرنے والوں لعنی خوب صاف وپاک لوگوں کو۔ وہاں صحت کے لئے اگر مناسب لباس تجویز کیا گیا تو یہاں رُوحانی صحت کے لئے لباس تقوےٰ تجویز ہوا۔ اگر وہاں غذا کے لئے عمدہ چیزیں تجویز کی گئیں۔ تو یہاں کلوا حلالاً طیباً۔ (یعنی حلال طیب کھاؤ) کے علاوہ قرآن کریم۔ تسبیح۔ تحمید۔ تہلیل۔ تکبیر۔ درود شریف کو غذا قرار دیا۔ اگر وہاں غسل کرنا لازمہ صحت ہے تو یہاں نماز لازمہ صحت ہے۔ حدیثوں میں نماز کو غسل سے ہی تشبیہ دی ہے۔ اگر پاکیزہ ہوا صحت جسمانی کے لئے ضروری تھی۔ تو صحت رُوحانی کے لئے کونوا مع الصادقین۔ فرمایا یعنے صادقوں کی صحبت (پاکیزہ) اختیار کرو۔ اگر وہاں روشنی جرم کو مار دیتی ہے تو یہاں انوار الٰہیہ شیطان کو ہلاک کر دیتے ہیں اگر آگ تمام قسم کے جرموں کو ہلاک کر دیتی ہے تو یہاں محبت الٰہی کی آگ ہر قسم کے شیاطین کو ہلاک کر دیتی ہے اگر کوئی بیمار ہو جاوے تو جس طرح اس مرض کو اسباب مرض کو دور ہٹایا جاتا ہے۔ اسی طرح رُوحانی امراض میں توبہ کام دیتی ہے جن اسباب گناہ پیدا ہوتا ہے۔ ان سے ہٹ جانا اور خدا کی طرف رجوع کرنا۔ جس طرح امراض جسمانی کے لئے دوائیں استعمال ہوتی ہیں یہاں استغفار ولاحول سے کام لیا جاتا ہے۔ وہاں مسہل دیا جاتا ہے تو یہاں صدقہ دیتا ہے وہاں صحت کی ترقیات کے لئے مقویات دیتے ہیں یہاں عمل صالح سے کام لیا جاتا ہے۔ جس طرح وہاں کچھ احکام ہیں اور کچھ پرہیز ہیں ایسے ہی یہاں کچھ اوامر اور کچھ نواہی ہیں۔ جس طرح جو لوگ علاج نہیں کراتے اور ان کی بیماریاں بڑھ جاتی اور لاعلاج ہو جاتی ہیں وہ بڑے شفاخانوں میں بھیجدئے جاتے ہیں۔ پھر اس پر طرح طرح کے عمل جراحی اور بعض اعضاء چیرے اور جلائے جاتے ہیں اسی طرح جب رُوحانی مریض علاج نہیں کراتے اور حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ تو وہ بھی ایک بڑے شفاخانے میں جس کا نام جہنم ہے بھیجدئے جاتے ہیں اور وہاں طرح طرح سے جلانے وغیرہ سے ان کا علاج ہوتا ہے کیونکہ شیطان کا آخری علاج جلانا ہے۔ کافر کا شیطان جہنم میں جل کر ہلاک ہوتا ہے۔ مگر مومن کا شیطان محبت الٰہی کی آگ میں جل کر ہلاک ہو جاتا ہے۔

غرض کہاں تک بیان کیا جائے ایسی عجیب وغریب مشابہت ہے کہ تعجب ہوتا ہے مگر ساتھ ہی ان نئی روشنی کے لوگوں کی ہٹ دھرمی اور تعصب پر بھی حیرت ہوتی ہے کہ بیماریوں کے لئے تو خارجی مخفی مخلوق تحریک پیدا کرنے کے لئے ضرور مانیں مگر رُوحانی امراض کی تحریک کے لئے خارجی وجود ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ ایک ڈاکٹر کی عینک لگی ہوئی آنکھ ایک خوردبین کے شیشہ میں خاک دھول کچھ بھی دیکھ لے۔ وہ سب سچ اور بجا مگر ایک نبی کی چشم حق بین کیسی ہی سچی باتیں کیوں نہ دیکھے وہ نادرست۔ ایک ڈاکٹر کی محدود دکھنے والی کی محدود عقل جو کچھ بھی اڑان گھایاں کرے وہ وحی آسمانی ہے۔ مگر ایک نبی کی سچی وحی جو اپنے اندر سچا علم رکھتی ہے وہ ناقابل تسلیم۔ اگر یہ کہا جاوے کہ اس پر دلائل بھی ہیں تو عرض یہ ہے کہ وہی دلائل اسکے

بھی موجود ہیں - صرف منصف مزاج قلب چاہیئے -

گناہ کے جرم کو نہ ماننے کا نتیجہ یہ ہوا - کہ اس زمانہ میں اس کی خوب چڑھ مچی - چنانچہ دہریت اور فسق و فجور کی ایسی وبا پھیلی ہو کہ الامان الحفیظ - سل کے مرض کی طرح بس اندر ہی اندر کھا جاتی ہے - ہڑ یعوسے رہ موسے - آخر اس وبا کے دور کرنے کے لئے بھی خدا نے اپنی رحیمی و کریمی کو کام فرما کر ایک ڈاکٹر بھیجا - جس نے آکر قادیان میں شفا خانہ کھولا اور وہی مجرب نسخہ جو اس کے استاد حاذق سارے روحانی ڈاکٹروں کے سرتاج نے ۱۳۰۰ برس پہلے استعمال کر کے ایک عالم کو شفا دی تھی وہی نسخہ اس نے بھی استعمال کیا یعنے قرآن کریم - مگر اکثر مریض اپنی جان سے کچھ ایسے بیزار تھے - کہ لگے ڈاکٹر صاحب کی ہی مخالفت کرنے اور کہنے لگے کہ ہمیں زہر دیا جاتا ہے دوا بھی کڑوی نہ تھی - بلکہ شہد کی طرح میٹھی تھی - مگر کیا کیا جاوے کہ بیماروں کے منہ کا ذائقہ ہی بگڑ گیا تھا - میٹھا بھی کڑوا معلوم ہونے لگا -

انا للہ و انا الیہ راجعون - بیماری سے کچھ مزاج بھی چڑچڑا ہو گیا - اخلاق بھی پست ہو گئے - یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر نے تو بہتیرا کہا کہ میں سرکاری نوکر ہوں - تمہارے لئے ہی مقرر ہوا ہوں کوئی معاوضہ فیس وغیرہ نہیں مانگتا - مگر بیماروں نے ایک نہ سنی وہ بھی کہے گئے - کہ ہم نہیں پیتے کڑوی ہے - کچھ طاعون نے رہ رہ کر بلائی - مگر آخر کار کہاں تک - کوئی زبردستی تو ہے ہی نہیں یہاں تو من چلے کا سودا ہے ڈاکٹر تو چلا گیا - مگر اپنا جانشین چھوڑ گیا - جو ظاہری و باطنی دونوں طرح علاج کرتا ہے اور بہت سے کارندے بھی ہیں مگر بیماروں کی ہٹ تو اب تک ویسی ہی چلی جاتی ہے - دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے - ہم تو اب بھی بیماروں کو صلاح دیتے ہیں کہ دیکھو یہ وقت ہے - ہاتھ سے نہ جانے پائے - ورنہ پیچھے پچھتاؤ گے ؎

چہ گویم با تو گر آئی جہاد ر قادیان مینی
دوا مینی - شفا مینی - غرض دار الامان مینی

راقم - عاجز بشارت احمد عفی اللہ عنہ -

ناصر کی نصرت کرو

خواہ تم جاگو نہ جاگو میں جگا دونگا تمہیں - تم سنو نہ سنو میں تو سنا دونگا تمہیں اے میرے پیارے

احمدی احباب یہ تو ناممکن ہے کہ کسی ایک شخص کی بات کل زمانہ مان لے مگر میرا تمہارا ایسا رشتہ ہے - کہ میری التجا تمہیں منظور فرمانی ہی مناسب ہے - خصوصاً ایسی عرض جس میں سراسر تمہاری بھلائی ہے - قادیان کے اصحاب صفہ جن کا ذکر حضرت صاحب کے الہام میں ہے اور جن کے لئے فرشتہ روٹی لایا تھا - جو لنگر خانہ میں کھاتے ہیں مگر جو ان میں سے عیال والے ہیں وہ بے در و بے گھر ہونے کے سبب سخت تکلیف پا رہے ہیں ان کے مکانوں کے لئے حضرت نواب محمد علیخان صاحب نے ایک قطعہ زمین عطا فرمایا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک گھر بنوا دینے کا وعدہ فرمایا ہے جس سے ایک سو روپیہ پیشگی بھی عنایت فرما دیا ہے - اس زمین میں ۲۲ گھر تیار ہوں گے - اور ہر ایک گھر پر تین سو روپیہ اندازاً خرچ آئیگا اس حساب سے کل چھ ہزار تین سو روپے کیقدر درکار ہے - سب دوست توجہ فرماویں - تو کچھ مشکل نہیں ہے - ایک شاعر کہتا ہے -

دو دل یک شود بشکند کوہ را ٭ پراگندگی آرد انبوہ را

تم تو ماشاء اللہ ہزاروں لاکھوں ہو - اگر متفقہ کوشش کرو - تو ایک دن میں یہ روپیہ بہم پہونچا سکتے ہو - خصوصاً بعض احباب ایسے بھی ہیں کہ جنھوں نے ہنوز کچھ چندہ عطا نہیں فرمایا بعض بفضل خدا متمول بھی ہیں جیسے کہ ہمارے حضرت صاحب کے بڑے مخلص شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر ہیں - اگر چاہیں تو ایک مکان بہ آسانی بنوا سکتے ہیں اور حیدرآباد کے محمد رضوی صاحب سیالکوٹ کے چودہری نصر اللہ خان صاحب - شیخ محمد حسین صاحب و برادران منیجر کاٹن ملز لائل پور و سرگودہ و محمد حسین خان صاحب افسر انہار ریاست خیرپور و ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن احمدیہ بلڈنگ لاہور - اسماعیل آدم صاحب سوداگر چھتری بمبئی - میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور وارث میاں سلطان صاحب ٹھیکیدار - غلام محمد صاحب رئیس لاہور - اور بھی کئی صاحب ہیں جن کا حال اللہ تعالے کو معلوم ہے - مجھے مفصل معلوم نہیں - چند آدمی حضرت خلیفۃ المسیح کی طرح ایک ایک گھر بنوا دیں - دوسرے حسب حیثیت نصف یا چوتھا حصہ مکان کا بنوا دیں -

اور جو ان سے بھی کم مالدار ہیں وہ آٹھواں حصہ سولھواں حصہ بنوا دیں - لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا - جو اور بھی کم استطاعت ہیں - وہ دس پانچ ہی عنایت فرما کر ممنون کریں اور جو غریب ہیں - وہ بھی کچھ نہ کچھ دے کر ثواب حاصل کریں غرضیکہ قطرہ قطرہ سے شود دریا کو مدنظر رکھکر تھوڑا تھوڑا اس کار خیر میں دیں اور اللہ تعالے سے اس کے فضل کے امیدوار رہیں - کیونکہ اللہ تعالے نیتوں کو دیکھتا ہے -

لن ینال اللہ لحومہا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم

متقی بننے کے لئے جیسے نماز پڑھنے کی ضرورت ہے - اسی طرح حسب حیثیت کچھ للہ فی اللہ غرباء پر خرچ کرنے کی بھی ضرورت ہے - جن کے نام اوپر لکھے گئے ہیں ان میں سے بہت سے احباب نے مجھے چندہ وقتاً فوقتاً دیا بھی ہے اور آئندہ ان کی مہربانی کی امید ہے کہ اور بھی ضعفاء قادیان کے لئے عطا فرماویں گے - کسی نے کیا خوب مصرعہ کہا ہے - ع

نام ہو آپ کا اور کام ہمارا ہو جائے -

لیکن ہماری جماعت کے لائق یوں ہے - ع

اجر ہو آپ کو اور کام ہمارا ہو جائے - ناظر

گئو رکھشا

اس کتاب میں بدلائل ثابت کیا گیا ہے - کہ گئو کشی سے متعلق آریاؤں کا شور و غوغا بے فائدہ ہے - جب کہ خود دیانند سرستی صاحب اپنی ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء میں ویدوں کے اس حکم کو لکھ چکے ہیں کہ ہوم کی مذہبی رسم میں گائے - گھوڑے وغیرہ کا گوشت استعمال کرنا فرض ہے ۱۸۷۵ء کے نسخہ کو منسوخ شدہ جو آریہ صاحبان کہتے ہیں اس کے جواب بھی مدلل دئے گئے ہیں رسالہ دلچسپ ہے - قیمت صرف ۲؍ ہے اور سکھ بک ایجنسی صدر پشاور سے ملسکتا ہے - اس رسالہ میں ایک کمزوری دکھائی گئی ہے کہ وید پڑھت بہ ہمارے چار دن وید کہانی کے الفاظ جو سوامی دیانند نے جناب باوا نانک صاحب کیطرف منسوب کر کے باوا صاحب موصوف کو اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں بے نقط سنائی ہیں - ان کے متعلق لکھا ہے کہ یہ فقرات دراصل باوا صاحب کے نہیں ہیں - ہم کہتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ دیانند کو بہت کچھ اناپ شناپ لکھنے کی عادت تھی مگر جب کہ وید دراصل ایسے ہی ہیں جیسے کہ اس فقرے سے ظاہر ہیں تو باوا صاحب موصوف جیسے راستباز اور حق شناس انسان کے موںھ سے اس کلمہ کا نکلنا کوئی تعجب کا مقام نہیں - یہ کتاب دفتر بدر میں نہیں فروخت ہوتی جو صاحب چاہیں مذکورہ بالا پتہ سے منگوا ئیں -

حضرت عیسیٰ قبر میں

ہمارے علاقہ میں جب کوئی مر جائے تو گورستان میں اسقاطی ملاں اکثر لوگوں کو وعظ سنایا کرتے ہیں -

اگلے دن ایک حافظ صاحب موضع للہ کے ہمارے برخلاف فرما رہے تھے کہ آج کل جو مرزائیوں کا ایک نیا فرقہ ظاہر ہوا اس نے حضرت عیسیٰ کی بڑی ہتک کی تمام امت محمدیہ کا اجماع ہے کہ حضرت عیسے خاکی جسم کے ساتھ آسمان میں زندہ ہے مگر یہ لوگ اس کو قبر میں سمجھتے ہیں - حافظ صاحب اور ان کے دوسرے ہم مشربوں کی خاطر میں شیخ الاسلام شرح بخاری سے اس بحث کو کہ حضرت عیسے اور دوسرے انبیاء کہاں زندہ ہیں آیا قبروں میں - نقل کر کے عرض کرتا ہوں - کہ آپ کے بزرگ مدت ہوئی اس ہتک کے مرتکب ہو چکے - مرزائیوں کا اس میں کیا قصور سنئے بخاری کی اس حدیث بینما انا نائم اطوف بالکعبۃ کے نیچے شارح شیخ الاسلام لکھتا ہے "و جمع نمودہ بیہقی کتابے در حیات انبیاء در قبور" اس کے ثبوت میں حدیث ذیل کو پیش کرتا ہے "در صحیح مسلم از انس مرفوعاً - گذشتم بموسے شب اسریٰ نزدیک کثیب احمر کہ آں جا قبر موسے است و حالانکہ وے ایستادہ نماز مے گذارد در قبر خود و از ابی ہریرہ ہمچنان در قصہ اسریٰ کہ از اں جملہ این است و دیدم خود را در جماعت از انبیاء پس ناگاہ موسے ایستادہ نماز مے گذارد ..... و ناگاہ عیسے بن مریم ایستادہ نماز مے گذارد ..... و ناگاہ ابراہیم ایستادہ نماز مے گذارد ..... پس امام شدم آں جماعت را" بیہقی نے اس حدیث سے حیات انبیاء کو قبروں میں ثابت کیا - جن میں حضرت عیسے بھی شامل ہیں بقول حافظ صاحب یہ بھی مرزائیوں کی طرح حضرت عیسیٰ کی ہتک کرنے والے ٹھہرے اور جس نماز میں یہ انبیاء مشغول ہیں اس سے بموجب روایت محمد بن عبدالرحمان وایشان نماز مے گذارند پیش خدا تا آنکہ نفخ کردہ شود در صور - (ش ص ۱۴۵) حضرت عیسیٰ فارغ ہو کر دنیا میں بھی نہیں آسکتا اس طرح دو ہتکیں جمع ہو گئیں ایک قبر میں ہونا دوسرا نفخ صور دنیا میں واپس نہ آنا - پھر آگے شارح ۴ شیخ علاء الدین قونوی کا قول نقل کرتا ہے - شیخ علاء الدین قونوی کہ از علماء شافعیہ از ارباب تصوف است مے گوید کہ اعتقاد حیات انبیاء در قبور بوجود ایشان در ر دے ہر وجہے کہ پیش از وفات ثابت بود و استمرار و استقرار ایشان در قبور ہم بریں وجہ از مسائل فروع نیست کہ در وے بدلائل قطعیہ غیر قطعیہ اکتفا تواں کرد - بمشاہدہ عیانی ثابت شدہ کہ حیاتے کہ ایشان را پیش از وفات بود زوال پذیرفتہ ..... باآنکہ اعتقاد داریم بحیات ایشان نزد پروردگار جل جلالہ بحیاتے کہ اشرف و اکمل است این حیات متعارف و اعتقاد داریم

کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارفیق اعلیٰ است بسموات اعلیٰ نزد سدرۃ المنتہیٰ عندہا جنت المادے واین حالت افضل واکمل است ازین کہ در قبر مقیم بود۔ در حدیث آمدہ کہ انبیاء را بعد از چہل روز در زمین نہ گذارند وایشاں نماز مے کنند۔ پیش پروردگار خود تا نفخ صور در حدیث دیگر آمدہ کہ من گرامی ترم نزد پروردگار خود ازان کہ مرا بعد از سہ روز مرا در قبر بگذارد پس ظاہر شد۔ کہ قطع بہ اقامت انبیاء علیہم السلام بہ این حیات در قبور واستمرار ایشان درو ...... متعذر است وصلوٰۃ موسےٰ در قبر دلالت ندارد بر استمرار اقامت او درو کیف وحالان کہ در صحیح حدیث آمدہ کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم او را وانبیاء دیگر را صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین در سموات ملاقات کردہ پس توفیق آن بود کہ باوجود قرار ایشان بر سموات گاہے انتقال بجائے دیگر از موضع قبر وغیرہ نیز کنند انتہیٰ۔" اس قول کی پھر یون تردید کی گئی ہے " وآنچہ در تطبیق صلوٰۃ موسےٰ علیہ السلام در قبر در دیت سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در آسمان گفتہ کہ انبیاء علیہم السلام باوجود قرار ایشاں بر سموات گاہے بر قبور نیز نزول وانتقال مے کنند کسے کہ قائل استمرار ایشان است در قبر برعکس آں مے رود وے گوید کہ باوجود قرار ایشاں در قبر در بعضے احیان نقودت نفودی کہ در عالم ایشان را دادہ اند۔ عروج وانتقال بسموات نیز نمایند یا گوید کہ مراد دیدن آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر ایشان را مدقبور در حالت مرور آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم از سموات بترتیبکہ ذکر یافتہ است یعنے قولہ فی السماء السادستہ حال مثلاً از فاعل باشد ومفعول پس استقرار در آسمان صفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد نہ انبیاء را"

قائلین حیات مسیح ومدعیان اجماع ذرہ اس تقریر کو پڑھین خود ان کے ہم مذہب شارحین اور بزرگان دین نے صاف لکھدیا کہ معراج کی رات کو جس قدر انبیاء آپ نے دیکھے۔ کیا ابراہیم کیا موسےٰ کیا یحییٰ کیا عیسےٰ وہ سب کے سب قبرون مین تھے ان میں سے ایک بھی آسمان پر نہیں رہتا۔ پھر اگر مرزائیوں نے حضرت عیسیٰ کو قبر مین اتارا ہے تو کیون اس پر اس قدر شور وکوکا را ہے۔ جب مسیح کو قبر مین سونپنا اس کی ہتک اور کسر شان ہے۔ تو پھر جملہ انبیاء کا مستقر قبور ماننا کیون موجب ثواب اور باعث ایمان ہے۔ کرمداد از ددالسیال ضلع جہلم

معمارون اور راجون کی ضرورت

ڈیرہ غازی خان مین مسجد احمدیہ کے بنانے کے واسطے راج مطلوب ہین جو کہ محنت اور دیانت سے کام کرین کیا اپنے احمدی معمار اور راج بالخصوص بھیرہ کے بھائی ہم خرما وہم ثواب کے لینے کے خواہشمند نہین ہین۔ آمد ورفت کا کرایہ مل جاوے گا۔ مزدوری معقول اور امید ہے کہ کچھ اور بھی فائدہ رہے۔ خط وکتابت بنام منشی نذر محمد صاحب محرر بیت ذفتر ضلع ڈیرہ غازیخان ہونی چاہیئے۔

کیا اخلاص ہی

قاضی محمد عالم صاحب لکھتے ہین ہمارا مفتی جی دل چاہتا ہے۔ کہ مال وجان اور اولاد تک اسلام کی پاک خدمت مین لگ جاوے۔

مبارک

یہ نہائت خوشی سے خبر شائع کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہمارے دوست شیخ نور احمد صاحب احمدی وکیل ایبٹ آباد کو دوسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ پہلے کا نام عزیز احمد ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ نے رکھا تھا۔ اس مولود مسعود کا نام حضرۃ خلیفۃ المسیح ؑ نے محمد احمد رکھا ہے اللہ تعالیٰ ہر دو کو صحت وعافیت کے ساتھ اور نیکی وتقوےٰ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرماوے اور دینی دنیوی حسنات سے متمتع کرے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس دعا پر آمین کہین۔

وسعت اسلام کی بشارت

مخدومی حضرت سید میر حامد شاہ صاحب کا ایک رویائے صادقہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین پیش ہوا۔

"اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک ہفتہ ہوا ہے کہ آپ کی مجلس پاک کا نقشہ نہایت ہی شاندار منظر مین جو بہت ہی دلچسپ اور روح پرور تھا۔ دکھلایا۔ اپنی مسجد مین جو اس عاجز کے رہائشی مکان کی دیوار بدیوار ہے یہ ہمین نظر آیا ہے۔ کہ مسجد اپنی وسعت مین امید سے بڑھ کر وسیع ہے اور ایسا یقین دلایا گیا ہے۔ کہ حضور خلیفۃ المسیح کی سکونت بھی یہان ہے۔ مسجد کی مغربی طرف آپ کے رہائش کا مکان ہے۔ محراب مسجد جو نہائت کشادہ ہے اس مین نہایت نفاست سے کپڑے مکلف لٹکتے ہین آپ محراب سے ذرا آگے ہوکر ان کے نیچے کتاب ہاتھ مین لے کر درس دے رہے ہین حلقہ نشین درس سے فیضیاب ہو رہے ہین۔ یہ عاجز بھی مسجد مین بیٹھا ہے اور ایک بزرگ سے مصافحہ کر رہا ہے۔ مین تعجب کرتا ہون کہ چھوٹی سی مسجد کس قدر وسیع ہوگئی ہے اور کیسی شان پر ہے یہ ایسا دلکش سمان تھا کہ بھولتا نہین اور طبیعت مین سرور پیدا ہوتا ہے اس سے مین نے سمجھا ہے۔ کہ حضور کی شان بہت بڑی ہے اور پھر پوری صحت پر بحال ہو کر باب قبض کھل جائیگا۔ عاجز کی یاد دلا دین اور سلام مسنونہ عرض کر دین۔

خواجہ صاحب کو جزائے خیر

برادر ماسٹر رکن الدین صاحب گوجرانوالہ سے لکھتے ہین خواجہ صاحب صبح ہر روز بھائی احمد دین صاحب درس قرآن شریف دیتے ہین اور ہفتہ مین یا دوسرے ہفتہ مین ایک دفعہ حضرت خواجہ صاحب کا نیاز حاصل ہو کر احباب ان کے نفوس قدسیہ سے بھی فیضیاب ہو جاتے ہین اور ہمین ہمیشہ نصائح فرماتے رہتے ہین۔ خاص کر ان کا ارشاد آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ جماعت مین کہین اختلاف نہ ہونے پائے۔ اختلاف ہی زوال کی جڑ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے خلیفہ کے ارشاد کی جو آپ نے جلسہ سالانہ قادیان مین فرمایا تھا۔ ایسی تفسیر فرمائی کہ بس اختلاف اور بدظنی کی بیخ وبنیاد ہماری جماعت سے اکھیڑ ڈالی۔ اللہ تعالیٰ خواجہ صاحب کے ساتھ ہر وقت اپنا فضل شامل حال رکھے۔ والسلام

نیازمند۔ رکن الدین مدرس
گورنمنٹ ہائی سکول۔ گوجرانوالہ

پرانے ملّاں

چکڑالے کے ملّاں تو ہمارے ناظرین نے سُنے ہی ہیں ایک چاوے کے بھی ملّاں ہین جو بھیرہ ضلع شاہ پور مین تشریف فرما ہین۔ جامع مسجد مین گاہے وعظ کرنے کا موقعہ انہین دے دیا جاتا ہے۔ بھیرہ مین ایک شیخ نومسلم گئے تھے۔ ان کے منصفانہ کلام کی ملّاں صاحب برداشت نہ کرسکے۔ لگے ان پر فتوے لگانے کہ وہابی ہے۔ نیچری ہے مرزائی ہے مگر شیخصاحب قرآن شریف کے معارف ایسے عمدہ بیان کرتے تھے کہ ملّاں صاحب کے پچاس سالہ وعظ مین بھی کسی نے نہ سُنے ہون اس واسطے کلام پاک کے عاشقون نے شیخ صاحب کا وعظ کرا ہی دیا۔ ملّاں صاحب نے غصّہ مین آکر ممبر کو غسل دلوایا کہ ناپاک ہوگیا ہے۔ مگر ممبر مین تو مسجد مین گرا ہوا ہے۔ غالباً اس کے پانی نے ساری مسجد کو ہی ناپاک کر دیا ہوگا۔ خدا رحم کرے ان لوگون کی حالت پر۔ نومسلمون کے واسطے ٹھوکر کا موجب بنتے ہین کسی کو مسلمان تو بنا نہین سکتے۔ جو بن گیا اس کو بھی کافر بنانے کی سعی مین ہین ان کے خزانہ مین اسلام تو رہا نہین کفر کی مہرین بہت ہین وہی سب پر لگاتے پھرتے ہین ایسا ہی وہان ایک اور واعظ بھی ہین ان کے حالات بھی عجیب سننے مین آئے ہین۔ تعجب تو ان پر ہے جو ایسوں کو اپنا امام بنا کر اپنی نمازین خراب کر لیتے ہین کیا انہین مونہوں کو سامنے کر کر احمدیوں کو کہا جاتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی امامت در نماز قبول کرین۔

بیعت

میاں شرف الدین ولد نور الدین صاحب پٹوی سکنہ شہر نجیب درخواست کرتے ہین کہ ان کی درخواست بیعت کو درج اخبار بھی کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ استقامت دے

کسی گاؤں مین رہائش کی ضرورت

ایک صاحب مولفۃ القلوب۔ جو علم حکمت سے واقف ہیں اور بچّوں کو تعلیم دے سکتے ہین۔ پنجاب کے کسی گاؤن مین اپنی رہائش رکھنا چاہتے ہین۔ خط وکتابت بنام رضا، معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو۔

اعلان

ان بھائیون کے واسطے جو گوجرہ کے متصل کسی گاؤن مین اسٹیشن ہا کے پکا آنہ۔ جانی ڈالا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ چٹیانہ۔ شورکوٹ۔ مخدوم پور۔ عبد الحکیم وغیرہ کے نزدیک دیہات مین جاگزین ہین۔ ہمارے ساتھ یعنے انجمن گوجرہ کے ساتھ شامل ہون اس کے لئے خط وکتابت ڈاکٹر جلال الدین صاحب پرویٹ پریکٹشنر گوجرہ کے نام کرین۔ جو کہ اس انجمن کے پریزیڈنٹ ہین اور اپنا پورا پتہ تحریر کرین۔ ایک رشید سکرٹری انجمن احمدیہ۔ گوجرہ۔ ضلع لائل پور

جواب الہامات مرزا

ناظرین بدر کو اطلاع ہو کہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ فروری ۱۹۱۱ء میں الہامات مرزا کا ایک جواب چھپ گیا ہے جو کہ مدت ہوئی قاضی اکمل صاحب نے لکھا تھا جن اصحاب کو ضرورت ہو وہ ۳ر فی پرچہ کے حساب بھیجکر مینجر تشحیذ الاذہان قادیان سے منگوالین۔

اطلاع

شیخ نور احمد سکنہ کھارا اطلاع دیتے ہین کہ بہ تقریب میلہ بساکھی منڈی اسپان امرتسر پر دلالی کا لائسنس [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

عذاب آلٰہی سے بچو!

ناظرین! اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے ۔ کہ من اھتدیٰ فانما یھتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیھا ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا ۔ یعنی جس نے ہدایت پائی ۔ پس جو وہ ہدایت پاتا ہے اسی کی اپنی جان کے لئے ہے ۔ اور جو گمراہ ہوا پس جو اس نے گمراہی کی اسی کے لئے ہے اور یہ کہ کوئی اٹھانیوالا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا اور یہ کہ ہم عذاب نہیں کیا کرتے مگر پہلے اس کے اپنے رسُول بھیج لیتے ہیں پس موجودہ زمانہ کی تباہیوں اور ہلاکتوں کو دیکھ کر کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور ضرور آیا ہے ۔ ہندوستان ہی نہیں ساری دنیا پر تباہی آرہی ہے ۔ اور عذاب پر عذاب پہونچ رہا ہے کبھی زلزلہ ہے تو کبھی طاعون اور کبھی ہیضہ ہے ۔ تو کبھی سیلاب ۔ نئی نئی وضع کی بیماریاں پیدا ہورہی ہیں اور مختلف طریقوں سے نوع انسان ہلاک ہورہی ہے ۔ ہندوستان میں تو خصوصاً زلزلہ اور سیلاب کے علاوہ طاعون نے ہلاکت کا دروازہ ایسا وسیع کردیا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور قصبے کے قصبے تباہ اور برباد ہوگئے ہیں ۔ ہر سال پانچ سات لاکھ بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ آدمی اس قہر آلٰہی کی نذر ہو جاتے ہیں اب تک لاکھوں عورتیں بیوہ اور لاکھوں بچے یتیم ہوچکے ہیں اور ابھی یہ بیماری ختم ہوتی نظر نہیں آتی بلکہ بڑھتی ہی چلی جاتی ہے ۔ چنانچہ اس سال بھی بڑی تیزی سے اپنا کام کر رہی ہے اور ہر ہفتہ بیس ہزار سے زیادہ آدمی اس کی وجہ سے مرتے ہیں پس کیا کوئی دردمند دل ایسا نہیں جو اس کے سبب کو دریافت کرے اور کیا کوئی سعید روح نہیں جو اسکی وجہ معلوم کرے آخر وجہ کیا ہے کہ دنیا پر عذاب کا دروازہ کھولا گیا ہے اور ہلاکت کے اژدہا نے اپنا منہ پھاڑ کر ہزاروں لاکھوں انسانوں کو نگلنا شروع کر دیا ہے لوگوں کی عقلوں کو کیا ہوا کہ وہ اس آیت پر غور نہیں کرتے اور دنیا میں اس مامور اور مجدد کو تلاش نہیں کرتے کہ جس کے انکار کی وجہ سے اس قدر ہلاکت دنیا پر آرہی ہے ۔ ابھی طاعون کا نام و نشان بھی نہ تھا کہ جب حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمدؑ نے براہین احمدیہ میں شائع کر دیا تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا پر خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو دنیا پر ظاہر کر دے گا اور یہ بھی کہ الامراض تشاع والنفوس تضاع ۔ یہ وہ وقت تھا کہ دنیا آرام سے زندگی بسر کر رہی تھی اور کوئی نہ جانتا تھا کہ عنقریب ہلاکت کا بازار اس قدر گرم ہونیوالا ہے لیکن جونہی کہ اس مامور من اللہ کا انکار شروع ہوا اور لوگوں نے آپ کی مخالفت کی کہ آسمان کانپ اُٹھا اور خدا نے اپنے قہری نشان دکھانے شروع کئے طاعون آیا قحط پڑے زلزلے آئے طوفان آئے ۔ غرض کہ بیسیوں قسم کی بیماریوں نے دنیا کو گھیر لیا آپنے پہلے ہی سے پیشگوئی کر دی تھی کہ ان عذابوں سے میری جماعت نسبتاً محفوظ رہے گی ۔ چنانچہ اس وقت تک سوائے چند ایک کیس کے اس جماعت میں بالکل امن رہا ہے پس کیوں لوگ اپنی جانوں پر رحم نہیں کرتے اور اس صدی کے مجدد کو قبول نہیں کرتے کیا وجہ ہے کہ پہلے زمانہ میں تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی گمراہی کے وقت مامور بھیجتا تھا لیکن اب نہیں بھیجتا کیا اللہ تعالیٰ کا رسُول اللہ سے وعدہ نہ تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آیا کریں گے ۔ پھر اس صدی کے سر پر کیوں کوئی مجدد نہ آیا ۔ آیا اور ضرور آیا ۔ مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا نے اس کے لئے اپنی چمک دکھلائی اور اپنی قہر کی تلوار کھینچ کر دنیا پر حملہ کیا اور اس کے مخالفین کو تباہ و برباد کیا اور جب تک لوگ اس کی سچائی کا اقرار نہ کریں گے اور طرح طرح کے گندوں اور فسق و فجور کو جوان میں پڑے ہیں ترک نہ کریں گے تو خدا کے قہر کی کھچی تلوار برابر ان کو ہلاک کئے چلی جائیگی ۔ خدا تعالیٰ بڑا غیور ہے وہ کب برداشت کر سکتا ہے کہ اس کے مامور کا انکار کیا جاوے دنیاوی گورنمنٹیں اپنے وزیروں اور سفیروں کی ہتک برداشت نہیں کرسکتیں تو اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کی ہتک کیوں کر گوارا کرے پس اے میرے دوستو میں آپ لوگوں کی خیرخواہی کے طور پر آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے لئے اپنے بال بچوں پر رحم کرو اور ملک کو اس تباہی اور ہلاکت سے بچاؤ کیوں ایک مامور من اللہ کی مخالفت کر کے اپنے ساتھ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو بھی ہلاک کرتے ہو طاعون ملک میں بڑھ رہی ہے اور کون جانتا ہے کہ کس کس کی موت اسکے سال مقدر ہے پس پیشتر اس کے کہ موت توبہ کا دروازہ بند کر دے خدا کے مامور کے سایہ کے نیچے آکر اللہ تعالیٰ کی پناہ کو ڈھونڈو اور ضد اور ہٹ کو چھوڑ دو دیکھو آسمان نے رمضان کے مہینہ میں بموجب حدیث صحیحہ سُورج کو گرہن لگا کر مسیح کی آمد پر دلالت کر دی اور زمین پر طاعون اور زلزلوں نے اس کی سچائی پر مہر لگا دی پھر بے فائدہ کیوں دیر لگاتے ہو اور حق سے کیوں منہ موڑتے ہو یاد رکھو کہ اگر اس مامور من اللہ کا دعویٰ تم لوگوں نے خلوص دل سے نہ پرکھا ۔ تو تمہارے عزیز و اقربا کی گمراہی کا گناہ بھی تمہارے ہی سر ہوگا ۔ ہم نے پکار پکار کر سنا دیا اور آسمان اور زمین نے ہماری تائید کی کہ اس زمانہ کا مجدد اور مسیح و مہدی آگیا اور خدا نے اس کے لئے ہزاروں نشان دکھلائے پس اگر اب بھی تم توجہ نہیں کروگے اور ٹھنڈے دل سے اس کی دعاوی پر غور نہیں کروگے تو قیامت کے دن خدائے واحد لاشریک کے حضور میں جوابدہی کرنی پڑیگی اور اس وقت ٹھٹھے اور ہنسی سے کام نہیں چلیگا بلکہ اس بات کا جواب دینا ہوگا ۔ کہ جب احادیث میں بتائی ہوئی کل نشانیاں پوری ہوگئیں اور اس کے ہاتھ پر خدا نے ہزاروں نشان دکھلائے تو کیا سبب کہ تم نے ایک مامور کے دعاوی پر غور تک بھی نہیں کیا اور اس کی باتوں کو ٹھٹھے اور ہنسی میں اڑا دیا اور ہم تو عرض کردینگے کہ آلٰہی ہم نے ہر طرح سے حق کی شناخت کے لئے انکو بلایا مگر انہوں نے ہماری ایک نہ سنی ابھی وقت ہے توبہ کرو اور سُستی نہ کرو اگر تم کو کچھ شکوک ہوں وہ ہم سے دریافت کرو اور خدا کے حضور میں دُعا کرو کہ آلٰہی اگر مرزا غلام احمدؑ قادیانی واقعی سچا اور تیری طرف سے مامور ہے تو ہم کو اس کی شناخت عطا کر ۔ آمین یا رب العالمین ۔

میں پھر بڑی عاجزی سے التجا کرتا ہوں کہ طاعون بڑے زور سے بڑھ رہی ہے للہ سستی کو چھوڑ دو اور خدا کے مامور کو قبول کرو اور اپنے بال بچوں کے حالوں پر رحم کرو ۔ خدا تعالیٰ کے قہر کا مقابلہ کرنا اچھا نہیں ہوتا انسان کی کیا بساط ہے کہ اس کے حکم کے مقابل میں دم بھی مارے پس بہتر ہے کہ اس کے حکم آگے سر جھکا دو ۔ اور تقویٰ اور طہارت سے کام لو تا خدا تم پر رحم کرے غفلتوں اور سُستیوں کو ترک کرو تا کہ اللہ تم کو اپنی پناہ میں کر لے ضد اور ہٹ کو چھوڑ دو تا سلامت رہو ۔ وما علینا الا البلاغ

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

خاکسار میرزا محمود احمدؑ ۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

صاحبزادہ صاحب نے یہ اشتہار علیحدہ چھپوائے ہیں جس قدر کسی صاحب کو مطلوب ہوں ۔ محصولڈاک بھیجکر منگوالے ۔ (بدر)

بنارس جماعت احمدیہ بنارس نے تجویز کی ہے کہ ایسٹر کی تعطیلات میں وہاں ایک جلسہ احمدیہ ہو ۔ حضرت خواجہ صاحب کو بلایا ہے ۔ غالباً یہاں سے بھی کچھ دوست جائینگے

وی پی جن صاحبان نے قیمت اخبار بدر سال رواں نہیں دی ان کے نام ہر مئی کا پرچہ وی پی ہوگا ایک ماہ پہلے اطلاع کی جاتی ہے +

ایک خط بخدمت اڈیٹر صاحب الحکم

جناب خواجہ صاحب نے ایک خط اڈیٹر صاحب الحکم کو لکھا ہے جس کی ایک نقل انہوں نے درج اخبار بدر کرنے کے واسطے ارسال فرمائی ہے۔ لاہور کی جماعت جو بارہ وفات کا جلسہ ہر سال کیا کرتی تھی اس کو اڈیٹر صاحب الحکم نے بھی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے اور خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ ہم نے وہی کیا ہے اور کچھ نہیں کیا۔ لہذا میرے خیال میں بات صاف ہوگئی ہے اور اس معاملہ میں کوئی اختلاف نہیں۔ دراصل اس جلسہ کے عید میلاد کے دن ہی ہونے اور اسی مقام پر ہونے سے جہاں عید میلاد ہوئی۔ بعض غلط فہمیاں پیدا کیں۔ جو دور ہو گئیں۔ فالحمد للہ۔ ایڈیٹر

الحکم ۱۱ جلد ۱۵ کے صفحہ ۳ کالم ۳ میں بعنوان عید میلاد یا مذہب برنگ فیشن آپ نے ذیل کی سطور لکھی ہیں۔

ہمارے بعض دوستوں نے بہی غلطی کھائی ہے۔ جو وہ عید میلاد میں شامل ہوئے انہیں قبل از وقت حضرت امام مفترض الطاعۃ کے حضور اس کو پیش کرنا چاہیئے تھا اور پھر آپ کی اجازت سے جو کچھ وہ حکم دیتے وہ کرتے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ ان میں سے جو بھی شامل ہوئے ہوں وہ اعلائے کلمۃ الاسلام کے خیال سے ہوئے ہوں گے لیکن کیا وہ اسے پہلے بطور خود نہیں کرتے تھے جو زیادہ مفید اور مبارک تھا۔ پھر اس میں شمولیت کی کیا حاجت تھی" کاش! قلم اُٹھانے سے پہلے آپ مجھ سے تحقیق کر لیتے۔ تو آپ کو ان سطور کے لکھنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ افسوس ہے کہ آپ نے غلط واقعات لکھ کر جماعت میں ایک گونہ انتشار پھیلائی۔ ہم نے وہی کیا جو آپ کے الفاظ میں زیادہ مفید اور مبارک تھا۔ نہ ہم عید میلاد کے مجوز ہیں نہ ہم شریک ہوئے۔ آپ اگر پیسہ اخبار کے اعلانوں کو دیکھ لیتے۔ تو آپ کو معلوم ہوتا کہ اس نے (پیسہ اخبار) جہاں عید میلاد کا اشتہار دیا ہے۔ وہاں ہمارے جلسہ کا اشتہار الگ۔ اسی عنوان سے دیا ہے جس عنوان سے ہمارا جلسہ اول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے آپ کی زندگی میں ہوا۔ اور پھر حضور کے وصال کے بعد حضرت آقا خلیفۃ المسیح کی اجازت سے شروع ہوا ایسے جلسوں کی تائید میں جو خود حضور مغفور علیہ السلام نے اپنی زندگی میں تقریر فرمائی وہ چند دن ہوئے۔ کہ الحکم کے میلاد نمبر میں شائع ہوئی۔ اور اسی تقریر کی اطاعت میں ہماری جلسے ہوتے رہے ہیں۔ ہمارا پہلا جلسہ ۱۹۰۸ء ماہ اپریل میں بعین حیات حضرت اقدس مسیح موعود ہوا۔ پھر ۱۹۰۹ء کو وہ جلسہ عظیم الشان باجازت حضرت مسیح موعود ہوا۔ جو دو دن ہوتا رہا اور مجلس عالیہ کے پریزیڈنٹ پہلے دن حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے نواب صاحب باجازت حضرت خلیفۃ المسیح ہوئے اور جس مبارک جلسہ کی شمولیت کے لئے حضرت صاحبزادہ صاحب اور مولانا مولوی صدر الدین صاحب قادیان سے باجازت حضرت خلیفۃ المسیح جری اللہ تشریف فرما ہوئے تھے۔ اور جس محترم جلسہ میں بعنوان "بارہ وفات" حضرت صاحبزادہ صاحب نے بہی تقریر فرمائی تھی۔ پھر یہ جلسہ ۱۹۱۰ء میں محمڈن ہال میں ہوا۔ اس ۱۹۱۱ء میں ہماری دیکھا دیکھی غیر احمدیوں کو بھی جوش آیا اور انہوں نے عید میلاد منائی۔ جن کا اشتہار لف ہذا ہے۔ ہم نے حسب معمول اپنا جلسہ بارہ وفات الگ کیا۔ جس کا اشتہار بھی بھیجتا ہوں اس اشتہار کا عنوان بھی وہی تھا۔ جو برابر عرصہ چار سال سے ہو رہا ہے۔ آپ ان ہر دو اشتہارات کی نقول بہی شائع فرمادیں۔ آئندہ آپ جو کچھ واقعات لاہور کے متعلق ارقام فرماویں۔ ان کی پہلے تحقیق کر لیں۔

خواجہ کمال الدین۔ وکیل چیفکورٹ۔ احمدیہ بلڈنگس لاہور۔ ۲۸ مارچ ۱۹۱۱ء

نقل اشتہار از جانب غیر احمدیاں

جلسہ تقریب سعید عید میلاد النبی جس کا اشتہار بثبت دستخط شمس العلماء مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی۔ شمس العلماء مولوی عبد الحکیم کلانوری۔ صوفی حافظ سید جماعت علی پوری قبل ازیں شائع ہو چکا ہے۔ ۱۲۔ ربیع الاول مطابق ۱۴۔ مارچ ۱۹۱۱ء میدان وہال اسلامیہ کالج لاہور میں منعقد قرار پایا ہے۔ صبح سے نماز ظہر تک لوگ اپنے اپنے گھروں میں مجالس منعقد کریں اور عید منائیں گے۔ نماز ظہر کے بعد سے نماز مغرب تک جناب سرور انبیاء رحبیب خدا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل و فضائل کریمہ کے متعلق وعظ اور تقریریں ہوں گی۔ جن کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

نام تقریر کرنے والوں کا	مضمون	منٹ	کتنے بجے تک
			بجے منٹ
طلباء مدرسہ حمایت اسلام و تعلیم القرآن	تلاوت قرآن مجید	۵	۲ - ۵
شمس العلماء مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی	ضرورت عید میلاد	۱۵	۲ - ۲۰
شمس العلماء مولوی عبد الحکیم صاحب کلانوری	اخلاق رسول اللہ صلعم	۲۰	۲ - ۴۰
نعت خوان	نعت	۵	۲ - ۴۵
ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ایم۔اے	تہوار اور انکا اثر قومیت پر	۲۰	۳ - ۵
مولوی سید ممتاز علی صاحب	رسول پاک کا کچھ ذکر	۲۰	۳ - ۲۵
نعت خوان	نعت	۵	۳ - ۳۰
مولوی سید علی صاحب حائری	فضائل رسول اللہ صلعم	۲۰	۳ - ۵۰
شیخ عبد القادر صاحب بی۔اے	شفیع امت کے احسانات	۲۰	۴ - ۱۰
احمد حسین خان صاحب بی۔اے	نعت	۵	۴ - ۱۵
حکیم غلام محی الدین صاحب	سیرت آنحضرت صلعم	۲۰	۴ - ۳۵
نماز عصر		۳۰	۵ - ۵
ظفر علی خان صاحب بی۔اے علیگ	ہمارے پیغمبر کی شان رحمۃ للعالمینی	۲۰	۵ - ۲۵
حافظ ظفر علی صاحب	وعظ	۱۰	۵ - ۳۵
صوفی حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب	صفات رسالت	۳۰	۶ - ۵

سید ممتاز علی سکرٹری مجلس انعقاد عید میلاد النبی۔ لاہور

نقل اشتہار از جانب جماعت احمدیہ

جلسہ یادگار روز وفات حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بسرپرستی انجمن احمدیہ لاہور بمقام اسلامیہ کالج (حبیبیہ ہال) لاہور بتاریخ ۱۲۔ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۴۔ مارچ ۱۹۱۱ء۔ بروز منگل بعد از نماز مغرب (۶½ بجے شام)

اس جلسہ میں تلاوت قرآنی و نعت خوانی کے علاوہ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل لاہور مضمون ذیل پر ایک مفید لیکچر دیں گے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **ایک کامل اور زندہ رسول ہیں**

اس لیکچر میں کل مذاہب دیگرہ کے مقدس ہادیوں کا تعزت و تکریم ذکر خیر کرکے ان کے مقابل اُن خصائص نبویہ کو پیش کیا جاوے گا کہ جن سے حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک اس دار فنا سے تشریف لیجانے پر بھی حیات النبی ہے۔

بابو الٰہ یار صاحب المتخلص جرگی ایک نعتیہ نظم پڑھیں گے۔ جو مشہور قومی شاعر لاہور کے ہیں۔

المشتہر

شیخ رحمت اللہ۔ مالک انگلش ویئر ہوس۔ پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ لاہور

ناظرین کی کیا رائے ہے؟

بدر کی لکھائی گنجان کر دی گئی ہے اور سطریں بڑھائی گئی ہیں نمونہ سامنے ہے۔ ناظرین کی اس کے متعلق کیا رائے ہے اس طرح مضمون زیادہ درج ہو سکتا ہے۔

دعا مدد

برادر عبد الغنی صاحب احمدی نے ایک کارخانہ سٹیل ٹرنک بنانے کا بے لی اس روڈ قریب ہسپتال۔ ہوڑہ کھولا ہے۔ احباب سے درخواست دعائے برکت کرتے ہیں

جنازہ غائب

عمر الدین صاحب خیاط پنڈی بھٹیاں میں اور چودھری شہاب الدین صاحب گھٹیالیاں فوت ہو گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا جنازہ ہے

خواجہ صاحب جھنگ میں

برادر غلام نبی صاحب احمدی اطلاع کرتے ہیں کہ حسب درخواست انجمن خادم المسلمین حضرت خواجہ صاحب نے جھنگ میں دو دن تقریر کی ہر دو کا بہت اثر ہوا۔ دوسرے لیکچر میں اپنے دعوی کی بنیاد بہی ظاہر کی مگر ہر کہ و مہ عالم و جاہل۔ خورد و کلان میں تعریف کا شور ہے ہر پہلی

کلامِ امیر

رضہ

بدعات سے بچو!

ایک دوست کا خط آیا کہ مین اپنے بچہ کا ختنہ کرنا چاہتا ہون۔ ہماری قوم مین اس کے متعلق بعض بہت بڑی بڑی رسمین ہین۔ حضور کوئی ایسی ہدایت فرماوین۔ کہ جس سے ان رسوم کی پابندی ٹوٹ جاوے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا مین اور کوئی دستور العمل قائم کرنا نہین چاہتا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو حکم ہے وہ تو اس سے زیادہ نہین کہ ختنہ مین جو چمڑا کاٹنے کے لائق ہے وہ کاٹ دیا جاوے اور کوئی بات اس موقع پر ثابت نہیں جس کا مین حکم دون۔

فرمایا۔ ختنہ کی رسوم کا ایک نتیجہ مین نے خود دیکھا ہے۔ کہ ایک وقت مالیر کوٹلہ مین ایک قوم نے اخراجات رسوم کے میسر نہ ہونے کی وجہ سے ختنہ کرنا ترک کر دیا تھا پہلے ایک شخص نے اخراجات کے نہ ہونے کی وجہ سے ختنہ نہ کرایا اور پھر آہستہ آہستہ قوم کے اور لوگون نے بھی اسی کی تقلید کی۔ آخر اون کے ایک مجتہد کو ان سب کا ختنہ کرنا پڑا۔ درمیان مین

ایک اور دوست نے ذکر کیا کہ ایک قوم کے بعض آدمیون نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ہماری برادری کے ہمیشہ دو حصے رہتے ہیں اور ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ ساری برادری کا اتفاق نہ ہو جائے بلکہ اگر کوئی موقع شادی غمی کا آجاوے تو کثیر اخراجات کے خوف سے عمداً اتفاق ہو تو ایک حصہ برادری سے پھوٹ کر لینی پڑتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے نہایت قریبی رشتہ کے گھر مین ایک موقع شادی کا تھا۔ انہون نے ادائے رسوم کا خیال کیا۔ تو مین نے کہہ دیا اگر ایسا کرو گے تو مین کبھی شریک نہ ہونگا۔ اونھون نے جب نہ مانا تو مین نے اُتنے روز ان کا کھانا بھی چھوڑ دیا اور گھر مین میری بیوی الگ کھانا پکاتی تھی۔ اس موقع پر میری مخالفت ہوئی۔ مگر بعد مین مین نے دیکھا کہ وہ تمام برادریان جن کی خاطر رسمین ادا ہوئی تھین سب کی سب ٹوٹ پھوٹ گئین اور اُن رسمون نے کچھ بھی نہ سنوارا۔

فرمایا۔ ایک بہت بڑا آدمی تھا اس کی لڑکی کے ناطہ کے لئے بیسیون پیغام ہوئے وہ سب کی حقارت کر دیتا تھا کسی کو رشتہ نہ دیا۔ آخر دونون بہن بھائی جب تنگ آگئے تو انھون نے عیسائی ہونے کی تجویز کی۔ لڑکی کے بپتسمہ کے موقع پر ایک نہایت ادنیٰ قوم کے چمار نے بھی بپتسمہ پایا۔ پادری نے اسیوقت گرجا مین دونون کی دینی اخوت بنا کر نکاح کر دیا اور اس سے اس شخص کی ساری عزت برباد ہوگئی۔ دیکھو۔ رسوم کی پابندی کے بہت بُرے نتائج ہین۔

ہندو کنچنیاں

ایک اور دوست نے ذکر کیا کہ فلان شخص نے ایک موقع پر کہا ہے کہ فلان فلان قوم مین سے کنچنیان بنی ہین۔

فرمایا کیا ہنود میں کنچنیان نہین اس کو خبر نہین۔ ہندوؤن مین پانچ قسم کی کنچنیان موجود ہین۔ ایک قسم طلبار کے لئے۔ دوسری قسم علمار کے لئے۔ تیسری قسم۔ فقرا و سجادہ نشینون کے لئے۔ چوتھی قسم۔ عوام ہندوؤن کے لئے۔ پانچوین قسم۔ تمام دنیا کے لئے۔

بنارس مین یہ پانچون قسم کی کنچنیان موجود ہین اور ویسے ہمارے پنجاب مین اس مذہب کے لوگ ہندوؤن میں بکثرت ہیں۔ امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ بھیرہ۔ راولپنڈی میں بڑا حصہ اس مذہب کے پیرو ہیں میرے پاس ان کی کتابیں موجود ہیں اور میں ان لوگون کو جانتا ہون۔

ایک مبشر رویا

زوجہ محترمہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن سیتاپور کا ایک خواب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین پیش ہوا جو انھین کے الفاظ مین درج ذیل کیا جاتا ہے کیونکہ اس سے ایک بشارت پیدا ہوتی ہے۔ کہ جو سڑک قرب الٰہی کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تیار کر رہے تھے وہ اب بہت کچھ صاف ہو چلی ہے اور وقت آگیا ہے کہ تمام درمیانی دقتین رفع ہوکر مخلوقات کے واسطے ہدایت کا پانا آسان ہو جاوے

دیکھا کہ کسی دو منزلہ مکان کی درمیانی یا اوپر کی منزل مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین حضور کا چہرہ نورانی۔ لباس عمدہ۔ اور قبلہ رخ چل رہے ہین۔ مجھ مخاطب کرکے فرمایا "آؤ تمہین دکھلائیں کہ پہلے ہمارے گھر مین چیزین کیسی راستہ مین بکھری پڑی ہوتی تھین۔ اب پہلے سے کچھ راستہ صاف رہتا ہے۔" آپ کے ایسا فرمانے پر چند چیزین جو راہ مین پڑی تھین اون کو مین نے اوٹھا کر ایک طرف کر دیا۔ پھر حضرت مسیح موعود ع نے فرمایا "مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح سے مراد ہے) سے خدا بہت خوش ہے۔ پانچون وقت ننگے پاؤں وضو کیا۔ پاؤں دہوئے۔ نمازین پڑھین اور دنیا مین اگر بہت محنت کی ہو کبھی تکلف نہین کیا جیسا جہاں کھانا مل گیا۔ کھاکر بے تکلف بیٹھ کر پھر کام مین لگ گئے یا گھر سے باہر چلے گئے اسلئے خدا ان سے بہت خوش ہے۔" پھر فرمایا "خدا تم سے (مراد حاضرین۔ خلیفہ رشید الدین وان کی زوجہ) بہی خوش ہے۔ لیکن اتنا نہین جتنا مولوی صاحب سے۔ کوشش کرو اور راستہ مین کوئی چیز ہو تو اس کو اُٹھاکر راستہ صاف کردو۔ فقط۔

حضرت خلیفۃ المسیح ع نے فرمایا کہ یہ ایک بے نظیر خواب ہے۔ اس مین راستہ تو وہی صراط مستقیم ہے اس کو صاف کرنا چاہئیے اپنی کمزوریون اور غفلتون کو دُور کرنا چاہیئے۔

فرمایا۔ اس خواب سے اہل تشیع کا بھی ردّ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ پاؤن نہین دہوتے اور اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ پاؤن دہونے سے خوش ہوتا ہے۔

عید میلاد بدعت ہے

جماعت شملہ کا خط پیش ہوا۔ کہ پیسہ اخبار مین یہ خبر پڑھکر کہ عید میلاد کے دن لاہور مین احمدیہ جماعت کے ایک جلسہ مین خواجہ صاحب لیکچر دین گے۔ ہم نے بھی عید میلاد کا جلسہ منعقد کیا۔ اس کے متعلق حضور کا کیا حکم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ عید میلاد بدعت ہے۔ عیدین دو ہی ہین۔ اس طرح تو لوگ نئی نئی عیدین بناتے جاوینگے اور احمدی کہین گے کہ مرزا صاحب پر الہام اوّل کے دن ایک عید ہو اور یوم وصال پر عید ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے بڑے محب تو صحابہ تھے اونھون نے کوئی تیسری عید نہین بنائی بلکہ ان کا یہی مسلک رہا کہ ؎

زہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ

اگر عید میلاد جائز ہوتی۔ تو حضرت صاحب (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے محب تھے۔ وہ مناتے ایسی عید نکالنا جہالت کی بات ہے اور نکالنے والے صرف عوام کو خوش کرنا چاہتے ہین۔ ورنہ ان مین کوئی دینی جوش نہین۔

(اس جگہ اس بات کا کہنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ جماعت شملہ کو غلطی لگی۔ ورنہ جماعت لاہور عید میلاد کی مجوز تھی اور نہ اس مین شریک ہوئی۔ وہ اشتہار جو سید ممتاز علی صاحب سکرٹری مجلس انعقاد عید میلاد النبی لاہور کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس مین بہت سے لیکچرارون کا ذکر ہے۔ مگر کسی احمدی کا نام نہین اس کے متعلق ایک مراسلت اسی اخبار مین دوسری جگہ چھپی ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرماوین۔ بدر)

شیعہ سنّی کا جھگڑا کیوں کر طے ہوا

ہمارے محب مرزا اکبیر الدین صاحب ریلوے گارڈ جو آج کل لکھنؤ مین رہتے ہین۔ بمعیت برادر مرزا حسام الدین صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور مین حاضر تھے ان کے ساتھ لکھنؤ کے متعلق کچھ باتین ہو رہی تھین۔ فرمایا۔ جب مین لکھنؤ مین پڑھتا تھا۔ تو میرے استاد حکیم صاحب کے پاس مرزا رجب علی بیگ صاحب فسانہ عجائب کے مصنف بہی آیا کرتے تھے ایک دن مین نے مرزا صاحب کو کہا کہ آپ تو اب بوڑھے ہوگئے ہین۔ آیئے اپنا فسانہ عجائب ہی مجھے پڑھا دیجئے۔ اسکو انہون نے منظور فرمایا۔ ہنوز دو ہی صفحے پڑھے تھے کہ اس مین ایک ایسی عبارت آئی جس سے مین تاڑ گیا۔ کہ مرزا رجب علی بیگ صاحب شیعہ نہین ہین بلکہ سُنّی ہین مین نے انہین کہا کہ ہمین معلوم ہوگیا ہے کہ آپ تو سُنّی ہین۔ حیران ہوکر پوچھنے لگے کہ کس طرح مین نے کہا دیکھئے آپ نے اپنی کتاب مین جہان سُنّی علمار کا ذکر کیا ہے ان کے لئے لفظ "اِدھر" کا استعمال کیا ہے اور جہان شیعہ علمار کا ذکر کیا ہے ان کے لئے لفظ "اُدھر" کا استعمال کیا ہے۔ اس اِدہر اور اُدہر سے ظاہر ہوگیا ہے کہ آپ سُنّی ہین۔ شیعہ نہین ہیں حیران ہوکر کہنے لگے اچھا جانے دو اس بات کو پھر ایک دن مین نے پُوچھا کہ آپ فرمایئے کہ آپ نے کس طرح سے فیصلہ کیا تو فرمایا۔

"یہ ایک عجیب واقعہ ہے۔ مین لکھنؤ مین نواب سعادت علی خان صاحب کے ہان ملازم تھا۔ ایک دفعہ کسی ضرورت کے سبب دہلی جانا ہوا۔ تو نواب صاحب نے فرمایا۔ کہ دہلی جاتے ہو۔ شاہ عبد العزیز صاحب کو بھی دیکھتے آنا کیسے آدمی ہین۔ مین جب دہلی گیا۔ تو شاہ صاحب کی خدمت مین ایک دن حاضر ہوا۔ مگر کچھ بات کرنے کی جُرأت نہ ہوئی دوسرے دن بہی حاضر ہوا۔ مگر اسی طرح چپ چاپ بیٹھ کر چلا آیا۔ مین ڈرتا تھا کہ ریختہ اُردو بولنے مین غلطی کہاؤن گا اور شرمندہ ہونگا۔ جب تیسرے دن گیا۔ تو پھر شاہ صاحب نے خود ہی پُوچھا۔ کہ آپ کہان سے آئے ہین۔

مین نے کہا کہ لکھنؤ سے۔ فرمایا۔ وہان آپ کس جگہ رہتے ہین۔ مین نے اس محلہ کا پتہ دیا۔ جہان پل کے پاس مین رہتا تھا۔ تو فرمایا ہان آپ چاندپور سے آئے ہین۔ مین نے عرض کی کہ نہین۔ مین چاندپور سے نہین آیا لکھنؤ سے آیا ہون۔ پھر فرمایا کس جگہ۔ مین نے پھر وہی پل والا پتہ دیا تو فرمایا۔ ہان مین سمجھ گیا ہون آپ چاندپور سے آئے ہین ایسا ہی تین دفعہ تبلایا اور تینون دفعہ انہون نے کہا کہ چاندپور۔ مین حیران ہی رہا کہ یہ عجیب آدمی ہین۔ مین لکھنؤ کہتا ہون اور یہ چاندپور ہی کہتے چلے جاتے ہین۔ اس کے بعد مین نے ان سے سوال کیا کہ یہ سُنّی شیعہ کا جو جھگڑا ہے اس کا فیصلہ کیون کر ہے۔ فرمایا۔ کہ تم قرآن شریف پڑھو اسی سے سب فیصلہ ہو جاتا ہے۔ مین نے عرض کی کہ مین عربی نہین جانتا۔ فرمایا۔ ہمارے شاہ رفیع الدین صاحب نے قرآن شریف کا ترجمہ لفظی کر دیا ہے ہر لفظ کا ترجمہ اس کے نیچے لکھ دیا ہے اس کو پڑھو اور سمجھو۔ سب فیصلہ معلوم ہو جائیگا۔ جب مین واپس لکھنؤ آیا۔ تو نواب صاحب سے ذکر آیا وہ نواب تھے عالی دماغ تھے انہون نے جھٹ تحقیقات شروع کی۔ آخر ثابت ہوا کہ جہان مین رہتا تھا وہان پہلے ایک گاؤن چاندپور نام تھا۔ نواب نے مجھے بہت ہی نادم کیا کہ تم لکھنؤ کی ناک کاٹ آئے۔ تمہین اپنے گھر کی بھی خبر نہین اور شاہ صاحب پر اعتراض کرنے لگے۔ مین بہت شرمندہ ہوا۔ تب مجھے خیال آیا۔ کہ ان کی ایک بات تو سچی نکلی۔ آؤ۔ دوسری کو بھی آزمائین۔ قرآن شریف لے کر پڑھنے لگا۔ اسی سے مجھے سمجھ آگیا۔ کہ حق کس طرف ہے

چُپ نہ ہونیوالے

ابن حزم جو مولوی ثناء اللہ صاحب کا کچھ ذکر تھا۔ فرمایا بعض قسم کے لوگ ایسے ہین کہ ان کو کسی طرح چُپ نہین کرا سکتے ایسون کو کچھ سمجھانا بےسود ہے۔ وہ کچھ نہ کچھ باتین بنائے ہی چلے جاتے ہین۔

سب سے پہلے کس چیز کی ضرورت ہے؟

ایک شخص نے کہا کہ نجات سب سے مقدم ہے۔ فرمایا۔ نجات تو فضل سے ہے اور فضل کا جاذب ایمان ہے۔ پس سب سے مقدم ایمان ہے۔ ایمان اچھے پھلون کا بیج ہے اب دیکھنا چاہئیے کہ سب سے اعلےٰ ایمان کس مذہب نے تعلیم کیا ہے۔ بہت سی باتین ہین مثال کے طور پر ایک عبادت گاہ کو بلاوا ہی لے لو۔ عیسائی گھنٹے بجاتے ہین اور ہندو سنکھ۔ پر مسلمان کہتا ہے۔ اللہ اکبر۔ جس نے اللہ کو اکبر مان لیا۔ وہ بدی کے نزدیک کب جائیگا۔ ایمان کے لئے سب سے اعلےٰ تعلیم ہر امر مین اسلام ہی کی ثابت ہوتی ہے

مُنہ پہ عیسیٰؑ کی مین کہہ دون کہ مسیحا ہے وہ رخ

خلق اس عاجز نے اپنی آنکھون سے حضرت خلیفۃ المسیح نورالدین صاحب مین دیکھا اور خدا گواہ ہے کہ اللہ جلّ جلالہٗ نے خلیفہ مین خاصیت انبیاء علیہم السلام کی سی دے رکھی ہے اور عفت اور سخا مین بہت ملتی جلتی صورت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے اگر یوحنا اور مرقس زندہ ہوتے۔ تو ضرور اس خلیفۃ المہدی کے ہاتھون کو چُومتے۔ عاجز بحلف بیان کرتا ہے۔ کہ علماء موجودہ اہل حدیث مین سے اس شان کا متقی انسان نہین۔ کم فہم ہین وہ انسان کہ جو اس خلیفۂ وقت کی شناخت نہین کرتے۔ اور ناحق اس

آیت قرآنی کی عمومیت سے انکار کرتے ہین اور وہ یہ ہے۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم۔ افسوس کہ صاحب اخبار اہل حدیث نے اس حدیث سے بھی کچھ فائدہ نہ اٹھایا جو یہ ہے۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ یعنے جس نے امام وقت کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مریگا۔ جو احوال تھا۔ بقید تحریر مقید کیا۔ والسلام۔

خاکسار کبیر الدین احمد۔ احمدی۔ از قادیان سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ

کبیرالدین امرتسر مین

عاجز مورخہ ۲۲۔ مارچ ۱۹۱۱ء کی شب مین لکھنؤ سے قادیان دارالامان کو روانہ ہوا ۲۴۔ مارچ کو امرتسر پہونچا۔ معلوم ہوا۔ کہ امرتسر سے بٹالہ کو ٹرین ساڑھے آٹھ بجے دن کے چھوٹے گی۔ چون کہ فرصت کا وقت غیبی امداد سے مل گیا تھا۔ دل نے رغبت دلائی۔ کہ چل مولوی ثناء اللہ صاحب کے مکان پر۔ چنانچہ سپید محلہ مین کہ جہان مولوی صاحب کا مکان ہے۔ بہمراہی برادر حسام الدین احمد احمدی جا پہونچا۔ بعد مزاج پرسی وغیرہ کے مولوی صاحب نے میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق کی بہت کچھ شکایت کی اور کہا کہ وہ ایڈیٹر اخبار اہل حدیث کو خبیث کر کے لکھتے رہتے ہین اور پھر دعوےٰ یہ کہ ہم احمدی حضرت کے صحابی ہین اور پھر علماء کو خبیث اور پلید بنانا۔ اس پر عاجز نے عرض کی کہ ہمارے سرور کائنات نے بھی حدیث مین پلید انسان کو خنزیر فرمایا ہے جیسا کہ یقتل الخنزیر یعنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ کافرون کو قتل فرمائین گے دیکھو حدیث مین آدمی کو خنزیر بولا ہے۔ اس پر خفا ہونے کی کیا بات ہے۔ یہ کہہ کر عاجز واپس اسٹیشن آیا اور قادیان روانہ ہوا۔

"بدر منیر بجواب المنیر"

ہمارے نزدیک اگر کوئی اس رویہ کو اختیار کرے کہ خواہ مخواہ کسی سے نہ الجھنا چاہیئے۔ تو ایک حد تک یہ امر قابل تعریف ہے اور جو اس کو خضر راہ تسلیم کر کے قدم اٹھاتے ہین ان کا فرض ہے کہ وہ اس راہ کو چھوڑنے سے بال بال بچنے کی کوشش کیا کرین۔ اور کبھی بھول کر بھی اس کے خلاف قدم اٹھانے کے خیال کو گوشۂ دل مین جگہ نہ دین۔ خواہ کسی معاملہ مین عقل سلیم اور درائت سے کام نہ لینے کے باعث وہ کسی ایسے امر کو جو حقیقتاً قابل تعریف ہے۔ خطرناک یا لائق نفرت یقین کر بیٹھین ایسا ہی جن لوگون کو اپنا طرز عمل یہ دکھلانا منظور ہو کہ ایک دوسرے کی خواہ مخواہ باحق و ناحق ہی طرفداری اور تائید کرنے سے اغماض کرین گے۔ تو ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے خیال شریف مین مست الست رہا کرین۔ خواہ مخواہ دوسرون پر بغیر صحیح سمجھے ریمارکس کیا کرین اور نہ اپنے قلمی طاقت کے گھمنڈ مین آکر دھمکایا ہی کرین۔ وجہ یہ کہ دنیا مین سواا کریم کی مخلوق مین قلم کے دھنی نہ ایک نہ دو۔ بلکہ سینکڑون ہزارون اور بےشمار موجود ہین ایسی حالت مین مذکورہ بالا رویہ کے خیال شریف رکھنے والون کا کسی کو دھمکانا اور خصوصاً ان کو جن کے قبضہ مین جری اللہ اور سلطان القلم کا معجزنما قلم پا کر اپنے کارنامون سے ثابت کر چکے ہین۔ کہ قلمی میدان مین ان کا اور ان کے شاگردون کا مقابلہ کرنا خالہ جی کا گھر نہین ہے۔ خطرناک اور سیاہ غلطی ہے۔ ہم نہین چاہتے کہ خواہ مخواہ کسی کو چھیڑین لیکن جو خواہ مخواہ ہم کو چھیڑے اپنی قلمی طاقت کا گھمنڈ دکھائے۔ اس کے زعم باطل کو نہ توڑنا بھی عقلمندی سے بعید ہونے کے علاوہ ایسون کو حوصلہ دلاتا ہے ۲۱ مارچ کے بدر مین تقدس مآب حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیون اور غیر احمدیون مین اصولی فرق ہے یا فروعی کے سوال کے جواب مین **اصولی فرق** ثابت کیا ہے اور جس بنا پر ثابت کیا ہے۔ اس پر دل کھول کر بحث کر دی ہے یا یہ سمجھو کہ اپنے مقصد کے ادا کرنے کے لئے مختصراً جس امر کی ضرورت تھی۔ اس کا بیّن طور پر اظہار کر دیا ہے اس کو دیکھ کر المنیر کے شاعر اوڈیٹر صاحب نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ نہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کے کلام پاک کا مطلب سمجھا۔ ریمارکس کرنے کے لئے ٹوٹ گئے حالانکہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تصدیق نہ صرف قرآن کریم سے ہوتی ہے بلکہ ہر ایک عقل سلیم سے کام لینے والا سمجھ سکتا ہے کہ رسولون کو ماننے والے اور ان کی ہر ایک ادا کو قابل عملدرآمد شرح صدر سے تسلیم کرنے والے اور وہ جو ان کے وجود کو کوڑی کام کا یقین نہین کرتے ہین۔ برابر نہین ہو سکتے۔ المنیر شاعر اوڈیٹر صاحب اگر انصاف کا چشمہ لگا کر حضرت کے ارشاد پر غور کرتے۔ تو ان کو ماننا پڑتا۔ کہ جناب مرزا صاحب علیہ السلام پر فتوے دینے والے دراصل قرآنی تعلیم سے بہت دور اور کوسون دور ہونے کے باعث اس ارشاد کو بالکل فراموش کر بیٹھے ہین۔ جو اسلام کا اصل اصول ہے یعنی لانفرق بین احد من رسلہ۔ اور اسی باعث انہون نے ایک رسول کو جس کی بروزی رسالت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود پیشگوئی کرنے کے علاوہ اس کو اپنا سلام پہونچانے کی بھی وصیت کی تھی نہ صرف انکار کیا بلکہ اس کے اول درجہ کے مکفر اور مکذب بھی بن گئے۔ حالانکہ اگر وہ معاذ اللہ کاذب ہوتا۔ تو اس کے وحی والہام کے زمانہ کی مدت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدت سے کسیقدر ہرگز نہ بڑھ جاتی۔ کیا ایسے رسول کی تکفیر کرنی اصولی فرق ہے یا فروعی۔ کہ جس کا ذکر قرآن اور حدیث مین ہو۔ اور ارضی و سماوی نشانات موجودہ نے اس کے دعوے حقہ کی صداقت کا ثبوت دے دیا ہو بےشک ہے اور ضرور ہے واقعات سے تو یہی ثبوت ملتا ہے۔ کہ ہمارے اکثر مولوی صاحبان نے رسالت کے معاملہ مین قرآنی اصولی ہان اسلام کی حقیقی منشاء سمجھنے سے پہلوتہی کی ہے۔ بعض وہ اس معاملہ مین اسلامی اور قرآنی تعلیم سے دور دمہجور ہو گئے اور اس کے لئے ایک بالکل نیا اصول گھڑ لیا۔ حالانکہ قرآنی تعلیم رسالت کے لائق بننے کے لئے دعا کرنا سکھاتی ہے اور وعدہ دیتی ہے۔ کہ ایسا ہوگا۔ غور کرو۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ مسلمانو۔ تم یہ دعا کیا کرو۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم۔ یعنے اے خدا ہم کو ہدایت کو وہ رستہ دکھا۔ جس پر چلنے سے انسان منعم علیہ گروہ کا ساتھی بن

بن جاتا ہے اور یہ صاف ظاہر ہے کہ منعم علیہ گروہ نبیوں اور رسولوں کا ہوتا ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقاً (سورۃ نساء) یعنے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی کامل اتباع کرے گا۔ وہ اس قدر قابل انعام قرار پائیگا۔ کہ وہ نبیوں۔ صدیقوں۔ شہیدوں اور صالحین جیسا بن جاوے گا۔ یا یہ سمجھو۔ کہ ان کا ساتھی بن جاویگا اور ان کا ساتھی بن جانا کیا ہے۔ کامیابی اور بہرومندی کی راہ ہے۔ پھر کیا انبیاء کے ساتھ رہنے اور اٹھنے بیٹھنے والے وہ کمالات حاصل نہیں کر سکتے جس سے منصب رسالت پر سرفراز فرمائے جاسکیں۔ ضرور بضرور حاصل کر سکتے ہیں۔ غور کرو کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس بیٹھنے والے ہارون نبی اور رسول بنے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صحبت کے اثر سے لوط علیہ السلام نے نبوت اور رسالت پائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی ایک نبی کے پاس رہ کر اور اس کی خدمت کر کے ہاں بکریاں چرا کر نبوت اور رسالت کے قابل اپنے آپ کو بنایا۔ جناب عیسےٰ علیہ السلام کے نیک دل حواری مسیح کی صحبت میں رہنے کے سبب امت یسوعی میں رسول کہلاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرتوہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مسند آرائے خلافت اور نبوت و رسالت کا وارث کیا۔ اور حضرت عمر علیہ السلام کے متعلق تو یہاں تک فیصلہ ہوگیا۔ کہ اگر کسی غیر نبی کے آنے کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ضرورت ہوتی یعنے کسی انسانی کمالات میں کمی رہ جاتی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے اس کا پورا سبق نہ مل سکتا تو تقدس مآب سیدنا عمر علیہ السلام نبی اور رسول بنتے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات نے جہاں اپنے رنگ میں رنگ کر نبوت اور رسالت کے لائق بننے کا انکی ذات ستودہ صفات کو ثابت کیا۔ وہاں یہ بھی سمجھایا کہ انسانی ترقی اور کمال کی تمام منزلیں آپ کے نقش قدم پر چلنے سے طے ہو سکتی ہیں اس لئے سچے دل سے خدا کے پیارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا اور آپ کی اتباع کرنا۔ جہاں خدا کے محبوب بننے کا ذریعہ ہے۔ جیسے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ وہاں مذکورہ بالا آیت سے رسالت کے لائق بننا بھی ہے۔ چنانچہ قرون اولیٰ کے بزرگوں میں سے نہ صرف مردوں کی اس امر کے متعلق شہادت ملتی ہے بلکہ عام ہونے کے باعث عورتوں کی بھی۔ جیسے کہ جناب عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ تو کہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں لیکن یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہماری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ جو ان معقول امور کو چھوڑ کر نئے اصول گھڑتا ہے اور اسی کی بنا پر مومنوں یعنی ان مومنوں کو جو قرون اولیٰ کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں کفر کے فتوے دیتا ہے وہ ان سے اصولی فرق نہیں رکھتا۔ تو کیا فروعی۔ حقیقتاً یہ اصولی فرق ثابت ہوتا ہے۔ مگر انصاف شرط ہے۔ لطف یہ ہے کہ شاعر ایڈیٹر صاحب اس روتیہ کو اصلاح کا روتیہ یقین کر بیٹھے ہیں کہ جو خدائی اصطلاح میں مفسد انہ روتیہ ہے یعنی وہ یقین کر بیٹھے ہیں کہ دینی معاملات میں مثل دنیوی معاملات کے چشم پوشی رہنا یا حق و باطل کے اظہار سے اغماض کرنا اصلاح کا ذریعہ ہے۔ حالاں کہ یہ شاعر صاحب کی سیاہ غلطی ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں جو بخن مصلحون کے دعویدار تھے۔ وہ خدا کے کلام میں انہم ھم المفسدون کے خطاب کے سزاوار قرار پائے۔ پھر اس سے زیادہ لطف یہ ہے کہ ہمارے شاعر ایڈیٹر صاحب نہ صرف خلیفۃ المسیح علیہ السلام سے بلکہ خلد آشیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکفرین و مکذبین سے اصولی اختلاف رکھتے ہیں ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں اصولی فرق کے ارشاد پر وہ ایسے ریمارکس کرنے کے لئے طیار ہو جاتے کہ جو کفر کے فتوے دینے والے مولوی صاحبان کے معتقدات کے سراسر خلاف ہیں آخر ایک کو حق پر ماننا ان کو لازم تھا لیکن احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کے سراسر خلاف وہ اس قسم کے مسلمان نکلے کہ نہ ادھر سے اتفاق نہ ادھر سے محبت گویا کہ شاعر ایڈیٹر صاحب دونوں فریق سے اصولی اختلاف رکھتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ مرزا حسین بیگ۔ ہیڈ کلرک چھاؤنی لاہور

ایک نئے احمدی کا خط اپنے غیر احمدی باپ کے نام

بخدمت مکرم معظم حضرت ابو الکرم زاد اللہ مجدہٗ۔ خاکسار ...... آپ کا فرزند آپ کی خدمت میں نہایت ادب سے سلام مسنون عرض کرتا ہے آپ کا نوازش نامہ تلطف شمامہ پہونچا جسے میں نے نہایت محبت۔ نہایت تعظیم۔ نہایت اخلاص کے ساتھ پڑھا۔ صاحب من! آپ نے قادیانی لوگوں کا حال اور ان کے عقائد دریافت کئے ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں اسی سلسلہ کے امام کے اشعار پیش کرتا ہوں جسمیں انہوں نے اپنے اپنے عقائد صاف صاف لکھ دئے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

ما مسلمانیم از فضلِ خدا ٭ مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دیں آمدہ از مادریم ٭ ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست ٭ بادۂ عرفانِ ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ٭ دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن ٭ جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ٭ ہر نبوت را بروشد اختتام

اقتدائے قولِ او در جانِ ماست ٭ ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد ٭ ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیتاست ٭ منکر آں مستحق لعنت است

معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست ٭ منکر آں مورد لعن خداست

معجزاتِ انبیاء سابقین ٭ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمانِ ماست ٭ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب

نزد ما کفر است خسران و تباب

یہ اشعار حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب کے ہیں جن سے آپ کے تمام سوال حل ہو جاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں اس نے دعوی خدائی و پیغمبری کیا۔ حالاں کہ یہ دونوں دعوے جمع نہیں ہو سکتے۔ ان اشعار میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ

ہر نبوت را بروشد اختتام

یعنے سب نبوتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئیں پھر آپ حضرت ختم الرسل کے بارے میں فرماتے ہیں ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است ٭ خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے کوچہ کی خاک اپنے تئیں سمجھتا ہے کیا وہ دعوٰئے خدائی کرتا ہے۔ یا اس پیغمبری کا جواب سمجھ رہے ہیں آپنے کہا ہے کہ وہ کچھ اور کلمہ پڑھتے ہیں۔ ازالۂ اوہام میں حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں :-

ہمارا مذہب ۔ ز عشاق فرقان و پیغمبریم۔ بدین آمدیم و بدین بگذریم۔ ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ بفضل خدا و توفیق باری تعالےٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین و سید المرسلین ہیں اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شوشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے۔"

پھر آپ یعنی حضرت مرزا صاحب اپنے ایک اشتہار میں لکھتے ہیں۔ "یہ الزام سراسر افترا ہے۔ میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر سے منکر۔ بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں۔ جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں۔ جو قرآن اور حدیث کے رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی۔ جناب رسول اللہ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والبعث بعد الموت وآمنت بکتاب اللہ العظیم القرآن الکریم۔

یہ سب حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب کے اپنے لکھے ہوئے الفاظ ہیں اب آپ غور فرماویں۔ کہ اس عقیدے کا شخص مسلمان ہے یا نہیں۔

پھر اس بزرگ نے اپنی تمام زندگی اپنا مال اپنی جان سب خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کی اور اپنی اولاد کے لئے کوئی جائداد دنیاوی نئی پیدا کر کے نہیں چھوڑی جس سے معلوم ہو کہ وہ دنیا دار تھا اور وہ دنیا کمانے کے لئے خدا تعالےٰ پر افترا کرتا تھا اس نے تو سارا زور کافروں کے مقابلہ میں لگایا اور عیسائیوں اور آریوں کے ساتھ مباحثہ کر کے انپر فتح پائی۔

ایسے شخص پر کفر کا فتوے دینا کب جائز ہو سکتا ہے آپ ذرا سوچیں کیا اتنی سی بات سے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ حالاں کہ سب انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ ولا نفرق بین احد من رسلہ۔ کیا حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی ہے۔ جب وہ بھی فوت ہو گئے تو اور کون ہے جو زندہ رہے۔ پھر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آئے گا پس یہ صدی کیوں خالی گئی۔ حالاں کہ اسلام پر اس زمانے میں سخت حملے ہو رہے ہیں۔

اب میں آپ کی خدمت میں [illegible]

کیا دیکھا میں نے یہ دیکھا کہ یہاں [illegible]

علماء و فضلاء کی ایک کثیر جماعت محض دین کے لئے مقیم ہے اور اس بات کی خبر حضرت مرزا صاحب نے تیس سال پیشتر اپنی کتاب براہین احمدیہ میں شائع کی تھی کہ خدا نے فرمایا کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے۔ جب کہ وہ (مرزا صاحب) بالکل اکیلے تھے اور ان کو کوئی نہ جانتا تھا پس یہ جماعت دن رات اللہ کے ذکر میں مشغول ہے۔ وہی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ اسی طرح اذانیں پانچ وقت ان کی مساجد میں ہوتی ہیں۔ پانچوں نمازیں اسی طرح پڑھتے ہیں۔ جس طرح ہم لوگ پڑھتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ان میں سے جو صاحب طاقت ہیں حج بھی کر آئے ہیں ماہ رمضان میں تیس روزے رکھتے ہیں۔ قرآن شریف صبح شام پڑھتے رہتے ہیں اور قرآن شریف وہی ہے جو ہماری طرف بھی ہے۔ یہاں قادیان میں کوئی قرآن نہیں چھپا۔ وہی قرآن مجید ہے میں نے خوب دیکھ لیا ہے۔ مسکینوں غریبوں کی پرورش کرتے ہیں۔ یہ ایک گاؤں ہے مگر اللہ نے اسے بڑا رتبہ دیا ہے۔ تین اخبار نکلتے ہیں۔ تین رسالے ہیں۔ انہیں دین اسلام کے مسئلے ہوتے ہیں کا فروں کے اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف ہوتی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو یہ لوگ اسی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک غلام سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ایک شعر ہے۔ ؎

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح زمان ہے

آپ کو جو خبریں پہونچی ہیں وہ غلط ہیں۔ خاکسار نے جو کچھ عرض کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ گواہ ہے بالکل سچ ہے آپ خود آ کر دیکھ لیں۔ اگر اس کے خلاف پائیں تو جو سزا چاہیں دیں۔ علماء کی فتوی کا آپ کو خیال ہے۔ صاحب من! حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کرنے کا فتوے دینے والے بھی اپنے تئیں علماء ہی کہتے ہیں۔ حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پیر دستگیر مشہور ہیں ان پر بھی کفر کا فتوے علماء نے لگا دیا تھا۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ سے ایسا ہی [illegible] کا کام لیا۔ سو یہ لوگ تو اس طرح کرتے ہیں

جناب والد بزرگوار! میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کوئی کسی کی قبر میں نہیں جائیگا۔ آپ خدا کے لئے خود آ کر ملاحظہ اور اپنے طور پر تحقیق کریں۔ کہ جو خبریں آپ نے سنی ہیں بالکل غلط ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ یہ لوگ اسلام پر قائم اسلام پر فدا اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جان نثار ہیں۔ میں انہیں کس طرح کافر کہوں اور کیونکر ان سے الگ ہو جاؤں۔

آجکل حضرت مرزا صاحب کے خلیفہ جناب مولوی نور الدین صاحب ہیں۔ وہ ایک بڑے عالم فاضل اور متقی تابع سنت نبوی و حامی اسلام ہیں۔ وہ بھی لوگوں سے بیعت کے وقت کلمہ شہادت پڑھاتے ہیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اور قرآن مجید و حدیث پڑھنے کی تاکید کرتے اور اسی بات کا عہد لیتے ہیں اور والدین کی فرمانبرداری واجب فرماتے ہیں اور میری جان بھی اگر آپ کی فرمان برداری میں فدا ہو تو میری نجات کا موجب ہے اور میں تابع حکم خدا و رسول ہوں

آپ اطمینان فرما دیں۔ یہ خط سارا دو تین بار پڑھیں والسلام مع الاکرام۔

مولوی صاحب اندا پل والے کے نمبر ۳ کا جواب

جناب مولوی حکیم محمد علیسی صاحب ساکن اندا پل بنارس نے ایک نمبر اشتہار شائع کیا ہے۔ جسمیں فرماتے ہیں کہ وہ مولوی الٰہی بخش صاحب کے شکوک رفع کرنے کی طرف اس واسطے متوجہ نہیں ہوئے کہ وہ زبان عربی میں دخل نہیں رکھتے۔ خوب! اس طرح تو قریباً تمام سوالات کا خاتمہ ہو گیا۔ کیونکہ ہزاروں آدمی ایسے ہیں جو عربی چھوڑ اردو بھی اچھی طرح نہیں جانتے اگر انہیں کوئی شک پیدا ہو جائے۔ تو پہلے انہیں یہ حکم دینا چاہیئے۔ کہ جاؤ۔ عربی زبان پڑھ آؤ۔ پھر تمہارا شک رفع ہو سکتا ہے۔ دوسرے فرماتے ہیں کہ شروط مناظرہ طے نہیں ہوئے حالانکہ احمدیوں کی طرف سے شروط مناظرہ پیش ہو چکے ہیں۔ جب آپ ان کو تسلیم کر لیں اور کوئی نئی شرط بطور بہانہ گریز نہ لگا دیں جیسا کہ آپ نے نمبر ۴ میں فرما دیا کہ مولوی الٰہی بخش اور بخشی صاحب کے سوائے کوئی بالمقابل نہ ہو۔ آپ ہمارے اشتہار کے شرائط کو لفظ بلفظ نقل کر کے منظور فرما دیں۔ اور اس کے مطابق انتظام کریں پھر ایک احمدی مولوی آپ کی خدمت میں پیش ہوگا۔ اور آپ کا یہ فرمانا کہ محض ناقل جھوٹا نہیں ہوتا براہ مہربانی ایسی تعلیم اپنے شاگردوں کو نہ دیا کریں۔ ہم خیر خواہی سے کہتے ہیں زمانہ نازک ہے۔ گورنمنٹ نے قانون بنایا ہے۔ کہ اس کے برخلاف جو شخص کہیں کوئی مضمون لکھیگا اس کا ناقل بھی لکھنے والے کی طرح جیل گھر پہونچایا جا دیگا اور یہ تو دنیاوی گورنمنٹ ہے اب آسمانی گورنمنٹ کا حکم ہے۔ آپ کو یاد نہ ہو تو حدیث شریف ہم یاد دلا دیتے ہیں۔ کفیٰ بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع۔ واہ جی مولوی صاحب حضرۃ رسول اکرم تو فرماتے ہیں کہ جھوٹا کہلانے کے واسطے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر بات جو سنی جاوے وہی آگے بیان کی جاوے۔ حافظ صاحب نے بے تحقیق پیسہ کا مضمون آگے چلا دیا خیر اسمیں ہمارا حرج نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر آپ مباحثہ نہیں کرنا چاہتے تو آپ کی مرضی۔ ہم زبردستی نہیں کرتے ورنہ ٹال مٹول کرنا اور بے ہودہ حیلہ بازی کے پردہ میں فرار کرنا مناسب نہیں۔

جماعت احمدیہ بنارس

جلسہ انجمن احمدیہ رہانہ

یہاں گرد و نواح کے مختلف قصبات میں چند احمدی احباب ہیں لیکن ایک دوسرے سے باوجود چند کوس کے فاصلہ کے ملنے کا موقعہ نہیں ملتا تھا آخر چودھری سوہنے خان صاحب نے سب احمدی برادران کو ۲۶۔ فروری ۱۹۱۱ء کو موضع مٹھیانہ میں مدعو کیا۔ چنانچہ سب کے اکٹھا ہو جانے پر کمترین نے تجویز پیش کی۔ کہ بھائیوں کو آپس میں ملنا چاہیئے اس لئے اور چندوں کے التزام کے لئے انجمن قائم کی جاوے۔ باتفاق رائے تجویز ہوا کہ بے شک انجمن کی ضرورت ہے اور انجمن قائم ہو گئی ۲۔ چونکہ اور دیہات میں چند ہی آدمی احمدی تھے اور رہانہ میں زیادہ ہیں اس لئے اس کا نام "انجمن احمدیہ رہانہ" قرار پایا ۳۔ تجویز پیش کی گئی انجمن کا جلسہ ماہوار ہونا چاہیئے تاکہ کم از کم ایک ماہ بعد ضرور ایک دوسرے سے ملنے کا موقعہ مل جایا کرے۔ قرار پایا کہ ہر انگریزی مہینہ کے آخری اتوار کو انجمن کا ماہوار جلسہ ہو اور اس دن بھی فروری کا آخری اتوار ہی تھا اس لئے وہ پہلا جلسہ انجمن احمدیہ رہانہ کا قرار پایا ۴۔ جمعہ کے لئے کہ ایک جگہ جمعہ کی نماز ہوا کرے۔ کہا گیا۔ تجویز ہوا کہ گاؤں کا فاصلہ زیادہ ہے اس لئے مناسب ہے کہ پھگلانہ اور رہانہ یا کھیالہ میں جمعہ کی نماز ہو اور گرد و نواح کے بھائی ان دونوں سنٹروں میں آ جایا کریں ۵۔ (الف) حکیم محمد عنایت اللہ صاحب میر مجلس (ب) چودھری محمد عثمان خان صاحب مشیر انجمن (سکرٹری) اور ماسٹر محمد علی صاحب ناظر انجمن تجویز ہوئے۔ امین اور محاسب کی خدمات چودھری محمد عثمان خان صاحب ہی سرانجام دینگے ۶۔ چونکہ فاصلہ زیادہ ہے اور ایک جگہ ہی انجمن ہونا مناسب نہیں ہے اس لئے ہر ایک جلسہ مختلف مقامات پر ہوا کرے ۷۔ دوسرا ماہوار جلسہ موضع پھگلانہ میں ہو ۸۔ بذریعہ بدر۔ الحکم اور سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بغرض اطلاع ارسال کرتا ہوں۔

۲۶۔ مارچ ۱۹۱۱ء کو پھگلانہ میں دوسرا ماہوار جلسہ تھا۔ جس میں تجویز ہوا۔ کہ کتب کی اکثر ضرورت رہتی ہے اور کتابوں کے لئے حاجی پور منشی حبیب الرحمٰن صاحب کے پاس جو دس بارہ کوس کا فاصلہ ہے۔ جانا پڑتا ہے اس لئے سب بھائی چندہ کریں تاکہ کتب خانہ کھولا جاوے۔ چنانچہ حسب ذیل چندہ پیشگی ہوا۔ اور باقیوں نے بعد میں دینے کے لئے کہا۔ (ب) ایک رقم پیشگی دیجاوے۔

چودھری حاجی نواب خان صاحب پھگلانہ ۔ ع۱ ۔ بھر پایا
چودھری سوہنے خان صاحب مٹھیانہ ۔ ۲ ۔ ۲ر ۔
چودھری خیر محمد صاحب پھگلانہ ۔ ۳ ۔ ۲ر ۔
ماسٹر محمد علی صاحب آدم پور ۔ ۴ ۔ ۲ر ۔
منشی محب الرحمٰن صاحب برانچ پوسٹماسٹر بالشہ ۔ ۵ ۔ ۲ر ۔

۲۔ کتب خانہ چودھری خیر محمد خان صاحب کے مکان پر پھگلانہ میں رہے۔ ۳۔ ماہوار چندہ کے لئے سب نے وعدہ کیا کہ ایک سیر فی من غلہ سے نکالکر فصل پر دیا کریں گے۔ ۴۔ دوسرا جلسہ موضع رہانہ میں ہونا قرار پایا۔ والسلام

خبردار پوسٹ کارڈ بیرنگ ہو جاتے ہیں

ڈاک کے قانون ساز آئے دن پوسٹ کارڈوں کے قواعد میں کچھ ایسے تغیر کرتے رہتے ہیں جن کی اطلاع پبلک تک بہت دیر میں پہنچتی ہے۔ اور کارڈ اکثر بیرنگ ہو جاتے ہیں آج ہمارے پاس دو کارڈ پہنچے ہیں جن کے دائیں طرف کے نصف میں نہ فرستندہ کا نام تھا نہ کوئی مضمون تھا نہ کوئی اور لفظ تھا اور ٹکٹ چسپان تھے مگر وہ بیرنگ کر گئے تھے کیونکہ ان پر لکھا تھا کہ Stamper

دفتر اخبار بدر قادیان سے طلب کرو

مجموعہ درثمین فارسی اُردو مکمل ۹ر

درثمین مکمل فارسی مجلد ۶ر غیر مجلد ۵ر

سنت احمدیہ ۔ ۴ر

معیار الصادقین ۳ر

لیکچر لاہور ار

کامن احمدی (الٰہ داد والے) ۰ر

شہادت القرآن ۲۰ر

جام شہادت ۔ ر

کتاب الصیام ار

تفسیری نوٹ ۔ ر

غلامی ۔ ۳ر

رویائے صالحہ ۴ر

السر المکتوم ۵ر

فتح الدین ۳ر

مباحثہ رامپوری ۲۰ر

الاستخلاف ۳ر

شری نہہ کلنک درشن ۸ر

حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ۲ر

مکتوبات احمدیہ بجائے ۸ر صرف ۴ر

بدر کے پرانے فائل ۱۹۰۸ء للعہ ر

درثمین مکمل اُردو مجلد ۳ر غیر مجلد ۲ر

چولہ گرو نانک صاحب ار

کفن ۔ ۳ر

القول الصحیح ۔ ار

کامن احمدی (مولوی غلام رسول صاحب)

نظم مستورات ۰ر

سر الشہادتین ار

شرائط بیعت ۔ ر ایک روپیہ کی ۱۲۵

صحیفہ آصفیہ ۲ر

عصمت انبیاء ر

ضرورت زمانہ ۸ر

شہادت آسمانی حصہ اول دوم

ظہور المسیح ۶ر

البرہان الصریح ۲۰ر

مجموعہ فتاوائے احمدیہ عہ ر

مورکھ سیدھ ار

کرشن لیلا ۔ ار

خطا اور حضرت کی تقریر ار

سات پارے ترجمۃ القرآن۔ بجائے سات روپیہ کے صمہ ر

فائل ۱۹۰۹ء للعہ ر

فائل سنہ ۱۹۱۰ء للعہ ر

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کے دوسری طرف جو نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اس پر بدر پریس میں حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت چھپوایا ہے جس کے مفصلہ ذیل عنوان ہیں "ابن مریم مرگیا۔ نزول بروزی۔ نشانات ظہور مہدی۔ نشان صداقت" اور بڑی غور و فکر کے بعد نہایت مختصر مدلل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے۔ پانچ آنہ کے ۰۹ کے حساب سے جلد منگوالیں اور خط و کتابت میں استعمال کریں۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ بہت تھوڑے چھاپے گئے ہیں۔ بہت جلد درخواستیں کریں۔

ایک نئی تالیف

کشف الاسرار احباب سید صادق صاحب مختار عدالت اٹاوہ کے نام سے خوب واقف ہیں اکثر ان کے لاجواب مضامین بدر میں شائع ہوتے رہتے ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدلل گفتگو کرنیکا ایک خاص ملکہ دیا ہے اور ہر ایک مسئلہ کو عالمانہ رنگ میں ایسا باقاعدہ پیش کرتے ہیں کہ خصم کو اس کے ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ آپ نے حال میں ایک رسالہ تالیف کیا ہے۔ جو بدر پریس میں چھاپا گیا ہے اس میں آپ نے بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام فوت ہو گئے اور ان کی قبر کشمیر میں ہے۔ کتاب نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے۔ اور قیمت ۲ر ہے۔ درخواستیں بنام منیجر بدر۔ قادیان آدیں۔

عقائد احمدیہ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح احمدی کے دعاوی کا اثبات اور اللہ۔ ملائکہ اور یوم آخر۔ انبیاء۔ کتب تمام ارکان اصول اسلام کی نسبت اپنے عقائد کا اظہار ہے۔ قیمت ۲ر۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔

صابون سازی

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدین عنوان "تجارت کا راز" دیا تھا۔ فیس مبلغ چار روپے مقرر تھی۔ اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ دو روپے دو آنہ کر دی ہے۔ تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھا دیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔ صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ بھی و چونہ صرف چند میں طیار کرنے کی ترکیب عام فہم اُردو میں بذریعہ وی پی مبلغ عہ ر میں روانہ ہو گی (۲) پتہ صاف۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب۔ (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دی جاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت منیجر ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہو گا۔

المشتہر

غلام محی الدین اقبال موضع جنڈوالی سب آفس کھوڑ یا نوالہ (ضلع لائل پور)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ ۳۹/۴۸

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں۔ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچو۔ تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لے کر گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست اور پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی عہ ر۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے طیار کیا ہے اور مثل ہری پتی کی مانند رنگ ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ر۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ۔

مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منگوا کر ملاحظہ فرماویں

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ حضرت امیر المومنین کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد مبلغ للعہ ر یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

ضرورت ناطہ ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۲ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجکی ضلع گجرات حال مدرس مدرسہ موضع رسول ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے لعہ ۱۹ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۲) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع۔ قوم کا ارائیں ضلع گوجرات کا باشندہ۔ عمر ۲۰ سال۔ تنخواہ ستر روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ جو صاحب پسند کریں سید غلام حسین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں۔

ضرورت نکاح ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان بوجہ شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو گی۔

ضرورت ملازم ہمارے ایک عزیز کو جو ضلع لائل پور میں ملازم ہیں ایک ایسے استاد انٹرنس تک تعلیم یافتہ کی ضرورت ہے جو ان کے پاس چند ماہ رہکر انہیں انگریزی پڑھاوے

جنازہ غائب ۔ میاں عبداللہ صاحب ساکن سرسنگ مہاجر قادیانی

بسم الله الرحمن الرحیم نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بدر

BADR — QADIAN

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXVIII | مسیحِ وقت مہدی ہم مجدد بہراین صد

ضمیمہ درس قرآن مجید — پیشگی چار روپے

جلد ۱۰ — ۱۳ - ربیع الثانی ۱۳۲۹ سنہ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ - اپریل ۱۹۱۱ سنہ ء مطابق یکم بساکھ ۱۹۶۸ — نمبر ۲۴

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نُورِدین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

صحت حضرت صاحب

خدا کے فضل سے حضرت صاحب کا زخم اب بہت اچھا ہے بلکہ عنقریب بھرنے کو ہے اور امید ہے کہ ہفتہ عشرہ تک زخم بالکل خشک ہو جائے گا انشاء اللہ تعالےٰ۔ پرسوں بباعث سوءِ ہضم کے چند اسہال ہو کر طبیعت ضعیف ہو گئی تھی مگر اب آرام ہے۔

درس بخاری شریف کا دیتے ہیں۔ ممکن ہے سوءِ ہضم کی وجہ یہی دماغی محنت ہو جو شاید ان دنوں میں زیادہ ہوئی۔

بندہ الٰہی بخش بقلم خود

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایک گواہی پر پھر سرگودہ تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے ماموں جناب ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب کی علالت کی خبر پا کر امرتسر تشریف لے گئے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کی صحت یابی کے واسطے دست بدعا ہوں اللہ تعالےٰ ان پر رحم فرماوے اور جلد ان کو صحت عطا کرے۔ آمین

مدرسہ انشاء اللہ ۱۵ - اپریل ۱۹۱۱ سنہ ء کو کھل جاویگا۔ بچوں کو بھیجنا چاہیئے۔ انٹرنس کے امتحان پر جانے والے طلبا احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کامیاب کرے۔

جلسہ بٹالہ

مخدوم و مکرم حضرت خواجہ صاحب کا وجود باجود ان کے فصیح اور پُر معرفت لیکچروں کے سبب اور ان کی خلیق طبیعت کے سبب دن بدن ایسا قیمتی ہوتا جاتا ہے کہ عنقریب یک دانہ انار و صد بیمار والی مثال ان پر صادق آنے لگے گی۔ چاروں طرف سے خطوط آ رہے ہیں کہ خواجہ صاحب کو لیکچر کے واسطے یہاں بھیجو۔ پہلے ایسٹر پر بنارس جانے کی تجویز تھی۔ مگر یونیورسٹی ڈیپوٹیشن نے اصرار کیا۔ کہ خواجہ صاحب اس کے ہمراہ کوئیٹہ جائیں۔ جناب نواب وقار الملک صاحب کا جوابی تار حضرۃ خلیفۃ المسیح کے حضور پہنچا کہ خواجہ صاحب کو کوئیٹہ جانے کی اجازت دی جاوے۔ ادھر بنارس سے تار آنے شروع ہوئے کہ خواجہ صاحب بنارس آویں۔ آخر بلوچستان کی قسمت ہندوں کے شہر پر غالب آئی۔ حضرت صاحب کی اجازت سے خواجہ صاحب کوئیٹہ تشریف لے گئے۔ اور بنارس کا جلسہ بصرت ملتوی ہوا۔ یہاں کی رائے ہے کہ بنارس میں جلسہ اپریل کے اخیر ہفتہ ایتوار کو ہو۔ وہاں کے دوستوں نے تا حال اپنے منشاء سے اطلاع نہیں دی اس اثناء میں ایک درخواست انجمن احمدیہ لائل پور سے آئی ہے۔ کہ خواجہ صاحب مولوی راجیکی صاحب وہاں تشریف لے جاویں اور ایک درخواست بٹالہ کی انجمن احمدیہ سے آئی ہے۔ سنا ہے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے اراکین بھی اپنے سالانہ جلسہ میں خواجہ صاحب کی تقریر کرانا چاہتے ہیں۔ انجمن بٹالہ کے جلسہ کے واسطے ماہ مئی کا پہلا ہفتہ اتوار مقرر ہوا ہے۔ لائل پور کے متعلق ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ بٹالہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کا تشریف لے جانا بھی تجویز ہوا ہے پھر جو خدا کو منظور ہو۔

مخالفین سے نیکی کرو

مکفر اور مکذب مولویوں کے ہاتھوں سے تنگ آکر ہمارے ایک دوست نے جو خود بھی مولوی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھا ہے کہ یہ مکذبین بھی تو کافر ہیں کیوں نہ ایسا کیا جاوے کہ ہماری جماعت کے مولوی صاحبان ان کے حق میں ایک کفر کا فتوےٰ مسجل بمواہیر تیار کر کے شائع فرماویں۔

حضرت نے فرمایا۔ ان کو لکھ دو کہ آپ مخالفین کے ساتھ بھی نیک سلوک کرتے رہیں اور ان کے حق میں دعا کرتے رہیں اور ان کے ساتھ حتے الوسع نیکی کرتے رہیں وہ برا کہیں تو آپ خاموش رہیں اللہ تعالےٰ آپ کو فتح مند کریگا۔

نکتۂ معرفت

ایک شخص کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں مقروض ہو گیا ہوں آپ کے بڑے بڑے مرید ہیں۔ مجھے بہت سارا روپیہ ان سے دلا دیں۔

فرمایا۔ اس کو لکھو کہ میرا تو بڑا پیر بھی اللہ ہے۔ اور بڑا مرید بھی اللہ ہے۔ وہ پیر ہے کیونکہ وہ میرا ہادی ہے۔ وہ مرید ہے کیوں کہ جو وہ ارادہ کرتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ مرید خدا تعالےٰ کا ایک نام ہے۔ وہی سب میرے کام کرتا ہے میں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی سے سوال نہیں کیا نہ اپنے مریدوں سے کرتا ہوں۔ آپ کو جس طرح کا اضطراب ہے اگر اس میں دعا کی توفیق مل جائے۔ تو انشاء اللہ بیڑا پار ہو جاویگا۔

(ریویو پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

ارشادِ امیرؓ

عبرت فرمایا۔ عبرت کا مقام ہے ننگل مدت سے مصیبت میں گرفتار ہے پہلے ہیضہ تھا۔ پھر اب طاعون کا زور ہے۔ دوسروں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔
ننگل ایک چھوٹا سا گاؤں قادیان کے قریب ہے (ایڈیٹر)

خدا رازق ایک ہندو کا خط پیش ہوا کہ میں نے اپنے مقصد کے پورا ہونے پر کچھ نذر مانی ہوئی تھی جو ارسال خدمت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے عجیب طریقوں سے رزق عطا کرتا ہے اس کی پرورش کی راہیں الگ ہیں دنیا کے لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے۔ من حیث لا یحتسب کا یہ ایک نمونہ ہے جہاں سے خیال اور وہم بھی نہ ہو وہاں سے رزق آجاوے۔

آپ مرزا صاحب کو کیا کہتے ہیں ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ بعض غیر احمدی یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو مسلمان مانتے ہیں۔ فرمایا۔ پھر وہ مرزا صاحب کے دعوے اور الہام کے متعلق کیا کہیں گے۔ مدعی وحی والہام کے معاملہ میں دو ہی گروہ ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من اظلم ممن افتری علے اللہ کذباً او کذب بالحقّ اذ جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکٰفرین۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو خدا تعالےٰ پر افترا کرے اسے خدا کیطرف سے الہام نہ ہوا ہو اور کہے کہ مجھے ہوا ہے ایسا ہی اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اس حق کی تکذیب کرے یا تو مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے تھے اون کو ماننا چاہیئے اگر مرزا صاحب مسلمان تھے تو انہوں نے سچ بولا اور وہ فی الواقع مامور تھے اور اگر ان کا دعویٰ جھوٹا ہے تو پھر مسلمانی کیسی۔

مخالفین کو سلام ۷۔ اپریل ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیحؑ بعض خطوط کا جواب لکھوا رہے تھے ڈاک میں ایک مخالف کا خط بھی تھا آپنے محرر ڈاک کو فرمایا کہ اس کا سرنامہ لکھو جناب من! دوبارہ فرمایا۔ صرف جناب رہنے دو۔ اور سلام نہ لکھو کیوں کہ یہ لوگ خدا کے فضل سے دور ہیں اور ہم سے ایک طرف ہیں اور اس موقع پر اپنے ایک استاد کا واقع سنایا کہ انہوں نے ایک مرتبہ ایک شخص کو جو اسلام سے منکر تھا۔ سرنامہ لکھا۔ مرکز محیط علماء و محیط مرکز فضلاء۔ اور فرمایا۔ کہ یہ سرنامہ اس لئے منتخب کیا کہ ہمارا اور ان کا اختلاف اسی قسم کا ہے پھر حضور نے فرمایا کہ :-

ہمارے پاس ایک ہندو نے اپنے لڑکے کے واسطے دُعا کو کہا۔ ہمنے اوس کے سامنے جب دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں اس کا بھلا کرے تب اس نے کہا کہ آپ ایسی دُعا نہ کریں کیونکہ آپ جو دونوں جہان کی بھلائی چاہتے ہیں اس کے تو یہ معنے ہیں کہ وہ مسلمان ہو جائے۔

ایسا اعتراض ناجائز ایک دوست نے حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگلے روز حضور نے فرمایا تھا۔ مرزا صاحب کا انکار ہمارے اور مخالفوں کے درمیان بغاوت کا مقدمہ ہے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ نیز جن کا انکار جان بوجھ کر نہیں اون کو کس طرح ملزم کہا جاوے۔

فرمایا۔ گورنمنٹ کے قانون کا نہ جاننا کوئی عذر نہیں ہے اس دوست نے عرض کیا۔ گورنمنٹ کو چونکہ دلوں کا پورا علم نہیں ہوتا اس لئے وہ سزا دینے میں معذور ہے اور اللہ تعالیٰ تو علیمٌ بذات الصدور ہے۔ فرمایا۔ اگر یہی بات ہے۔ تو پھر تلوار مظلوم کو کیوں کاٹتی ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا کہ حضرت اقدس نے غیر احمدیوں کے حق میں بعض مقامات پر ایسی تحریریں لکھی ہیں جن کو ان کی نسبت بولنے سے دل ڈرتا ہے۔ مثلاً ایک مقام پر فرمایا ہے تمام سعید لوگ خدا کی اس آواز کو سن کر قبول کریں گے سوائے اون کے جو دوزخ کے بھرنے کے واسطے ہیں۔ فرمایا۔ ہمارے مخالف اون عیسائیوں کو جو بلاد یورپ و امریکہ میں رہتے ہیں کیا سمجھتے ہیں۔ دہریہ کہتے ہیں اگر خدا میں رحم ہوتا تو چھوٹے بچے نہ مرتے اور نہ اس قدر انکو مصیبتیں ہوتیں۔ جن میں چھوٹی عمر میں مبتلا ہو جاتے ہیں پس اس قسم کے ترس کے لفظوں کا نتیجہ دہریت ہے یا مرزا کا انکار کر دیا جاوے تناسخ کا مسئلہ بھی ایسے ہی خیالات سے پیدا ہوا ہے۔ فیثاغورث کو انہی مشکلات نے تناسخ کا قائل کر دیا تھا۔

ہمیں ان فتووں کی پرواہ نہیں ذکر تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے لکھا ہے۔ کہ اگر احمدی مرزا صاحب کو نبی کہنا چھوڑ دیں تو ہم کفر کا فتوے واپس لے لینگے۔ فرمایا۔ ہمیں ان کے فتووں کی کیا پرواہ ہے۔ اور وہ حقیقت ہی کیا رکھتے ہیں۔ جب سے مولوی محمد حسین نے فتوے دیا وہ دیکھے کہ اس کے بعد آج تک اس کی عزت کہاں تک پہنچ گئی ہے اور مرزا صاحب کی عزت نے کس قدر ترقی کی ہے۔

مرزا صاحب کی تعلیم عالم ارواح میں برادرم منشی محبوب عالم صاحب احمدی گوجرانوالہ کا ایک خط حضرت صاحب خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوا جس میں برادر موصوف نے اپنا ایک خواب لکھا ہے دیکھا کہ "دار الامان میں حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور تقریر فرما کر اور تھک کے ایک چارپائی پر تشریف فرما ہیں۔ چارپائی پر حضور کے راست جانب نیاز محمد حضور کے پاؤں دبانے لگ گیا۔ فرمایا۔ جزاک اللہ۔ دوسری جانب اخویم منشی احمد الدین صاحب بیٹھے ہوئے پاؤں دباتے ہیں میں نے طاعون زدہ لاشوں کا نظارہ جو پہلے دیکھا تھا۔ عرض کیا۔ فرمایا۔ استغفر اللہ"

اس خواب کی تعبیر میں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ استغفار بہت کرنا چاہیئے یہ طاعون کا علاج ہے خدا تعالیٰ سے اپنے گناہ بخشوانے چاہئیں اور صدقہ دینا چاہیئے۔

فرمایا کہ ہمارا مرزا تو عالم ارواح میں بھی استغفار سکھاتا ہے وہ جاہل لوگ ہیں جو ہمیں بے ایمان کہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ اپنے ایمان کی فکر کریں۔

رُباعی

(از سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی)

مژدہ بمن رسید کہ پسر شریف زاد
احمدؐ نوید دادہ بدیں ثمرۂ مراد
دل تہنیت کناں بہ طرب آمدہ برقص
بشگفت و خوش بگفت کہ عمرش دراز باد

جنازہ غائب احباب میاں محمد بخش صاحب بھنگالی کی اہلیہ نوجوان کا جنازہ پڑھ دیں۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔

رسید زر

۱۴۔ مارچ ۱۹۱۱ء

جناب ابوبکر یوسف صاحب ۱۶۲۵ عہ
جناب محمد علی صاحب ۱۴۴۳ للعہ
جناب امام الدین صاحب ۱۳۴۹ عہ
جناب مرزا حسین بیگ صاحب ۲۶۹ للعہ
جناب عبد المجید صاحب ۲۲۸۴ للعہ
میاں نور محمد صاحب ۲۲۳۷۰ اا
جناب عبد الستار صاحب ۲۷۰۹ عہ
میاں محمد حسین صاحب ۲۶۵۶ عہ

جناب مخدوم محمد صدیق صاحب ۱۴۱۵ للعہ
جناب عصمت اللہ صاحب ۲۶۵۵ للعہ
جناب سید محمد اسمٰعیل صاحب ۱۳۴۹ عہ
میاں مہر محمد صاحب ۲۴۹ للعہ
مرزا رحیم بیگ صاحب ۹۴۵ للعہ
میاں نور محمد صاحب ۱۹۴۷ عہ
میاں غلام رسول صاحب ۲۷۰ عہ
راجہ صدر الدین صاحب ۲۶۹۱ للعہ

۱۵۔ مارچ ۱۹۱۱ء

جناب محمد الٰہی صاحب ۱۴۳ للعہ

۱۷۔ مارچ ۱۹۱۱ء

میاں سراج الدین صاحب ۲۱۹۰ عہ

۱۶۔ مارچ ۱۹۱۱ء

میاں محبوب دین صاحب ۲۱۹ عہ
گل حسن صاحب ۲۲۱۸ للعہ
میاں عبد المجید صاحب ۱۸ للعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قادیان کا ساقی

پہلے حضرت اکمل نے ایک نظم اس طرز پر لکھی تھی ۔ اب میاں علی محمد صاحب شاعر ڈونگوی نے لکھی ۔ ناظرین ملاحظہ فرماویں اور داد دیں :- (ایڈیٹر)

بزم جہاں میں پیکر شرب شراب اُلفت — سیکھے کوئی تو تجھ سے بزم جہاں کے ساقی
سرخوش مئی خوشی سے ہیں کودتے اچھلتے ! — پیر وجوان کیا کیا پیر وجواں کے ساقی
ساغر میں تیرے کیا کیا لُطف ومزے بھرے ہیں — ہے اک مزے میں عالم لطفِ بیاں کے ساقی
لاکھوں گذر گئے ہیں تیرے لئے ترستے — لبریز آبِ حیواں رطلِ گراں کے ساقی
ساغر بھرا ہے تیرا کیا شربت شفا سے — ہوں روگ دور جس سے جان جہاں کے ساقی
خضر و مسیح زندہ ہوتے اگر جہاں میں — اس جام جانفزا پر مرتے جہاں کے ساقی
قاضی ومحتسب سب پیتے ہیں چاٹتے ہیں ! — جو بٹے پیالے تیری شیریں زباں کے ساقی
کیسی شرابِ صافی کچھ آپ نے پلا دی — سرمست ہو رہے ہیں صوفی جہاں کے ساقی
بھر دے ہے جام جسکو توحید حق کی مئی کا — دھو دے داغ دل سے عشق بتاں کے ساقی
خم مئے محبت اپنے لگا دے مُنہ سے — نبتا ہے ساغروں سے کیا آسماں کے ساقی
کھینچو نہ خشک مُلّاں دامان دل ہمارا — ہم جانتے ہیں تم کو تم ہو کہاں کے ساقی
ہے سلسبیل جاری کہدو علیؔ کدعہ میں — آؤ جہاں کے پیاسو ! آئے جہاں کے ساقی

[illegible]

محمڈن یونیورسٹی کیسی ہوگی

جناب مولوی حافظ ابوسعید عربی صاحب جو کہ مجوزہ محمڈن یونیورسٹی کی ناظم کمیٹی کے ممبر ہیں ۔ اور آج کل رنگون برہما میں اپنے تجارتی کاروبار کی سرانجام دہی کے علاوہ شب وروز ہمہ تن یونیورسٹی فنڈ کی امداد میں بدل وجان مصروف بلکہ محو ہیں ۔

اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں یہ ہماری یونیورسٹی درحقیقت قرطبہ وبغداد کے درجہ کی ہوگی ۔ اور سب سے اول **مذہب کی حمایت** اسکا فرض ہوگا ۔ مسلمانوں میں کوئی خوبی سوائے پاک مذہب اسلام کے نہیں ۔ اگر ان کی رگ میں **حمیت اسلام** نہو ۔ تو اُن میں اور گنگادام میں فرق نہیں ۔ آپ مطمئن رہیں کہ دین کی تعلیم کا عمدہ انتظام ہوگا ۔" ہم اُن کے خط میں سے اس اقتباس کو بخوشی چھاپتے ہیں ۔ اور دعا کرتے ہیں ! کہ ایسا ہی ہو ۔

کوئی حاجی صاحب پتہ بتلادے

میرا باپ مسمی نورالدین ہٹوی ولد قطب الدین سکنہ میرپور حال سکونت ریاست پونچھہ حج کرنے کو عرصہ ۲ ماہ سے زائد ہوگیا ہے گیا تھا ۔ تا حال خط تک نہیں آیا ۔ مرگیا ہے یا زندہ ہے ۔ کسی صاحب حاجی کو معلوم ہو ۔ تو برائے للہ جواب سے اطلاع بخشیں

(خاکسار شرف الدین ہٹوئی احمدی سکنہ پونچھہ سٹیٹ)

مولوی مہر بخش صاحب مرحوم

مختار ومیونسپل کمشنر رڑکی بڑے مخلص احمدی تھے ۔ حضرت خلیفہ رشید الدین احمد صاحب کے زمانہ قیام رڑکی میں آپ اس سلسلہ میں داخل ہوئے تھے اور ایسے پرجوش اور باحمیت تھے کہ اعلاسے اعلا سنگدل کو تبلیغ کرنے میں تامل نہ کرتے تھے ۔ کل قصبہ ان کا مخالف تہا ۔ مگر انہوں نے کبھی پرواہ نہ کی ۔ ایک مدرسہ اپنے مکان پر ترجمۃ القرآن کا جاری کر رکھا تہا ۔ تمام اوقات کچہری سے جو فرصت کے ملتے تھے مدرسہ میں صرف کرتے تھے ۔ افسوس ہے کہ اس ہفتہ میں آپکا ناگہانی انتقال ہوگیا ۔ ناظرین بدر سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب ادا کریں اور مرحوم کے لئے دعا مغفرت کریں ۔ کوئی اولاد نہیں چھوڑی ۔ آپ انجمن احمدیہ سہارنپور کے پریذیڈنٹ تھے ۔ اور بہت خلوص سے کام کرتے تھے ۔ ۲ ۔ اپریل ۱۹۱۱ء

امشاج نمبر (۱)

ہمیں یسوعی صاحبان کے اس زمان پر ہمیشہ تعجب آیا کرتا ہے ۔ کہ یسوع بن باپ تہا ۔ اس واسطے دوسرے انسانوں پر فضیلت رکھتا تہا ۔ حالانکہ بن باپ ہونا کوئی فضیلت نہیں ۔ ہم نے تو مرغیوں کو بھی دیکھا ہے ۔ کہ وہ بغیر مرغے کے انڈے دیتی ہیں ۔ مریم صدیقہ نے بغیر مرد کے پاس جانے کے بچہ جن دیا ۔ تو کیا ہوا بہرحال اس پر ہمارے پاس چند مضمون پہنچے ہیں ۔ جن میں سے ایک اس اخبار میں درج کیا جاتا ہے باقی آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ (اڈیٹر)

اعتراض :- قرآن کریم جبکہ انسان کی پیدائش نطفہ رجل ومرات کے امشاج سے بیان کرتا ہے ۔ تو پھر کیونکر ممکن ہوسکتا ہے ۔ کہ حضرت مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوئے ۔ ایسی پیدائش خلاف نیچر ہے ۔ نہ مسموع نہ معقول الخ :-

الجواب :- اللہ پاک نے ایسے ہی کوتاہ اندیشوں کی نسبت فرمایا ہے هل اتیٰ علی الانسان حینٌ من الدھر لم یکن شیئًا مذکورًا :- ہم نے انسان کی صورت کا نقش پانی پر کھینچا جو تمہاری سمجھوں میں از قسم محالات ہے ۔ اور پھر اس شکل کو وہ وہ فراز ونشیب دکھلائے کہ ایسے امشاج سے ممکن ہی نہیں تہا کہ وہ پانی صورت قبول کرتا ۔ اور پھر اس میں ۔ عظام ۔ اوتار ۔ عروق پیدا کئے ۔ اور امشاج سے ہی اعضائے ظاہر کو اس خوبی سے مرتب وآویزاں کیا ۔ کہ جس کے مشاہدہ سے عقول انسانی حیران ہے، یعنی ہاتھ پاؤں دراز اور ان میں سے اعضائے باطنہ :- قلب ۔ کہلا ۔ گردہ پھیپھڑا تلی ۔ معدہ ۔ امعاء ۔ رحم ۔ مثانہ کو مدور بنایا ۔ استخوان سر کو بیچین ٹکڑوں سے جوڑ کر اس میں طرح طرح کی حکمتیں بھر دیں ۔ حس مشترک کو دماغ میں مقدم کیا ۔ تا محسوسات کا ادراک کرے ۔ پھر دوسری جانب قوت خیالیہ کو رکھکر وسط دماغ میں وہم کو رکھا ۔ تا جزیہ کا ادراک معلوم کرے ۔ اور حافظ کو مؤخر دماغ میں یوں ودیعت کیا کہ تا خزانہ وہم اس کے مدرکات کا حامل وحافظ ہو ۔ منجملہ اُن کی قوۃ متفکریہ کو بیغولہ دماغ میں قدرت دی ۔ تا تصرف اس کا ان امور میں ہو جو خیال ووہم میں موجود ہے معہذا اس ذراسی پٹاری میں قوت شمیہ کو اضافہ کرکے قوت بصریہ کو ایک پیٹھ مجوف کے اندر بند کیا ۔ تا کہ صورت میں امتیاز کرے ۔ غرض اللہ حکیم وقادر نے انسان کو قطرہ محض سے کیونکر ترتیب دیا ۔ اب یہی پیکر اپنے خالق پر جرح کرتا ہے کہ وہ بغیر باپ کے پیدا نہیں کرسکتا ۔ وہ یہ نہیں کرسکتا ۔ وُہ وُہ نہیں کرسکتا ۔ ہم عجوبہ نمایاں کرسکتے ہیں ۔ اکسریز (X Rays) سے جسم کی رگیں دیکھ سکتے ہیں ۔

امشاج کے لفظ سے معترض کو یہ دھوکا لگا ہے ۔ کہ گویا اللہ تعالےٰ ظرف رحم میں مرد وعورت کے قوام کو اسطرح پھینٹتا ہے جیسے انڈے کی زردی وسفیدی پھینٹی جاتی ہے ۔ یہ نہیں بلکہ دور امشاج چار ماہ تک رحم مادر میں متواتر ہوا کرتا ہے ۔ یعنے جب نطفہ انسان کا رحم مادر میں قرار پکڑتا ہے تو مثل کرہ کے مدور ہوتا ہے ۔ بعد ازاں حرارت رحم اس کو غلیظ کرکے اوپر ایک پوست باریک ظاہر کرتی ہے ۔ اور پھر عروق رحم اس سے متصل ہوکر اس میں منافذ پیدا ہوتے ہیں جتنے ہوا ۔ وغذا مولود کے پہونچتی ہے ۔ پھر بحکم

خالق عالم قوۃ مصورہ اس میں خلق ہو کر ایک پارہ دل کیواسطے درمیان میں اور دوسرا حصہ جانب راست کبد کیواسطے اور تیسرا حصہ جانب فوق دماغ کیلئے اور چوتھا ٹکڑہ تحت الات کے تولید کیواسطے تقسیم کرتی ہے ۔ بعد ازاں سرہ کو ورید اور شریان کے ساتھ متصل کرتی ہے ۔ (یہ چاروں افعال بھی ضمنی امشاج ہوئے ۔ پھر پندرہ یوم میں علقہ ہو کر ستائیس دن میں گوشت ہو جاتا ہے اور مہرہ پشت کا اساس بدن میں ممتد ہوتے ہیں ۔ (یہ پہلا امشاج ہوا) و لہذا ۳۷ روز میں سر و دوش اور ہاتھ و پیر اور شکم اور ہڈیاں ظاہر ہوتی ہیں ۔ پھر وہ خون حیض جو مثل چراغ کے جلتا ہے ۔ ان استخواں پر گوشت چڑہاتا ہے ۔ (یہ دوسرا امشاج ہے) اور بحکم باری تعالےٰ ۔ اس میں ایک حرکت پیدا ہوتی ہے ۔ جس سے علقہ مضغہ ہو جاتا ہے ۔ اور یہ امشاجی مدت تین ماہ تک کی گذری (یہ تیسرا امشاج ہوا) منجملہ اس کے چار ماہ تک اختلاط اجزا کا ہوتا ہے ۔ بعدہٗ تمام ہو جاتا ہے (یہ چوتھا امشاج ہوا) باقی آئندہ ۔ انشاء اللہ مسیح علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا ممکن ثابت کیا جاویگا ۔ والسلام ۔

(خاکسار مرزا حسام الدین احمد احمدی ناظر انجمن احمدیہ لکھنؤ ۔

درخواست دُعا

برادر ثناء اللہ ساکن کالاخطائی تمام بزرگان احمدیہ سے مفصلہ ذیل امور کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

۱ ۔ بوجہ چوری ہو جانیکے مالی حالت کمزور ہے اللہ تعالےٰ قرض اتار دے ۔

۲ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو اللہ صحت بخشے اور عمر میں برکت دے ۔

۳ ۔ اعمال صالحہ کی توفیق ہو ۔

اطلاع

بعض احباب نے اس نئی انجیل کے ترجمہ کے متعلق دریافت کیا ہے جس کا نام Crucifixion ہے اور جو کہ میں نے امریکہ سے منگوائی ہے ، ان کی اطلاع کے واسطے عرض ہے کہ اس کا ترجمہ میں انشاء اللہ جلد شائع کرونگا ۔

عیسائی صاحبان کیواسطے ایک عجیب تحفہ

مضمون کفارہ پر جو دین عیسوی کا ستون ہے ایک بے سر و پا بحث اس رسالہ میں کیگئی ہے اور سرکاری تقطیع اور طرز خط پر بہت عمدہ چھپوایا گیا ہے جو صاحبان عیسائیوں کے درمیان مفت تقسیم کرنے کیواسطے خریدنا چاہیں ان کو ایک روپیہ میں دس نسخے بھیجے جائیں گے ۔ محصولڈاک اس کے علاوہ ہوگا ۔ قیمت فی نسخہ ۲ر ہوگی ۔

دفتر اخبار بدر قادیان سے طلب کرو

کتاب	قیمت
مجموعہ درثمین فارسی اُردو مکمل	۹ر
درثمین مکمل فارسی مجلد ۱۰ر غیر مجلد	۵ر
سنت احمدیہ	۴ر
معیار صادقین	۳ر
کامن احمدی (مولوی غلام رسول صاحب)	۰ر
نظم مستورات	ر
سر شہادتین	۱ر
شرائط بیعت (ایک روپیہ کی (۲۵) فی کاپی	—ر
تفسیری نوٹ	(تین روپیہ)
غلامی	۳ر
رویاے صالحہ	۴ر
السر المکتوم	۵ر
فتح الدین	۳ر
مباحثہ رام پوری	۲ر
الاستخلاف	۳ر
شری نہہ کلنک درشن	۹ر
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	۱ر
مکتوبات احمدیہ بجائے ۸ر صرف	۴ر
تبلیغی کارڈ ۹۰ عدد	۵ر
ایضاً قسم اعلےٰ ۱۰۰	۹ر
عقاید احمدیہ ۔ احمدیوں کے عقاید و دلایل	۲ر

کتاب	قیمت
درثمین مکمل اردو مجلد ۴ر غیر مجلد	۳ر
چولہ گرو نانک صاحب	۱ر
کفارہ	۳ر
القول الصحیح	۱ر
کامن احمدی (الہ داد والے) قیمت	۰ر
شہادت القرآن	۲ر
جام شہادت	—ر
کتاب الصیام	۱ر
صحیفہ آصفیہ	۲ر
عصمت الانبیاء	۷ر
ضرورت زمانہ	۸ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم	
ظہور المسیح	۶ر
البرہان الصریح	۲ر
مجموعہ فتاویٰ احمدیہ	۵ر
مورکہ سدھ	۱ر
کرشن لیلا	۱ر
خط اور حضرت کی تقریر	۱ر
سات پارے ترجمۃ القرآن بجائے سات روپیہ کے	۵ر
کشف الاسرار ۔ مسیح ناصری کی قبر کشمیر میں ہونیکا ثبوت قیمت	۲ر

مدرسہ تعلیم الاسلام

اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام کھلجائیگا ۔ تمام طلباء کو مقررہ تاریخ کو حاضر ہو جانا چاہیئے (صدر الدین ہیڈ ماسٹر)

جماعت بندی

مدرسہ احمدیہ کی جماعت بندی ہوگئی ہے ۔ جو صاحبان اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کرنے کے واسطے بھیجنا چاہیں ۔ بھیجدیں ۔

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے ۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے تیار کیا ہے اور مثل ہری پتی کی مانند رنگ ہے ۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے ۔ پیٹ کا پھولنا ۔ ڈکار آنا بدہضمی ۔ اشتہار کا کم ہونا ۔ یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کیلئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے ۔ قیمت فی شیشی ۹ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے ۔ منگا کر ملاحظہ فرماویں ۔

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین کی مصدقہ ہے ۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے ۔ مبہی مفرح اور مقوی ہے ۔ ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے ۔ دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد مبلغ للعہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے ۔

صابون سازی

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدیں عنوان "تجارت کا راز" دیا تھا ۔ فیس مبلغ للعہ چار روپے مقرر تھی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ دو روپیہ دو آنہ کردی ہے ۔ تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی بہائی ہی فائدہ اٹھاویں شرائط حسب ذیل ہیں ۔ صابن امرتسری قسم اعلےٰ بدون امداد آگ و بھی و چونہ صرف چند میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ دو روپیہ دو آنہ میں روانہ ہوگی ۔ (۲) پتہ صاف جواب کیلئے جوابی کارڈ ۔ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلےٰ طیار نہ ہو ۔ تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی ۔ (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینجر ترکیب کسی کو نہ بتلائی جائے گی ۔ روانہ کرنا ضروری ہوگا ۔

المشتہر

غلام محی الدین اقبال موضع جنڈوالی سب آفس گھوٹیانوالہ

(ضلع لائل پور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحن الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVII | مسیحِ وقت مہدی ہم مجدد برسراں

عام قیمت پیشگی ۴ر

۱۵۔ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰۔ اپریل ۱۹۱۱ء مطابق ۸ بساکھ

جلد ۱۰

نمبر ۲۵

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

خوش خبری متعلق صحت حضرت خلیفۃ المسیح

حضرت صاحب کی طبیعت [illegible] اچھی ہے۔ پہلی بار اس ہفتہ میں ایک دفعہ آہستہ آہستہ چل کر اپنے مطب تک تشریف لائے۔ اور وہاں تھوڑی دیر تک بیٹھے رہے بخاری شریف کا درس روزانہ ہوتا ہے۔ آپ کی صحت بالکل معجزانہ رنگ میں ہوئی ہے احباب کو اس شکریہ میں تقوے وصلاحیت میں بہت ترقی کرنی چاہیئے۔ اور نور الدین کی زندگی کے مبارک ایام سے فائدہ اوٹھانا چاہیئے۔

بسبب تعطیلات ایسٹر بہت سے دوست مختلف مقامات سے ہفتہ گزشتہ میں تشریف لائے۔ انصار اللہ کا جلسہ ہوا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ممبروں کو نصرت اللہ کے لئے مناسب ہدایات دیں اور تجاویز بتلائیں۔ ممبروں کی فہرست اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔

قادیان میں منوز پلیگ چلی جاتی ہے گو بہت زور نہیں۔ جلسہ تیاریں کے واسطے ماہ اپریل کا آخری جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار مقرر ہوئے ہیں۔ لاہور سے حضرت خواجہ صاحب قادیان سے عاجز اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور دہلی سے پیر قاسم علی صاحب کو جانے کے واسطے حکم ہوا ہے۔

قابل توجہ جناب پوسٹماسٹر جنرل

قادیان کے ڈاکخانہ کا انتظام

قادیان میں ایک تو وہ زمانہ تھا کہ صرف ایک برانچ آفس تھا۔ مگر رفتہ رفتہ خدا نے اسے یہاں تک ترقی بخشی۔ کہ ایک سب پوسٹماسٹر ایک کلرک کی ضرورت پڑی اور ڈاک بجائے ہرکاروں کے یکہ پر آنے لگی۔ پھر ضروریات نے دو ڈلوریاں کروا دیں۔ لیکن ان کے واسطے کچھ اس قسم کے اوقات میں کہ پبلک پورے طور پر مستفیض نہیں ہو سکتی دوسری ڈاک شام کے وقت تقسیم ہوتی ہے اور اسی وقت ڈاک بند کر دی جاتی ہے جس سے شام کی ڈاک کا جواب صبح کی ڈاک میں بھی نہیں جا سکتا۔ موسم سرما میں تو مشکلات تھیں اس لئے یہ تجویز کر لی گئی تھی۔ کہ ڈاک شام ہی کو بند ہو جاوے تاکہ صبح یکہ سویرے روانہ ہو کر ۱۰ بجے کی گاڑی پر ڈاک پہنچا سکے۔ لیکن موسم گرما میں اس قسم کی مشکل نہیں صبح ۷ بجے روانہ ہو کر ٹھیک بٹالہ وقت پر پہونچ سکتا ہے اس لئے ہم صاحب پوسٹماسٹر جنرل کی توجہ اس طرف منعطف کراتے ہیں کہ موسم گرما میں لیٹر بکسوں کا کلیرنس صبح کے ۵ بجے ہوا کرے یہ وقت کوئی ایسا نہیں کہ یکہ یا سب پوسٹماسٹر کو کوئی کسی قسم کی مشکل پیش آوے۔ کیونکہ گرمیوں میں سورج سوا پانچ ساڑھے پانچ نکلتا ہے اور ۷ بجے ڈاک کا یکہ قادیان سے روانہ ہو کر بخوبی ۹ بجے تک پہونچ سکتا ہے۔ اسی طرح پبلک کو سہولت ہو جائے گی اور جو ڈاک شام کو آتی ہے۔ اس کا جواب صبح کی ڈاک میں جا سکیگا۔ ورنہ میں نہیں سمجھتا کہ دو ڈلوریوں سے کیا حاصل ہوا۔

ضرورت ملازمت

ایک غریب احمدی جو مڈل پاس ہیں اور کلرکی کے کام کے تجربہ کار ہیں۔ کول کلرک اور ٹیلیفون کلرک کا کام کر چکے ہیں۔ ملازمت کے خواہشمند ہیں۔ کیا کوئی احمدی بھائی ان کی مدد کر سکتے ہیں۔

میر صاحب قبلہ

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی علالت کی خبر پاکر حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ دورے کو ملتوی کر کے امرتسر چلے آئے ہیں اور امید ہے انشاء اللہ کل قادیان پہنچ جاویں گے اور ۲۵۔ اپریل ۱۹۱۱ء کو انشاء اللہ مکرر دورہ شروع کریں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان میانوالی وغیرہ اطراف کی طرف جاوینگے احباب ان کے استقبال اور ان کی امداد کیواسطے طیار رہیں۔ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کو اب بفضلہ تعالیٰ مرض سے بہت سی تخفیف ہے احباب دعا کرتے رہیں۔

نماز جنازہ

گوجرانوالہ کے نوجوان احمدی دوست فتح محمد مرحوم مرتے وقت وصیت کر گئے ہیں کہ احباب سے ان کے لئے دعائے جنازہ کے واسطے بذریعہ اخبار بدر درخواست کی جاوے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ مرحوم کی التجا پر احباب توجہ فرماویں گے۔

(بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے شایع ہوا)

مُسلم یونیورسٹی
اور
مُسلمانون کی مذہبی تعلیم وتربیّت

سیّد امیر علی صاحب بالقابہ کا ایک مضمون (جو سالہا سال پہلے کا ہے اور جس مین نماز روزہ کے متعلّق بھی بحث کی گئی ہے) مسلم یونیورسٹی کے متعلّق بطور اسکیم کے جب سے اخبارون مین چھپا ہے۔ متعدد مقامات سے اس کے متعلّق خطوط آنے پر جواب نواب وقار الملک صاحب نے غلط فہمی کا رفع کیا جانا نہایت ضروری سمجھا۔ چنانچہ علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ مورخہ ۲۲ - مارچ ۱۹۱۱ء مین خاص اس بحث پر ایک مضمون لکھا گیا جو اب پمفلٹ کی صورت مین علیحدہ بھی چھاپ لیا گیا ہے۔ ہم اس پمفلٹ سے چند اقتباس درج ذیل کرتے ہین - ایڈیٹر۔

"رائٹ آنریبل سیّد صاحب ممدوح کی تحریر بالکل ان کی ایک ذاتی رائے ہے۔ جو اب سے ایک قرن پہلے موصوف نے ظاہر فرمائی تھی۔ ...... اس وقت کالج قوم کے سامنے ایک چھوٹا سا نمونہ مسلم یونیورسٹی کے انتظامون کا موجود ہے قوم کو صرف یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس مین شروع ہی سے انتظام نماز روزہ کی پابندی کا کیا گیا ہے۔ کالج مین جب تک مسجد تعمیر بھی نہین ہوئی تھی تو اس وقت بھی نماز کے لئے ایک خاص چبوترہ تھا - جہان پانچون وقت جماعت سے نماز ادا ہوتی تھی۔ ...... پانچون حاضری قلم بند ہونے کا اہتمام اور غیر حاضری پر مواخذہ ہوتا ہے۔ یہان تک کہ منتظمان کالج ایسے طلبا کو جن پر اور کسی قسم کی تاکید اثر نہ کرتی ہو۔ کالج یا بورڈنگ ہوس سے خارج کرنے مین بھی تامّل نہین کرتے کالج کے قانون مین ابتدا سے جب سے کہ قانون بنا ہے۔ نماز اور روزہ کے متعلق صاف احکام موجود ہین۔ ..... طالب علمی کے زمانہ مین اگر طلبا اتنی تکلیف بھی اپنے اوپر گوارا نہ کرین گے کہ پانچون وقت نماز جماعت سے ادا کرین تو آیندہ کاروباری دُنیا مین ان سے کوئی کیا توقع کر سکیگا۔ خدا کے فرائض ادا کرنے کے وقت اگر نیند کاہل ہے تو وہ اپنے دوسرے فرائض ادا کرنے مین جو قوم اور گورنمنٹ کے اور خود اپنے اس پر ہوتے ہین۔ کبھی وہ کسی مستعدی کا اظہار نہین کر سکتا اور جس قدر ان فرائض کو اہتمام مین کمی رہے گی۔ اسیقدر طالب علمون کے اسلامی کیرکٹر مین کمی رہ جاوے گی۔ ...... آج وہ زمانہ ہے جبکہ یورپ کے محقق بڑے بڑے نامی فلاسفر مسلمانون کے روزہ کو سراسر عین حکمت اور مفید صحت سمجھتے ہین - باقی رہا یہ امر کہ کوئی بیمار ہے یا دوسرا کوئی عذر شرعی موجود ہے تو اس پر خود شرعاً روزہ فرض نہین ہے۔ ...... مگر قوم کو اطمینان رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے کالج مین وہ شرع جاری ہے جو اس کو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ملی ہے۔ نہ زید عمر و بکر کی شرع۔ ......
کیسے چھوٹے چھوٹے بچّے (سوائے کسی عذر شرعی کے) کس طرح نہایت خوش خوش اور خندہ پیشانی سے روزہ رکھتے ہین ..... چند روز ہوئے ایک مسلمان صاحب نے کالج کے اسکول مین اپنے ایک کم سن لڑکے کو بھیجنا چاہا اور یہ فرمائش کی۔ کہ مذہبی تعلیم اور نماز روزہ وغیرہ کی اس پر کوئی تاکید نہ ہو۔ کالج کے منتظمون نے اس لڑکے کے داخل کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔ (کیا سچ وہ صاحب مسلمان تھے۔ ایڈیٹر) ...
ہمارا تو دعوےٰ یہ ہے۔ کہ دنیا مین جس قدر خوبیان ہو سکتی ہین وہ سب مذہب اسلام مین بدرجہ اتم موجود ہین۔ اور اسلام کا ایک خادم اپنی ذات اور دوسرے تمام بنی نوع انسان کے واسطے آیۃ رحمت ہے۔

---

۲ دو عیسائی

ابھی نندلال داعظ عیسائی و مسٹر میر لکھنو انجمن احمدیہ مین بہمراہی ایک نوجوان مسلمان نامی نور الدین مورخہ ۱۱ - اپریل مجاریہ تشریف لائے اور بعد گوڈ مارننگ وغیرہ کے اس سلسلہ عالیہ اور مرسل ربانی کی بات چیت کرنے لگے۔ عاجز نے میجر ڈوئی امریکہ کو وہ دونون فوٹو جبکہ وہ اچھا تھا اور پھر فالج کے سبب کو بڑا ہوا تھا دکھائے تب تو ان کے چہرے بھی بگڑ گئے اور ادہر اُودہر کی باتین جیسا کہ عام آریہ وغیرہ کیا کرتے ہین کرنے لگے۔ اور پھر حضرت مسیح کی بہت تعریف کی اور کہا کہ وہ خدا کا بیٹا تھا اور وہ باپ سے پیدا نہیں ہوا اسواسطے وہ پاک تھا اور باپ نے نہ چاہا۔ کہ وہ اس زمین پر رہے اب وہ زندہ آسمان پر ہے۔ زمین اور آسمان دونون اس کا ہے اور جملہ نبیون پر جب ظلم ہوا تو وہ اسی زمین پر کفار سے بچائے گئے لیکن جب اس کے بیٹے پر یہود نے حملہ کیا تو اس نے برخلاف اور نبیون کے اسکو معاً آسمان پر اُٹھا لیا اور جو صفات اور معجزہ مسیح مین موجود تھے۔ وہ ایک شخص مین جمع نہین۔
اس پر اس عاجز نے صرف اس قدر جواب دیا کہ ہر ایک نبی کا مرتبہ جُدا گانہ ہوا کرتا ہے۔ جو معجزات حضرت موسیٰ نے مصر مین دکھائے۔ مسیح نے ایک بھی ویسا معجزہ نہین دکھایا اور نہ الیاس کی طرح کبھی آسمان سے آگ اور پانی نازل کیا اور نہ الیشع کی طرح اپنے مرنے کے بعد مُردون کو زندہ کیا۔ دیکھو (سلاطین کی کتاب ۲ باب ۲۱) بلکہ حضرت مسیح نے معجزہ دکھلانے سے صاف انکار کیا اب رہی یہ بات کہ مسیح باپ سے پیدا نہین ہوا اس لئے وہ الوہیّت کا متوارث ہُوا۔ تو بائبل کے دیکھنے سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ جو عورت سے پیدا ہُوا کبھی پاک نہین ہو سکتا۔ دیکھو ایوب نبی کی کتاب ۲۵ باب ۴ آیت۔ اس تقدیر پر مسیح خدا یا خدا کا بیٹا نہین ہو سکتا۔ اس جگہ اگر بغیر باب کی پیدائش کے خیال کو ترجیح دی جاوے۔ تو بھی مسیح خدا کے شریک عبادت نہین ٹھہر سکتا۔ کیونکہ مقدس بائبل مین ملک الصدق کی پیدائش بھی اسی خیال کے موافق ہے دیکھو عبرانیون کا باب ۷ آیت ۱ و ۳۔ اور یہ کہنا۔ کہ اس لئے باپ نے نہ چاہا کہ وہ زمین پر رہے۔ تب اسکو آسمان پر بلا لیا تا اس کا زمین وآسمان دونون ہوئے۔ سو اس بات کا جواب احمدی ابرار تو مدتون سے دے رہے ہین کہ حضرت مسیح مثل اور نبیون کے اسی زمین پر اپنی اجل طبعی سے مدفون ہین اور وہ مقتول و مصلوب ہو کر نہین مرے جیساکہ ملمین صاحب کو تاریخ دین مسیحی جلد ۱ صفحہ ۳۴۸ و ۳۶۸ مین اقرار ہے۔ البتہ اہل حدیث اور خصوصاً مولوی ثنا ء اللہ صاحب امرتسری جن کے زعم مین حضرت مسیح مع جسد خاکی ابتک زندہ موجود ہین وہی اس بات کا جواب دیسکتے ہیں اس پر غصہ ہو کر تمام نبیون کو گنہگار کہنے لگے۔ عاجز نے بکمال ادب دریافت کیا کہ مسٹر نندلال گناہ کی تعریف کیا ہے جواب تحریری داخل کیا۔ کہ گناہ خدا کی شریعت کی مخالفت ہے اور آیندہ کسی اور وقت بحث کرنے کا اقرار کر کے چلے گئے۔

راقم - کبیر الدین احمد - احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ لکھنو

غیر احمدیون کے پیچھے نماز ناجائز ہے

سُنا گیا ہے کہ کسی جاہل بے وقوف نے یہ مشہور کیا ہے کہ سلسلہ احمدیّہ کی طرف سے کوئی ایسا فتوے جاری ہُوا ہے کہ احمدی غیر احمدیون کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرین یہ محض افترا ہے حضرت صاحب نے کوئی ایسا فتوے نہین دیا کسی غیر احمدی کو ہمارا پیش نماز بننے کی عزت حاصل نہین ہو سکتی حضرت خواجہ صاحب نے جلسہ احمدیّہ سالانہ میں اس مضمون پر ایک لیکچر دینے کا اعلان بھی کیا تھا۔ **کہ غیر احمدی احمدیوں کا امام نماز مین نہین ہو سکتا۔** معلوم نہین کہ کس وجہ سے یہ لیکچر نہ ہو سکا۔ ہم جناب خواجہ صاحب کو متوجہ کرتے ہین کہ وہ اس پر ایک مضمون لکھ کر بدر مین شائع فرما دین تاکہ لوگون کی غلط فہمی دور ہو۔

نتیجۂ دردِ دل

مخدومی حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم -

مخدوم بندہ مخلص صادق جناب مفتی صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ :- خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ حضرت خلافت مآب کی صحت کا معجزہ ہم کو دکھلایا - آپ کی زندگی ایک نئی زندگی ہے - اور ترقی صحت بھی معجزانہ ہے - لوگ بیمار ہوتے اور صحت پاتے ہیں - مگر مسیحی امت کا خلیفہ جسطرح صحتیاب ہوا ہے - یہ ایک نشان ہے - اور عظیم الشان نشان ہے - ہمارے آسمانی مسیح کی کئی پیشگوئیاں اس کے وجود سے ہی ظاہر ہوئی ہیں - اور اس پاک سلسلہ کی ترقی اور قوت کا وہ نمونہ ٹھہرایا گیا ہے - اس کی آئندہ زندگی معجزہ کی زندگی ہے - اور حاسد بد خواہ کے لئے اس زندگی میں موت ہے - اس کی موت کی پیش گوئی کرنیوالا اس بد زندگانی میں ہی کالمیت ہوگیا - اور خدا کا برگزیدہ زندہ ہو کے اس کی موت کا باعث ہوا - اس زندگی اور موت کا بھی عجیب سماں ہے - اس پاک نفس کی زندگی سے کئی پژمردہ روحیں تر و تازہ ہوئیں - بستان احمدی کا یہ نہال ثمر اپنے حلقہ نشینوں کے واسطے قاسم ثمر ہوا الحمد للہ الحمد للہ حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا - خدا آپکی جان و ایمان میں صحت و سلامتی بخشے - اور آپ کی ہر ایک مشکل کو آسان کرے - کہ آپ حضرت خلافت مآب کے روزمرہ سے مطلع فرماتے ہیں - اندرونی تحریک کلام موزون کی صورت میں نمودار ہوئی - بعض رباعیات دلی جذبات کی قدر کرنیوالے اصحاب کی خوش وقتی کیلئے موزون ہوگئیں خدمت میں پیش کرتا ہوں - اگر آپ واقعی مسرور ہوں - تو احباب سلسلہ کو بھی اخبار میں درج کرنے سے مسرور کریں لطافت سخن کسی حرف نگاہ میں نہ ہو نہ سہی - بہرحال دردِ دل کا نتیجہ ہے

نہ صرف پڑھو - بلکہ عمل کرو - لطف اٹھاؤ -

زبان

نیک بولیں گے نیک سن لیں گے — جیسا گھولیں گے ویسا پی لیں گے!
راہ میں گر بچھائیں گے کانٹے — کیا بھلا اُن سے پھول چن لیں گے ؟

آنکھ

اپنی آنکھیں جو غیر دیکھیں گی ! — کیا کوئی اس میں خیر دیکھیں گی ؟
بہتری ہے نگاہ بہتر میں — بدنگاہیں تو بیر دیکھیں گی

کان

ہم بُرا سن کے ہوں بھلے کیونکر — یہ طریقہ بھلا چلے کیونکر ؟
کان جب صاف ہو تو دل ہو صاف — بات یہ صاف ہے ٹلے کیونکر

اعضاء اور دل

اپنے اعضاء کو روک رکھیئے گا — ان پہ ہر وقت ٹوک رکھیئے گا!
دل جو مرکز ہے اُن کا پہلو میں — اس میں مولا کی جھوک رکھیئے گا!

اخلاق

جن کے اخلاق باصفا ہوں گے — وہی مجلس میں باوفا ہوں گے
مظہرِ رحمتِ خدا ہیں وہ — خیر و برکت میں بھی سوا ہوں گے

صلاحِ کار

صلاحِ کار میں گر دیر ہوگی — طبیعت اس سے اپنی سیر ہوگی!
جو کرنا ہے وہ اب کرلو عزیزو — نہیں پھر طبع سرکش زیر ہوگی

خوفِ خدا

خدا کے خوف سے جو کام ہوگا — اسی میں نیک اپنا نام ہوگا!

اگر بدنام رہ کر کچھ جئے بھی — تو آخر اس کا بد انجام ہوگا

انسان

عزیزو تم اگر انسان ہونگے — خدا کے تابع فرمان ہوگے
اگر بندے بنو گے نفس بد کے — تو پھر انسان سے حیوان ہوگے

دل آزاری

صفاء قلب سے ڈنکا بجا دو — ہر اک چھوٹے بڑے کو یہ سنا دو
ہمیں شوقِ دل آزاری نہیں ہے — یہ پیغام اپنا سب کو جا بجا دو

بھلائی

بھلائی کا ہمیشہ ورد کرنا — نہ ضایع یہ کبھی گو گرد کرنا
بنائے گی طلا مس کو یہ آخر — یہی ہے کیمیا - زر گرد کرنا

سچے گوہر

بھلے ہو کر برے بن جاؤ گر تم — نہ ٹل جانا بدی پر اس سے پیہم
پرکھ لیگا پرکھنے والا آخر — وہ جھوٹے موتی اور سچے گہر تم

مسلمانی

مسلمان کو مسلماں کیوں ستائے — زبان اور ہاتھ ایذا سے بچائے
رسول پاک کا فرماں یہی ہے — مسلماں ہے تو نیکی کر دکھائے

طمع

نہ دستِ طمع کو ہرگز بڑھانا — تم اپنے آپ کو اس سے بچانا
یہی بنیاد ذلت ہے عزیزو — نہ اس سے اپنی عزت کو گرانا

قناعت

قناعت کی جو دولت ہے بڑی ہے — یہ سقف آدمیت کی کڑی ہے
سنبھالو اپنی عزت کو سنبھالو — کہ جسکی چھت قناعت پر کھڑی ہے

ایثار

اگر ہم صاحبِ ایثار ہوں گے — تو ہر اک کے یہاں دلدار ہوں گے
خدا اپنا وہاں ہوگا مددگار — مساکیں کے یہاں گر یار ہوں گے

تکبر

خدا کی ہے رِدا کبریائی — نہیں سجتی ہے بندے کو خدائی
تکبر کی صفت شیطان میں ہے — ہمارا فخر ہے اپنی بُرائی

(حامد سیالکوٹی)

اکو الف تیرے درکار * عیسیٰ مر گیا من لئیں یار

ہمارے نوجوان دوست مسٹر ظہیر الدین نے ایک اہل قرآن والذکر کہلانے والے کے سوال کے جواب میں وفات حضرت عیسیٰ پر ایک مدلل بحث کی ہے جسکے درج اخبار کرنے میں ہم کو خوشی ہے (ایڈیٹر)

اہل اسلام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ اب دن بدن ایسا عام ہوتا جاتا ہے - کہ وہ زمانہ اب کچھ زیادہ دور دکھائی نہیں دیتا کہ جب سب کے سب مسلمان اس بات

پر اتفاق کر جائیں گے ۔ کہ حضرت عیسیٰ کے وجود کو ایک ایسا وجود سمجھنا کہ جس پر نہ ہی تو زمانہ کا اثر ہوتا ہے اور نہ ہی اس میں بشری احتیاج پائی جاتی ہے ۔ نہ صرف عقل صحیح کے ہی خلاف ہے ۔ بلکہ قرآن کریم اور حضرت خاتم النبیین صلعم کا اسوہ حسنہ اس عقیدہ کو ایک مشرکانہ عقیدہ قرار دیتا ہے ۔

حضرت خاتم النبیین صلعم کے زمانہ میں جب آنحضرت صلعم کی وفات کی غلط خبر کسی نے مشہور کردی ۔ اور آں حضرت صلعم جنگ کے موقعہ پر قتل ہو جانے کی افواہ اڑا دی گئی ۔ تو بعض لوگ اپنی شامت اعمال کیوجہ سے دین الٰہی کی نسبت بدظنیوں سے کام لینے لگے ۔ ایسے لوگوں کا اللہ تعالےٰ نے بطور حفظ ماتقدم کے قرآن کریم میں یوں علاج کرتا ہے کہ :- وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل ۔ افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ۔ یعنے محمد کیا ہے صرف اللہ کا ایک رسول ہے اور یہ تو ایک ثابت شدہ بات ہے کہ اس سے پہلے بھی بہت سے رسول اس دنیا میں گذر چکے ہیں ۔ اب اگر یہ مر جاویں ۔ یا مارے جاویں تو کیا تم لوگ دین الٰہی سے منحرف ہو جاؤ گے ۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے قد خلت کی تفسیر دو لفظوں یعنی مات اور قتل سے کردی ہے ۔ اور سمجھا دیا ہے کہ جب محمد رسول اللہ صلعم کے پہلے کے تمام رسول گذر جانے سے بھی دین الٰہی کو پیچھا نہیں دیا گیا ۔ تو اب اس رسول کے دنیا سے گذر جانے سے دین الٰہی سے روگردانی کرنا کب درست ہو سکتا ہے ۔ غرض اس ایک آیت سے ہی ہم پر فرض ہو گیا ہے جو ہم مان لیں ۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام بھی فوت ہو چکے ہیں ۔ ایسے ہی نوح ۔ ایوب ۔ یوسف ۔ یونس ۔ لوط ۔ موسیٰ عیسےٰ علیہ السلام نے بھی موت کا مزا چکھا ہے ۔ اور ہمارے لئے ضروری نہیں جو ہم ہر ایک رسول کی وفات کے لئے علیحدہ علیحدہ آیات قرآن کریم سے تلاش کرتے پھریں ۔ اور خواہ کوئی شخص لکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین سے حضرت آدم کی عمر آج سے ہزار برس بعد تک بھی قرار دے لے اور اپنی کم فہمی سے زمین کے کسی گوشہ پر انہیں مع آل اولاد کے آباد سمجھ لے ۔ لیکن ایک سچا مسلمان اس آیت کو پڑھ کر جسے میں پہلے درج کر چکا ہوں ضرور ایمان لے آویگا کہ حضرت خاتم النبیین صلعم کی بعثت سے پہلے جس قدر رسول ہوئے وہ سبکے سب فوت ہو گئے ہیں ۔ باوجود اسکے کہ ہمارے مخالف قرآن کریم کی اس محکم آیت سے یہ تو دکھا نہیں سکتے کہ حضرت عیسےٰ کو خدا تعالےٰ نے پہلے رسولوں سے مستثنیٰ کر دیا ہو ۔ لیکن پھر بھی ان کو فوت شدہ نہیں مانتے ۔ اور اگرچہ حضرت عیسےٰ نے فرمایا تھا ۔ کہ اوصنی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیًا یعنے خدا کیطرف سے مجھے حکم ملا ہے ۔ کہ **جب تک میں زندہ رہوں** نماز کا بھی پابند رہوں ۔ اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا رہوں ۔ لیکن ہمارے مسلمان بھائی ان کو آسمان پر اس جگہ بٹھلا رہے ہیں ۔ جہاں نماز کا پڑھنا اور زکوٰۃ کا دینا تو درکنار اپنے وجود کے لئے ان کو نہ ہی لوکپڑے کی ضرورت ہے ۔ اور نہ ہی کھانے پینے کی ۔ حیرانگی کی بات ہے ۔ کہ خدا تعالےٰ تو فرماتا ہے :- وما جعلنٰھم جسدًا لا یاکلون الطعام اور ہمارے مخالف کہتے ہیں ۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام طعام سے مستغنی ہیں ۔ کھانے پینے کی انہیں مطلقًا ضرورت نہیں ۔ خیر مذاق اپنا اپنا پسند اپنی اپنی لیکن

جس ضرورت نے مجھے اس مضمون کے لکھنے کی تحریک کی ہے ۔ وہ ایک نئی ضرورت ہے ۔ ہمارے مقتدا حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح الزمان علیہ الف الف سلام کے استدلال پر جرح کیجاتی ہے کہ حضرت صاحب جو بار بار اپنی تحریروں اور تقریروں میں یہ دوہرایا کرتے تھے کہ قیامت کے روز خدا تعالےٰ کے حضور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے خدا بنائے جانے سے لاعلمی کا اظہار کریں گے ۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یا تو حضرت عیسیٰ دوبارہ تشریف نہیں لائینگے اور یا خدا کے حضور (نعوذ باللہ) جھوٹ بولیں گے ۔ کیونکہ اگر قیامت سے پہلے وہ تشریف لاویں گے تو ان کو ضرور علم ہو جائیگا ۔ کہ انہیں خدا بنایا گیا ہے ۔ لیکن خدا کے حضور وہ اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں ۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ع دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے ۔ اور جرح اس پر یہ کی جاتی ہے کہ قرآن شریف سے تو یہ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ خدا تعالےٰ حضرت عیسیٰ سے صرف یہ سوال کریگا ۔ کہ آیا اُن کے خدا بنائے جانے کی تعلیم انہوں نے خود دی تھی تو اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ کہہ دیں گے ۔ کہ میں نے ایسی ناجائز تعلیم ان لوگوں کو نہیں دی ۔ میں تو یہی تعلیم دیتا رہا کہ حقیقی معبود اللہ تعالےٰ ہے ۔ اسی کی ہم سب مخلوق ہیں ۔ اور اسی کی عبادت کرنی چاہیئے ۔ اس سوال سے یہ کہاں سے نکلا کہ حضرت عیسیٰ کو اس بات کا علم ہی نہیں ہوگا ۔ کہ ان لوگوں کو خدا یا خدا کا بیٹا بنایا گیا ۔ ایک چیز کی تعلیم دینا اور بات ہے اور اس کا علم ہونا یہ اور بات ہے ۔ نہ ہی علم کے بارہ میں خدا تعالےٰ نے سوال کیا ہے اور نہ ہی اس بات کا جواب دیا گیا ہے ۔ تعلیم کے بارہ میں سوال ہے سو اس کا پورا جواب موجود ہے ۔ یہ کہاں سے نکل آیا کہ حضرت عیسیٰ قیامت کو اپنی لاعلمی کا اظہار کریں گے ؟ +

سو معزز ناظرین بیشتر اس کے کہ میں اس ڈھکوسلے کی قلعی کے بودے پن کا اظہار کروں یہ بتلا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آجکل اس سوال کے اٹھانے والے کون صاحبان ہیں ۔ سو واضح رہے کہ یہ وہی صاحبان ہیں جن کے عقیدے کو اگر صحیح مانا جاوے تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ سب ائمہ دین جنہوں نے حضرت نبی کریم صلعم سے سیکھ کر قرآن کریم ہم تک پہونچایا ۔ سب کے سب (نعوذ باللہ) بے نماز بے دین اور قرآن کریم کے کافر تھے ۔ لیکن قرآن کریم کو ہم تک پہنچانے میں بڑے محتاط تھے ۔ اور کسی طرح کا اس میں کمی کرنے کی جرأت نہیں کر سکے ۔ ایسے ہی ان صاحبان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اگرچہ حضرت آدم علیہ السلام کو ان قصہ جات کی کچھ خبر نہ تھی ۔ جو حضرت نوح یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں وقوع میں آئے ۔ اور قرآن مجید میں درج ہیں ۔ ایسے ہی اگرچہ حضرت آدم علیہ السلام کو ان واقعات کا علم نہیں ہوا تھا ۔ جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے زمانہ میں ظہور میں آئے ۔ اور قرآن مجید میں بھی درج ہوئے ۔ لیکن اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ یہی قرآن مجید تیس پارے حضرت آدم علیہ السلام پر بھی نازل ہوا تھا ؟ میرے خیال میں آپ لوگ سمجھ گئے ہوں گے ۔ کہ میری مراد

جکڑالوی صاحبان سے ہے ۔ ان لوگوں نے ایک طرف جب دیکھا کہ عیسےٰ کے آسمان پر جانیوالی کہانی کا تو کچھ ثبوت نہیں ملتا ۔ اور قرآن کریم کی کسی جگہ سے بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چڑھ گئے ہوں ۔ اور دوسری طرف احمدیت کے خلاف چلنے کیلئے حضرت عیسیٰ کا زندہ رکھنا بھی ضروری ہے ۔ تو ناچار یہ تجویز نکالی کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر تو نہیں گئے تھے اور نہ ہی کوئی بشر آسمان پر جا سکتا ہے کیونکہ فیھا تحیون وفیھا تموتون صاف ارشاد باری تعالےٰ ہے ۔ البتہ حضرت عیسےٰ ع ابھی تک فوت نہیں ہوئے زمین کے کسی گوشہ پر زندہ موجود ہیں ۔ وہ شاید نماز بھی پڑھتے ہوں گے ۔ زکوٰۃ بھی دیتے ہوں گے کھانے پینے کا سب سامان بھی ان کے پاس موجود ہوگا ۔ اور قرآن مجید میں لکھا ہے کہ :- ولقد ارسلنا رسلا من قبلک وجعلنا لھم ازواجًا وذریۃ ۔ یعنے حضرت خاتم النبیین سے پہلے جسقدر رسول دنیا میں آئے ان کی بیویاں تھیں اور ذریت بھی تھی ۔ امید ہے کہ حضرت عیسےٰ ع علیہ السلام بیوی بچوں سے بھی محروم نہیں ہوں گے ؟ چونکہ نماز کے پابند ہوں گے ۔ اس لئے وثیابک فطھر والرجز فاھجر پر بھی ان کا عملدرآمد ہوگا ۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ چونکہ وہ خدا کے رسول ہیں ۔ اسلئے ضرور ہے کہ تبلیغ کے کام میں بھی مشغول ہوں ۔ ہاں ایک اور بات کا دریافت کرنا بھی بہت ضروری ہے کہ چونکہ قرآن مجید میں لکھا ہے ۔ کہ :- من نعمرہ ننکسہ فی الخلق یعنے جوں جوں انسان معمر ہوتا جاتا ہے ۔ توں توں کمزوری میں بڑھتا جاتا ہے اور جوانی والے قویٰ ۔ بہ ساتھ چھوڑتے جاتے ہیں ۔ دماغی قوتوں اور جسمانی قوائی میں فرق آجاتا ہے ۔ اس لئے اس امر کا بھی دریافت کرنا بہت ضروری ہے کہ حضرت عیسےٰ کو لوگوں نے بچپن کی حالت میں بھی دیکھا ۔ اس کے بعد حضرت عیسےٰ ع جب عنفوان شباب میں ہی تھے ۔ تو دینی امور میں لوگوں سے مباحثے کرتے رہتے ۔ اس کے بعد جب وہ تیس سال کے ہوئے تو یہود نے قتل کے منصوبے کرنے شروع کئے اور اس کے قریب قریب کا زمانہ واقعہ صلیب ہے اب سوال اٹھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نابالغ سے بالغ تو ہوئے اور لوگوں نے بھی دیکھا اور قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہولت ۔ یعنے بڑھاپے کو بھی پہنچے ۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اب وہ کس حالت میں ہیں ۔ آیا تبلیغ کے قابل بھی ہیں یا نہیں ؟ خیر ان سوالات کو زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں ۔ جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں ۔ ضروری ہے کہ ان کے دل میں اس قسم کے سوالات اٹھتے ہوں ۔ جنکا مختصر ذکر میں نے اوپر کر دیا ہے ۔ لیکن ہم احمدی لوگ تو سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ۔ قرآن مجید کھلے لفظوں میں بتلا رہا ہے ۔ کہ حضرت عیسےٰ ع علیہ السلام قیامت کے روز خدا کے حضور میں جو شہادت بیان کریں گے ۔ تو وہ خلاف واقعہ بیان نہیں کریں گے ۔ بلکہ جو حالت انہوں نے قوم کی دیکھی ہے اسی کے مطابق شہادت دیں گے جیسے فرمایا کنت علیھم شھیدًا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم ۔ قوم کی جس حالت کو انہوں نے خود نہیں دیکھا ۔ اس کے متعلق

وہ کچھ نہیں کہیں گے۔ جو تعلیم حضرت عیسٰے نے اپنی قوم کو دی تھی۔ جب تک وہ اس قوم میں رہے قوم پر شاہد رہے۔ اور

قوم کے حالات اپنی تعلیم کے مطابق دیکھتے رہے

ہاں بعد از وفات یا قوم سے جدا ہو جانے کے بعد جو کچھ عملاً مذ قوم کا ہو گیا۔ اس کو شاہد تو اللہ تعالےٰ کو قرار دیا ہے۔ اپنی شہادت تو صرف اسی قدر بیان کی ہے کہ اس قوم کا معبود وہی رب تھا۔ جو تمام جہان کا رب ہے۔ اور حضرت عیسٰے نے اپنے معبود بنائے جانے کی شہادت ہرگز نہیں دی۔ بلکہ اسی بات کی شہادت دی ہے۔ کہ ان کی قوم کا معبود صرف وہی رب تھا۔ جس کی عبادت کرنیکی انہوں نے تعلیم دی تھی۔

اب غور کرنا چاہیئے کہ اگر حضرت عیسٰے ع زندہ موجود ہیں اور زمین میں قیامت سے پہلے پہلے دورہ کریں گے تو وہ اپنی قوم کی کس حالت کا مشاہدہ کریں گے؟ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ اسی حالت کا مشاہدہ کریں گے کہ نصاریٰ لوگ ان کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دے رہے ہیں۔ اور ان کی تعلیم پر کاربند نہیں رہے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ قیامت کو یہ کہیں گے۔ کہ میں نے تو یہ تعلیم دی تھی کہ

تمام جہان کے رب کو معبود بناؤ اور اسی تعلیم پر میں نے انکو دیکھا ہے۔

اور جب تک میں رہا یہ اس تعلیم پر کاربند رہے اور میں ان کا شاہد ہوں۔ ہاں جب میں ان کے درمیان نہ رہا تو اے خدا اس وقت کی ان کی حالت کا شاہد تو تو خود ہے وانت علےٰ کل شئ شھید۔

اب سوچ کر دیکھ لو کہ آجکل حضرت عیسیٰ ع کو زندہ رکھ کر ایک بات ضرور ماننی پڑے گی یا تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت عیسٰے ع کو علم تو ہے کہ نصاری لوگ اس کی تعلیم پر کاربند نہیں رہے۔ اور اس نے اپنے معبود بنائے جانے کی حالت کا مشاہدہ تو کیا ہے۔ لیکن خدا کے حضور میں یہ کہیں گے۔ کہ اے خدا میں نے تو تیرے معبود بنائے جانے کی تعلیم انہیں دی اور اسی حالت کا میں نے مشاہدہ کیا۔ گویا مشاہدہ تو کچھ اور کیا اور شہادت کچھ اور دی۔ یعنی علم تو کچھ اور تھا۔ اور بیان کچھ اور ہی دیدیا۔ اور اگر یہ نہیں تو پھر یہ ماننا پڑیگا۔ کہ نصاریٰ ابھی تک اس تعلیم پر کاربند ہیں جو حضرت عیسٰے نے ان کو دی تھی۔ ایسے ہی اس آیت سے ایک اور بات بھی ثابت ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسٰے ع کا معبود بنایا جانا حضرت عیسیٰ کے توفے کے بعد کا واقعہ ہے۔ حضرت عیسٰے کے لوگوں میں موجود ہونے کی حالت کا یہ واقعہ نہیں لیکن اب اگر حضرت عیسیٰ موجود ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ابھی تک معبود بھی نہیں بنائے گئے۔ جو باطل ہے۔ غرض اس آیت سے حضرت عیسٰے ع کی وفات ہر پہلو سے پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے۔ اور قرآن شریف کے نزول کے بعد حضرت عیسیٰ کسی طرح بھی دنیا میں موجود نہیں ہو سکتے" اور یہ بات ایک اور پہلو سے بھی درست ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ ع صرف **رسولاً الی بنی اسرآئیل** ہیں اور اب تمام جہان کیطرف جو رسول ہو کر آیا اُس کا زمانہ ہے۔ ایسے ہی حضرت عیسٰے ع کو تو صرف توریت اور انجیل سکھلائی گئی تھی۔ قرآن مجید تو نہیں سکھلایا گیا تھا۔ اس لئے اس زمانہ میں ان کا کیا کام۔

پس واضح رہے اے معزز ناظرین کہ حق اور حکمت کی

بات یہی ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السّلام یقیناً فوت ہو گئے اور قیامت کے دن اپنے معبود بنائے جانے سے جولاعلمی کا اظہار کریں گے۔ اس بارہ میں وہ سچے ہیں۔ فقط

(خاکسار محمد ظہیر الدین عفےٰ عنہ ۱۱ محرم)

تازیانہ عاشق مزاجوں کیلئے

افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیآء انا اعتدنا جھنم للکفرین نزلا۔ قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا۔ الذین ضل سعیھم فی الحیٰوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا۔ اولٓئک الذین کفروا بایٰت ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا (الجزو ۱۶ سورہ الکھف)

کیا پس گمان کیا ہے ان لوگوں نے جو کافر ہوئے۔ یہ کہ پکڑیں بندوں میرے کو سوائے میرے دوست تحقیق ہم نے تیار کیا ہے دوزخ کو واسطے کافروں کے مہمانی کہ کیا خبر دوں میں تم کو ساتھ بہت ٹوٹا پانیوالوں کے عمل میں۔ کھوئی گئی سعی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ اچھا کرتے ہیں کام یہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا ساتھ نشانیوں پروردگار اپنے کے اور ملاقات اس کی کے پس کھوئے گئے عمل ان کے پس نہ قایم کریں گے ہم واسطے ان کے دن قیامت کے تول یہ ہے بدلا اُن کا بسبب اس کے کہ کفر کیا انہوں نے اور پکڑا نشانیوں میری کو اور پیغمبروں میروں کو ٹھٹھا"

اس عاجز کی عقل ناقص میں یہ آیات خداوند کریم نے عاشق مزاج لوگوں کے حق میں فرمائی ہیں۔ خاکسار کی سمجھ میں ان کا مطلب اس طرح پر ہے۔ خداوند کریم فرماتا ہے جو لوگ میرے بجائے میرے بندوں کی محبت رکھتے ہیں یعنے عشق میں مبتلا ہیں۔ ان کے واسطے ہم نے عذاب دردناک تیار کیا ہے۔ اے نبی کہدے کہ میں کیا ہی خبر دوں تم کو ساتھ بہت ہی ٹوٹا پانیوالوں کے عمل میں یہ کہ کھوئی گئی سعی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ اچھا کام کرتے ہیں یعنے وہ اپنے یاروں دوستوں یا معشوقوں کے خیال میں ہر وقت غلطاں پیچاں رہتے ہیں۔ اور وہ گمان کرتے ہیں۔ یہ کہ وہ اچھا کرتے ہیں۔ کیونکہ عشاق لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عشق مجازی سے ہی حقیقی خدا کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ اس پر اپنی تمام طاقتیں خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے خیال میں سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کرتے ہیں۔ بلکہ بعض دشمنان دین کا خیال ہے کہ عشق مجازی کے بغیر حقیقی خدا کی محبت کا دل میں ہونا بالکل ہی لا محالہ امر ہے۔ اور وہ اس بت کی محبت کو جو ان کے دلوں میں بدکاریوں کے سیاہ زنگ سے بیٹھ گئی ہوتی ہے تصور کرتے ہیں۔ کہ ہم خدا کے عذاب سے بچائے جائیں گے خدا ہم کو خود آن کر ملیگا۔ بلکہ بعض بدنصیبوں کا قول ہے کہ کسی معشوق کا عشق تو صرف ایک نشانہ ہوتا ہے ورنہ عاشق کو محبت تو خداوند کریم کی پہلی ہوتی ہے۔ سو

خداوند کریم اس گروہ کے حق میں فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ میرے بجائے میرے بندوں سے محبت رکھتے ہیں۔ اے نبی کہدے کہ میں کیا ہی خبر دوں تم کو ساتھ بہت ہی ٹوٹا پانیوالوں کو عمل میں وہ لوگ کہ کھوئی گئی سعی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم اچھا کام کرتے ہیں۔ ان کے واسطے ہمارا دردناک عذاب تیار ہے۔ اگر اُن سے کہا جائے کہ عشق سے بڑھکر کوئی کفر و شرک نہیں ہے۔ تو جواب دیتے ہیں۔ کہ آپ پہلے ان جیسے عاجز صادق صابر تو بنکر کے دکھلاویں۔ دیکھو فرہاد نے کیسا نام پایا۔ اور کس جانفشانی سے نہر کاٹ کر لایا۔ مجنوں مدتوں ہرٹ گیر تا رہا۔ اور اس کے کتوں کے پاؤں بھی چومے۔ اور مہینوال نے کسطرح سب کچھ تباہ کر کے دریاؤں اور جنگلوں میں رہنا قبول کیا۔ اور رانجھے نے کس محنت اور صدق کیساتھ ہیر سے وفا دکھلائی۔ اور شاہ بہت قدمی کیساتھ جوگی بننا قبول کیا۔ مگر یار کو نہ چھوڑ سکا۔ اور اور عاشقوں نے کس کس طرح اور کس کس قدر محنتیں کیں اپنے گھر بار یاروں کے رستے میں لٹا دیئے۔ اور بادشاہوں نے بادشاہتیں اور تخت اور تاج اس عشق میں مبتلا ہو کر چھوڑ دیا۔ زن۔ زور۔ زر۔ غرض انہوں نے سب نعمتوں کو لات مار کر فقیر ہونا قبول کیا اور اپنے معشوقوں کے ہجر میں اپنی جانیں تلف کر دیں۔ اور ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کی۔ اور گھر بار عزت آبرو گویا سب کچھ خاک میں ملا دیا۔ اور آپ بھی خاک ہو گئے"!

کیا آپ اُن جیسی عاجزی کر سکتے ہیں؟ جنہوں نے کتوں کے پاؤں چومنے سے بھی انکار نہ کیا۔ بلکہ خوشی سے چوم دیئے۔ کیا آپ ان جیسی محنتیں اٹھا سکتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو کہ اپنی عزتیں یاروں کے وصل کیخاطر خاک میں ملا کر آپ بھی زندہ درگور ہو گئے اور کسی سائل کے سوال کو رد نہ کیا۔ بلکہ جو کچھ تھا اُٹھا دیا۔ اس خیال سے کہ شائد خدا ہمیں ہمارا معشوق ملا دیوے۔ اور ان کا دل ہر وقت ڈرتا رہتا ہے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کسی خطا سے ناراض ہو کر ہمیں ہمارے معشوق سے جدائی ڈال دے"!

اس میں شک نہیں کہ عاشق مزاج مومنوں سے بشکل اور دنیا کے لوگوں سے نیکیوں میں اچھے ہوتے ہیں! عاجزی مسکینی اور فروتنی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور کسی کے نقصان پہنچنے پر ناراض اور فیض پہنچانیکی تڑپ بلکہ اپنے معشوقوں کے حکموں کی تعمیل کیلئے تو جانوں پر بھی کھیل جاتے ہیں۔ اور ان کے عمل بہ نسبت دنیاداروں کے زیادہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی زبان عموماً بند رہتی ہے بہت کم کھاتے ہیں۔ بہت کم سوتے ہیں۔ بہت کم لیتے ہیں۔ بلکہ ثابت قدم مومنوں سے ہٹ کر اچھے کاموں کے کرنیوالے ہوتے ہیں۔ مگر دل شرک کی جلا دینے والی آگ سے مجذوم **الا ماشاء اللہ** اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم اچھا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا گمان ہوتا ہے۔ کہ ہم جیسا عاجز کوئی نہیں۔ ہم عاجزی مسکینی اور فروتنی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو **مولتوا قبل ان تموتوا** کے مصداق سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ خداوند کریم تکبر کرنیوالوں کو سزا دیگا۔ اور وہ

نیکیاں کرتے ہیں - مگر ساتھ شرک کی ملونی ہوتی ہے کیونکہ انکی نیکیاں خداوند کریم کی رضامندی کیلئے نہیں ہوتیں - بلکہ معشوق کی رضامندی اور اس کے وصل کیخاطر بڑی بڑی نیازیں اسکے حضور اتیں کرتے اور رو رو کر دعائیں مانگتے ہیں - (گویا) نعوذ باللہ خالق الکل وحدہٗ لاشریک اور لازوال رب کو اپنا دلال تصور کرتے ہیں - سو خداوند کریم ان لوگوں کے حق میں فرماتا ہے کہ خواہ وہ کیسی اور کتنی ہی نیکیاں کیوں نہ کریں - اور اپنی جان تک بھی بھلائی کے کاموں میں کیوں نہ تلف کر دیں - اور ان کی استخوان نے پوست بھی نیکی کے کاموں میں اور جسم گل کر الگ بھی کیوں نہ جا پڑے - ہم ان کے اعمال نہیں تولیں گے اور انہیں سیدہا دردناک عذاب میں داخل کیا جاویگا - بسبب اس کے کہ انہوں نے انکار کیا - ہمارے حکموں کی تعمیل سے اور وہ قیامت پر یقین نہیں لائے بلکہ وہ اپنے معشوقوں کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہیں - اپنے خدا کے حکموں سے منہ پھیرتے ہیں - اور ہمارے نبیوں کو جھٹلاتے کرتے ہیں - بہت سے لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ قرآن کریم تو واسطے دنیا داروں کے ہے - جنہوں نے خدا کا نشانہ ہی باندھ لیا انہیں نمازوں اور روزوں سے کیا - نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی نے نشانہ نہیں باندھا - اور نہ کوئی باندھ سکتا ہے - اس قسم کا نشانہ باندھنا چاہئے جس قسم کا ہمارے پیشوا نے باندھا - خداوند کریم ان لوگوں کے حق میں فرماتا ہے - کہ اے نبی کہدے کہ میں کیا ہی خبر دوں تم کو ساتھ بہت ہی ٹوٹا پانیوالوں کے عمل میں وہ لوگ کہ کھوئی گئی سعی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ خیال کرتے ہیں - کہ ہم اچھا کام کرتے ہیں - اسی طرح عاشق مزاج لوگ بھی بڑی بڑی محنتیں اور کوششیں اپنے محبوبوں کے ملنے کیلئے کرتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں - کہ ہم اچھا کرتے ہیں - اور سمجھتے ہیں کہ ہم عشق مجازی کی سیڑھی پر ہیں - اور حقیقی خدا ہمیں اب ملا یا ملا بلکہ سمجھتے ہیں - کہ ہمارے اس فعل سے خدا خوش ہے - کیونکہ وہ چاہتا ہے - کہ تم ایک کے ہو کر رہو - پس خداوند کریم فرماتا ہے - یہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا ساتھ نشانیوں رب اپنے کے - کھوئے گئے عمل ان کے بیچ زندگانی دنیا کے - سو اسی طرح عاشق مزاج خیال کرتے ہیں - کہ ہم اعلےٰ درجہ کی مسکینی اور عاجزی سے زندگانی بسر کرتے ہیں - اور کسی کو دکھ نہیں دیتے - اور ہر ایک کا کام کرنیکے لئے جلدی دوڑتے ہیں - تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خداوند کریم ناراض ہو کر ہمارے معشوق کو ہم سے جدا کر دے - خداوند کریم فرماتا ہے کھوئے گئے عمل ان کے جو وہ کام کرتے تھے - اور ہم ان کے اعمال تولنے کے لئے ترازو نہیں رکھیں گے - خواہ وہ نیکیوں میں ہی اپنی جان کو کیوں نہ ہلاک کر دیں - جب تک کہ وہ شرک کی تاریکی میں غوطہ زن ہیں - اور ہم انہیں عذاب دردناک میں داخل کریں گے - چند شخص چوری کرنی شروع کرتے ہیں - بعض تو ایک دفعہ جیل کا منہ دیکھکر آئندہ کو توبہ کر دیتے ہیں - اور بعض کی نظر میں جیل ایک کھیل ہو جاتی ہے گئے اور سال پھر کاٹ آئے - آخر ش انہیں پھانسی دیا جاتا ہے -

خراب رستے میں چند مسافر چلے جاتے ہیں بعض پہلے ہی دیکھ کر چلتے ہیں - اور بعض ایک ٹھوکر کھاکر پھر سنبھل کر چلتے ہیں - اور بعض دو چار ٹھوکریں کھاکر پھر سنبھل کر چلتے ہیں - اور بعض ٹھوکر ..... کھائی اور بہول گئے - پھر ٹھوکر کھائی پھر بہول گئے اور پھر ٹھوکریں ان کی نظر میں کھیل ہو جاتی ہیں - حتیٰ کہ کسی عمیق چاہ میں گر پڑتے ہیں - اور جلد بیتے ہیں - اور بعض لوہے سچے سے ہی درست نکلتے ہیں اور بعض لوہے ایک دفعہ تاؤ دیکر کوٹنے سے درست ہو جاتے ہیں - اور بعض کئی دفعہ تاؤ دیکر کوٹنے سے درست ہوتے ہیں - اور جو لوہا ناقص ہوتا ہے اس کو جلنا کوٹتے جاویں گے وہ اتنا ہی ٹوٹتا جاویگا - یہاں تک کہ وہ ٹوٹ کر ہی ضایع ہو جاتا ہے -

موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر آگ لینے کی نیت سے گئے خدا نے اس آگ کو اپنے نور کی تجلی کر دیا - اور وہ اسکی رحمت کے وارث ہو گئے - اور لوط علیہ السلام کی قوم لوط علیہ السلام کے پاس خوبصورت لڑکوں کو لینے کی نیت سے گئی تھی وہی ان کی تباہی کا موجب ہوئے - اور ان پر خداوند کریم کا غضب نازل ہوا -

لوہار کی نیت اوزار کو کوٹنے سے ضایع کرنا نہیں ہوتا بلکہ اس کا نقص دور ہو جاتا ہے بے نقص اوزار کو لوہار نہیں کبھی کوٹتا اور نہ تاؤ دیتا یعنی آگ میں ہی نہیں رکھتا ٹھوکر عاقل کیلئے نعمت ہے - اور بیوقوف کیلئے لعنت -

چوٹ اچھے لوہے کیلئے مفید ہے - اور خراب لوہے کیلئے بُری -

جس شخص نے ٹھوکر کھائی اور پھر دیکھکر چلا وہ منزل مقصود پر پہنچ گیا -

جس نے ٹھوکر کھائی اور بہول گیا - آخر ش وہ کنوئیں میں جا گرا -

اچھے لوہے کی قیمت آگ میں رکھنے اور چوٹ لگانے سے بڑھ جاتی ہے - اور خراب لوہے کی پہلی قیمت بھی نہیں رہتی گو اچھا لوہا بھی ہتھوڑا پڑنے کے وقت ٹیڑھا ہو جاتا ہے - مگر لوہار کا اس کو کوٹتے جانا اُسے سیدھا کر دیتا ہے -

غرض اس چوٹ کے پڑنے سے دونوں لوہے اپنا جوہر ظاہر کر دیتے ہیں -

وہ آگ جس کے لینے کی نیت سے موسیٰ علیہ السلام گئے تھے ان کے لئے وہ تریاق ہو گئی - اور وہ خدا کے بھیجے ہوئے جنہیں لوط علیہ السلام کی قوم لینے گئی تھی ان کے لئے زہر ہوئے -

جس چور نے قید کاٹ کر چوری سے توبہ کی - اس کے لئے قید بہشت کا باعث ہو گئی - یعنے سزا سے آئندہ کو بچ گیا - اور جس چور نے توبہ نہ کی بلکہ دلیر ہو گیا اس کے لئے دوزخ کا موجب ہوئی - خدا کریم ہمیں اس شرک عظیم سے بچا وے - اور ساتھ نیک بختوں کے مارے (آمین)

عبدالغنی از جالندھر

ایک شخص کے چند سوالات اور انکے جواب

سوالات

(۱) مردہ کو غسل دینا فرض ہے - یا مستحب یا سنت ہے ؟

(۲) کس حالت میں مردہ کو غسل دینا چاہیئے ؟

(۳) کیا تمام ناگہانی اموات شہادت کا درجہ رکھتی ہیں - یا کہ شہادت ہی ہوتی ہیں ؟

(۴) کون سی اموات شہادت کا درجہ رکھتی ہیں - اور ان سب میں مردہ کو غسل دینا چاہیئے یا نہیں ؟

(۵) نماز جنازہ میں سجدہ کیوں نہیں کرتے ہیں ؟

(۶) جنازہ کیوقت میت کو آگے کیوں رکھتے ہیں ؟

(۷) بغیر غسل کے جنازہ ہے یا نہیں ؟

(۸) جنازہ روح کا پڑھا جاتا ہے - یا کہ خاکی جسم کا ؟

جوابات از حضرت اقدس خلیفۃ المسیح صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

(۱) غسل میت مسنون ہے - کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں غسل دیا جاتا تھا - اور اس کو فرض واجب مستحب نہیں فرمایا -

(۲) شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا تھا -

(۳) تصریح سے غرق شدہ اور جو دیوار کے نیچے دب کر مرے - یا اسہال سے مرنے والے - اور درد زہ سے مرنے والی اور جو خود حفاظتی اور مال کی حفاظت کے باعث مرے - اس کو شہید فرمایا - تمام ناگہانی اموات کا حکم میں نے نہیں پڑھا - یاد ہے یا دنہیں !

(۴) کا جواب نمبر ۳ میں آگیا -

(۵) شرع نے جنازہ میں سجدہ کا حکم نہیں دیا -

(۶) یہی جواب نمبر ۵ مسلمان مومن کو بس ہے -

(۷) بغیر غسل جنازہ جائز ہے - کیونکہ غسل فرض اور شرط جنازہ نہیں - جنازہ اس انسان کا ہوتا ہے جو مرا ہے -

(۸) روح اور جسم خاکی کا ذکر شریعت میں نہیں آیا -

والسلام (نورالدین)

یار کو کیونکر منائیں

ایک صاحب کی درخواست بدیں الفاظ پیش ہوئی ؎
میںنوں رٹھڑا یار منا دیہو!

فرمایا - لکھ دو کہ قرآن شریف پڑھو - اور اس پر عمل کرو - تو رٹھڑا یار منی جائیگا - یہی تدبیر حق ہے - فرمایا ہے یہ جناب حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کی سہ حرفی کا ایک شعر ہے ؎

کوئی تدبیر تھیوے آہ
جے رٹھڑا یار منیوے آہ

(پنجابی نہ جاننے والے ناظرین اس کو نہ سمجھ سکیں گے - اس واسطے اردو میں اس کا ترجمہ کرتا ہوں - کوئی تدبیر ایسی ہوتی - جس سے ہمارا روٹھا ہوا یار راضی ہو جاتا ہے - مطلب یہ ہے کہ جناب الٰہی جو ہمارے شامت اعمال سے ہم پر ناراض ہیں - اب کوئی تدبیر ایسی کرنی چاہیئے - کہ وہ ہم پر راضی ہو جاویں - حضرت خواجہ غلام فرید صاحب وہی بزرگ ہیں - جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے -

اے فرید وقت در صدق و صفا
با تو باد آں اوکہ نام او خدا
از تو جان من خوش است اے خوش خصال
دیدمت مردے دریں قحط الرجال
اے برادر وئے محبت سوئے تو
بوئے انس آمد مرا از کوئے تو

سیدنا خاتم النبیین صلعم کے مکتوبات

چار خط

پہلا خط دحیہ کلبی کے ہاتھ شاہ روم کے پاس بھیجا گیا تھا جسکا مضمون یہ تھا:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - اسلم تسلم و اسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین و ان تتول فان انما علیک (الاکادین ای الفلاحین) یعنی الرعیۃ - یعنی اگر تو اسلام لائیگا تو بچا رہیگا ورنہ عذاب اُخروی میں گرفتار ہوگا - مسلمان ہو جائیگا تو دُگنا ثواب ملیگا - ورنہ تمام رعیت کے گناہ میں پکڑا جائیگا -

دُوسرا خط:- شجاع بن وہب اسدی کے ہاتھ منذر بن حارث بن ابی شمر الغسانی والیٔ دمشق کیجانب بھیجا گیا -

وسلام علی من اتبع الھدیٰ و اٰمن بہ، انی ادعوک الیٰ ان تؤمن باللہ وحدہ لا شریک لہ یبقیٰ لک ملکک ھدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلام ہو - ذات باری کی وحدانیت کو مان شرک و بدعت کو چھوڑ کر موحد بن جا - تو تیری سلطنت باقی رہے گی -

تیسرا خط:- عمرو بن امیہ ضمری کے ہاتھ نجاشی کیطرف بھیجا گیا جس میں جناب رسالت مآب نے تحریر فرمایا تھا کہ جعفر اور اس کے احباب کو جو ہجرت کرنا چاہتے ہیں بھیجدو - تو اس نے بھیجدیا -

چوتھا خط:- عبداللہ بن حذافۃ السہمی کے ہاتھ کسریٰ کی طرف بھیجا گیا -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ الیٰ کسریٰ عظیم فارس سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ و اٰمن باللہ و رسولہ و شھد ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ الی الناس کافۃ لینذر من کان حیا اسلم تسلم فان ابیت فانما علیک اثم المجوس - یعنی یہ خط محمد کیجانب سے کسریٰ رئیس فارس کی طرف ہے - ہدایت کی پیروی کرنیوالوں پر سلام ہو خدا کی وحدانیت اور رسالت کو مان - اور کلمہ شہادت پڑھ - اسلام لا ورنہ تمام مجوس کا گناہ تیرے سر پر ہوگا - (باقی آئندہ) (افغان)

تعلیم نبوی صلعم

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اعتقادات - عبادات - معاملات - آداب مہلکات - منجیات - احسانیات - ریاضات - تہذیب نفس - تہذیب قوم :- وغیرہ کے متعلق بحر ناپیدا کنار ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اور اسلام کی بزرگی کا مدار اسی تعلیم پر ہے - اس میں سے میں اس جگہ صرف تھوڑا سا نمونہ پیش کرتا ہوں -(۱) دانا وہ ہے جو خواہش کو ذلیل اور مابعد موت کے لئے نیک عمل کرتا ہے - اور نادان وہ ہے جو خواہش کا تابع ہو کر اور خدا پر امیدیں باندھتا ہے - (۲) پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہے بلکہ وہ ہے جو اپنے نفس کو مغلوب کر لیتا ہے (۳) قناعت ایسا خزانہ ہے - جو کبھی خالی نہیں ہوتا (۴) غیر ضروری کا چھوڑ دینا عمدہ دینداری ہے (۵) مشورہ امانت ہے یعنے غلط مشورہ دینا بھی خیانت ہے - (۶) شر کا چھوڑ دینا بھی صدقہ ہے (۷) حیا سراپا خیر ہے -

(۸) صحت اور فراغت ایسی نعمتیں ہیں جو ہر ایک کو میسر نہیں (۹) متوسط اور درمیانہ روی سے گذران کرنا بھی آدھی کمائی ہے (۱۰) عقل سے بڑھکر کوئی دولت نہیں (۱۱) تدبیر سے زیادہ کوئی دانا نہیں (۱۲) جو عہد کا پابند نہیں وہ دیندار نہیں (۱۳) مرد کا حسن و جمال اسکی فصاحت ہے (۱۴) جہالت سے بڑھکر کوئی عیب نہیں (۱۵) جس میں امانت نہیں اس میں اخلاص نہیں (۱۶) حسن خلق کی برابر محبت کیلئے کوئی تدبیر نہیں (۱۷) جسطرح سرکہ سے شہد خراب ہو جاتا ہے اُسی طرح بدخلقی سے سب اوصاف زائل ہو جاتے ہیں - (۱۸) اپنے بھائی کو شماتت نہ دو - مبادا خود ہی اس حالت میں گرفتار ہو جاؤ - (۱۹) تواضع سے درجہ بلند ہو جاتا ہے (۲۰) خدا کی خوشی باپ کی خوشی میں ہے - خدا کا غضب باپ کے غضب میں ہے (۲۱) جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہ کیا جائیگا - (۲۲) رحم (قرابت) رحمٰن سے نکلا ہے - جو قرابت کو قایم رکھتا ہے - خدا اُسے ملاتا ہے - جو اُسے چھوڑ دیتا ہے - خدا اس شخص کو چھوڑ دیتا ہے (۲۳) بادشاہ زمین پر خدا کا سایہ ہے (۲۴) اگر حبشی غلام بھی حاکم ہو جائے تو اس کی اطاعت تم پر فرض ہے (۲۵) لڑکیوں کی پرورش ایک امتحان ہے - جو اس میں پورا اتریگا - وہ آتش دوزخ سے بچا رہیگا - (۲۶) یتیم کی پرورش کرنے والا بہشت میں میرے ساتھ یوں رہیگا جیسے ہاتھ کی انگلیاں (۲۷) تم اہل دنیا پر مہربانی کرو - خدا آسمان پر مہربان ہوگا (۲۸) سب کو ایک دیوار کی مانند ہونا چاہیئے - جسکی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط بناتی ہے - (۲۹) لوگوں کو سلام کرنا کھانا کھلانا - رات کو چھپکر نماز پڑھنا اسلام کی عمدہ تعلیم ہے - (۳۰) عام سے محبّت رکھنا نصف عقل ہے (۳۱) خندہ روئی سے ملنا - نیک کام بتا دینا - برے کام سے ہٹا دینا - بھولے بھٹکے کو راستہ بتا دینا - ضعیف البصر کو راہ پر ڈالنا - راستہ میں سے کانٹے پتھر ہڈی ہٹا دینا - کسی کو پانی کا ڈول نکال دینا - گھوڑے پر سوار کرا دینا - یہ سب کام بجائے صدقہ ہیں (۳۲) تحقیقات کا شوق نصف علم ہے (۳۳) جب تک علم کی طلب میں رہوگے - خدا کی رضا میں رہوگے (۳۴) جہاں علم اور حلم جمع ہوں ان سے بہتر کوئی دو چیزیں کہیں ایک جگہ جمع نہ ملیں گی (۳۵) حکمت کو اپنی گم شدہ چیز سمجھو - جہاں ملجائے تو فوراً لے لو - (۳۶) لونڈی غلام کو آزاد کرنا اپنے آپ کو دوزخ سے آزاد کر لینا ہے (۳۷) اچھی حالت میں رہنے کا نام تکبر نہیں تکبر تو لوگوں کو حقیر جاننے اور سچائی کو رد کر دینے کا نام ہے (۳۸) جو چھوٹوں پر رحم اور بزرگوں کی توقیر نہیں کرتا - وہ ہم میں سے نہیں - (۳۹) ایک شخص دوسرے کیلئے سچائی کا آئینہ ہے - اگر کسی بھائی میں کوئی نقص ہو تو چپکے سے بتلا دو - (۴۰) یہ مت کہو کہ اگر لوگ ہم سے سلوک کریں گے تو ہم بھی [illegible] کریں گے اور اگر ظلم کریں گے - تو ہم بھی ظلم کریں گے - بلکہ اپنی عادت بنا لو کہ اگر اور لوگ تم سے اچھا برتاؤ کریں - تو تم ان سے احسان کرو اور اگر اور لوگ تم سے اچھا برتاؤ نہ کریں - تو تم ان پر ظلم نہ کرو -

(افغان)

لو اور کشف نا زور دیکھ

کہ جب عاجز بہمراہی مرزا حسام الدین احمد صاحب وقت رخصت گوہر کان قادیان سے حضرت امیر المؤمنین خدا بین نور الدین خلیفۃ المسیح (مدظلہ العالی) کی خدمت میں قدم بوس ہونے کو گئے - تو آپ اتفاق سے بے خبر سو رہے تھے - اور کچھ آدمی آپکے پاس بیٹھے تھے - ہم بھی باآدب قرینے سے بیٹھ گئے - اور منتظر رہے کہ جب آنکھ کھلے گی تو اجازت حاصل کر کے رخصت ہونا چاہیئے - اُدھر سر پر بادل چھایا ہوا اور دل میں ڈر یہ کہ کہیں برس نہ پڑے - چنانچہ امیر احمد صاحب نے کہ جو حضرت صاحب کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھے - حضرت صاحب کے چہرہ مبارک کیطرف نظر کر کے ارادہ کیا کہ ہماری اطلاع کریں - مگر چونکہ ہنوز امیر المومنین نہ جاگے تھے جگانا نامناسب نہ جانا - اور کسی کام کیلئے اٹھ کر باہر چلے گئے - تھوڑی دیر گذری ہوگی - کہ حضرت صاحب چونک پڑے - اور فرمایا کہ کیا کوئی باہر چلا گیا - اور مجھ سے کچھ کہنا چاہتا تھا - ایک دوسرے صاحب نے عرض کی کہ امیر احمد صاحب حضور سے ان لکھنؤ والوں کی اطلاع دینے کو تھے - آپ کو سوتا ہوا دیکھ کر باہر چلے گئے اور یہ لوگ حاضر خدمت ہیں - ان کا یکہ طیار ہے - چنانچہ اشارہ سے حضرت صاحب نے ہم کبیر صغیر کو بلا کر مصافحہ کیا - عربی میں دعا وغیرہ دی - اور پھر محبت سے فرمایا کہ جاتے ہی خط لکھدینا اور یہ بھی فرمایا کہ لڑکے کو چھوڑے چلے ہو مدرسہ میں یا نہیں - عاجز نے عرض کی کہ جی ہاں - میں ایمانا اور یقیناً کہتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح اللہ کے ولی ہیں - والسلام -

(خاکسار کبیر الدین احمد احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ محلہ نشیر گنج)

تمباکو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے - کہ مجھے تمباکو سے طبعاً نفرت ہے - حضرت نے اپنے ایک اشتہار میں اپنی جماعت کو حقہ نوشی کی مجلسوں میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے - حضرت خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں - کہ اگر کوئی شخص حقہ پی کر میری مجلس میں آجائے - تو میرا جی متلانے لگتا ہے ذیل کا مضمون فائدہ عام کیواسطے درج کیا جاتا ہے -

پھرے گھر گھر کسی نے دی نہ ایک آتش چنگاری
سزا اس خبث اعمالی کی پائے جسکا جی چاہیئے

(ایک حقہ نوش)

تمباکو نہ کھاؤ نہ پیو نہ چھوؤ نہ کسی کو دو

تمباکو کا دستور ہندوستان میں مختلف صورتوں میں ایسا رواج پاگیا ہے - کہ جس طرح سے روٹی کھانا اور پانی پینا یا ہوا میں سانس لینا جسمانی زندگی کیلئے ضروری ہے - اسی طرح سے تمباکو کے استعمال کنندگان کیلئے اس کا استعمال کسی صورت میں [illegible] ہے - تمباکو ایک زہریلی نباتات ہے جس کے پتوں کو مختلف صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے - بعض اصحاب مختلف مصالحہ ملا کر یا اس کو دھو کر یا زنگ کر زردہ یعنے کھانے کے تمباکو کے طور پر استعمال کرتے ہیں - دوسرے اصحاب اس کو کوٹ کر معمولی گڑ وغیرہ کو [illegible] - یا خمیرا بنا کر استعمال کرتے ہیں - آجکل کی نئی روشنی کے لڑکے اس کو ایک تیسری صورت میں جس کو سگریٹ کہتے ہیں - استعمال کرتے ہیں - تمباکو میں زہر کی مقدار بہت ہے - حتیٰ کہ ایک پونڈ (آدھ سیر) تمباکو میں [illegible]

کے ہلاک کرنے کیلئے کافی ہے +

جس شخص نے انسانی جسم کی ساخت و بناوٹ کا حال پڑھا ہے - وہ خصوصاً - اور عام ذی شعور عموماً بخوبی جانتے ہیں کہ فی زمانہ جو تمباکو کا استعمال ترقی کر رہا ہے - یہ ملک میں نہایت ہی مہلک ہے - کیونکہ ہند کا کئی کروڑ روپیہ اس بلائے ناگہانی کے لئے صرف ہوتا اور ایک معنوں میں جلایا جا کر دہوئیں کے راہ اڑا دیا جاتا ہے - یا تھوک کے راستہ بدنما داغوں میں سڑک اور کمروں کی زینت کو گھٹاتا ہے - اور نیز صحت جسمانی کو نقصان پہونچاتا ہے - جو اشخاص اس کو استعمال کرتے ہیں - اس کے مختلف وجوہات ہیں - مگر سب کے سب بے بنیاد بتایا کرتے ہیں - لیکن وہ خواہ کچھ ہی کہیں اس کا استعمال ان کی صحت کو روز بروز خراب کرتا چلا جاتا ہے +

تمباکو کھانے کی عادت بھی بہت خراب ہے - اول تو منہ میں ایک ایسی چیز کو چبانا پڑتا ہے - جو نہایت ہی گندے کیڑے کھا سکتے ورنہ اور کوئی ذی روح اس کو کھا نہیں سکتا - مثلاً کہتے ہیں کہ تمباکو کو گدھا بھی نہیں کھا سکتا - جو تمام دنیا کا گند اور خرابی ہضم کر سکتا ہے - دوسرے کھانیوالے کا منہ ہمیشہ چوبچہ کی طرح سے تھوک سے بھرا رہتا ہے - جس سے اسقدر سخت بدبو آتی ہے کہ کہ دیکھنے والے سے برداشت ہونی ناممکن ہے - اور پھر اس کی پیک جہاں پڑتی ہے - وہیں داغ پڑ جاتا ہے - تمباکو کھانیوالے کے کپڑے داغ سے پُر - اس کا کمرہ تمام داغوں سے بھرا ہوا - اس کی گذرگاہ یا اور جس جگہ اس کا مبارک قدم جاتا ہے داغوں سے گلزار ہوتی ہے اور سوسائٹی کو عام طور پر یہ ناقابل برداشت خرابی صرف چند اشخاص کی دلی ناجائز تمنا کے پورا ہونے کی خاطر اٹھانی پڑتی ہے - یہ مانا کہ بہت سے اصحاب ذرا سلیقہ سے اس کا استعمال کرتے ہیں - اور جگہ جگہ نہیں تھوکتے - مگر پھر بھی ان کے منہ کی گندہ بدبو تو کہیں جا نہیں سکتی +

جو اصحاب اس کو کوٹ کر پیتے ہیں - وہ ایک طرح سے تو ذرا کم گندگی پھیلاتے ہیں - اور دوسری طرح سے اس سے بھی زیادہ - یعنے کھانیوالا تو صرف تھوک تھوک کر اپنی بیماری دوسروں کے راستہ میں پھیلاتا ہے - اور پینے والا تمام ہوا کو جو پرماتما نے ایسی پاک اور صاف بنائی ہے - خراب کر کے لوگوں کی صحت کو خراب کرتا ہے - البتہ اس کے کپڑوں پر یا راستہ میں لال لال بدنما دھبہ نہیں پڑتے - مگر کچھ عرصہ بعد اس کے منہ سے بھی تھوک جاری ہو جاتا ہے - اور طرح طرح کے امراض حملہ آور ہوتے ہیں +

تیسری شئے چرٹ ہے یہ نہایت ہی مضر ہے - تمباکو کا کھانا اور پینا اتنا نقصان نہیں پہونچاتے - جتنا چرٹ کا پینا صحت کیلئے مضر ہے - وجہ تو صاف ہے کہ چرٹ میں آگ منہ کے قریب ہوتی ہے اور اس کا گرم گرم دھواں حلق کو جلاتا ہوا سینہ تک خبر لیتا ہے - علاوہ ازیں چرٹ میں بسا اوقات سپرٹ اوف الکاہل کا بھی استعمال ہوتا ہے - جو شراب کا تیزاب ہے -

چرٹ جیسی گندی شئے کوئی نہ ہوگی - ولایت میں بیشمار لڑکوں کا یہ پیشہ ہے کہ وہ گلیوں میں سے آدھے پیئے ہوئے چرٹ یا اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جہانتک مل سکتے ہیں - اکٹھے کر کے دوکانداروں کے پاس فروخت کرتے ہیں - دوکانداران کو کوٹ کر پھر تمباکو میں ملا دیتے ہیں - اور یہ پھر چرٹ کے نئے جنم میں آکر بازار میں فروخت ہوتے ہیں - اس طرح سے ہزار ہا قسم کے بیماری کے کیڑے ادھر ادھر پھیلتے ہیں - اور عموماً پینے والوں کی صحت کو خراب کرتے ہیں +

جس شخص نے اول ہی اول چرٹ ایجاد کیا تو جب وہ تجربے کے طور پر خود اس کو پی رہا تھا اس کے نوکر نے یہ خیال کیا کہ آقا کے منہ میں آگ لگی جا رہی ہے - چنانچہ وہ پھولوں میں پانی ڈالنے کا فوارہ پانی سے بھر کر دوڑا اور سارے کا سارا پانی آقا کے منہ پر ڈال دیا - مالک بہت حیران ہوا - اور ناراض ہونے لگا - مگر نوکر نے دست بستہ عرض کی کہ میرا کوئی قصور نہیں ہے - میرا خیال تھا کہ آپ کے منہ میں آگ لگ رہی ہے - مگر آج کسقدر افسوسناک حالت ہے کہ آقا اور نوکر سب کے ہی منہ میں آگ لگ رہی ہے - اور پھر کوئی اس کو بجھانیوالا نہیں +

تمباکو کا صحت پر اثر

جیسا اوپر عرض کیا جا چکا ہے - تمباکو میں ایک قسم کا زہر ہوتا ہے - جس نکوٹین کہتے ہیں - تمباکو کوٹنے اور بنانے میں یہ زہر تمباکو کے ساتھ ہی رہتا ہے - اور پیک یا دھوئیں کے ذریعہ سے تھوک میں ملکر برابر دل تک پہونچتا ہے - اور فضول منہ چلانے کے سبب سے انسان کے منہ کا بہت سا لعاب جو صرف کھانا ہضم کرنیکے لئے پرماتما نے پیدا کیا ہے - پانی یا پیک کے ساتھ ساتھ باہر نکل جاتا ہے - اس سے قوت معدہ بہت کمزور ہو جاتی ہے - اور حقہ اور چرٹ کے پینے والوں کا ہاضمہ بہت ہی جلد خراب ہو جاتا ہے - یہ زہر بہت خون میں بھی مل جاتا ہے - اور دماغ اور جسم کے تمام حصہ میں آہستہ آہستہ سرایت کر جاتا ہے - جس سے کلیجہ سست ہو کر اپنا کام چھوڑ دیتا ہے - دل میں جلن دہڑکن وغیرہ وغیرہ تو معمولی سی بیماریاں ہیں جو حقہ نوشوں کے گلے کا ہار عمر بھر رہا کرتی ہیں -

گلے میں خراش ہو جاتی ہے - جس کے سبب سے بولنے میں زور پڑتا ہے - کھانسی اٹھتی ہے - چھاتی کمزور ہو جاتی ہے - تھوک دن بدن زیادہ بڑھنے لگتا ہے - حتیٰ کہ حقہ نوش کو کچھ عرصے بعد بعض اوقات اپنی عادت پر پچھتانا پڑتا ہے - مگر

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

حقہ نوشوں کو عموماً اور چرٹ پینے والوں کو خصوصاً سرطان کی بیماری ہو جاتی ہے جو آخر کار جان لیکر ہی پیچھا چھوڑتی ہے سرطان نہ صرف ہونٹ یا منہ میں ہی ہوتا ہے - بلکہ ناک اور معدہ تک میں ہو جاتا ہے - اور اس سے جو تکلیف ہے - وہ ایسی ناقابل برداشت ہے کہ اس سے پرماتما بچائے رکھیں +

تمباکو میں کچھ اجزا نشیلے اور جوشدار بھی ہیں - ان کا اثر دماغ پر شراب کیطرح سے ہوتا ہے - چند دنوں میں حقہ نوشوں کی نیند جاتی رہتی ہے - اور دماغ کام کرنیسے رہ جاتا ہے شروع میں اگر حقہ نہ ملے تو بدہضمی ہو جاتی ہے - اور پیٹ پھول جاتا ہے - منہ سے لعاب اور کف جاری ہو جاتا ہے - مگر آخر میں حقہ پینے سے یہ بیماری ایک ایک کر کے رجوع ہوتی ہیں اور کمزور صحت والوں کو تو جلدی ہی آ دباتی ہیں - بھوک بالکل کم ہو جاتی ہے - طبیعت سست رہتی ہے - سونے کو دل بہت کرتا ہے - سوچنے اور غور کرنیکی عادت کم ہو جاتی ہے - غرض انسان پھر حقہ کا غلام ہو جاتا ہے - اسی سے آہستہ آہستہ سلفہ چرس مدک وغیرہ کی عادت بھی پڑ جاتی ہے - شراب کو اکثر دل چاہتا ہے حقہ نوش کو پان میں تمباکو کھانے کی عادت بہت آسانی سے پڑ جاتی ہے - اور جب دو طرح سے زہر اندر داخل ہونے لگتا ہے - تو صحت کا خدا حافظ +

بعض اشخاص کہدیتے ہیں کہ ہم حقہ شوقیہ استعمال کرتے ہیں اور چاہے جب چھوڑ سکتے ہیں - مگر جب ان سے کوئی پوچھے کہ اگر ایسا ہی ہے تو یہ مفت کی علت جو عیبوں سے بھری ہے کیوں شوقیہ پیچھے لگاتے ہو تو کوئی مدلل جواب نہیں دے سکتے - عادت پڑتے پڑتے یہ حال ہوتا ہے - کہ حقہ پیئے یا تمباکو کھائے بغیر پاخانہ کی حاجت نہیں ہوتی اور نہ ہی کھانا ہضم ہوتا ہے - بعض شخص جو غریب ہیں - اس عادت بد کے غلام ہو کر صبح ہی گھر گھر کنڈی کھٹکھٹاتے ہیں - اور انہیں آگ کی چنگاری کی جگہ سب جگہ سے جھاڑ ہی ملتی ہے - یہ عادت کچھ دن بعد ایسی پیچھا پکڑتی ہے - کہ پھر اس کا چھوڑنا ناممکن ہو جاتا ہے اور تب انسان کو سوجھتا ہے - کہ اپنے پاؤں اسی طرح سے کلہاڑی مارا کرتے ہیں - روپیہ کا نقصان تو جسقدر ہوتا ہے اس کا کچھ حد و حساب ہی نہیں - جس طرح سے ایک پانی کے گھڑے میں سے بوند بوند پانی ٹپک ٹپک کر گھڑا خالی ہو جاتا ہے - اسیطرح سے ایک ایک دو دو پیسہ یا ایک ایک آنہ حساب کر کے حساب کیا جائے - تو چالیس پچاس برس میں سینکڑوں روپیہ پر نوبت پہنچتی ہے جو اگر غریب اور مستحق لوگوں کو خیرات دیا جاتا تو سینکڑوں ہی کا پیٹ پالتا +

اگر کسی نہ پینے یا نہ کھانے والے شخص کو تمباکو کا استعمال کسی صورت میں کرنا پڑے - تو اس کا سر چکرا جاتا ہے قے آتی ہے کھانسی اٹھنے لگتی ہے - دل دھڑکتا ہے - پسینہ آ جاتا ہے - جی گھبرا گھبرا کر اٹھتا ہے ہاتھ پیروں میں بےچینی سی ہو جاتی ہے - وجہ اس کی یہ ہے - کہ زہر کا اثر ابتدا تک اس کے اچھوتے خون میں ہوتا ہے - مگر جب عادت پڑ جاتی ہے تو یہ حالت کچھ عرصے کیلئے نہیں رہتی - مگر جب صحت زیادہ کمزور ہوتی ہے تو حقہ پینے ہی سے یہ ساری بیماریاں عود کر آتی ہیں +

اب ذرا سوچو کہ اے حقہ یا چرٹ پینے اور تمباکو کھانے والو تم اپنا روپیہ برباد کر کے کس طرح سے اپنی صحت کا خون کر رہے ہو -

زر دادن و درد سر خریدن

یہی تو ہے - آج ہی اس بدعادت سے پیچھا چھڑاؤ ورنہ وہ نوبت آئے گی - کہ پاخانے کے قدمچہ پر جب تک حقہ نہ پیتے رہوگے رفع حاجت ناممکن ہوگی - ایسی گندہ زندگی سے جلد اکتا جاؤگے - آج اس بدعادت کو چھوڑ سکتے ہو - کل کا انتظار فضول ہے - ایک ڈاکٹر کا قول ہے کہ ادرک کے زیادہ استعمال سے تمباکو کا کھانا اور پینا جلد ہی چھوٹ جاتا ہے - ادرک مفید چیز ہے - جب حقہ کی حاجت ہو ادرک استعمال کرو تو جلدی ہی اس بلائے ناگہانی سے چھٹکارا پاؤگے تم گناہ سے چھٹکارا پانا چاہتے ہو - پہلے اس گندہ عادت کو تو ترک کر دو - پرماتما اشیرباد کریں کہ لوگ اس بلا سے رہائی پاویں +

(برہم پرچارک)

عزیزی جنتری سنہ ۱۹۱۱ء

میں بہت سے مفید معلومات جمع کئے گئے ہیں - سنہ ۱۹۱۲ء کی جنتری بیس ہزار چھاپی جائے گی - اور جون میں چھپ جائیگی - مشتہرین کیواسطے بہت فائدہ کی بات ہے - اس جنتری میں عام اخباروں اور ان کے اڈیٹروں وغیرہ کے نام لکھے جائینگے - مفصل اطلاع بنام سید علی حیدر صاحب مینیجر عزیزی جنتری

درخواست جنازہ - [illegible]

نصیحت صادق

جناب میر قاسم علی صاحب نے رسالہ احمدی میں جو نظم ابن خزرجو کے متعلق لکھی ہے - اس کے جواب میں ابن خزرجو نے بھی ایک نظم کسی سے لکھوا کر اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۱ مارچ میں درج کی ہے - اس کے جواب الجواب میں کئی ایک دوستوں نے پرجوش نظمیں لکھکر ہمارے پاس ارسال کی ہیں - ہم نے ان کو شکریہ کیساتھ واپس کرتے ہوئے ناظمین کو صلاح دی ہے کہ یہ نظمیں رسالہ احمدی کیلئے زیادہ موزون ہونگی - لیکن ان میں سے ایک نظم بطور نمونہ درج بدر کرنیکے واسطے رکھ لی ہے - جو جناب صادق ... کیطرف سے آئی ہے - کیونکہ رسالہ احمدی ماہواری ہے - اور اہل حدیث کو کچھ جواب جلدی بھی ملجانا چاہیئے - علاوہ ازیں یہ نظم ایک نہایت ہی متین اور سنجیدہ مزاج بزرگ کی ہے - اور اگرچہ فریق مخالف کا نفس مضمون ہی ایسا ہے کہ اگرچہ اسکا ایک شعر بھی اسے دوہرا کر واپس دیا جاوے - تب بھی انسان کو اپنی متانت سے کسی قدر تنزل کرنا پڑتا ہے - تاہم جناب صادق کو شاباش ہے کہ انہوں نے بہت احتیاط سے کام لیا ہے - نظم درج ذیل ہے - (اڈیٹر)

سنو اے شیخ نجدی کے مریدو اب ہو کیا باقی
سنو اے منکرو! احمدیوں کا خدا ! باقی
ملا جو نور تھا مرزا کو احمدؐ کی غلامی سے
وصال میرزا سے کار و بار حق کا کیا بگڑا
بحمد اللہ ہے اولاد احمد زینت عالم
یہ بدر اور الحکم تشحیذ الاذہان نور اور ریویو
نظر آتا ہے حق کا نور الحق کے تجلے سے
ہوا تائید حق سے احمدیہ مدرسہ قایم
نیا اک بورڈنگ اب بن رہا ہے جسکو دیکھو گے
بنی نو مسلموں کی سعی سے جو سادہ سنگت ہو
نیا مہمانخانہ بن گیا لنگر بھی قایم ہے
وہی سب کارخانہ ہے ترقی پر زمانہ ہے
ہمارے سلسلہ کو روز افزوں اب ترقی ہے
وہی تعلیم مہدی ہو رہی ہے ہادیٔ عالم
وہی تفسیر قرآنی جو اک بحر معارف ہو
ابھی ہم میں ہے احسن سا محدث متقی فاضل
مبارک سا ہو فاضل آج بھی ہم احمدیوں میں
کمال الدین سے ہیں خوش بیاں سحر البیاں ہم میں
وفات میرزا سے کیا ہوا ان کا مشن مردہ؟
ہمیں ہیں وارث علم نبی ہم میں ہی ملہم ہیں
ملا ہے مغز قرآں ہم کو تمنے ہڈیاں پائیں!
جری اللہ کی تکذیب پر ہو تم کمربستہ!
پڑھو قرآن کو دیکھو مکذب جتنے گذرے ہیں
تمہارا بھی یہی انجام ہوگا اے سیہ بختو!
تمہاری نکتہ چینی سے یہود ثیت ٹپکتی ہے
یہودوں نے بھی عیسےٰ پر لگائی عشق کی تہمت
خدا کے حکم سے نبیوں کے سارے کام ہوتے ہیں
نکاح آسمانی کا تھا جو الہام - شرطی تھا
عذاب اللہ ٹل جاتا ہے استغفار سے بیشک
ہوا جب موت احمد بیگ کا الہام یہ سچا!
غرض اصلاح ہوتی ہو - وعید نہیں یہ حکمت ہے
خدا پر افترا کرتا ہے جو تا کام مرتا ہے
بھلا ملتی ہے چالیس سال مہلت مفتری کو بھی؟

سمجھ جاؤ اگر تم میں ہے کچھ فہم و ذکا باقی
دلوں میں احمدیوں کے ہو حب مصطفےٰ باقی
ہمارے دل میں ہے اب تک ہی نور خدا باقی
خدا کے فضل سے جانشین ...... میرزا باقی
بفضل اللہ ہے محمود سا اک مقتدا باقی
خدا بخش جہاں ہیں حشر تک جن کی ضیا باقی
ابھی قاسم ہے خالد سا جری شیر خدا باقی
وہ پہلا مدرسہ بھی ہے بفضل کبریا باقی
تو پھر اے منکرو خود جان لوگے آپ کیا باقی
رہیں گی کوششیں اسکی زمانہ میں سدا باقی
تمہیں بھی علم ہے کتنے ہو لیکن آپ کیا باقی
غرض نبیوں کے مرنے پر جو رہتا ہو رہا باقی
مٹا سارا تمہارا حوصلہ کیا رہ گیا باقی
ہدایت کے لئے جو در کھلا تھا ہے کھلا باقی
ابھی جاری ہے سرور لبیب نکتہ زا باقی
ابھی ہم میں ہے روشن سا ادیب خوشنوا باقی
ابھی ہو نفضل احمدؐ حبر شرع مصطفےٰ باقی
ہمیں ہیں صدر دین جیسے ہیں صدر راذکیا باقی
تھا پہلے ایک مرزا اب ہیں لاکھوں میرزا باقی
ہمیں میں رہ گیا ہے علم و زہد و اتقا باقی
اسی سے تم میں ہے اب تک شعار اشقیا باقی
مگر تم میں سے پہلوں کا بتاؤ کیا رہا باقی
مٹے نام و نشان ان کے نہیں اُن کا پتہ باقی
شرارت کا اگر تم میں رہا یہ ولولا باقی
ہوا ثابت کہ تم میں ہے وہی خوئے جفا باقی
کیا تھنے وہ پورا ان سے جو کچھ رہگیا باقی
وہ اپنے نفس سے ہوتے ہیں فانی باخدا باقی
خدا نے کر دیا فسخ اس کو پھر کیوں ہے گلا باقی
پڑھو یونس کا قصہ شک ہو دلمیں گر ذرا باقی
تو اس کے اہل کے دلمیں رہا خوف خدا باقی
سمجھ لے اب اگر ہے تجھ میں کچھ فہم و ذکا باقی
نہیں رہنا جہاں میں کچھ بھی اسکا سلسلہ باقی
ذرا ثابت تو یہ کردو اگر ہو کچھ حیا باقی

اگر تئیس برس پا جائے ایسا مفتری مہلت
یہی معیار البیان ہے کہ جس سے حق و باطل میں
ہوا جب اس طرح پر صدق شان میرزا ثابت
صداقت جب ہوئی ظاہر تو پھر تکذیب ہے آفت
عیاں ہے نکتہ چینوں کی بطالت اس طرح سب پہ
ہر اک پیشینگوئی آپ کی پوری ہوئی ہوگی
ہوا جو حال عبد الحق کا وہ دنیا پر ظاہر ہے
سمجھتا ہے جسے تو شیر وہ گیدڑ سے بدتر ہے
مباہل کب ہوا بزدل اُسے جرأت ہوی کس دن
گریباں میں ذرا منہ ڈال کر اے نجدیو سوچو
یہ کیسی بہکی باتیں ہیں تم اب ہو منتظر کس کے
دم عیسےٰ سے کشتہ نا نشاں گر ڈھونڈتے ہو تم
گھٹا حسرت کی ہر دم قبر پر اس کے برستی ہو
سراسر منہ کی کھاتے ہو مگر کچھ ڈھیٹھ ہو ایسے
تمہیں پر منحصر ہے اوس کی کو اب کرو پورا
صریح و صاف دکھلائے نشان اللہ نے کیسے
گیا تھا قادیاں میں جو سماجی بننے بد نیت
نہ مانی جسنے حق باتیں بہانہ کرکے جو بھاگا
چھپا ہے حال اخبار و نہیں لکھا ہے کتابوں میں
تمہارا شیر قالیں اور اسکا پیر شیخ الکل
وفات مثل عیسیٰ تھی جو منہاج نبوت پر
پریرخ مولوی نے رامپور میں جو کئے عذر نے
جواب اُسکا نہ لکھا مولوی فاضل نے کچھ اب تک
وطن میں تیسیر شیعہ میں سارا حال لکھا ہے
شرائط کی نہ کی پرواہ اُترا بد زبانی پر
پہلے پھولیگا ہر دم باغ احمدؐ فضل یزداں سے
خزاں آ نیکو ہے اب گلشن تکذیب میں بیشک
مرقع اور خرافات ثناء اللہ میں ہے کیا؟
ابھی تشحیذ میں لکھا ہے اکمل نے جواب اسکا
(۱) مرقع پر جو لکھا فضل دین نے ہے جزا وسکی
ستانا گالیاں دینا تمہارا کام ہے لوگو!
بہت کچھ گالیاں دلوائی تمہیں دلی کے پکڑنے
(۲) عداوت نور دین سے ہے جو شرچشم لوگوں کو
شریفوں میں نہیں کچھ کام ہے پگڑی اوچھالوں کا
گڑے مردے اکھڑواتے ہیں جتنے بد زبانوں نے
اگر کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو لیکن شرافت سے
مہذب بن کے تم احقاق حق کیا کر نہیں سکتے
نصیحت مان لو صادق کی چھوڑو تم یہ پھکڑپن

تو پھر اسلام کا بتلاؤ رہجاتا ہے کیا باقی
مخلوق کو نہیں رہتا ہے کچھ بھی وسوسا باقی
پھر ان کے مان لینے میں کہو کیا شک رہا باقی
مکذب کیلئے ہے لعنت و قہر خدا باقی
غضب ہے گر ہو ان میں بحث کا پھر حوصلا باقی
ہے منہاج نبوت صدق کا عقدہ کشا باقی
مگر ہاں ڈاکٹر کذاب بننے کو رہا باقی
بجز روباہ بازی کے ہے اس میں کیا رہا باقی
شریفو ہیں اگر ہو تم تو کردو یہ ادا باقی
تمہارے شیخ جی یا شیخ کل سے کیا رہا باقی
کبھی کے مر چکے عیسےٰ پھر اب کیا رہگیا باقی
تو سن لو شیخ کل کا ہے جو دنیا میں پتا باقی
نہیں زیر لحد کچھ بھی عفونت کے سوا باقی
کہ ہے اب بیحیائی کا تمہیں بس آسرا باقی
تمہارے شیخ نجدی سے اگر کچھ رہ گیا باقی
مگر اب تک ہے ویسا ہی تمہارا افترا باقی
اُسے ہم جانتے ہیں جانتے ہیں کیا رہا باقی
گلے میں طوق لعنت اس کے بیشک رہگیا باقی
رہیگا تا قیامت اسکی قسمت کا لکھا باقی
ہوئے مغلوب دونوں رہگیا یہ تذکرہ باقی
یہودی خصلتوں کا ہے اسی سے تو گلا باقی
ہے اک ریویو اوسپر بلا دہیں لکھا ہوا باقی
نہ لکے ہیچ گو نہیں رہا کچھ ناطقہ باقی
مگر پھر بھی ہے کذابوں کا اب تک افترا باقی
پریرخ مولوی میں ہے پرانی یہ ادا باقی
رہیگا اب مکذب کا نہ اک پتا ہرا باقی
کہ دیلٌ للمکذب کا ہے آوازہ سدا باقی
کہ جس کے رد کا ہے اسکے چیلوں کا گلا باقی
لکھو اب تم اگر تم میں ہے کچھ بھی حوصلہ باقی
چھپا نوٹس رقم کا ہے ابتک فیصلا باقی
کیا جسنے تو دفع شر کریں گے جو رہا باقی
ہے جسکا آسمانی فیصلا میں تذکرا باقی
نہیں ظلمت کے فرزندوں میں کچھ نور ضیا باقی
ارے او کشتہ زنداں کی ہے ایسوں کو سزا باقی
سیہ بختی سے اب تک ہے یہ تم میں ولولہ باقی
بنو ثابت لیتے ہے شائستگی کا پہل سدا باقی
بنو ایسے ہی گر تہذیب کا ہو ادعا باقی
زباں کو تھام لو اب بھی اگر ہے اتقا باقی

ضرورت ناطہ

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۱ سالہ قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکے ضلع گجرات حال مدرس مدرسہ موضع رسول ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے لعہ ۱۹ روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں - جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں +

(۲) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا آرائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے - عمر ... سال تنخواہ ستر روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم ... ہے - اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ونرزری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +

محبت

مضمون ذیل میں حضرت اکمل نے محبت پر ایسی اعلیٰ انشاء پردازی کی ہے کہ جو ناظرین کے دلوں میں نہ صرف محبت کی محبت بلکہ خود مضمون نویس کی محبت بھی پیدا کر دے تو کیا عجب ہے۔ (اڈیٹر)

محبت! پیاری محبت! تیری دنیا جدا - تیرا جہان الگ تیرا عالم نرالا - جس اہل دل کو دیکھتا ہوں تیرا ہی متوالا ہے تو اس سرزمین کا گیاہ خودرو ہے - جہاں پر نہ سبزہ طور اگتا ہے زمینوں میں تو وہ گوہر گرانمایہ ہے - کہ جسکی شان میں آیا ہے
ع :- یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہیں شاہی خزینوں میں۔
تیرے کانٹوں میں پھولوں کی مہک - تیرے جھاڑوں میں سبزوں کی لہک - تیری تاریکی میں نوروں کی ضیا - تیری باریکی میں شان کبریا - تیرے میدانوں میں جنت کا سماں - تیری زمین رشک صد آسمان - تیری پستی میں بلندی کا نشان - اور تیری کمزوری میں قوت کی شان - تیری خوابوں میں بیداری - اور تیری غفلت میں سو ہوشیاری - تیری فنا میں بقا کا عالم - اور تیری جفا میں وفا کا کالم - تیری جہالت پر دانشوری قربان - اور تیرے ظلمت کفر میں نور ایمان - اور تیرے جہل میں طور عرفان - اور تیری موت میں حیات جاودان - اور تیری زندگی میں مرگ ناگہان - تیرے ہجر میں وصل کا مزا - اور تیرے گریہ میں ہنسی کی ادا - تیری ابجد خوانی عالم منتہی بنانیوالی اور تیری بے خبری صد آگہی دلانیوالی - تیری پیری میں شباب کی ترنگ - تیرے بچپن میں بڑھاپے کا رنگ - تیری خاموشی میں صد فریادیں - اور تیری فریادوں میں چپ کی دادیں - تیرا ذرہ ذرہ مہر سامان - اور تیرا قطرہ قطرہ بحر داماں - تیری شمعیں پروانوں پر نثار - اور تیرے پھول بلبلوں کے لئے دلفگار - تیرے بیابانوں میں باغوں کی بہار - اور تیرے ریگستانوں میں سو آبشار -

آ محبت! پیاری محبت تو میرے دل کی مصفا شیشی میں عطر بنکر آجا - تو میری شاخ تمنا پر پھول بنکر مہک - اور بلبل بنکر چہک - تو اس زمین میں تخم بنکر آ - اور رطب بنکے نکل آ - تو میرے رونگٹے رونگٹے میں ایمان بنکر سما جا - اور اعمال صالحہ ہوکر عضو عضو سے ظاہر ہو -

اے محبت میں تیری نسبت کیا کہوں - جبکہ وہ سراپا محبت جو محب ہوکر آخر محبوب ہوا - کہتا ہے کہ وہ

> اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
> زخم و مرہم برہ یار تو آساں کردی
> ہمہ محبوب دو عالم تو پریشاں کردی
> ہمہ عشاق تو سرگشتہ و حیراں کردی

اور پھر کیا خوب فرمایا:-

> ہمہ جا شور تو بینم چہ حقیقت چہ مجاز
> سفینۂ مشرک و مسلم ہمہ بریاں کردی

اے محبت! اے ناتوانوں کی توانائی! اور شکستہ دلوں کی مومیائی - تو میرے سینے میں بھر جا کہ میں تجھ سے معمور ہو کر اکیلا وہ وہ کام کروں - جنکے لئے ساری دنیا کی مجموعی قوت کی ضرورت ہوتی ہے - تو میری آنکھوں میں نور بنکر آ - تا اس ظلمت کدہ عالم میں تیری روشنی کیساتھ بچوں - اور خطرہ سے بچ سکوں - میں جانتا ہوں کہ تو وہ شراب ہے - جسکا خمار استغفار شکن ہے - تو وہ گل نوبہار ہے جسکے ساتھ کئی کانٹوں کی الجھن ہے - مگر میرے محبوب نے سچ کہا ہے

> (۱) واہ رے باغ محبت موت جسکی رہ گذار
> وصل یار اس کا ثمر پر اردگرد اس کے ہیں خار

لوگ کہتے ہیں کہ محبت قید بے زنجیر ہے - مگر یہ قید کیا ہی دلپذیر ہے - جس پر سو آزادیاں نثار - اور یہ بربادی کیا ہی روح انگیز - لطف خیز ہے - جس پر ہزار آبادیاں قربان - وہ محبت کی روح رواں - وہ محبت کے آسمان کا مہر درخشاں - فرماتا ہے - اور پھر فرماتا ہے

> (۱) اس جہاں میں خواہش آزادگی بے سود ہے
> اک تیری قید محبت ہے جو کردے رستگار
> (۲) دل جو خالی ہو گداز عشق سے وہ دل ہے کیا
> دل وہ ہے جسکو نہیں بے دلبر یکتا قرار

اے محبت! تمام شریعت کے احکام کو بجا لانیوالی - تمام منازل سلوک طے کروا لینے والی - ایمان کو میوہ نورس بنانیوالی - ایک تو ہی تو ہے - چنانچہ ایک تجربہ کار نے کہا ہے اور حق کہا ہے

> (۱) فقر کی منزل کا ہے اول قدم نفی وجود
> پس کرو اس نفس کو زیر و زبر از بہر یار
> (۲) تلخ ہوتا ہے ثمر جب تک کہ ہو وہ ناتمام
> اس طرح ایماں بھی ہے جب تک نہ ہو کامل پیار
> (۳) تیرے منہ کی بھوک نے دل کو کیا زیر و زبر
> اے میرے فردوس اعلیٰ اب گرا مجھ پر ثمار
> باغ میں تیری محبت کے عجب دیکھے ہیں پھل
> (۴) ملتے ہیں مشکل سے ایسے سیب اور ایسے انار
> تیرے بن اے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے
> (۵) ایسے جینے سے تو بہتر مرکے ہو جانا غبار

اے محبت! وہ تو ہی ہے - جو آدھی رات کو تہجد کیلئے اٹھائے وہ تو ہی ہے جو سارا مال خدا کی راہ میں دلوائے - ہاں! وہ تو ہی ہے جو گھر بار چھڑائے - اور وطن سے بے وطن کرائے - بڑے بڑے امیروں کو فقیر بنائے - سر راسا دن بھوکا پیاسا رکھوائے - ہاں وہ تو ہی ہے جس نے حسین مظلوم حسین رضی اللہ عنہ کو دشت کربلا میں کنبے سمیت پیاسے شہید کرایا - وہ تو ہی ہے جسنے ابوالانبیاء سے اپنے پیارے نوجوان بیٹے کو ذبح کرنیکے لئے لٹوایا - تو نے ہی آگ میں خوشی خوشی ڈلوایا - اور تو نے کسی کو کیڑوں کا شکار بنایا - اور کسی سے عنبر بردل کو چروایا - اور کسی کا سر آرے سے چروایا - سچ ہے

> کون چھوڑے خواب شیریں کون چھوڑے اکل و شرب
> کون لے خار مغیلاں چھوڑ کر پھولوں کے ہار
> عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پر خطر
> عشق ہے جو سر جھکا دے زیر تیغ آبدار

اے محبت تو نہ ہو تو نماز ایک محنت - روزہ ایک مصیبت - زکوٰۃ ایک ٹیکس اور حج ایک دشت نوردی ہے

> کون ہے جسکے عمل ہوں پاک بے انوار عشق
> کون کرتا ہے وفا بن اسکے جس کا دل فگار

اے محبت! تو ہے تو سب کچھ ہے - اگر تو نہیں تو کچھ بھی نہیں - مگر اے محبت تو ہو تو پھر اسی کے لئے جس کو مخاطب کر کے کہنے والا کہ گیا ہے

> سو چڑھے سورج نہیں بے روئے دلبر روشنی
> یہ جہاں بے وصل دلبر ہے شب تاریک و تار
> اے میرے پیارے جہاں میں تو ہی ہے اک بے نظیر
> جو تیرے مجنوں حقیقت میں وہی ہیں ہوشیار
> اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام
> نقد پا لیتے ہیں وہ اور دوسرے امیدوار

وہ رات کیا ہی مبارک تھی - جب دو بجے کے قریب میں اپنے نفس کا مطالعہ کر رہا تھا - جب یہ سوال دل میں پیدا ہوا کہ اپنے محبوب لم یزل کے حضور مجھے ابھی حاضر ہونا پڑے تو کیا چیز ہے جو پیش کر سکتا ہے - آہ! اس وقت کی ندامت کا پسینہ ابھی تک بہ رہا ہے - اور اس وقت تک میری روح کا ذرہ ذرہ کہ رہا ہے - کچھ بھی نہیں کوئی عمل نہیں - کوئی خوبی نہیں ہاں اگر کچھ ہے تو یہ محبت - اس روح فرسا جان گداز گھڑی میں اگر کوئی چیز میرے لئے موجب تسلی تھی تو یہی کہ الحمد للہ میرا دل کبھی محبت سے خالی نہیں - پھر اس غم میں سہارا اگر دینے والے تھے تو یہ اشعار جو اس قابل ہیں کہ جھوم جھوم کر پڑھے جائیں - اور دل ہی دل میں مزا اٹھائیں۔

> دوستی بھی ہے عجب جس سے ہوں آخر دوستی
> آ ملی الفت سے الفت ہوکے دو دل پر سوار
> دیکھ لو میل محبت میں عجب تاثیر ہے
> ایک دل کرتا ہے جھک کر دوسرے دل کو شکار
> کوئی رہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں
> طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت خار
> اس کے پانے کا یہی اے دوستو اک راز ہے
> کیمیا ہے جس سے ہاتھ آجائیگا زر بے شمار
> **تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں**
> تیر انداز و نہ ہونا سست اس میں زینہار
> ہے یہی اک آگ تا تم کو بچاوے آگ سے
> ہے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صدہا آبشار
> اس سے خود آکر ملیگا تم سے وہ یار ازل
> اس سے تم عرفان حق سے پہنو گے پھولوں کے ہار

(اکمل)

عیسائی صاحبان کیواسطے ایک عجیب تحفہ

مضمون کفارہ پر جو دین عیسوی کا ستون ہے ایک پیر کن بحث اس رسالہ میں کیگئی ہے اور سرکاری تقطیع اور طرز خط پر بہت عمدہ چھپوایا گیا ہے - جو صاحبان عیسائیوں کے درمیان مفت تقسیم کرنیکے واسطے خرید کرنا چاہیں ان کو ایک روپیہ میں دس نسخے بھیجے جائیں گے - محصولڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔

وی پی

جن صاحبان نے قیمت اخبار بدر تا حال نہیں دی ان کے نام ۴ - مئی کا پرچہ وی پی ہوگا - ایک ماہ پہلے اطلاع کی جاتی ہے۔

دُعا مدد قاضی محمد شریف صاحب امرتسر سے احباب سے امتحان بی۔اے میں کامیابی کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

۲۔ عزیزم محمد ایوب پسر مخدوم محمد صدیق صاحب امتحان انٹرنس میں کامیابی کے واسطے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

انصاراللہ ان بزرگ اور مستعد دوستوں کے نام جن کو خدا تعالیٰ نے مجلس انصار اللہ میں شامل ہونے کی توفیق اور قوت تا حال عطا کی ہے درج ذیل ہیں ہماری دلی دُعا ہے کہ خداوند تبارک و تعالیٰ انکی کوششوں میں برکت نازل کرے اور وہ دینی خدمات کو ادا کر کے روشن ستارے بنیں۔ ایڈیٹر

مولوی سرور شاہ صاحب۔ قادیان۔ حافظ روشن علی صاحب قادیان۔ منشی فرزند علی صاحب۔ فیروزپور۔ منشی احمد دین صاحب گوجرانوالہ۔ سید صادق حسین صاحب اٹاوہ۔ شیخ غلام احمد صاحب قادیان۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ بنگہ۔ حکیم محمد دین صاحب گوجرانوالہ میاں عبد العزیز صاحب سہارنپور۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب لاہوری۔ قادیان۔ میاں خداداد صاحب کرانچی۔ میاں فیروز علی صاحب منہ کسوال۔ میاں بدھ بخش صاحب دہوگڑی۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ حال مبارک منزل لاہور۔ منشی محمد ظہیر الدین صاحب کلرک سرکل آفس نہر اپر چناب لاہور۔ محمد حسین صاحب ظفروال۔ سید نذیر حسین صاحب گھٹالیان پیر برکت علی صاحب رتمل۔ مولوی عبد القادر صاحب لودیانہ میاں نعمت اللہ صاحب کریام۔ میاں عنایت اللہ صاحب چوبہ سندھوان۔ چودھری غلام احمد صاحب کریام۔ میاں عبد الرحمان صاحب پیرکوٹ۔ منشی محمد حسین صاحب جہلم۔ غلام احمد صاحب اختر۔ اوچ ریاست بہاولپور۔ منشی عبد الخالق صاحب مظفرنگر چودہری فتح محمد صاحب طالب علم ایم اے کلاس علیگڑھ امام علی صاحب۔ سنور۔ ریاست پٹیالہ۔ مولوی غلام رسول صاحب وزیرآباد۔ میاں غلام حیدر صاحب لونڈی پاہ والی۔ شیخ نیاز احمد صاحب وزیرآباد۔ انوار حسین خان صاحب مدرس مدرسہ بیگم پور۔ حافظ ابراھیم صاحب قادیان۔ شاہ ولی اللہ صاحب۔ قادیان۔ منشی محبوب عالم صاحب نیلہ گنبد لاہور۔ میاں رکن الدین صاحب گوجرانوالہ۔ میاں عمر الدین صاحب موضع صریح میاں محبوب عالم صاحب موضع صریح۔ میاں فضل دین صاحب مانگٹ۔ چودہری حاکم علی صاحب۔ چک پنیار ۹۔ حکیم محمد صالح صاحب سانگلہل۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ قادیان۔

تھیٹر یہ معلوم کر کے کہ فیض آباد میں ایک تھیٹر ہے جسمیں صحابہ کرام اور اُمّ المؤمنین کی توہین کی جاتی ہے بہت ہی افسوس ہوا۔ افسوس ہے کہ یہ حضرت براہ راست نہیں تو ایک پردے سے جناب رسالتمآب کی قوت قدسیہ پر حملہ کرتے ہیں جن کے ارد گرد عمر بھر منافق ہی جمع رہے اور اپنے پیچھے بھی ایسے ہی لوگوں کو اپنا جانشین چھوڑا اور حقیقی جانشینوں کو کبھی اصلاح کا موقعہ نہ ملا جتنی مدت زندہ رہے۔ تقیہ و متعہ کی فرضیت پر زور دیتے رہے جس سے نہ نسل محفوظ رہ سکی اور نہ یہ معلوم ہوسکا کہ اصل دین کیا ہے کیونکہ ممکن ہے جوبات کہی ہو وہ تقیہ سے کہی ہو پھر ساری عمر لعنت کا صیغہ گردانتے گذر گئی اور بقول ان کے بجز خائب و خاسر ناکام و نامراد رہنے کے اور کوئی صلہ نہ ملا۔ باوجود ان قابل شرم عقائد کے یہ لوگ اپنے خبث باطن پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کی نقلیں کرتے ہیں اور بھری محفلوں میں ان برگزیدہ اور پاک اصحاب کے مضحکے اڑاتے ہیں جو حامیان دین نبوی تھے اور جن کی طفیل انکی جانیں سلامت رہیں۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ لوگ اپنے طرز عمل سے ان تقدس مآب حضرات کو کیوں بدنام کرتے ہیں جو صحابہ کرام کی خاک پا کو اکسیر سمجھتے اور سرمہ چشم بنانا موجب ازدیاد نور ایمان جانتے۔ سوانگ نکالنا اور پھر اپنے ہی مقتداؤں کی بہو بیٹیوں کی تذلیل و توہین اور وہ بھی برسر محفل کیا یہ شیوہ صلحاء و طریقہ اتقیا رہے۔ خود ان کے اپنے گھروں میں کوئی واقع اس قسم کا ہو جائے تو وہ مرجائیں مگر نام نہ لیں لیکن نبی کی بیٹیوں کے غلط سلط خود تراشیدہ واقعات اغیار کے سامنے بالائے طاق رکھ کر بڑے دھڑلے سے بیان کئے جاتے ہیں پھر ان لوگوں کی مساعی جمیلہ پر خاک ڈالی جاتی ہے جنھوں نے دین اللہ کی اشاعت میں جانیں لڑا دیں وہ گھروں سے نکالے گئے وطن سے بے وطن ہوئے اپنے اعزہ و اقربا سے الگ ہوئے۔ بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے مگر اُف تک نہ کی۔ ایک نبی اور اس کے اہل بیت کے ننگ و ناموس کی حفاظت کے لئے۔ جانگزا اشکلات میں سے گزرے مگر قدم پیچھے نہیں ہٹایا اطاعت میں یہاں تک بڑھے کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ دربار خداوندی سے (جسکی نگاہ جذر قلب تک پہنچتی ہے) حاصل کیا اب یہ ایسا زمانہ آیا کہ وہ لوگ جو صرف عورتوں کی طرح ٹسوے بہانا یا چھاتی پیٹنا جانتے ہیں وہ انکی نقلیں لگاتے ہیں جو میدان کارزار میں دشمن کے سامنے سینہ سپر ہوئے اور جنھوں نے اپنے سگے بھائیوں اپنے بیٹوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور ایک آنسو تک نہیں نکلا۔

بڑی خیرخواہی کے جوش میں ہمدردی دل کے ساتھ اس تھیٹر کے مہتمموں کو اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرنے کیلئے توجہ دلائی جاتی ہے۔

خام سڑک از بٹالہ تا قادیان دارالامان

ڈیر ایڈیٹر بدر سلمہ ربہ تعالیٰ۔ براہ عنایت تحت چند سطور مندرجہ اخبار فرما کر پبلک کو مشکور فرماویں۔ قصبہ قادیان کی بباعث ہونے درسگاہ اسلام آبادی ترقی پر ہے جسکی ضرورت کو عالیہ گورنمنٹ نے محسوس فرماکر ایک معقول رقم عطا فرمائی ہے۔ حکام بالا دست بھی اس درسگاہ کو ملاحظہ فرما کر خوشنودی مزاج کا اظہار فرمایا کرتے ہیں چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ حکیم حاذق ہیں اس وجہ سے دُور دُور سے مریض براد علاج ہر طبقہ ملت کے آتے رہتے ہیں اور ان کی ذات بابرکات سے مستفیض ہوا کرتے ہیں بباعث خام ہونے سڑک بالاجملہ مسافران کو تکلیف از حد ہوا کرتی ہے۔ موسم برسات میں اس قدر اکثر مواقعہ پر نشیب ہیں کہ کئی کئی دن تک بلکہ ہفتوں تک پانی ٹھہرا رہتا ہے۔ یکہ و پیدل مسافروں کو گزرنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا بخدمت کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع ہذا ادب سے التماس ہے کہ آپ کے پختہ کرنے کا انتظام فرمادیں کیونکہ یہ کام نہایت ضروری برآسائش عامہ ہے اب اسکو صرف پختہ پُل بندی کی ضرورت ہے۔ بصورت عدم گنجائش بجٹ سال رواں میں یہ تکمیل غیر ممکن ہے اس صورت میں جملہ نشیب ہموار کرا کر پُل بندی کرادی جاوے۔ پختہ کام سال آیندہ میں ہوسکتا ہے۔ عبد اللہ خان ۔ ۱۷۔ اپریل ۱۹۱۱ء

کفر اقسام ہے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاں بخاری کے درس میں ایک حدیث پر جس کا مطلب یہ تھا کہ باپ یعنی نسب کا انکار کفر ہے۔ فرمایا۔ کہ آجکل کفر کفر کا شور پڑا ہوا ہے دیکھو یہ بھی ایک کفر ہے۔

جسٹس امیر علی نے ایک مضمون دربارہ یونیورسٹی اسلامیہ لکھا تھا۔ جس میں انہوں نے لکھا تھا۔ کہ دینیات یونیورسٹی مذکور میں نہ ہونا چاہیئے۔ اس کے جواب میں نواب وقار الملک صاحب نے ایک مضمون شائع کیا تھا کہ دینیات کے بغیر اسلامی یونیورسٹی نہیں ہوسکتی۔ حضرت امیر المؤمنین کے آگے ایک صاحب نے اس کا ذکر کیا۔

فرمایا۔ اسی لئے ایسے معاملوں میں علماء کی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ اگر ایسے لوگ شامل نہ ہوں۔ تو امیر علی کے خطرناک مضمون کے خلاف شور کس طرح مچایا جاسکتا۔ کم سے کم شور تو ڈالا تاکہ وہ اپنی حرکت سے باز آویں ورنہ ایک بیدین یونیورسٹی بن جاتی۔

مبارک باشد۔ ہمارے مہربان بابو عبد الغفور صاحب بھیجہ رہ سالٹ لائن کے ہاں خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا ہو سب برادران طریقت

حضرت حکیم الامت کے دوائی خانہ کے مجربات

جن کو ہم نے خود بھی تجربہ کیا ہے اور اپنے زیر علاج کئی مریضوں پر آزمایا ہے اور جن کے اجزاء کو نہائت کوشش سے اصلی اور درست حالت میں تلاش کر کے مرکبات طیار کئے گئے ہیں۔ فائدہ عام واسطے ان کا اشتہار دیا جاتا ہے۔ مجربات تو بہت ہیں۔ مگر ہم نے صرف وہ لکھے ہیں جن کے فوائد کے متعلق ہم بھی پوری تشفی کر چکے ہیں

حبوب دافع صرع۔ مرگی جیسی سخت بیماری کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ر

حبوب آتشک۔ یہ گولیاں آتشک کے لئے بہت مفید ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۔۔۔ر

حبوب دافع طحال۔ تلی خواہ کسی قدر بڑھ گئی ہو ان گولیوں کے چند روز استعمال سے بفضلہ تعالیٰ پوری صحت ہو جائیگی۔ قیمت فی ڈبیہ دو روپیہ (عا)

سفوف سوزاک۔ سوزاک نیا ہو یا پرانا اس کے استعمال سے بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت عہ ر

دہن البیات۔ ہضم طعام کا سر ریاح درد دانت درد اعصاب کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ ر

امیر احمد قریشی از قادیان ضلع گورداسپور

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کی دوسری طرف جو نصف حصہ خالی ہوتا ہے۔ ہم نے اس پر بدر پریس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کا ثبوت چھپوایا ہے۔ جس کے مفصلہ ذیل عنوان ہیں۔ ابن مریم مر گئے۔ نزول بروزی۔ نشانات ظہور مہدی۔ نشان صداقت اور بڑی غور و فکر کے بعد نہایت مختصر مدلل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے۔ ۸ر کے ۱۰۰ کے حساب سے جلد منگوالیں۔ اور خط و کتابت میں استعمال کریں۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ بہت تھوڑے چھاپے گئے ہیں۔ بہت جلد درخواستیں کریں۔ صرف اعلیٰ قسم موجود۔

عقائد احمدیہ

جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح احمدی کے دعاوی کا اثبات اور اللہ۔ ملائکہ اور یوم آخر۔ انبیاء۔ کتب تمام ارکان اصول اسلام کی نسبت اپنے عقائد کا اظہار ہے۔ قیمت ۲ر۔ دفتر بدر سے طلب کرو

الحریر۔ علمی ادبی تاریخی ماہوار رسالہ قیمت ۲ ا۔ ملنے کا پتہ بٹالہ ضلع گورداسپور

دفتر اخبار بدر قادیان سے طلب کرو

مجموعہ درثمین فارسی اردو مکمل	۹ر	درثمین مکمل اردو مجلد ۳ر بجلد	۲ر
درثمین فارسی مکمل مجلد ۶ر بجلد	۵ر	چولہ گورو نانک صاحب	ار
سنت احمدیہ	۴ر	کفارہ	۳ر
معیار الصادقین	۳ر	القول الصحیح	ار
لیکچر لاہور	ار	کامن احمدی (مولوی غلام رسول)	
کامن احمدی (الہ داد دوآبے)	۰ر	نظم مستورات	۰ر
شہادت القرآن	۲ر	سر الشہادتین	ار
جام شہادت	۔ر	شرائط بیعت (۱۲۵ کے)	۔ر
کتاب الصیام	ار	صحیفہ آصفیہ	۲ر
تفسیری نوٹ ۲۳ پارے	۔ر	عصمت انبیاء	عہ ر
غلامی	۳ر	ضرورت زمانہ	۸ر
رویائے صالحہ	۴ر	شہادت آسمانی (حصہ اول دوم)	
السر المکتوم	۵ر	ظہور المسیح	۶ر
فتح الدین	۳ر	البرہان الصریح	۲ر
مباحثہ رام پوری	۲ر	مجموعہ فتاوے احمدیہ	عہ ر
الاستخلاف	۳ر	مورکھ سدھ	ار
شہری نہہ کلنک درشن	۸ر	کرشن لیلا	ار
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	ا ر	خط اور حضرت کی تقریر	ار
مکتوبات احمدیہ بجائے ۸ر صرف	۲ر	سیپارہ ترجمۃ القرآن (مرتبہ شیخ یعقوب علی) بجائے سات روپے کے پانچ روپے	
بدر کے پرانے فائل ۱۹۰۸ء	للعہ ر		
فائل ۱۹۰۹ء	للعہ ر	فائل ۱۹۱۰ء	للعہ ر

ایک نئی تالیف

کشف الاسرار احباب سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ کے نام سے خوب واقف ہیں اکثر ان کے لاجواب مضامین بدر میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدلل گفتگو کرنے کا ایک خاص ملکہ دیا ہے اور ہر ایک مسئلہ کو عالمانہ رنگ میں ایسا با قاعدہ پیش کرتے ہیں کہ خصم کو اس کے ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ آپ نے حال میں ایک رسالہ تالیف کیا ہے۔ جو بدر پریس میں چھاپا گیا ہے اس میں آپ نے بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام فوت ہو گئے اور انکی قبر کشمیر میں ہے کتاب نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے اور قیمت صرف ۲ر ہے۔ درخواستیں بنام مینجر بدر قادیان آویں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ ہیضہ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچو۔ تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لے کر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی افضل دوا ہے گرمی کے دست اور پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی عہ ر۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئیے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے طیار کیا گیا ہے اور رنگ بھی شل ہری پتی کے ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی۔ اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منگوا کر ملاحظہ فرماویں

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ بہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ للعہ ر یا بذریعہ قیمت طلب پارسل منگا سکتی ہے۔

صابون سازی

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدین عنوان "تجارت کا راز" دیا تھا۔ فیس مبلغ للعہ چار روپے مقرر تھے۔ اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۲ر کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔ صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ دیگی درجہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ دو روپے دو آنہ میں روانہ ہوگی (۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب ہے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی (۴) درخواست کنندہ حلفیہ اقرار کرے بدو اجازت مینجر ترکیب کسی کو نہ بتائیں جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

یہ اخبار صرف دو صفحوں پر شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سراین صد

ضمیمہ درس قرآن مجید

پیشگی چار روپے

جلد ۱۰ | ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷۔ اپریل ۱۹۱۱ء مطابق ۱۵ ابساکھ سمہ ۶۹ | نمبر ۲۶

بھائیو اگر قادیان آوگے تم | اڈیٹر و مینجر محمدؐ صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

الحمدللہ حضرت صاحب کی قوت بدنی میں روز افزون ترقی ہو رہی ہے۔ گذشتہ ۲۱۔ اپریل کے دن پالکی میں بیٹھ کر حضرت نواب صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے اور دن بھر وہاں رہے درس حدیث ہوتا ہے بعض بیمار دن کو بھی دیکھتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی طبیعت ہنوز علیل ہے گو پہلے سے افاقہ ہے۔ اسواسطے حضرت صاحبزادہ میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب و جناب بیوی صاحبہ و حضرت میر صاحب امرتسر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جلد شفا دیوے۔

قادیان میں اب پلیگ نسبتاً کم ہے لیکن دیہات میں بہت ہے اور مطبع بدر کے ملازم دیہات سے ہی آتے ہیں یہی سبب ہے کہ یہ اخبار پورا چھپ نہیں سکا۔ کئی روز مطبع بند رہا - - - - - - پھر بھی صرف ایک ہی ورق چھاپ کر شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ احباب کو تشویش نہ ہو۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت اپنے وطن امروہہ میں ہیں ان کا تازہ نوازش نامہ جو عاجز کے نام آیا ہے اس سے یہ معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ کہ حضرت موصوف عنقریب یہاں آنے والے ہیں۔

حضرت خواجہ صاحب کوئٹہ سے کامیابی کے ساتھ واپس آئے وہاں کی رپورٹ آگئی ہے۔ جو اگلے اخبار میں انشاء اللہ ہدیہ ناظرین ہوگی۔

جلسہ بنارس

بنارس کا جلسہ ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ کو قرار پایا ہے جناب خواجہ کمال الدین صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ میر قاسم علی صاحب اور یہ عاجز وہاں جانے کے واسطے مقرر ہوئے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ یہ پرچہ اخبار یہاں سے روانہ ہوگا۔ انشاء اللہ یہ عاجز اپنے معزز رفقاء کے ہمراہ بنارس پہنچ جائیگا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو مبارک کرے اپنی نصرت و حفاظت ہمارے شامل حال رکھے۔ ہم دہلی الٰہ آباد کے راستہ جائیں گے اور واپسی پر شاہجہانپور کی جماعت کی درخواست پر حضرت صاحب نے وہاں ٹھہرنے ...

مولوی ابو سعید عربی صاحب رنگون سے اطلاع دیتے ہیں کہ یونیورسٹی فنڈ کے واسطے انھوں نے ایک لاکھ بندرہ ہزار جمع کرلیا ہے۔ امید ہے کہ قوم ان کی سعی کی مشکور ہوگی

سید مختار احمدؐ شاہجہانپوری زندہ ہیں!

پرچہ اہل حدیث ابن خزرجہ اور نیز روزانہ پیسہ اخبار میں جھوٹ کی نجاست پر منہ مار کر کسی نے اپنی گندہ دہانی کا اظہار کیا ہے کہ تیرہ کس اقرباء سمیت سید مختار احمدؐ طاعون سے فوت ہوگئے اور ان کی لاش ایک کوچہ میں پائی گئی۔

سید مختار احمدؐ صاحب خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں اور بریلی میں تبلیغ کر کے شاہجہانپور آئے ہیں۔ ایسی خبروں سے ہمیں تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ مگر یہ بات قابل توجہ ہے کہ بقول حضرت امیر اہل حدیث اور پیسہ جو سلسلہ احمدیہ کے سچے اور پکے دشمن ہیں ان کو سچائی نصیب نہیں اور یہ ایک صادق کے انکار کا نتیجہ ہے۔

طاعون کے اثرات۔ اول ہی اول ۱۸۹۶ء میں یہ وبا بمبئی میں نمودار ہوئی اس وقت سے مارچ ۱۹۱۰ء تک طاعون سے ہندوستان میں پانچ لاکھ آدمی فوت ہوئے ۱۹۰۱ء میں طاعون سے ۲۸۴۰۰۰ اور ۱۹۰۷ء میں ۱۳۱۶۰۰۰ جانیں ضائع ہوئیں اس دس سال کے عرصہ میں ۲۵ لاکھ آدمی مر گئے ہیں ان میں سے نصف پنجاب میں اور ۱/۴ صوبجات متحدہ میں

۴ مئی کا اخبار ان سب صاحبان کی خدمت میں وی پی کیا جاویگا جن کی قیمت اخبار تاحال وصول نہیں ہوئی اور جن کیطرف سے وی پی کی ممانعت کا کوئی خط یکم مئی تک دفتر ہذا میں وصول نہ ہوگا۔ احباب وصول کر کے مشکور فرماویں۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا۔)

نظم

از حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب

درد ہے دل میں مرے یا خار ہے | کیا ہے آخر اس کو کیا آزار ہے
اُف گناہوں کا بڑا انبار ہے | اور میری جاں نحیف و زار ہے
جلوۂ جانان و دید یار ہے | خواب میں جو ہے وہی بیدار ہے
اپنی شوکت کا وہاں اظہار ہے | اپنی کمزوری کا یاں اقرار ہے
گو مجھے مدت سے یہ اصرار ہے | منہ دکھانے سے انہیں انکار ہے
کوئی خوش ہے شاد ہے سرشار ہے | کوئی اپنی جان سے بیزار ہے
میرے دل پر رنج و غم کا بار ہے | ہاں خبر لیجے کہ حالت زار ہے
میرے دشمن کیوں ہوئے جاتے ہیں لوگ | مجھ سے پہونچا اون کو کیا آزار ہے
میری غمخواری سے ہیں سب بے خبر | جو ہے میرے درپئے آزار ہے
فکروں میں گھل گیا ہے میرا جسم | دل مرا اک کوہ آتشبار ہے
کیا ڈراتے ہیں مجھے خنجر سے وہ | جن کے سر پر کھنچ رہی تلوار ہے
میری کمزوری کو مت دیکھیں کہ میں | جس کا بندہ ہوں بڑی سرکار ہے
بادشاہوں کو غرض پردہ سے کیا | ہم نے کھینچی آپ ہی دیوار ہے
وہ تو بے پردہ ہیں پر آنکھیں ہیں بند | کام آساں ہے مگر دشوار ہے
چھوڑتے ہیں غیر سے مل کر تجھے | یا الٰہی اس میں کیا اسرار ہے
خدمت اسلام سے دل سرد ہیں | گرم کیا ہی کفر کا بازار ہے
ہار ہائے دل اڑے جاتے ہیں کیوں | یہ جگر کا زخم کیوں خونبار ہے

تنگ ہوں اس بے وفا دنیا سے میں
مجھ کو یارب خواہش دیدار ہے

امشاج ۲

ماجزنے گذشتہ پرچہ ۱۲- اپریل ۱۹۱۱ء میں بفضلہ تعالیٰ اشاج کی کلیہ حقیقت مفہوم ناشی عن الدلیل معترض کے اوس تواہم کو رفع کر دیا جس میں وہ محوطے کھا رہا تھا کہ حقیقت میں بعد انزال ایک ایسی حالت موجزن ہوتی ہے جیسے کہ سوڈا اور ٹاٹرک ایسڈ ملنے سے ایک اوبہان اٹھتا ہے۔ اسی طرح مرد عورت کے ملاپ سے لمینڈ کی بوتل کی مانند ایک جوش مرتفع ہوتا ہے جس کو امشاج کہتے ہیں اور یہی شکل یعنے اوبھان تخلیق آدم کی صورت ہے میرے نزدیک معترض کا یہ ایک طفلانہ خیال ہے کیونکہ حقیقت وسبب مولود کا آج تک نہ حکمار قدیم کو معلوم ہوا اور نہ اب کوئی ڈاکٹر خواہ امریکن ہو یا یوروپین بخوبی بتا سکتا ہے۔ کس واسطے کہ اللہ تعالےٰ کا یہ بڑا الایدرک اسرار ہے کہ جس کو عقل انسانی قیاس نہیں کر سکتی۔ امشاج ہی کو دیکھو کہ حکماء و اطبا کا قول اور ہے اور اہل نجوم کا قول اور ہے۔ چنانچہ منجمین ماہرین کے نزدیک امشاج رحم میں پانچ مرتبہ ہوتا ہے۔ ارباب نجوم کا قول ہے کہ ساعت زحل میں ۳۲ یوم میں علقہ بنتا ہے پھر اوس میں ایک حرارت معتدل پیدا ہو کر دو ماہ تک اس علقہ کو قوت دیتی ہے۔ اسی نظر پر نامہ وخشور گل شاہ دساتیر میں زحل کی پرستش کا یوں حکم ہے۔ این گونہ ستائی کیوان را یاور تو بہ شد الخ

پھر اللہ تعالےٰ ایک اور حرارت پیدا کرتا ہے جس سے وہ علقہ مشتری میں مضغہ ہو جاتا ہے پھر اس مضغہ میں صورت پیدا ہوتی ہے اور وہ اشکال واعصاب سے مرکب ہوتی ہے۔ بعدہٗ عروق میں نمو ہو کر اعصاب اور مفاصل اطراف جسم میں بساعت مریخ منتشر ہوتے ہیں اسی وجہ سے نامہ ہوشنگ میں مریخ کی بڑی طول وطویل پرستش لکھی ہے۔

بالجملہ حکیم مطلق ایک فرشتہ کو حکم نافذ فرماتا ہے تب وہ فرشتہ اس مضغہ میں روح پھونکتا ہے جس سے مولود میں حس وحرکت پیدا ہوتی ہے۔ مزعوم براہمیہ کا مقولہ ہے کہ یہ ترتیب شرف آفتاب میں ہوتی ہے۔ چنانچہ بانی وید کے استاد نے نامہ وخشور تہمورس میں آفتاب کو قوے خالق باشریک خالق تسلیم کیا ہے۔ قولہٗ آفتاب یا درست اورا کہ خورشید باشد پرسودم کہ ترا ہر زید دہ پس ستائی اور این گونہ الخ یعنے آفتاب کو تیری اعانت کا حکم ہے تو اس کی ستائش کر۔ یہی وہ تعلیم ہے جس نے آفتاب کو سورج نرائن کا خطاب دیا پس ہم بفضلہ تعالےٰ امشاج کی تاویلات وتخیلات حکمار یونان ومنجمین کے بیان سے فارغ ہوئے ہیں اب بھی اگر خواہی نخواہی یہی کہا جائے کہ تفسیر ثنائی خلاف کرتی ہے۔ تعریف امشاج میں تو کہتا ہوں میں کہ صاحب تفسیر ثنائی مفسر نہیں کتب فروش ہیں ان کے قول کو مسلم نہ رکھنے سے ہمارے ایمان میں خلل نہ آئیگا۔ تفسیر ثنائی کے قول کو کیا ہم بھی آپ کیطرح مصحف مجید کی مانند سر پر رکھ لیں۔ لو فرضاً اگر تفسیر ثنائی کی تعریف امشاج کو تسلیم کر لیا جاوے تو پھر اس کا جواب کہاں سے آئے۔ کہ ارسطو اوس کے اصحاب عورت میں نطفہ ہونے کے قابل ہی نہیں کیونکہ وہ کہتا ہے کہ نطفہ ایک جسم رطب سیال ہے کہ جو اختلاط بدن سے اس کی طرف مستحیل ہوتا ہے ایسا استحالہ کہ جو صلاحیت اس کی رکھی کہ اس سے دوسرا شخص پیدا ہو اور باہر آتا ہو۔ اوچکتا ہوا پس صاف ظاہر ہے کہ عورت کے یہ سامان نہیں۔ اور جب یہ نہیں تو بقرینہ تعریف مذکور عورت نطفہ کی مستحق نہیں اور جب وہ مستحق نطفہ کی نہیں تو پھر امشاج یعنے کمپونڈ نہ ہوگا۔ اور جب امشاج نہ ہوگا تو لازم آئیگا کہ تخلیق انسان قطع ہو اور یہ محال ہے پس بعض حکماء نے کہا ہے۔ باقی آیندہ

نوٹ۔ ناظرین بدر اگر اس صورت میں بیان کو طول ہو تو وہ دلگیر نہوں انشاء اللہ مسیح کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مثل روز روشن کے سب پر ظاہر ہو جاویگا۔

خاکسار۔ مرزا حسام الدین احمدؐ احمدی ناظر انجمن احمدیہ لکھنؤ متوطن آگرہ ۹۰ ۱۳۲۹ھ

وصیت ہمارے مکرم دوست ملک محمد بخش صاحب نے آسٹریلیا سے اپنی وصیت لکھ کر بھیجی ہے کہ ان کی تمام جائداد کا جو وہاں اور اس ملک میں ہے چہارم حصہ برائے اشاعت اسلام سپرد صدر انجمن احمدیہ کیا جاوے اللہ تعالےٰ برادر مرحوم کو جزائے خیر دیوے اور یہ وصیت ان کے واسطے موجب خیر وبرکات کرے۔ آمین۔

درخواست جنازہ ہمارے مکرم دوست محمد ابراہیم خان بن حاجی موسیٰ خان صاحب کی اہلیہ خیرپور میرس میں فوت ہو گئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اپنی جگہ جنازہ غائب پڑھ کر ثواب حاصل کریں۔ مرحومہ ایک احمدی خاتون تھیں اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

ضرورت ۔ فیروزپور میں ایک خادم مسجد احمدیہ کی ضرورت ہے جس کے لئے خوراک کے علاوہ کچھ نقدی کا بھی انتظام کیا جاویگا اگر کوئی صاحب جانا چاہیں تو اس پتہ پر خط وکتابت کریں سیکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور

لنگر خانہ قادیان میں ضرورت ۔ لنگر کے لئے ایک باورچی کی ضرورت ہے جو کہ ہر قسم کا عمدہ

مسلمان وہی ہیں جو سب ماموروں کو مانے

دیباچہ

(کہانی)

چند دنون سے وطن اور المنیر مین حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح پر اعتراض کیا گیا ہے کہ آپنے احمدیون اور غیر احمدیون مین ایک ذرا سے فرق پر اختلاف ڈلوا دیا اور لکھ دیا کہ ہم مین اصولی فرق ہے۔ اسی طرح پیسہ اخبار مین کسی شوخ چشم نے ایک مضمون دیا کہ اُمید ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اس فیصلہ کو واپس لیکر حضرت مرزا صاحب کے الہامات کو باطل کر دینگے اور ان پر سے کُفر کا فتوے واپس لے لینگے لیکن تعجب ہے کہ ان لوگون نے یہ نہ دیکھا کہ ہم لوگ جب حضرت مسیح موعودؑ کو نبی اللہ مانتے ہین تو کیون کر آپکے فتویٰ کو رد کر سکتے ہین اور حضرت خلیفۃ المسیح تو آپ کے خلیفہ اور آپ کے کامون کو پُورا کرنے والے ہین آپ کیونکر آپکے الہامون کو رد کر سکتے ہین۔ اصل مین یہ لوگ ماموین اور انبیار کی مخالفت کی حقیقت کو سمجھتے ہی نہین تبھی تو کہتے ہین کہ حضرت کے مخالف کیونکر کافر ہوئے یا کم سے کم نیک نیتی سے نہ ماننے والے کیون کر کافر ہوئے حالانکہ رسول اللہ کو نہ ماننے والے کیا سب کے سب بدنیت ہین اور کیا سب پر حجت قائم ہو چکی ہے سوئٹزرلینڈ کے پہاڑون مین کون تبلیغ کرنے گیا تھا لیکن باوجود اس کے اسلام کی رو سے وہ کافر ہین باقی یہ رہا کہ انکو سزا ملیگی یا نہین یہ خدا تعالےٰ جانتا ہے شریعت کا فتوے تو ظاہر پر ہے اس لئے ہم انکو کافر کہین گے پس جب تبت اور سوئٹزرلینڈ کے باشندے رسول اللہ کے نہ ماننے پر کافر ہین تو ہندوستان کے باشندے مسیح موعود کو نہ ماننے سے کیونکر مومن ٹھیر سکتے ہین۔ غرض کہ یہ خیال بالکل بیہودہ اور عقل سے بعید تھا اس لئے اس کی تردید کرنی لازمی آئی تا کہ احمدی بھائی دھوکہ نہ کھاوین لیکن چون کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا فتوے بھی ضروری تھا اس لئے یہ مضمون بہ تمام و کمال دکھایا گیا اور آپنے تحریر فرمایا کہ مجھے اس مضمون سے مخالفت نہین اور ہرگز مخالفت نہین اور تحریر فرمایا ہے کہ اسے چھاپ دو اب اسے عام مخلوق کی ہدایت کے لئے شائع کرتا ہوں احمدی بھائیون کو چاہیئے۔ کہ اس کی خوب اشاعت کرین اور یہ مضمون دوسرے دوستون کو جا کر سنائین کیونکہ غیر احمدی اسوقت پورے زور سے ہم کو اپنے اندر ملانا چاہتے ہین کیون کہ جب حضرت کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان ہی رہتا ہے تو پھر آپ کی بعثت کا فایدہ ہی کیا ہُوا۔

والسّلام۔ خاکسار مرزا محمود احمدؐ ولد حضرت مسیح موعودؑ

نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آیات صراط الذین انعمت علیھم اور تشابھت قلوبھم سے ظاہر ہوتا ہے کہ انبیار کی جماعتون اور اُن کے مخالفین کی ایک ہی طریق ہوتا ہے نبیون کی مشابہت نبیون سے اُن کی جماعتون کی مشابہت اپنے سے پہلی جماعتون سے اور ان کے مکفرین کی مشابہت ان سے پہلے کے مکفرین سے ہوتی ہے۔ جس طرح نبی اور ان کی جماعتین ایک ہی رابتہ پر قدم مارتے چلے جاتے ہین اسی طرح ان کے مخالفون کے پیرو بھی اپنے پیش رودون کی سُنت پر عامل ہوتے ہین خصوصاً جن انبیار کی آپس مین مشابہت اور مماثلت ہو تو ان کے حالات تو آپسمین بہت ہی کچھ ملتے جلتے ہیں۔ اُن پر اور ان کی جماعتون پر ایک ہی سے ابتلار آتے ہین ایک ہی سے شیطانی حملہ ان پر ہوتے ہین اور ایک ہی راہون سے ان کو پھسلانے کی کوششین کی جاتی ہین۔ ہمارے حضرت کو چون کہ حضرت مسیح سے مشابہت تہی اور آپ ان کے مثیل تھے آپ کے واقعات بھی اُن سے بہت کچھ ملتے جلتے ہین جیسے وہان ایک امن وامان کی سلطنت تھی۔ یہان اس سے بڑھ کر امن وامان کی حکومت ہے جیسے وہان ایک غیر ملک کے باشندون کی حکومت تہی یہان بھی غیر ملک کے باشندون کی حکومت ہے جیسے وہان تقریر وتحریر سے تبلیغ کی جاتی تہی ویسے ہی یہان بھی کی جاتی ہے جس طرح ان پر خون کا مقدمہ کیا گیا اور آخر مین آپکی نجات ہوگئی اسی طرح یہان بھی ایک خون کا مقدمہ ہوا جسمین آخر مین آپ کی نجات ہوئی جس طرح وہان کُفر کے فتوے ملے یہان بھی ملے جس طرح آپکے مخالف مولوی آپکے پیچھے پھرتے اسی طرح اب بھی پھرتے رہے پس ضرور تھا کہ جس طرح آپکی وفات کے بعد آپکی جماعت پر ابتلار آئے اسی طرح کا حضرت صاحب کی وفات کے بعد بھی جماعت پر اسی طرح ابتلار آئے۔ چنانچہ ایک مدت سے بلکہ شاید مین غلطی پر نہ ہونگا اگر کہون کہ حضرت مرزا صاحب کی زندگی کے زمانہ سے مجھو یہ خیال تھا اور خوف تھا اور مین دیکھتا ہون کہ ایک مدت سے آثار ظاہر ہو رہے ہین۔ لیکن چون کہ حضرت مسیح موعود صرف مثیل مسیح ہی نہ تھے بلکہ مہدی مسعود بھی تھے اس لئے اُمید بلکہ یقین ہے کہ انشار اللہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت ان ابتلاؤن کے زمانہ سے صاف اور بے عیب نکل جاویگی چنانچہ اگر مین بھولتا نہین تو مین نے خود حضرت خلیفۃ المسیح سے سُنا ہے کہ ایک دفعہ آپنے حضرت صاحب سے پوچھا کہ آپ مثیل مسیح ہین اس لئے ان واقعات سے خوف آتا ہے۔ جو مسیح کی جماعت سے پیش آئے۔ فرمایا کہ ہان خوف تو ہے لیکن چون کہ مین مہدی بھی ہون اس لئے اللہ تعالےٰ انجام نیک کریگا۔ پس گو خوف ہے لیکن نیک انجام کی بھی بڑی بڑی اُمیدین لگی ہوئی ہین۔

اب مین اصل مضمون کیطرف آتا ہون اور بیان کرتا ہون کہ وہ ابتلار کیا تھا۔ جو حضرت مسیح کے بعد آپ کی جماعت کو آیا۔ انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کی وفات کے بعد آپ کی جماعت کو غیر قومون نے اپنی طرف کھینچنا شروع کیا اور حالات ہی کچھ ایسے پیدا ہوتے گئے۔ کہ جن کا نتیجہ یہ ہُوا کہ مسیحی لوگ انہین مل گئے اور جس طرح سیر بھر نجاست مین پڑ کر تولہ بھر پانی بھی ناپاک ہو جاتا ہے ان مٹھی بھر آدمیون پر وہ کثرت غالب آئی اور یونانی اور رومی مشرکانہ خیالات اور رہبانیت ان مین پیدا ہوگئی۔ بعض حواری جو الگ رہے ان کا بقیہ خاتم النبیین رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم الیٰ یوم الدین کے وقت تک چلا لیکن چون کہ اصل توحید آگئی اس لئے انکو اللہ تعالےٰ نے اس دنیا سے اٹھا لیا اور وہ اپنا کام کر کے خاموشی کے ساتھ اس دنیا سے گذر گئے۔ چنانچہ سلمان فارسی بھی انہین لوگون کے بتلائے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس آتے تھے۔

ہمارے حضرت کی زندگی کے آخری ایام مین اور بعد وفات کے بھی اس قسم کی تحریکات مخالفین سلسلہ کی طرف سے ہوئی ہین اور ہو رہی ہیں ایک وہ وقت تھا کہ ہمارے برخلاف چارون طرف سے کُفر کے فتوے شائع ہوتے تھے ہمارے سلسلہ کے کمزور اور ضعیف انسانون کو بے طرح کچلا جاتا تھا وہ مارین کھاتے تھے گالیان سنتے تھے۔ عدالتون مین گھسیٹے جاتے تھے۔ مگر یہ سب کچھ کس لئے ہوتا۔ صرف اس لئے کہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بڑا قادر ہے اور رسول اللہ کی پیشگوئی کے مطابق اس نے اس اُمت مین سے ایک مامور بھیجا ہے۔ جو دنیا کو گمراہی سے بچائے اور اس کا نام اس نے مسیح موعود اور مہدی مسعود رکھا ہے۔ گویا ہم پر فرد جرم اس لئے لگائی گئی۔ کہ ہم نے خدا کے حکم کو کیون مانا اور کیون نہ اسے کہہ دیا کہ ہم کہانتک تیرے احکام کو مانتے چلے جاوین۔ آج تک بہت سے انبیار کو تو مان لیا اب بس کرو اور ہم کو اس اطاعت سے معاف کرو۔ ہان

ہم اس لئے واجب القتل قرار دئے گئے کہ ہم حقیقی بادشاہ کے فرمانبردار ہوئے اور ان باغیون کے ساتھ نہین ملے جنھون نے اس کے مامور کا انکار کیا اور اگر یہ واقعی ایسا جرم تھا کہ جس کی سزا ہم کو یہ ملنی چاہیئے تہی تو خدا کی قسم ہم اس جرم کے مرتکب ضرور ہوئے ہین اور جس طرح ہمارے حضرت نے رسول اللہ کی نسبت فرمایا ہے۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بوَد بخدا سخت کافرم

ہم بھی کہتے ہین کہ اگر خدا کے ماموروں اور رسولون کا انکار اور انکی اطاعت کفر ہے تو خدا کی قسم ہم اس قسم کے کافر ضرور ہین اور اگر اسی کا نام کفر رکھا جاتا ہے تو اس کفر کو ہم ذریعہ نجات یقین کرتے ہین۔

اس کے بعد وہ زمانہ آیا کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو فتوحات دین اور ہماری جماعت کو روز بروز ترقی ہونی شروع ہوئی اور جون جون مخالفین سلسلہ نے شور مچایا یہ سلسلہ اور بھی بڑھا اور بیسیون ہین جو مخالفین ہی کی کتب کو پڑھ کر اس سلسلہ مین داخل ہوئے اور جسقدر عذاب ہم کو دئے گئے ان سے بجائے ہماری ذلت و کمزوری کے ترقی اور عزت ہی ہوتی گئی۔ جس قدر ہمارے مخالفین نے ہمین چاہِ گمنامی مین پھینکنا چاہا خدا نے اسی قدر ہم کو شہرت کے ٹیلہ پر بلند کھڑا کیا اور ہماری جماعت کا رُعب مخالفین کے دلون مین بیٹھ گیا اور خدا کی دی ہوئی نصرت و فتح کو انہون نے مشاہدہ کیا اور انھون نے اپنی آنکھون سے دیکھ لیا کہ اسلام کے دشمنون کی فوجین ہمارے آگے سے فرار ہوگئین اور انھون نے سُن لیا کہ دجال اس مسیح کے مقابل مین ٹھہر نہین سکتا اور ملائکہ کی ہیبت ناک آوازین اُن کے کانون مین پہونچین تب ان کو یقین ہو گیا کہ اب یہ سلسلہ بڑھے گا اور ہر ایک سرسبز وادی اور ویران جنگل اور اونچے پہاڑ اور وسیع سمندر پر ان کی آواز بلند ہوگی اور وہ اسلام کا نشان جس مین مشرکانہ خیالات کی وجہ سے بے رونقی اور زنگ پیدا ہو گیا تھا یعنے کلمۂ شہادت وہ پھر اپنی اصلی رونق سے دنیا پر ظاہر ہوگا اور وہ دن دُور نہین کہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ کے مطابق دنیا دیکھ لے گی کہ ”دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُس کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کر دیگا“ جب حق کھل گیا اور بات ظاہر ہو گئی۔ تو شیطان نے وہی حربہ کرنا چاہا جس سے کہ حضرت مسیح کی جماعت کو دق کیا تھا اور ان کی بڑھتی ہوئی طاقت کو توڑ دیا تھا۔ یعنے اس نے مولویون اور گدی نشینون سے کام بگڑتا ہُوا دیکھ کر امرا اور تعلیم یافتہ گروہ کو چنا اور چون کہ یہ لوگ یا تو لامذہب ہوتے ہین یا دین کی حقیقت سے غالباً ناواقف اور عملی حصہ مین تو فیصدی بہت ہی کم نکلین گے جو باجماعت نماز بلکہ صلوٰۃ و صوم و زکوٰۃ کے پابند ہون اس لئے ان کے ہاتھون مین وہی حربہ دیا۔ جو حواریون کے مقابلہ مین غیر قومون کو دیا تھا یعنے وہ صلح کے لئے بڑھے اور انہون نے اپنے چہرہ ایسے بنا لئے۔ گویا اسلام کے غم نے ان کی کمر توڑ دی ہے اور مختلف فرقون کا تفرقہ دیکھ کر ان کے اُوپر کھانا اور پینا تک حرام ہو گیا ہے اور اسلام کی کمزوری کو دیکھتے ہوئے ان کے دل پراگندہ اور آنکھیں پُر غم ہین اور یہ ایسا بوجھ ہے کہ جس سے ان کی پشت خم ہو رہی ہے اور مسلمانون کی تباہی کو دیکھ کر وہ بے موت مر رہے ہین اور ایسی حالت بنا کر وہ ہمارے پاس آئے اور اپنی خطاؤن کا اقرار کیا اور کہا کہ ہماری غلطی تہی۔ کہ ہم آپ لوگون سے الگ ہوئے۔ اور بزرگون کا کام ہمیشہ خطاؤن سے چشم پوشی کرنا ہوتا ہے۔ پس آپ ہماری غفلت سے نظر اندازی کرین اور ہم کو اپنا خیر خواہ تصور کرین اور آج سے ہم مین اور آپ مین یگانگت ہو جاوے اور ہم ایک ہو کر اسلام کو دشمنون سے بچائین اور اس کے بعد ایک عاشق مفتون کی طرح انہون نے ہم سے گلہ شروع کیا اور کہا کہ جب ہم مین اور آپ مین کوئی اُصولی فرق نہین اور ہمارا ایک ہی خدا اور ایک ہی رسُول ہے تو آپ ہم سے الگ کیون ہوئے اور ہمارے پیچھے نمازین پڑہنی کیون چھوڑ دین اور کیا ضرور تھا کہ اگر ہمارے جہال سے کوئی خطا ہوئی تھی تو آپ اس کا نوٹس لیتے اور اس پر بگڑ بیٹھتے آپ کو تو بڑے رحم اور وسعت نظر سے کام لینا چاہیئے اور صرف اس بات پر کہ ہم مرزا صاحب کو مامور من اللہ نہین مانتے۔ ہم کو کافر قرار دینا آپکی شان سے بہت بعید تھا اور ہم تو مرزا صاحب کو ایک بڑا راستباز انسان اور اسلام کا سچا خادم تصور کرتے ہین۔ اور صرف اس قدر آپسے اختلاف ہے کہ ہم آپ کے بعض ان دعاوی کو نہین مانتے کہ جن مین وہ اپنے آپکو خدا کیطرف سے رسُول اور مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا ذکر کرتے ہین اور مختلف موقعون پر مختلف لوگون کے سامنے ان باتون پر اتنا زور دیا کہ قریب تہا کہ بہت سے لوگون کی آنکھون مین آنسو بھر آتے اور وہ مدت کے بچھڑے ہوُون کی طرح ان سے لپٹ جاتے اور آپس کے اختلافات گلے لگ کر مٹائے جاتے لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہُوا اور حضرت صاحب کا مہدویت کا رنگ غالب رہا اور عین مصیبت مین پڑ جانے کے وقت اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی اور کئی لوگون کو یہ بات سمجھ مین آگئی کہ اگر ایک مامور کے بھیجنے کے بعد یہی نتیجہ نکلتا ہے اور انجام ایسا ہی ہوتا ہے اور باوجود اس کے انکار کے پھر بھی انسان خدا تعالےٰ کا پیارا ہی رہتا ہے۔ تو ہم کو اس قدر مشکلات مین پڑنے کی کیا ضرورت تہی اور کیون خدا نے ایک مامور کو بھیج کر خواہ مخواہ ہم کو مصیبتون مین ڈالا اور اپنون اور بیگانون کی نظر مین حقیر کیا اور کافر ٹھہرایا۔ اور انہون نے خیال کیا۔ کہ اگر مامور کا انکار ایسا ہی چھوٹا سا انکار تھا اور خفیف بات تہی تو خدا نے یہ کیون کہا کہ مین اس کے انکار کے بدلہ مین دنیا کو ہلاک و برباد کر دونگا۔ اور طرح طرح کے عذاب اس نے دنیا مین بھیجے اور لاکھون انسانون کو دیکھتے دیکھتے ہلاک کر دیا اور کیون اتنی مدت تک ملک کے علماء و فضلاء کو اس کی مخالفت کی وجہ سے ذلت کی مار بار بار دی اور کیا وجہ ہوئی کہ آج سے ہزارون سال پہلے نبیون کی زبان پر اس کی خبر دی۔ اور انجیل مین اس کا ذکر کیا اور قرآن شریف مین اس کی بعثت کی نسبت پیشگوئی کی اور اگر یہ ایک معمولی بات تھی اور ایک فروعی سا فرق تھا تو کیون اس نے خود اس کو الہام کے ذریعہ سے کہا کہ جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامة۔ یعنے وہ مسلمان جو تیرا انکار کرتے ہین اور تیرے منکر ہین ان کو رفتہ رفتہ کمزور کر دونگا۔ اور تجھے وہ عظمت دونگا کہ تیرے پیرو ہمیشہ ان سے معزز رہین گے اور ان باتون کے سوچنے کے بعد ان کے دل بشاش ہو گئے۔ اور انہون نے جان لیا کہ مین گڑھے مین گرتے ہوئے خدا تعالےٰ نے ہماری رہبری کی۔ لیکن یہ شور بڑھتا گیا اور اب مین دیکھتا ہون کہ ہمارے مخالف کھُلے طور پر اخبارون مین اس بات پر زور دے رہے ہین کہ اس جدائی کو جانے دو اور ہم سے آملو گو مرزا صاحب سے دعاوی مین غلطی ہوئی اور ایسے موقع پر مین نے ضروری جانا کہ ایسے لوگون کی دہوکہ دہی کو ظاہر کرون اور اس خطرہ سے جو اس تعلق کے نیچے مخفی ہے دوستون کو آگاہ کرون اور اس معاملہ مین حضرت صاحب کی جو رائے ہے اس سے بھی ان کو مطلع کرون تاکہ وہ اپنے قدمون پر مضبوط ہو کر جم جائین اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ مین یہ سب کچھ سچے دل سے اور نیک نیتی سے کہتا ہون۔ اور میرے دل مین اس بات کے لکھنے پر کوئی نفاق کا شعبہ نہین اگر مین نفاق کو پسند کرتا تو سب سے پہلے غیر احمدیون کی عظیم الشان جماعت مین ملنے کی کوشش کرتا اور یہ تو ظاہر ہے کہ اس طرح حضرت صاحب کو جو گالیان دی جاتی ہین۔ وہ کم ہو جائین اور نہین چاہتا کہ اس کے باپ کو گالیان نہ دیجائین اور اس کے والد کی نسبت فحش الفاظ استعمال نہ کئے جاوین۔ پس اگر آپ لوگ ان کو پیر سمجھ کر دشمنون کے حملے سے بچانا چاہتے ہین تو میرے ان سے دو رشتے ہین وہ میرے والد بھی ہین اور آقا اور پیر بھی۔ لیکن مین نفاق پر موت کو ترجیح دیتا ہون اور اس وقت سے پناہ مانگتا ہون جب مین وہ بات کہون جو میرے دل مین نہین اور مین اللہ تعالےٰ کی اس معاملہ مین نصرت چاہتا ہون اور مین اس سے مدد مانگتا ہون کہ وہ مجھے گناہون مین پڑنے سے بچائے۔ مین جانتا ہون کہ کوئی مجھ کو گناہون کی بھٹی سے نہین بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ۔ اور مین خوب سمجھتا ہون

کر کوئی مجھے غفلتون کے میدان مین بھٹکنے سے نہین بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ - اور مجھے کامل یقین ہے کہ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ - پس اسی سے ہر قسم کی شرارت نفس اور خبث باطن سے پناہ مانگتے ہوئے مین نے اس کام کو کیا ہے اور مین اس سے امید رکھتا ہون کہ وہ مجھے ضرور بچائیگا اور ہر قسم کے ابتلاؤن سے محفوظ رکھیگا -

غرضیکہ اے عزیزو! ہمارا ایمان ہے کہ حضرت صاحب خدا کے مرسل تھے اور مامور من اللہ تھے اور ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیا ہمیشہ بھیجتا رہتا ہے اور نہ معلوم اور کتنے انبیا آگے بھیجیگا لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہمارا ایمان ہے کہ حضرت نبی کریم محمد رؤف رحیم رسول اللہ خاتم النبیین کے بعد کوئی تشریعی نبی نہین آئیگا اور آپ ہر قسم کی نبوتون کے خاتم ہین اور آئندہ جس کو اللہ تعالیٰ تک رسوخ ہوگا وہ آپ ہی کی اطاعت کے دروازہ سے گزر کر ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا - کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ - اور اسی مین آپ کی عزت ہے - کیونکہ کیا وہ شخص معزز کہلا سکتا ہے - جس کے ماتحت کوئی بھی افسر نہ ہو بلکہ معزز وہی ہوتا ہے جس کے ماتحت بہت سے افسر ہون دنیا مین بھی دیکھ لو کہ تم بادشاہ کے لقب کو زیادہ معزز جانتے ہو یا شہنشاہ کے لقب کو - پس جیسے شہنشاہ کا لفظ اس لئے کہ اس مین بادشاہون پر حکومت کا مفہوم پایا جاتا ہے - بادشاہ پر معزز ہے - ویسے ہین اسی طرح ایسی نبوت جس کے ماتحت اور نبوتین بھی ہون اس نبوت سے اعلےٰ اور افضل ہے جس کے ماتحت اور نبوت کوئی نہ ہو - کیا وہ شخص زیادہ معزز ہوگا جو دربار شاہی تک انسان کو پہنچا دے یا جو دروازہ پر ہی لے جاکر چھوڑ دے - پس ہمارا یقین ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت مین سے لوگون کو اُٹھا کر اعلیٰ مقامات پر پہونچا دیتے ہین اور آپ کے ماتحت ہزارون نبی ہونگے جو آپ کے ایک ایک لفظ کو قابل اطاعت جانین گے - اور آپ کی محبت اور فرمانبرداری کو ذریعہ نجات یقین کرین گے کیا یہ زیادہ معزز درجہ ہے یا وہ جو ہمارے مخالف پیش کرتے ہین - پس ہم اسی اصل کی ماتحت حضرت مسیح موعود کو بموجب احادیث صحیحہ نبی اور مامور مانتے ہین اور اس اعتقاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین فرق نہین آتا بلکہ اور بھی اعلےٰ ثابت ہوتی ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ جیسے اور انبیاء کے منکرین اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے بعید کئے جاتے تھے آپکے منکرین کا بھی یہی حال ہے اور اس کا نمونہ ہم نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے پس کیسے تعجب کی بات ہوگی - اگر ہم باوجود اپنی آنکھون سے مشاہدہ کرنے کے پھر اس بات سے انکار کرین کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مخالفین کو سخت ذلت دی ہے اور دنیاوی عزت کو دیکھ کر ہماری آنکھین چندھیا جاوین ہمین وہ دقتین اور مشکلات پیش نہین آئے جو صحابہ کو پیش آئے تھے پھر ہماری بزدلی کیا ایمان کی کمزوری پر دال نہ ہوگی - ہم کب یہ کہتے ہین کہ ہمارے مخالف کافر باللہ ہین لیکن اس مین کیا شک ہے کہ وہ کافر بالمامور ہین - کافر کے معنے منکر کے ہین یہ کیسا جھوٹ ہے کہ اگر ہم باوجود ان کے انکار کے پھر ان کو مومن کا مومن ہی سمجھین مومن تو وہ تب ہو سکتے ہین کہ جب اپنے عقائد باطلہ سے رجوع کرین اور حضرت مسیح موعود کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرین - جو حقیقت مین منکر ہے اُسے ہم کیونکر مومن کہہ سکتے ہین - پس جو لوگ کہ باوجود ہزارون نشانون کے دیکھنے کے انکار کرتے ہین ان کے کافر بالمامور ہونے مین کوئی شک نہین اور وہ خدا تعالیٰ کے احکام کے توڑنے والے ہین اور اس سے کیا انکار ہو سکتا ہے کہ ان کے دل مین اللہ تعالیٰ کے احکام کی ایک ذرہ بھر بھی عزت نہین کیونکہ اگر وہ خوف خدا رکھتے اور ان کے دل مین نور ایمان ہوتا تو وہ ایک مامور کی بے قدری اس قدر کیون کرتے

تعجب ہے کہ یہ لوگ اُس موعود ذہبی کو تو اس قدر درجہ دیتے ہین کہ اس کے منکر کافر ہون گے اور جو اسکی مخالفت کریگا - وہ دجال ہوگا اور ہلاک کیا جائیگا - پھر جب حضرت مسیح موعود اس بات کے مدعی ہین کہ مین وہی ہون - تو پھر آپ کی مخالفت کے باوجود ہم سے کسی اور فتوے کے کیون امیدوار ہین - جو کچھ اس آنے والے موعود کے مخالفین کی نسبت ان کا خیال ہے - ہم تو اس سے ان لوگون کو کم ہی جانتے ہین -

حضرت صاحب کے زمانہ مین بھی بار بار اس مسئلہ کو اُٹھایا گیا؟ اور ہمیشہ آپنے اس کو خوب واضح کر کے بیان کیا ہے اور ایسا کھول دیا ہے کہ اس کا انکار سوائے اس کے کہ کوئی ان فتوون کو نظر انداز کر دے اور کسی طرح سے نہین ہو سکتا پھر ہمارے مخالف کیون بار بار ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہین وہ زمانہ یاد کرین - جب کہ کفر کی بوچھاڑ ہم پر پڑتی تھی اور ملامت کے تیرون سے ہمارا بدن زخمی کیا جاتا تھا اور تمام لوگون کی آنکھین اس طرف لگی ہوئی تھین کہ کب یہ سلسلہ تباہ ہوتا ہے اور ایسے وقت مین بھی خدا نے ہماری تائید کی اور ہر ایک دُکھ اور درد سے ہم کو بچایا اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھا تو ہم کیسے ناشکر گذار ہونگے کہ جب خدا نے ہم کو ہر مصیبت سے بچا کر امن کی زندگی عطا فرمائی - تو ہم اس وقت لاتر کنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار کی نہی کو نعوذ باللہ پس پشت ڈالدین -

ہان سوچو تو سہی کہ جس کے باپ کو کوئی جھوٹا سمجھتا اور مفتری خیال کرتا ہے تو وہ اس سے تعلق توڑ دیتا ہے اور اس سے دوستی اور محبت پیدا نہین کر سکتا - پس ہم کس طرح ان لوگون سے جو ہمارے والد سے زیادہ معزز اور محبوب انسان کی ہتک کرین اور اسے جھوٹا خیال کرین صلح کر سکتے ہین اگر ہم ایسا کرین تو ہم سے زیادہ بے شرم کون ہو سکتا ہے - اسلام نے دنیا کے معاملات مین تعصب اور مخالفت کو ناجائز قرار دیا ہے پس ہم جہان تک دنیا کا تعلق ہے ان لوگون سے نرمی کا برتاؤ کر سکتے ہین لیکن دین کے معاملہ مین وہ اور راہ پر قدم زن ہین - اور ہم اور راہ پر - اور یہ ایسا ہی معاملہ ہے جیسا کوئی شخص مسلمان ہو کر اپنے والدین سے ہر قسم کا نیک سلوک کرتا ہے اور شرعاً اس کی ممانعت نہین بلکہ حکم ہے لیکن ان کے پیچھے نماز پڑھنے مین ہمکو تامل ہے اور اس کے ذمہ وار خود یہی لوگ ہین - کفر کی ابتدار انہون نے کی نہ ہم نے - اوّل اوّل تو خدا نے رحم کیا اور کوئی حکم نہ دیا لیکن جب مخالفت حد سے بڑھ گئی تو خدا نے چاہا کہ ان کو اس فیض سے محروم کر دے جو ان کو اس مامور من اللہ سے برائے نام تعلق تھا اور اس نے فیصلہ کر دیا کہ ان لوگون سے تمہارا کوئی تعلق نہین تو اب کس طرح ممکن ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے فیصلہ کو توڑ کر ان سے مل جائین -

اور ہمارے مخالف اپنے دل مین اتنا تو سوچین کہ جب وہ حضرت مسیح موعود کو راستباز مانتے ہین تو کیونکر کہہ سکتے ہین - کہ اللہ تعالےٰ پر وہ جھوٹ بولتے رہے ہین اور جو لوگ یہ کہتے ہین - کہ اس معاملہ مین ہم انکو جھوٹا نہین بلکہ غلطی خوردہ جانتے ہین وہ الہام کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہین اور درحقیقت اس سے منکر ہین - کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص روز اس بات کا مدعی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کلام کیا اور کہا کہ تو مامور ہے اور مرسل ہے اور پھر بھی وہ غلطی پر ہے یہ تو ایسا ہی ہوگا - جیسے زید روز ہم کو کہے کہ مین آج عمر سے ملا ہون اور ہم باوجود یہ کلام اس سے روزمرہ سُننے کے - پھر یہ کہین کہ اس کو غلطی لگی ہوئی ہے ایسے شخص کی نسبت کوئی عقلمند غلطی کا فتوے نہین دیتا بلکہ یا تو اُسے جھوٹا سمجھا جاتا ہے یا سچا پھر کس طرح ممکن ہے کہ تیس سال تک حضرت صاحب اسبات کا دعوے کرتے رہے کہ قریباً روز خدا تعالیٰ مجھ سے کلام کرتا ہے اور ہزارون عبارتین پیش کردین کہ یہ مجھ پر نازل ہوئی ہین اور اصل حقیقت یہ تھی کہ وہ محض دھوکے مین پڑے ہوئے تھے (نعوذ باللہ من ذلک) پس جو شخص کہتا ہے کہ مین حضرت مرزا صاحب کو راستباز اور اسلام کا سچا خیرخواہ یقین کرتا ہون اور پھر آپ کے الہامات کو نہین مانتا وہ یا تو منافق ہے کہ اپنے دل کا خبث ظاہر نہین کرتا اور اصل مین پورے طور سے منکر ہے اور یا پاگل ہے کہ اسمین اتنی بھی تمیز نہین کہ وہ سمجھ سکے کہ کوئی شخص تیس سال تک اس بات مین دھوکا نہین کھا سکتا کہ خدا تعالیٰ روز مجھ سے کلام کرتا ہے اور حالانکہ بات کچھ بھی نہین پس دونون صورتون مین اس سے ہمارا تعلق نہین اور وہ ہم مین سے نہین ہو سکتا۔

اب مین وہ عبارتین درج کرتا ہون کہ جو حضرت صاحب نے مختلف کتب مین لکھی ہین تاکہ میرے دوستون کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس کا منشا کیا تھا۔ سب سے پہلے مین وہ عبارت درج کرتا ہون۔ جو کہ حضرت صاحب نے الہام کی بنا پر لکھی ہے اور جس کا کوئی احمدی انکار نہین کر سکتا یہ اس خط مین درج ہے۔ جو آپنے عبد الحکیم کے جواب مین لکھا ہے۔ وہو ہذا۔

اگر آپکا یہ خیال ہے کہ ہزارہا آدمی جو میری جماعت مین شامل نہین کیا راستبازون سے خالی ہین۔ تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال بھی کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ ہزارہا یہود اور نصاریٰ جو اسلام نہین لائے۔ کیا وہ راستبازون سے خالی تھے۔ بہرحال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھہ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہونچتی ہو اور اس نے مجھے قبول نہین کیا ہے۔ وہ مسلمان نہین ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اب مین ایک شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزارون تاریکیون مین مبتلا ہے خدا کے حکم کو چھوڑ دون اس سے سہل تر بات یہ ہے کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت مین سے خارج کر دیا جاوے اس لئے مین آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہون ہان اگر کسی وقت صریح الفاظ سے آپ اپنی توبہ شائع کرین اور اس خبیث عقیدہ سے باز آجا دین تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھلا ہے وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہین اور خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانون سے منہ پھیرتے ہین۔ ان کو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے جس کا دل شیطان کے پنجہ مین گرفتار ہے۔

اب اس عبارت سے مفصلہ ذیل باتین نکلتی ہین۔ اول تو یہ کہ حضرت صاحب کو اس بات کا الہام ہوا ہے کہ جس کو آپ کی دعوت پہونچی اور اس نے آپ کو قبول نہین کیا۔ وہ مسلمان نہین۔ دوسرے یہ کہ اس الزام کے نیچے وہی لوگ نہین ہین کہ جنھون نے تکفیر مین جد و جہد کی ہے بلکہ ہر ایک شخص جس نے قبول نہین کیا وہ مسلمان نہین اور تیسرے یہ کہ وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور سزا کا مستحق ہے۔ چوتھے یہ کہ اس عقیدہ کی وجہ سے کہ حضرت صاحب کے منکر کافر نہین بلکہ ناجی ہین۔ عبد الحکیم مرتد کو آپنے جب تک وہ اس عقیدہ سے توبہ نہ کرے جماعت سے خارج کر دیا۔ پانچوین یہ کہ آپ فرماتے ہین کہ یہ عقیدہ خبیث ہے۔ چھٹے یہ کہ جو شخص حضرت صاحب کے منکرین کو اور آپکے دعاوی کے نہ ماننے والے کو راستباز قرار دیتا ہے اُس کا دل شیطان کے پنجہ مین گرفتار ہے یہ باتین مین نے اپنے پاس سے نہین بنائین بلکہ حضرت صاحب کے لفظ ہین جو نقل کئے ہین۔ جو چاہے قبول کرے اور جو چاہے رد کرے۔

اس عبارت مین جو آتا ہے کہ یہ بات مجھے الہام سے بتائی گئی ہے اس کی تائید ان الہامات سے بھی ہوتی ہے جنھین کہ منکرین حضرت کو کافر کہا گیا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مومنون۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون۔ وقل اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون۔ عسیٰ ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا وجعلنا جھنم للکٰفرین حصیرا۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ قل جاءکم نور من اللہ فلا تکفروا ان کنتم مومنین۔ ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ رد علیہم رجل من فارس۔ شکر اللہ سعیہ۔ قل یا ایھا الکفار انی من الصادقین۔ وعندی من شہادۃ من اللہ وانی امرت وانا اول المؤمنین۔ لن یجعل اللہ للکٰفرین علے المؤمنین سبیلا۔

غرض جیسا کہ حضرت صاحب نے مذکورہ بالا عبارت مین فرمایا ہے کہ مجھے الہام سے بتایا گیا ہے کہ تیرے نہ ماننے والے خواہ مکفر ہون یا خاموش مسلمان نہین ہین اور خدا کے حضور سزا کے مستحق ہین اور یہ کہ ان کو راستباز جاننے والا شیطانی خیال کے در پے ہے جب تک توبہ نہ کرے ان باتون کی تصدیق مذکورہ بالا الہامات سے بھی ہوتی ہے۔

پس جبکہ ہم کو سچائی کے ماننے کا دعویٰ ہے تو کیا ہمارا اتفاق نہ ہوگا۔ اگر ہم ان باتون کو چھپا دین کیا کوئی مسلمان برداشت کرتا ہے کہ اس کا کوئی دوست ہندؤن سے بھی کچھ کچھ تعلق رکھے اور کبھی کبھی انکو یہ سنا دے۔ کہ ہم آپ کو ناجی اور پسندیدہ اللہ تعالیٰ سمجھتے ہین۔ وہان کیون اس اعتقاد کو برا کہا جاتا ہے اسی لئے کہ نفاق ہے پس اس جگہ بھی وہی نفاق ہوگا بلکہ اگر ہم مخالف کے سامنے دبی زبان سے اس کے حق پر ہونیکا تھوڑا کچھہ اقرار کرین گے تو اس کے دو برے نتیجے ہون گے۔ ایک تو یہ کہ تھوڑے دنون بعد جب ہمارا عقیدہ دشمن کو معلوم ہوگا تو اس کے دل مین ہماری طرف سے سخت نفرت بیٹھ جائے گی اور وہ سمجھیگا کہ یہ اول درجہ کے جھوٹے ہین اور دوسرے یہ کہ جب حضرت صاحب نے ایسا صاف فتویٰ دیا ہے تو لوگ مروڑ تروڑ کر کچہ کے کچھہ معنے کر لیتے ہین۔ تو اگر اس موقع پر ذرا بھی غفلت سے کام لیا گیا تو اس سے آیندہ کے لئے سخت برے نتیجہ پیدا ہون گے اور آیندہ اس خاموشی کو اجماع قرار دیا جا کر اس سے نہ معلوم کیا کیا نتیجہ نکالے جاوینگے اور آیندہ زمانہ مین نیک لوگ ہماری نسبت وہی الفاظ استعمال کرین گے جو اب ہم پولس وغیرہ کی نسبت استعمال کرتے ہین اور بجائے نیک دعاؤن کے بد دعاؤن کے نشانہ ہون گے اور اس وقت کی ہماری کوتاہی آیندہ زمانہ کے لئے نمونہ بد ہوگی۔ کیونکہ کسی مامور کے قریب کے زمانہ کے لوگون کے افعال بھی بطور سند کے پکڑے جاتے ہین۔

اور یہ خیال کرنا کہ مخالف زیادہ ہین اس لئے ہم کو ڈر کر قدم رکھنا چاہیئے ایک خیال باطل ہے۔ کیونکہ حضرت صاحب کے زمانہ کی نسبت ہم اس وقت زیادہ ہین اور حضرت صاحب نے کبھی ڈرنے کی تعلیم نہین دی بلکہ صاف مقابلہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کو کچھہ نقصان نہین پہونچا۔ ہماری جماعت آگے سے بہت زیادہ ہے اور بڑھ رہی ہے۔

مذکورہ بالا عبارت مین ایک لفظ قابل تشریح ہے اور وہ یہ کہ حضرت صاحب فرماتے ہین کہ جس کو میری دعوت پہنچ گئی اور اس نے نہ مانا تو وہ مسلمان نہین اور دعوت پہنچنے کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہین کہ ایسے رنگ مین پہنچے کہ جسکو وہ قبول کرے لیکن مخالفین کو ابھی ایسے رنگ مین دعوت نہین پہونچی اور یہ اعتراض عبد الحکیم نے ہی کیا ہے۔ جس کا جواب مین حضرت صاحب کی کتاب سے دیتا ہون آپ حقیقۃ الوحی مین فرماتے ہین۔

دعوت پہنچنے سے کیا مراد ہے؟

دو امر ضروری ہین یہ شخص جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے وہ لوگون کو اطلاع دیدے کہ مین خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہون اور انکو ان غلطیون پر متنبہ کر دے کہ فلان فلان اعتقاد مین تم خطا پر ہو یا فلان فلان حالت مین تم سست ہو۔ دوسرے یہ کہ آسمانی نشانون اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے اپنا سچا ہونا ثابت کرے

کیا آپنے دعوت پہنچا دی

مین نے پنجاب ہندوستان کے بعض شہرون مین خود جا کر خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہونچا دیا اور اسّی کے قریب کتابین عربی اور فارسی اور اُردو اور انگریزی مین حقانیت اسلام کے بارے مین جن کی جلدین ایک لاکھ کے قریب ہونگی تالیف کر کے ممالک اسلام مین شائع کی ہین اور اسی مقصد کے لئے کئی لاکھ اشتہار شائع کیا ہے اور ہمارے سلسلہ سے غیر ملکون کے لوگ بے خبر نہین ہین بلکہ ممالک امریکہ اور یورپ کے دور دراز ملکون تک ہماری دعوت پہنچ گئی ہے۔

جن پر اتمام حجت نہین ہوا اُن کا حکم

اور جب پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہین ہوا اور وہ مکذب اور منکر ہے۔ تو گو شریعت نے جسکی بنا ظاہر پر ہے۔ اس کا نام بھی کافر رکھا ہے اور ہم بھی بہ اتباع شریعت اس کو کافر کے نام سے

ہی پکارتے ہیں وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا ۔ قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔

اِن مندرجہ بالا عبارتون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اول تو یہ ضروری نہین کہ زید یا بکر کہے کہ مجھ پر اتمام حجت نہین ہُوا اور مجھے دعوت نہین پہونچی بلکہ اتنا کافی ہو گا کہ وہ نبی لوگون کو اطلاع دیدے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ نشانات ہون اور بس ۔ اتمام حجت ہوگئی اور دعوت پہنچ گئی ۔ اور بات بھی یہی دُرست ہے ۔ کیونکہ جب اس شخص نے لوگون کو کھول کھول کر سُنادیا اور نشانات آسمانی ظاہر ہوگئے تو پھر کسی کا یہ کہنا کہ فلان فلان کو ابھی دعوت نہین پہونچی کیسا غلط مسئلہ ہے ۔ اگر یہ اصُول لیا جائیگا ۔ تو ماننا پڑے گا کہ کسی مامور کی دعوت سوائے اون لوگون کے جو اس کی بیعت مین داخل ہوئے کسی کو نہین پہونچی ۔ اور قرآن شریف اور رسول اللہ اور دیگر اولیا نے جو لوگون کو کافر کہا ہے یہ سب جھوٹ ہو جائیگا ۔

دوسری بات یہ نکلتی ہے کہ حضرت صاحب نے پوری طرح سے تبلیغ کردی ہے اور ہندوستان مین تبلیغ ہوچکی ہے بلکہ بعض دیگر ممالک مین بھی ۔

تیسری یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جن پر تبلیغ نہین ہوئی ان کا حساب خدا کے ساتھ ہے ہم نہین جانتے کہ تبلیغ ان کو ہو چکی ہے یا نہین ۔ کیونکہ کسی کے دلی خیالات پر آگاہ نہین اس لئے چون کہ شریعت کی بنا ظاہر پر ہے ۔ ہم انکو کافر کہین گے ۔ گو اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ وہ سزا کے لائق ہین یا بموجب حدیث صحیحہ پھر موقعہ دئے جانے کے لائق ہیں ۔

پھر حضرت صاحب فرماتے ہین کہ :۔

جو حضرت صاحب کو نہین مانتا اور کافر بھی نہین کہتا اسکی نسبت

یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والون کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہین حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم کے ہین کیونکہ جو شخص مجھے نہین مانتا وہ اسی وجہ سے نہین مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کہ خدا پر افترا کرنیوالا سب کافرون سے بڑھ کر کافر ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳) حاشیہ پر لکھتے ہین کہ :۔ ” سو جو شخص مجھے نہین مانتا وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے اسلئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے “ پھر فرماتے ہین کہ علاوہ اس کے جو مجھے نہین مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہین مانتا ۔ کیونکہ میری نسبت خدا و رسُول کی پیشگوئی موجود ہے “ پھر فرماتے ہین ” اب جو شخص خدا و رسول کے بیان کو نہین مانتا اور قرآن شریف کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالےٰ کے نشانون کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانون کے مفتری ٹھہراتا ہے ۔ وہ مُومن کیونکر ہو سکتا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۴)

اب جبکہ مین حضرت صاحب کی ایک ایسی عبارت نقل کر چکا ہون جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے ایک ہی قسم کے لوگ ہین اور دونون مین کوئی فرق نہین اور جس طرح کافر کہنے والا ایک مسلمان کو کافر کہہ کر کافر بنتا ہے اسی طرح ایک نبی کو نہ ماننے والا اُسے نہ ماننے کی وجہ سے کافر ٹھہرتا ہے ۔ مین ایک اور حوالہ درج کرتا ہون جس مین آپنے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت مین توقف کرتا ہے ۔ کافر ٹھہرایا ہے ۔

چنانچہ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ مین صفحہ ۱۸۷ مین اس سوال کے جواب کہ ” چون کہ حضرت کی اب تک کوئی ایسی تاثیر روشن طور پر ظہور مین نہیں آئی ہے اور دو تین لاکھ آدمی کا حضرت کے سلسلہ مین داخل ہونا گویا دریا مین سے ایک قطرہ ہے پس اگر تاثیر بین کے ظہور تک کوئی بغیر انکار کے داخل سلسلہ ہونے مین توقف اور تاخیر کرے تو یہ جائز ہوگا یا نہین ۔

فرماتے ہین کہ توقف اور تاخیر بھی ایک قسم انکار کی ہے “ اب ہر ایک دانا اور عقل مند انسان دیکھ سکتا ہے ۔ کہ سائل نے اپنے سوال مین کس قدر شرائط لگائی ہین کہ ایک شخص آپ کو جھوٹا بھی نہین مانتا اور آپکا انکار بھی نہین کرتا ۔ اور محض مزید اطمینان کے لئے بیعت مین ابھی توقف کرتا ہے ۔ تو اسکی نسبت کیا فتوےٰ ہے جس کے جواب مین آپ فرماتے ہین کہ اس کا بھی وہی حال ہے جو منکر کا حال ہے ۔ اور منکر کا حال اُوپر کے فتوے مین جو حقیقۃ الوحی سے نقل کیا گیا ہے درج ہے یعنی اُسے کافر قرار دیا گیا ہے اور وہی درجہ دیا گیا ہے جو اس شخص کو دیا گیا ہے جو آپکو کافر کہتا ہے ۔ پس نہ صرف وہ شخص جو آپ کو کافر کہتا ہے یا جو آپ کو کافر تو نہین کہتا ہے ۔ مگر آپکے دعوے کو نہین مانتا ۔ کافر قرار دیا گیا ہے بلکہ وہ بھی جو آپ کو دل مین سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہین کرتا ۔ لیکن ابھی بیعت مین اُسے کچھ توقف ہے کافر قرار دیا گیا ہے پس سوچنے کا مقام ہے کہ حضرت صاحب نے اس معاملہ مین کس قدر تشدد سے کام لیا ہے اور عقل بھی یہی چاہتی ہے ۔ کیونکہ اگر ایک ہندو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا مان لے اور دل مین اقرار بھی کرے اور ظاہر طور پر انکار بھی نہ کرے ۔ ان بعض واقعات کی وجہ سے ابھی کھُلم کھُلا اسلام لانے سے پرہیز کرے تو ہم اسے کبھی بھی مسلمان نہین کہتے بلکہ اُسے کافر ہی سمجھتے ہین ۔ اور شریعت اسلام کبھی اس کے ساتھ ناطہ رشتہ کو جائز نہین رکھتی یعنے اس کے ساتھ کسی مسلمان عورت کے بیاہ دینے کی ہرگز اجازت نہین دیتی ۔ پس اسی طرح اس غیر احمدی کا حال ہے جو حضرت صاحب کو دل مین سچا بھی جانتا ہے لیکن ابھی بیعت کرنے مین متردد ہے اور جو آپ کو کافر جانتے ہین ۔ ان کا حال بھی ظاہر ہے جسکی نسبت مین حضرت صاحب کی عبارتین اُوپر نقل کر آیا ہون ۔

پھر دوسری جگہ فرماتے ہین ” چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اس لئے ہم منکر کو مُومن نہین کہہ سکتے ہین اور نہ یہ کہہ سکتے ہین ۔ کہ وہ مواخذہ سے بری ہے اور کافر منکر کو ہی کہتے ہین ۔ کیونکہ کافر کا لفظ مُومن کے مقابل پر ہے اور کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسُول نہین مانتا دوسرے یہ کفر کہ وہ مسیح موعود کو نہین مانتا اور اسکو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے مین خدا اور رسُول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیون کی کتابون مین بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے ۔ تو یہ دونون قسم کے کفر ایک ہی قسم مین داخل ہین ۔ کیون کہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا و رسول کے حکم کو نہین مانتا ۔ وہ بموجب نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسُول کو بھی نہین مانتا اور اس مین شک نہین کہ جس پر خدا تعالےٰ کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہوچکا ہے ۔ وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا “

اِن عبارتون سے یہ نتائج نکلتے ہین اول تو یہ کہ مکفر اور خاموش ایک ہی گروہ مین سے ہین ۔ کیونکہ جو مانتا ہے اُسے مُومن کہتے ہین اور کافر مُومن کے مقابل مین ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو نہین مانتا خواہ وہ مکفر ہو یا خاموش ہو کافر ہے ۔ اور یہ دونون گروہ ایک ہی قسم کے ہین دوسرے یہ کہ جو آپ کو نہین مانتا وہ ضرور آپ کو مفتری قرار دیتا ہے ۔ تیسرے یہ کہ جو آپ کو نہین مانتا اس کا ایمان درحقیقت خدائے تعالےٰ پر بھی نہین اور نہ رسول اللہ پر ہی ہے ۔ چوتھے یہ کہ چون کہ وہ شخص آیات اللہ کا منکر ہے اس لئے مُومن نہین ہو سکتا ۔ پانچوین یہ کہ چون کہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اسلئے ہم مُومن نہین کہہ سکتے ۔ اور چھٹے یہ کہ وہ مواخذہ سے بری نہین ۔ ساتوین یہ کہ کفر دو قسم کا ہے ۔ ایک اللہ اور رسُول کا کفر اور ایک دیگر آیات کا کفر ۔ جس مین حضرت صاحب کا کفر بھی شامل ہے ۔ آٹھوین یہ کہ اصل مین یہ سب کفر ایک ہی ہے ۔ جس نے آپ کا کفر کیا اس نے خدا اور رسُول کا کفر بھی ساتھ ہی کیا ۔ نوین یہ کہ جس پر ان دونون قسم کے کفرون

مین سے کوئی قسم کفر کی ثابت ہو جائے وہ قیامت کے دن زیر مواخذہ ہوگا۔

اس بات کے ثبوت مین کہ حضرت صاحب نے کل ان لوگون کو جن پر اتمام حجت ہو چکا ہے اور دعوت پہونچ چکی ہے۔ شرعاً قابل اخذ ٹھہرایا ہے۔ یہ عبارت کافی ہے۔

"مین یہ کہتا ہون کہ چون کہ مین مسیح موعود ہون اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہین پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارے مین خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے اور میرے دعویٰ پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مواخذہ ہوگا۔ کیون کہ خدا کے فرستادون سے دانستہ منہ پھیرنا ایسا امر نہین ہے کہ اس پر کوئی گرفت نہ ہو اس گناہ کا دادخواہ مین نہین ہون بلکہ ایک ہی ہے جسکی تائید کے لئے مین بھیجا گیا ہون یعنے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص مجھے نہین مانتا وہ میرا نہین بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیش گوئی کی۔ (حقیقۃ الوحی ۱۶۳)

پھر اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۲ مین فرمایا کہ "یہ ایسا ہی آیۃ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب اُمت محمدیہ مین بہت فرقے ہو جائین گے تب آخر زمانہ مین ایک ابراہیم پیدا ہوگا۔ اور ان سب فرقون مین سے وہ فرقہ نجات پائے گا۔ کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا" اور اسی طرح براہین احمدیہ حصہ پنجم مین فرماتے ہین "کہ انہین دنون مین آسمان سے ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جائے گی اور خدا اپنے منہ سے اس فرقہ کی حمایت کے لئے ایک کرنا بجائے گا۔ اور اس کرنا کی آواز سے ہر ایک سعید اس فرقہ کی طرف کھچا آئیگا۔ بجز ان لوگون کے جو شقی ازلی ہین جو دوزخ کے بھرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہین"

اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک حلفیہ بیان بھی نقل کرتا ہون۔ جو آپ نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد تحریر کیا۔ عصر جدید مین ایک مضمون نکلا تھا۔ جسمین کہ نامہ نگار نے بڑے زور سے پیش گوئی کی تھی کہ اب چون کہ حضرت مرزا صاحب فوت ہو گئے ہین اور ان کے بعد حضرت مولوی صاحب جانشین ہوئے ہین اور آپ کے عقائد اصل مین مرزا صاحب کے خلاف ہین اور آپ درحقیقت تمام ان باتون کو نہین مانتے۔ جو مرزا صاحب نے بیان کی ہین اور اس لئے عنقریب وہ دن آنے والا ہے۔ کہ جب مولوی صاحب تمام جماعت احمدیہ کو پھر مسلمانون مین لا شامل کرین گے اور مین نے اس کے جواب مین ایک مضمون لکھا تھا۔ جس پر آپ نے یہ عبارت تحریر فرمائی۔ جو کہ تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۸ مین شائع ہو چکی ہے۔ وھو ہذا۔

مین اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہون کہ مین مرزا صاحب کے تمام دعاوی کو دل سے مانتا اور یقین کرتا ہون۔ اور ان کے معتقدات کو نجات کا مدار ماننا میرا ایمان ہے۔

نورالدین۔ دستخط حضرت خلیفۃ المسیح

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے معتقدات بھی نجات کا ایک مدار ہین۔

اسی طرح ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کو ایک خط مین حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہین۔

"پھر ان انبیاء کی خلاف ورزی کے متعلق ہم آپ کو ایک آیت سناتے ہین۔ ولقد ارسلنا الی امم من قبلك فاخذنا ھم بالباساء والضراء لعلّھم یتضرعون فلولا اذ جاءھم باسنا تضرعوا ولکن قست قلوبھم وزین لھم الشیطان ما کانوا یعملون فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا علیھم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناھم بغتۃً فاذا ھم مبلسون۔ اس آیۃ پر غور کرو۔ انتہی تحریر حضرت خلیفۃ المسیح۔

اسی طرح اسی خط مین حضرت مسیح موعود کے مخالفین کی نجات کی نسبت عبدالحکیم کو تحریر فرماتے ہین۔ کہ

پھر آپ نے تیرہ کروڑ مسلمانون پر رحم فرمایا ہے۔ اور ذکر کیا ہے کہ تیرہ سو سال مین تیرہ کروڑ مسلمان تیار ہوئے ہین سبکو نجات حاصل کرنا چاہیئے۔ حکیم و ڈاکٹر صاحب و دارب اللہ کی مخلوق اس وقت موجود ہے۔ تیرہ کروڑ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باعث تیار ہوئے ہین۔ تو دوارب اللہ کی مخلوق ڈاردن کے طریق سے لاکھون برس اور معلوم نہین کب سے جو تیار ہوئی ان سب نے اگر نجات نہ پائی تو تیرہ کروڑ چیز ہی کیا ہین۔

اس مندرجہ بالا عبارت مین حضرت خلیفۃ المسیح اس کے اس سوال کا جواب دیتے ہین کہ مرزا کی مخالفت کی وجہ سے تیرہ سو سال کی کوششون کا نتیجہ یہ تیرہ کروڑ مسلمان کیون غیر ناجی قرار دیا جاوے اور فرماتے ہین۔ کہ جس طرح رسول اللہ کی مخالفت کی وجہ سے دوارب انسان غیر ناجی ہو سکتا ہے اسی طرح اب اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت مرزا صاحب کی وجہ سے یہ تیرہ کروڑ غیر ناجی ہو سکتے ہیں اور ان مندرجہ بالا اقتباسات سے حضرت خلیفۃ المسیح کا اعتقاد خوب ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور پھر آگے چل کر فرماتے ہین۔ کہ نجات فضل سے ہے۔ اور فضل کا جاذب تقوےٰ ہے اور تقوے کا بیان لیس البر والی آیت مین ہے اور آئین شاید مرزا صاحب کا بھی کہین ذکر آیا ہو" اس مین آپ نے آیت کے اس حصہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جس مین نجات کے مدارون مین نبیون پر ایمان لانا بھی ضروری قرار دیا ہے۔

اب مین حضرت صاحب کی وہ عبارت نقل کرتا ہون جسمین کہ آپ نے خاموش لوگون کی نسبت تحریر فرمایا ہے۔ فرماتے ہین

"اگر دوسرے لوگون مین تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہین ہین تو انکو چاہیئے کہ ان مولویون کے بارے مین ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دین کہ یہ سب کافر ہین کیونکہ اونہون نے ایک مسلمان کو کافر بنایا تب مین ان کو مسلمان سمجھ لونگا۔ بشرطیکہ ان مین کوئی نفاق کا شعبہ نہ پایا جاوے اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہون"

پھر اخیر پر آپ لکھتے ہین "دو سو مولوی کے کفر کی نسبت نام بنام ایک اشتہار شائع کر دین۔ بعد اس کے حرام ہوگا کہ مین ان کے اسلام مین شک کرون بشرطیکہ کوئی نفاق کی سیرۃ ان مین نہ پائی جاوے" پھر حاشیہ پر ارشاد فرماتے ہین "مین دیکھتا ہون جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہین لاتے وہ سب کے سب ایسے ہین کہ ان تمام لوگون کو وہ مومن جانتے ہین جنھون نے مجھ کو کافر ٹھہرایا ہے۔ پس مین اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتا لیکن جنہین خود انہین کے ہاتھ سے ان کی وجہ کفر پیدا ہو گئی ہے انہین کیون کر مومن کہہ سکتا ہون (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵)

اب ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب ان لوگون کو بھی جو آپ کو کافر نہین کہتے اور اون مولویون کو کافر کہتے ہین۔ جنھون نے آپ کو کافر قرار دیا ہے۔ کافر قرار دیتے ہین کیون کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جو لوگ مجھے کافر نہین کہتے وہ میرے مکفرین کو بھی کافر نہین کہتے۔ اور اس طرح خود انہین کے ہاتھ سے وجہ کفر پیدا ہو گئی ہے اس طرح آپ کے مکفرین کو کافر نہ کہنے کو بھی آپ نے وجہ کفر قرار دیا ہے۔ پس جو لوگ آپکو کافر نہین کہتے اور ساتھ ہی غیر احمدیون کو بھی کامل مسلمان ہی جانتے ہین وہ . . . . . کسی صورت مین مسلمان نہین کہلا سکتے اور صرف یہی کافی نہین رکھا گیا کہ وہ انکو کافر کہین بلکہ نام بنام ان لوگون کے کفر کا اعلان اشتہارون اور اخبارون کے ذریعے سے شائع کرین جنھون نے آپ پر کفر کا فتوے دیا ہو اور جو فتوے کہ ہزارون کی تعداد مین ہندوستان مین شائع ہو چکا ہے۔

اور وفات کے چند ہی دن پہلے مسٹر فضل حسین صاحب بیرسٹر کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے

فرمایا "جو ہمین کافر نہین کہتے ہم انہین بھی اس وقت تک ان کے ساتھ ہی سمجھین گے (مکفرون کے ساتھ) جب تک

کہ وہ ان سے الگ ہونے کا اشتہار بذریعہ اعلان نہ کرین اور ساتھ ہی نام بہ نام یہ نہ لکھین کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیحہ کافر سمجھتے ہین" (بدر صفحہ ۴ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء)

یاد رہے کہ یہ فقرہ اس تقریر کا آخری فقرہ ہے۔ یہی دو حوالہ ہین جن کو ہمارے مخالف بار بار پیش کرتے ہین اور اصرار کرتے ہین کہ تمہارے امام نے جب لکھدیا ہے کہ ہم ان لوگون کو جو ہمارے معاملہ مین خاموش ہین کافر نہین سمجھتے۔ تو اب تم ہم لوگون سے مل جاؤ۔ لیکن ایسے لوگون کی عقلون پر ... اور افسوس آتا ہے کیا انہین اس عبارت مین یہ بات نظر نہین آتی کہ اس مین بڑی بڑی شرائط لگائی گئی ہین اور کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے ان شرائط کو پورا کر دیا ہے۔ ہان ہمین اس شخص کا نام تو بتاؤ جس نے بموجب حضرت صاحب کی تحریر کے دو سو مولویون کا نام لے لے کر انہین کافر قرار دیا ہو اور اس بات کا اقرار کیا ہو کہ حضرت صاحب کے معجزات ٹھیک نکلے اور آپ راستباز تھے اور یہی نہین بلکہ اس کے ایمان مین نفاق کا کوئی شعبہ نہ ہو پس جب ایسا کوئی شخص نہین اور کسی نے ان شرائط کو پورا نہین کیا تو ہم کس طرح اون کو الگ سمجھ لین اور گھر بیٹھے زبانی باتون کو دھوکہ مین آ جائین جب ہمارے امام نے صریح الفاظ مین لکھدیا ہے کہ جو ہمین کافر نہین کہتے ہم انہین بھی اس وقت تک ان کے ساتھ سمجھین گے جب تک کہ وہ ان سے الگ ہونیکا اعلان بذریعہ اشتہار نہ کرین اور ساتھ ہی نام بہ نام یہ نہ لکھین کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیحہ کافر سمجھتے ہین پس ہم کیون کر اس شخص کی اطاعت سے نکل جائین جس کو ہم نے سچا یقین کیا اور جس کے معجزات ہم نے اپنی آنکھون سے دیکھے۔ اور جس کا خدا سے تعلق ہم نے مدتون مشاہدہ کیا ہم اپنے اس سردار اور حاکم کی بات کو کیون کر رد کر دین جس کے ہاتھ پر ہم نے اپنے آپ کو بیچ دیا اور اپنے خیالات اور اپنی خواہشات اس کے لئے قربان کر دین ایسی جرأت تو وہ شخص کر سکتا ہے جس کے دل مین ایمان نہ ہو جو نور یقین سے کورا ہو اور جس کو خدا نے معرفت کی آنکھین نہ دی ہون۔

اور یہ قطعاً خیال نہ کرو کہ اس قول کا پہلے قول سے کچھ اختلاف ہے اور اس مین حضرت صاحب نے پہلے کی نسبت نرمی کر دی ہے کیونکہ انبیاء اپنے الہامون کے سب سے زیادہ قائل اور مؤمن ہوتے ہین دیکھو حضرت صاحب اپنی کتاب اربعین مین تحریر فرماتے ہین کہ "مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے۔ جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن شریف پر" پس یہ خیال سخت گندہ ہوگا۔ اگر ہم یہ کہین کہ حضرت صاحب نے اس پہلی الہامی بات کو رد کر دیا بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان مین تطبیق کرین۔ اور

بہرحال ہمین اس عبارت کو پہلی عبارت کے ماتحت کرنا پڑیگا کیونکہ وہ الہامی ہے اور اس کے معنے بھی ہم نے نہین خود حضرة صاحب نے کئے ہین۔ چنانچہ اگر کوئی شخص غور سے دیکھے۔ تو اس جگہ حضرت صاحب نے تعلیق المحال بالمحال سے کام لیا ہے کیونکہ جو شخص حضرت صاحب کے منکرین کو نام بہ نام کافر قرار دیگا اور باوجود حضرت صاحب کے ان دعاوی کے آپ کو سچا قرار دیگا۔ اور آپ کے الہامات اور معجزات پر یقین لائیگا اور پھر آپ کی بیعت نہ کریگا تو ایسا شخص دو حال سے خالی نہین یا تو وہ منافق ہوگا کہ لوگون کے ڈر سے سچ کو قبول نہین کرتا اور یا حکم الٰہی کا صریح منکر ہوگا کیونکہ حضرت صاحب نے بیعت الہام کے ذریعہ سے شروع کی ہے اور قرآن شریف مین انبیاء کے منکرین کو کافر کہا گیا ہے پس ایسا شخص جس پر حق کھل گیا اور اس نے حضرت کے راستباز ہونے کو سمجھ لیا تو پھر جو وہ بیعت نہین کرتا تو اس مین یا تو نفاق کا شعبہ ہے یا کفر کا۔ اور حضرت صاحب نے یہ شرط ساتھ قرار دی ہے کہ پھر ایسا شخص منافق بھی نہ ہو پس جو شخص ان شرائط پر عمل کریگا اس کے لئے تو بیعت ضروری ہو جاویگی اور اگر بیعت نہ کریگا تو منافق ہوگا پس جو شخص ایسا اشتہار دے بھی دے جسمین مخالف مولویون پر کفر کا فتوے دے اور پھر بھی بیعت نہ کرے تو ایسا شخص ضرور منافق ہے پس حضرت صاحب نے تو ایک محال بات پیش کر کے مخالفین پر حجت قائم کی ہے نہ یہ کہ ان کے لئے راستہ کھولا ہے اس عبارت کو پیش کر کے ہم سے صلح چاہنے والا بعینہ اس شخص کی طرح ہے جو قرآن شریف کی آیت قل ان کان للرحمٰن ولدٌ فانا اول العابدین کو پیش کر کے ہم سے یہ چاہے کہ ہم یسوع کی عبادت کرین اور اسے خدا کا بیٹا مان لین یہان تو یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ نہ تو تم خدا کا بیٹا ثابت کر سکو گے اور نہ مین قبول کرونگا۔ اسی طرح مذکورہ بالا عبارت مین حضرة صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی ہمارے مخالفین کا نام لیکر قریباً دو سو مکفر مولویون پر کفر کا فتوے اشتہار کے ذریعہ شائع کرائے اور پھر اس مین نفاق بھی نہ ہو۔ تو ہم ایسے شخص کو مومن مان لین گے اور یہ بات ناممکن ہے کہ کوئی شخص ایسا کرے اور پھر باوجود بیعت نہ کرنے کے منافق بھی نہ ہو۔ پس یہ تو ایک تعلیق محال بالمحال تھی اسے سند کے طور سے پیش کرنا تو ایک بڑی جہالت ہے۔

اور ایسی لمبی تقریر کی بھی ہم کو کچھ ضرورت نہین کیونکہ ابھی تو کوئی شخص نہین پیش کیا گیا جس نے ان شرائط پر عمل کیا ہو پس اس کے ذریعہ صلح چاہنا اول درجہ کی نادانی ہے جس قدر لوگ منفرق طور سے احمدیون کے پاس آکر یا جماعتون مین اس قسم کا اقرار کرتے ہین وہ تو اون لوگون کی طرح ہین۔ جن کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون۔ وہ اگر ہم سے صلح چاہتے ہین تو اپنی دنیاوی حیثیت بڑھانے کے لئے نہ کہ ان کے دلون مین دین کی تڑپ ہے۔ اگر واقعی ان کو خدا تعالیٰ سے کچھ محبت ہوتی اور دین کی تڑپ ہوتی اور تقوے کا ایک ذرہ بھی ان کے دلون مین باقی ہوتا تو وہ کیون کوشش سے اس شخص کے دعوے کو نہ سنتے جس نے تئیس برس پکار پکار کر سنایا کہ خدا نے مجھ سے کلام کیا اور مجھے دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور مین اسکی طرف سے مامور مقرر کیا گیا ہون اس نے لیکچرون کے ذریعہ اشتہارون اور رسالون کے ذریعہ کتابون کے ذریعہ اپنی آمد کا اعلان کیا لیکن کیا ان لوگون نے ذرہ بھر توجہ کی ایک آریہ اخبار ذرہ بھی ان کے پولٹیکل حقوق کے برخلاف لکھتا ہے تو ان کے تن بدن مین آگ لگ جاتی ہے آنکھون سے شعلے نکلنے لگتے ہین اور ناسزا الفاظ بے اختیار اون کے منہ سے نکل جاتے ہین اور راس کماری سے لے کر ہمالیہ کی چوٹیون اور کلکتہ سے لے کر پشاور تک تار برقی کی طرح ایک جوش پھیل جاتا ہے اور چارون طرف غور و فکر شروع ہو جاتا ہے لیکن خدا کے مامور کی آواز ان کے کانون مین تئیس سال تک پڑتی رہی اور دنیا کی بے توجہی پر غضب الٰہی نازل ہوا لیکن ان کے کانون پر جون تک نہ رینگی یہ مست پڑے رہے۔ اور غفلت کے لحافون کو انہون نے اپنے سر سے نہ اتارا انہون نے آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا کہ یہ ہے کون۔ اور پرواہ تک نہ کی۔ خدا کی پکار کو سننے سے انکار کر دیا اور حقارت سے منہ پھیر لیا یہ ان کا ایمان ہے اور یہ وہ تڑپ ہے جو دین کے لئے ان کے دلون مین پائی جاتی ہے اور باوجود اس حالت کے یہ لوگ ہمارے سامنے آتے ہین اور ہمین صلح کے لئے بلاتے ہین اور پھر زیادہ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ یہ تحریک جس گروہ سے اٹھی ہے اور جو گروہ کہ ہم کو اپنے پیچھے نمازین پڑھوانا چاہتا ہے وہ خود نماز نہین پڑھتا۔ جو لوگ نمازین پڑھتے ہین وہ تو ہم کو کافر سمجھتے ہین مگر یہ لوگ جو ٹھٹھے اور ہنسی مین اپنا دن گزارتے ہین اور اسلام کے پاک احکام پر تمسخر کرتے ہین جن پر یورپ کا رنگ تہ بہ تہ چڑھا ہوا ہے ہمین بلاتے ہین کہ آؤ اور ہمارے پیچھے نماز پڑھو۔ ہم کس کے پیچھے نماز پڑھین۔ کیا ان کے پیچھے جو خود نماز نہین پڑھتے ہان ہم کس کے پیچھے نماز پڑھین کیا ان لوگون کے پیچھے جن کے پیچھے اگر ان کو مسلمان بھی سمجھ لیا جاوے تو شاید نماز پڑھنی ناجائز ہو۔ ہان ہم کن کے پیچھے نماز پڑھین۔ کیا ان لوگون کے پیچھے جن کے دلون مین اسلام محض ایک قومیت ہے اور رسول اللہ کی عزت صرف اپنے پولٹیکل حقوق کے محفوظ رکھنے

کے لئے کی جاتی ہے۔ بے شک اس تحریک کا اس گروہ سے اٹھنا ہی اس بات پر شاہد ہے کہ یہ تحریک رحمان کی طرف سے نہین۔

اب مین حضرت صاحب کا وہ فتوےٰ نقل کرتا ہون جسین کہ غیر احمدیون کے پیچھے نماز پڑہنے سے روکا گیا ہے آپ فرماتے ہین کہ:-

پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑہو بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم مین سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو مین اشارہ ہے کہ اماسکم منکم۔ یعنے جب مسیح نازل ہوگا تو تمہین دوسرے فرقون کو جو دعوےٰ اسلام کرتے ہین بکلی ترک کرنا پڑیگا اور تمہارا امام تم مین سے ہوگا پس تم ایسا ہی کرو کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جاوین اور تمہین کچھ خبر نہ ہو جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال مین مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہین کرتا اس مین تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤگے پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں ہے کیون کہ وہ میری باتون کو جو خدا سے ملی ہیں عزت سے نہین دیکھتا اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہین۔"

اب اس عبارت کو غور کرنے سے اول تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھتا ہے یا غیر احمدیون سے تعلق رکھتا ہے وہ ایسے فعل کا مرتکب ہوتا ہے جو قطعی حرام ہے دوسرے یہ کہ ہمارے لئے لازمی ہے کہ ہم غیر احمدیون سے قطعی طور سے الگ رہین تیسرے یہ کہ جو ایسا نہیں کرتا اس پر خدا کا الزام ہے۔ چوتھے یہ کہ ایسے شخص کے اعمال حبط ہو جاوین گے۔ پانچوین یہ کہ جو حضرت صاحب کا دل سے معتقد ہے وہ آپ کے اس فیصلہ اور دیگر فیصلون کو مانتا ہے چھٹو یہ کہ جو نہیں مانتا اس کے دل مین خود اختیاری کا مرض ہے اور ساتوین یہ کہ حضرت صاحب ان الفاظ مین کہ وہ مجھ سے نہیں اس سے قطع تعلق کرتے ہین۔ آٹھوین یہ کہ ایسا کرنے والے کی عزت آسمان پر بھی نہین کی جائیگی۔ اب باوجود ان فتوون کے ہم کیا کرین اور کس طرح ان لوگون کے ساتھ شامل ہو جائیں جو ہلاکت کے گڑھے کی طرف ہم کو بلاتے ہین۔

اب ایک طرف تو خدا کا کلام ہم کو اپنی طرف بلاتا ہے اور دوسری طرف چند لوگ جن کے ایمانون کا ہم کو کوئی علم نہین بلکہ وہ صریح طور سے ایک مامور کے مکفر ہین ہم کو اپنی طرف کھینچتے ہین پس بہتر ہے۔ کہ ہم خدا کی آواز کو قبول کرین۔ اور جس طرح پہلی دفعہ ہم نے انسانون پر خدا کے احکام کو مقدم کیا اب کے وہی نمونہ دکھائیں۔ حضرت صاحب خدا سے خبر پاکر فرماتے ہین کہ مجھے نہ قبول کرنے والون کو راستباز جاننے والا ان کے پیچھے نماز پڑہنے والا اور ان سے بکلی قطع تعلق نہ کرنے والا شیطان کے پنجہ مین ہے اور آپ پر ایمان نہین رکھتا اس کے اعمال حبط ہو جائین گے اور آسمان پر اس کی عزت نہ ہوگی۔ پس ہمارے لئے کیسا خطرناک ابتلا رہے کہ ایک طرف تو ظاہری چین اور امن آرہا ہے دشمنون کی نظرون میں ایک عزت ہوتی ہے اور شاید گورنمنٹ کی نظرون مین بھی بوجہ گروہ سے تعلق ہو جانے کے زیادہ وقعت پانے کی امید ہے اور دوسری طرف خدا کے مامور کا فتوےٰ ہے کہ اگر تم ان سے بکلی قطع تعلق نہین کرتے تو پھر تمہارا ہم سے قطع تعلق ہے۔ اگر عاجلہ کو دیکھا جائے تو پہلی بات مین فائدہ ہے لیکن اگر یوم ثقیل کا خیال کیا جائے تو سوائے دوسری بات پر عمل کرنے کے کوئی چارہ نہین۔ ہم ان لوگون سے صلح کرتے ہوئے ان آیات قرآنی کو کہان چھپا دین۔ الذین یتخذون الکافرین اولیا من دون المؤمنین ط ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعاً۔ یا ایہا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ط اتریدون ان تجعلوا للہ علیکم سلطاناً مبینا۔ ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ۔ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ و یقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلاً۔ اولئک ھم الکافرون حقاً واعتدنا للکافرین عذاباً مھینا۔ اور خصوصیت سے آخری آیت مین تو ہم خاص طور سے اسی گروہ کا ذکر پاتے ہین جو مدعی ہین کہ مرزا صاحب مسلمان متقی اور راستباز تھے ہین لیکن نبی نہین مانتے اور جو کہتے ہین کہ نجات ایمان باللہ پر ہے نہ ایمان بالرسل پر اور جن کا خیال ہے کہ رسول اللہ کے انکار کی وجہ سے تو عذاب ہوا بھی لیکن مرزا صاحب کے نہ ماننے کا کوئی حرج نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ لوگ جھوٹے ہین اور سچے کافر ہین اور اللہ تعالیٰ کے حضور عذاب کے مستحق ہین اور حضرت صاحب بھی فرماتے ہین کہ من فرق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی وما رأی اور پھر فرمایا ہے کہ من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او کذب بایٰتہ۔ پس باوجود ان صریح نصوص کے ہم کیون کر انکار کر دین اور کہدین کہ تمام رسولون کا ماننا ضروری نہین اور یہ کہ مسیح موعود کا ماننا مدار نجات مین شامل نہین اگر ہم ایسا کہین تو ہم بھی اسی گروہ مین شامل ہو جاوین گے جن کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اولئک ھم الکافرون حقاً واعتدنا للکافرین عذاباً مھینا۔ اور جنکی نسبت فرماتا ہے۔ او کذب بایٰتہ۔ فنعوذ باللہ من ذلک الکذب والبھتان ونلوذ بفضلہ من ھمزات الشیطان۔

اگر ہم ایسا کرین۔ تو گویا عبد الحکیم مرتد کی پیشگوئی کو پورا کر دین اور شیطان کے مؤید بن جاوین کیون کہ اس کی مخالفت بھی اسی بات پر ہوئی تھی اور وہ جماعت سے اسی لئے خارج کیا گیا تھا کہ اس کا دعوےٰ تھا کہ سوائے ان چند مکفرین کے جنھون نے مخالفت مین زور مارا ہے اور سب لوگ ناجی ہونے چاہئیں اور کفر کا فتوےٰ ان پر نہین دینا چاہیئے پس ہمارا بھی ایسے ہی اعتقاد رکھنا گویا عبد الحکیم کی پیروی کرنا اور حضرت مسیح موعود کا انکار کرنا ہے۔ اور اسکی شیطانی پیشگوئیون کو پورا کرنا ہے کہ عنقریب مرزائی مرزا صاحب پر ایمان کو غیر ضروری قرار دیکر باقی تمام فرقون کو بھی مسلمان قرار دین گے اور اعمال پر مدار نجات جانین گے اور ایمان بالرسل کو علیحدہ کر دین گے پس ان باتون کا ماننا ہمارے لئے موت ہے اور سلسلہ کی تکذیب

خدا کے فضل سے اسی پر امید کرتے ہوئے اور اسی کو اپنا سہارا قرار دیتے ہوئے اور مسیح ناصری کی جماعت کے تجربہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بڑے شرح صدر کے ساتھ اس بات کا اعلان کرتے ہین کہ ہم نے خدا کے مامور کو قبول کیا ہے اور اس کے ہر ایک حکم کو مدار نجات یقین کرتے ہین اس لئے بلا کسی تامل کے کہتے ہین کہ انا برءاؤ منکم ومما تعبدون من دون اللہ۔

اجابتِ دعا [illegible]

برادر اکبر علی خان صاحب شاہجہانپوری لکھتے ہین مین نے ۲۷ کی نماز [illegible] سنت بانفل ایسی ہین پڑہی جس مین حضرت خلیفۃ المسیح کے واسطے دعائیں کی ہین اللہ کریم قبول کرے والسلام۔ دیۃ مین کی اور میری دعائیں کی۔ حضور کی صحت کی خوشی مین ایک سال کے واسطے کسی غریب احمدی کے نام اخبار بدر جاری کرانا چاہتا ہون۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

ناظر

برادر غلام نبی تاجر [illegible] ناظر کی ضرورت [illegible]

خواجہ صاحب کا خط

بحضور آقا و مطاع ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مین کیا اور میری بضاعت کیا ۔ بس اسی قدر عرض ہے ۔ کہ بندہ ام تا زندہ ام ۔ حضرت امام مغفور علیہ السلام توجہ دعائین میرے حق مین کرتے تھے ۔ ان کو میرا دل ہی جانتا ہے لیکن اس نخل دعا کی جو امام ہمام علیہ السلام نے لگایا اس کی آبیاری اس کثرت سے آپ نے کی ۔ کہ اللہ تعالے ہی آپ کو اجر دے ۔ اگر حضور کے نصائح میرے لئے نہ ہون اور دعا نہ ہو تو جو کامیابی ہو رہی ہے وہ میری ہی ہلاکت کا موجب ہو جاوے کیون کہ فرعونیت اور ہم چو من دیگرے نیست کا مرض سب کو لاحق ہے ۔ حضور للہ دعا کرین ۔ کہ خدا تعالیٰ اس خطرناک ٹھوکر سے بچاوے ۔

کوئٹہ کا سفر بحمد اللہ کامیابی سے ختم ہوا ۔ پہلا لیکچر یونیورسٹی پر ہوا ۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب پر ہماری زندگی اور مشن کا خاص اثر ہوا ۔ اوس نے اعتراف کیا کہ جس طرح مین نے کوئٹہ کا آنا حضور کی منشاء پر رکھا اور نواب وقار الملک کو صاف لکھا کہ حضرت اجازت دین میرا کوئی اختیار نہین آفتاب احمد خان نے اعتراف کیا کہ اس کا خاص اثر اصحاب علی گڈھ پر ہوا ۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ یہی زبردست ثبوت تمہاری کامیابی اور طاقت کا ہے ۔ کہ تم ایک امام کے ماتحت ہو کاش ! دنیا اس اصول پر چلتی تو کیون یہ جھگڑے ہر ایک قوم اور انجمن مین ہوتے ۔

کوئٹہ مین بھی میرے پہونچنے سے پہلے سخت مخالفت شروع ہو گئی یعنے بعض مولویان اہل کوئٹہ نے مخالفت کی ۔ بہر حال مین پہنچ ہی گیا ۔ عیدگاہ مین پہلے دن یونیورسٹی پر تقریر ہوئی ۔ کچھ اس قسم کی نصرت اور تائید ربی ہوئی ۔ کہ سب کے سب مخالف اور مکفر وجد مین سر ہلا رہے تھے ۔ اور مصر ہوئے ۔ کہ وعظ و تقریر کا جلسہ جاری رہے ۔

صاحبزادہ صاحب آفتاب احمد خان نے تو پوری شرافت اور نجابت کا ثبوت دیا ۔ اس نے میری تقریر کے خاتمہ پر نصف گھنٹہ میری تقریر کی تعریف کی اس کے ذیل کے الفاظ خاص کر دکھلاتے ہین کہ اس شخص مین کس قدر شرافت ہے اس نے کہا جو لیکچر خواجہ صاحب نے دیا یہ دراصل اہل کوئٹہ کو نہین ۔ بلکہ مجھ اور میرے ہمراہیان علی گڈھ کو دیا اور ہم کو سبق دیا ۔ کہ یونیورسٹی کے مضمون پر اس طرح تقریر کرنی چاہی ۔ میرے پہونچنے سے پہلے ایک جلسہ ہو چکا تھا جسمین صاحبزادہ صاحب نے تقریر کی تھی ۔ مین نے کل یونیورسٹی کی مثال ایک انجن سے دی تھی ۔ جو کل ہماری قوم کے افراد کو گاڑیون کی طرح کھینچ لے جاویگا ۔ لیکن انجن کو دیکھنے والے بھی دو طرح کے انسان ہوتے ہین ایک وہ جو باہر انجن کے ہوتے ہین جو انجن کی صورت شکل اس کی طاقت اور اس کے کام کو رہبر سے دیکھ کر لوگون کو جنھون نے انجن نہ دیکھا ہو اطلاع دیتے ہین ۔ دوسرا ایک شخص ہے جو انجن کے اندر ہے اس کے کل پرزون سے اور کلون سے واقف ہے ۔ اس کی طاقت سے اس کے کام سے آشنا ہے اور انجن کی ماہیت اور حقیقت کو سمجھتا ہے ۔ سو میری اور خواجہ صاحب کی یہ نسبت ہے ۔ ہم سب باہر سے دیکھنے والے ہین اور خواجہ صاحب انجن کے اندر ہین ۔ مین نے خود کئی تقریرین یونیورسٹی کے معاملہ پر کین اور لوگون سے سنی لیکن آج خواجہ صاحب کو سن کر پتہ لگا ۔ کہ تقریر کرنے کا حق یہ ہے ۔

یہ صاحبزادہ آفتاب احمد کی ذاتی شرافت کا پتہ دیتا ہے کہ کہان تک وسعت قلب اس شخص مین ہے ۔

اس کے بعد خدا کا فضل شروع ہو گیا جس امام مسجد نے مخالفت کی تھی اس نے استدعا کی اور ایک تقریر مسجد مین ہوئی اگلے دن رات کو . . . . . قرآن کریم پر لیکچر ہوا ۔ کوئٹہ مین یہ پہلا لیکچر ہے جس نے اہل کوئٹہ مین اس قدر دلچسپی پیدا کر دی ۔ کل ہال معمور تھا ۔ تمام برانڈے پر تھے ۔ اور اگرچہ دسمبر کی سی سردی تھی اور رات کا وقت تھا ۔ لیکن کئی آدمی باہر آسمان تلے کھڑے رہے ۔ کوئٹہ کے ہندو اصحاب بنجاب والون سے مجھے بہتر نظر آئے وہ اس بات پر مصر ہوئے ۔ کہ پیغمبر اسلام کے متعلق بھی اون کو کچھ سناؤن جب کتاب کے متعلق سنا ہے ۔ تو صاحب کتاب کے متعلق بھی اون کو واقفیت ہو ۔ چنانچہ جو تھا لیکچر تھیوسوفیکل ہال مین ہوا ۔ ہندو صاحبان کثرت سے تھے انہون نے بالاتفاق اعتراف کیا کہ اگر ایسا سلسلہ جاری رہے ۔ تو اسلام کے متعلق بہت سارے شکوک رفع ہو جاوین انھون نے مانا کہ دو دن مین ہماری رائے اسلام کے متعلق بہت کچھ بدل گئی ہے اور ہم اپنے پنڈتون سے اون امور کی بابت ریافت کرین گے جو مین نے وید کے متعلق کہے اور تسلیم کیا کہ وہ امور بہت وزنی تھے اس کے بعد مسلمانان کوئٹہ مصر ہوئے ۔ کہ کل جمعہ کی نماز مین جامع مسجد مین پڑھون اور وعظ جمعہ کرکے جاؤن ۔ سبحان اللہ ۔ یہ وہ مسجد ہے ۔ جس مین احمدی کو قدم رکھنے کی مجال نہین اور آج عام طور پر چرچا ہے ۔ کہ اگر کوئی مسلمان سچے اور با اخلاص ہین تو احمدی ہین اور ایک احمدی سے استدعا ہے کہ جمعہ کا وعظ کرکے جاوے ۔ یہی یقین مجھے اس دن تھا ۔ جب حضور کی اجازت سے یہ سلسلہ لیکچر شروع ہوا ۔ کہ کروڑ در کروڑ مسلمان ہماری طرف سے غلط فہمی مین ہین وہ ہمارے متعلق یہ سمجھے بیٹھے ہین کہ یہ ہمارا قبلہ اور کعبہ اور پیغمبر اور کتاب اور ہے یہی اہل کوئٹہ کہتے تھے جیسے کہ مجھے صاحبزادہ صاحب سے معلوم ہوا اور اب وہ ہم سے بہتر کسی کو مسلمان سمجھتے ہی نہین یہی حالت مین نے ہر جگہ دیکھی ہے ۔ برادران اہل اسلام کا قصور کیا یہ تو مولویون کی ہم پر مہربانی تھی ۔ اور تو اور خود لاہور مین اب رنگ پلٹا ہے جو ان دو ماہ مین برابر لیکچر ہوئے ہین ۔ اہل لاہور نے اب اعتراف کرنا شروع کیا ہے ۔ کہ کس قدر غلطی ہم کو احمدیون کے متعلق اور حضرت مرزا صاحب کے متعلق تھی اب وہ ماننے لگ گئے ہین کہ مرزا صاحب تو فدائیان اسلام اور جان نثاران محمدؐ اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہین ۔ کوئٹہ سے آکر لاہور مین لیکچر انجمن مین ہوا وہی انجمن جس کی چار دیواری مین احمدی کو حکم نہین اور آج بطیب خاطر مدعو کرتے ہین اور انھون نے کیا کرنا تھا پبلک مجبور کرتی تھی ۔ کہ احمدیون سے ہی جلسہ کو زیب و زینت ہوگی ۔

مین کیا عرض کرون کہ وقت پر کیا نصرت الٰہی تھی ۔ رات کے نو بجے تو لیکچر شروع ہوتا ہے ۔ اور سارے دن کے بعد رات کے وقت خلقت جمع ہوتی ہے اور سامعین مین سے جو ہزارون تھے ۔ رات کے گیارہ بجے تک ایک انسان ہل کر نہین جاتا اور سب پر محویت طاری ہے ۔ خلاصہ لیکچر انگریزی والون کو خطاب تھا کہ قرآن شریف پڑھو ۔ یہ حضور کی بھی خوشی کی خبر ہوگی کہ انگریزی خوان اور ناخواندہ پبلک پر اس کا بہت ہی نیک اثر ہوا ۔ عام طور سے اب چرچا ہے ۔ کہ احمدی جماعت پر اور ان کے مرشد پر مولویون نے بہت ظلم کیا تھا اور ہم کو دھوکہ مین رکھا تھا ۔

انجمن کا لیکچر دے کر مین بروے مقدمہ کوہاٹ گیا وہان عمائد کوہاٹ نے پہلے ہی سے انتظام کر رکھا تھا ۔ وہان دو لیکچر ہوئے ۔ اب کے کوہاٹ مین جو خصوصیت تھی وہ یہ کہ میرے جانے سے آٹھ دن پہلے مفصلات کوہاٹ مین اطلاع دی گئی اور تمام علاقے کے علماء سوا خاص متعصب علماء کے آگئے عجب شان ایزدی ہے اور وہ بات پوری ہو رہی ہے ۔ کہ ؎

اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

سرحدی علاقہ وہان کے علماء ۔ اور ایک مشہور کٹے احمدی کی باتین سنتے خوش ہوتے اور اس کے ساتھ وہی مراسم دست بوسی وغیرہ کے ادا کرتے جو کسی ایسے شخص سے وہ کیا کرتے ہین جن سے اون کو عقیدتمندی ہو ۔ یہی حالت کوئٹہ مین دیکھی ۔

اللہ تعالے حضور کو سلامت رکھے صحت و عافیت عطا کرے اور وہ دن قریب لائے ۔ جب مین حضور سے قرآن تمام و کمال پڑھ لون ۔ مولا اب تو کوئی خواہش اور نہین ۔ بس ایک یہ خواہش ہے کہ خدا تعالے مجھے موجودہ علائق سے فارغ کرے ۔ خدا کی کتاب ہاتھ مین ہو اور کل دنیا سامنے ہو ۔ آمین ۔   کمال الدین

دفتر بدر سے طلب کرو

تبلیغی کارڈ اعلیٰ قسم سو عدد	۸ر	عقائد احمدیہ	۲ر
مجموعہ درثمین اُردو فارسی		سنت احمدیہ	مہر
مجلد	۹ر	معیار الصادقین	۳ر
شہادت القرآن	۲ر	تفسیری نوٹ ۲۳ پارے	ے ر
الاستخلاف	۳ر	مجموعہ فتاوی احمدیہ	عصر
چولہ گرونانک صاحب	ار	ضرورت زمانہ	۸ر
ظہور المسیح	۶ر	کشف الاسرار	۲ر
سات پارے شیخ یعقوب علی صاحب والے بجائے عہ صہ		ثنائی چکر	ار
شرائط بیعت ۱۲۵ عدد	عصر	مباحثہ رامپوری	۲ر
البرہان الصریح	للعہ	صحیفہ آصفیہ	۲ر
حضرت اقدس کی پرانی تحریرین	لعہ	نشریئہ کانگ درشن	۸ر
کفارہ	۳ر	فتح الدین	۳ر
		مکتوبات احمدیہ بجائے ۸ر	۴ر
		کتاب الصیام	ار
فرزند علی بجواب ابراہیم	۳ر		

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بدر

BADR — QADIAN

قادیان

عام قیمت سالانہ ... بغیر ضمیمہ و رقی قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد برسرایں صد

ضمیمہ رسالہ قرآن مجید

جلد ۱۰ | ۱۱ جمادی الاوّل ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ مئی ۱۹۱۱ء مطابق ۹ بیساکھ ۱۹۶۸ | نمبر ۲۸

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفیٰؐ پاؤ گے تم

حضرت امیرؓ کا مزاج مقدس

مکرمی جناب اکمل صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضرت کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے۔ اس ہفتہ میں ایک دن بہت تیز بخار ہوگیا تھا پرسوں دست آگئے تھے جو کل تک جاری رہے ان سے ضعف ہوگیا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ صحت کامل عطا فرماوے کبھی کبھی کسی بیماری کا دورہ ہوجانے سے ضعف ہوجاتا ہے احباب بہت دردِ دل سے دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان دوروں کو دُور کرے والسلام۔ عاجز بشارت احمدؐ عفی اللہ عنہ

مدینۃ المسیح

بلبلِ بستانِ نبوت صاحبزادہ میرزا محمود احمدؐ صاحب ایک دن کیواسطے قادیان آئے تھے۔ پھر امرتسر چلے گئے۔ وہاں سے باوجود ناسازیٔ طبیعت بٹالہ کے جلسہ میں شریک ہوئے۔ اب حسب الارشاد جناب امیر المؤمنین اپنے ماموں جان (میر محمدؐ اسمٰعیل اسسٹنٹ سرجن) تبدیل آب و ہوا کے لئے کراچی جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ بخیر و عافیت واپس لائے باقی خانہ ان رسالت امرتسر ہی میں ہے۔

(۲) مولوی محمدؐ علی صاحب ایم۔ اے کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ انبتہا اللہ نباتاً حسنا۔ اللہ تعالےٰ اس کو زکوٰۃً و اقرب رحماً بنائے۔

(۳) مہمان خانہ میں میان امیر احمدؐ صاحب قریشی کی خدمات کا اضافہ مفید ثابت ہو رہا ہے۔

سفر بنارس

مفتی صاحب مکرّم کے سفر بنارس کا مختصر حال سنئے۔ حافظ روشن علی صاحب۔ مولوی محمدؐ سرور شاہ صاحب۔ مولوی غلام رسُول صاحب میر قاسم علی صاحب کے دو دو لکچر اور خواجہ کمال الدین صاحب کے تین لکچر ہوئے مفتی صاحب مکرّم نے ٹون ہال میں بوضاحت سلسلہ کی تبلیغ کی جسے سامعین نے توجہ سے سُنا۔ اور کئی ایک غیر احمدیوں نے اصرار کیا کہ ہم اپنے اہتمام کے ساتھ اپنے محلہ میں وعظ کراتے ہیں یہی باتیں مفصل وہان بیان کی جاویں۔ چنانچہ ان کی اس استدعا کے مطابق حافظ روشن علی صاحب۔ مولوی غلام رسُول صاحب اور میر قاسم علی صاحب دو دن اور بنارس ٹھہرے اور مفتی صاحب بمعیت مولوی سرور شاہ صاحب مونگھیر گئے۔ جہان دو دن جلسہ ہوا وہان پیشگوئیوں کے متعلق جھگڑا ہو رہا تھا اس لئے مفتی صاحب نے پیشگوئیوں کی حقیقت کے متعلق ایک تقریر کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دو تین ذکی و فہیم اشخاص نے بیعت کی۔ بنارس میں ایک ہندو پنڈت صاحب نے چند سوالات کئے جن کے جواب حافظ صاحب نے ایسے مدلل دئے کہ وہ قائل ہوگیا۔ اور اُٹھ کر کہا۔ کہ میں دھن باد کرتا ہوں مرزا صاحب کو جنھوں نے آپ جیسے آدمی بنائے ہیں نے یہی سوال ثناء اللہ اور دیگر مولویوں سے کئے تھے مگر کوئی جواب نہ دے سکا۔ آج میری تشفی ہوئی۔

یہ خبر بھی اہل انصاف کے حلقے میں مسرت کے ساتھ پڑھی جاوے گی۔ کہ مولوی اندرپل والا۔ اور گوجرانوالہ کا نقشبندی کاتب مباحثہ کے لئے جرأت نہ کر سکے اور آٹھ دس اشخاص نے بیعت کی درخواست بھجوائی۔

اس کے بعد مفتی صاحب و مولوی محمدؐ سرور صاحب شاہ آباد آئے یہاں آپ نے بڑے بڑے رؤسا کے سامنے حضرت مرزا علیہ السلام کی رسالت و نبوت کے دلائل کھول کھول کر بیان کئے۔ جو مخالفین کے لئے دل بستگی کا موجب ہوئے۔ اور انہی لوگوں نے بااصرار ایک دن اور ٹھرایا اب شاہجہانپور سے ہوتے ہوئے قادیان آئیں گے۔

جلسہ بٹالہ

۶-۷۔ مئی کو انجمن احمدؐیہ بٹالہ کا جلسہ تھا رپورٹ تاحال نہیں پہونچی۔ مگر یہ خبر بڑی خوشی کے ساتھ پڑھی جاوے گی۔ کہ اہل بٹالہ کو پیام حق بڑی خوبی کے ساتھ سنایا گیا پہلے روز شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ شیخ محمدؐ یوسف صاحب ایڈیٹر نور۔ صاحبزادہ میرزا محمود احمدؐ صاحب نے لکچر دئے دوسرے دن حافظ روشن علی صاحب۔ مولوی غلام رسُول صاحب راجیکی۔ خواجہ کمال الدین صاحب اور ایڈیٹر صاحب بدر و صاحبزادہ صاحب نے لکچر دئے۔ جن کا اثر بہت عمدہ ہوا حاضرین کی تعداد معقول تھی۔

(بدر پریس دار الامان قادیان میں میان معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

کوئل

کوئل او پیاری کوئل ! تو آگئی کہاں سے
پہلے ہی پھنک رہا تھا میں سوزشِ نہاں سے

یہ اور آگ کیسی ۔ تو نے لگائی آ کر
بجھنا ہے جس کا مشکل ۔ اِس جسمِ ناتواں سے

آواز جو تری ہے ۔ کیا درد سے بھری ہے
بیتاب کر رہی ہے ۔ اندازِ دلستاں سے

بلبل ہزار نغمے ۔ ہاں دلفگار نغمے
مجھ کو سنا چکی ہے ۔ گلزار میں زباں سے

پر یہ صدا سُریلی ۔ تجھ سے سُنی اکیلی
کھلنے نہ پائی پہیلی ۔ پھر کبھی ترے بیاں سے

خود ہی مجھے بتادے ۔ جو حال ہے سُنا دے
اِک آگ سی لگا دے ۔ پُردرد داستاں سے

ہے اشتیاق کس کا ۔ سوزِ فراق کس کا
تجھ کو نکال لایا ۔ اس پہلے آشیاں سے

تو کیوں وطن سے نکلی ۔ ہاں کیوں چمن سے نکلی
پھرتی ہے جنگلوں میں ۔ بیزار اپنی جاں سے

کوکو ہے کس کی خاطر ۔ تھا کون یارِ شاطر
جس کے لئے جُدا ہے ۔ تو پیارے خانماں سے

ہر وقت اشکباری ۔ دن رات آہ وزاری
اور اتنی بے قراری ۔ پائی ہے کس مکاں سے

گلشن میں گُل کھلے ہیں ۔ آپس میں ہنس رہے ہیں
ہے کام تجھ کو لیکن ۔ بس نالہ و فغاں سے

روح و روانِ اکمل ۔ ہے تجھ میں شانِ اکمل
بن جا زبانِ اکمل ۔ اس طرزِ دلستاں سے

وہ بھی ہوا مسافر ۔ اک مہرباں کی خاطر
گھر بار چھوڑ بیٹھا ۔ ہے دور خانماں سے

احباب چھوڑ آیا ۔ منہ اُن سے موڑ آیا
اپنا وطن بھلایا ۔ اُلفت ہے قادیاں سے

عاجز ہے ناتواں ہے ۔ اک مشتِ استخواں ہے
منسوبِ دستاں ہے ۔ مشہور اس نشاں سے

اُس کی سیاہ کاری ۔ اُس کی گناہ گاری
پھر اُس کی بیقراری ۔ بالکل الگ جہاں سے

ہے بندۂ محبت ۔ تکلیف میں مسرت
ذلت میں ایک عزت ۔ پاتا ہے امتحاں سے

بوئے وفا سے خالی ۔ پھولوں کی پائی ڈالی
مر مر کے جاں نکالی ۔ ناچار بوستاں سے

اَب جنگلوں میں پھر کر ۔ ہر ہر قدم پہ گر کر
ڈھونڈیگا اپنا دلبر ۔ وہ چشمِ خونفشاں سے

کوئل او پیاری کوئل ! آ مِل کے دونوں روئیں
داغِ فراقِ دلبر ۔ اشکوں سے اپنی دھوئیں

وی پی واپس کرنیوالے

ہم نے دو ماہ پہلے نوٹس دیا ۔ کہ بدر بقایا داروں کے نام وی پی کیا جاتا ہے پھر ہر ایک صاحب کو اطلاعی کارڈ بھیجے ۔ جن حضرات کے خطوط یکم مئی تک پہنچ گئے اون کے نام وی پی نہیں ہوا ۔ باوجود اس احتیاط کے جن احباب نے وی پی واپس کردئے ہیں وہ مہربانی فرماکر لکھ بھیجیں کہ کب چندہ سالانہ ادا فرمائیں گے اور اگر وہ ۱۴ مئی ۱۹۱۱ء کا پرچہ دیکھنا چاہتے ہیں جس میں کہ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کا مضمون دربارۂ احمدی وغیر احمدی تھا تو ۱/ کے ٹکٹ اور حرجانہ وی پی ابھیجکر منگوا لیں ۔

چکوال میں احمدیوں کو تکلیف

ایک بھائی تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ دو مخالف مولویوں نے ہماری مخالفت میں وعظ کئے اور کہا کہ مرزائی کافر ہیں ان کی عورتیں ان پر حرام ہیں ۔ … … … احمدی عورت کے بارہ میں یہ حکم ہے کہ تین ماہ انتظار کرکے دوسری جگہ نکاح کردو مرزائی لوگوں سے کھانا ۔ پینا ۔ بیٹھنا ۔ لین دین ۔ بات چیت کرنا بند کردیا جاوے ۔ کوئی مسلمان ان کی روٹی نہ لگائے ۔ تندور ۔ چاہ ۔ بند کئے جاویں یہاں تک کہ کپڑے سے کپڑا نہ چھونے دیں ۔ وغیر ذالک ۔ پھر لکھتے ہیں ۔ کہ چکوال کے سقوں نے ہمارا پانی بند کردیا ہے ۔

یہ حالات سخت قابل افسوس ہیں ہم اپنے بھائیوں کو صبر و استقلال و ثبات کی تاکید کرتے ہیں ۔ سلامت روی ۔ امن پسندی کے ساتھ رہیں کیونکہ آخر فتح انشاء اللہ تمہاری ہے

برادر مرحوم

بعض الفاظ اپنے لغوی معنوں کے لحاظ سے بہت ہی دل پسند ہوتے ہیں ۔ مگر اصطلاحی معانی کے اعتبار سے بعض اوقات تشویش پھیلا دیتے ہیں ۔ ۲۷ ۔ اپریل کے بدر صفحہ ۲ کالم ۲ پر اک حقیقت ہے اس کے متعلق بعض دوستوں کو غلط فہمی ہوئی ہے ملک محمد بخش صاحب بخیر و عافیت زندہ موجود ہیں ۔

سکھ اور احمدی

سولہ سال سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے ہے کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ راستباز مسلمان اور ولی اللہ تھے اور اس کے ثبوت میں آپ نے کتابیں لکھی ہیں ۔ آپ کے بعد شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور بالخصوص اپنے سکھ بھائیوں کو یہ پیغام بڑی محبت اور پیار سے سناتے رہے ۔ لیکن تعجب ہے ۔ کہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب کا رسالہ گورو باوا نانک صاحب کا چولہ جو تین سال سے شائع ہو رہا ہے ۔ سکھوں کو غیر معمولی توجہ ہوئی اور لاہور میں اشتہار بازی شروع ہوگئی ۔ جو کہ کسی مفید نتیجہ پر نہ پہنچا سکتی تھی ۔ چونکہ امرتسر سے بھی چیلنج دیا گیا تھا ۔ اس لئے جناب سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ نے اشتہار دیا ہے کہ اگر سکھ صاحبان حفظِ امن کا ذمہ لیں اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت بھی حاصل کریں ۔ تو ایک مکان کے اندر حاضرین کی مخصوص تعداد کے ساتھ تحریری مباحثہ منظور ہے ۔ تحقیق حق کے لئے یہ طریق بہت ہی عمدہ ہے ۔

نتیجہ مباحثہ مانگٹ ۔ انّ الّذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون بے شک وہ لوگ جو خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں کبھی کامیاب نہیں ہوتے پچھلے دنوں موضع مانگٹ اونچے علاقہ حافظ آباد میں جماعت احمدیہ و غیر احمدیہ میں مباحثہ ہوا ۔ جماعت احمدیہ کیطرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی مقرر ہوئے چنانچہ دوران گفتگو میں مولوی ابراہیم صاحب نے مع تمام غیر احمدیوں کے اللہ کی قسم کھاکر کہا کہ حضرت عیسیٰ مع جسم عنصری زندہ آسمان پر ہیں اور احمدیوں نے بھی قسم کھائی کہ حضرت عیسیٰ دوسرے نبیوں کی طرح فوت ہوگئے اور انکا جسم آسمان پر نہیں گیا ۔ احمدیوں کی طرف سے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے قرآن شریف سے وفات مسیح اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر ایسے دلائل اور استدلال پیش کئے جن کا جواب حضرت ابراہیم صاحب نہ دیسکے ۔ نتیجہ یہ نکلا کہ غیر احمدیوں میں سے بعد مباحثہ جنھوں نے مولوی ابراہیم کے ساتھ قسم اٹھائی تھی پچاس ۵۰ آدمی جن کے نام ذیل میں درج ہیں ۔ احمدی ہوئے ۔ اور احمدیوں میں سے ایک آدمی بھی مرتد نہیں ہوا ۔ اگر کسی غیر احمدی کو شک ہے تو موضع مانگٹ میں آکر تصدیق کرسکتا ہے ۔ سنا ہے کہ مولوی ابراہیم صاحب نے رسالہ الہادی و پرچہ اہل حدیث میں مضمون خلاف واقعہ درج کرایا ہے یہ محض دجل ہے جسکو شک ہو وہ مانگٹ میں آکر دریافت کرسکتا ہے ۔ اسمائے گرامی جو داخل بیعت ہوئے علی محمد ۔ محمد بخش ۔ علی محمد ۔ تاجا ۔ گاموں ۔ سردارا ۔ صدر الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وَمَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ ؕ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کا ایک عظیم احسان

حق بین نگاہ کے واسطے تو حضرت مسیح موعود ہزاروں نشان چھوڑ گئے ہیں - پر جس آنکھ پر تعصب کی پٹی باندہ لی ہو - اور اس کے کھولنے پر راضی نہ ہو - اس کا کیا علاج حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احسانات میں سے ایک کا ذکر ہمارے صاحبدل ڈاکٹر ذیل کے مضمون میں کرتے ہیں - معارفِ قرآنی جو اس سلسلہ حقہ پر احمدیہ کے طفیل کھلے ہیں - ان کی ایک مثال جناب خواجہ صاحب کے لیکچروں میں غیر احمدی اصحاب کثرت سے دیکھ چکے ہیں - خواجہ صاحب کو لوگوں نے گھر بلایا تو کسقدر فائدہ پایا - اس سے ظاہر ہے کہ اگر وہ خواجۂ خواجگان کے گھر میں آجاویں تو کسقدر نعمت سے مالامال ہوجاویں (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جہاں سینکڑوں ہزاروں احسان دنیا کے لوگوں پر عموماً اور مسلمانوں پر خصوصاً ہیں - وہاں ایک احسان یہ بھی ہے کہ قرآن کریم کے علم اور عمل کو دوبارہ دنیا میں قایم کیا - اور ایک جماعت ایسی بنادی جسمیں خدا تعالےٰ نے قرآن کریم کے علم کا خاص جوش رکھا ہے آپ کی جماعت کے علم قرآن کو اپنوں اور غیروں سبھوں نے مانا ہے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی انصاف اور حق پرستی ہے اس کو ماننا پڑتا ہے کہ قرآن کریم کا فہم اور اُس پر عمل اس جماعت کو خدا نے خاص طور پر عنایت فرمایا ہے - ہٹ دہرمی سے کوئی زبان سے مانے یا نہ مانے مگر یہ واقعات ہیں کہ احمدیوں کی خوشہ چینیاں کر کر کے لوگ لکچرار اور واعظ اور مفسر بنے پھرتے ہیں - اور غیر اقوام کے مقابل میں احمدی ہتھیاروں سے ہی کام لیتے ہیں - جھوٹا کھاتے جاتے ہیں اور غرّاتے جاتے ہیں - ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد "

خیر - اس بات پر میں نے بہت غور کیا ہے - یہ تو سچ ہے کہ جو کچھ اس جماعت کو قرآن کریم کا علم اور عمل نصیب ہوا چند بزرگوں کو جن پر اس پاک کتاب کے علم اور عمل کا دروازہ پہلے سے ہی کھلا ہوا تھا - ان کو حضرت کے فیض سے خدا نے مزید برآں اور ہزارہا لطائف و معارف عطا کئے - حضرت اقدس کا یہہ فیض جو جماعت کو پہونچا ہے - وہ میں نے دیکھا کہ کئی طریقوں سے پہونچا ہے - ان میں سے بعض عرض کرتا ہوں (۱) خود حضرت نے اپنی مختلف کتابوں یا تقریروں اور تحریروں میں بعض آیات قرآنی کی ایسی لطیف تفسیر کردی ہے - کہ روح وجد کرتی ہے اور ساتھ ہی ایسی جامع ہے کہ دوسری آیات کی تفاسیر میں بہت مدد ملتی ہے -

(۲) قرآن کریم کی تفسیر اور فہم کیلئے بعض ایسے اصول اور گُر حضور نے بتلا دیئے کہ وہ ہر ایک آیت کے سمجھنے میں مدد دیتے ہیں -

(۳) بیعت سے جو ایک روحانی تعلق پیدا ہوجاتا ہے - اس کی وجہ سے جو انعامات اور فضل اللہ تعالےٰ کے حضور پر ہوتے رہتے تھے - اس میں سے جماعت نے بھی حصہ لیا -

(۴) حضور کی قوت قدسی نے خدا کے فضل سے جو تزکیہ جماعت میں پیدا کیا - اور اس طرح جماعت نے جو تقویٰ اور طہارت حصہ لیا تو اللہ تعالےٰ نے بھی اپنے پاک کلام کا فہم عطا فرمایا - پھر جب اس وعدہ آلہی کے جو قرآن مجید میں ارشاد ہے - کہ :- اِتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ - یعنے تم تقوای اختیار کرو - اللہ تمہیں علم دیگا - خود سکہا دیگا - یہ بھی فرمایا کہ :- لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ یعنے قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکتے مگر وہی جو پاک کئے گئے ہیں - یہ جماعت کی صداقت کا ایک **بڑا بھاری نشان ہے** - خود خدا کی کتاب کا فیصلہ ہے کاش کہ کوئی خدا سے ڈر کر سُنے اور مانے لَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ؕ

۵ حضرت اقدس چونکہ منہاج نبوت پر تھے - اور قرآن کریم کا ایک بڑا حصہ منہاج نبوت کی تفصیل میں ہے - اسلئے حضرت اقدس کی زندگی اور نمونہ کو دیکھکر بہت کچھہ قرآن کریم حل ہوگیا ہے - قاعدہ ہے کہ زندہ مثال سے بات خوب سمجھ میں آجاتی ہے - ماموروں کی پیشینگوئیاں - ان کی مخالفت - پھر خدا کی نصرت اور تائید اور مخالفین کی ذلت اور ہلاکت غرض سبھی کچھہ تو دیکھا - الحمد للہ ثم الحمد للہ - حضرت اقدس گویا قرآن کریم کی زندہ تفسیر تھے - لوگ کہتے ہیں کہ حضرت نے کوئی تفسیر نہیں لکھی - میں کہتا ہوں وہ خود مجسم تفسیر تھے - پھر حضرت اقدس کی مسیحیت و مہدویت کے اعلےٰ رتبہ پر قرآن کریم کی اتباع سے پہنچ جانے سے یہ بھی پتہ لگا کہ قرآن کریم کی عبادات و معاملات کی اصلی غرض و غایت کیا ہے - اور کس مقام پر وہ انسان کو پہنچانا چاہتا ہے -

۶ - نکتہ قرآنی سمجھا کر کہ قرآن کریم دعوے کیساتھ ہمیشہ دلایل بھی بیان کرتا ہے - قرآنی علوم کا دروازہ کھولدیا - جس سے عجیب و غریب حقایق و معارف کا دریا امنڈ پڑا - علم کلام میں ایک انقلاب پیدا کردیا -

۷ - پھر بعض آیات قرآن مجید جو حضرت اقدس کو الہام ہوکر اُن کے شانِ نزول سے اور ان کے اندر جو پیشین گوئیاں مخفی تہیں ان کے اس زمانہ میں بھی پورا ہوجانے سے نہ صرف قرآن مجید کی اعلےٰ تفسیر کا علم ہی حاصل ہوا - بلکہ اس پاک کلام اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر تازہ مہر لگ گئی - اس کی ایک مثال یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں - قرآن کریم میں سورۂ دخان میں آتا ہے - فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ۝ یَّغْشَی النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝ یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ؕ

ترجمہ :- پس انتظار کر اس دن کا جب آسمان کہلا کہلا دخان لاوے - وہ چھالیگا لوگوں کو - یہ دردناک عذاب ہے، اے ہمارے رب ہم سے اس عذاب کو ٹال دے ہم بیشک ایمان رکھنے والے ہیں - ان کو نصیحت کہاں ہوسکتی ہے حالانکہ بیشک ان کے پاس کھولکر (سمجھا دینے والا) رسول آیا - اس پر بھی یہ اس سے پھر گئے - اور کہنے لگے سکھایا پڑھایا ہوا دیوانہ ہے، بیشک ہم کچھ (عرصہ کیلئے) عذاب کو ہٹا دیں گے - تم پھر وہی (کفر) کرو گے - جسدن ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے - ہم پورا بدلہ لے لیں گے "

دُخَان کے عربی لغت میں معنے ہیں - دہواں - گرد و غبار - مصیبت - خشک سالی - قحط - اجناس کی گرانی - درختوں پر پہلوں کی قلت وغیرہ وغیرہ - یہ ایک پیشین گوئی تہی - جو نہایت صفائی سے پوری ہوئی - جب کفار مکہ نے بہت بکواس کی - اور شوخی میں حد سے بڑہ گئے - اور حضرت رسالت مآب صلعم کو طرح طرح کے دکھہ دیئے - تو اللہ تعالےٰ نے یہ پیشین گوئی کی - کہ ان پر قحط کا عذاب آئیگا - اور وہ ایسا سخت ہوگا - کہ یہ بلبلا اٹھیں گے - اور بے اختیار ان کی روح اور ان کے قلب چلا اٹھیں گے کہ اے ہمارے رب ہم سے عذاب ٹال دے ہم نے مان لیا - فرمایا اچھا ہم کچھ عرصہ کیلئے عذاب ٹالدیں گے لیکن یہ پھر وہی شرارتیں شروع کردیں گے - اس لئے پھر ہم ان کو ایکدن ایسے سخت عذاب سے پکڑیں گے کہ پھر ہم بدلہ پورا پورا لیلیں گے "

چنانچہ ایسا ہی ہوا - کہ مکہ میں سات سال کا قحط پڑا اور ایسا سخت پڑا کہ کفار مکہ ہڈیاں اور مردار اور اونٹ کے بال تک کھا گئے - اور بلبلا اٹھے اور بالآخر حضرت ختمی مرتبت صلعم کے حضور دعا کے لئے استدعا کی - چنانچہ عذاب ٹل گیا - مگر پھر وہی شرارتیں شروع کردیں - چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا

کہ بطشہ کے دن خدا نے ایسی سخت پکڑ سے پکڑا کہ کفر قریش یعنی ائمۃ الکفر کا خاتمہ ہوگیا ۔ یہ ایک بڑا نشان اور معجزہ قرآن کریم کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ظاہر ہؤا ۔ مگر اس معجزہ سے خدا تعالے نے اس زمانہ کو بھی محروم نہیں کیا ۔ اور پھر اسی معجزہ کو دوبارہ اس زمانہ میں دکھلا کر نہ صرف حضرت نبی کریم صلعم اور قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت پر تازہ مہر لگا دی ۔ بلکہ اس آیت کی صحیح تفسیر بھی فرما دی جس میں مفسرین کو کچھ اختلاف تھا ۔ بلکہ تشحیذ الاذہان کے ایک پرچہ میں میں نے ایک بڑے مشہور فاضل بزرگ کو اس آیت کی تفسیر میں نہایت حیران و سرگردان پایا ہے ۔ ۱۳ ۔ اگست ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ آیت یوم تاتی السماء بدخان مبین ہ "الہام" ہوئی ۔ یعنے آسمان کھلی کھلی خشک سالی ۔ قحط اور اجناس کی گرانی لائیگا ۱۳ ۔ اگست کا یہ الہام ہے اس سال جولائی میں کثرت سے بارش ہو رہی تھی ۔ بلکہ اگست تک بارش کا زور رہا ۔ اور کوئی آثار قحط کے نہ تھے ۔ چنانچہ بارشوں کے زور شور میں ہی یہ الہام ہؤا ۔ اس الہام کے دو چار روز ہی بعد آسمان کا رنگ پلٹ گیا ۔ (یعنے بارانت رکھ لی تھی) بادل خدا جانے کہاں اڑ گئے ۔ اور ایسی خشک سالی ہوئی ۔ اور ایسا سخت قحط پڑا ۔ کہ اس سے پہلے کبھی نہ سنا اور نہ دیکھا تھا ۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۰۶ء میں گیہوں کے آٹے کا نرخ ۵ سیر تھا ۔ اور علے ہذا القیاس ہر چیز بسخت گراں تھی ۔ یہ قحط اپنی آپ ہی نظیر تھا ۔ نہ صرف اپنی شدت کے لحاظ سے ۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ اسکا اثر ایسا عالمگیر اور پائدار ثابت ہؤا ۔ اور اب تک ہندوستان کو اس سے نجات نصیب نہیں ہوئی ۔ نہ صرف گیہوں چنا جاول وغیرہ ہی گراں ہوئے بلکہ دودھ گھی ۔ گوشت ترکاری ۔ ایندھن ۔ غرض ہر چیز میں یکدم آگ سی لگ گئی ۔ اب بارشیں بھی ہوتی ہیں فصلیں بھی اچھی ہونے لگی ہیں ۔ مگر اجناس کی گرانی کسی صورت دور نہیں ہوتی ۔ مدبران ملک کچھ ہی اسکا سبب بتائیں ۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے انکار کا خمیازہ ہے ۔

یہ آسمانی دخان ہے تو بہ سے ہی جائے گا!

سبحان اللہ یہ پیش گوئی کیسی صفائی سے پوری ہوئی ہے ۔ خدا سچا ۔

اس کا کلام سچا ۔ اس کا رسول محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سچا اس کا خلیفہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سچا ۔ اللہ تعالے ہمیں اور سب کو سچی معرفت عطا فرما وے ۔ آمین ۔

نوٹ :۔ یہاں ایک نکتہ قابل غور ہے ۔ مذکورہ بالا آیتوں میں جہاں مذکور ہے کہ قحط پڑیگا اور لوگوں پر چھا جائیگا اس کے آگے آتا ہے ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون یعنے کفار مکہ یہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم سے عذاب کو ٹال دے ہم ایمان لائے ۔ چنانچہ ایسا ہؤا کہ قحط سے جب وہ بلبلا اُٹھے ۔ تو آنحضرت صلعم سے اس کے ٹلنے کی استدعا کی ظاہر میں تو ایمان نہیں لائے ۔ حالانکہ آیت مذکورہ میں صاف صاف "ہم ایمان لے آئے" موجود ہے لہذا یہ معلوم ہؤا ۔ کہ وہ حالت خوف جو ان کو حضرت رسول کریم صلعم کے حضور میں لے آئی ۔ دراصل ان کے قلب میں کسی ایمان کے شائبہ کا نتیجہ تھی ۔ کیونکہ بغیر ایمان رکھنے کے ممکن نہیں کہ خوف پیدا ہو ۔ جب کسی چیز کا انسان قایل ہی نہیں تو اس سے ڈرنا کیا ۔ اگر ڈرتا ہے ۔ تو معلوم ہؤا کہ ضرور کچھ نہ کچھ دل میں قایل ہے جسکا نتیجہ یہ ڈر ہے ۔ اللہ کی ذات تو رحیم و کریم ہے وہاں تو ارشاد ہے کہ من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ یعنے کوئی اگر ذرہ کے برابر بھی نیک عمل کرے گا ۔ تو اس کو دیکھ لیگا ۔ چنانچہ اسی شائبہ ایمانی کو جو قلب کے اندر پیدا ہؤا تھا اور اگرچہ اسقدر کمزور تھا کہ کھلے طور پر ایمان لانے کی طاقت ان میں پیدا نہیں کر سکا ۔ مگر مولا کریم نے اُسے انا مؤمنون کے لفظ سے ہی تعبیر کیا ۔ اور نتیجہ یہ ہؤا کہ عذاب ٹلگیا ۔ اگرچہ پہلے خود اللہ تعالے نے ہی بتلا یا تھا کہ یہ پھر اپنی شوخیوں اور شرارتوں کیطرف عود کریں گے ۔ مگر مولا کریم کا تو ہر ایک فعل انسان کی موجودہ حالت کیمطابق ہوتا ہے ۔ جیسی جیسی حالت بدلتی جاتی ہے ویسے ہی خدا تعالی کا معاملہ بھی اس بندے سے بدلتا جاتا ہے ۔ چونکہ ان کے قلب میں شائبہ ایمانی پیدا ہؤا عذاب کو ٹالدیا ۔ باوجود آیندہ کے علم کے ان کے ساتھ ان کی حالت موجودہ کے مطابق ہی معاملہ کیا ۔ جب پھر شوخی کرنے لگے اور اس مہربانی اور عفو سے فایدہ نہ اُٹھایا تو پھر ایسا پکڑا کہ مہلت ہی نہ ملی ۔ اب میں ان لوگوں کی خدمت میں جو حضرت مسیح موعود مغفور کی عبد اللہ آتھم والی پیشین گوئی پر اعتراض کیا کرتے ہیں گذارش کرتا ہوں ۔ کہ خدا کے لئے انصاف سے ٹھنڈے دل سے سوچو ۔ کیا ٹھیک یہی حالت عبد اللہ آتھم کی نہیں تھی ۔ جب پندرہ ماہ کے اندر اس کی موت کی پیشین گوئی کی گئی ۔ اور شرط یہ تھی ۔ کہ بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نہ کرے اب فرماؤ کہ اس کی قلبی حالت کا نقشہ ٹھیک وہی تھا جو کفار مکہ کے دلوں کا تھا؟ جیسے وہ ڈرے ایسا ہی یہ بھی ڈرا اور ڈرنیکا ثبوت ہے کہ پہلے تو اُس نے اسی مجلس میں جسمیں یہ پیشگوئی ۔ ۔ سنائی گئی ۔ کانوں پر ہاتھ رکھے اور صاف انکار کر دیا کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کی ۔ (یاد رہے کہ یہ پیشین گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی سزا کے طور پر حضرت مسیح موعود نے کی تھی) پھر اس نے اسلام کے خلاف تقریر و تحریر یک قلم چھوڑ دی ۔ حالانکہ پہلے وہ عیسائیت کا بڑا بھاری مبلغ اور اسلام کا سخت دشمن تھا ۔ رات دن اسلام کے خلاف ہی کارروائیاں کیا کرتا تھا ۔ پھر اتنا ڈرا کہ مشہور کیا کہ مرزا صاحب نے ایک تعلیم یافتہ سانپ اس کے پیچھے چھوڑ رکھا ہے ۔ پھر بھاگا ہؤا فیروز پور گیا ۔ وہاں کہنے لگا ۔ کہ رات کو سوار ننگی تلواریں لئے اُسے نظر آتے ہیں ۔ جو اس کو قتل کرنے کے در پے ہیں رات کو پہرہ رکھتا ۔ وہاں سے بھاگ کر لدھیانہ پہونچا ۔ وہاں بھی یہی نظارہ اُسے نظر آتا رہا ۔ جو خوف اور ڈر کا نتیجہ تھا ۔ پھر ایک دفعہ بچارہ چڑھا تو ردتا ردتا بولا کہ بلٹے میں پکڑا گیا ۔ غرض اس قدر ڈر کبھی نہیں ہو سکتا جب تک قلب میں کوئی شائبہ ایمانی نہ ہو اگر قطعًا کوئی ایمان نہ ہو تو ڈرنا کیا معنے رکھتا ہے ۔ جسقدر یہ شخص ڈرا ہے کفار مکہ میں سے تو کوئی اتنا نہیں ڈرا ۔ پھر جب تھوڑے سے ڈر پیدا ہونے سے خدا تعالے نے ان کی قلبی کیفیت پر انا مؤمنون کا اطلاق فرمایا ۔ اور اُن کے سر سے عذاب کو ٹالدیا ۔ تو پھر بدرجۂ اولی ماننا پڑیگا کہ عبد اللہ آتھم کی قلبی کیفیت پر یہی فتویٰ لگ کر عذاب ٹلجانا چاہیئے ۔ اور چنانچہ ایسا ہی ہؤا وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا اللہ کی سنت میں تبدیلی نہیں ہوتی ۔ پھر جیسے کفار مکہ دوبارہ شوخی کرنے سے پکڑے گئے اور ہلاک ہوئے ۔ اسی طرح جب پندرہ ماہ گذر گئے تو عبد اللہ آتھم نے یہ سمجھا کہ اوہو! یہ تو کچھ بھی نہیں تھا ۔ اس کا وہ ڈرا اور ایمانی کیفیت جاتی رہی ۔ چنانچہ پھر سال کے اندر ہی پکڑا گیا اور ہلاک ہوگیا ۔ اب قرآن کریم کی آیت موجود ہے اس کے فیصلہ پر غور کرو ۔ عبد اللہ آتھم والی حالت پر کیا فتویٰ لگتا ہے ۔ اور پھر خدا کی سنت کیا ہونی چاہیئے ۔ ان آیات نے معاملہ کو آئینہ کیطرح صاف کر دیا ہے ۔ کوئی سعید روح ہے جو اس سے فائدہ اُٹھاوے؟

(عاجز بشارت احمد)

رسید زر

۱۸ ۔ مارچ ۱۹۱۱ء
اکبر علی صاحب ۲۴۹۳ ۶؍
۲۰ ۔ مارچ ۱۹۱۱ء
شیخ غلام قادر صاحب ۲۰۶۸ ۶؍
مستری مہر محمد صاحب ۲۷۱۵ للعہ
۲۲ ۔ مارچ ۱۹۱۱ء
عبد العزیز صاحب ۲۰۸۰ ۶؍
گلاب الدین صاحب رہتاس ۳۵ ؎ ۶؍
محمد میر صاحب ۲۶۵۹ ۶؍۸
محی الدین صاحب ۱۶۷۱ ۶؍
۲۳ ۔ مارچ ۱۹۱۱ء
محمد اسمٰعیل صاحب ۳۵۵ ۶؍

تبلیغ

ہرایک سلسلہ حقہ میں سابقین اوّلین کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے - کیونکہ وہ ایسے وقت میں خدا کے فرستادہ کا ساتھ دیتے ہیں - جبکہ دنیا اس کی مخالف ہوتی ہے اور ان میں سے ہرایک اس صادق مامور الٰہی کی معیت میں اور نصرت میں ایسا محو ہو جاتا ہے کہ خود واعظ بن جاتا ہے اور شب و روز تبلیغ کے کام میں بدل وجان مصروف رہتا ہے - اس قسم کے بہت سے پاک نفوس جماعت احمدیہ میں مختلف مقامات میں پھیلے ہوئے ہیں - جو اپنی جگہ اپنے ذوق کے مطابق برابر اس کام میں مصروف ہیں اس جگہ میں بطور نمونہ ان انصار سلسلہ میں سے ایک بزرگ مخلص کا ذکر کرتا ہوں - جن کو بعض احباب جناب محمد ابراہیم خاں صاحب بن حاجی موسیٰ خانصاحب ساکن کراچی کے نام سے پہچانتے ہوں گے - کیونکہ اخبار میں گاہے بگاہے ان ہر سہ عالیقدر بھائیوں میں سے کسی نہ کسی کا ذکر ہوتا رہتا ہے ہمیں معلوم ہوا کہ ہمارے مکرم دوست محمد ابراہیم خانصاحب اپنے علاقہ کے بعض اکابر تک تبلیغ حق کے پہونچانے میں نہایت سرگرمی سے مصروف رہے ہیں - اس کے ثبوت میں ہمیں خانصاحب موصوف کے چند ایک خط بزبان فارسی ملے ہیں خانصاحب موصوف نے کبھی اس امر کا ہمارے سامنے یا کسی دوسرے دوست کے سامنے ذکر ہی نہیں کیا تھا - کہ وہ اس خدمت میں مصروف ہیں - لیکن کسی اتفاق حسنہ سے یہ ضروری ہوگیا کہ وہ خط ہم تک پہونچے ہیں - یہ خطوط نہایت مدلل ہیں اور ایک صوفیانہ جھلک اپنے اندر رکھتے ہیں - اس واسطے امید ہے کہ ان کی اشاعت ناظرین کیواسطے عموماً اور بالخصوص ان اصحاب کیواسطے جو فارسی کی شیرینی سے چاشنی لینے کا مذاق رکھتے ہیں بہت مفید ہوگی - اس واسطے ان میں سے ایک خط درج اخبار کرتے ہیں - اور وقتاً فوقتاً اور بھی کریں گے انشاءاللہ تعالیٰ - اور صاحبان دل سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ خانصاحب موصوف اور ان کے برادران گرامی قدر کیواسطے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی دنیوی حسنات سے متمتع کریں - اور تمام مشکلات کو ان کی راہ سے ہٹا کر انہیں بامراد و کامیاب فرما وے - آمین

(ایڈیٹر)

نقل خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ رب العٰلمین والصلٰوۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

القوم اخوان صدق بینہم نسب من المودۃ لا یعدلہ نسب
مکرم بندہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

دیروز نوازشنامۂ ایشاں - - - - - - -
- - - رسیدہ خوشنود گردانید - جزاک اللہ فی الدارین خیراً
برشما مخفی نیست کہ تعلق بندہ با جناب لی عمی - - -
- - - امروزی نیست - - - - - -
- بلکہ قدیم است - - - - - -
- - - - - - - - -
- - - - - - - - -
- - - - - - - - -
- - چنانچہ معلوم جانبین است -

ومقصود از ثبوت قدامت تعلق مذکور اظہار امر غیبی است کہ مبرا از شوائب اغراض نفسانی است - یعنے خالص منجانب اللہ است - اگرچہ انسان را درین عالم بشریت کہ مربوط بچندیں اسباب و وسایل است - فی الجملہ از اغراض نفسانیت چارہ نیست تاہم چوں برانندا واصل این تعلق نظر کردہ میشود - یک گونہ امید واری پیدا میشود کہ دریں تعلق بحکمۃ کاملۂ او سبحانہٗ تعالیٰ بالضرور کدام روحانیتی مندرج است -

للہ الحمد کہ امروز از شجرہ ایشاں بہ ثبوت رسید - کہ خاندان شما را با اکابران دین متین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نسبت خاصہ حاصل است وشاید بندہ را در باطن کشش روحانیت بآن اکابر علیہم السّلام بسوئے ایشاں میکشیدہ است پس بندہ را بحکم آیت ھل جزاء الاحسان الا الاحسان نیز باید کہ حق این کشش مبارک بحسب مقدور خویش اداکند وہمیں باعث است کہ بندہ ہمیشہ دریں فکر بسر می برد کہ در خدمت ایشاں تحفہ پیش کند کہ بہترین تحفہا باشد یعنے تذکرہ دینی - چراکہ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند نعم العطیۃ ونعم الھدیۃ کلمۃ حکمۃ سمعہا فتطوی علیہا ثم تحملہا الی اخ لک مسلم تعلمہ ایاھا تعدل عبادۃ سنۃ یعنی بہترین عطاہا وخوشترین ہدیہ ہا سخن حکمت است - کہ تو آنرا شنیدہ یادداری و باز آں را تا برادر مسلمان خویش رسانی و اورا بیاموزی - کہ مجموعِ عمل مساوی عبادت یکسالہ است واین حدیث تفسیر آیۃ کریمہ :- ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ است کما لایخفیٰ لہٰذا بحکم آیۃ کریمہ واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتٰب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ کہ تفسیر آن در این حدیث است کہ ما اتی اللہ عالماً علماً الا اخذ علیہ من المیثاق ما اخذ علی النبیین ان یبینوہ للناس ولا یکتموہ اظہار علم ما فی الضمیر خود فرض دانستہ گذارش میکند کہ در نفحات الانس ص ۳۰ آمدہ کہ جد امجد ایشاں حضرت شیخ الاسلام ابواسماعیل عبداللہ الانصاری وصیت کردہ گفتہ اند کہ از ہر پیرے سخنے یاد گیرید و اگر نتوانید نام ایشاں یاد دارید کہ از آں بہرہ یابید ونیز فرمودہ انت کہ اولین نشان ہدایت آنست کہ سخن مشائخ شنوی و ترا خوش آید و بہ دل با ایشاں گرائی و انکار نیاری - و ہر کہ از دوستان خود یکی را بانو نماید و ترا قبول نیفتد و بنظر تحقیر آید بتر باشد از ہر گناہ کہ آں بتر باشد کہ بکنی - زیراکہ آن دلیل محرومی و حجاب باشد نعوذ باللہ من الخذلان و اگر در نظر غلط افتد و وے آن نباشد کہ ترا بوے قبول افتاد - ترا زیان ندارد - کہ قصد تو بآن انت بودہ باشد - انتہیٰ کلامہ

بندہ میگوید کہ درحقیقۃ این وصیت جد امجد ایشاں تفسیر این آیۃ کریمہ است کہ در سورۃ مومن است وقال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ اتقتلون رجلاً ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینٰت من ربکم وان یک کاذباً فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب یعنے مردے مومن کہ از آل فرعون بود و ایمان خود را از فرعونیاں پوشیدہ میداشت - بہ فرعونیاں گفت چہ شما در پے قتل و خرابی ہمچو مردے افتادہ آید - کہ اللہ تعالیٰ را رب میگوید یعنے بلا واسطہ تربیت او از او سبحانہٗ تعالیٰ شدہ است) ونزد شما بہ دلایل بیّن و براہین روشن آمدہ است حالانکہ اگر او دروغگو است سزائے کذب بر او است و اگر راست گو است پس بعضی از آں مصیبت کہ او شما را وعدہ آں مید ہد خواہد افتاد - یقیناً بدانید کہ او سبحانہٗ تعالیٰ ہیچ مسرف کذاب اسرار و معارف خود ہدایت نمیکند -

حضرت جد امجد ایشاں نیز ہمیں وصیت فرمودہ است کہ ہر کہ دعوے عرفاں کند با او بہ ادب پیش آید - کہ دراں خیر شما است چراکہ اگر او بر حق است و شما از و انکار کردید مرتکب گناہ عظیم کہ مثل آں دیگر گناہے نیست شدید - چراکہ انکار یک کس از اہل حق انکار تمامی انبیاء و اولیاء است - و اگر شما او را قبول کردید و او در دعوے خود راست نبود شمارا ہیچ زیان نمیکند زیراکہ شما او را برائے حق قبول کردہ اید دریجا شاید کسی را در دل این خطرہ خطور کند کہ کسی کہ در بعض امور دین مخالف مشرب ماست ابداً چگونہ قبول باید کرد - در جواب این خطرہ بندہ ہم از رشحات نکتہ معروض میدارد تا روشن شود کہ اہل حق چقدر پاس خاطر اہل باطن میداشتند - در ص ۵۴ رشحات در ذکر خواجہ بزرگ بہاءالدین نقشبند قدس سرہٗ آوردہ کہ مشرب حضرت امیر

کلال کہ پیر طریقۂ خواجۂ بزرگ اند۔ این بود کہ ذکر خفی را با ذکر جہری جمع میکردند چون زمان حضرت خواجۂ بزرگ یعنی حضرت بہاء الدین نقشبند رسید ازشان ذکر خفی اختیار فرمودند۔ و از ذکر جہری اجتناب مینمودند و ہرگاہ کہ اصحاب امیر کلال قدس سرہٗ افتتاح مجلس ذکر جہری میکردند حضرت خواجۂ بزرگ از مجلس برخاستہ بیرون می رفتند۔ و این معنی بر اصحاب امیر کلال قدس سرہٗ سخت گراں می افتاد۔ اما حضرت خواجۂ بزرگ ہیچ پرواے آں نمیکردند و نیز با وجود این مخالفت با پیر طریقۂ خویش در بجا آوری خدمت و ملازمت امیر کلال دقیقہ از دقایق فرو نمی گذاشتند و حضرت امیر کلال قدس سرہٗ نیز اندریں باب بر اوشاں ہیچ اعتراض نمیکردند اکنوں بندہ میگوید کہ بانصاف نظر باید کرد کہ اہل حق چہ قدر رعایت خاطر یکدیگر میفرمودند حالانکہ ذکر خفی و جہری ہر دو بہ آیات و حدیث ثابت است

و امروز این حالست کہ بر ہیچو صاحب مرتبہ بلند کہ دعوئے مسیحیت و مہدویت آخر الزمان فرمودہ کہ مثل آں دیگر مرتبہ نیست چرا کہ مرتبہ ختم خلافۃ است۔ صاف صاف انکار و حکم تکفیر و سعی در تکذیب او میشود۔ حالانکہ اختلاف اوشاں محض در مسئلہ حیات و وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام است و این اختلاف نیز امروزی نیست بلکہ قدیمی است اگر فرق است در اجمال و تفصیل است چرا کہ امام مالک علیہ الرحمۃ کہ اولین امام اند۔ بریں مقر ہستند کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات یافتہ اند۔ و امام ابن حزم بصاف الفاظ فرمودہ کہ از روئے ظاہر آیات قرآن مجید وفات اوشاں ثابت است۔ لہذا مذہب او ہمیں است کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات یافتہ اند۔

و ہم چنیں حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی بصاف الفاظ در تفسیر خویش در ص ۲۶۲ ۔ میفرمایند وجب نزولہ فی اٰخر الزمان بتعلقہ ببدن آخر یعنی نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام در آخر زمان ضروری و واجبی است کہ بہ بدن دیگر تعلق گرفتہ نازل خواہند شد باز در میان صفحہ آوردہ رفع عیسیٰ علیہ السلام باتصال روحہ عند المفارقۃ عن العالم السفلی بالعالم العلوی یعنے معنے رفع عیسیٰ علیہ السلام اینست کہ چوں از عالم سفلی روح اوشاں جدا شد بعالم بالا متصل گشت و این بالکل مطابق قول حضرت مولوی رومی است قدس سرہٗ چنانچہ فرمودہ ؎

ہیچکس را تا نگردد او فنا ✽ نیست او اندر جناب کبریا

و در جائے دیگر آوردہ ؎

من شدم عریاں ز تن او از خیال ✽ میخرامم تا نہایات الوصال

و ہمچنیں حال تفاسیر است کہ در تفاسیر آیات متعلقہ این امر صدہا اختلاف اقوال است و یک قول با قول دیگر متفق نیست و این اختلاف بداہۃً ظاہر میکند کہ اہل تفاسیر را دریں امر علم یقینی نیست بلکہ مدار اقوال اوشاں بر ظن و تخمین است۔ چنانچہ قرآن مجید میفرماید ان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن یعنے کسانیکہ در بارہ مسیح اختلاف دارند باعث این اختلاف اینست کہ در شک افتادہ اند و علم ندارند بلکہ متابعۃ ظن و گمان میکنند این جا معلوم شد کہ چنانچہ یہود در قتل و صلیب عیسیٰ علیہ السلام اختلاف داشتند و ہمیں اختلاف صاف ظاہر میکرد۔ کہ در آں واقعہ آنہا را پیروی ظن و گمان است و اصل حقیقۃ را خداوند تعالےٰ از اوشاں پوشیدہ داشتہ است چرا کہ اگر فی الحقیقۃ علم میداشتند این قدر اختلاف در اقوال اوشاں نمی افتاد ہمچنیں حال اہل تفاسیر اہل اسلام است کہ در بارہ رفع مسیح علیہ السلام چندیں اقوال مختلفہ بیان میکنند کہ بر منصف صاف ظاہر میشود کہ بہ حقیقۃ حال نرسیدہ اند کہ اینقدر اختلاف کردہ اند۔ و ہیچو اختلاف بغیر آنکہ از جانب او سبحانہٗ تعالےٰ کدام وحی الہام وارد نشود ہرگز مرتفع نمیشد چرا کہ قرآن مجید در صاف الفاظ میفرماید کہ رفع اختلاف خاصہ او سبحانہٗ تعالےٰ است چنانچہ آیت کریمہ است فاللہ یحکم بینھم یوم القیامۃ فیما کانوا فیہ یختلفون یعنے خدا تعالےٰ درمیان اوشاں بروز قیامت فیصلہ خواہد کرد۔ در آنچہ باہم اختلاف دارند۔

دریں جا شاید در خاطر کسی خواہد آمد کہ تعلق این آیۃ بروز قیامت است نہ دریں عالم شہادۃ در جواب اوشاں گذارش آنکہ بعثت انبیاء علیہم السلام فی الحقیقۃ نمونہ قیامت و یوم الحساب و یوم الدین و یوم الفصل است۔ چرا کہ اگر ہمیں نمونہ نمی بود بر اصل قیامت و حقیقۃ آں ایمان آوردن میسر نمیشد۔ زیرا کہ ما را ایماں قدر تکلیف دادہ میشود کہ تحمل آں توانیم شد۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا شاہد بریں قول است۔ و ہمیں سر است کہ شروع سورۃ انبیاء علیہم السلام این آیۃ است اقترب للناس حسابھم وھم فی غفلۃ معرضون یعنے وقت حساب مرداں قریب آمد و اوشاں در غفلت افتادہ ازاں روح گردانی میکنند و این ازاں فرمود کہ نمونہ با اصل خود بسیار قرابت دارد یعنے ہر چہ در اصل است کم کم آثار آں در نمونہ ضرور میباشد۔ مرزا بیدل فرمودہ قدس سرہ العزیز

زاں پیش کہ برق خرمن ما برق زد شد۔ امروز کہ آں شعلہ شرارے سنگ بینہ ہمیں سبب است کہ در دور ہر نبی علیہ السلام یک عالمی زیر و زبر شدہ رفتہ است و نبوت زیر و زبری آنہا یا آتش فشانی کوہ شدہ یا زلزلہ گردیدہ و یا وبا و طاعون افتادہ یا جنگ و جدال باہمی آنہا اوشاں را برباد کردہ یا طوفان و طغیان آب و ہوا آنہا را ہلاک نمودہ چنانچہ آیۃ است قل ھو القادر علیٰ ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم بأس بعض ۖ یعنے او است قادر مطلق بر آنکہ بر شما عذابے مبعوث کند کہ از بالائے شما باشد (یعنے آتش کوہ آتش فشاں و طوفان و طغیان آب و ہوا) یا از زیر شما باشد (چوں زلزلہ و شقاق الارض و امثال آں) یا در شما اختلاف انداختہ در شما جنگ و جدال اندازد۔ چرا کہ این ہمہ آثار نزول فرشتگان عذاب است کہ بہ تدریج مامور شدہ عالمی را زیر و زبر میکنند۔ اما چوں بتدریج واقع میشود مردم ہمچناں در غفلۃ میمانند تا آنکہ بالکل برباد کردند و قطع نسل و خیالات اوشاں شود و بر جائے اوشاں نسل دیگر و علوم تازہ جائے گیرد۔

دریں باب این دو آیۃ بندہ پیش میکند امید کہ غور و تامل بر آں خواہید فرمود سنستدرجھم من حیث لا یعلمون قریب است کہ درجہ بدرجہ ما انہا را خواہیم گرفت بطوریکہ آنہا نخواہند دانست۔ دوم آیۃ الم نھلک الاولین ثم نتبعھم الآخرین کذالک نفعل بالمجرمین یعنے چہ ما پیشینہا نرا ہلاک نکردیم۔ و دیگراں را بر جائے آنہا نیاوردیم سنت و عادت ما چنیں است کہ با مجرماں ہمچو کار ہا میکنیم۔

ازیں آیات قرآن مجید صاف معلوم میشود کہ خداوند کریم مجرماں را آہستہ آہستہ چناں میگیرد کہ اوشاں خبر نمیشود۔ و نیز آنکہ در آخر تمامی منکران ہلاک شدہ بر جائے اوشاں نسل جدید مقرر میشود

سبحان اللہ ہمیں تمام آثار از روز یکہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بشاں نبوت مسیحیت مبعوث شدہ اند و دعوائے خویش کردہ اند۔ در جہاں بروز کردہ است اما افسوس کہ در اہل اسلام عادت غور و فکر نماندہ است ہر کہ قدرے ازیں باب در خدمت اوشاں بیان میکند۔ منقبض میگردند۔ و بالکل نمیخواہند کہ یک حرف اندریں باب بشنوند۔ حالانکہ دریں نقصان خود اوشاں است و ناصح را محض فرض خود ادا کردنی است و بس۔

شاید دریں جا در دل کسی بیاید کہ حضرت اقدس علیہ السلام وفات یافتند۔ حالے این آثار را با اوشاں چہ نسبت است بلکہ اگر اوشاں در دعوے خود راست میبودند باید بود کہ تا الفصال این امر زندہ میماندند۔ در جواب اوشاں اول این آیۃ است ما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افان مت فھم الخالدون یعنے در سورۃ انبیاء در رکوع سوم است کہ ما پیشتر از تو ہیچ صاحب جسم را زندگی پائدار نداده ایم تا شما خیال آید کہ تو میمیری و اوشاں پائیدار ماندہ اند دریں صاف تسلی آنحضرت است کہ قبل از تو ہر نبی کہ آمدہ است وفات یافتہ الیت۔ خیال نکنی کہ تو وفات مییابی و اوشاں بجسم زندہ اند۔ چرا کہ این آیۃ در سورۃ انبیاء است پس زیادہ تعلق با احوال انبیاء دارد۔ دوم آیۃ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک یعنے خواہ ما شما را بعضی ازاں وعدہ ہا کہ در بارہ منکراں کردہ ایم بنمائیم یا پیش از وقوع آں وفات دہیم ازیں آیتہا صاف ثابت است کہ تمام وعدہ ہا کہ در ہلاک منکران از جانب او سبحانہٗ تعالےٰ بر نبی وقت و امام الزمان الہام کردہ میشود۔ واقع نمیشود بلکہ اگر واقع میشود تاہم بعضے ازاں واقع

مے شود و اکثر آن بعد از وفات اوشان واقع میشوند۔ پس ہمین حال وقوع پیشگوئی ہائے حضرت اقدس ؑ است کہ اکثر ان ضرورۃ واقع شدنی است۔ اما برائے دانستن وقوع آن ضرورت ایمان ویقین است کہ بے آن ہیچ معجزہ ونشان اہل حق نتوان رسید چنانچہ او سبحانہ تعالیٰ مے فرماید۔ فلیاتنا بآیۃ کما ارسل الاوّلون۔ ما اٰمنت قبلہم من قریۃ اھلکنٰھا افہم یؤمنون۔ انبیاء رکوع اوّل۔ یعنے منکران مے گویند کہ اگر این رسول در دعوے خود درست است باید۔ کہ یکے از آن معجزات کہ رسولان سابق آوردہ بود پیش کند۔

درجواب آنہا او سبحانہ تعالیٰ میفرماید کہ باشندگان قریہ ہا کہ پیش ازین منکران بودند۔ ہمان معجزات انبیائے سابق ایمان نیاوردہ ہلاک شدند۔ چہ ایشان برآن ایمان خواہند آورد۔

ازین صاف معلوم است کہ دیدن معجزات برائے منکران ہیچ مفید نیست بلکہ ہمیں شکوک کہ حالی دارند۔ بعد از وقوع معجزات نیز پیش خواہند کرد و آن معجزات نزد او مشتبہ خواہد شد۔ چراکہ اصلی موجب انکار روگردانی دل است تاکہ دل از انکار خود دست نہ برداشتہ است ممکن نیست کہ دیدہ راست بین شود۔

دراین باب براین آیۃ غور باید فرمود۔ ولو فتحنا علیہم بابا من السّماء فظلوا فیہ یعرجون۔ لقالوا انما سکرت ابصارنا بل نحن قوم مسحورون ؕ یعنے اگر بالفرض ما بر منکران دروازہ از آسمان بکشائیم و آنہا دران مقام رسند کہ عروج بہ آسمان کنند تاہم خواہند گفت کہ بر چشمہائے ما بیہوشی اثر کردہ است بلکہ ما را سحر کردہ اند۔ مرزا بیدل قدس سرہ مے فرماید۔ ؎

اشارات حقیقت بر مجاز افگند آگاہی
خود ہر جا پری در جلوہ آمد شیشہ نہمید ش

سبحان اللہ چہ قدر صاف بیان است کہ اہل انکار اگر مشاہد ملکوت آسمان بکنند کہ از ان بہتر معجزہ نیست تاہم از انکار خود دست نخواہند برداشت یا بر ہمہ بدگمان خواہند بود یا بر خود بدگمان خواہند بود۔

درآخر محض بندہ گذارش ست کہ مرتبہ مسیحیت نہایت دور از فہم و دقیق ترین مرتبہ ہاست چراکہ دراین مرتبہ دو کمال انتہائی کہ کمال نبوت و ولایت ست جمع گردیدہ پیش مے شود۔ و او جامع این ہر دو کمال گشتہ از جانب او سبحانہ تعالیٰ مے آمد۔ و قاعدہ جامعیۃ است کہ در آن اجمال مے باشد۔ وہمین اجمال موجب اشتباہ کوتاہ نظران مے گردد۔ چنانچہ برائے توضیح آن بندہ این مثال پیش مے کند کہ قوت بینائی وشنوائی اگر ہر دو یکجا کردہ شود و از ان یک قوت جامع ساختہ شود موجب حیرت خواہد شد چراکہ مردم حیران خواہند ماند کہ او را گوش بگویند یا چشم بگویند ہمین سر است کہ حق سبحانہ تعالیٰ در ذکر معراج کہ در اوائل سورہ بنی اسرائیل آوردہ ذات پاک خود را باسم انّہ ھو السمیع البصیر۔ ستودہ تا دلیل باشد براین کہ فہم این سر دقیق ترین اسرار ہاست چراکہ این نہان مقام است کہ در آن صفت شنوائی و بینائی مجتمع اند وہمین مقام مسیحیت را اہل حق مجمع البحرین مے فرمودہ اند کہ موجب تحیر حضرت موسیٰ علیہ السّلام گردیدہ بود کہ در سورہ کہف ذکر آن است۔

وانکہ در آن بیان سہ واقعہ است کہ یکے پارہ کردن کشتی است و دوم کشتن غلام زکی بغیر نفس است و سوم اقامۃ دیوار شکستہ است بلا مزد کہ موجب تحیر حضرت موسیٰ علیہ السلام بودہ است صاف صاف بیان این زمان است کہ بر صاحب غور نادل بحسب قابلیت واستعداد و اسرار آن منکشف میشود۔

یعنے اجمالاً آنکہ این سہ کار از لوازم مقام مسیحیت است علیہ الصلوٰۃ والسّلام۔ چراکہ قاعدہ قرآن مجید است کہ واقعہ گذشتہ را برنگ پیشین گوئی برائے واقعات آئندہ بیان مے فرماید تا برہان باشد کہ این فی الحقیقت کلام پاک خدائے عالم الغیب والشہادت است چراکہ در کلام ہر عالم کم و بیش از صفات علمی او مندرج مے باشد۔ اگر طبیب ست ضرور در کلام او از علم طب چیزے اشارات خواہد بود۔ و اگر منجم است از نجوم و اگر مہندس ست از ہندسہ علیٰ ہذا القیاس۔ پس چون او سبحانہ تعالیٰ در صفت علمی خود عالم الغیب والشہادۃ اند در بیان عالم شہادۃ و از عالم غیب چیزہائے میباشد تا بر خوانندہ ثابت گردد کہ ضرور این کلام خدا تعالیٰ است کہ عالم الغیب والشہادۃ است۔

بندہ اگر چیزے از ان بیان کند ہیچ فائدہ نخواہد بخشید چراکہ در آن باریکیہاست و مردم بدگمان ہیچ انکار دارند تا باین باریکیہا چہ رسد۔ آنہا خموش میماند۔ درآخر ختم این نامہ براین چند سطور میکند کہ از واقعہ حیدرآباد دکن عبرت باید گرفت چراکہ این واقعہ مثل واقعہ سبا میباشد وحال شہر سبا نیز ہمین طور شد ونشان عظیمے حضرت اقدس ست و دوم انقلاب سلطنت ترک یکے از نشانہائے عظیم است۔ چراکہ یک طور سلطنت مذکورہ مرد و باز برنگ دیگر کہ نشان صلح کل درخود دارد زندہ شد۔ ہنوز دیدہ باشید کہ درد نیا چہ مے شود۔ ؎

ہنوز آن ابر رحمت در فشان است
خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کہ این طوفان نوحانی است عالمگیر خواہد شد

خدایا چشمان امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بکشائی و آنچہ حق است و نے شنوند او شان را نمائے اللہم ارنا الحقائق الاشیاء کماہی۔ اللہم لاتکلنا الیٰ انفسنا طرفۃ عین وانک ان تکلنا الیٰ انفسنا تکلنا الیٰ ضعف وعورۃ وذنب وخطیئۃ۔

والسّلام۔ خاکسار ابراہیم احمدی۔

بعد از ختم این نامہ بندہ را این نکتہ ضروریہ یاد آمد کہ حضرت خواجہ بزرگ بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ فرمودہ اند کہ در رشحات ص ۱۷ مذکور است خواجہ بزرگ میفرمودند کہ اکابر فرمودہ اند کہ گربہ زندہ بہ از شیر مردہ۔ پس نظر براین مقولہ فرمودہ تامل باید کرد کہ کسانیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام را بجسم زندہ دانستہ اند۔ چہ قدر توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ اند و شامت ہمین توہین بوجہ است کہ اہل اسلام از عیسائیان کفش میخورند۔ چراکہ ہر چہ در ظاہر مرئی است ہمہ عکس و آثار باطن است و برائے ہمین مرزا بیدل قدس سرہ فرمودہ۔ ہر نقشے کہ مے بینی حرفے ست کہ مے شنوی یعنے ہر چہ در ظاہر عیان است۔ جزئیات خیالات کلی ذہنی تست کہ دل تو بتو میگوید و موید این معنی آیۃ وما شہدنا الا بما علمنا است یعنے شہود ما بغیر از صور علمیہ دل نیست۔ بنابراین بندہ میگوید کہ حضرت اقدس صاف فرمودہ رفتہ اند کہ مدار کسر صلیب براین است کہ ہمین عقیدہ را بشکنید۔ ہر قدر کہ این عقیدہ خواہد شکست یعنے قبول کنندگان آن در جہان زیادہ خواہد شد۔ ہمان قدر کسر صلیب خواہد شد یعنے عقیدہ باطلہ عیسائیان شکست خواہد یافت وحقیقتاً اسلام و عزت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر و ثابت خواہد شد۔

و نیز گذارش آنکہ بندہ در آن روزہا کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بلاہور تشریف آوردہ بودند در فیروزپور بود۔ روزے بندہ را شوق مطالعہ کتاب مرزا بیدل قدس سرہ پیدا شد۔ چنانچہ کتاب مذکور را برداشتہ برائے مطالعہ کشادم بمجرد کشادن این ابیات درنظر آمدند کہ در ذیل نوشتہ مے شود و بندہ را بسیار خوش آمدند و ہمہ را یاد کرد و بندرق تمام آنہا را میخواند تا آنکہ اندر دن یکہفتہ خبر وفات حضرت اقدس شنید علیہ الصلوٰۃ والسلام مقصود بندہ از بیان این واقعہ آن است تا روشن گردد کہ تصرف حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام چہ قدر در متابعان او شان سرایت دارد کہ آنچہ او شان را پیش آمدنی بود بندہ را باوجود این ہمہ غفلت وتاریکی کہ لازم حال دارد پیش از آن بزبان مرزا بیدل قدس سرہ خبر داد و نیز سر رحلت خود را واضح گردانید وتسلی بخشید۔

وھو ھذا

زین سبب رفع شبہ دشوار است | کہ دل انجا دلیل اسرار است
چیست دل قلب نام ہستی عدم | کہ از و جلوہ میدمد دارد فن
چون عدم ہستی خود اندیشید | شبہہ جمع آمد و دلش نامید
پس دل آئینہ ایست عکس نمود | کہ عدم را نمودہ است وجود

غیب ظاہر شد از نمود دلت	عین غیر آمد از شہود دلت
اے دلت دام راہ بیدل باش	عقدہ بگذار وحل مشکل باش
کہ ازیں عقدہ فریب کمین	زندگانی است سدّ راہ یقین
تا بود زندگی دوی باقی است	اگر ہمہ او شوی توئی باقی است

والسّلام - بندہ محمد ابراہیم احمدی

درخواست جنازہ - ہمارے مکرم دوست محمد ابراہیم خان بن حاجی مصے خان صاحب کی اہلیہ خیرپور میرس میں فوت ہوگئی ہیں احباب سے درخواست ہے کہ اپنی جگہ جنازہ غائب پڑھ کر ثواب حاصل کریں مرحومہ ایک احمدی خاتون تھیں - اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے -

ضرورت فیروزپور میں ایک خادم مسجد احمدیہ کی ضرورت ہے جس کے لئے خوراک کے علاوہ کچھ ماہوار نقدی کا بھی انتظام کیا جائیگا - اگر کوئی صاحب جانا چاہیں تو اس پتہ پر خط وکتابت کریں - سکرٹری انجمن احمدیہ - فیروزپور

لنگرخانہ قادیان میں ضرورت لنگر و بورڈنگ کے لئے دو باورچیوں کی ضرورت ہے جو کہ ہر قسم کا عمدہ کھانا طیار کر سکتا ہو اور دو نان بائیوں کی جو کہ روٹیاں اچھی لگانے میں مشاق ہوں - تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو -

دفتر سکرٹری قادیان ضلع گورداسپور

تصحیح مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اخبار بدر نمبر ۲۵ جلد ۱۰ مورخہ ۴ - اپریل کے صفحہ ۱۱ میں جو انصار اللہ کی فہرست آپنے دی ہے اس میں اور اصل فہرست انصار اللہ میں فرق ہے ایسا نہ ہو کہ کسی بھائی انصار اللہ کو کوئی غلطی لگے اس لئے کمترین اس کی تصحیح کرنا ضروری سمجھتا ہے اصل فہرست میں نمبر ۳۲ پر غلام نبی مدرس بیگم پور - جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور - نمبر ۳۳ پر انوار حسین خان صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی - نمبر ۳۹ پر محبوب عالم صاحب ایجنٹ وکیل گوجرانوالہ درج ہے لیکن اخبار میں نمبر ۳۲ و ۳۳ کو ملا کر صرف انوار حسین خان صاحب مدرس بیگم پور دکھایا گیا ہے اور نمبر ۳۹ پر صحیح پتہ محبوب عالم صاحب ایجنٹ وکیل گوجرانوالہ ہے لیکن اخبار میں محبوب عالم صاحب موضع صریح لکھا ہے جو کہ واقعہ میں بالکل غلط ہے -

کمترین غلام نبی احمدی مدرس مدرسہ بیگم پور - جنڈیالہ ممبر انصار اللہ

۲۰ - اپریل ۱۹۱۱ء

معزز شیعہ کے خط کا جواب میاں محمد صدیق صاحب احمدی رجسٹرار سررشتہ بازار نے رسالہ الحق ۱۹۰۸ء سے نقل کرکے بصورت رسالہ چھاپ کر مفت تقسیم کیا ہے - یہ خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہوا ہے میاں محمد صدیق صاحب نے اس کے چھاپنے میں بہت عمدہ کام کیا ہے - اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے -

---

اوچ وملتان میں تبلیغ

بتاریخ ۵ - اپریل ۱۹۱۱ء اوچ علاقہ ریاست بہاولپور بہمراہی مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی بدرسہ فلاسفر الہ دین صاحب حضرت شاہ عبدالقادر ثانی کے عرس پر پہونچا - ۶ و ۷ و ۸ و ۹ اپریل ۱۹۱۱ء وہاں قیام کیا -

اور اپنی اپنی ہمت خداداد رکھتے ہوئے سب صاحبان نے سلسلہ ربانی کے متعلق تبلیغ کی اور سب لوگوں نے امن سے سنا اور بہت لوگوں نے فائدہ اٹھایا اور قادیان میں مولوی غلام احمد صاحب اختر کا کارڈ میرے نام آیا ہے - وہ تحریر فرماتے ہیں کہ آپ لوگوں کے وعظوں کا اثر ظاہر ہو رہا ہے بتاریخ ۱۰ - اپریل ۱۹۱۱ء ہم سب بہاولپور پہونچے ریاست بہاولپور میں چونکہ ریاست کی طرف سے وعظ کرنے کی شارع عام میں ممانعت ہے اس لئے بہ لاچاری ۱۱ - اپریل ۱۹۱۱ء ہم سب ملتان پہونچے - بیرون پاک دروازہ برمکان حکیم محمد اسمٰعیل صاحب بعد از نماز مغرب وعظ کیا گیا - ہمارے بعد ایک مظفرگڑھی مولوی صاحب نے وعظ کیا - ہم بھی تھوڑی دیر سننے کے لئے بیٹھ گئے - آدم علیہ السلام کا قصہ شیطان کا قصہ غرض وہ اپنے وعظ میں قصص ہی بیان کرتے رہے

۱۲ - اپریل ۱۹۱۱ء - گھنٹہ گھر کے پاس بابو صاحب دین صاحب احمدی کی درخواست پر نماز مغرب کے بعد وعظ کیا گیا - اتفاق سے مولوی عبدالعزیز صاحب ملتانی بھی موقع وعظ میں موجود تھے وہ مقابلہ کے لئے کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ قرآن کریم میں کہیں نہیں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں - میں نے کہا کہ آپ دکھلائیں کہ جہاں لکھا ہے کہ نہیں فوت ہوئے پھر کہنے لگے میں تو مسلم سے دکھلاؤنگا میں نے کہا کہ مقدم قرآن شریف ہے - مولویصاحب نے بہت ہی اصرار کیا کہ میں تو مسلم سے ہی دکھلاؤنگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں - غرض قرآن شریف کی طرف مولوی صاحب بالکل نہیں آئے - پھر میں نے کہا اچھا مُسلم سے ہی دکھلاؤ - اسی مجمع میں مولوی صاحب نے مُسلم منگوائی ایک اور مددگار بھی ان کے ساتھ تھا بہت دیر تک ورق گردانی کرتے رہے - اِدہر اُدہر کے بہانے کرکے مولوی صاحب تشریف لیگئے اور یہ کہہ گئے کہ کل مباحثہ ہوگا پھر لوگوں نے شور ڈال دیا اور ہمارے پیچھے تالیاں بھی بجائیں مگر کسی ایک شخص نے مولوی صاحب کو یہ نہیں کہا کہ مسلم سے حضرت مسیحؑ کی حیات کیوں نہیں دکھلاتے -

صبح مولوی عبدالعزیز صاحب نواب احمد یار خان صاحب کے پاس گئے اور وہاں سے جاکر کہا کہ آپ حفظ امن کا ذمہ لیں اور اپنا مکان بھی مباحثہ کے لئے دیں - سنا ہے نواب صاحب ممدوح نے فرمایا نہ میں حفظ امن کا ذمہ لیتا ہوں اور نہ پسند کرتا ہوں - تم مباحثہ کرو - کیونکہ علم پڑھ لینا اور چیز ہے - اور مباحثہ کرنا کار دیگر - تم ان لوگوں سے مباحثہ نہیں کر سکتے ہو پھر مولوی صاحب مایوس ہوکر خاموش ہو رہے ہمیں اطلاع ملی کہ مباحثہ نہیں ہوگا - اس لئے ۱۳ - اپریل ۱۹۱۱ء ملتان سے روانہ ہوکر قادیان پہنچ گیا ہوں -

غلام احمد - واعظ

مبادی الصرف - علامہ نورالدین صاحب کی تصنیف علم صرف سکھانے کے لئے بہت مفید - چند نسخے باقی ہیں - قیمت ۲ر

قرآن شریف مترجم شاہ رفیع الدین صاحب علیہ الرحمۃ کا تحت اللفظ ترجمہ - جو بدر میں شائع ہونے والے نوٹوں کے ساتھ بہت مفید ہے - مجلد بجلد چرمی - صرف ایک روپیہ بارہ آنے پر - (عہ۱۲)

باوا نانک صاحب کا چولہ	۱ر	فرزند علی بجواب ابراہیم	۳ر
کشف الاسرار - (مسیح کی قبر کشمیر میں)	۲ر	درثمین اُردو فارسی کامل	۹ر
ثنائی چکر (ثناء اللہ کے اعتراض دربارہٗ دُعا کا رد)	۱ر	سنت احمدیہ	۴ر
ضرورت زمانہ	۱ہر	ظہور المسیح	۲ر
عقائد احمدیہ	۲ر	الاستخلاف	۳ر
		شرائط بیعت ۱۲۵	عصر

الہامات مرزا کا جواب مولوی ثناء اللہ امرتسری نے جو الہامات مرزا کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے - اس کا مختصر جواب تشحیذ کے ایک نمبر میں قاضی اکمل صاحب نے دیا ہے - ۳ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لیں -

جنازہ غائب - والدہ حافظ روشن علی صاحب رنمل (۲) راجہ یار محمد صاحب کہ گل (۳) مولوی غلام غوث گوجرانوالہ (۴) نور احمد برادر چوہدری فتح محمد (۵) کریم داد خان (۶) بنت نور الدین ساکن دھنگ (۷) اللہ دتا حجام تلونڈی

معیار الصادقین ۳ر - شری نہہ کلنک رتن ۸ر
مکتوبات احمدیہ ۱ہر - سر الشہادتین ۱ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع

عام قیمت پیشگی عہ / بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؑ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن مجید | (پیشگی چار روپے)

جلد ۱۰ | ۱۸ رجمادی الاول ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ مئی ۱۹۱۱ء مطابق ۵ جیٹھ ۱۹۶۸ | نمبر ۲۹

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

خلیفۃ المسیح کیسے ہیں

مکرمی اکمل صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت کی طبیعت الحمدللہ اچھی ہے اپنی نشستگاہ میں حضور بخاری اور جلالین اور دیگر کتب کا درس دیتے ہیں۔ زخم خفیف سا باقی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ زخم کو بھی صحت کلی عطا فرماوے والسلام۔ عاجز بشارت احمدؐ عفی عنہ۔ از قادیان۔

بدر۔ آپ سات ماہ سے قادیان میں مقیم ہیں۔

مفتی صاحب مکرم مع اہل و عیال بخیر و عافیت آج ۱۶ مئی کو قادیان میں آگئے ہیں۔

کلام امیرؓ

بہ ہر درع کوش و صدق و صفا — و لاکن میفزائے بر مصطفےٰ۔

برات کے ساتھ مولود خوانی

صحابہؓ نے بھی شادیاں کیں۔ اہل بیت کی بھی شادیاں ہوئیں ان کو رسول اللہ سے بڑی محبت تھی۔ یہاں تک کہ جانیں بھی قربان کیں۔ لیکن وہ شادیوں کے ساتھ مدح و نعت نہیں پڑھتے تھے۔ حالانکہ یہ ایک عمدہ بات تھی۔ پس میرے نزدیک ایک لغو بدعت ہے۔

قرآن مجید کس کو پڑھایا جاوے

اگر اس شخص میں ایمان بالغیب ہو یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو۔ قیامت کا قائل ہو۔ دعاؤں کا قائل ہو اور سخاوت کا مادہ رکھتا ہو۔ یعنی صدقہ خیرات بقدر طاقت دیتا ہو تو اسے قرآن پڑھانا جائز ہے۔

مشرکوں کی اولاد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مشرکوں کے نابالغ بچوں کا قیامت کے دن کیا حال ہوگا۔ فرمایا۔ اللّٰہ اعلم بما کانوا عاملین اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں انبیاء مبعوث ہوں گے۔ اور پھر دیکھا جائیگا کہ وہ کیا عمل کرتے ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ خدا کو معلوم ہے کہ وہ بڑی عمر پا کر کیسے اعمال کرتے کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے اس علم ازلی کی بنا پر سزا نہیں دیتا۔

شذرات
کلام مولانا سردرد

(۱) مومن کو ہر دینی و دنیوی امر میں خدا کی طرف سے ہدایت ملتی ہے جس پر عمل کر کے وہ ضرور کامیاب ہوتا ہے (ب) ومن الناس من یقول میں پیشگوئی فرمائی کہ ایک زمانہ ایسا آتا ہے جب لوگ زبان سے کہیں گے آمنا باللہ یعنی تسلیم تو ہوگی مگر یقین نہ ہوگا۔ اس یقین کے پیدا کرنے کے لئے امور من اللہ آتا ہے (۲) کسی مذہب کے کامل و اکمل اور منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہے کہ ہر پیش آمدہ ضروری امر میں اپنے پیروؤں کو ہدایت دے سکے۔ دوم اس مذہب میں ایسے وجود ہوتے رہیں۔ جو ان ہدایات پر عامل ہو کر دوسرے کے لئے نمونہ بنیں۔ نمونہ کی یہاں تک ضرورت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نماز سکھلانے کے لئے جبرئیل کا نمونہ دکھایا گیا (۳) قرآن مجید اپنے پیروؤں کی مدد کا محتاج نہیں بلکہ وہ اپنے معتقدین کی مدد کرتا ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اس لئے کسی آیت کے متعلق ایسا اعتراض نہیں جس کا جواب اسی آیت میں نہ ہو (یہ میرا ایمان ہے) (۴) جب حالات بدل گئے۔ تو شریعت کے احکام بدلائے گئے۔ مگر اسلام کی شریعت ایسی کامل ہے کہ وہ کبھی نہیں بدلتی۔ اگر کوئی ایسی بات ہو۔ تو اللہ تعالیٰ حالات کو بدل دیتا ہے مگر شریعت نہیں بدلائیگا۔ (۵) اگلی شریعتیں ایک خاص قوم کے لئے تھیں۔ پھر بھی مکمل نہ تھیں اور بدلتی رہیں یہ شریعت (اسلامی) سب قوموں کے لئے ہے۔ پھر بھی مکمل اور کبھی نہ بدلیگی۔ (۶) اصحاب موسیٰ نے فرقان دیکھا اور ایسا کے تھوڑی ... پھر وہ شرک میں مبتلا ہوئے جیسا اس آیت سے ظاہر ہے۔ فاتوا علیٰ قوم

لیکن اصحاب محمدؐ نے فرقان دیکھنے سے پہلا ایسا جوش توحید دکھایا۔ کہ دنیا بول اٹھی۔ شیطان اس بات سے ناامید ہو گیا کہ جزیرہ عرب میں اسکی پرستش کی جاوے (۴) اصحاب موسیٰ نے حضرت موسیٰ سے حضرت موسیٰ کی صحبت میں بوجہ سفر رات دن رہنے کے باوجود جہاد کے موقعہ پر اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون کہا۔ ادھر اصحاب محمدؐ نے اپنی جانیں قربان کر دیں طلحہؓ کا ذکر ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیروں سے بچانے کے لئے اپنا بازو آگے کر دیا۔ جب ایک سارا چھد چکا۔ تو دوسرا کر دیا۔ جعفر طیار کی نسبت مشہور ہے کہ ایک ہاتھ میں جھنڈا لیا وہ کٹ گیا تو دوسرے میں جب دونوں کٹ گئے تو منہ سے تھام لیا۔

تم یا ہم؟

امرتسری ناکام لکھتا ہے مرزائی کا جنازہ ایسا ہی ہے جیسے رافضی کا۔ کوئی اس بھلے مانس سے پوچھے۔ کہ رافضی تو وہ ہے۔ جو خلفاء راشدین مہدیین میں سے کسی کا منکر بلکہ ان پر تبرا کرتا ہو۔ ہم تو حضرت خاتم الانبیاء سے لے کر خاتم الخلفاء تک سب کو مانتے ہیں۔ انکار۔ تکذیب۔ تبرا تو آپ ہی کے حصہ میں آیا ہے۔ پس رافضی کون ہوا؟

اخلاص

برادر عبد الرحیم صاحب ڈاک اسلام آباد سے لکھتے ہیں

از سلسلہ عالیہ احمدی ہرگز جدا نشدہ ام۔ مہر تو در وجودم و عشق تو در دلم۔ با شیر در درون شد و با جان بدر شود

(بدر پریس قادیان دار الامان میں میاں معراج الدین عمر۔ پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

اسلام کیا ہے؟

اَنۡ تؤمنَ باللّٰہِ - تو ایمان لائے اللہ پر (۲) وَ الیومِ الاٰخرِ اور قیامت کے دن پر (۳) وَالملائکۃِ اور ملائکہ پر (۴) والکتُبِ - اور اس کی بھیجی ہوئی کتابون پر - (۵) وَ النبیین - اور خدا کے تمام نبیون پر (۶) والبعث بعد الموت - اور موت کے بعد جی اُٹھنے پر (۷) والقدرِ خیرہٖ وشرہٖ مِنَ اللّٰہِ تعالیٰ - اور اس پر کہ نیکی بدی کا اندازہ اللہ سے ہے (۸) وَاَنۡ تشھد ان لا الٰہ اِلّا اللّٰہ وَ اَنّ محمّداً رسول اللّٰہ اور یہ کہ تو اپنے قول و فعل سے شہادت دے کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے اور بے شک (سیدنا) محمد اللہ کے رسول ہین - (۹) وتقیم الصّلوٰۃ بوضوءٍ سابغٍ لوقتھا - اور نماز کو اپنے وقت پر کامل وضو کے ساتھ ادا کرے (۱۰) وتؤتی الزکوٰۃ - اور تو زکوٰۃ دیا رہے (۱۱) وتصوم رمضانَ - اور رمضان کے روزے رکھے - (۱۲) وتحجّ البیتَ ان کان لک مالٌ - اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تیرے پاس مال ہو (۱۳) وتصلّی اثنتی عشرۃ رکعۃً فی کل یومٍ ولیلۃٍ - اور دن رات مین بارہ سُنتین ضرور پڑہین - (۱۴) والوتر لا تترکہ فی کلِّ لیلۃٍ - اور وتر کبھی رات کو نہ چھوڑے (۱۵) ولا تشرک باللّٰہ - اور اللہ سے کسی قسم کا شرک نہ کرے - (۱۶) ولا تعقّ والدیک - اور اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے - (۱۷) ولا تاکل مالَ الیتیم ظلماً - اور تو یتیم کا مال ظلم سے نہ کھائے (۱۸) وَلا تشربِ الخمرَ - اور تو شراب نہ پیئے - (۱۹) ولا تزنِ - اور تو زنا نہ کرے (۲۰) ولا یحلف باللّٰہ کاذباً - اور تو اللہ کی جھوٹی قسمین نہ کھائے (۲۱) ولا تشھد شہادۃ زورٍ - اور تو جھوٹی گواہی نہ دے (۲۲) ولا تعمل بالھویٰ - اور تو خواہشات نفسانی کا پیرو نہ بنے (۲۳) ولا تغتب اخاک المسلمَ - اور تو اپنے مسلمان بھائی کی غیبت نہ کرے (۲۴) ولا تقذفِ المحصنۃَ - اور تو کسی پاک دامن پر عیب نہ لگائے - وَلا تغُلَّ اخاک المسلمَ اور تو اپنے مسلمان بھائی کی خیانت نہ کرے (۲۶ و ۲۷) وَلا تلعبْ وَلا تلہُ مع اللاھین - اور تو لہو و لعب (بے ہودہ بے مصرف) مین مشغول نہ ہو - (۲۸) ولا تقل للقصیر یا قصیر تریدُ بذٰلک عیبہ - اور تو پست قد کو پست قد کہہ کے یعنی دل آزاری کے طور پر عیب چینی نہ کر (۲۹) ولا تسخر باحدٍ من النّاس - کسی آدمی کے ساتھ تمسخر نہ کر - ولا تمش بالنمیمۃ بین الاخوین - اور دو بھائیون کے درمیان لگائی بجھائی (چغل خوری) نہ کر (۳۱) واشکرِ اللّٰہ تعالیٰ علی نعمتہ - اور اللہ تعالے کی نعمتون پر شکر گذار رہ - (۳۲) وتصبر علی البلاءِ والمصیبۃِ - اور بلا و مصیبت پر صابر رہ (۳۳) ولا تامن من عقاب اللّٰہ - اور اللہ کے عذاب سے بے ڈر نہ ہو - (۳۴) ولا تقطع اقرباءک - اور اپنے رشتہ دارون سے قطع نہ کر (۳۵) وتصلہم بلکہ صلہ رحمی شیوہ اختیار کر - (۳۶) ولا تلعن احداً من خلق اللّٰہ اللہ کی مخلوق مین سے کسی پر لعنت نہ کر - (۳۷) واکثِرْ مِنَ التسبیحِ والتکبیرِ والتھلیلِ - اللہ تعالیٰ کی بڑائی اس کی توحید اور قدوسیت کا ذکر مذاکرہ کرتا رہ (۳۸) ولا تدعْ حضور الجمعۃ والعیدین - جمعہ اور عیدین مین حاضر ہونے کو چھوڑ (۳۹) واعلم انّ ما اصابک لم یکن لیخطئک وما اخطاک لم یکن لیصیبک خوب جان لے کہ جو کچھ تم پر گذرنے والا ہے وہ ٹلنے والا نہین اور جو پہونچنا مقدر نہین وہ نہین پہونچیگا (رضا بہ قضا) (۴۰) وَلا تدع قراءۃ القراٰنِ علٰی کلِّ حالٍ کسی حالت مین قرآن کا پڑھنا نہ چھوڑ -

---

تھینک یو جزاک اللہ

روزانہ پیسہ اخبار مین یہ بحث جاری ہے کہ تھینک یو کی بجائے کون سا لفظ استعمال کرنا چاہیئے - اس پر کوئی تسلیم (تھوڑے سے جھکاؤ - ذرا سے اُٹھاؤ) کے ساتھ پیش کرتا ہے - کوئی شکریہ - کوئی مشکور - سخت افسوس کی بات ہے - کہ یہ بحث اس مذہب کے لوگون مین ہو - جو ہر طرح سے کامل و اکمل اور اپنے پیروؤن کو ہر ضروری امر مین کافی ہدایت دینے والا ہو - جزاک اللہ - ایک ایسا جامع لفظ ہے جو ہر طبقہ کے لوگون کے لئے یکسان کار آمد ہے اور جس سے کام کر دینے والے شخص کی خدمات کا شکریہ ایک احسن طریق سے ادا ہو جاتا ہے کیونکہ بہترین معاوضہ وہی دے سکتا ہے جس کے قبضہ اقتدار مین تمام جہان کی مہار ہے - پس اس لفظ کو چھوڑ کر جو نہ صرف مختصر بلکہ ہر پہلو سے جامع ہے کسی اور طرف توجہ کرنا حرمان نصیبی کی دلیل ہے - اسلام کی عبادت (نماز) تمام مذاہب عالم کی عبادتون کی جامع ہے - اسلام کا سلام تمام قومون کے سلامون سے بہتر ہے - مبارک وہ جو اس پر غور کرین -

---

قرآن مجید کی آیات اخبارون مین

سیّد جماعت علی شاہ صاحب نے ایک بحث چھیڑ دی ہے کہ ادب کے لئے قرآن مجید کی آیتین اخبارون مین نہین درج ہونی چاہئین - بلکہ ان کا ترجمہ - خود ساختہ اور خدا تعالےٰ کے حکم مین یہ فرق ہے کہ جو خدا کا حکم ہو اس پر عمل کرنے سے کوئی فساد لازم نہین آتا اور انسانی من گھڑت حکم مین کوئی نہ کوئی قباحت نکل آتی ہے شاہ صاحب نے یہ تو کہہ دیا - اخبارون مین ترجمہ آیات ہو لیکن یہ نہ سوچا کہ اس طرح تحریف قرآنی کی بنیا پڑے گی اور لوگ اپنی اپنی راؤن کے مطابق قرآن مجید مین تصرف کرین گے - قرآن مجید کا حقیقی ادب تو یہ ہے کہ اس کے احکام کے مقابلہ مین اپنے رسم و رواج الفت عادت - خواہش نفس کی پروا نہ کی جاوے شاہ صاحب اوامر و نواہی قرآن مجید کا مجموعہ اپنے سامنے رکھین اور دیکھین کہ کس قدر مسلمان اس کی عظمت کرتے ہین - اگر قرآن مجید کو اطلس کے غلافون مین لپیٹ کر طاق پر رکھ دینے سے نجات ہو جاوے تو یہ نجات بہت ارزان ہے - شاہ صاحب اپنے ہی طریقہ پر جس کی وہ رات دن اپنے مُریدون کو تعلیم دیتے ہین - خدا کے لئے خالی الذہن ہو کر نظر ثانی کرین - کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہ کرام رض کا یہی طرز عمل تھا - وہ بھی اسی طرح تعویذ لکھ کر دیا کرتے تھے - اور آپ کی

طرح مشروط بہ شرائط ذکر کرتے اور اختلاج قلب کا مرض بڑھاتے تھے کیا وہ بھی تصور شیخ کو ذکر کی روح رواں سمجھ کر بُت پرستی کے مؤید تھے - ہرگز نہین -

---

حضرت امیر کے نام منی آرڈر بھیجنے والے

بعض احباب جناب خلافت مآب کے نام منی آرڈر بھیجتے ہین اور یہ نہین بتلاتے کہ یہ روپیہ کس مصرف کا ہے پھر خط لکھ کر دریافت کرنا پڑتا ہے اور اتنی دیر وہ روپیہ امانت مین پڑا رہتا ہے - بعض دوست خط مین تفصیل لکھتے ہین - مگر یہ طریق بھی دقت سے خالی نہین - بہتر طریق یہ ہے - کہ منی آرڈر کے کوپن پر تفصیل اور اپنا پورا پتہ لکھ دیا جاوے - جو صاحب یہ نوٹ پڑھین وہ دوسرون کو پہونچا دین اور اس پر عمل فرما دین - (ب) کتب و اخبار کے متعلق کوئی درخواست حضور خلیفہ کے نام نہین بھیجنی چاہیئے (ج) میگزین کی کتابون کی فروخت فی الحال بند ہے - شیخ عبد الرحمن صاحب کمیشن پر فروخت کرتے ہین اور حضرت اقدس علیہ السلام کی کتابین میان محمد یٰسین سہارنپوری مہاجر قادیان سے مل سکتی ہین - (د) بدر کے نام اگر ان کتابون کا آرڈر بھی آوے - جو دفتر مین نہین تو ان کی قیمت کا منی آرڈر آنا چاہیئے ورنہ کمیشن لیا جاویگا -

کون لکھتا ہے؟

عقائد احمدیہ ۲ عدد - سنت احمدیہ ۲ عدد شرائط بیعت ۳ عدد - ضرورت زمانہ یک عدد - مکتوبات احمدیہ - کا منی آرڈر بذریعہ وی پی طلب کرتا ہے - اپنا پتہ نہین لکھا -

انعام

بدر مین یہ خبر شائع کر دین کہ حضرت مسیح موعود کی خدمات اسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح کی ذاتی خصوصیات پر پروفیسر عطاء الرحمن صاحب کی تحریک سے طلباء نے مضامین لکھے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمات پر انگریزی مضامین تھے - اور حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق اُردو - پروفیسر صاحب نے پہلے سے اچھے مضمون کے لئے ۲۵ اور اُردو کے لئے ۱۰ روپے انعام مقرر کیا ہوا تھا - بہت سے طلباء نے نہایت محنت کے ساتھ انگریزی و اُردو مضامین لکھے ہین بعض نے چالیس چالیس صفون کے مضامین طیار کئے انگریزی مضامین لکھنے والون مین سے سب سے عمدہ مضمون محمد عبد الحسن کا ہے جسے اس کے عوض مین ۲۵ روپے انعام ملا ہے - اُردو مضامین مین محمد عبد الحسن کا مضمون مضمون نویسی کے لحاظ سے و انشاء کے لحاظ سے دوم تھا - لیکن حالات کی خوبی کے لحاظ سے اوّل تھا - ارادہ تھا کہ اسے دوم مین رکھا جاوے لیکن جس طالب علم کا مضمون انشاء کی وجہ سے نہایت اعلےٰ رہا - وہ ایک غلطی کی وجہ سے محروم رہا اور اسواسطے دوسرا انعام بھی محمد عبد الحسن ہی کو ملا - والسلام - صدر الدین -

---

اورنگ زیب کا سلوک ہندوؤن سے

ایشیاٹک سوسائٹی کے ایک جلسہ مین حال ہی مین راجہ پرتھن سین نے ایک فرمان جو فارسی زبان مین لکھا ہوا ہے پیش کیا - یہ فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب کی طرف سے ابو الحسین حاکم بنارس کو سلطان محمد بہادر کی معرفت بھیجا گیا تھا اس فرمان

فتح الحمید

یہ وہی ترجمہ ہے جس پر مین اس سے پہلے کچھ لکھ چکا ہون - اب مین ایک پارہ پر سرسری نظر ڈال کر دکھاتا ہون کہ مترجم صاحب نے جہان اپنی رائے کو دخل دیا ہے وہان غلطی کھائی ہے -

(۱) بسم اللہ سے پہلے جب صریحاً اقرا ایک مقام پر آچکا ہے تو بجائے شروع کے پڑھ اللہ کے نام سے اس کا ترجمہ کیون نہین کر دیا - پھر اللہ کی بجائے خدا لکھ کر کیون اس لفظ کی بے قدری کی گئی ہے جو اس بے مثل ذات کے لئے مخصوص ہے - رحمٰن اور رحیم کے معنے بھی کچھ ٹھیک نہین کئے اس کا ترجمہ علامہ نور الدین نے کیا خوب کیا ہے -

(۲) غیر المغضوب علیہم ولا الضالین - کے معنے فرماتے ہین نہ ان کے رستے جن پر غصے ہوتا رہا اور نہ گمراہون کے رستے اللہ تعالے کی طرف غصہ کو منسوب کرنا ایک سوء ادبی ہے -
(ب) غیر المغضوب کو صفت انعمت علیہم ٹہراتے تو بہت بہتر تھا یعنے ایسے انعام کئے گئے کہ نہ غضب کیا گیا ان پر -

(۳) الغیب کی تشریح یعنی نا دیدہ چیزون کی کرکے الفاظ قرآنی مین تصرّف کیا ہے معنے تو یہ ہیں کہ مانتے ہین اللہ کو جو غیب ہے یا ماننے کی چیزون کو تنہائی مین اور لوگون سے غائب رہ کر -

(۴) ممّا رزقنٰھم ینفقون مین ما رزقنا کو صرف مال سے خاص کر دیا اور اس اعجاز قرآنی کا خیال نہ کیا جو اس کے عام مفہوم مین تھا - مطلب تو یہ تھا کہ جو اللہ نے کسی کو دیا ہے مال یا علم یا کوئی اور قوت - اسمین سے کچھ اللہ کی راہ مین بھی خرچ کرے -

(۴) یخادعون اللہ کا ترجمہ خدا کو چکما دینا بہت ہی ناپسند ہین بھلا اللہ کو بھی کوئی چکما دے سکتا ہے - یون کہئے اللہ کو ترک کرتے ہین - الخدع الامساک -

(۵) واذا لقوا الّذین اٰمنوا - ترجمہ فرماتے ہین - اور یہ (عجب شیطان) لوگ (ہیں) معلوم نہین کہ خواہ مخواہ یہ عجب شیطان بڑہانے کی کیا ضرورت ہے اور اس توضیح سے کن مطالب قرآنی پر روشنی ڈالنی مقصود تھی - سچ ہے - الزائد زائد -

(۶) اللہ یستھزئ بھم - کا ترجمہ ان سے خدا ہنسی کرتا ہے بھی ویسے ہی ناپسند ہین جیسے خدع کے معنے چکما اور اس کی نسبت اللہ سے - الھزو الاستخفاف - حقیر پنداشتن بس معنے صاف ہین -

(۷) ما امر اللہ بہ ان یوصل کے ترجمہ سے پہلے رشتہ قرابت لکھ کر پھر ایک آیتہ کے مفہوم عام مین دخل دیا ہے - حالانکہ کئی ایسے تعلقات ہین جنہین خدا نے جوڑنے کا ارشاد فرمایا - مثلاً نبیون - ولیون - پاکبازون سے تعلق پیدا کرنا - بڑہانا ضروری ہے - وغیر ذالک -

(۸) خلیفہ کے معنے نائب اور پھر اسے اپنا نائب کہہ کر خاص کر دینا بالکل صحیح نہین - خلیفہ کے معنے احکام کو نافذ کرنیوالا دوسرے کو اپنی جگہ قائم کرنے والا - دوسرے کی جانشین ہونے والا - آدم علیہ السلام الٰہی احکام کے پہنچانے والے اپنی نسل کو اپنی جگہ ارشاد الٰہی سے قائم کرنیوالے اور پہلی مخلوق کی جانشین تھے -

(۹) نحن نسبّح - کے معنے بیان فرماتے ہین - ہم ہر وقت تیری تعریف کے ساتھ - کیون جناب ! یہ ہر وقت کہان سے نکلا -

(۱۰) فسجدوا الّا ابلیس - تو سب سجدہ مین گر پڑے سب نے سجدہ کیا - سیدھے سادھے معنے تھے - آپنے اسے خواہ مخواہ بنایا -

(۱۱) بما انزلت - کے ترجمہ کے ساتھ پیغمبر آخر الزمان لکھنے کی آپ کو کیا ضرورت تھی اور یون بڑہانے کو تو آپ چاہین مولوی نذیر احمدؐ صاحب سے بہی زیادہ عبارت بریکٹون کے اندر لکھدین -

(۱۲) لا تشتروا باٰیتی ثمناً قلیلاً - کا ترجمہ فرماتے ہین میری آیتون مین تحریف کرکے ... یہ تحریف کرنا بڑہا دینا - تصرّف بیجا کی دلیل ہے -

(۱۳) وانّھا لکبیرۃ - کا ترجمہ کیا ہے اور بے شک نماز گران ہے - انہا کو پھر پڑھئے - یہ نماز لکھنا تھا -

(۱۴) والفرقان - کا ترجمہ معجزے فرماتے ہین اوّل تو معجزہ یہ لفظ قرآن وحدیث کی زبان مین نہین - دوم فرقان کی دوسرے موقعہ پر تشریح بھی فرما دی - یعنی وہ فیصلہ کا دن جو انبیاء کو اسی دنیا مین ملتا ہے -

(۱۵) فتکونا من الظّٰلمین کا ترجمہ نافرمان کرنا سوء ادبی ہے اللہ تعالیٰ نے ثُمّ اورثنا الکتٰب الّذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہٖ - سے ظاہر کر دیا کہ ظالم بھی ان عباد مین داخل ہین جن کو کتاب کا وارث بنایا گیا اور جن کو برگزیدہ کیا -

(۱۶) فاقتلوا انفسکم - اپنے تئین قتل کرو - خودکشی کا حکم اللہ تعالیٰ دے - یہ صحیح نہین بلکہ صحیح یہ ہے کہ قتل کرو ان لوگون کو جنھون نے اس جرم کا ارتکاب اہتمام کیا)

(۱۷) وایّدناہ بروح القدس - اور اپنے کلام پاک سے اسے موید کیا یہ معنے صحیح ہین آپ بروح القدس یعنی جبرئیل لکھتے ہین - وکذٰلک اوحینا الیک روحاً من امرنا سے روح بمعنے کلام ثابت ہے -

(۱۸) وفریقاً تقتلون - ایک کو قتل کر دینے رہے - کر دیتے ہوتا تو بھی خیر تھی - کر دیتے رہے - صحیح معنے نہین -

(۱۹) من کان عدوّاً لجبریل - کے معنے آپ فرماتے ہین جو شخص جبرئیل کا دشمن ہو تو اس کو غصے مین مرجانا چاہئے) اس قدر زائد عبارت اور وہ بھی اپنی طرف سے - حضرت! آپ اگر کچھ لکھنا چاہتے تھے تو فان اللہ عدو للکٰفرین سے استنباط کرکے یہ لکھدیتے تو کہ کافر ہے اور دراصل مین استفہام انکاری ہے - یعنی کون ہوا دشمن جبرئیل کا -

(۲۰) ما انزل علی الملکین - کو آپ نا دو منتر سحر سے جابجا بغیر کسی ثبوت کے تشریح فرماتے ہین - ویتعلمون کا فاعل یہودی کو کیون نہین بنا دیا کہ یہ یہود سیکھتے ہین -

(۲۱) ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون - آپ اسے قیامت کے دن سے خاص کرتے ہین -

(۲۲) اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے - کذٰلک قال الّذین من قبلھم اور آپ ترجمہ فرماتے ہین - بجز اس کیا کرتے تھے -

یہ سرسری نظر ہے مین انشاء اللہ تعالیٰ پھر پارہ اوّل یا ثانی بھی نظر کرونگا -

---

مقبرہ بہشتی

ابن خنزرجہ نے سر آغا خان کی آڑ لے کر ہمارے مقبرہ بہشتی پر اعتراض کیا ہے مین اس غلط فہمی ڈالنے کی نامناسب کوشش کو دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مندرجہ ذیل عبارات نقل کرتا ہون جس سے مقبرہ بہشتی کے بنانے اور اس مین دفن کے لئے شرائط مقرر کرنے کی حکمت درج ہے -

پیرا نمبر ۱ - واضح ہو کہ خدائے تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہون تا آئندہ کی نسلین ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر ایمان تازہ کرین اور تا ان کے کارنامے یعنے جو خدا کے لئے انہون نے دینی کام کئے - ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہون - بالآخر ہم دعا کرتے ہین کہ خدا تعالےٰ اس کام مین ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان مین پیدا کرے اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے -

پیرا نمبر ۲ - کوئی اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت مین داخل نہ سمجھے - کیون کہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے - انسان کا اس مین دخل نہین اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان مین داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیون کہ یہ مطلب نہین ہے کہ یہ زمین کسیکو بہشتی کر دے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اسمین دفن کیا جائیگا -

پیرا نمبر ۳۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے شرائط لگا دئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اسمیں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں ان سب کو بجالانا ہوگا۔

ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے (دسویں حصّے) کم نہیں ہوگا اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا کریں گے۔

اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا سچا اور صاف مسلمان ہو۔

ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور وہ صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

پیرا نمبر ۴۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اسمیں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنھوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں دُعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اِس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اِسجگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور طاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

مندرجہ بالا عبارتیں پڑھ کر کسی کو وہم بھی نہیں گذر سکتا کہ یہ زمین کچھ بہشتی بنانے کی تاثیر رکھتی ہے بلکہ صرف یہ بات ہے، کہ اس میں اسی شخص کو دفن ہونے کا موقعہ ملیگا جو بہشتی ہے اور آپ کی دعائیں مستجاب ہیں اور جائداد جو وصیت کی جاتی ہے اسسے بھی خاص حضرت اقدس یا ان کی اولاد کی ذات ستودہ صفات سے کوئی تعلق نہیں کہ یہ کارروائی کسی خودغرضی پر مبنی ہو۔ بلکہ اشاعت اسلام مقصود ہے۔

ابن خزرجہ کی درخواست داخل دفتر

جو شخص بے اصول ہو وہ حقیقت میں اس قابل نہیں رہتا کہ اسکی کسی بات کیطرف توجہ کی جاوے

ابن خزرجہ خود لکھ چکا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی قوم کے لیڈر کو بُرا کہے تو اس جماعت کو حق پہنچتا ہے کہ اس کا ہر ایک فرد جی کھول کر اسے گالیاں دے لے۔

پھر اس پرچہ اہل حدیث میں لکھا ہے کہ کسی حرف کو بدل دینا اخلاق سے گری ہوئی بات ہے۔ کیا ابن خزرجہ صاحب بھول گئے ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کے واجب التعظیم کی جناب میں کیا کچھ بک چکے ہیں بلکہ اب تک بک رہے ہیں تو کیا اسی اصل کے مطابق جماعت احمدیہ کو حق نہیں کہ وہ اسے پارہ ششم کے پہلے رکوع پر نظر کر کے کچھ کہے۔ قادیان کے اخبار تو ہمیشہ نرمی کا سلوک کرتے رہے لیکن لاتوں کے بھوت باتوں سے کم مانتے ہیں۔ آخر دہلی سے ایک ہی شیر اسلام اٹھا تو ابن خزرجہ نے (جس نے ایک (دنیوی) آنکھ سے دیکھنے کے بہانے سے شیر پنجاب کا لقب لیا ہے) دانت نکالنے شروع کئے۔

کاش کہ! ابن خزرجہ صاحب ہماری نرمی سے فائدہ اٹھاتے اور اپنے وطیرہ کو خود ہی بدل لیتے اور آج ان کو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا جو ان کے رفیق سفر نا ہن ان کو دکھلا رہے ہیں اب وہ زکو ض کے ساتھ بدلنے کی درخواست کرتا ہے۔ حالانکہ جب انہیں بار بار کہا گیا۔ کہ خواہ مخواہ معنی بدلنے کے واسطے کادیان نہ لکھا کرو بلکہ قادیان۔ تو انہوں نے نہ مانا اب چاہیے تو یہ کہ جب تک اتنے سال نہ گذر جاویں جتنے سال قادیان کو کادیان لکھتے رہے ہیں وہ صبر کریں اور گھبرائیں نہیں کیونکہ وھم بدءوکم اول مرّة اور فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ قرآنی ارشاد ہے۔ فمن عفی واصلح پر بھی عمل کر کے دیکھ چکے ہیں اور پنجابی یا کشمیری بولی میں ز اور ض میں کوئی فرق بھی نہیں۔ ہر دو کا تلفظ ایک ہی ہے آپنے خود جب عدالت میں اپنے باپ کا نام بتلایا تھا تو خزرجہ ہی کہا تھا۔ ض کا تلفظ ظاہر نہیں فرمایا تھا۔ علاوہ ازیں چونکہ آپ کی گوشمالی کا کام جناب میر صاحب نے اپنے ذمہ لیا ہے جب تک ان کی سفارش آپکے متعلق نہ ہو ہم اس پر توجہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ لہٰذا درخواست سائل فی الحال داخل دفتر ہوتی ہے۔ اور جو دیکی آپنے تبدیلی حروف کے متعلق تبلائی ہے سو اس طرح کی تبدیلیاں آپکے اور آپکے باپ دادا کے ناموں میں ثبت ہو سکیں گی بشرطیکہ ان کے نام تحقیق ہو سکیں۔

عرض حال

(اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کی ایک رات)

کہوں میں کیا گرفتارِ بلا ہوں
کسی کا کشتۂ تیغ ادا ہوں
کسی کی شان سے میں جی رہا ہوں
کسی کی آن پر میں مر مٹا ہوں

بتاؤں کیا تمہیں اپنی حقیقت
شکستِ دمدمۂ قالوا بلیٰ ہوں
پہنچ جاتی ہے جو عرشِ بریں تک
کسی مظلوم کی آہِ رسا ہوں

لبوں تک جو پہنچ کر رہ گئی ہو
کسی مسکین کی وہ التجا ہوں
مری افتادگی کا ہے یہ عالم
جہانِ خاکساری کا سما ہوں

یہ میرے قتل کے سامان ہیں کیوں؟
کہ میں تو آپ ہی اپنی قضا ہوں
ہمیشہ طاق رہنا میری قسمت
نمازِ شام کی گویا ادا ہوں

ہمیشہ خونِ دل پینا ہے عادت
کسی کی دستِ رنگیں کی حنا ہوں
ہمیشہ خاک بر سر پھرتے رہنا
الٰہی میں بھی کیا بادِ صبا ہوں

ہمیشہ مضطرب خانہ نشین ہوں
کسی کی چشمِ پُرفن کی حیا ہوں
میں ہوں گم کردۂ حُوتِ تجلّی
کسی موسےٰ کا میں بھی اک فتیٰ ہوں

خراب و خستہ حال و زار و بیکس
کسی کے عشق کی میں انتہا ہوں
سرِ رفعت ہے میرا آسماں پر ✱ حبیب کبریا کا خاکپا ہوں
غلامِ احمدِ مختار ہو کر ✱ سراپا نقص اکمل پرخطا ہوں

ایک شیعہ کے اعتراضوں کے جواب

اعتراض ۱ ۔ کتاب نزول المسیح صفحہ ۵۲ مین ایک شعر ہے جسمین مرزا صاحب نے اپنی فضیلت امام حسین علیہ السلام پر ظاہر کی ہے۔ از روئے احادیث۔ حالاں کہ ایسی کوئی حدیث نہ کتب اہل سنّت مین ہے نہ کتب شیعہ مین۔

جواب ا ۔ معترض چون کہ شیعہ ہے اس واسطے اہل سنّت کی کتابون سے ایسی احادیث کا دکھلانا اس کے لئے اطمینان بخش نہین۔

(ب) شیعہ صاحبان نے جو سلوک امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کیا ہے وہ ناظرین بدر پر اب مخفی نہین رہا ہے اور رسالہ تحقیق واقعات کربلا کے شائع ہونے پر انشاء اللہ اور بھی روشن ہو جائیگا۔ پھر سخت تعجب ہے۔ کہ امام مظلوم کی محبت کا دعوے کس منہ سے یہ لوگ کرتے ہین۔ جن لوگون کو اصل حقیقت سے خبر نہین وہ نہائت تعجب کرتے ہین۔ کہ تیرہ سو برس کے بعد احمدیون کو کس طرح علم ہوا ہے کہ قاتلان حسین منظلوم شیعہ تھے۔ ایک شیعہ اخبار دہلی نے جسکا نام اثنا عشری ہے۔ لکھ دیا۔ کہ یہ لوگ شیعیان علیؓ نہ تھے بلکہ شیعیان عثمانؓ تھے افسوس تو یہ ہے کہ اتنے بڑے حامیان مذہب شیعہ کو بھی اپنی کتابون پر عبور حاصل نہیں ہے ایسے معترضین کے لئے مین مختصراً تین مختلف موقعون سے ایسی عبارتین نقل کر دیتا ہون جن سے ناظرین کو میرے دعوے کی نہائت صفائی سے تصدیق ہو جاوے گی۔

اوّل ۔ کوفیون نے جب امام حسین علیہ السلام کو مکّہ سے کوفہ تشریف لانے کے واسطے درخواست کی تو سلیمان بن صرد الخزاعی نے جن کو قاضی نور اللہ شوستری" از معارف اصحاب امیر المؤمنین کرکے لکھتے ہین حاضرین کو یون خطاب کرکے کہا کہ تم لوگ اس کے بیٹے حسینؓ کے اور اس کے باپ کے (علیؓ) کے شیعہ ہو اصل الفاظ انتم شیعتہ وشیعۃ ابیہ۔ (ناسخ التواریخ)

دوم ۔ حضرت مسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنے والون نے ہی جب حسب الایمائے ابن زیاد ان نائب امام کو قتل کر دینے کی ٹھان لی اور مسلم کو اپنے حسرتناک انجام کا پورا یقین ہو گیا تو انھون نے امام حسین علیہ السلام کے لئے وصیّت فرمائی تھی۔ کہ خدا کے واسطے کوفہ تشریف نہ لائین یہ کوفی آپ کے باپ کے وہی اصحاب ہین جن سے وہ قبل از مرگ بیزار ہو چکے تھے اور ان کی فتنہ پردازیون سے تنگ آکر ان سے مخلصی پانے کی آرزو فرماتے تھے۔ اس وصیّت کے خاص الفاظ یہ ہین۔ ارجع فداك ابی و امی باھلبیتك ولا یغرنك اھل الکوفۃ فانھم اصحٰب ابیك الذی یتمنی فراقھم بالموۃ او القتل (ناسخ التواریخ)

سوم ۔ جب امام حسین علیہ السلام کوفہ کی طرف کوچ فرماتے ہوئے نزدیک پہنچ گئے اور آپ کو اچانک اپنے نائب مسلم کے بیدردانہ قتل کا علم ہوا تو آپنے نہائت افسوس کرتے ہوئے فرمایا۔ وقدخذ لنا شیعتنا (خلاصۃ المصائب) اس کا ترجمہ ملا باقر مجلسی کی کتاب جلاء العیون مترجم اُردو مین یون ہے۔ "ہمارے شیعون نے ہماری نصرت سے ہاتھ اٹھالیا" ایسے ایسے حوالون کے مطالعہ کر لینے کے بعد بھی جن لوگون کو شک باقی رہ جاوے اور مرغی کی ایک ٹانگ بتلاتے جاوین وہ چاہیئے کہ اپنے دماغ کا معالجہ کرائین۔ آجکل شیعون کا پسندیدہ شغل مرثیہ خوانی امام ہے وہ کہہ سکتے ہین کہ شیعہ اوّلین نے شاید امام حسین علیہ السلام کو مثل گوسفند ذبح کیا اور کر دایا ہو لیکن ہم تو رات دن جناب کے غم مین آنسو بہاتے ہین اور روضہ خوانی کرتے ہین۔ ہمارا کیا قصور ہے لیکن خدا بھلا کرے مصنف کتاب لولو والمرجان کا جس نے روضہ خوانون اور جھوٹی روایات متعلّقہ کربلا کے بیان کرنے والون کی نہائت شرح وبسط کے ساتھ مذمت فرمائی ہے۔ وہ ایک جگہ ایک روایت لکھتے ہین کہ ایک مرثیہ خوان نے ایک شیعہ عالم فاضل کے آگے ایک خواب تعبیر کے لئے بیان کی کہ مین دیکھتا ہون کہ جناب امام حسین علیہ السلام کے بدن مبارک کا گوشت دانتون سے کاٹ رہا ہون تو اس بزرگوار نے اس سے پُوچھا کہ کبھی تم مرثیہ خوانی تو نہین کرتے ہو اس نے عرض کی کہ ہان۔ اس محقق کی روایت مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ اگر شیعیان صدر اوّل قاتلان حسینؓ تھے تو آج کل کے شیعہ بھی جن کا پیشہ اور شغل مرثیہ خوانی ہے حسینؓ مظلوم کے - - - - - - - - - -

- - - - - - - باوجود ان شرمناک الزامون کے مجھ کو تعجب ہوتا ہے کہ شیعہ کس مُنہ سے حُبّ حسین کے دعویدار ہوتے ہین اور ہمارے دعوے کو محض اختراعی اور افتراء سمجھ رہے ہین۔

نمبر ۲ ۔ اہل سنّت کے سامنے اگرچہ شیعون کو کوئی حق نہین ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی ذات کے متعلق کسی امر مین اپنے کو مخصوص ظاہر کرین لیکن تھوڑی دیر کے لئے ہم ان کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے ان سے گذارش کرتے ہین علے الخصوص مسئلہ فضیلت مین کہ اگر احمدیہ جماعت سوائے خود حضرت اقدس مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کسی اور شخص کو امام حسین علیہ السلام پر جزوی فضیلت دے تو بے شک قابل ملامت ہے۔ لیکن چونکہ اس فضیلت کا مدعی مہدی موعود ہے اس واسطے کیفیت کو حوالہ بخدا کرکے جو کچھ انہون نے فرمایا ہے اس کو ہم بلا چون وچرا تسلیم کر لیتے ہین خود شیعون مین شہادت امام اور کئی اور مسائل کی کیفیت سے اس طرح اغماض کیا گیا ہے۔ اب اصل اعتراض کا جواب عرض کرتا ہون۔

مہدی موعودم کی شان وہ شان ہے جس کے سامنے حسب اعتبار روایات متعلّقہ زمانہ رجعت نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضیلت باقی رہتی ہے نہ جناب علیؓ کی نہ حضرات حسنینؓ کی نہ دوسرے امام کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور جناب مرتضٰی کی سب کوششین اشاعت اسلام کی اب تک شیعہ کی نگاہ مین کوئی وقعت نہین رکھتی ہین کیونکہ اسلام وہ ہے جو زمانہ رجعت امام مہدی مین جاری ہوگا۔ اب فرمائیے۔ کہ مہدی موعود امام حسینؓ سے کچھ فضیلت رکھتے ہین یا نہین۔ ملا باقر مجلسی کی کتاب حق الیقین مین رجعت کے باب کو اور ان کے ایک مستقل رسالہ رجعت کو مطالعہ کرنے سے اس امر کی پوری تصدیق ہوسکتی ہے حق الیقین مین ملا مجلسی نے روایت کی ہے۔ کہ جو شخص سب سے پہلے مہدی کی بیعت سے مشرف ہون گے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہون گے۔

رسالہ رجعت مین لکھا ہے کہ سب سے پہلے جو بیعت کریگا۔ وہ جناب جبرئیل ہون گے۔ معترض صاحب غور فرماوین کہ جو مبارک موعود ان کے معتقدات کے رُو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی پیر و مرشد ہے۔ وہ امام حسین سے افضل ہُوا یا نہین۔ جبرئیل کی بات کو ہم دانستہ نہین پیش کرتے۔ کیون کہ بہ اعتقاد شیعہ وہ تو جناب امام کا خادم اور پنگوڑا جھُلانے والا ہے۔ کہ شیعہ صاحبان! اگر آپ کو ان روایات کا علم نہین ہے۔ تو اپنے علماء سے تصدیق کراؤ اگر موقعہ و دسترس ہے تو کتابون کے نام خاکسار نے تبلا دئے ہین۔ بمبئی یا لکھنؤ سے منگا کر خود مطالعہ کرو۔ کوئی غلط حوالہ یا بے اصل بہتان ہے تو مجھ کو تبلاؤ۔ اگر ٹھیک اسی طرح تمہاری کتابون مین لکھا ہُوا ہے۔ تو تم خود اپنے اعتراضون اور تشکوک کے جوابدہ ہو۔

اعتراض دوم ۔ مرزا صاحب اپنے آپ کو نبی کہتے ہین۔ شیعہ کی جس کتاب مین مہدی موعود کو نبی اللہ کہا گیا ہو اس کا پتہ تبلانا چاہیئے۔

جواب ا ۔ نبی کے لقب کو آپ مہدی موعود کے لئے بہت ارفع اور بعید جانتے ہین لیکن یہ بھی آپ کی کمی معلومات پر دال ہے آپکے معتقدات مین جب حضرت رسُول خاتم النّبیین اور سردار انبیاء کی نسبت لکھا ہے کہ سب سے پہلے وہ مہدی موعودؑ کی بیعت کرین گے۔ تو معمولی مطلق نبی کے اطلاق پر آپ کو ہرگز

گھبرانا نہ چاہیئے۔

(ب) باقر مجلسی نے لکھا ہے کہ مہدی موعود سب اولوالعزم پیغمبروں اور نبیوں کے جامع مظہر ہوں گے اصل عبارت رسالہ رجعت میں یوں ہے "گوید ہر کہ خواہد نظر کند بہ آدم و شیث و نوح و سام و ابراہیم و اسمٰعیل و موسیٰ و یوشع و عیسیٰ و شمعون پس نظر کند بمن" صدا۳ مطبوعہ لکھنؤ۔

(ج) قطع نظر ان سب حوالوں کے یہاں پر ایک ایران کے محقق و مورخ کے مقولہ سے تمام علمائے شیعہ کا اجماعی عقیدہ ظاہر کرتا ہوں جو یہ ہے کہ ائمہ اثنا عشر یعنے شیعوں کے بارہ امام انبیائے اولوالعزم سے بھی افضل ہیں۔ اصل عبارت یہ ہے "زیرا کہ علمائے امامیہ ائمہ اثنا عشر را از پیغمبران اولی العزم فاضل تر دانند" (ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم صفحہ ۸۴)

بزرگان دین کی فضیلت مطلق یا باہمی جزوی فضیلت کی تفہیم کے لئے حضرت مریم اور حضرت سیدہ کی نظیر بھی قابل غور ہے دیکھو خدا مریم کو افضل النساء العلمین ظاہر کرتا ہے واصطفٰک علی نساء العلمین اور رسول کریمؐ حضرت سیدہ کو سیدۃ النساء العلمین فرماتے ہیں اب آپ فرمائے کہ دونوں میں سے کون افضل ہے اور کیوں؟

پس پیارے معترض شیعہ آپ کو نصیحتاً عرض کرتا ہوں۔ کہ احمدیہ عقائد پر اعتراض وارد کرنے سے پہلے آپ کسی مجتہد صاحب سے مشورہ کر لیا کریں۔ کہ کہیں یہ اعتراض خود شیعہ عقائد پر تو وارد نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد کسی احمدی پر اعتراض کیا کریں۔ امید ہے کہ ان جوابات کو آپ تسلی بخش پائیں گے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ خاکپائے امیر المومنین۔ خادم بھیروی

آخری خطبہ سرور کائنات اور مسیح کی وفات

خدا تعالیٰ کی قدیم زمانہ سے یہ سنت ہے۔ کہ جب کسی نبی کو ارسال فرماتا ہے تو اس سے اس کی منشاء ایک بیج بونا ہوتا ہے چنانچہ اس بیج کو وہ نبی بو دیتا ہے پھر باقی نشوونما اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے۔ اللہ جل جلالہٗ خود اس بیج سے پودا بناتا ہے جیسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند تعالیٰ نے توحید کا بیج دے کر روانہ فرمایا آپ نے اسے لگایا اور اس کا نشوونما اللہ تعالیٰ نے کیا۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم تو راحت جاودانی میں تشریف فرما ہوئے اور پودے نے خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہاں تک نشوونما پایا کہ آجکل تمام دنیا میں اس کی خوشبو مہک رہی ہے یہ وہی پودا ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور بیج وحدانیت کے بویا تھا ایسا ہی اس زمانے میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود میرزا غلام احمد صاحب نے ایک بیج وفات مسیح کا بویا جس کے پودے نے خود آپ کے زمانہ میں ہی بہت کچھ نشوونما پایا اور ابھی بہت سا حصہ اس کا باقی ہے اب اس کا پھلنا پھولنا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے آپ نے ایک اسلام کو ضرر دینے والی چیز جڑ سے اکھاڑ ڈالی جیسا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے قول سے ثابت کر دیا۔ فلما توفیتنی الی آخرہ۔ اس آیت کریم سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قوم کا بگڑنا آپ کی وفات کے بعد ہوگا جیسا آپ قیامت کو جواب دیں گے جب تو نے مجھے مار دیا تب انہوں نے میری اور میری ماں کی پرستش کی۔ تو جب شرک تثلیث قوم نصاریٰ میں آپ کی وفات کے بعد ہونیوالا تھا۔ تو اب بات کھل گئی بلکہ شرک تثلیث قوم نصاریٰ میں موجود ہے جس سے کسی کو بھی انکار نہیں پس معلوم ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات بھی پا چکے۔ یہ تو آپ نے خدا کے قول سے ثابت کیا۔ پھر حضرت نبی کریم کی شہادت رؤیت معراج شریف سے صاف ظاہر ہے جیسا آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے عیسیٰ اور موسیٰ کو مُردوں میں دیکھا اس سے بھی ثابت ہو چکا کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے۔ باقی اجماع اُمت کا رہ گیا سو وہ مسئلہ بھی صاف ہے کہ سب سے پہلا اجماع جو ہوا ہے وہ وفات مسیح پر ہی ہوا۔ جیسا کہ جب نبی کریم فوت ہو گئے تو بعض اصحاب رضہ نے کہا کہ آپ ابھی غشی میں ہیں۔ فوت نہیں ہوئے۔ کیونکہ بہت سی پیشگوئیاں ابھی تک پوری نہیں ہوئیں اور اسی اختلاف میں حضرت ابوبکر صدیق گاؤں سے تشریف لائے تو آپ نے نبی کریمؐ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ الآیہ۔ تو سب صحابہ کرام خاموش ہو گئے اور مان لیا کہ فی الواقع آپ فوت ہو گئے۔ عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اگر صحابہ کرام کے دلوں میں یہ بات ہوتی۔ کہ عیسیٰ ابن مریم زندہ ہیں تو ممکن نہ تھا کہ وہ عرب چپ رہتے اور آپ کی وفات کو تسلیم کرتے اور ان کا یہ خیال کہ نبی کریم فوت نہیں ہوئے آگے سے بدرجہا پختہ ہو جاتا اور وہ مان سکتے تھے کہ نبی کریمؐ فوت ہوں اور حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر مع جسم عنصری بیٹھا ہو وہ فوراً کہہ اُٹھتے کہ عیسیٰ مسیح بھی تو رسول ہیں وہ زندہ ہیں تو آپ کیوں کر فوت ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام دل میں اس کا فیصلہ کر چکے تھے۔ کہ کوئی نبی زندہ نہیں۔ سب نے کاس الموت نوش جان فرمایا

اب میں آپ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ پیش کرتا ہوں۔ صاحب عقل ذرا غور سے پڑھیں۔ جب آپ کی بیماری زیادہ بڑھ گئی اور آپ نے ازواج مطہرات سے اجازت لیکر عائشہ رضی عنہا کے گھر میں سکونت اختیار کی آپ تو باہر جا نہیں سکتے تھے لہٰذا فرمایا کہ ابوبکر کو حکم کرو کہ نماز پڑھا دے اور آپ حضرت علیؓ اور فضلؓ کے کاندھوں پر تکیہ لگائے ہوئے باہر تشریف لائے۔ یہ وہ حالت تھی کہ آپ کے قدم مبارک بوجہ کمزوری زمین پر قائم نہیں رہتے تھے۔ پھر آپ منبر کی نیچے کی سیڑھی پر بیٹھ گئے (اس سے خیال کیا جا سکتا ہے کہ آپ اس حالت میں کس قدر اہم معاملے کے تشریف لائے ہوں گے۔ بے شک یہ معاملہ ایسا ہی اہم تھا)

اَیُّھَا النَّاسُ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ تَخَافُوْنَ مِنْ مَوْتِ نَبِیِّکُمْ ھَلْ خَلَّدَ نَبِیٌّ قَبْلِیْ فِیْمَنْ بُعِثَ فَاُخَلَّدَ فِیْکُمْ اَلَا وَاِنِّیْ لَاحِقٌ بِرَبِّیْ وَاِنَّکُمْ لَاحِقُوْنَ بِیْ فَاُوْصِیْکُمْ بِالْمُھَاجِرِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ خَیْرًا۔ وَاُوْصِی الْمُھَاجِرِیْنَ فِیْمَا بَیْنَھُمْ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ وَاِنَّ الْاُمُوْرَ تَجْرِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمْ اسْتِبْطَاءُ اَمْرٍ عَلَی اسْتِعْجَالِہٖ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَعْجَلُ بِعَجَلَۃِ اَحَدٍ۔ وَمَنْ غَالَبَ اللّٰہَ غَلَبَہٗ وَمَنْ خَادَعَ اللّٰہَ خَدَعَہٗ۔ فَھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَکُمْ۔ وَاُوْصِیْکُمْ بِالْاَنْصَارِ خَیْرًا۔ فَاِنَّھُمُ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِکُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ وَبِھِمْ خَصَاصَۃٌ اَلَا فَمَنْ وَلِیَ اَنْ یَّحْکُمَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِھِمْ وَلْیَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِیْئِھِمْ۔ اَلَا وَلَا تَسْتَاْثِرُوْا عَلَیْھِمْ اَلَا وَاِنِّیْ فَرَطٌ لَکُمْ وَاَنْتُمْ لَاحِقُوْنَ بِیْ۔ اَلَا فَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْحَوْضُ اَلَا فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّرِدَہٗ عَلَیَّ فَلْیَکْفُفْ یَدَہٗ وَلِسَانَہٗ اِلَّا فِیْمَا یَنْبَغِیْ۔

اور فرمایا اے لوگو مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم اپنے نبی کی وفات سے ڈرتے ہو۔ بھلا بتلاؤ تو کیا کوئی نبی جو مبعوث ہوا زندہ رہا ہے کہ میں تم میں رہوں۔ خبردار میں اپنے رب کو ملنے والا ہوں اور تم مجھے ملنے والے ہو۔ میں تمہیں مہاجرین اولین کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور مہاجرین کو بھی وصیت کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ والعصر ان الانسان لفی خسر۔ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔ تمام اُمور خدائی منشاء سے جاری ہوا کرتے ہیں۔ تمہیں کسی امر کی تاخیر اس کی تعجیل پر برانگیختہ

نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کی جلدی سے تعجیل نہیں کرتا جو اللہ پر غالب ہونا چاہے خدا اس پر غالب ہوتا ہے وہ جو خدا کو دہوکا دینا چاہے خدا اس کو دہوکے کا اجر دیدیتا ہے اگر تم والی بنائے گئے تو کیا تم زمین مین فساد اور قطع رحمی کرو گے اور مین تم کو انصار سے بھلائی کی وصیت کرتا ہون۔ کیونکہ وہ وے لوگ جنھون نے دار اور ایمان کو تم سے پہلے جگہ دی تم ان سے بھلائی کرو۔ کیا انھون نے تم کو پھلون میں حصہ دار نہین بنایا؟ کیا انہون نے تمہارے لئے گھرون مین فراخی نہین کی؟ کیا انھون نے تمہین اپنے آپ پر فضیلت نہ دی؟ حالانکہ وہ خود بھوکے تھے۔ خبردار جو تم سے دو آدمیون مین فیصلہ پر والی بنایا جاوے اس کو چاہئیے کہ ان کی برائی سے درگذر کرے اور ان کی بھلائی کو لے۔ خبردار ان پر دوسرون کو مت پسند کرو۔ خبردار مین تمہاری لائن ڈوری ہون۔ اور تم مجھے ملنے والے ہو۔ تمہارے وعدہ کی جگہ حوض کوثر ہے خبردار جو میری ملاقات پسند کرے اس کو چاہئیے کہ نالائق باتون سے اپنے ہاتھون اور زبان کو بچا وے۔ لباب الخیار صفحہ ۴۱ خط کشیدہ خطبہ کے الفاظ قابل غور ہین۔ دیکھو کس وضاحت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلا دیا۔ کہ تمام مبعوث نبی فوت ہوگئے اس وقت کسی نے بہی نہ کہاکہ عیسےٰ ابن مریم تو زندہ ہین آپ بھی ہم میں رہین۔ شاید ہمارے معترض یہ کہہ دین۔ کہ عیسےٰ ابن مریم مبعوث ہی نہین ہوئے۔ افسوس اے لوگو! تم کب تک انکار مین بڑہتے جاؤگے۔ خود سوچو۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ خطبہ کس قدر آپ کی اہمیت کو بتلاتا ہے۔ خداوند تعالےٰ نے آپ کو بتلا دیا۔ کہ یہ جھگڑا آخر زمانہ مین بہت طول پکڑیگا۔ تبھی آپ نے اس آخری خطبہ کو بطور وصیت فرمایا۔ ہمارے مخالفین کو کم از کم اپنے تعصبات چھوڑ کر اپنے نبی کے آخری خطبہ کا ہی لحاظ چاہئیے تھا کیونکہ قاعدہ کی بات ہے کہ بزرگون کی آخری باتون کو لوگ متبرک سمجھکر یاد رکھا کرتے ہین کیا تمہین تمہارے نبی کے آخری کلمات طیبات کو بطور تبرک یاد رکھنا منع ہے۔ ہرگز نہین یہ پودا تو خدا تعالےٰ کے منشا سے لگایا گیا ہے۔ تم اسے کوئی بھی ہرگز صدمہ نہ پہنچا سکوگے۔ تم اپنے خدا اور نبی کے منکر بن رہے ہو جس بات کی طرف خدا اور اس کا رسول بلا رہا ہے تم اس سے دور بھاگتے ہو۔ بس اب مین اس مضمون کو ختم کرتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ تمہین راہ ہدایت بخشے۔ آمین یارب العالمین۔ وما علینا الا البلاغ

احمد بخش - مدرسہ احمدیہ - قادیان
طالب علم جماعت پنجم۔

يريدون ليطفئوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو كره الكافرون

نوشتہ کلک جواہر سلک میان معراج الدین صاحب عمر

پروپرائٹر بدر
سکھ - آریہ - احمدی

۹ مئی کے اخبار پرکاش لاہور مین ایک مضمون بعنوان "کیا گورو نانک صاحب مسلمان تھے" چھپا ہے۔ راقم مضمون نے اس مین باوا نانک صاحب کو آریہ دہرم ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور آغاز مضمون مین تسلیم کیا ہے۔ کہ میرزائیون اور خالصہ بھائیون کے درمیان اشتہاری جنگ شروع ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ خالصہ صاحبان کا رجحان اس طرف ہے کہ جیسے بنے اس مضمون پر چھیڑ چھاڑ کو طوالت نہ ہو وہ بروز یہ آواز اٹھاتے ہین کہ گورو صاحب ہرگز مسلمان نہ تھے لیکن اس دعوے کا زبردست اور عملی ثبوت جو یہ ہو سکتا تھا۔ کہ وہ علانیہ طور پر فلان مذہب کے پیرو تھے وہ دینے سے قاصر رہے ہین" اور پھر یہ بھی لکھا ہے کہ "مسلمان عموماً مرزائیون سے متنفر ہین اور وہ ظاہراً اپنے آپ کو بری الذمہ ظاہر کرتے ہین" آگے چل کر چند نہایت ہی مضحکہ خیز دلائل لکھ کر اور کتاب تحفۃ الہند کو تصنیف حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب قادیانی ظاہر کرکے اس سے کئی اقتباس کرکے باوا نانک صاحب کو اپنا ہم دہرم بنانے کی کھینچ تان کی ہے۔

اصل مین آریہ صاحبان کا اس معاملہ مین دخل دینا سراسر بےجا۔ بےمحل اور غیر معقول ہے وہ خود ہی لکھتے ہین کہ یہ اشتہاری جنگ صرف سکھ اور احمدی قومون کے درمیان جاری ہے اور امر زیر بحث کا تعلق بھی ان دونون قومون یعنے سکھون اور مسلمانون تک ہی محدود ہے پس کسی دوسری ہمسایہ قوم کو اپنی کسی غرض حاصل کر لینے کی نیت سے دست اندازی کرنے کا حق حاصل نہین۔ مگر ہمارے آریہ بھائیون کی عادت کچھ ایسی ہی چلی آئی ہے کہ وہ "تو مان نہ مان میں تیرا مہمان" کا خواہ مخواہ مصداق بن جانے کی طرف ہمیشہ مائل رہتے ہین۔ اور غلط راہون اور غلط تحریرون سے اپنی ہمسایہ قومون مین تفرقہ پھیلانے کو اپنا مایۂ ناز سمجھتے ہین اور اس قسم کی چالون سے مشہور ثالث کی طرح سارا پنیر آپ ہی کھا جانا چاہتے ہین اسی طرح یہان بھی خالصہ صاحبان کو نہایت کمزور اور شکست خوردہ ظاہر کرکے بیان کیا ہے کہ وہ علانیہ طور پر باوا نانک صاحب کا مذہب معین کرنے سے قاصر ہین ان کی عبارت سے یہ امر صاف سمجھ مین آتا ہے کہ سکھ صاحبان احمدیون کے پیش کردہ ثبوتون اور دلیلون کی تردید نہین کر سکتے وہ چاہتے ہین کہ جس طرح بنے یہ مضمون طول نہ پکڑے وہ زور سے یہ بات تو کہتے ہین۔ کہ باوا نانک مسلمان نہین تھے لیکن وہ اس بات کے ثابت کرنے سے قاصر ہین کہ باوا صاحب کا حقیقت مین مذہب کیا تھا۔ اس مین شک نہین کہ آریہ صاحبان کی یہ رائے اگر اس کے ماتحت اون کی اپنی کوئی غرض مستور نہ ہو تو معقول ہو سکتی ہے اور یہ سچی بات ہے کہ جہان کوئی سکھ صاحب یہ دعوے کرتا ہے۔ کہ باوا نانک صاحب مسلمان نہ تھے تو وہان ساتھ ہی اس کے سر پر بطور اسکے دراک یہ بوجھ پڑ جاتا ہے۔ کہ وہ دلائل قویہ قاطع سے باوا صاحب کا مذہب معین اور موسوم کرے۔ کیونکہ بغیر اس کے اُن کے مسلمان ہونے سے محض انکار کسی حالت مین قابل پذیرائی نہین ہو سکتا اور ان کو دائرہ اسلام سے خارج نہین کر سکتا۔

ہمارے سکھ بھائی ایک حد تک اس بارے مین معذور ہین اور اس کی ذمہ داری کا بار اون کے ہندوون سے غلط فہمیدہ تعلق کے سر پر ہے۔ ورنہ جہان تک مذہب کا تعلق ہے وہ مضبوط دلائل سے مسلمان ثابت ہوتے ہین ہم کو تو نہ ہار جیت سے غرض ہے اور نہ ہی کسی کی دل آزاری مطلوب ہے ہمین امر حق ظاہر کرنا مقصود ہے اور اگرچہ ہم اس بات کے کہنے مین اپنے حق سے تجاوز نہین کرتے۔ کہ مقدس نانک علیہ الرحمۃ کا اسلام کے سوا کوئی مذہب معین ثابت کرنے سے قاصر اور عاجز رہ کر سکھ صاحبان نے اون کے مسلمان ہونے پر مہر تصدیق ہی تو لگا دی ہے۔ لیکن ہم ان سے اس قسم کا قانونی فائدہ نہین اٹھانا چاہتے۔ ہم تو یہ چاہتے ہین کہ وہ ہمارے دلائل کو سچی محبت اور اخلاص سے سنین اور دیکھین اور ان پر خوب غور کرین اور اپنے دلون مین سوچین اور اپنی غلطیون کی اصلاح کرلین۔

ہم سمجھتے ہین کہ ہمارے بھائی سکھون مین کثرت سے ایسے لوگ ہین۔ جو بڑے نیک دل سادہ مزاج اور حق پسند ہین ہم کو ان کے وجود سے بڑی بڑی امیدین ہین۔ ہم یہ بات جتا دینا ضروری سمجھتے ہین۔ کہ آریہ صاحبان کے ساتھ اس قدر عرصہ دراز تک تعلق رکھنے سے اون کو کافی تجربہ ہوچکا ہے وہ تو اب تک بھی ان بھولے بھائی سردارون کا پیچھا نہین چھوڑتے اس لئے ہم اون کو توجہ دلاتے ہین۔ کہ یہ زمانہ روشنی علوم کا ہے۔ اسمین محقق بات ہی قائم رہ سکتی ہے اس لئے وہ حقائق پر غور کرنے کی طرف خود متوجہ رہین کسی دوسرے پر بھروسہ مت کرین۔

آریہ صاحب نے ایک طرف سکھون مین ناچاقی پھیلانے اور ان کو مغلوب اور عاجز بیان کرکے بھڑکانے کی کوشش کی ہے اور دوسری طرف مسلمانون کے گھر کے اندر جا ہاتھ مارا ہے اور اوس کے احمدی اور غیر احمدی لوگون کو ایک دوسرے سے متنفر اور بیزار کرنے کی تدبیر کی ہے لیکن اون کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اب یہ وہ زمانہ نہین کہ سکھ صاحبان آپ کی ایسی باتون سے بھڑک اُٹھین گے اور عدالت مین مقدمہ استقرار دائر کر دین گے اور نہ ہی مسلمان ایسے تنگ ظرف ہین کہ ان کے لکھنے سے وہ اپنی مشترکہ اغراض کو کھو بیٹھین گے آریون کی دراندازی اور نیش زنی تو اون کی طبیعت کا تقاضا ہے اور ان کی واقفیت اور تحقیقات ایسی تنگ ہے۔ کہ اونکو اتنا بھی معلوم نہین کہ وہ بڑے بڑے علما جن کو بعض اندرونی مسائل مین احمدیون سے اختلاف ہے۔ اس بات کے فتوے شائع کر چکے ہین کہ باوا نانک صاحب کو مسلمان ثابت کرنے کا مسئلہ تمام فرقون کے مسلمانون کی مشترکہ غرض ہے اس لئے وہ سب احمدی جماعت کے ساتھ متفق ہین۔

ہماری سمجھ مین نہین آتا۔ کہ کس برتے پر یہ صاحبان قلم اُٹھاتے ہین۔ احمدیون اور غیر احمدیون کے متعلق تو یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ اسلام کے مختلف فرقون کے تمام مستند لوگ باوا نانک صاحب کے مسلمان ہونے کے مسئلہ کو اپنا مشترکہ کام سمجھتے ہین اور احمدی قوم کے ساتھ اتفاق اور ہمدردی رکھتے ہین لیکن اب یہ زبردست اعتراض آریہ صاحبان پر وارد ہوتا ہے۔ کہ اون کا سکھون کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اور اون کو اس معاملہ مین دست اندازی کرنے کا کیا حق ہے۔

مسئلہ زیر بحث مین فریقین مین سے کسی نے آریہ صاحبان کو فریق نہین بنایا۔ اور نہ ہی سکھ صاحبان نے آریون کو اپنی امداد کے لئے دُہائی دی ہے۔ اور نہ ہی سکھ صاحبان کسی پہلو سے آریون سے کمزور اور ان کی حمایت کے محتاج ہین۔ سکھ صاحبان کے ہاتھ مین قلم ہے وہ ایک زندہ قوم ہے۔ ان کے پاس مال و دولت کافی موجود ہے۔ وہ علم اور فہم و فراست رکھتے ہین وہ کسی طرح آریون کی مدد کے محتاج نہین اور نہ ہی اونکی بہادری اور مردانگی متقاضی ہے۔ کہ وہ مخفی یا ظاہری طور سے کسی دوسرے سے اپنے گورو کا مذہب ثابت کرنے کی مدد لین۔ ہم مسلمان بھی باوا نانک صاحب کا مذہب مسلمان ثابت کرنے کے لئے کسی دوسری قوم کی مدد کی کوئی حاجت نہین رکھتے۔ ہمارا روئے سخن صرف اپنے بھائی سکھون کی طرف ہی تھا اور ہے۔

ہم اس بات کو خوب سمجھتے ہین کہ باوا نانک صاحب کے ساتھ آریون کا کوئی مذہبی رشتہ نہین۔ اون کا مذہب جو کچھ بھی ثابت ہو اوس سے آریہ دھرم پر کوئی اثر نہین پڑ سکتا اور اگر آریہ صاحبان باوا صاحب کو مسلمان قبول بھی کرلین تو بھی اس سے اون کی سوسائٹی مین کوئی تغیر واقعہ نہین ہو سکتا۔ اس لئے ہم کو ان کے ساتھ باوا صاحب کے مذہب کے متعلق بحث کرنے مین کوئی فائدہ حاصل ہونا متصور نہین اور کامیابی کی صورت مین ہمین ان سے کچھ دستیاب ہونے کی اُمید نہین۔ برخلاف اس کے سکھ صاحبان جو باوا صاحب کو اپنے مذہب کا بانی مانتے ہین اور ان کے ثابت شدہ مذہب پر چلنے کے لئے طیار ہین وہ ایک ایسی قوم ہین۔ کہ جن مین کثرت سے نیک دل۔ حق پسند۔ بے تعصب باوا صاحب سے سچا اخلاص اور محبت رکھنے والے۔ ان کی سوانح زندگی اور تعلیم کو اعلیٰ درجہ کی توقیر سے دیکھنے والے لوگ ہین ان مین یہ خوبی ہے۔ کہ بابا صاحب کے متعلق جو بھی بات ان کو ثابت ہو جاوے۔ وہ اس کے اختیار اور قبول کرنے مین پوری جرأت کو کام مین لا سکتے ہین۔ ہم جو کچھ باوا صاحب کے متعلق کہتے ہین وہ علیٰ وجہ البصیرت سچ اور راست کہتے ہین اور ہم کو اُمید ہے کہ وہ دن قریب ہین کہ باوا صاحب کی حقیقی تعلیم پر جو الحاق اور اختلاط کے پردے پڑے ہوئے ہین وہ اُٹھ جائین گے اور حق عیان ہو جاویگا اور ہمارے سکھ بھائیون کے درمیان مغائرت اُٹھ جاوے گی اور باہمی سچے برادرانہ تعلقات اخلاص و محبت ترقی پا کر وہ ہمارے ساتھ مشترکہ اغراض پر قائم ہو جاوین گے۔ آریون کے ساتھ باوا نانک صاحب کے مذہب کے متعلق بحث چھیڑنا ایک ایسا لغو امر ہے جس سے ہم کو کچھ حاصل ہونے کی اُمید نہین اور ہم بے سُود اور لغو کام کرنے سے منع کئے گئے ہین۔

ہم کو سمجھ مین نہین آتا کہ آریہ صاحبان باوا نانک صاحب کو کس معقولیت کے ساتھ اپنا ہم مذہب بیان کرنا چاہتے ہین کیون کہ اس بزرگ نانک صاحب کو آریہ ثابت کرنے سے آریون کو انہین راستباز ماننا پڑے گا۔ اور ان کو راستباز ماننے سے موجودہ آریہ ہندو مذہب بیخ و بنیاد سے اکھڑ جاتا ہے کیونکہ آریون کا دھرم ہے کہ ویدون کے بعد الہام بالکل بند ہے لیکن باوا نانک صاحب کا کلام اکاش بانی مسلم ہے۔ پس باوا نانک صاحب کا کلام الہامی ماننے سے ویدون کا یہ دعوے کہ ان کے بعد الہام بند ہے۔ غلط قرار پاتا ہے اور نیز نئی تعلیم کے اکاش سے آجانے سے وید منسوخ ماننے پڑتے ہین اور چون کہ باوا نانک صاحب کی تعلیم ویدون کی تعلیم سے بالکل مختلف ہے اس لئے ماننا پڑے گا۔ کہ یا تو موجودہ وید اصلی وید نہین اور یا یہ کہ ویدون کی تعلیم فی نفسہٖ باطل اور غلط ہے۔

باوا نانک صاحب کے متعلق یہ امر ثابت شدہ ہے۔ کہ وہ مسلمان مذہب رکھتے اور اسلام ہی کی تعلیم کرتے تھے۔ اگر اس تعلیم اور انھین عقائد کے ساتھ آریہ صاحبان اون کو ہندو کہنا پسند کرتے ہین اور ان کے دہرم مین یہی تعلیم پسندیدہ ہے تو بچشم ما روشن دل ماشاد۔ آریہ صاحبان بڑے آریہ کہلائین۔ لیکن وہ اس تعلیم اور ان عقائد کو اختیار کرلین۔ جو باوا نانک صاحب سے ثابت ہے تو ہم کو اون سے کوئی اختلاف نہ ہوگا وہ آریہ کہلا کر بھی ہمارے مسلمان بھائی ہون گے اور باوجود اسلامی عقائد اور شعار کے اختیار کے ہم ان کی لجوئی کے لئے اون کو آریہ کہنے مین دریغ نہین رکھتے۔ لیکن ہم کو یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آریہ صاحبان باوا نانک صاحب کے مذہب کے متعلق محض تمسخر اڑا رہے ہین۔ اس مین وہ ذرا بھی اخلاص سے کام نہین لینا چاہتے کیون کہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ آریہ صاحبان باوا صاحب کو ایک بہت بُرا اور قابل نفرت شخص ہندو دھرم کا مخالف مانتے ہین۔ چنانچہ اون کی اپنی مسلمہ اُصولی کتاب ستیارتھ پرکاش مین لکھا ہے۔ کہ وہ نانک صاحب بالکل بے علم اور آدی شاستر اور سنسکرت سے جاہل مطلق تھا۔ پڑھے بغیر اپنے آپ کو خواہ نخواہ عالم کرتا تھا گنوارون کے سامنے سنسکرت دان پنڈت بن بیٹھا تھا۔ لالچی۔ ہوا و حرص کا مطیع اور مغرور تھا ویدون کا مطلب نہ جانتا تھا ویدون کے مخالف تعلیم دیتا تھا جب کبھی کوئی موافق بات کہتا بھی تھا تو وہ دل سے نہین بلکہ لوگون کے خوف سے کہتا تھا۔ اگر وید پر ایمان رکھتا تو گورو نہ بن سکتا اس نے ویدون کو نہ سنا اور نہ دیکھا۔ جو سننے اور دیکھنے مین آدین تو جو عقلمند متعصب نہین۔ وہ فوراً اپنی ٹھگ بدیا کو چھوڑ کر وید کی پناہ مین آجاتے ہین۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ ہے مشتے نمونہ از خروارے آریون کا باوا نانک صاحب کے متعلق مسلمہ عقیدہ۔ آریون کی عجیب چال ہے۔ کہ اون کے اصول عقائد مین مقدس نانک علیہ الرحمۃ کو (نعوذ باللہ منہا) ذاتی طور پر عام اخلاقی وقار سے بہت نیچے گرا ہوا مانتے ہین بلکہ کھلے طور پر اس کو ویدون سے جاہل۔ ویدون کا مخالف لالچی۔ نفس پرست اور مغرور وغیرہ جانتے ہین اور لکھتے ہین کہ اس کا گورو بننا اس کے ویدون کے مخالف اور ان سے منکر ہونے کی دلیل ہے۔ کیون کہ اگر وہ ویدون پر ایمان رکھتا تو وہ کبھی گورو نہ بنتا۔ اور وہ بے عقل۔ متعصب اور ٹھگ تھا۔ جب آریہ صاحبان اندرونی طور پر حضرت باوا نانا

صاحب کو ایسا ذلیل اور ایسا گندہ انسان سمجھتے ہین - کہ جس میں تمام برائیاں جمع تھیں تو اس کے برعکس اب اون کا یہ کہنا کہ وہ ہمارا ہم مذہب تھا کیسا غلط اور بے بنیاد دعا ہے - ایک طرف اُس کو ہندو بیان کیا جاتا ہے یہ ٹھٹھہ نہین تو اور کیا ہے - اور اگر ان بد اخلاقیون اور بدیون کے ساتھ ہی ایک شخص آریہ دہرم کا معزز اور مستند جائز طور پر ممبر ہو سکتا ہے - تو پھر آریہ سلسلہ کی ساری سوسائٹی کے اخلاق کا نمونہ اسی سے استنباط کرنا پڑے گا - اور یہ ماننا پڑیگا - کہ آریون کے نزدیک مذہبی فضیلت کی وہی تصویر ہے - جو باوا نانک صاحب کی ستیارتھ پرکاش مین کھینچی ہوئی ہے -

آریہ مضمون نگار صاحب نے پنڈت لیکھرام کو بھی حق بنانے سے دریغ نہین کیا - یہ کیسی غلط بات ہے کہ پنڈت لیکھرام جیسے آدمی نے اپنے گورو پنڈت دیانندجی مہاراج کے برخلاف باوا نانک صاحب کے بارے مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر کے برخلاف کچھ لکھا - ستیارتھ پرکاش کی تحریر کے باوجود جو شخص باوا نانک صاحب کی عزت قائم کرنے کے لئے کسی طرح کی کوشش کرنا چاہے وہ آریہ نہین رہ سکتا -

آریہ صاحبان نے تسلیم کیا ہے - کہ باوا نانک صاحب کے مسلمان ہونے سے انکار کر کے سکھ صاحبان پابند ہو گئے ہین کہ وہ یہ ثابت کرین کہ باوا نانک صاحب کا علانیہ طور پر کیا مذہب تھا - لیکن وہ اس ثبوت سے قاصر رہے ہین اور اون کے قصور کی تلافی یہ کی ہے کہ گویا نانک صاحب ہندو تھے - اونہون نے تو اس قصاب کی طرح اس گوسفند کو شیر سے چھوڑانے کی کوشش کی ہے - جس کا ذکر گلستان حضرت سعدی مین ہے

شبانگہ کارد بر حلقش برانید
روان شد گوسفند وگفت و نالید
چو شب مارا ز گرگم در ربودی
چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

اسی طرح آریہ صاحبان سکھون کی حمایت کرنے کے لئے اٹھو اور باوا نانک صاحب کے مذہب کو مسلمانون سے چھڑا کر اپنے پنجے مین لا کر اپنی چھری کے نیچے رکھدیا - آریہ صاحبان کی تحریر سے باوا نانک صاحب کے مذہب کے متعلق صرف اتنی تدریجت دنیا مین رہ گئی ہے کہ وہ ہندو تھے یا مسلمان ؟ ان کی شہادت سے سکھ تو قاصر رہ گئے ہین - اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہین کہ آیا آریہ صاحبان اپنے ادعا مین راستی پر ہین - تو جب ہم ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کرتے ہین تو اس بحث کا فوراً خاتمہ ہو جاتا ہے اور باوا نانک صاحب اون کے ہاتھ سے فوراً ہی نکل جاتے ہین اور اگر ان کا انحصار اون بعض فقرات پر ہے جو باوا نانک صاحب کی طرف منسوب کئے جاتے ہین اور جو ان کی بعض باتون سے موافق ہین تو اس کا جواب خود پنڈت دیانندجی نے دیدیا ہے کہ وہ جب کبھی بات (ویدون کے) موافق کہتا ہے تو وہ دل سے نہین بلکہ لوگون کے خوف سے کہتا تھا پس پنڈت صاحب کی شہادت سے باوا نانک صاحب کے تمام ایسے کلمات جو ویدون کے موافق ہون آریون کے لئے کسی وقعت کے قابل نہین ہو سکتے اس لئے کوئی وجہ نہین کہ آریہ صاحبان باوا نانک صاحب کو ہندو کہہ سکین اور جب وہ ہندو نہین ثابت ہو سکے تو لازماً ان کا مسلمان ہونا بدیہی ثبوت ہے جس سے کوئی آریہ انکار کرنے کی گنجائش نہین رکھتا -

یہ امر قابل غور ہے کہ آریون کو باوا نانک صاحب کے مذہب کے متعلق اب بحث کرنے کا کوئی حق نہین رہا کیونکہ بہت عرصہ سکھون کے ساتھ اسی مضمون پر آریون کا مقدمہ پبلک مین چلتا رہا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی ڈگری پبلک مین آریون کے برخلاف اور سکھون کے حق مین ہو چکی ہے اور اس کے اجراء کا عملدرآمد ایسے زور سے ہو چکا ہے کہ سکھ ہندو سماج سے بالکل علیحدہ ہو گئے ہین - یہان تک کہ گورنمنٹ کی امداد سے وہ حال کی مردم شماری مین اپنی علیحدگی کو مضبوط طور پر مستحکم کر چکے ہین گویا یہ ایک قطعی اور آخری فیصلہ اس امر کا ہے - کہ سکھ صاحبان بمعہ اپنے بانی مذہب کے ہندو نہین افسوس یہ ہے کہ آریون نے باوجود اس آخری فیصلہ کی اہمیت کو جاننے کے پھر بھی اس بات کو نہین سمجھا کہ یہ مسئلہ دنیا مین دوبارہ پیش کرنیکا اون کو کوئی حق نہین - اگر ایسا ہی حال ہے تو پھر دنیا مین کوئی بھی مقدمہ کبھی ختم نہین ہو سکتا - ہر ایک جھگڑا تا قیامت جاری رہ سکتا ہے -

سکھ مذہب کے بانی کے مذہب کی تحقیقات کے متعلق آریون کے ساتھ سکھون کا یہ ایک آخری اور یونیورسل پیچ تھا - اس پیچ مین آریہ صاحبان قطعی طور پر سکھون سے شکست کھا چکے ہوئے ہین اور سکھ اون کے مقابلہ مین کامیاب ہو کر اپنی علیحدگی کو قائم کر چکے ہین اب شکست خوردہ فریق کے تمام حقوق بحق فریق غالب طے ہو چکے ہین پس اب سکھ صاحبان کا اپنے بھائی مسلمانون کے ساتھ معاملہ ہے اور انہین کو حق ہے کہ وہ اس بارہ مین محبت اور آشتی سے باوا صاحب کے مذہب کے متعلق حقیقت کو ان کی خدمت مین عرض کرین - ہان ہم آریون کے ساتھ اس صورت مین اس معاملہ کی کارروائی جاری کر سکتے ہین کہ سکھون کی معزز سبھاؤن سے آریہ صاحبان مختارنامے حاصل کر لین - جنمین وہ سب یہ اقرار کرین کہ باوا نانک صاحب کے مذہب کی تحقیق کے متعلق آریون کا ساختہ پرداختہ اون کو منظور اور ان پر نافذ اور واجب العمل ہوگا اور کہ آریہ صاحبان سبھاؤن کی طرف سے وکالتاً کارروائی کرین گے پھر جب ہم اس بات پر اطمینان کرینگے کہ آریون کو سکھ سبھاؤن نے جائز طور پر اختیار دئے ہین اور ان کے ساختہ پرداختہ کے وہ ذمہ دار ہو گئے ہین تو پھر مناسب شرائط طے کر کے آریون کے دلائل سنین گے اور ان پر غور کرین گے اور اپنے دلائل غور کیلئے ان کے پیش کرین گے -

اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے ہم یہ افسوس ظاہر کرنے سے رک نہین سکتے کہ آریہ صاحبان کی عام عادت ہو رہی ہے - کہ وہ اپنے دعاوی کی تائید مین جھوٹے حوالون اور غلط دلائل کو اپنے دائین ہاتھ کا کرتب سمجھتے ہین - مضمون زیر جواب مین بھی انہون نے اپنے مشرب کی عادت کو نہین چھوڑا - چنانچہ وہ ضمن ششم مین لکھتے ہین کہ "خود میرزا غلام احمد صاحب تحفۃ الہند مین لکھتے ہین" اور اسی کتاب کے حوالون کو سامنے رکھ کر اور حضرت میرزا صاحب مرحوم کو ان کا ذمہ دار قرار دے کر کئی کالم بھر دئے ہین افسوس یہ صاحب اتنا بھی تحقیق نہ کر سکے کہ کوئی کتاب تحفۃ الہند کے نام سے کبھی حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب نے لکھی اور شائع کی تھی یا نہین ؟ ہم آریہ صاحبان کی حق جوئی اور تحقیق کی قابلیت کا امتحان پبلک کے سامنے پیش کرنے کے لئے ان کو چیلنج کرتے ہین کہ وہ ثابت کرین کہ کتاب تحفۃ الہند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ہے اور اگر وہ ثابت نہ کر سکے - تو پبلک کو حق ہوگا - کہ ان کی تمام ایسی باتون کو غلط تصور کرلین -

ناظرین اس بات سے آگاہ رہین کہ یہ تحریر صرف پبلک کو دہوکہ دینے کی نیت سے آریہ صاحبان نے چھاپی ہے - اور غلط طور پر حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب کو تحفۃ الہند کا مصنف اور ذمہ دار ظاہر کر دیا ہے - کسی نے انہیں کے لئے کہا تھا ؎

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاساً وناولہا

پس جن صاحبان کی تحقیقات کا یہ عالم ہو تو کیا وہ مخاطب کئے جانے کے اہل ہو سکتے ہین اور ان کی تحریرات قابل غور ہو سکتی ہین اس کا جواب نفی ہے -

اخیر مین ہم آریہ دوستون سے صاف صاف کہتے ہین کہ وہ باوا نانک صاحب کے مذہب کے تحقیقات کے مسئلہ مین ہمین مخاطب کرنے کی کوشش نہ کرین - اون کا باوا صاحب سے کوئی تعلق نہین - اور وہ اون کے مذہب کے متعلق بحث کرنے کا کوئی حق نہین رکھتے - وہ چین سے اپنا یوگ پڑے کماوین فقط -

معراج الدین عمر

جنازہ غائب - چوہدری غلام احمد صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات کی اہلیہ کربلا سے بحالت زچگی انتقال کیا ہے - جنازہ غائب پڑھ دیا جاوے (۲) زوجہ مولوی محمد اسماعیل ساکن بیداد پورہ

ایک مؤمنہ کی وفات

هو المستعان

کل من علیها فان و یبقی وجه ربك ذو الجلال

واکرام

آلهی تہمت آباد ظہورم * زہستی چون عدم بگذشت دورم
بداداین ہستی متہم رس * ترا ز ہستی بغیر یاد عدم رس

مکرّم و معظم بندہ - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - امروز نوازش نامہ ایشان بتقریب تعزیت اہلیہ مرحومہ بندہ رسیدہ مشکور و یاد آوری گردانید - سلامت باشید -

مکرم بندہ حیات فانی انسانی چیزے نیست کہ برآں اعتمادی داشتہ شود - بلکہ بغیر از ذات پاک واحد لاشریک و سبحانہ تعالیٰ ہمہ موجودات را از فنا چارہ نیست و بعد از فنا بعثت ضروری کہ والبعث بعد الموت ہمچنان میرد بہ پایانش میرس - الی ربک منتہاہا انا للہ و انا الیہ راجعون - فسبحان الذی بیدہٖ ملکوت کل شیئ و الیہ ترجعون -

اما وفات اہلیہ بندہ بطوریکہ واقع گردیدہ نہایت عجیب و نشانے از نشانات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام است کہ بندہ ہرگاہ واقعہ مذکورہ را مستحضر میگرداند تحیر پیش می آید - سبحان اللہ و بحمدہ چارہ آں میجوید - اجمالاً گذارش این واقعہ آن کہ - چون اہلیہ بندہ ناگہان دراین جا بعارضہ ذات الجنب مبتلا گردید - و در روز بنا بر شدت تپ و قلق و اضطراب آں حالت او بسخت پریشانی گذشت بلکہ یاد اولاد و غرو خود نبودہ گاہے گاہے میگریست - بروز سوم - بوقت یازدہ دوازدہ بجہ شب ناگاہ آن حالت او از حال اولینہ برگشت - و شروع این تغیر چنان بود کہ خود او بر پشت دراز خوابیدہ خاموش افتادہ بود - یک بار ناگہان ہر دو دست بلند برداشتہ بزور بر چارپائی زد و ندا برداشت - کہ حضرت قادیانی صاحب برحق اند - حضرت قادیانی صاحب برحق اند - حضرت قادیانی صاحب برحق اند - اللہ اکبر - اللہ اکبر - اللہ اکبر - اے اہل زمین کہ انکار دارید - از شما ہیچکس رہائی نخواہد یافت - مدت دنیا پیری گردیدہ است - باقی محض قدرے مہلت است عنقریب تمامی زمین زیر و زبر شدنی است - من او سبحانہ و تعالیٰ را بر عرش مے بینم - برمن گلہائے سرخ از عرش مے بارند - شما این جا چہ مے کنید - بعالم بالا متوجہ شوید - ہر چہ عیش و خوشی و خورسندی است ہمہ در عالم بالاست - این عالم تمامی رنج و عذاب است - مرا بعد ازین عصمت مگوئید کہ بغیر از حق در من دیگر ہیچ نماندہ -

خلاصہ آنکہ ازین قسم صدہا کلمات کہ تمامی مشحون بجوش و خروش و عشق و بے خودی بود برزبان جاری بود و بر چہرہ او آثار بشاشت صاف نمایان نہ یاد اولاد ماند و نہ خیال مرض و این حال تا آں کہ وفات یافت ہمراہ داشت بندہ بار بار بر دہن او دست میگذاشت کہ برائے خدا قدرے آہستہ باش این قدر شور مکن در جواب میگفت کہ من مجبورم امر الٰہی است - و در وقتے کہ از زبان او بندہ شنید کہ من حق شدہ ام متحیر گردیدہ بندہ تلقین کلمہ طیبہ تا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نمود - خود او نیز ہمان کلمہ طیبہ را خواندہ در آخر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زیادہ کرد بار بار تکرار آن میکرد - در وقت جان دادن اکثر مردم شنیدند کہ اللہ خدا میگفت و تا دم آخرین بر این خیال و یقین بود حتیٰ کہ جان بحق تسلیم نمود - انا للہ و انا الیہ راجعون - اللّٰہم اغفر لحینا و میتنا و شاہدنا و غائبنا و صغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انثانا الخ

عجیب آن کہ در حالت مذکورہ بہ بندہ گفت کہ من قدرت اللہ را ہمراہ خود مے برم و احسان و بشری برائے مشغول شما بس است - طرفہ تر آنکہ بروز سوم از وفات او پسر خورد چہار ماہہ بندہ کہ قدرت اللہ نام داشت - ناگہان بعارضہ ذات الجنب مذکور مبتلا گردید - و بروز دوشنبہ دوم وفات یافت - یعنے در دوشنبہ اولینہ مادرش وفات یافتہ بود و بہ دوشنبہ دوم قدرت اللہ وفات شد و تفاوت جملہ مدت درمیانہ از ہفت روز بود - انا للہ و انا الیہ راجعون - این است آثار برکات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ با ادنی مبایعان خویش کارہا دارد تا بہ بزرگان جماعت احمدیہ چہ رسد - سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم - والسلام - بندہ محمد ابراہیم احمدی از مکان منشی محمد حسین خان صاحب کنال آفیسر - ریاست خیرپور میر

وصیّت میری جائداد ایک سکونتی مکان ہے اور علاوہ بریں مین دو مسجدون اور ان کے دو متعلقہ دوکانات و مکانات کا متولی ہون - میری وفات کے بعد میری جو ذاتی جائداد انجمن کو ثابت ہو انجمن اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی اور میری وفات کے بعد ہر دو مسجد کی متولی صدر انجمن ہوگی
راقم محمد نیف الدین ولد مولوی غلام مرتضیٰ قوم قریشی سیالکوٹ

اطلاع اشتہار عذاب آلہی کے طلب کرنیوالون کی خدمت مین عرض ہے کہ اشتہار عذاب آلہی - ہے جو بالکل ختم ہو چکا مین اس وجہ سے آرڈر دہنی تعمیل نہو سکی لہذا اطلاعاً گذارش ہے کہ آپ منتظر نہ رہین - خاکسار حبیب الرحیم کلرک تشحیذ الاذہان

معیار الادیان از علم الابدان

(یعنی مذہبون کی کسوٹی دلائل طب سے) دنیا مین بے شمار مذاہب ہو چکے ہین ان کے من جانب اللہ ہونیکی جانچ و پرتال کی کسوٹی (جو تسلیم کردہ ہر مذاہب ہو) دنیا مین موجود نہ تھی چونکہ علم طب کے دلائل اصولی و فروعی ہر اہل مذہب کے تسلیم کردہ ہین اسواسطے یہ کتاب علم طب کے دلائل سے مذہب منجانب اللہ صحیح ہونیکی جانچ پرتال کیواسطے طبابت کی ہے طب کے دلائل سے سچے مذہب کے امورات اعتقادی و اعمالی کو تصدیق و سچا کرکے دکھایا گیا ہے اور منکرون و لامذہبون کے واسطے طب سے ہی ثبوت مذہبی دلائل پیدا کئے ہین مثلاً اللہ تعالیٰ کی ہستی اور وجود کو نہ ماننے والون کے واسطے ثبوت کے دلائل اور رسول کی ضرورت اور اسکی شناخت کی علامات و دلائل اور فرشتون و شیطان و دوزخ بہشت اور نبوت کے وجود مرنے کے بعد آرام یا عذاب حسب اعمال ہونے کے دلائل وضو کی طبی اسراری تاثیر اور نماز پر اسکا اثر عبادت کی بے نظیر تعریف پنج بناء اسلام کی صدا قت بمقابلہ دیگر مذاہب کے تقدیر اور تدبیر کا جدا اثر ہر آدمی کے بدن مین خلیفۃ اللہ ہونیکی قدرتی آلہی مہر و نشان کے ثبوت کا اظہار ختنہ کرانے داڑھی رکھنے کے طبی بدنی فوائد کے دلائل غیرہ وغیرہ سب مذہبی امورات اعتقادی و اعمالی طب کے دلائل سے ہی تصدیق کئے ہین علم طب پر کس کو گمان تھا کہ ایسے ایسے نکات اسراری برآمد کریگی کہ جو مذہب منجانب اللہ کو تصدیق کرین گے (ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء) چون یہ کتاب علم طب مسلمہ ہر فرد بشر سے مصدق دین آلہی ہے لہذا اس کا ملاحظہ ہر فرد بشر پر فرض عین ہے بالخصوص علماء دین اور فرقہ اطباء کے نہایت دلچسپ اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

BADR - QADIAN

Reg. No. L. CCLXXXVIII

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

مسیح وقت مہدی ہم مجدد

جلد ۱۰

نمبر ۳۰

۲۵ - جمادی الاولیٰ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ - مئی ۱۹۱۱ء مطابق ۱۲ جیٹھ ۱۹۶۸

بھائیو! اگر قادیاں آؤ گے تم | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت، عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد | ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

(۱) امام قیمت پیشگی سالانہ بلا ضمیمہ ۔ ع معہ ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے جواب۔ رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ ہوگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

مینجر بدر۔

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۲ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا۔ اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم کرنے میں سعی کرونگا۔

(مطبع بدر قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مبارک! مبارک!! مبارک!!!

مبارک!

الحمد للہ ثم الحمد للہ

کہ ہمارے ہادی و راہنما اور پیشوا - مسیح موعودؑ کے جانشین حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چھ ماہ سے زائد عرصہ کی لمبی علالت کے بعد آج ۱۹ مئی کو پہلی دفعہ مسجد اقصیٰ میں جا کر خطبۂ نماز جمعہ پڑھا - اور نماز پڑھائی اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے یہ وجود باجود دوبارہ ہمیں عطا فرمایا اور ہمیں پھر حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی زبان مبارک سے خطبہ جمعہ سننے کا موقعہ عطا فرمایا ہے - قوم کے واسطے یہ بڑی خوشی کا دن ہے - کہ خداوند تعالےٰ نے کانے دجّال کو جھوٹا ثابت کیا اور اپنے بندے کو صحت عطا فرمائی - حضرت کی علالت کے ایام میں ہم بدر کی باقاعدہ اشاعت کو باوجود بعض مشکلات کے بہت کوشش سے نباہتے رہے ہیں تاکہ احباب کو کسی طرح سے تشویش نہ ہو اور اب آئندہ حضرت صاحب کی صحت کے متعلق خصوصیت سے کوئی سُرخی قائم کرنیکی ضرورت نہیں - ہمعصر الحکم نے اس خوشی میں ایک غیر معمولی پرچہ شائع کیا ہے - جس کا مضمون بمعہ خطبہ درج ذیل ہے -

۱۹ مئی سنہ ۱۹۱۱ء - کا جمعہ احمدی سلسلہ کی تاریخ میں اسی طرح یادگار رہے گا - جس طرح پر ۱۸ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء کا جمعہ ۱۸ - نومبر کا جمعہ وہ تھا - جس روز حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے اپنے سید و مولا آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے ماتحت گھوڑے سے گرے اور جس واقعہ نے صرف احمدی قوم کو بلکہ ان تمام لوگوں کو جو حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی نافع الناس شخصیت سے تعلق رکھتے تھے - ایک سخت کرب اور غم میں ڈالدیا تشویش اور بھی بڑھ گئی - جبکہ حضرت کی صحت یوماً فیوماً معرض خطرہ میں پڑنے لگی ان حالات کے درمیان پٹیالہ کے کانے دجّال کی پیشگوئی پر عام طبیعتوں کا متوجہ ہونا کوئی بڑی بات نہ تھی مگر اللہ تعالےٰ نے ۱۱ - جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کو مرتد ڈاکٹر کا کذب ثابت کر دیا - اور حضرت خلیفۃ المسیحؑ کو احمدی قوم کی تربیت اور عوام کی فیض رسانی کے لئے زندہ رکھا اور اس کلیۃً ثابت کر دکھایا - اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض - غرض یہ سلسلہ علالت کا مختلف رنگوں میں بڑھتا رہا اس کے حالات اخبار میں شائع ہو چکے ہیں - آج ۱۹ - مئی سنہ ۱۹۱۱ء احمدی قوم کے لئے خصوصاً عید کا دن تھا - مستغرق یوم العید والعید اقرب کی وحی کی صداقت دوسرے رنگ میں نظر آتی تھی جمعہ کا دن یوم العید کہلاتا ہے - اور ہمارے لئے آج دوہری عید تھی - جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارا امام پھر مسجد اقصیٰ میں آیا اور اس نے امام ہوکر نماز جمعہ پڑھائی - ساکنین دارالامان کی خوشی کا اندازہ ناممکن ہے - مسجد اقصےٰ اس وقت برکات اور تجلیات کا مورد ہو رہی تھی - حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے منبر پر کھڑے ہوکر جو خطبہ پڑھا وہ ذیل میں درج ہے اس مبارک تقریب پر میرے مکرم بھائی ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب پنشنر میڈیکل اینڈ وائزر صدر انجمن معالج حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے بڑے جوش سے صدقات کی تحریک کی اور دس روپے پیش کرکے عام تحریک کے لئے ایڈیٹر الحکم متوجہ کیا جس کیلئے اُسیوقت اعلان کر دیا گیا اور چاہا کہ قوم کیطرف سے قربانیاں کی جاویں کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے امام و مقتدا کو ایسی صحت عطا فرمائی کہ وہ انکی روحانی تربیت و تعلیم کے لئے پھر اسی مقام برکات پر کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ہے جس نے اپنے فضل سے ہمیں پھر نوازا میں اس مبارک تقریب پر تمام قوم کو مبارکباد دیتا ہوں اور یہ موقعہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کو مبارکباد دیں کیونکہ ہمارے لئے یہ دن عید سے کم نہیں اور ہمارا ہلال عید چھ ماہ کے بعد طلوع ہوا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح منبر پر چڑھے تو بے اختیار میری زبان سے نکلا طلع علینا البدر من ثنیۃ الوداع - جو حضرت مسیح موعودؑ کا الہام تھا وہ آج پورا ہوا - غرض خدا کا شکر ہے کہ ہمیں اپنے امام کے منہ سے پھر خطبہ سننے کا موقعہ ملا اب میں اس خطبہ کو درج کرنے سے پہلے ان لوگوں کو خطاب کرکے کہنا چاہتا ہوں جو ہمیشہ اس سلسلہ کی دشمنی میں بد خبروں کے سننے اور شائع کرنیکے خواہشمند رہتے ہیں کہ کیا تم اب بھی سبق نہ لوگے؟ کب تک اپنی دریدہ دہنیوں اور بے حیائیوں پر اصرار کرتے رہوگے "تھوڑے نہیں نشان جو دکھائے گئے تمہیں" پھر بھی اس تازہ نشان کو دیکھو کہ وہ جس کے مرنے کی پیشگوئیاں کیجاتی تھیں آج خدا کے فضل سے پھر مسجد میں خطبہ پڑھ رہا ہے اور اپنی قوم کو خدا کے نشانات کا معائنہ کرا رہا ہے - حق کے مخالفو! یاد رکھو خدا کی باتیں کبھی ٹلتی نہیں درمیانی ابتلاء اسلئے ہوتے ہیں کہ دوستوں کے ایمان بڑھیں اور دشمن بدگمان شقاوت میں ترقی کرکے ہلاک ہوں اپنی زبان قلم اور قلم زبان سے ان دنوں کے نزدیک کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں مہلت کے لئے دور ڈالدی تھے - وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ثم الحمد للہ الذی عافانا و امامنا و محبوبنا و نجانا من الھم والغم و شماتۃ الاعداء و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ و صفیہ و خاتم انبیائہ محمد و آلہ و خلفائہ -

حضرت خلیفۃ المسیح کا پہلا خطبہ بعد علالت

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ اما بعد - اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - یایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد - الآیۃ - چھ مہینے گذر گئے - یہ ماہ کے بعد ساتواں شروع ہے جو مجھے پھر یہ موقعہ ملا ہے ان چھ ماہ میں میں نے خوب تجربہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے کام نہیں آتا میرے دوستوں نے میرے لئے زور لگائے محنتیں اور خدمتیں کی ہیں مگر میں نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہوتا - یہ زخم ہے (ہاتھ لگا کر دکھایا ایڈیٹر) بار ہا آوازیں آئیں کہ اب دو دن میں اچھا ہو جاویگا - چار دن یا چھ دن میں اچھا ہو جائیگا - مگر چلتا ہی ہے - میں نے بہت ہی غور کیا ہے خدا کے فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا اور یہ میں اپنے یقین اور تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ اللہ کو اپنا بنا دو جب وہ ہمارا ہو جائیگا تو سب کچھ ہمارا ہی ہے اور وہ تقویٰ اور صرف تقویٰ سے اپنا بنتا ہے اس لیے اگر چاہتے ہو کہ اللہ تمہارا ہو جاوے تو تم تقویٰ اختیار کرو تقویٰ ایسی دولت ہے کہ اس سے بڑی بڑی مرادیں حاصل ہوتی ہیں ہر شخص کی فطرت میں ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ کوئی اس کے ساتھ ہو اور وہ عظیم الشان ہو متقی کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ان اللہ مع المتقین پس اللہ کی معیت سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے؟ پھر ہر شخص کی فطرت میں ہے کہ کوئی عظیم الشان اس سے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ متقی سے آپ محبت کرتا ہے جیسا کہ فرمایا یحب المتقین جو اللہ تعالےٰ کا محبوب ہو جاوے اوسے کسی اور کی حاجت کیا؟

پھر ہر شخص کو ضرورت ہے کہ اسے رزق ملے اور وہ کھانے پینے دوا علاج اور تیمار دار - غرض بہت سی ضروریات کا محتاج ہے مگر اللہ تعالیٰ متقی کو بشارت دیتا ہے - یرزقہ من حیث لا یحتسب متقی کو ایسے طریق پر رزق ملتا ہے جو اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا پھر انسان مشکلات میں پھنستا ہے اور ان سے نجات اور رہائی چاہتا ہے متقی کو ایسی مشکلات سے وہ آپ نجات بخشتا ہے - یجعل لہ مخرجا - ہر قسم کی تنگی سے وہ آپ نجات دیتا ہے یہ متقی کی شان ہے پھر اللہ تعالیٰ متقی کو آپ پڑھا دیتا ہے اگرچہ ہمارے ایک دوست ان معنوں کو پسند نہیں کرتے مگر میں نے غور کیا ہے تو یہ بالکل درست ہے واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ - پھر ہر قسم کے دکھوں کو سکھوں سے تقویٰ ہی بدل دیتا ہے - یجعل لہ من امرہ یسرا - پھر جب متقی انسان ان ثمرات کو پاتا ہے تو میرے دوستو سب کو تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے - رزق کیلئے تنگی سے نجات کے لئے تقویٰ کرو سکھ کیضرورت ہے تقویٰ کرو محبت چاہتے ہو تقویٰ کرو - میں پھر کہتا ہوں تقویٰ کرو! تقویٰ سے خدا کی محبت ملتی ہے وہ اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے دکھوں سے نکال کر سکھوں کا وارث بنا دیتا ہے علوم صحیحہ اسی کے طفیل ملتے ہیں میں نے اس بیماری میں بڑے تجربے کئے ہیں اور ان سب تجربوں کے بعد کہتا ہوں

النبوۃ بعد نبینا محمد خاتم النبیین

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم

اسمین ہمین یہ سکھایا گیا ہے کہ خداوند کریم سے ہم وہ انعامات طلب کرین جو کہ اس نے اپنے پہلے منعم علیہم بندون پر کئے ہین اب ہمین یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ وہ انعامات کیا ہین اور وہ منعم علیہم کون ہین۔ منعم علیہم کا پتہ تو آیت ذیل سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے۔

یابنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم

اور جس سے انعام کا پتہ ملتا ہے وہ یہ ہے۔ واذ قال موسیٰ لقومہ اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکاً الخ

قوم مین سے انبیاء کا مبعوث ہونا اور بادشاہ بننا ضروری ہوا۔

یہان پر ایک سوال وارد ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور اس زمانہ سے پہلے اس اُمت محمدیہ مین بادشاہ تو ضرور ہوئے ہین پر نبوت کا دعوٰے کسی نے نہین کیا اور اس زمانہ مین ایک مدعی نے نبوت کا دعوٰے تو کیا؟ اسلامی بادشاہت نہایت ضعف مین ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس صورت مین یہ دعا دوامر کی مقتضی ہے اور اب تک کسی زمانہ مین یہ دونون امر مجتمع نہین پائے گئے۔

اس سے پہلے کہ ہم اس کا جواب دین پہلے یہ بتانا ضروری خیال کرتے ہین کہ یہان پر یہ بتا دین۔ کہ نبوت کس کو کہتے ہین۔ یہ عبرانی اور عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنے ہین اللہ کریم سے خبر پانا۔ اور اس کے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہونا۔

اس مین شک نہین کہ ہر ایک انعام اسی وقت انعام بنتا ہے کہ اسکی ضرورت بھی ہو اور اگر ضرورت نہ ہو تو پھر وہ لغو یا مضر ہوتا ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جس قدر انعام بڑا ہوتا ہے اسی قدر اس کے لئے اشد ضرورت کی ضرورت ہوتی ہے اور اس مین بھی شک نہین کہ اہل اسلام کو جسمانی زندگی اور روحانی زندگی کی ضرورت ہے اور اول ابدان۔ اموال۔ اعراض کی حفاظت کے ساتھ حاصل ہوتی ہے اور دوسری عقائد۔ اعمال۔ اخلاق کی حفاظت کے ساتھ حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ حیات جسمانی کے لئے جن تین چیزون کی ضرورت ہے (یعنی ابدان اموال۔ اعراض) ان کی حفاظت سلطنت ہی کے ساتھ ہوتی ہے اور جن کی حفاظت حیات روحانی مین ضروری ہے (یعنی عقائد اعمال۔ اخلاق) انکی حفاظت نبوت کے ساتھ ہوتی ہے۔

پہلے زمانہ مین چون کہ ابدان۔ اموال اور اعراض پر میرونی حملے تھے اور ان تین چیزون کی حفاظت کی اشد ضرورت پڑی ہوئی تھی۔ لہٰذا اس زمانہ مین خداوند کریم نے ان دو امرون سے وہ امر عنایت فرمایا۔ جو کہ ابدان۔ اموال اور اعراض کی حفاظت کا کافی ذریعہ ہے اور وہ سلطنت ہو اور عقائد اعمال اخلاق کی حفاظت بھی ضروری چیز ہے۔ پر اس زمانہ مین ان کا چندان خطرہ نہ تھا لہٰذا اس زمانہ مین وہ امر انعام نہ کیا۔ جو کہ عقائد۔ اعمال۔ اخلاق کی حفاظت کا ذریعہ ہے اور یہ وہ اعلےٰ درجہ کا مکالمہ الٰہیہ ہے جسکو نبوت کہتے ہین اور اس آخری زمانہ مین معاملہ بالکل برعکس ہے یعنے ابدان۔ اموال اعراض پر تو چندان حملہ نہین کہ جن کی حفاظت کی اشد ضرورت ہوتی اور اسکی وجہ سے وہ مقتدر سلطنت انعام ہوتی جو کہ ان تین امور کی حفاظت کے لئے کامل ذریعہ ہے لیکن چون کہ اس زمانہ مین عقائد۔ اعمال اور اخلاق پر ایک طوفان آیا ہوا ہے جس کی کہ نبی کریمؐ کے زمانہ کے بعد نظیر نظر نہین آتی لہٰذا ان کی حفاظت کے لئے خداوند کریم نے اس زمانہ مین وہ امر انعام کیا۔ جو کہ ان کی حفاظت کا کافی ذریعہ ہے اور وہ نبوت ہے پس چون کہ پہلے زمانہ مین سلطنت کی سخت ضرورۃ تھی لہٰذا وہ اعلےٰ درجہ کی دی اور نبوت کی اشد ضرورت نہ تھی۔ تو اگرچہ الہام سے بعض بندون کو بھی کم وبیش مشرف بھی کیا پر نبوت کا انعام کیا اور اس زمانہ مین چون کہ نبوت کی اشد ضرورت تھی لہٰذا وہ انعام فرمائے لیکن سلطنت کی چون کہ اشد ضرورت نہ تھی لہٰذا وہ اعلےٰ درجہ کی عنایت نہین کی۔ یہی وجہ ہے کہ جن پہلے منعم علیہم کے طرز کا انعام مانگنے کا ہمین حکم کیا گیا ان کے ساتھ بھی ایسا ہوا ہے۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ ولایت اور نبوت مین قلت وکثرت کا اور قوت وفعل کا فرق ہے۔

(۲) یابنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون

اس مین تو شک نہین کہ اس آیۃ کریمہ مین بنی آدم کو مخاطب کیا گیا ہے اور نہ یہ آدم کے قصہ مین ہے اور نہ نبی کریم سے پہلے لوگون کے قصہ مین آئی ہے تا اس سے آدم کے بیٹے یا کوئی اور پہلے بنی آدم مراد ہوتے بلکہ ضرور اس کے مخاطب وہی ہین (بنی آدم) جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بلکہ اس آیت کے نزول کے وقت مین موجود تھے یا اس کے بعد قیامت تک ہونگے تو جب اس آیت کے نزول کے وقت سے لیکر قیامت تک کے لوگ مخاطب ہوئے اور ان مخاطبون کو اس آیۃ مین پوری تصریح کے ساتھ سوائے کسی خفا اور تاویل وغیرہ کے یہ کہا کہ اگر تم مین سے (نہ باہر سے) آئندہ زمانہ مین رسول آئیں جو تم پر میری آیتین پڑھین پس جو تقوےٰ اور اصلاح کرین گے ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمناک ہون گے پس اس کے منطوق سے اور بطور نص یہ ثابت ہوا کہ اس آیۃ کے نزول کے بعد لوگون مین رسول بلکہ بہت سے رسول آئین گے یا کم از کم آ سکتے ہین۔

(۳) فلما بلغ اشدہ واستوی اٰتیناہ حکماً وعلماً وکذالک نجزی المحسنین۔

یہ آیۃ کریمہ قرآن مجید مین دو دفعہ آئی ہے ایک تو حضرت موسیٰؑ کے حق مین آئی اور دوم حضرت یوسفؑ کی نسبت وارد ہوئی ہے۔

جسمین یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہم نے انکو حکمت اور علم دیا ہے جو کہ نبوت کو بھی شامل ہین اور پھر بتایا ہے کہ یہ اس لئے ان کو دئے ہین کہ وہ محسن تھے اور ہمارا قاعدہ کلیہ ہے کہ ہم اسی طرح ہر ایک محسن کو دیتے رہے ہین اور دین گے۔

لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جس طرح نبوت حاصل کرنے کے لئے محسن ہونے کی ضرورت ہے اسی طرح ضرورت نبوت کی بھی ضرورت ہے۔ پس جب ضرورت بھی ہو اور کوئی محسن بھی ہو تو پھر نبوت ملتی ہے۔ چون کہ خداوند کریم نے یہان پر وہ لفظ رکھا ہے جو کہ حال اور استقبال دونون کو شامل ہے۔ لہٰذا اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آئندہ زمانہ مین قیامت تک نبی کریمؐ سے پہلے اور آپ کے بعد جب کوئی محسن ہو تو اس کو بھی یہ انعام مل سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ نبی کریمؐ کے بعد محسنون کا آنا ممکن ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ نبی کریمؐ کے بعد نبوت کا ملنا بھی ممکن ہے۔ اسی طرح حضرت نوحؑ۔ ابراہیمؑ وموسیٰ۔ ہارون۔ الیاس کا ذکر فرما کر یہ قاعدہ کلیہ ذکر فرمایا ہے۔ کہ وکذالک نجزی المحسنین۔

(۴) وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم الخ

اس آیت مین خداوند کریم نے نہایت موکد وعدہ فرمایا ہے کہ ضرورت یعنی خوف کے وقت مین اس اُمت مین خلیفے بناؤنگا اور ضرور بناؤنگا اور پھر فرمایا ہے کہ بناؤن گا بھی ایسے جیسے پہلون مین سے بنائے تھے ہین اس مین شک نہین کہ کما استخلف مین یا استخلاف کو پہلے استخلاف کے مشابہ بیان کیا گیا ہے یا پچھلے خلفاء کو پہلے خلفاء کی مانند قرار دیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ خلفاء مین اگر تشبیہ ہے۔ تب بھی لازم آتا ہے کہ جس طرح پہلے

خلفا رنبی جیسا کہ خداوند کریم نے فرمایا ہے - ولقد اٰتینا موسی الکتٰب وقفینا من بعدہٖ بالرسل - پھر فرمایا ہے - فیھا ھدی و نور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ یا بادشاہ ہوئے ہیں (جیسی کی حیات جسمانی اور روحانی کی حفاظت مقتضی ہوتی رہی ہے) ویسے ہی اس اُمت کے خلفا ربھی کچھ نبی اور کچھ بادشاہ ہوں اور اگر نفس استخلاف میں تشبیہ مراد ہے تو پھر ضروری ہے کہ پہلا اور پچھلا استخلاف آپس میں ہمرنگ ہوں پس جس طرح پہلا استخلاف بادشاہ اور انبیاء بنانے کے طور پر ہوا ہے اسی طرح پچھلا استخلاف بھی نبی اور بادشاہ بنانے کی صورت میں ہو - اور جس طرح کما سے یہ ثابت ہوتا ہے - کہ جس طرح پہلے خلفا ر ان میں سے بنائے گئے ہیں اور باہر سے کوئی نہیں آیا لہذا یہاں پر بھی اُمت محمدیہ میں سے ہی بنائے جاویں اور باہر سے کوئی بھی نہ آوے اسی طرح منکم سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ سب خلفا خواہ بادشاہ ہوں یا انبیار ہوں ضرور اسی اُمت میں سے ہوں نہ باہر سے - پس چونکہ مؤکد وعدہ ہے جس کا وقوع ضروری ہے - لہذا یہاں سے نبوت کا امکان ہی ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس کا واجب لازم اور ضروری الوقوع ہونا ثابت ہوتا ہے -

(۵) جہاں تک ہم زمانہ پر نظر ڈالتے ہیں تو فعل اللہ اور کلام اللہ سے یہی ثابت ہوتا ہے - کہ نبوت انسانی نسل کے ساتھ ساتھ چلتی رہی ہے لیکن معلوم نہیں کہ اس زمانہ کو کیوں اس سے خالی کیا جاتا ہے بعض مخالفین سے جب یہ سوال کیا گیا ہے - کہ ان بیّنات کا کیوں خلاف کیا گیا ہے - تو انھوں نے دو عذر پیش کئے ہیں - (۱) خاتم النبیّین (۲) حدیث لا نبی بعدی - پس ان دونوں عذروں کی نسبت کچھ مختصراً عرض کیا جاتا ہے پس واضح ہو کہ خاتم النبیین والی پوری آیت یہ ہے - ماکان محمدٌ ابا احد من رجالکم ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیّین -

لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ آیۃ کریمہ مخالف کے لئے ہرگز ہرگز دلیل نہیں - بلکہ اخیر پر ہم بتائیں گے کہ یہ آیۃ کریمہ ہمارے لئے دلیل ہے اور کہ یہ بہ آواز بلند پکار رہی ہے - کہ آنحضرت کے بعد بھی نبوت کا دروازہ بند نہیں بلکہ کھلا ہے - پہلے امر کی نسبت ہم پہلے بیان کرتے ہیں پہلے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ مقام مدح ہے اور خاتم کے معنے اگر آخر کے کئے جاویں تو بجائے مدح کے مذمت ہو جاتی ہے کیونکہ خاندان شاہی میں جو آخری بادشاہ ہوتا ہے وہ برباد کرنے والا ہوتا ہے اور سب دنیا یہ اس کے لئے موجب مذمت یقین کرتی ہے نہ موجب تعریف اگر کسی کو شک ہو تو دہلی کے خاندان شاہی کے آخری بادشاہ کی نسبت لوگوں کی قطعی رائے ہے -

ثانیاً - ہم کہتے ہیں کہ موجودہ قرآن مجید وں میں خاتم بفتح تا ہے جس کے بہ اتفاق اہل لغت مُہر کے معنے ہیں نہ آخر کے اور اگر تا کی زیر بھی جیسی بعض قراٰتوں میں آئی ہے - تو پھر اس کے معنے اگر اصل میں کچھ اور بھی ہوتے تو بھی تطبیق کے لئے اس کے وہ معنے لئے جاتے جو کہ خاتم بفتح تا کے تھے لیکن حدیث اور لغت میں خاتم بکسر تا کے معنے بھی مُہر کے اور مُہر لگانے والے کے آئے ہیں ہمارے اس دوسرے بیان سے بھی ثابت ہوا کہ خاتم کے وہ معنے ہرگز ہرگز نہیں جو کہ فریق مخالف لے رہا ہے -

ثالثاً - ہم کہتے ہیں کہ اس آیۃ کریمہ سے انکی تردید مقصود ہے جو کہ نبی کریم صلعم کو ابتر اور لاولد کہتے تھے - تو خداوند کریم نے پہلے تو فرمایا - ماکان محمدٌ ابا احد من رجالکم جس کے ساتھ ابوت کی نفی تو کر دی - جیسے کہ مخالف نفی کرتے تھے پھر اس کے بعد ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیّین فرمایا ہے تو اس کے معنے آخر کے ہوتے تو پھر معنے یہ ہوتے کہ محمد صلعم کسی کے باپ نہیں لیکن نبیوں کے آخر ہیں اور ظاہر ہے کہ اس صورت اول تو لکن کے خلاف ہوا کیونکہ کسی کے باپ نہ ہونے سے ہرگز ہرگز یہ وہم نہیں پیدا ہوتا کہ پھر وہ آخر نہیں تا کہ لکن لاکر اس وہم کو رفع کیا جاتا کہ نہیں وہ آخر ہیں - پس اس صورت میں لکن (جو کہ پہلے کلام سے ... پیدا ہونے والے وہم کو رفع کرتا ہے) بالکل لغو ہو جاتا ہے - اور دوم پھر ان مخالفوں کی بات کا جواب بھی نہیں ہوتا بلکہ ان کی تائید ہوتی ہے - کہ تم تو جسمانی ابوت کی نفی کرتے ہو - چلو ہم کہتے ہیں کہ نہ وہ جسمانی طور پر کسی کا باپ ہے، اور نہ روحانی طور پر کسی کا باپ ہے - کیونکہ وہ آخری نبی ہے اس کے فیض سے آگے کوئی نبی نہ ہوگا - ان تین وجوہات کے ساتھ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ خاتم کے معنے آخر کے ہرگز نہیں ہیں -

لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ جب بعض مخالف جواب سے عاجز آ جاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ خاتم کے معنے تو بے شک مُہر کے ہیں لیکن چونکہ مُہر آخر پر ثبت کی جاتی ہے لہٰذا اس سے ثابت ہوا - کہ نبی کریم جو کہ انبیار کی مُہر ہیں وہ بھی آخر پر ہوں تو اس کا جواب کئی طور پر ہے -

ما - یہ کہ مُہر کا آخر پر لگانا کوئی ضروری اور لازمی امر نہیں بلکہ عموماً بادشاہوں اور حاکموں کی مہریں سرورق اور پیشانی پر ثبت ہوتی ہیں -

مٹ اور اگر آخر پر ثبت کرنا لازمی بھی ہو - تو پھر ہم کہتے ہیں - کہ مُہر کا لگانا اگرچہ خط کے آخر پر ہوتا ہے لیکن نبی کریم صلعم کو مُہر کا لگانا قرار نہیں دیا گیا تا کہ نبی کریم صلعم کا آخر ہونا لازم آتا بلکہ نبی کریم کو مُہر قرار دیا گیا ہے نہ مُہر کا لگانا اور مُہر کے وجود کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ خط یا تحریر کے بعد یا آخر ہو -

مٹ اور اگر مُہر کا لگانا ہی لیا جاوے اور یہ بھی تسلیم کیا جاوے کہ مُہر کا لگانا ضرور ہی خط کے آخر پر ہوتا ہے تو پھر ہم کہتے ہیں کہ نبی کریم صلعم واقعہ میں تو مُہر نہیں بلکہ تشبیہ کے طور پر حضور کو مُہر کہا گیا ہے اور یہ کوئی ضروری نہیں کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں سب باتوں میں برابری اور مشابہت ہو - مثلاً جب ہم زید کو شیر کہتے ہیں تو اسمیں فقط اسی قدر مشابہت کافی ہوتی ہے کہ زید شیر کی مانند بہادر ہو نہ یہ کہ جہاں پر شیر رہتا ہے زید بھی وہاں پر ہی رہے یا جو کچھ شیر کھاتا پاکر تا ہے وہی کچھ زید بھی کھائے اور کرے یا جس طرح شیر کے بڑے بڑے ناخن اور دُم اور سارے بدن پر بال ہوتے ہیں اسی طرح زید کے بھی ہوں -

پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مُہر کہا ہے - تو اس میں بھی اسی قدر مشابہت ضروری ہے - کہ جس طرح مُہر کے سوا کوئی تحریر قابل اعتبار نہیں ہوتی اور مُہر کے ساتھ قابل اعتبار ہو جاتی ہے - اسی طرح سے آنحضرت صلعم کی قولی فعلی تصدیق کے ساتھ نبیوں اور ان کی باتوں وغیرہ کا اعتبار ہوتا ہے - اور بدون آپ کی تصدیق کے کوئی نبی اور کسی نبی کا قول وغیرہ قابل اعتبار نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کے متعدد مقامات میں رسُول کے ساتھ مصدقاً لایا گیا ہے اور یہاں پر اسی مُصدّق کے عوض رسُول کے بعد خاتم النبیین رکھا گیا ہے اور بجز اس بات کے اور کسی بات میں مشابہت کا ہونا ضروری نہیں -

(۴) بالآخر ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر بفرض محال ان سب خرافات کو مانا بھی جائے تو پھر یہ حضرت عائشہ رضہ کی اس تفسیر کے خلاف ہے - جس کو مجمع البحار میں لکھا ہے - کہ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا انہ لا نبی بعدہٗ - جس سے صاف صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ خاتم النبیین اور لا نبی بعدہٗ کا مطلب ضرور جُدا جُدا ہے ورنہ اگر دونوں کا ایک مطلب ہوتا - جیسا کہ نبی کریم صلعم کو آخری نبی قرار دینے سے لازم آتا ہے - تو یہ کہنا کس طرح درست ہو سکتا کہ یہ کہو - اور وہ نہ کہو - پس حضرت عائشہ (جو کہ اہل زبان ہیں) انکی تفسیر سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خاتم النبیین کے یہ معنے نہیں ہیں کہ آپ آخر ہیں اور آپکے بعد کوئی اور نبی نہ ہوگا اور نہ اس کے ساتھ یہ لازم ہے کہ آپ آخر ہیں اور آپکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا

ین موجود ہین۔ نام کا فرق کوئی فرق نہین ہے۔ سنئے۔ وما کان منہم معز اصحاب بعدہ کرامۃ صدیق لہ او خلیفۃ۔ اس کے بعد ایک ہی شعر مین ختمیت کی گتھی جو علمار کے وقت کے لئے عقدہ معقود ہے۔ سلجہائی گئی ہے وہ شعر یہ ہے

بعتوتہ استغنت عن الرسل الوری
واصحابہ والتابعین الائمۃ

یعنے ختمیت کے یہ معنے نہین کہ فیض بند ہوگیا اور داعی الی اللہ آنے کا سلسلہ منقطع ہوگیا بلکہ ختمیت کا یہ معنی ہے کہ آپ کے متبعین کے ہوتے نہ موسے کی ضرورت رہی اور نہ عیسیٰ ابن مریم کی بلکہ یہی تابعین جو امام بھی ہون گے۔ تمام منصبون کا کام دین گے۔ اُمتی اور نبی کے لفظ کو تعجب سے دیکھنے والے تو اجتماع نقیضین سمجھتے ہین اون سے دریافت ہو کہ کیون عقل پر پتھر پڑے ہین اہل اللہ تو التابعین الائمہ کے لفظ مین رمز بتلا گئے ہین۔ پھر فرمایا۔

سواہم من بعض ما خصہم بہ
بما خصہم من ارث کل فضیلۃ

بڑا افسوس ہے کہ کل فضیلتون کے وارثون کو اہل فضل جزئی کے ہمنام ہونے سے بھی کڑھنے والے موجود ہین۔ اُمتی اور نبی ایک ایسا معمائے لاحل ان کے لئے ہوگیا ہے جس سے ان کی عقلین چکرا گئی ہین۔ سمجہانا بے سود ہوگیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اے اسلام مسلمان خود تجھہ کو خاک مین ملا رہے ہین۔ اللہ تیرا حافظ ہو۔ والسلام مع الاکرام

خاکسار غلام احمد اختر۔ از اوچ ریاست بہاولپور

مبارک ہمین اس بات کے معلوم ہونے سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ سرکار حضور مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے خان صاحب عبد المجید خان صاحب کو افسر گھی خانہ مقرر فرمایا ہے خان صاحب موصوف ایک عرصہ سے نہایت محنت اور دیانت داری سے اس کام کو سر انجام دے رہے تھے اور ان کا حق تھا کہ اس معزز عہدہ پر ان کی ترقی کر کے ان کی عزت افزائی کی جاتی۔

دوسری خوشی کی یہ خبر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خان صاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے فرزند نرینہ عطار فرمایا ہے دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مولود مسعود کو نیکی اور صحت کے ساتھ لمبی عمر مرحمت فرماوے۔ آمین یا رب العالمین۔

جارج گزٹ ایک نیا ہفتہ وار اخبار تاج پوشی جارج پنجم کی یادگار مین جناب سید محبوب شاہ صاحب بہتمام واتہ داتہ نہ مانسہرہ ضلع ہزارہ صوبہ سرحدی نکالنے لگے ہین۔ اخبار کے دو چار پرچے دیکھنے سے پہلے کوئی رائے قائم نہین کی جاسکتی لیکن پراسپکٹس سے معلوم ہوتا ہے کہ اخبار کو مفید بنانے کی کوشش کی جاوے گی۔ یہ اخبار سر دست صرف اردو مین لیکن بعد مین افغانی۔ انگریزی ہندی چار زبانون مین ہوگا۔ قیمت عوام سے ۲ ہے اور طلبار سے ۱ہ ہے۔ ذیمقدرت احباب سے زیادہ۔ باقی حالات مفصلاً پتہ سے معلوم ہوسکین گے بعض شرائط کے ماتحت خریدارون کو اصلی میرے کا سرمہ ۴ ماشہ اور دو کتابین مفت دینے کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔

درخواست جنازہ۔ قاضی تفضل حسین صاحب جنڈیالہ باغوالہ سے اپنی دختر امۃ اللہ بیگم مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دُعائے جنازہ کرتے ہین۔

اشتہار تبصرہ پر اعتراض اور اس کا جواب

تبصرہ پر جو کچھہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیار نے لکھا تھا وہ بالکل برحق ہے۔ نادانی ہے جو اس پر اعتراض کیا جاتا ہے اس کا جواب حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے دیا ہے وہ نقل کیا جاتا ہے۔

یہ اشتہار تبصرہ اس وقت شائع کیا گیا ہے جب عبد الحکیم نے حضرت مرزا صاحب کی وفات کی میعاد چودہ ماہ مقرر کی تھی اُسوقت یہ لکھا گیا تھا کہ خدا نے دشمن کو جھوٹا کرنے کے لئے میری عمر بڑہادی۔ چنانچہ اگر وہ چودہ ماہ کی میعاد عبد الحکیم قائم رکھتا تو اس وقت اس کا یہ اعتراض ہوسکتا تھا کہ میری بتائی ہوئی میعاد کے اندر فوت ہوگئے مین اس لئے مین سچا ہون۔ مگر جب اس نے خود اس پیشگوئی کو رد کر دیا اور لکھہ دیا کہ بجائے چودہ ماہ والی پیشگوئی کے اب ۴ اگست کی تاریخ مقرر کی گئی ہے تو تبصرہ مین جو کچھہ لکھا گیا تھا اس کے پورے ہونے کی ضرورت نہین رہی۔ کیون کہ وہ اشتہار تو اس غرض کے لئے لکھا گیا تھا۔ کہ جھوٹے اور سچے مین فرق ثابت کیا جاوے اور دنیا پر ظاہر ہوجائے کہ کون جھوٹا ہے اور کون سچا۔ پس جب اس نے ۴ اگست تاریخ وفات مقرر کر دی تو اب سچے اور جھوٹے مین فرق اس طرح ہوسکتا تھا کہ ایک دوسرے کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوجاتا اور اس طرح اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کرجاتا۔ پس خدا تعالیٰ نے مرزا صاحب کو ۲۶ مئی کو وفات دے کر ثابت کر دیا کہ عبد الحکیم جھوٹا ہے۔ چنانچہ تبصرہ کے الفاظ بھی یہی ہین کہ جو دشمن تیری وفات کی پیشگوئی کرتے ہین۔ اون کو مین جھوٹا ثابت کرونگا پس صاف ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کا منشا اس جگہ دشمن کو جھوٹا ثابت کرنے کا تھا نہ کچھ اور۔ چنانچہ جب اس نے اپنی پیشگوئی کو خود ہی رد کر دیا اور لکھا کہ اب ۴ اگست کی تاریخ مقرر ہوگئی ہے تو خدا تعالیٰ نے اس کو اس طرح جھوٹا ثابت کیا کہ آپ کو ۲۶ مئی کو وفات دیدی اور اس کی پیشگوئی ایک دیوانہ کی بڑ کی طرح رد ہوگئی۔ اور جھوٹے اور سچے مین خدا تعالےٰ نے فرق کر کے دکھلا دیا کہ سچون کی باتین سچی اور جھوٹون کی جھوٹی ہوتی ہین چنانچہ ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اگر ایک شخص کو کہا جاوے کہ تو اس لئے ہلاک ہوجاوے گا کہ تو اسلام کو بُرا کہتا ہے اور گالیان دیتا ہے اس کے بعد وہ شخص اسلام لے آئے اور بڑا متقی اور پرہیزگار ہوجاوے تو وہ اس ہلاکت سے بچ جائیگا کیون کہ اس نے وہ بات چھوڑ دی۔ اسی طرح یہان بھی یہی معاملہ ہے عبد الحکیم نے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق پیشگوئی کی کہ وہ چودہ ماہ کے اندر فوت ہوجائین گے اور یہ میری سچائی کا نشان ہے اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے شائع کیا کہ ایسا نہین ہوگا بلکہ یہ خود میرے سامنے ہلاک ہوجائیگا اور یہ سب باتین اس لئے ہین کہ سچے اور جھوٹے مین فرق ہوجائے چنانچہ اگر یہ شخص اس پیشگوئی پر قائم رہتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے ہلاک ہوجاتا اور وہ زندہ رہتے۔ کیون کہ خدا تعالیٰ کو تو اپنے نبی اور رسُول کی سچائی ظاہر کرنی منظور تھی نہ کچھ اور۔ مگر جون کہ بعد مین یہ اپنی بات سے پھر گیا اور اس نے چودہ ماہ والی پیشگوئی کو اپنی سچائی کا نشان قرار نہ دیا بلکہ لکھا کہ میری سچائی کا ثبوت یہ ہے۔ کہ مرزا ۴ اگست کو فوت ہوجائیگا۔ تو خدا تعالیٰ نے بھی اپنی پہلی بات کو منسوخ کردیا اور جس راہ سے اس نے اس کے رسُول کو پکڑنا چاہا تھا اسی راہ سے اس کو پکڑ لیا۔ یعنے حضرت صاحب کو اس کی مقرر کردہ تاریخ پر وفات نہ دی اور ۲۶ مئی کو دی جو تاریخ خود آپ کے الہامات سے ثابت ہوتی تھی اور اس طرح خدا کا وہ کلام کہ جھوٹے اور سچے مین فرق کر کے دکھایا جائیگا پورا ہُوا۔ اور عبد الحکیم کے منہ پر کذاب کا ایسا بدنما داغ لگا جو قیامت تک مٹ نہین سکتا اور یہ بات جو مین نے لکھی ہے کہ جب عبد الحکیم نے چودہ ماہ والی پیشگوئی کو منسوخ کردیا تو خدا نے بھی اپنے وعید کو دوسرے رنگ مین بدل دیا بے ثبوت نہین۔ بلکہ قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتی ہے چنانچہ جن لوگون کے لئے فرمایا تھا کہ لہم فی الدنیا خزی

ولھم فی الآخرۃ عذاب عظیم۔ ان میں سے بھی بہت سے لوگ آخر کار ایمان لائے اور بڑے بڑے انعام و اکرام کے مستحق ٹھہرے پس اس جگہ بھی خدا تعالےٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق جس کی نسبت ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلاً کا حکم آیا ہے۔ عمل کیا اور جب عبدالحکیم خان نے اپنی پیش گوئی کو چھوڑ کر ایک اور پیشگوئی پر اپنی سچائی کا مدار رکھا تو خداوند تعالےٰ نے بھی اپنی بے پایان قدرتوں سے چاہا کہ اس کو اسی راہ سے ہلاک کرے۔ چنانچہ اس نے اس کی پیش گوئی کو بالکل غلط ثابت کر دیا اور اس نے بتایا تھا کہ حضرت اقدس علیہ السلام ۴۔ اگست کو فوت ہوں گے مگر ایسا نہ ہؤا۔ چنانچہ یہ جھوٹا ٹھہرا۔ اور تبصرہ میں بتایا ہؤا عذاب

اذا فات الشرط فات المشروط

کے مطابق اس پر سے ٹل گیا۔ کیونکہ اس کو جھوٹا ثابت کرنا ضروری تھا۔ سو خدا نے ثابت کر دیا۔

پانچوین جواب عبدالحکیم کے تمام دعاوی کو بالکل توڑ دیتی ہے اور اس کے جھوٹ کا قلع قمع کر دیتی ہے ایسی صاف کہ خدا کے فضل سے اس کے بعد اس شخص کا ہاتھ کہیں پڑ ہی نہیں سکتا۔ اور خواہ یہ کتنے ہی دانت پیسے اور پیشانی کو رگڑے۔ ممکن ہی نہیں کہ اپنے مطلب کے مطابق کوئی بات نکال سکے۔ چنانچہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو حضرت اقدسؑ نے کبھی کوئی الہام شائع نہیں کیا جس میں یہ آیا ہو کہ عبدالحکیم تیری زندگی میں ہلاک ہو جاویگا۔ زیادہ سے زیادہ مندرجہ ذیل چند الہامات ہیں۔ جن سے یہ اپنے مطلب کی بات نکالتا ہے مگر میں ثابت کرتا ہوں کہ ہرگز ان سے کہیں یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عبدالحکیم آپ کی زندگی میں ہلاک ہوگا۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ وہ الہامات اس وقت کے ہیں جبکہ اس نے چودہ ماہ والی پیشینگوئی کی تھی اور اس پیش گوئی کے بدلنے پر ان الہامات کی سزا بھی اور رنگ میں بدل گئی۔ بہرحال وہ الہامات یہ ہیں۔ رب فرق بین صادق و کاذب۔ انت تریٰ کل مصلح و صادق۔ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ تیرے دشمنوں کا اخزار وافنا تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا۔ چنانچہ ان الہامات سے کوئی بات ثابت نہیں ہوتی جس سے یہ معلوم ہو کہ عبدالحکیم حضرت اقدس کی زندگی میں ہلاک ہوگا بلکہ یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا سچے اور جھوٹے میں فرق کر کے دکھلا دیگا اور وہ اصحاب فیل کی طرح ذلیل ہو کر ہلاک ہوگا اور اس کے تمام مکر و فریب غارت ہو جاوین گے اور وہ بوجہ مخالفت حضرت اقدسؑ کے ہلاک ہوگا۔ اب ان الہامات کو دیکھ کر ہر ایک اہل عقل دیکھ سکتا ہے۔ کہ خداوند تعالےٰ نے کس طرح گھیر کر اس سے ۴۔ اگست والی پیشگوئی شائع کروائی اور کس طرح اس کے مکر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور تمام دنیا کی نظروں میں اس کو ذلیل کیا اور ان الہامات کے جو معنے حضرت اقدسؑ نے کئے ہیں کہ وہ میرے سامنے ہلاک ہوگا یہ ایک اجتہادی غلطی تھی اور اجتہادی غلطی ہر نبی سے ہوتی رہتی ہے چنانچہ اس کی بہت سی نظیریں قرآن شریف اور احادیث صحیحہ میں موجود ہیں مثلاً حضرت نوح کے قصہ کو ہی دیکھو۔ کہ ان سے وعدہ تھا کہ تیرے اہل بچائے جائیں گے اور جب طوفان میں اپنے بیٹے کو غرق ہوتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے خداوند تعالےٰ سے کہا کہ ربّ ان ابنی من اھلی۔ یعنے اے خدا میرا بیٹا بھی تو میرے اہل سے ہے یہ کیوں غرق ہونے لگا۔ تو اس پر خدا نے نہایت جھڑک کر جواب دیا۔ انہ لیس من اھلک۔ یعنے وہ تیرے اہل سے نہیں اور فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم۔ یعنے ایسی بات مجھ سے مت پوچھ جس کا تجھ کو علم نہیں۔ پھر حضرت یونس علیہ السلام کو بھی اجتہادی غلطی لگی اور جب ان کی پیشگوئی کے مطابق ان کی قوم ہلاک نہ ہوئی تو ایسے گھبرائے کہ خدا تعالےٰ اپنی کلام میں فرماتا ہے کہ اگر خدا کا فضل نہ ہوتا۔ تو وہ ملزم کر کے پھینک دئے جاتے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آتا ہے۔ کہ لولا ان تدارکہ نعمۃ من ربہ لنبذ بالعراء وھو مذموم۔

پھر حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اجتہادی غلطی لگی اور انھوں نے سمجھا کہ میں خود بنی اسرائیل کو کنعان میں پہونچاؤنگا۔ حالانکہ وہ راستہ میں ہی فوت ہو گئے اور ان کے ساتھی بھی قریباً تمام راستہ ہی میں فوت ہوئے۔ اور ان کے ایک خلیفہ نے بنی اسرائیل کو منزل مقصود تک پہونچایا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اجتہادی غلطی لگی اور انہوں نے سمجھا کہ میرے حواریوں کو دنیاوی بادشاہت ملے گی اور انھوں نے ان کو حکم دیا کہ کپڑے بیچ کر تلواریں خریدو حالانکہ دنیاوی بادشاہت تو الگ رہی ان کو چین سے بیٹھنے تک نصیب نہ ہؤا اور پھر آخر میں ہمارے سردار اور ہادی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہادی غلطی لگی اور آپ ایک کشف کی بنا پر حج کو چل دئے اور بڑی تکلیفوں کے بعد وہاں پہونچے۔ تو کام نہ ہؤا۔ اور بے حاصل کئے مراد کے واپس آنا پڑا یہاں تک کہ اس بات سے حضرت عمرؓ جیسے بزرگ کو ابتلاء کا سامنا ہؤا پس غور کا مقام ہے۔ کہ جب اجتہادی غلطی کا ہو جانا کسی نبی کی شان پر کوئی دھبہ نہیں لگاتا۔ اور اس سے اس کی سچائی پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ تو حضرت مسیح موعود جو پچھلے انبیاء کی سنت پر آئے ہیں۔ اگر کوئی اجتہادی غلطی کر بیٹھیں تو ان پر کیا الزام آ سکتا ہے؟ اصل تو الہامات کو دیکھنا چاہئے کہ ان کے کیا معنے ہیں۔ اور پھر یہ بات بھی ہوتی ہے۔ کہ ایک نبی سے ایک وعدہ ہوتا ہے اور وہ اس کے جانشین یا اس کی اولاد کے ہاتھوں سے پورا ہوتا ہے۔ پس باوجود ان تمام دلائل کے جو میں اوپر بیان کر آیا ہوں یہ مان بھی لیا جاوے کہ ۴۔ اگست کی پیشگوئی کے باوجود بھی تبصرہ والا اشتہار قائم رہا اور منسوخ نہیں ہؤا تو بھی کوئی الزام نہیں آتا اور کسی بات سے حضرت اقدسؑ کی تکذیب اور عبدالحکیم کی تصدیق نہیں ہوتی۔ کیونکہ جو معنے کئے گئے ہیں وہ خدا کیطرف سے تفہیم نہیں بلکہ اپنا اجتہاد ہے۔ پس اگر اس کے مطابق واقعہ نہ ہو تو ملہم کے الہام پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا بلکہ اس کی سچائی اور بھی ظاہر ہوتی ہے۔ کہ اس نے کوئی منصوبہ بنا کر الہام پیش نہیں کئے تھے۔ بلکہ خدائے رحمان و رحیم کی طرف سے وہ الہامات تھے۔

نظم

(مورخہ ۲۰۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کو مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے جلسہ میں پڑھی گئی)

الٰہی فضل کی بارش تو کر دے
مرادوں سے مرا دامن تو بھر دے

تو مالک اور ہم ہیں تیرے بندے
نہ پھنسنے دے ہمیں تو مکر کے پھندے

بچالے نفس اور شیطاں سے ہم کو
بچالے ہر برے انساں سے ہم کو

ہمیں اسلام کا خادم بنالے
غلامی سے تو بندوں کی بچالے

مسلط کر نہ ہم پر ایسے حاکم
کہ جور و ظلم ہوں جن کے ملازم

مرے بچو کہو آمین تم بھی
کہ ہو جاوے خدا ہم سب سے راضی

سنو کرتا ہوں جو تم کو نصیحت
نہ مانوگے تو پھر ہوگی فضیحت

تکبر سے نہ پھٹکو پاس ہرگز
نہ خیمی کی کرو بکواس ہرگز

تکبر سے ہؤا شیطان مردود
تکبر سے ہؤا مردود نمرود

نہ پھٹکو پاس چوری کے کبھی تم
مقاطب ہے الٰہی گر ہو مسیحی تم

لگا ہوں میں ہو بچشمو کی خفت
نہیں چوری سے بڑھ کر کوئی لت

دعاؤں میں دکھاؤ ہستیں تم
تو پاؤ پھر نمایاں عز تیں تم

ستمگر سے نہ سیکھو کام ہرگز
نہ بھولو تم خدا کا نام ہرگز

نہ غفلت کے کبھی تم پاس پھٹکو
یہاں بیٹھو میں شیطاں سے کھٹکو

یہ دنیا چار دن کی چاندنی ہے
یہاں آیا ہے جو وہ فتنی ہے

بھروسہ زندگی کا کچھ نہیں ہے
پہنچنا ایک دن زیر زمیں ہے

جو نیکی ہو سکے سمجھو غنیمت
یہی ہے تم کو ناصح کی نصیحت

ایڈیٹر صاحب نور افشاں غور فرماوین

کچھ دن ہوئے کہ شیخ تیمور صاحب نے ریویو آف ریلیجنز مین ایک مضمون لکھا تھا جس کا عنوان تھا "محبت کا مذہب" نور افشاں کے ایڈیٹر صاحب نے چونکہ ٹھیکہ لے رکھا ہے کہ ہر ایک اسلامی صداقت پر حملہ کرے اس لئے اس نے اس مضمون پر بھی جرح قدح کی اس کے جواب مین شیخ صاحب نے اخبار بدر مین چند ایک سطور لکھین۔ عادت کیموافق ایڈیٹر صاحب نور افشاں نے ان پر بھی اعتراض کئے۔ منجملہ اور باتون کے جو آپکے مضمون سے استنباط ہو سکتی ہین دو امین کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہون۔

اول۔ یہ دعوے کیا جاتا ہے کہ یورپ کی تہذیب کا منبع بائبل ہے اس کا بہت صحیح جواب تو شیخ صاحب کے لفظون مین ہی ہے کہ جتنی دیر یورپ صحیح معنون مین بائبل پرست رہا تب تک تو سخت جہالت کے گڑھے مین گرا رہا اور جب سے بائبل کی تعلیم کو اس نے خیرباد کہنا شروع کیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نور افشاں اس تاریخی صداقت کو ماننے سے انکار کرتے ہین تو ہم اس بات کو اور طرح پر واضح کرنے کی کوشش کرتے ہین۔

یورپ کی تہذیب مین سب سے نمایان بات یہ ہے کہ یورپ کے لوگ بڑے تندہی سے نیچر کے راز کو معلوم کرنے کے درپے رہتے ہین اور اسی دھن مین رہتے ہین کہ مادہ کا کوئی نیا خاصہ معلوم ہو جائے۔ ان کی اس جستجو اور تگ و پو کا نتیجہ وہ عظیم الشان عمارت ہے جس کو سائنس کہا جاتا ہے بتعلقت مین سائنس نے بے شمار فوائد دنیا کو پہونچائے ہین اور یورپ کے گھر گھر اس کی بدولت سکھ اور آرام پہونچا ہے اب مین ایڈیٹر صاحب نور افشاں سے سوال کرتا ہون کہ نیچر کی اس جستجو کے متعلق وہ بائبل کی کوئی آیت یا یسوع کا کوئی قول پیش کر سکتے ہین کیا آپ بتا سکتے ہین کہ ڈارون جیسے انکشافات واٹ اور سٹیفنس اور ایڈیسن وغیرہ کی ایجادات - نیوٹن اور ہرشل وغیرہ کی تحقیقات یہ بائبل کی کونسی تعلیم کا نتیجہ ہین۔

دوسرے بڑی بات جو میری رائے مین یورپ کی تہذیب کا خاصہ بن گئی ہے وہ یورپین اور امریکن ملکون کی طرز حکومت ہے اس طرز حکومت نے افراد کی آزادی کو بہت کچھ بحال کر دیا ہے۔ ان کو گورنمنٹ کے معاملہ مین دلچسپی لینے اور بادشاہون کے جابرانہ اختیارات کو ہمیشہ کے لئے چھین لیا جاتا ہے اس طرز حکومت سے جو جو برکات یورپ اور امریکہ نے حاصل کئے ان کے سمجھنے کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ مگر سوال پھر یہ ہے کہ کیا یہ بائبل کی تعلیم کے بالکل برعکس تو نہین۔ کیا ایڈیٹر صاحب بتا سکتے ہین کہ یہ طرز حکومت بائبل نے کہان تعلیم کی۔

تیسرے بات جو یورپ کی تہذیب مین بڑی نمایان ہے وہ عورتون کی آزادی ہے اس بارے مین تو یورپ اور امریکہ نے بلا کچھ مبالغہ کیا ہے مگر کیا یہ تاریخی صداقت نہین کہ عیسویت کی آمد سے پہلے یونانی اور رومی تہذیب کے دنون مین عورتین زیادہ آزاد تھین۔ اور زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھین اور عیسویت کی آمد اور مسیحی رسولون کی تعلیم نے عورتون کی ترقی کو کئی صدیان پیچھے ڈالدیا اور اگر عورتون کی حریت اور ان کی عزت بائبل کے سبب سے ہے تو ہم ایڈیٹر صاحب سے پھر وہی سوال کرین گے کہ ہمین بائبل کے وہ مقامات نکالکر بتائیں جہان عورتون کے حقوق کی تعیین کی گئی ہے۔

مگر ایڈیٹر صاحب شائد کہین گے کہ سائنس وغیرہ کوئی ایسی قابل قدر چیزین نہین۔ یورپ کو زیادہ تر ناز ہے اپنے اعلے اخلاق پر۔ یورپ نے غلامی کا انسداد کیا یورپ دور دراز ملکون مین تہذیب کی برکات پھیلانے کے لئے جاتا ہے اور یہ سب بائبل کی کرامت ہے۔ مین اب اس دعوے کا امتحان کرتا ہون۔

بائبل کا مایہ ناز خلق ہے مقابلہ نہ کرنا جو ایک گال پر طمانچہ مارے دوسری آگے کرنا۔ جو کوٹ چھینے پتلون بھی اتار کر اس کے حوالہ کرنا۔ مین پوچھتا ہون کیا بائبل کا یہ خلق یورپ نے برتا اور اگر یورپ یا امریکہ اس کو عمل مین لاتے تو وہ اس عروج پر پہنچتے ہر ایک شخص جو یورپ کے طریق عمل اور اس کے عروج کے اسباب سمجھتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ یورپ نے اس کے بالکل برعکس عمل کیا تبھی اتنی ترقی حاصل کی ورنہ یورپ ایک گداؤن کا ملک ہوتا۔ دوسرا خلق جس پر بائبل پرستون کو ناز ہے وہ فروتنی ہے اب اس کا وجود کوئی بتا سکتا ہے کہ یورپ مین کہان پایا جاتا ہے یہ خلق تو یورپ کی زندگی سے ایسا ہی مفقود ہے جیسے کوئی درخت کسی ملک سے بسبب آب و ہوا کی ناموافقت کے ہمیشہ کے لئے معدوم ہو جاوے تیسرا بڑا اخلاقی اصول جو عیسویت نے تالمود سے لیکر دنیا کو دیا وہ یہ ہے کہ تو دوسرے سے ویسا ہی برتاؤ کر جیسا تو چاہتا ہے کہ وہ تجھ سے کرے اس خلق کا وجود بھی یورپ کی سرزمین مین بالکل عنقا ہے۔ یورپین قومین دوسری قومون سے جو برتاؤ کر رہی ہین وہ سب جانتے ہین بیان کی چندان حاجت نہین مختصراً یہ تو وہ اخلاق ہین جو بائبل سکھاتی ہے۔ مگر یورپ نے نہیں برتے اور ان اخلاق کے نہ برتنے سے یورپ کی قومین فتوحات کے میدان مین بڑھ رہی ہین اب وہ اخلاق لیتے ہین جو یورپ مین پائے جاتے ہین اور دیکھتے ہین کہ آیا وہ بائبل کی تعلیم کا نتیجہ ہین۔

یورپ کا سب سے بڑا خلق موجودہ زمانے مین ٹالیریشن ہے یعنی ایک دوسرے کے عقائد سے پرخاش نہ کرنا ہمارا دعوے ہے کہ یورپ کا یہ خلق بائبل کی تعلیم اور اٹھارہ سو برس کے عیسویت کے عملدرآمد کے بالکل برخلاف ہے آزادی رائے یورپ مین انیسوین صدی کا پودا ہے اور اسی صدی مین اس نے نشو و نما پایا ہے اور اس مین بہت کچھ اسلامی تعلیم کا اثر ہے جو اس مسئلہ مین نہایت واضح ہے۔ سو جو قرآن کریم فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین کیسی عظیم الشان تعلیم ہے درحقیقت یہ دنیا کو آزادی رائے کا میگنا چارٹا ہے .... عیسویت نے علوم و فنون وغیرہ کی ترقی کے لئے جو کچھ کیا اس کا تماشہ دیکھنے کے لئے ڈریپر صاحب کی کتابون کا مطالعہ کرنا چاہئیے مختصر یہ کہ ہر موجد شیطان کا چیلا ہے اس کو یا زندہ جلا دو یا عقوبت کے ذریعہ اس کا شیطان نکالو جس نے اس کے دماغ پر قبضہ کر لیا ہے یورپ کا بڑا کارنامہ ہے انسداد غلامی۔ جو لوگ غلامی کی تاریخ کو پڑھتے ہین انہین معلوم ہے کہ بائبل کی حکومت کے ایام مین بائبل پرستون نے جس خطرناک بیرحمی اور جس کپکپا دینے والی بیدردی سے غلامی کی تجارت کی اس کی نظیر ملنی ناممکن ہے یورپ کے خاکسار مسیحی افریقہ جاتے ہین افریقہ کے بیبس اور بیخبر حبشیون کے گاؤن کو گھیر کر مقابلہ کرنے والون کو بندوق کا شکار بناتے ہین اور باقیماندون کو جہازون میں لادکر امریکہ مین پہونچاتے۔ رستہ مین انکو کئی کئی روز تک خوراک نہین دیتے بہت سے بھوکے مرتے ہین ان کو سمندر مین پھینکتے ہین اور باقیماندون کے خون کو حرکت مین لانے کے لئے ایک معین وقت خوب چابک لگاتے ہین کہ وہ درد سے تڑپین اور اس طرح ان کی ورزش ہو افسوس ہے کہ عیسائی لوگ دوسرے لوگون پر اعتراض کرکے خواہ مخواہ اپنا کچا چٹھہ ظاہر کراتے ہین۔

لیکن جب بائبل کی تعلیم کا زور گھٹا غلامی سے لوگون کو نفرت شروع ہوئی یہ کہ اس کا انسداد ہو گیا اس انسداد کا باعث عیسویت ہرگز نہ تھی۔ اگر تھی تو بائبل کی کوئی آیت یا مسیح کا کوئی قول نقل کیا جاوے۔ مین اس پر اکتفا کرتا ہون صرف اتنا کہونگا کہ جس طرز کی زندگی بائبل پیش کرتی ہے یورپ کی زندگی کو اس سے کوئی مناسبت نہین دونون مین ایسا ہی فرق ہے جیسا چینی اور انگریزی مین ہو سکتا ہے۔

اس کے برخلاف اسلامی تہذیب جس کی تعریف مین خود یورپ کے مورخ رطب اللسان ہین قرآن کریم کی تعلیم کا تمام نتیجہ تھی ثبوت تاریخی طور پر یہ کہ قرآن کی آمد اور اشاعت اور اسلامی تمدن کا آغاز ایک ہی وقت ہوا اور قرآن کی آیات کثیر مین جو علم

کی تلاش کرا در پھر کہ مطالع کو جو سب تہذیب و تمدّن کی بنیاد ہین۔ مذہبی فرض قرار دیتی ہین۔ رب زدنی علما رسول کریم کی اور ہر مسلمان کی دُعا ہے۔ عباد الرحمان کی صفت ہے۔ یتفکرون فی خلق السموات والارض الخ ارشاد نبوی ہے۔ اطلب العلم ولو کان بالصین۔ اس کے مقابل کوئی بائبل کی آیت! ندارد

یہ بالکل سچی بات ہے کہ جیسے مسلمانون نے قرآن کریم کو پس پشت ڈالا تبھی سے ان کی تمدن کا زوال شروع ہوا اور جبتک پھر قرآن مجید کو پکڑینگے ان کا تمدن پھر ترقی کریگا اور یہ پھر دنیا کے ویسے ہی معلم بنین گے جیسے پہلے تھے۔

بڑے افسوس اور رنج کے ساتھ اس بات کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ باوجود اس بات کے کہ مسلمانون کی طرف سے بسا اوقات نہایت ہی معقول جواب دیا جاتا ہے۔ مگر آریہ صاحبان اور عیسائی صاحبان وہی اعتراض انہین لفظون مین پھر دھرانے سے باز نہین رہتے۔ اس کا سبب یا تو یہ ہوگا کہ یہ لوگ جوابات کو پڑھنے کی تکلیف نہین اُٹھاتے اور یا یہ کہ تعصب نے ایسا اندھا کر دیا ہوتا ہے کہ انہین خوبی بھی عیب ہی نظر آتی ہے اسی نوٹ مین ایڈیٹر صاحب نے پھر وہی اعتراض کیا ہے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا

اب مسلمانون کے جوابات کو تو ایک طرف رکھو۔ جب ایک عیسائی مصنف مسٹر آرنلڈ نے صرف اشاعت اسلام کے مضمون پر ایک ضخیم کتاب لکھ کر اسے دنیا پر واضح کر دیا کہ اسلام اپنی اخلاقی اور روحانی جذب کے سبب سے زیادہ تر پھیلا ہے اور تلوار نے اس کے پھیلانے مین بہت ہی کم حصہ لیا ہے تو پھر ان لوگون کے اسی اعتراض کو دُھرانے سے ہمین سخت ہی تعجب ہوتا ہے۔ اگر ایڈیٹر زرافشان حق طلبی کی رُوح رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ کم ازکم اسی عیسائی مصنف کی کتاب منگا کر اسے غور سے پڑھے اور پھر اپنی ایمانداری کی رائے اپنے اخبار مین مشتہر کرے بہرحال اشاعت اسلام کے متعلق یہ چند امور خاص غور کے قابل ہیں۔

(۱) کہا جاتا ہے کہ رسول ﷺ نے اپنا مذہب پھیلانے کے لئے تلوار چلائی مگر عقلمند یہ اعتراض پیش کرنے سے پہلے سوچیگا۔ کہ جن لوگون نے محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر پہلے پہل تلوار اُٹھائی وہ کس تلوار کے ذریعہ ان کے حلقہ بگوش بنے تھے۔ جواب صاف ہے تو جس تلوار کے ذریعہ وہ ہزارون شمشیر زن آپکی غلامی مین آگئے کیا وہی تلوار دوسرون کے لئے کافی نہیں ہو سکتی تھی۔ دیکھو قرآن مجید کہتا ہے۔ ادع الی سبیل ربّک بالحکمۃ۔ وہ تلوار وہی آلہی فلسفہ تھا جسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص مہارت تہی۔ بعض صاحبان اعتراض کیا کرتے ہیں کہ بعض لوگ لوٹ کی طمع سے مسلمان ہوئے تھے۔

لیکن جو لوگ ان اوّل مسلمانون کے حالات پڑھتے ہین انہین معلوم ہے کہ وہ رسول ﷺ کے نام پر کس طرح جان دیدیتے تھے اور جو جنگون مین فتح پاکر واپس آتے تھے وہ کیسی سادہ اور بے نفس زندگیان بسر کرتے تھے اگر لوٹ مار کی انہین ضرورت ہوتی تو نہ تو وہ ایسی بے دریغ اپنی جانین دیتے اور نہ ہی انکی زندگیان ایسی پاکیزہ اور بے طمع ہوتین جیسے کہ تاریخ دان جانتے ہین کہ وہ تھین۔

(۲) ہر شخص جو کسیقدر جغرافیہ جانتا ہے اُسے معلوم ہے۔ کہ ہر ایک اسلامی ملک مین دوسرے مذاہب کے لوگ برابر پائے جاتے ہین۔ روم مین عیسائی نصف النصف ہون گے۔ ایران مین اب تک آتش پرستون کی بستیان موجود ہین۔ مصر مین برابر قبطی پائے جاتے ہین اب غور کے قابل یہ بات ہے۔ کہ جب مسلمانون کی اپنی تعداد تھوڑی تھی تب تو انہین اپنے مفتوحہ ممالک مین (لبقول مخالف) کچھ لوگون کو بزور شمشیر مسلمان بنالیا۔ تو جب ان کی تعداد بڑھ گئی تو بھلا اس وقت ان کو کس بات نے اس سے روکا کہ باقیماندون کو مسلمان بنا ڈالین۔

(۳) جو لوگ زور سے مسلمان کئے جاتے ان کے دل مین تو مسلمانون کے برخلاف خطرناک عداوت ہونی چاہیئے تہی جو نسلاً بعد نسلاً اپنا اظہار بغاوت کے رنگ مین یا نفاق کے رنگ مین کرتی۔ لیکن کیا اس کا کوئی ثبوت تاریخ دیتی ہے کہ ایسا ہوا بلکہ اس کے برخلاف دیکھا جاتا ہے کہ جن لوگون مین اسلام پھیلا انھون نے اپنے فاتحون سے بڑھ کر اسلام کے پھیلانے کو اپنے لئے باعث عزت سمجھا۔

(۴) چین مین اس وقت پانچ چھ کروڑ مسلمان موجود ہین اور مغربی صوبے تو قریباً سب ہی مسلمان ہین کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ چین مین اسلامی تلوار کب چلی تھی۔

(۵) چنگیزی مغل اسلام کے بدترین دشمن تھے لکھا ہے کہ چنگیز خان نے اپنی زندگی مین ایک کروڑ مسلمان کو قتل کیا۔ اور بہت سی اسلامی سلطنتون کو تباہ و غارت کیا۔ مسلمان سلطنتون کی بربادی کا کام جو اس نے شروع کیا تھا وہ اس کے بیٹون اور پوتون نے جاری رکھا حتے کہ ۱۲۵۸ء مین ہلاکو خان نے بغداد جو اسلام کا مرکز جانا جاتا تھا تباہ کر کے وہان کے ۲۵ لاکھ مسلمان آبادی کو قتل عام کیا اور وہان کے کتب خانون اور عجائب خانون کو خراب کر کے تاریخ مین ایک بے نظیر نام پیدا کیا مگر اسی چنگیز اور ہلاکو کی اولاد جب اسلامی تمدن اور اخلاق اور روحانیت کے اثر کے نیچے آئے تو کون نہین جانتا کہ ابھی ہلاکو کو مرے پچاس برس بھی گزرے تھے کہ فاتح سے مفتوح بن گئے اور ان کے جانشین اسلام کے پھیلانے مین ویسے ہی سرگرم نکلے جیسے وہ خود اس کے تباہ کرنے مین تھے۔

(۶) کہا جاتا ہے کہ ہندوستان پر محمود غزنوی کے حملے صرف اسلام پھیلانے کی غرض سے تھے اس سے جھوٹی بات اور کوئی نہین ہو سکتی۔ کیا کوئی شخص ان آدمیون کی تعداد بیان کر سکتا ہے جن کو محمود نے یا کسی اور حملہ آور نے مسلمان بنایا بلکہ یہان تک تاریخ کی صحیح شہادت ہے کہ ان لوگون کے حملے محض انتقامی یا دفاعی تھے اور بعضون کے فتوحات کے لئے تھے۔ محمد بن قاسم کا حملہ انتقامی تھا۔ سبکتگین کا حملہ جے پال کے حملے کا جواب تھا محمود کے حملے یا بغاوتون کو فرو کرنے کے لئے تھے یا حملون کے جواب تھے اور بعض ممکن ہے فتوحات کی خاطر بھی ہون۔ مگر اس پر عیسائی کیا اعتراض کر سکتا ہے جب اس بیسوین صدی مین بھی عیسائی بادشاہون کی طرف سے برابر فتوحات کا سلسلہ جاری ہے۔

(۷) اس وقت افریقہ مین اسلام اس سُرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے کہ پادری صاحبان کے دل سہم گئے ہین اور انکو خطرہ پڑ گیا ہے کہ شاید چند سالون مین سب افریقہ مسلمان ہو جاوے گا۔ ان کا یہ خطرہ یہان تک بڑھ گیا ہے کہ وہ اس کی روک کے لئے دبی زبان سے عیسائی تلوار کی مدد مانگ رہے ہین جو مل بھی رہی ہے۔ افریقہ مین اشاعت اسلام کا یہ حال ہے کہ بقول مسٹر باسورتھ سمتھ سیرالیون کی انگریزی بستی مین جتنے مسلمان ہین ان مین دو تہائی ایسے ہین جو عیسائیون یا دوسرے مذاہب سے مسلمان ہوئے ہین اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسی تلوار ہے جو افریقہ مین چل رہی ہے اس کا جواب اڈیٹر صاحب دین

باقی رہی یہ بات کہ اسلام اشاعت مذہب کے لئے تلوار استعمال کرنے کی تاکید کرتا ہے اس کے لئے مین صرف اتنا کہنا کافی سمجھتا ہون کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ یہ مضمون بہت لمبا ہو سکتا ہے مگر فی الحال اتنا کافی ہے۔ (راقم ایک مسلمان)

امشاج
۳ دوم

پس بعض حکماء نے کہا ہے کہ بچہ محض ماں کے نطفہ سے بنتا ہے۔ باپ کا نطفہ صرف اس میں ایک تاثیر کرتا ہے ایسی کہ اس سے مولود پیدا ہو لیکن باپ کے نطفہ سے مولود کا کوئی جُز واقعہ نہیں ہوتا۔ اس جگہ یہ تذکرہ بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ ایک موقعہ پر ڈاکٹر محمد رضا خان صاحب غیر احمدی ہسپتال چھاونی دلکشار لکھنو اور اس عاجز کا سامنا ہوا۔ دوران گفتگو میں فرمایا کہ اگر ہم مجرّد نطفہ مرد کا کسی آلہ کے ذریعہ سے رحم عورت میں داخل کر دیں۔ تو اس تنہا نطفہ سے تخلیق جنین ہوسکتا ہے مجھے ڈاکٹر صاحب کے اس تجربہ پر ایک خاص تحقیق کی روشنی ڈالنی پڑی اور وہ یہ کہ فاضل گیلانی نے شرح قانون میں کہا ہے کہ ماء رجل (نطفہ مرد) قوت فاعلہ تخلیق وتصویر کی نہیں رکھتا کیونکہ وہ تاثیر میں بہ نسبت معتدل کے گرم خشک زیادہ ہے اس لئے مرد کے نطفہ میں قوت عاقدہ اور منعقدہ نہیں ہوسکتی۔ جرمنی ڈاکٹران بھی اس بات کے قائل ہیں کہ مرد کے قوام سے بچہ کا کوئی حصہ نہیں بنتا کیونکہ مرد کا نطفہ بعد انزال رحم میں مقید نہیں رہتا بلکہ وہ بتدریج رحم سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر باہر نکل جاتا ہے اب آلہ سے مرد کا قوام رحم میں پہونچا کر بچہ جنوانے والے قائلین جرمنی ڈاکٹروں کے ان مجربہ اقوالوں کو ملاحظہ کریں۔ معہذا فرنگستان کے ڈاکٹروں کی تحقیقات جو فی زمانہ ثبوت یقینی بذریعہ براہین طبّی حاصل ہوچکی ہے اور جس کا پایہ استدلال عقلی میں کمال کو پہونچ چکا ہے وہ میرے نزدیک نئی روشنی کے ڈاکٹروں کے حق میں از قسم مرئیات ہے ان کا قول ہے کہ عورت کے نطفہ میں بیضہ ہوتا ہے اور مرد کے نطفہ میں ایک کیڑا از علق مانند بچہ ماہی کے ہوتا ہے۔ یہ حیوان نطفہ کے ساتھ رحم میں جاتا ہے اور بعد انزال اپنی حرکت ذاتی سے ۱۲ منٹ میں نصف اِنچ بڑھ جاتا ہے۔ اگر نطفہ عورت کا اپنے مقر اور محل تولد سے جو دونوں کیسہ جانب یمین و یسار میں نکل کر ہنوز رحم میں داخل نہیں ہوا۔ تو یہ حیوان رحم میں جا کر ان بیضات منویہ کے پس رحم متلاشی بحرکت دورہ پھرتا ہے۔ جب وہاں کچھ نہیں پاتا نکل آتا ہے اور فوراً مرجاتا ہے۔ اب آلہ سے ماء رجل کو رحم میں پہونچا کر تخلیق اولاد کے قائلین غور فرمادیں کہ جب رحم میں رطوبت بیضا ر قابلۃ للانعقاد والتصور دونوں کیسوں یمین و یسار سے خارج ہو کر قبل سے جب رحم میں پہنچی ہی نہیں ہے تو پچکاری سے مرد کا نطفہ پہونچا ہوا کیا کام دیگا۔ کیونکہ اگر دونوں کیسوں سے نطفہ عورت کا نکل کر اندرون رحم قبل اس حیوان کے پہنچنے کے جاچکا ہے۔ تو یہ حیوان اس بیضہ سے اپنا سر رگڑ کر مرجاتا ہے اور بعد اس کے رفتہ رفتہ رحم سے مرد کا نطفہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تمام وکمال نکل جاتا ہے تب وہ بیضہ آناً فاناً وسیع ہو کر اس میں خون جمع ہو جاتا ہے پھر بچہ کامل ہوتا ہے لیکن باپ کے نطفہ سے کوئی جُز بدن مولود کا نہیں ہوتا۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ ماں کو کس قدر بچہ سے شرکت ومناسبت ہے کیا اب بھی کوئی جائے محل باقی ہے کہ ماں کو نادانی سے ظرف مخفی کہیں تو یہ ان کی جوانمردی ہے حقیقت امر یہی ہے کہ جو کچھ ہے وہ ماں ہی ہے اور تمام وجود ونشو ونمائے مولود اسی سے ہے۔ اس صورت میں نسبت ابن لام کو جد مادری کی طرف حقیقی اور اولیٰ ہے اور اسی نسبت حقیقی سے مخبر صادق ؐ نے آنے والے مہدی کو فاطمی رضؓ کہا ہے چنانچہ احتجاج طبرسی میں منقول ہے کہ ہارون عباسی نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا۔ کہ تم نے یہ کیوں جائز رکھا ہے کہ تمہیں عامہ وخاصہ فرزند رسول خدا کہتے ہیں۔ حالانکہ تم اولاد علی رضؓ ابن ابی طالب رضؓ سے ہو اور شخصی منسوب اپنے باپ سے ہوتا ہے اور فاطمہ رضؓ ظرف مخفی ہیں تو امام ہفتم نے اس کے جواب میں وہی ثبوت پیش کیا جیسا کہ آنے والے مہدی علیہ السلام نے اپنے فاطمی رضؓ ہونے کا دیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ میراث منحصر ہے نسبت اور سبب میں۔ یعنے وراثت والدین کے اقربا میں بسبب نسب کے ہے نہ باعث سبب کے۔ کیونکہ متقربین اب اور متقربین ام کی وراثت نسبی ہے نہ سببی۔ اسی تمسک پر شیخ ابن حجر نے صواعق محرقہ میں اور محمد یعقوب رضؓ نے کافی کلینی میں بروایت امام محمد باقر علیہ السلام حسین رضؓ کو فرزند رسول خدا تسلیم کیا ہے۔ عاجز نے بسبیل غایت ثابت کر دیا ہے کہ ابن البنت کا بھی انتساب جد مادری کی طرف سے باعتبار نطفہ ام کے حقیقی ہوتا ہے پس جہاں تحقیق حنیف ممکن ہے۔ وہاں تکلفات کے ارتکاب کی کیا ضرورت ہے۔ اب بھی اگر آنے والے مہدی رضؓ کو فاطمی رضؓ نہ مانے تو یہ ان کی عداوت اور سفاہت ہے۔ ورنہ بنی آدم میں فرزندان پسری اور فرزندان دختری دونوں داخل ہیں جیسا کہ شیخ ابن حجر کتاب صواعق محرقہ میں اسناد نقال سے لایا ہے۔ کل احد ینسب الیہ اولاد بناتہ یعنے شیخ کا مذہب بلاشبہ یہی ہے کہ فرزندان پسری اور فرزندان دختری دونوں کا احد الانتساب میں جس کی تقویت اور تحسین کے لئے ہم کلام ربانی کو استوا کرتے ہیں۔ واذ اخرجنا من بنی آدم من ظهورهم ذریاتهم۔ کیا اب بھی آئے ہوئے مہدی مسعود کو فاطمی رضؓ نہ مانوگے۔ تو کیا فاضل بیضاوی کو بھی جھٹلاؤ گے۔ جیسا کہ اس نے کہا۔ هو ابن مریم وفی ذکرت دلیل ان الذریۃ یتناول اولاد البنت یعنے یہ کہ بے شک عیسےٰ مریم کے بیٹے ہیں لیکن ان کا شمار اولاد ابراہیم سے واصل وقریب تر ہے۔ اسی امر کو شاہ صاحب نے بھی اپنی کتاب سر الشہادتین میں ہمارے دعوے کی تقویت کی ہے کہ ابن البنت مثل ابن الابن کے ہوتا ہے۔ قولہٗ

ان ابن الابنت لہ حکم الابن ولہذا یعد عیسیٰ فی بنی اسرائیل۔ یعنے فرزند دختر کے واسطے بھی ابن کا حکم ہے جیسے کہ عیسےٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں شمار کئے گئے۔ جیساکہ آنے والے مہدی کا شمار بنی فاطمہ میں ہوا۔

فاضل فیروز آبادی نے قاموس میں کہا ہے۔ والابن هو الولد۔ اور ایسے ہی اللہ بزرگ برتر کا ارشاد ہے۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم۔ پس ان دونوں مقدموں سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابن الابنت بھی ابن الابن داداکے لئے ہے۔ خواہ وہ پدری یا مادری۔ آبا میں شامل وداخل ہے جیسے کہ کتاب کافی میں منقول ہے کہ ایک روز امام ابوالحسن رضؓ روضہ سرور کائنات پر تشریف لے گئے اور فرمایا السلام علیکم یا ابت۔ یعنے رحمت خدا کی نازل ہو آپ پر اے پدر عالی مقدار اس پر ہارون کو تعجب ہوا کہ ابوالحسن رضؓ کے باپ رسول ؐ خدا کیونکر ہوئے اسوقت امام مذکور نے ہارون کو عیسےٰ کی نسبت یاد دلائی۔ تب ہارون نے سوچا کہ بے شک عیسےٰ کا اتصال بنی اسرائیل میں بجز مریم کے اور کچھ نہیں اب حضرات شیعہ اسی نسبت مادری کو ملحوظ خاطر کرکے مہدی مسعود پر ایمان لائیں۔

بالجملہ کمال الدین بن طلحہ اپنی کتاب مطالب السئول فی مناقب آل رسول میں اور فاضل بحرانی کتاب حدایق میں اس بات کے قائل ہیں۔ کہ قوت نسب پدری کی شرف مادری کے لئے متعارض ہوتی ہے اور کبھی ایسی ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نسب مادری نسب پدری پر غالب آجاتا ہے جیسے کہ امام جعفر صادق رضؓ کو لوگ ہمیشہ ابن الصدیق کہتے تھے۔ کیونکہ آپ کی والدہ شریفہ بنت قاسم ؒ بن محمد ؓ بن ابوبکر رضؓ تھیں اور ایسے ہی حضرت عباس رضؓ ابن ابی طالب کے مقابلہ میں آنحضرت ؐ نے حسین علیہ السلام کو ہذا ابنی سید فرمایا۔ یہ وہی نسبت مادری شرف اندوز ہے جس کے وارث حسب بشارت مہدی آخر زمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئے۔ ہم پھر اصل مدعا پر واپس آکر عرض کرتے ہیں کہ اللہ پاک نے عورت میں بالقوی یہ مادہ ودیعت کیا ہے کہ وہ بغیر مرد کے بھی تخلیق جنین کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اب اگر کوئی

معتزلہ وجہیہ تو صاف معلوم ہوجائیگا۔ کہ ارسطو وغیرہ ان متکلمین کی نسبت بہت جاہل ہے دیکھو کتاب۔ باقی آیندہ انشاء اللہ

الراقم

مرزا حسام الدین احمدؐ۔ احمدی ناظر انجمن احمدیہ لکھنؤ

(۱)

احسن القصص

یہ سورۃ یوسف کا ترجمہ اور اس کی تفسیر ہے جو قاضی اکمل صاحب نے لکھی ہے۔ ترجمہ تحت اللفظ۔ بڑی توجہ ومحنت کے ساتھ بطور نمونہ کیا گیا ہے پھر ہر لفظ و آیت کی تشریح نہایت بسط سے کی گئی ہے جس قدر مٹیریل مل سکا۔ وہ جمع کر دیا گیا اور لعین تمام الزاموں کو اٹھایا گیا جو حضرت یوسف عؑ کی ذات پر لگائے گئے تھے اور اس بیان کو سیدنا خاتم النبیین کے آیندہ حالات کی نسبت بطور پیشگوئی بنایا گیا ہے اس کے علاوہ جس قدر اخلاقی نتائج نکل سکتے تھے وہ نکالے گئے ہیں۔ اخیر میں اسی قصہ کو تصوف کے رنگ میں اپنے وجود پر وارد کر کے دکھایا گیا ہے۔ لکھوائی چھپائی کاغذ اعلیٰ ہے قیمت صرف ۲۰ر رکھی گئی ہے تمام احمدی دوست اسے منگوا کر پڑھیں اور غرباء میں مفت تقسیم کریں۔ یہ کتاب بدر بک ایجنسی سے مل سکتی ہے۔

علماء خلف

خدائے تعالیٰ میر قاسم علی صاحب اڈیٹر الحق و رسالہ احمدی تیرا ہا بیرام خان دہلی کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے حدیث نبوی علماءھم شرّ من تحت ادیم السماء۔ من عندھم تخرج الفتنۃ فیھم تعود۔ کی تفسیر میں آجکل کے علماء کے اون فتن کا حال لکھا ہے جو انہی کے ہاتھوں سے برپا ہو کر پھر انہی میں پوشیدہ ہو گئے۔ بظاہر یہ رسالہ بہت سخت معلوم ہوتا ہے مگر بغور دیکھا جاوے تو میر صاحب نے ایک حرف اپنی طرف سے نہیں لکھا بلکہ انہی کا جوتا انہی کے سر پر مارا ہے آپس میں جو گند یہ بزرگان قوم ایک دوسرے پر پھینک رہے تھے چونکہ اس سے کسی سفید پوش بھلے انس کے کپڑے خراب ہو جانے کا اندیشہ تھا اس لئے آپنے نہایت احتیاط سے وہ سب کچھ جمع کر کے انہی کے گھروں میں پھینک دیا ہے۔

یہ رسالہ کیا ہے آجکل کے علماء۔ فقراء کے حالات کا آئینہ ہے۔ ان خزرجہ۔ جو ان فتن کا مرکز ہے اسے خصوصیت سے خطاب فرمایا ہے ہر ایک احمدی اسے منگوا کر مطالعہ کرے قیمت ۸ر۔ لکھوائی چھپوائی عمدہ۔ قریباً دو سو صفحے حجم ہے یہ رسالہ دفتر بدر میں نہیں بلکہ مذکورہ بالا پتہ پر مل سکتا ہے۔

یادگار الفت

شیخ رحیم بخش صاحب واعظ نو مسلم از کوچہ قادر لوہ گرھہ۔ ہاتھی دروازہ دفتر راجپوتان

امرتسر) نے اپنی مستورہ مرحومہ کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کے رنگ میں حضرت مسیح کی آمد ثانی کا مسئلہ واضح کیا ہے اور ضمناً یسوع و یسوع کی بھیڑوں کا روحانی نقشہ مشن اور مشنری اعتقادات کا آئینہ دکھا دیا ہے۔ پھر جناب ختمی مآب کی رسالت کا ثبوت بائبل سے کیا ہے۔ بہت عمدہ کتاب ہے۔ ۷ صفحہ حجم۔ قیمت نصف آنہ

ریویو

الاسلام۔ چودہری عبداللطیف صاحب آف گنا چور کی ادارت میں لاہور سے نکلنا شروع ہوا۔ آپکے مقاصد میں ہے۔ اسلام کی صداقت کا اظہار۔ ہندو مسلمانوں میں اتحاد۔ تمام اسلامی فرقوں میں اتحاد گورنمنٹ کی اطاعت کا وعظ۔ اسلامی غیر اسلامی ضروری خبریں ۱۲ صفحہ حجم۔ ہر جمعہ دارالسلطنت پنجاب لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ تین روپے (سے) اللہ تعالیٰ اسے ترقی بخشے۔ برادران طریقت اپنے بھائی کی مدد کریں۔

ابطال الوہیت المسیح والتثلیث

مکرم سید محمد عبدالحی عرب صاحب نے عربی میں یہ ۵۰ صفحے کا رسالہ تالیف کر کے نہایت عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپوایا ہے۔ یہ رسالہ واقعی نہایت ہی عجیب وغریب ہے آپ نے بدلائل ساطعہ و براہین قاطعہ مسیح ناصری کی الوہیت اور یسوعیوں کے عقیدہ تثلیث کی تردید فرمائی ہے رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑی محنت سے لکھا ہے۔ آپنے یسوعیوں کے تمام توڑ جوڑ کو جمع کر کے ایک ایک کا ردّ کیا ہے۔ تمام احمدی بھائی عرب صاحب کو اس کتاب کی اشاعت میں امداد دیں قیمت صرف ۲ر

اسلام اور بدھ مذہب

ناظرین کو یاد ہوگا سنہ گزشتہ میں ایک مضمون بدر میں چھپا تھا جس میں بدھ ازم کی تعلیم کا (جس پر مولوی عزیز مرزا سکرٹری مسلم لیگ نے لکھا کہ اخلاق کے ایسے اعلیٰ نمونے دنیا کے لٹریچر میں عدیم المثال ہیں) قرآن مجید کی پاک و اعلیٰ تعلیم سے مقابلہ کر کے دکھایا گیا ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم ہر پہلو سے جامع و اولیٰ ہے۔ اب میاں محمد یٰسین صاحب سہارنپوری نے اسے رسالہ کی شکل میں چھپوایا ہے۔ ۴۴ صفحے حجم۔ چھپوائی اور کاغذ عمدہ۔ لکھوائی اچھی ہو جاتی۔ تو نوراً علیٰ نور ہو جاتا۔ قیمت صرف تین آنے (۳ر)

ضرورت دوکاندار

چودہری غلام حسن صاحب احمدی سفید پوش چک ۱۰۵ علی آباد ڈاکخانہ چنیوٹ روڈ ضلع لائل پور میں ایک دوکاندار کی ضرورت ظاہر کرتے ہیں۔ جو صاحب احمدی وہاں دوکان کرنا چاہیں انکو وہ مال سرمایہ بہم پہنچانے میں امداد دینے کے لئے بھی طیار ہیں خط وکتابت چودہری صاحب موصوف کے ساتھ پتہ بالا پر ہو۔

اُستانی کی ضرورت

ہمارے مکرم دوست سید عابد حسین صاحب احمدی بی۔اے تحصیلدار کبسوا ہا۔ ڈاکخانہ گل گنج براہ ریاست چھتر پور ملک بندیلکھنڈ کو اپنی اہلیہ کی تعلیم کے واسطے ایک اُستانی کی ضرورت ہے مذکورہ بالا پتہ پر خط وکتابت کی جاوے۔

احمدیہ بلڈنگس

ایک صاحب جو قبل ازیں پیر صاحب گولڑوی کے مرید تھے اور عرصہ ایک سال سے سلسلہ حقہ میں شامل ہیں اپنا ایک خواب لکھتے ہیں جس میں سے کچھ اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

میں بڑے بڑے وظیفے پڑھا کرتا تھا لیکن اس ایک سال میں یعنی جب سے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی ہے میں اپنے اندر ایک عجیب روشنی دیکھتا ہوں۔ اور اس روشنی کی شعاعیں دو طرح میرے اوپر وارد ہوتی ہیں۔ ایک دعاؤں کے وقت رقت اور دوسرے سچی خوابیں۔ ...... دارالامان جانے سے پہلے میں نے جس طرح خواب میں مسجد اقصیٰ دیکھی تھی۔ اسی طرح وہاں جا کر دیکھ لی اور اب جو خواب عجیب میں نے دیکھی ہے اس کا کچھ ذکر کرتا ہوں میں ایک اور عمارت دیکھی یہ مکان ظاہراً انگریزی فیشن کا معلوم ہوا یعنی کواڑ اور شیشے تو برائے نام انگریزی قسم کے تھے لیکن یہ اس قدر میلے اور بوسیدہ تھے کہ میری طبیعت خوشی سے اس کو تہ دیکھنا چاہتی تھی میں نے اٹکل سے معلوم کیا کہ یہ شاید پیر صاحب (گولڑوی) کا مکان ہو کیونکہ پہلے مکان سے حیثیت میں اچھا تھا اس لیے میں نے اس مرید سے جو میرے ساتھ پوچھا کہ کیا آپ اندر ہیں اس نے جواب دیا کہ ہاں اندر ہیں لیکن اس وقت سوئے ہونگے میں نے اسے تو کہا کہ اچھا سونے دو اور دل میں کہا کہ بہتر ہے سوئے ہی رہیں یہاں سے گذر کر ہم یعنی میں اور پیر صاحب کا مرید ایک گلی سے گذرے ..... ہم ایک دکان پر کھڑے ہو گئے اور میرے ہمراہی (مرید گولڑوی) نے ایک رکابی دوکان سے کھانے کو لی اس رکابی میں ظاہراً فرنی معلوم ہوتی تھی لیکن جس وقت وہ کھانے لگا مجھے بھی اس نے کھانے کو کہا۔ لیکن میں نے انکار کیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ تو سارا گندبلا ہے اور سب برتنوں میں یہی رکھا ہے، مجھے اس شخص سے ہی اور سب دوکانوں سے بھی نفرت ہو گئی۔ اتنے میں کسی نے زور سے آواز دی۔ احمدیہ بلڈنگس۔ یہ آواز سنتے ہی

میں نے جو دیکھا عرض کرتا ہوں اپنے سامنے کچھ فاصلہ پر ایک بڑا قلعہ پختہ اینٹوں سے چنا ہوا جس کے دونوں طرف بہت بڑے بڑے دو گنبد اور کئی چھوٹے چھوٹے گنبد دیکھے اس قلعہ کے عین وسط میں ایک بڑی مسجد دیکھی اور اس کے بھی دو مینار بہت بلند اور باقی چھوٹے تھے۔ یہ قلعہ اور مسجد اس قدر بلند اور عظیم الشان تھے۔ جسکی نظیر میں نے اب تک اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی۔ گو عصر کا وقت تھا۔ لیکن سورج نے اپنی پوری روشنی دینی شروع کی۔ اور اس سے پہلے اندھیرا تھا۔ میں نے دہلی کی بادشاہی مسجد بھی دیکھی ہے۔ لیکن یہ نسبت ... قلعے بھی کئی دیکھے ہیں لیکن یہ عظیم الشان بلند اور مضبوط قلعہ دیکھ کر خواب میں ہی مجھے خیال آیا۔ کہ اس قلعہ کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی بعض عمارتوں کو دیکھ کر انسان کے دل پر حیرت یا ایک قسم کا رعب واقع ہوتا ہے۔ جو کبھی خوشی نہیں ہوتی۔ لیکن مجھے اس عالیشان قلعہ کو دیکھ کر اس قدر خوشی ہوئی۔ جسکی لذت میں بیان نہیں کر سکتا۔ ہاں صرف ایک سکنڈ کے واسطے یہ خیال دل میں آیا کہ میں نے قادیان میں پہلے یہ قلعہ نہ دیکھا تھا۔ جس کا جواب معلوم نہیں کس نے دیا یہ سنا کہ یہ مکان موعود تھا۔ میں خود نہ دیکھ سکا۔ ...... اس پختہ قلعہ کے بالمقابل اور میرے بالکل قریب ایک قلعہ دیکھا یہ کچا تھا اور نہ کوئی گنبد اس میں تھا لیکن اس کی دیوار جس کے پاس میں کھڑا تھا۔ بہت بلند تھی اور مٹی جس سے اس کا پلستر یعنے لیپائی ہوئی تھی اس قدر صاف اور خوش رنگ تھی۔ کہ بہت پیاری معلوم ہوتی تھی۔ اور منڈیر پر سارے چونے گچ تھے۔ ان دونوں قلعوں کے درمیان اور کچے قلعہ کے نزدیک دو دکانیں تھیں جو ان کے سامنے ہیچ معلوم ہوتی تھیں اور اسی وقت خواب میں میری زبان پر حضرت مسیح موعود کے یہ شعر جاری ہو گئے۔ ؎

دنیا کی سب دکانیں ہیں دیکھیں بھالیں

کچے قلعہ کی نسبت جس کے بالکل قریب میں کھڑا تھا۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ شاید ہم ضعیفوں کے واسطے ہے۔

کمترین غلامان مسیح موعود شیخ فضل کریم سٹیشن ماسٹر
بابری باندہ - ضلع کوہاٹ

چوہدری علی محمد خان صاحب موضع علی پور تعلقہ شیخوپورہ اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے استقلال بخشے۔ آمین۔

خواجہ صاحب کا لیکچر امرتسر میں

بروز اتوار قادیان سے واپسی کے وقت

خواجہ کمال الدین صاحب امرتسر میں ٹھہر گئے اور انھوں نے بابو سندر جنگ صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس کے مکان پر وعظ فرمایا۔ اعلان عام نہیں کیا گیا تھا۔ مگر پھر بھی تین سو کے قریب سامعین ہو گئے۔ وعظ نے سامعین پر بہت عمدہ اثر کیا اور اب لوگ خواجہ صاحب کے عام طور پر وعظ کرائے جانے کی درخواست کرتے ہیں۔ عباد اللہ

نماز جنازہ۔ منشی محبوب عالم صاحب احمدی گوجرانوالہ سے اپنی ہمشیرہ مرحومہ حسین بی بی کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں۔

ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۷ سال قوم زمیندار ... ساکن راجیکی ضلع گوجرات حال مدرس مدرسہ رسول ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے انیس ۱۹ روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گوجرات کا باشندہ ہے۔ عمر ۲۰ سال۔ تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم۔ نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ریٹرزی اسسٹنٹ سے خط و کتابت کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسولہ الکریم

سفرِ بنارس

حمد کیا ہی پیارا ہے نام حضرت احدیت کا جس نے بنی نوع انسان کی راہنمائی کے واسطے نہ صرف سورج اور چاند بنائے بلکہ سورج سے بڑھ کر منور کرنے والا رسول محمد ہم میں بھیجا اور چاند سے بڑھ کر روشنی دینے والا احمد ہمارے لئے مبعوث کیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہما و آلہما وبارک وسلم

بنارس نمبر ناظرین بدر اس بات سے آگاہ ہیں۔ کہ عاجز راقم حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کی تابعداری میں لیکچر دینے کے واسطے بنارس گیا تھا۔ اگرچہ اس سفر میں علاوہ بنارس مونگھیر۔ شاہ آباد۔ شاہجہان پور۔ گوجرانوالہ اور بھیرہ بھی جانا ہوا۔ تاہم چون کہ اصل اور اول مقصد اس سفر کا بنارس ہی تھا اس واسطے اس رپورٹ کا نام سفرِ بنارس بلکہ اس پرچہ کا نام بنارس نمبر ہی رکھنا موزون معلوم ہوتا ہے

روانگی ۲۵۔ اپریل ۱۹۱۱ء منگل کی صبح کو جناب مولانا سید سرور شاہ صاحب و حافظ روشن علی صاحب اور یہ عاجز قادیان سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضرت کے حضور میں حاضر ہوئے۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ اپنے علم پر ہرگز گھمنڈ نہ کرو۔ صرف خدائے تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرو۔ میں اس معاملہ میں بہت تجربہ کار ہوں صرف اس کا فضل ہے جو کام آتا ہے اس نصیحت کے بعد حافظ صاحب کے عرض کرنے پر کہ ہمارے لئے ایک امیر مقرر کیا جاوے مولوی میر سرور شاہ صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میر تو پہلے ہی ہیں ایک الف لگنے سے امیر بن جائیں گے یہ کہا اور دُعا کے ساتھ آپ نے ہم کو رخصت کیا اور وعدہ فرمایا کہ انشاء اللہ میں بہت دُعا کرونگا۔

ٹھنڈا پانی بیان سفر کے شروع کرنے سے پہلے ایک مخلص دوست کے خط سے کچھ اقتباس درج کرتا ہوں۔

محسن و مکرم بندہ جناب مفتی صاحب زاد لطفہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جس وقت جناب کی تیاری اول مرتبہ بنارس جانے کی ہوئی میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں جناب اور جناب کے ہمراہیان با صفا کے واسطے ایک روپیہ اس مطلب کے واسطے بھیجدوں کہ آپ راستہ میں ٹھنڈا پانی پیتے جائیں لیکن اس وقت وقت بہت تنگ ہو گیا تھا اور مجھے اس کا بہت بہت افسوس تھا خدا تعالیٰ کے کام عجیب ہیں اب اس نے موقعہ دیدیا ہے کہ میں اپنی اس آرزو کو پورا کرلوں آپ اس کو منظور فرما کر مرہونِ منت فرمادیں۔ مردان خدا کے دل میں چون کہ عام خلق خدا کے لئے ہمدردی کا جوش ہوتا ہے اور اس لئے وہ اپنے اعداء کے واسطے بھی دُعائے خیر کرنے سے نہیں جھکتے پھر جن کو ان سے تعلق خاص ہوتا ہے ان کے واسطے ان کا جوش اسی قدر زیادہ ہوتا ہے اس سے بڑھ کر میرا آپ سے اور کیا تعلق ہو گا کہ میں بھی اسی ذیشان خواجہ کا حلقہ بگوش ہوں کہ جس کے فیض صحبت سے آپ برسوں فیضیاب ہوتے رہے ہیں چون کہ سفر میں دُعا کے واسطے اکثر تحریک ہوتی رہتی ہے۔ مجھ حاجت مند مستمند کو بھی یاد فرما لیا جاوے۔ تو عین ذرہ نوازی ہے۔ بخدمت حضور اقدس سلام عرض کر دیں۔ برادر اکمل صاحب اور دیگر حاضرین مجلس کی خدمت میں السلام علیکم۔

بندہ حقیر محمد اسمٰعیل سٹیشن ماسٹر گوردہر سہائے۔

امرتسر چون کہ میر قاسم علی صاحب نے بھی ہمارے ساتھ بنارس جانا تھا اس واسطے ہم نے ای۔ آئی ۔ آر کا راستہ اختیار کیا۔ امرتسر کے اسٹیشن پر حضرت میر ناصر نواب صاحب۔ جناب صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب و میاں محمد اسحٰق صاحب معہ دیگر احباب اپنے ان خدام کی عزت افزائی کے لئے موجود تھے۔ ان کی ملاقات سے دل بہت ہی خوش ہوا۔ گویا امرتسر کا پلیٹ فارم ہمارے لئے قادیان بن گیا۔

انبالہ انبالہ کے اسٹیشن پر میرے عزیز سید محمد شاہ صاحب ہماری ملاقات کے واسطے اسٹیشن پر موجود تھے اور ہم سب کے واسطے کھانا لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ برادر محبوب الرحمان (بنارسی طالب علم جو قادیان میں تعلیم پاتے ہیں اور اپنے وطن میں تبلیغ کے جلسوں کو دیکھنے کے واسطے جاتے تھے) اور میاں عبدالحلیم بھاگلپوری نوجوان جو قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کی ہائی کلاس میں تعلیم پاتے ہیں اور اب رخصت پر وطن کو جاتے تھے۔ یہ ہر دو صاحبان انبالہ میں ہم سے علیحدہ ہوئے۔ کیونکہ وہ براہ سہارنپور بنارس چلے گئے۔

دہلی ہماری گاڑی جب دہلی پہونچی۔ تو شیر اسلام کو سٹیشن پر پاکر بہت خوشی ہوئی۔ وہ ہم تین کو چار کرنیوالے ہوئے۔ ابن خزرجو کے متعلق تازہ رسالہ (احمدی) جو کہ اُنھوں نے لکھا ہے وہ ان کے پاس تھا۔ تسے سُنا کر انہوں نے محظوظ کیا۔ کیوں کہ ابن خزرجو کے واسطے انہوں نے اس کے لائق مائدہ طیار کیا ہے اور ان کی خاطر داری ان کی حیثیت کے مطابق کی ہے (رسالہ احمدی ماہواری بقیمت عہ سالانہ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق۔ پھول کی منڈی تراہا بیرم خان دہلی سے مل سکتا ہے)

ابن خزرجو کون ہے؟ حُسن اتفاق سے ابن خزرجو کا ذکر آگیا ہے تو اس بات کا لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس سفر میں ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اخبار بدر کے بعض خریدار ابن خزرجو صاحب کو پہچان نہیں سکے کہ وہ کون ہیں اسواسطے اطلاعاً عرض ہے کہ ابن خزرجو جناب مولوی فاضل مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہل حدیث امرتسری ہیں یہ ان کی کنیت ہے جسمیں وہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں ایک کنیت انہوں نے اپنے لئے آپ ایجاد کی ہے۔ وہ ابوالوفا ہے اس میں وہ اپنے بیٹے کی طرف منسوب ہوتے ہیں لیکن ان کی یہ کنیت ہم نے اپنے پاس سے نہیں بنائی بلکہ انہوں نے خود عدالت میں لکھایا ہے کہ میرے باپ کا نام خزرجو تھا اگر یہ بات ان کے کسی امرتسری ہموطن کی رائے یا معلومات یا تحقیقات کے خلاف ہو تو ہمیں اس میں کچھ بحث نہیں وہ جانیں اور مولوی صاحب جانیں ہمارے نزدیک کسی کو حق نہیں۔ کہ کوئی شخص کسی کے باپ کے نام کے متعلق خود اس شخص کے کہنے کے برخلاف کوئی رائے قائم کرے۔

ابن خزرجو کی درخواست داخل دفتر ان مولوی صاحب موصوف نے اخبار اہل حدیث میں شکایت کی ہے۔ کہ میرے باپ کا نام خضر جو بحرف ض ہے بحرف ز نہیں۔ اور بدر میں بحرف ز لکھا جاتا ہے اس کے جواب میں گذارش ہے کہ اس ملک میں ض اور ز ایک ہی طرح بولے جاتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں خضر کے ض نے کچھ ناگر رسے ہو جانے ہیں لیکن اگر ایسا ہے۔ تو مولوی صاحب اپنی سالہا سال کی اس کارروائی کی طرف توجہ فرمادیں کہ باوجود سمجھانے کے وہ خوا مخواہ ایک خراب معنے لینے کی خاطر قادیاں کا دیان لکھتے رہے کیا مناسب ہوگا۔ کہ کم از کم اُتنے سال وہ اس پر صبر کریں جتنے سال کہ انہوں نے قادیان کو ک سے لکھا ہے لیکن اگر وہ اس قدر صبر کرنا پسند نہیں کرتے۔ تو اس معاملہ میں اپنی درخواست باضابطہ معرفت میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق و رسالہ احمدی دہلی ارسال فرمادیں کیونکہ مولوی صاحب کا مکہ میر صاحب اپنے ذمہ لے چکے ہیں۔ اگر میر صاحب موصوف بندہ مولوی صاحب کی اس بارے میں سفارش [illegible]

درخواست داخل دفتر۔

الہ آباد ریلوے اسٹیشن الہ آباد پر ہمارے مکرم دوست بابو محمد عثمان صاحب و پیارے بھائی مولوی علی احمد صاحب و بعض دیگر احباب تشریف فرما تھے۔ جن کی ملاقات سے دل بہت خوش ہوا۔ یہ صاحبان پھر ہمارے وعظون کے سننے کے واسطے بنارس بھی تشریف لے گئے تھے۔ ہردو جگہ بابو محمد عثمان صاحب کے ساتھ ان کے ایک عزیز ہموطن دوست بابو منظر حسین بھی تھے۔ جنھون نے بنارس سے بیعت کا خط لکھ کر سلسلہ احمدیہ مین داخل ہونے کا فخر حاصل کیا اللہ تعالیٰ انہین استقامت عطا فرماتے۔

کانپور کے اسٹیشن پر بھی بابو معراج الدین صاحب و حکیم قربان حسین صاحب تشریف فرما تھے اور ہمارے واسطے کھانا بھی لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہین جزائے خیر دے۔ یہان مین نے اپنے مکرم بھائی سید عابد حسین صاحب بی۔ اے احمدی تحصیلدار بکسو ہا کو چند کتابون کے ہمراہ ایک ناچیز تحفہ کا پارسل روانہ کروایا اس کے بعد ہم مغل سرائے سے ہوتے ہوئے نماز مغرب کے قریب بنارس پہونچے۔ جب بنارس کے در و دیوار نظر آنے لگے۔ تو حافظ صاحب کی تحریک سے سب نے دُعا کے واسطے ہاتھ اُٹھائے اور دیر تک ہم سب دُعا مین مصروف رہے جسکی قبولیت کے نشان بنارس مین قیام کے ایام مین دیکھے گئے۔ فالحمد للہ

ہم اُن احباب کے بہت ہی ممنون ہین جنہون نے اس سفر مین اسٹیشنون پر مل کر ہمین خوشوقت کیا اور اپنے محبت و اخلاص کی ملاقات سے ہمارے سفر کی کوفت کو دُور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انہین جزائے خیر دیوے۔ آمین۔

مولوی محمد عیسے انڈہ پل والے کا فرار

ناظرین اخبار مین دیکھ چکے ہین کہ بنارس مین کوئی مولوی حکیم محمد عیسے صاحب ہین جو ہماری جماعت کو مباحثہ کے واسطے چیلنج دیتے رہتے تھے کبھی خود اشتہار دیتے کبھی اپنے کسی شاگرد سے لکھوا کر شائع کر دیتے تھے ان کے ساتھ شرائط مباحثہ طے ہوچکی تھین کیونکہ انہون نے لکھ دیا تھا کہ ہم آپ کی سب شرائط کو منظور کر چکے ہین اس واسطے ہمارے وہان پہنچنے کے ساتھ ہمارے دوستون نے فریق مخالف کو اطلاع دی۔ مگر انڈہ پل والے صاحب حیلہ و بہانہ سے ٹالتے رہے۔ ایک دن ان کے ساتھیون مین سے ایک ہوٹل والے صاحب آئے کہ چلو ہمارے ہوٹل مین مباحثہ کرلو۔ مین سب انتظام کا ذمہ لیتا ہون۔ ہمنے کہا کہ جب آپ انتظام کا ذمہ لیتے ہین تو ہمین منظور ہے مولوی صاحب کو بھی اطلاع کی گئی۔ مگر جب ہوٹل مین پہونچے۔ تو مولوی صاحب وہان پہلے سے موجود تھے اور معلوم نہین کہ انہون نے ہوٹل والون کو کیا سکھا پڑھا دیا تھا کہ انہون نے وہان مباحثہ کرانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم صاحب مجسٹریٹ سے اجازت نہین لے سکے اسواسطے مباحثہ نہین ہوسکتا اس کے بعد پھر کئی ایک خط اور اشتہار مولوی صاحب کو لکھے گئے۔ مگر جواب ندارد۔ ان خطوط اور اشتہارات مین سے ضروری اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب حکیم محمد عیسیٰ صاحب۔ ہمارے یہان کے علمار آپ کی دعوت مطبوعہ کو قبول کرتے ہوئے جسمین آپ نے انکو چیلنج دیا ہے یہان پہونچے۔ اور آج ہوٹل مین نو بجے مباحثہ کے واسطے تجویز کرکے آپ کی خدمت مین اطلاع کی گئی تہی جہان ہمارے علمار وقت مقررہ پر پہونچے اور آپ بھی تشریف لے گئے جس کے واسطے آپ کا شکریہ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ وہان جانے سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کی طرف سے احباب قاضی صاحب وغیرہ نے ہوٹل والون کو روکدیا ہے۔ کہ بغیر اجازت کنٹونمنٹ مجسٹریٹ گفتگو نہ ہو آپ کو تو اس کی خبر حاجی صاحب موصوف نے دے ہی دی ہوگی۔ گر آپنے ہم کو اطلاع نہ کی اور خواہ مخواہ خود بھی تکلیف اُٹھائی۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔ اب آپ ہمارے ساتھ مل کر باضابطہ اجازت حاصل کرین جس کے بعد ہماری ہی مسجد واقع محلہ ندیسر مین مباحثہ ہوسکتا ہے۔ جہان انشاء اللہ ہر طرح سے امن قائم رہے گا اور اگر آپ کو یہ منظور نہ ہو تو جہان کہین آپ حفظ امن کا انتظام کر سکتے ہون وہان ہم حاضر ہوجاوین اس کا جواب ایسی دے کر ممنون فرماوین۔ سکریٹری انجمن احمدیہ۔ بنارس۔ ۲۷۔ اپریل ۱۱ء

اس کے جواب مین حکیم صاحب نے ایک خط مین لکھا مین آپ لوگون کے مذہبی تشکوک کے رفع کرنے کے لئے ہروقت تیار ہون۔ بشرطیکہ آپ باضابطہ اجازت حکام سے حاصل کرلین اور مجھے اس بات کا کافی اطمینان دلائین کہ آپ لوگ اپنے مباحثہ مین حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مین جن کو ہم لوگ نبی برحق مانتے ہین تعریضاً یا تصریحاً اہانت یا سوء ادبی کا کلمہ اپنی زبان سے نہ نکالین۔ محمد حسین غفرلہ ۲۷ اپریل ۱۱ء

اس کے جواب مین لکھا گیا۔ بخدمت جناب حکیم محمد عیسیٰ صاحب! آپکا دوسرا خط ملا ممکن ہے کہ آپکا فرمانا سچ ہو اور حاجی صاحب نے ہوٹل والون کو نہ روکا ہو۔ مگر ہمین ہوٹل والے شاہ محمد حسین صاحب نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اور خود بھی انھون نے پہلے انتظام اپنے ذمہ لیا تھا۔ وہ بھی غیر احمدی حاجی قادر بخش صاحب بھی غیر احمدی اور آپ بھی غیر احمدی۔ سب آپ ہی کی جماعت ہے۔ دہوکہ دیا یا جھوٹ بولا یا غلط کہا آپ جانین یا آپ کی جماعت۔ ہمارے یہان کے عُلما سینکڑون میل کے سفر کی صعوبت اُٹھا کر اور اپنے کاروبار کا ہرج کرکے یہان آئے ہین اس کا کچھ ذکر نہین اور آپ ہوٹل تک جانے کو تکلیف تکلیف پُکار رہے ہین۔ العجب۔ اچھا ہم آپکے مذہبی شکوک کو رفع کرنے کے واسطے ہر وقت تیار ہین آپ ہمارے ہان تشریف لاوین کسی اجازت کی بہی ضرورت نہین اپنا مکان ہے ہان یہ آپ احتیاط رکھین کہ ہم لوگ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیا سے افضل جانتے ہین اور آپ عیسائیون کے نبی کو حبیب خدا پر تفضیلت دیتے رہتے ہین سو آپ اس طرح سے تعریضاً یا تصریحاً کوئی اہانت یا سوء ادبی کا کلمہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین زبان سے نہ نکالین۔ علاوہ ازین ایک عرض یہ بھی ہے کہ کسی خط کے نیچے آپکے دستخط کسی طرح ہوتے ہین اور کسی پر کسی طرح۔ اس سے آپکے خطوط مشکوک ہو رہے ہین ایک ہی طرز اختیار فرما دین۔ اجازت کے متعلق وہان بھی عرض کیا کہ طرفین ملکر اجازت حاصل کرلین۔ آپنے کہا تھا لکھ کر بھیجو سو لکھ کر بھیجا گیا۔ تو اب آپ یہ باتین بنانے لگے۔ اگر آپ کو مباحثہ کرنا منظور ہے۔ تو اپنا آدمی ساتھ بھیجئے یا خود آئیے ہم دونون جا کر اجازت لے آوین پھر مباحثہ ہوجاوے۔ یا اگر مباحثہ کی رائے نہین تو صاف فرما دیجئے۔ پیچ ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔

عبد الرزاق سکرٹری انجمن احمدیہ ۲۷۔ اپریل ۱۱ء

اس خط کا جواب حکیم صاحب نے آج تک نہین دیا اور چونکہ اس اثنا مین مولوی محمد عظیم کے اشتہار نکلنے شروع ہوگئے اس واسطے حکیم صاحب کو بھی ان کے ساتھ شامل کرکے ذکر کیا تھا جسکی تفصیل آگے ہے۔

مولوی محمد عظیم صاحب بھی حسب عادت قدیم بھاگ گئے۔

مندرجہ ذیل اشتہارات مین مولوی محمد عظیم صاحب کا نام بھی آگیا ہو سو ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ وہی صاحب ہین جو سابق محمد عظیم کاتب تھے۔ گگھڑ کے رہنے والے ہین اور گوجہ مین مباحثہ سے فرار کر گئے تھے اور جن کی قابلیت کا اظہار کچھ عرصہ ہوا پیسہ اخبار مین بھی ہوا تھا۔ ان مولوی صاحب پر یہ امر بخوبی روشن ہوگیا ہے کہ آجکل احمدیون کے طفیل روٹی اچھی مل جاتی ہے اس واسطے وہ ایسے موقعہ کو غنیمت جانتے ہین جہان احمدیون اور غیر احمدیون کے درمیان کوئی تنازع پیدا ہوا ہو۔ ہمارے بنارس پہنچنے سے پہلے مولوی صاحب وہان موجود تھے وہ کئی ایک وعظ کر چکے تھے۔ وہ مشہور کر چکے تھے کہ آپ

مین یہان آگیا ہون اب کوئی احمدی مولوی یہان نہ آنے پائیگا لیکن جب ہم وہان پہونچ گئے تو پھر اشتہار دیدیا کہ مین تو خواجہ صاحب کے ساتھ مباحثہ کرون گا۔ خواجہ صاحب نے اپنے لکچر کے آخر مین کہا کہ میرا کام مباحثات کرنا نہین ہے مین تو دین کی محبت کی خاطر بشکل تمام اپنے پیشۂ وکالت کے ہاتھون سے کچھ فرصت چھین کر اور اپنی گرہ سے سفر خرچ ادا کرکے اسلام کی سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے کہین جاتا ہون اور اسی صورت مین یہان آیا ہون۔ ہان میرے اُستاد مولوی غلام رسُول صاحب راجیکی اور مفتی محمد صادق صاحب یہان موجود ہین کسی کو مباحثہ کا شوق ہو تو ان سے کرسکتا ہے۔ اس اعلان کے بعد مولوی محمد عظیم صاحب بالکل خاموش ہوگئے۔ پھر کئی ایک خطاُن کو لکھے گئے جن مین سے ایک عربی مین تھا۔ مگر کسی کا جواب نہ آیا۔ اور حضرت مولوی غلام رسُول صاحب و حافظ روشن علی صاحب و میر قاسم علی صاحب بنارس ہی مین تھے۔ شہر کے مختلف محلون مین ان کے وعظ کرائے جارہے تھے۔ کہ مولوی صاحب معلوم نہین کس طرف کو تشریف لے گئے۔ مولوی صاحب کے متعلق جو اشتہارات شائع ہوئے اور جو خط اون کو اور حکیم محمد عیسےٰ کو لکھے گئے۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✦ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ضروری اطلاع کا جواب

حکیم محمد عیسیٰ صاحب کے ساتھ خط وکتابت اور اشتہارات کے ذریعہ سے طے پاجانے کے بعد کہ حکیم صاحب نے ہماری تمام شرائط کو منظور کر لیا ہے اور یہ بھی لکھ دیا کہ کوئی آجائے مین مباحثہ کے واسطے طیار ہون۔ قادیان سے جب علماء کرام مباحثہ کے واسطے آ گئے۔ تو حکیم صاحب تو خاموش شاید روپوش ہوگئے ہین۔ اور کسی شخص محمد عظیم کی طرف سے اشتہار دلا دیا ہے کہ یہ مباحثہ کرنے کو طیار ہین۔ بشرطیکہ خواجہ صاحب کمال الدین اون کے مقابلہ مین آئین۔ مولوی محمد عظیم صاحب کا تب کو ہم خوب جانتے ہین۔ اور اون کی علمی لیاقت کے متعلق پیسہ اخبار مین جو کچھ چھپا تھا وہ بھی ہم جانتے ہین۔ جس کی آج تک انہوں نے تردید نہین کی لیکن بہرحال حکیم محمد عیسیٰ صاحب خود مباحثہ کرنے سے عاجز ہین تو مولوی محمد عظیم کو ہی اپنی طرف سے کھڑا کردین اور جو شرائط حکیم صاحب طے کر چکے ہین ان کے وہ پابند ہوکر میدان مین آجاوین اور ان ہی مضامین پر بحث کرلین جو پہلے سے مقرر ہو چکے ہین ہان خواہ مخواہ ایک ایسے بزرگ کا مباحثہ کے واسطے نام لینا جس کے متعلق یقین ہو کہ اس کو یہان رہنے اور مباحثات مین پڑنے کی فرصت ہی نہین۔ صرف گریز کے لئے ایک بہانہ ہے سو ہم صاحب نے یہ الٹی تدبیر اختیار کی ہے کہ خواجہ صاحب پلیڈر ہین جو سیالکوٹ مین ان کے مقدمات ہین دین کی محبت کے سبب وہ ایک روز کے لئے لیکچر دینے آجائین گے زیادہ ٹھہر نہ سکین گے۔ چلو ان کا نام پیش کردو تاکہ اس بہانے سے گریز آسان ہوجاوے اگر مولوی محمد عظیم صاحب کو اپنے علم کا گھمنڈ ہے اور مولوی حکیم محمد عیسیٰ صاحب ان کو قائم مقام منظور کرلین۔ تو امر آسان ہو وہ مجلس مین تشریف لاکر عربی زبان مین نظم ونثر کا ایک صفحہ بالمقابل ہمارے ایک عالم کے بیٹھ کر لکھ دین اور اگر وہ عربی زبان مین کچھ لکھنے پر قادر نہ ہون تو اس بات کا تحریری اقرارنامہ لکھ دین کہ مین عربی زبان مین اتنی لیاقت نہین رکھتا اور اسمین کچھ لکھنے سے عاجز ہون پھر فارسی اور اردو مین نظم ونثر ہی ہمارے علماء کے سامنے یہ ایک صفحہ لکھ دین اس سے ان کی علمی لیاقت کا اظہار ہوجا دے گا اور اگر مولوی صاحب کو علوم مین یدطولیٰ ہو تو عبرانی یا کلدانی زبانون مین جو پہلے انبیاء کی زبانین ہین کچھ طبع آزمائی ہمارے علماء کے ساتھ کرلین اسمین ظاہر ہوجائیگا کہ کتابت سے کتنا علم حاصل ہوسکتا ہے۔ الغرض جو شرائط طے ہو چکے ہین اور حکیم محمد عیسیٰ صاحب مان چکے ہین اون کے مطابق مباحثہ کے واسطے کسی جگہ وقت مقررہ پر تشریف لائین جیسے قرار پاجائے پہلے وفات اور حیات مسیح پر اور بعد مین دیگر مسائل پر بحث ہوجاوے ورنہ ادھر اُدھر کی باتین بناکر اب مباحثہ کو ٹالنا ٹھیک نہین ہے۔

المشتہر۔ سکرٹری انجمن احمدیہ بنارس۔ ۲۷۔ اپریل ۱۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✦ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حکیم محمد عیسیٰ صاحب کہان گئے اور مولوی محمد عظیم صاحب کیون گریز کرتے ہین۔

حکیم محمد عیسیٰ صاحب کے چیلنج کے جواب مین ہمارے علماء پرسون سے یہان آئے بیٹھے ہین۔ حکیم صاحب کو مباحثہ کے واسطے آخری خط بھیجے ہوئے اٹھارہ گھنٹے ہوگئے ہین۔ مگر جواب نہین آیا۔ لیکن گگھڑ کے مولوی محمد عظیم صاحب کی طرف سے چیلنج پر چیلنج آرہا ہے ہم تو بارہا کہہ چکے ہین کہ ہمین حکیم محمد عیسیٰ صاحب کئی ماہ سے بُلا رہے تھے ہم ان کی دعوت پر آئے ہین اگر وہ چاہین خود مباحثہ کرلین یا اپنی طرف سے مولوی محمد عظیم کو مقرر کردین۔ مولوی صاحب کے حالات کے اچھے واقف جناب مولوی حافظ روشن علی صاحب بھی یہان موجود ہین اور انہین کی خاطر مولوی غلام رسُول صاحب راجیکی بھی یہان پہونچ گئے ہین اور حکیم محمد عیسےٰ صاحب مولوی محمد عظیم صاحب کو اپنی طرف سے پیش کردین تو مباحثہ ہوجائے گا۔ باقی رہا حضرت خواجہ صاحب سے مباحثہ۔ تو اس کا جواب ہم پہلے دے چکے ہین اور جناب خواجہ صاحب ممدوح آج شام کو خود ہی اپنے لکچر مین بیان کردین گے۔

سکرٹری انجمن احمدیہ بنارس۔ ۲۸۔ اپریل ۱۱ء

اس اشتہار کا کوئی جواب نہ آیا۔ اس کے بعد عربی مین ایک خط لکھا گیا اس کا بھی جواب نہ آیا۔ تب ذیل کا خط لکھا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✦ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت گرامی جناب مولوی محمد عظیم وحکیم محمد عیسیٰ صاحبان السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ ہم لوگ حسب دعوت آپ صاحبان کے ایک ہفتہ سے بغرض مناظرہ بنارس مین آئے ہوئے ہین اور باوجود پے درپے عرض کرنے کے بھی آپنے اس وقت تک ۲۸ مئی ۱۱ء ہوگئی ہے کوئی انتظام مباحثہ کا نہ کیا نہ ہمارے معروضات کا جواب ہی عطا فرمایا۔ آپ صاحبان کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ ہم ہروقت ہرجگہ اون متنازع فیہا اُمور پر جن کا ذکر اشتہارات مطبوعہ مین ہوچکا ہے انہین شرائط کے ساتھ جن کو آپ تسلیم کرچکے ہین مناظرہ کرنے کو طیار و آمادہ ہین یہ امر پہلے روز سے آپ کو برابر لکھا جارہا ہے۔ اور بالآخر بذریعہ خط عربی وخط اُردو ۲۹۔ اپریل ۱۱ء کو بھی آپکو لکھا جس کا جواب نفی یا اثبات مین کچھ نہین آیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خط ترجمہ کے واسطے کسی جگہ بھیجا گیا ہے۔ کہ جب ترجمہ ہوکر آجاوے تو آپ اُمور مندرجہ خط سے واقف ہوکر جواب دین اگر یہی بات ہے تو آپ ہم سے ہی اس کا ترجمہ کرا منگاتے تاکہ توقف جواب دینے مین نہ ہوتا۔ اِلّا اس اُردو خط کا جواب تو دیدیتے۔ غرضیکہ ہم آپ کی اس بے اعتنائی اور کج ادائی سے مجبور ہوگئے ہین کہ کس طرح آپ کو مرد میدان بناوین۔ حضرات یہ کاغذ کی ناؤ کب تک بہکتی ہے اور کب تک لوگون سے آپ حقیقت امر کو مخفی رکھ سکتے ہین یہ بھانڈا پھوٹیگا اور ایسی طرح پھوٹیگا۔ کہ اہل عقل ودانش سلیم الفطرت انسان آپ کی چالاکیون سے بخوبی واقف ہوجاوین گے ہم پختہ یقین رکھتے ہین کہ ان مکذبین کو جو نامری مسیح کے مقابلہ مین مخالفت کرتے تھے۔ مثیل مسیح ع۔ کے مخالفین اور مکذبین، بڑھکر نہین۔ جو خسران مین ان کے حصہ مین آئی اس کے حصہ دار مثیل مکذبین بھی ہین۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ پس انجام کار متقین کی فتح ہے جس کے آثار ظاہر ہورہے ہین کہ بارہ تیرہ آدمی دو تین یوم مین داخل سلسلہ احمدیہ ہوچکے ہین اور آیندہ آپ معلوم کرتے ہین کہ کتنے لوگ داخل ہوتے رہینگے اور اس کا بھی خیال رہے کہ کس قدر تعداد احمدیون کی کم ہوکر آپ کیطرف جاتے ہین اس سے ایک حقیقت شناس کو ظاہر ہوجائے گا کہ والعاقبۃ للمتقین کے مطابق نتیجہ آپ کی اس شورا شوری اور رمبنہ شوری کا آپ کے لئے خسران اور ہمارے لئے کامیابی ہوا ہے یا نہین؟ مختصر یہ کہ ہم لوگ آج اور کل صرف اس انتظار مین

مقیم ہین کہ آپ ہر دو صاحبان فرداً فرداً یا ملکر قرار دادہ و مسلمہ خود شرائط کے مطابق وقت اور مقام مناظرہ مقرر کرکے بحث کر لین اور اگر چاہین تو صرف بیش آدمی اپنے ساتھ لیکر ہماری مسجد مین آکر تحقیق حق و دفع شکوک بطریق مناظرہ کرلین اس کے حفظ امن کے ہم ذمہ دار ہون گے۔ اگر یہان آنا منظور نہ ہو تو اپنے مکان پر ہم کو معہ بیس آدمیون کے بلاکر سمجھا لین مگر پھر ذمہ داری اپنی کرین۔ اس طرح آپ کو منظور نہ ہو اور اپنی خواہش کے مطابق کوئی دنگل کرنا چاہین تو فریقین آج ہی باضابطہ اجازت حاصل کرکے کل ۳۔ مئی کو کسی ایسی جگہ پر جو برائے فریقین مقرر ہوگی بحث شروع کردین۔ اب ہم صاف صاف جواب آپکا سننا چاہتے ہین کہ ان طریقون مین سے کس طریق کو آپ پسند کرکے مناظرہ کرین گے۔ اس کا جواب بوالپسی عطا فرمادین۔ اگر اس تمام قصہ کا فیصلہ آپ نے نہ کیا تو پھر اس کا کوئی حق نہ ہوگا۔ کہ آئندہ چیلنج مباحثہ احمدیان کو دین یا کوئی دہوکہ دہی دابلہ فریبی کرکے خدا کے بندون کو بہکائین اور یصدون عن سبیل اللہ کی ڈیوٹی بجالائین بصورت انکار مباحثہ یا عدم جواب خطوط سابقہ عربی و اُردو وعریضہ ہذا آپ کی گریز متصور ہوکر بذریعہ اخبارات و اشتہارات اطلاع پبلک کو کردی جاوے گی۔ روشن علی۔ غلام رسول قاسم علی۔ ۲۔ مئی ۱۹۱۱ء

بنارس مین ہمارا کام

مولویون کے جھگڑے کے ذکر سے فارغ ہوکر اب مین اپنے اصلی کام کی رپورٹ کی طرف متوجہ ہوتا ہون کیونکہ ہماری اصل غرض یہ نہین ہے کہ ہم لوگون سے مباحثات کرتے پھرین ہان جب خود ہی کوئی مباحثہ کے واسطے چیلنج دے جیسا کہ بنارس مین ہوا۔ تو ہمین اس کے قبول کرنے مین عذر نہین ہوتا لیکن بارہا تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ مولوی صاحبان کبھی سیدھی طرح مباحثہ کے میدان مین نہین آتے ہمیشہ کسی حیلہ بہانہ سے ٹالنے کی کوشش مین رہتے ہین۔

پہلی تقریر بنارس مین سب سے پہلی تقریر مولوی حافظ روشن علی صاحب نے ۲۷۔ اپریل کو بعد از نماز مغرب مسجد احمدیہ مین کی۔ حافظ صاحب نے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا اللّٰھم تطوی لنا الارض کیطرف اشارہ کرکے اس کا پورا ہونا اپنے ان لمبے سفرون کے چند گھنٹون مین طے ہوجانے مین ثابت کیا پھر بیان کیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات جامع کمالات ہے اسی طرح اس کی پاک کتاب جامع مطالب ہدایت ہے۔ اور اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اس کا عبد بھی جامع کمالات ہو۔ خلفاء کے ذریعے سے تمکین دین ہوتی ہے۔ جب ظاہری انتظام کے واسطے ملوک کا ہونا ضروری ہے تو باطنی انتظام کے واسطے خلفاء کا ہونا ضروری نہین اب کوئی نیا نبی نہین آسکتا۔ بلکہ خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے اور آتے رہین گے۔ آج مسلمانون کا لفظ ایسا رہ گیا ہے۔ جیسا کہ بعض راجاؤن کی اولاد اب بھی راجہ کہلاتی ہے۔ ورنہ یہ لوگ صرف اسمی مسلمان ہین۔ زمانہ کی حالت بتلا رہی ہے کہ ایک مصلح آنا چاہیئے۔ بچہ رو رہا ہے مگر اس کو دودھ دینے والی کوئی ماں نہین۔ خلقت پیاس مر رہی ہے۔ مگر اس کے واسطے کوئی پانی مہیا نہین ہوتا۔

۲۸۔ اپریل ۱۹۱۱ء جمعہ حافظ روشن علی صاحب نے مسجد احمدیہ مین نماز جمعہ پڑھائی۔ سورۃ والعصر پڑھ کر مختصر خطبہ مین ہدایت کی کہ وقت سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اس کے بعد اسی جگہ جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب نے وعظ کیا اور بتلایا کہ اس وقت کے مسلمانون کی حالت کا قابل اصلاح ہونا خود ان انجمنون کی کثرت تعداد سے ظاہر ہے جو کہ دھڑا دھڑ بن رہی ہین لیکن اصلاح کا حقیقی اور اصلی طریق وہی ہے۔ جو قدیم سے چلا آتا ہے یعنی کسی ملہم مامور من اللہ کا پیدا ہونا۔ بغیر ایسے شخص کے آنے کے کامل یقین پیدا نہین ہوسکتا اور بجز یقین کامل کے انسان گناہون سے دور نہین ہوسکتا۔ اگر یہ نہین تو نہ انجمنون کے بنانے سے کوئی فائدہ ہے اور نہ یونیورسٹی کی بنیاد رکھنے سے کچھ حاصل ہے۔ ہم یہ بات علی البصیرت کہہ رہے ہین نہ ہم نے اس مین دہوکہ کھایا ہے اور نہ ہم دہوکہ دیتے ہین۔

حضرت خواجہ صاحب کے دو لیکچر جمعہ کے دن خواجہ صاحب بنارس پہنچ گئے اسی شام کو اور پھر دوسرے دن ہفتہ کی شام کو دو لکچر خواجہ صاحب موصوف نے ٹون ہال مین دئے۔ ہر دو لیکچر بعد نماز مغرب شروع ہوئے اور قریب دو گھنٹہ تک ہوتے رہے پہلے دن سے ہی ٹون ہال بھرا ہوا تھا بلکہ باہر دروازون مین بھی آدمی کھڑے تھے پہلے دن کے پریزیڈنٹ جناب بابو محمد عثمان صاحب تھے اور دوسرے دن جناب مولوی رحمت اللہ صاحب وکیل الہ آباد تھے۔

پہلے دن کی تقریر کا مضمون تھا "ہماری ترقی کے راز" اس مین خواجہ صاحب نے نہایت فصاحت سے مسلمانون پر یہ امر واضح کردیا کہ ان کا تنزل صرف قرآن شریف کو چھوڑنے سے ہے اور پھر اسی کو ہاتھ مین لینے اور اسی پر عمل کرنے سے وہ ترقی پاسکین گے۔ قرآن شریف کی زبان (عربی) کے اتنے سو سال سے اپنی اصلی حالت مین قائم رہنے کی وضاحت کرکے بتلایا کہ دنیا کی اور کوئی زبان اتنے عرصہ تک قائم نہین رہی بلکہ پہلی تمام کتب مقدسہ کی زبانین اب مُردہ ہوگئی ہین اور اسی واسطے ان کے سمجھنے مین بھی بڑے بڑے مشکلات پڑ رہے ہین۔ فرمایا انا انزلناہ قرآناً عربیاً لعلکم تعقلون۔ اور فرمایا کہ یسرنا القرآن جس کتاب کی زبان ہی مُردہ ہوگئی۔ اس کا سمجھنا کیونکر آسان ہوسکتا ہے۔ قرآن شریف کامل کتاب ہے۔ اب گاڑی چھکڑون کو چھوڑ دو اور ریل پر سواری اختیار کرو۔

دوسرے دن کی تقریر سیرت نبی پر تھی جسمین حضرت خواجہ صاحب نے پہلے انبیاء اور مصلحین کرشن۔ رام۔ مسیح علیہ السلام وغیرہ کے حالات بیان کرتے ہوئے اور ان کے اعلیٰ کارنامون کی تعریف کرتے ہوئے بالمقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شجاعت۔ عفت۔ سخاوت۔ عفو۔ معاشرت۔ اقتصاد۔ قناعت وغیرہ تمام اعلیٰ صفات مین سب سے بڑا اور سب کا مجموعہ ایک کامل نمونہ ثابت کیا اور ع

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کی ایک لطیف۔ صحیح۔ پُرمعارف تفسیر پبلک کے سامنے پیش کی

خواجہ صاحب کے لیکچرون پر پریزیڈنشل تقریرین خواجہ صاحب کے لیکچر سے قبل اور بعد جناب صدر جلسہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے جو تقریرین فرمائین ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

"جناب خواجہ صاحب نہائت قابل تعظیم مہمان ہین۔ بعید و دراز کی منزل طے کرکے آپ لوگون کی خاطر یہان آئے ہین۔ ہند کے مختلف مقامات مین آپ کو ایسے لوگ مل سکتے ہین جو اچھے اچھے لیکچر دے سکین لیکن جناب خواجہ صاحب مین جو خاص صفت ہے وہ علاوہ اسلامی محبت کے ان کی مذہبی تحقیقات ہے ایسے آدمی بہت ہی کم یاب ہوتے ہین کہ مغربی علوم کے ساتھ مشرقی علوم مین بھی ماہر ہون یہ زمانہ ایسا ہے کہ ہمین نہ صرف اپنے مذہب کی واقفیت کی ضرورت ہے بلکہ دوسرے مذاہب کے حالات سے آگاہی حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ جب تک غیر مذاہب کی کتب مقدسہ سے ہم واقفیت حاصل نہ کرلین ہم اس زمانہ مین کامیاب ہو ہی نہین سکتے۔ خواجہ صاحب کے دلائل ایسے اعلیٰ ہین کہ ان کو سن کر سامعین تسلی تشفی کے ساتھ اپنے گھر کو جاتے ہین اسلام مین دراصل کوئی اختلاف نہین آپ لوگون کو چاہیئے کہ اپنے خیالات کو وسعت دین۔ آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہ حضرات (خواجہ صاحب اور ان کے رفقاء) کس قدر اسلام کے سچے علمبردار اور سچے عاشق ہین۔"

خواجہ صاحب کے لیکچرون کا اثر خواجہ صاحب کے لیکچرون کا یہ اثر ہوا کہ بعض منصف مزاج لوگ جو صرف مخالفون کی افتراء پردازیان سنکر ہمارے سلسلہ

کے مخالف ہو رہے تھے۔ اور کئی نہ کسی سبب سے شامل جلسہ ہو گئے ان کے دلوں سے وہ کدورت جو ہمارے خلاف تھی دور ہو گئی اور اون کو یقین ہو گیا کہ ہماری جماعت اسلام کی شیدائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تابعدار بلکہ عاشق ہے۔ ملاں لوگوں نے ایک اشتہار شائع کیا تھا۔ کہ کوئی شخص خواجہ صاحب کے لیکچر میں نہ جاوے اثر اس اشتہار کا تو پہلے ہی یہی ہوا کہ جس کو خبر نہ تھی اوس کو بھی خبر ہو گئی اور وہ لیکچر سننے آ گیا لیکن لکچروں کے بعد لوگوں کو یقین ہو گیا کہ ملاں لوگ محض شرارت کے ساتھ اِس مخالفت پر تُلے ہوئے ہیں اور بعض لوگوں نے اقرار کیا کہ بے شک ہم آپ لوگوں کے متعلق غلط فہمی میں تھے۔ جیسی تائید اسلام خواجہ صاحب نے کی ہے ایسی تو کوئی مولوی نہیں کر سکتا ایک معزز سرکاری عہدہ دار جو پہلے ہمارے دوستوں کو بُرا جانتے تھے اور ان کے خلاف رہتے تھے ان لیکچروں کے سُننے کے بعد جابجا خواجہ صاحب کی تعریف کرتے پھرے اور لوگوں کو سمجھاتے رہے کہ ان کے برخلاف جو باتیں مشہور کی گئی ہیں۔ وہ جھوٹ ہیں اور کہ یہ لوگ فی الواقع اسلام کے حامی ہیں ایک ہندو جوہری لالہ کیسری چند صاحب نام نے خواجہ صاحب کے پہلے لیکچر کے بعد تمام جماعت احمدیہ کو دوسرے دن صبح کی دعوت دی جس کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا۔ اس دعوت پر لالہ کیسری چند صاحب نے اور ان کے صاحبزادے نے نہایت اخلاص کے ساتھ تمام حاضرین کی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دیوے۔

انہی جوہری صاحب نے دوسرے لیکچر کے بعد جناب خواجہ صاحب اور ان کے رفقاء کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے ایک سوامی صاحب پرگنا نند گری نام خواجہ صاحب کے لیکچر کے بعد اُٹھے اور انہوں نے خواجہ صاحب کی اعلیٰ تقریر پر ان کو دھنباد (مبارک باد) کہی۔

دوسرے لیکچر کے ختم ہونے پر بنارس کے معزز لوگوں نے (جو پہلے کسی احمدی کی تقریر کو سُننا بھی پسند نہ کرتے تھے) خواجہ صاحب کی خدمت میں باصرار تمام یہ درخواست پیش کی کہ وہ ایک دن اور ٹھہر جاویں لیکن چونکہ دوسرے دن خواجہ صاحب نے مقدمات کی پیروی چیف کورٹ لاہور میں کرنی تھی اس واسطے وہ ان کی درخواست کو منظور نہ کر سکے تاہم اُن صاحبان نے جناب خواجہ صاحب سے یہ وعدہ لینا چاہا کہ وہ پھر کسی وقت بنارس تشریف لاویں جس کے جواب میں خواجہ صاحب نے فرمایا۔ کہ یہ امر میرے اختیار میں نہیں اس واسطے میں اِس کے متعلق وعدہ نہیں کر سکتا اگر میرے مُرشد حضرت خلیفۃ المسیح کا مجھ کو حکم ہو۔ تو میں ہر وقت آنے کو طیار ہوں۔

مولوی اندھا پانی کے عقل پر پتھر

عداوت بھی راہ کی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں۔ دانا دشمن بہ از دوست نادان۔ مولوی محمد جیسے صاحب ہماری عداوت میں ایسے بھٹکے ہیں کہ خود اسلام کی جڑ اُکھاڑنے کے درپے ہو گئے ہیں۔ جناب خواجہ صاحب نے غیر مذاہب کی ایک بڑی جماعت کے سامنے اسلام کی تائید میں ایک لکچر دیا تھا جس کا بہت نیک اثر ہُوا۔ مولوی صاحب نے اب اس لکچر کی تردید شائع کی ہے۔ سبحان اللہ۔ اہل اسلام میں کیسے کیسے پہلوان پیدا ہو گئے ہیں جو اپنے ہی گھر کی بنیاد کو اُکھاڑنا اپنا فخر جانتے ہیں کیا اب بھی ثابت نہیں ہُوا کہ یہ مجدد کا وقت ہے۔

مسجد احمدیہ میں لیکچر

اتوار کی صبح کو مسجد احمدیہ میں جناب خواجہ صاحب نے اور میر قاسم علی صاحب نے تقریریں کیں اور اس کے بعد سات آدمیوں کو جن کے سینوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سلسلہ حقہ کے متعلق انشراح عطا کر دیا تھا۔ بیعت کے خط لکھے اون کے اسمائے گرامی میں اسی رپورٹ میں دوسری جگہ درج ہیں۔

صادق کا پیام کاشی کے نام

احباب بنارس نے ٹاؤن ہال صرف تین دن کیواسطے مانگا ہُوا تھا۔ دو دن تو وہاں خواجہ صاحب کے لیکچر ہوئے جن کا اوپر ذکر آ چکا ہے۔ تیسرے دن احباب کے مشورہ سے میرا لیکچر قرار پایا جس کے دو حصے تھے۔ حصہ اوّل میں بنارس کے ہندوؤں کو خطاب تھا اور حصہ دوم میں وہاں کے مسلمانوں کو۔ میرے لیکچر کے شروع ہونے سے پہلے جناب پریزیڈنٹ صاحب نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے "آج کی تقریر اور مقرر کے نام سے حاضرین بذریعہ اشتہار اطلاع پا چکے ہیں۔ مولوی مفتی محمد صادق صاحب کن کمالات علمی کو حاصل کئے ہوئے ہیں میری زبان اون کو بیان کرنے سے قاصر ہے خواجہ صاحب کے لیکچر آپ صاحبان سُن چکے ہیں اس کے بعد مفتی صاحب کی تقریر سننے سے آپ پر واضح ہو جائیگا۔ کہ **این خانہ ہمہ آفتاب است**۔ کس طرح سے علم کے جواہرات ان صاحبان کے سینوں میں بند ہیں یہ لوگ بظاہر دیکھنے میں سیدھے سادھے ہیں۔ مگر جب انسان ان کو قریب سے دیکھے اور ان کے کلام کو سُنے۔ تب ان کے فضائل علمی اور اون کے معلومات انہیں گرویدہ کر لیتے ہیں یہ صاحبان کس قسم کے مخزن ہیں کہ جتنی دولت علمی کسیکو درکار ہو ان سے مل سکتی ہے"

مولوی غلام رسول صاحب کا کشف

اس پیام کے متعلق جناب مولوی غلام رسول صاحب کو ایک کشف ہُوا۔ جو ان کی اپنی تحریر میں بدیں ذیل ہے۔

"سیدنا حضرت مفتی صاحب کے لیکچر کے لئے جب ہم بنارس کے ٹاؤن ہال میں گاڑی پر سوار ہو کر جا رہے تھے تو صاحب ممدوح نے اپنا لکچر میرے ہاتھ میں دیا کہ اس کی کامیابی کے لئے اس کو ہاتھ میں لے کر دُعا کرو۔ مجھے اس بے نفس انسان کی اس بات پر بہت ہی تعجب ہُوا کہ آپ اس ناچیز کو دُعا کے لئے فرما رہے ہیں مجھ بہت ہی شرم آئی لیکن اِس لئے کہ یہ اپنا ہی کام ہے اور اسلام کی نُصرت اور تائید کے لئے الامر فوق الادب کے ماتحت لکچر کو ہاتھ میں لے کر دُعا کے لئے توجہ کی اور دُعا کی کہ آلہی اسی صادق انسان کی صداقت اور اخلاص کی طفیل میری دُعا اس کی تائید میں قبول کر اور حضرت خلیفۃ المسیح اور مسیح موعود کی عزت کے لئے اسے عزت دے اور اپنی توحید اور تقدیس کی خاطر اس کی نُصرت فرما۔ اسی طرح دُعا کر رہا تھا کہ یکدفعہ مجھے انشراح صدر ہو گیا اور معاً میری رُوحانی آنکھ کھل گئی جس سے آسمان سے مجھے بارش کی طرح انوار نظر آئے اور دیکھا کہ گویا آسمان کے دروازے کھل گئے اور بشارت معلوم ہوئی کہ کامیابی کامیابی۔ میں نے یہ سب ماجرا حضرت ممدوح سے راستہ ہی میں عرض کر دیا۔ جو بعینہٖ اسی طرح ظہور میں آیا۔ والحمدللہ علی ذالک۔

ناچیز غلام رسول احمدی راجیکی تریں بنارس یکم مئی ۱۹۱۳ء"

پیام سے اقتباس

بعض احباب کے مشورہ سے یہ قرار پایا ہے۔ کہ میرا لیکچر بصورت کتاب علیحدہ شائع کیا جائے اور اس کا نام تحفہ بنارس رکھا جاوے اس واسطے اس کا خلاصہ یہاں درج کرنے کی ضرورت نہیں مگر اس میں سے کچھ اقتباس ناظرین کی دلچسپی کی خاطر درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"اللہ اکبر خدا کے پیاروں کی باتیں ہر وقت اور ہر زمانہ میں سچی نکلتی ہیں۔ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ البرکات اور نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس توحید کو دنیا میں پھیلایا۔ اور انسان کو ناکارہ بوجھوں سے آزاد کیا اس توحید کا پیام میں آج اہل بنارس کو پہنچانا چاہتا ہوں اور خدائے واحد سے دُعا کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے کلام میں برکت ڈالے اور اس میں ایک ایک تاثیر رکھدے جو اس مرکز ہنود کو ایک ایسی جنبش دے کہ محیط ہنود تک سارے رقبہ ہند کے لئے موجب ہدایت ہو جاوے۔

اے کاشی! لوگ کہتے ہیں کہ تو بہت پرانا شہر ہے۔ بعض ہندی پُستکوں کی رو سے تو دنیا میں سب سے پہلا شہر ہے جو عبادت کے واسطے بنایا گیا تھا۔ ایک مؤرخ کی رائے میں تو وہ شہر ہے جس نے حضرت سلیمان کے زمانہ میں اپنی آبادی کی عمدہ اشیاء

تک گاہ سلیمان تک پہنچائی ہون تو کچھ عجب نہین۔ ایک مصنف سے کہ ابھی بخت نصر فاتح نہ بن چکا تھا اور یونان اپنے کو نہ پہنچ چکا تہا جب کہ بنارس تمدنی حیثیت مین کمال حاصل کر چکا تھا مین تیری قدامت کے مسئلہ کو زیر بحث لانا نہین چاہتا۔ اور جو فخر تجھے پرانا ہونے مین ہے۔ اسمین تیری مخالفت کے درپے ہونا میرا کام نہین۔ آثار قدیمہ اگر تجھ مین ہین تو تجھے مبارک ہون مین نے تیری عداوت کے لئے موُنہ نہین کہولا بلکہ تیری بھلائی کے لئے۔ اسلئے تو میری بات کو توجہ سے سُن تا کہ تیرا بھلا ہو۔"

"اے کاشی! تو ہندو مذہب کا مقدس شہر ہے۔ اور ہندو دنیا کا مرکز ہے۔ میرا تجھے مخاطب کرنا ساری ہندو دنیا کو مخاطب کرنا ہے میری باتون کی قدر کر کہ یہ درد دل سے نکلی ہین"

"اے بنارس تو بُت خانون اور مندرون سے بھرا پڑا ہے جتنے مندر بُتون کی پوجا کے لئے تیرے اندر ہین کبھی کسی شہر مین نہ ہون گے۔ پر کیا کبھی تو نے سوچا ہے کہ ان بُتون نے تجھے کیا فائدہ دیا۔ مین اُن بزرگون پر حملہ نہین کرتا جن کے نام پر یہ بُت بنائے گئے ہین۔ اور کرشنا اور راما ایسے بہت سے پرم ایشور کے پیارے اس زمین پر گذرے ہین۔ جنھون نے اپنے رب کی بھگتی کی اور اس درجہ تک پہونچے۔ بلکہ مین تو ان لوگون پر بھی بدظنی نہین کرتا۔ جنھون نے اول اول راما اور کرشنا اور دیگر بزرگون کی تصویرین یا مورتیان بنائین کیون کہ انھون نے ایسا کام صرف ان لوگون کی جسمانی صورت کی یادگار قائم رکھنے کی خاطر کیا جیسا کہ آجکل مختلف شہرون مین کوئین وکٹوریا اور کنگ ایڈورڈ کے بُت نصب کئے گئے ہین اُن بُت تراشون کا یہ منشا نہ تہا کہ کوئی ان کو معبود سمجھے اور ان کی پرستش کرے ہان پچھلون نے غلطی کھائی اور رفتہ رفتہ وہ غلطی ایسی بڑہی کہ لوگ پتھرون کو ایک طاقتور ہستی سمجھنے لگے اور ان کے آگے سر جھکانے لگے اور انہین سے اپنی دعائین مانگنے لگے جو نہ سنتے ہین اور نہ ہی دیکھتے ہین اور جن کو جب کسی نے پھوڑ کر دیکھا وہ پتھر کے پتھر ہی نکلے۔ اور مرور زمانہ سے ایسی غلطیان ہمیشہ پڑہی جایا کرتی ہین۔ یہی وجہ ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے مامور ریفارمر ہمیشہ بھیجتا رہتا ہے تاکہ وہ پرانی غلطیون کو نکالکر پھر لوگون کو راہ راست پر لاتے رہین۔ وہ مقدس گھر جس کی شان مین خدا کی کلام فرماتی ہے۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ تحقیق وہ پہلا گھر جو لوگون کے متوجہ ہونے کے لئے بنایا گیا۔ وہ مکہ مین ہے وہ برکت والا ہے اور ہدایت ہے سب عالمون کے لئے۔ اس پاک گھر مین ۳۶۰ بُت کھڑے کئے گئے تھے۔ جن کو اس نقش کو خدا کے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آکر نکالا اور ایسا نکالا کہ پھر آج تک وہ گھر عبادت الٰہی کے لئے خاص الخاص ہے سو یہی غلطیان پڑہی جایا کرتی ہین لیکن اب وقت ہے کہ اب انکی اصلاح کر لی جائے۔ مسلمانون نے یا آریون نے ہند مین بُت توڑے ہین یا نہین توڑے۔ اس بات سے ہمین بحث نہین لیکن اس مین شک نہین کہ بُت توڑے گئے اور وہ ٹوٹ گئے ان کا ٹوٹ جانا خود اس بات کی بین دلیل ہے کہ وہ معبود نہ تھے اور نہ ہین۔

"کبھی کسی نے یہ نہ سنا ہوگا کہ کسی شہر مین کسی نے ایشور کو توڑ دیا یا خدا کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا پس اے پیارو! اس قادر مطلق ہستی کیطرف دوڑو جس کو کوئی توڑ نہین سکتا وہ جو زندگی ہے اور زندگی بخش ہے وہ جو قدیم ہے۔"

"یہ پتھر مین تو اتنا بھی شعور نہین۔ بُت مین تو کچھ بھی سمجھ نہین۔ مورتی مین تو ذرا بھی وفا نہین وہ تو صد سالہ پجاری کا بھی سر توڑنے کے واسطے ایسا ہی تیار ہے جیسا کہ ایک انجان ناپہچان کے واسطے۔ اس سے تجھ کو کیا حاصل۔ اسے چھوڑ۔ اس بے فائدہ بوجھ کو اپنے سر سے اُتار پھینک۔ ایک خدا کو یاد کر۔"

"پس ثابت ہوا کہ پرانے مذہب اور سب سے پرانا اور پہلا طریقہ یہی ہے کہ کیول ایشور۔ صرف خدا کی پرستش کیجاوے اور یہی مطلب ہے لا الہ الا اللہ کا۔ اور چون کہ اس کیول ایشور کی پُوجا کو بڑے زور سے اس جہان مین قائم کرنے والا بڑا اوتار جو ہوا ہے وہ محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اسواسطے بھی ہم اس کلمہ مین انکی رسالت کا بھی اقرار کرتے ہوئے کہتے ہین۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

کیا معنے پُوجا کیول ایشور کی کرو۔ یہ بات اُس کے اوتار محمدؐ نے ہمکو سکھا دی ہے کیا کوئی دانا آدمی اس پوتر منتر کے پڑھنے سے انکار کر سکتا ہے اسواسطے پھر سب کہہ دو۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اسی کلمہ سے بیڑا پار ہوگا اس سے تمام بوجھ اُتر جائین گے تھکے ماندون کی کوفت دُور ہوگی۔ گناہ مین ڈوبے ہوؤن کو نجات حاصل ہوگی۔ اس کلمہ کا علم اور عمل انسان کو باخدا انسان بنا دیگا۔ اوتار اور دیوتا بننے کا گھر یہی ایک کلمہ ہے۔ پس کہو۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ"

"اے کاشی کے بسنے والو! تم نے کرشن مہاراج کے قصے سُنے۔ تمہارے دل مین بسا اوقات یہ آرزو پیدا ہوتی ہوگی اور یہ خواہش گدگدی کرتی ہوگی کہ کاش! ہم بھی کرشن مہاراج کے وقت مین ہوتے تو ان کا ساتھ دیتے ہم دشٹون کو ہلاک کرتے کیون کہ مہاراج دشٹون کا نشٹ کرنے کے سبب رُدّر کہلاتے تھے اور ہم بھی نیک لوگون کی پالن کرتے کیونکہ مہاراج گوپال تھے وہ ایسے لوگون کی پالن کرتے تھے۔ جو گائے کی طرح مخلوق الٰہی کے لئے بے ضرر اور فائدہ رسان ہوتے۔"

"ہان اے کاشی کے بسنے والو! اس کرپالو دیالو ایک خدا کے آگے شکریہ مین اپنا سر زمین پر رکھ دو۔ کہ اس نے تمہین مین سے تمہارے ہی ملک مین پھر رُدّر گوپال کو پیدا کر دیا اس نے تمہارے سامنے عجیب کام دکھلائے اس کی سانس سے وہ دشٹ ہلاک ہوئے۔ جو تمام مقدس لوگون کو گالیان دینا اپنی خوبی جانتے تھے۔ تم نے سنا ہوگا کہ پنجاب دیش مین ایک شخص لیکھرام گذرا ہے۔ جس نے بُرا کہنے مین نہ اپنے بزرگون کو چھوڑا اور نہ ہی بیگانون کو۔ اس کے لئے یہ کرشن رُدّر ہوا اور ایسا ہی اس جیسون کے لئے۔ پر وہ جنھون نے اس کا ساتھ دیا۔ وہ ان کے واسطے گوپال بنا۔ تم اس وقت کو غنیمت جانو اور خدا کے پیارے کو قبول کر لو۔ سچائی کے قبول کرنے مین دیر کرنی اچھی نہین ایسا نہ ہو کہ تم بعد مین حسرت کے ساتھ کہو۔ ع

یک لحظہ غافل گشتم و صد سالہ راہم دور شد

مُبارک ہین وے جنھون نے اس کی آواز کو سُنا اور اس کا ساتھ دیا کیونکہ وہ اس زمانہ کا نُور ہے اور وہی نجات کا دروازہ ہے کوئی خدا کی رضا کو حاصل نہ کر سکیگا جب تک کہ اس دروازہ سے داخل نہ ہو۔ ہلاکت ہے اس کے لئے جس نے اس کی قدر نہ جانی۔ اور اسے فضول سمجھا۔"

"اس اوتار کا نام احمدؑ ہے وہ پنجاب کے ایک گاؤن قادیان نام مین پیدا ہوا اور ساری عمر وہین گذاری۔ بچپن سے اس کی طبیعت دنیوی جاہ و عزت سے متنفر تھی وہ ہمیشہ ایشور کی بھگتی مین سرشار رہتا۔ سالہا سال تنہائی مین رہ کر وہ خدا کی عبادت مین اور دھیان مین مصروف رہا۔ یہان تک کہ اس پر مکالمہ الٰہیہ کا دروازہ کھُلا۔ خدا نے اس سے پیار کیا۔ کیونکہ وہ خدا سے پیار کرتا تھا۔ اس نے دنیا و مافیہا سے قطع تعلق کیا۔ وہ خدا کا ہو گیا اور خدا اس کا ہو گیا۔ اس کے لئے رحمت کے دروازے کھولے گئے اور اس کی آواز آسمان مین قبولیت کی راہ پا گئی وہ کام جو دنیاداروں کے سامنے پہاڑ کی طرح اٹل ہوتے تھے اس کے منہ کے ایک کلام سے ٹل جاتے تھے۔ ایذا رسان شریرون کو اس کا دم ہلاک کر دیتا تھا اور نیکو کارون کا ہاتھ پکڑ کر وہ آکاش کی طرف لے جاتا تھا۔ اور انہین آسمان کے ستارون کی طرح دنیا کا نور بنا دیتا۔ آسمان کے فرشتے فوج در فوج اسکی مدد کے واسطے اُترتے رہے۔

"اے بھارت نواسیو! تم جو ہر شے دیش کی مانگتے ہو اور بدیشی چیزون سے نفرت ظاہر کرتے ہو اور کہتے ہو۔ کہ ہم سودیشی ہین۔ جب تم دنیوی چیزون مین ہر شے سودیشی کے

خواہش مند ہو۔ تو پھر اپنے سد اپشی اوتار سے کیون بھاگتے ہو۔

" ہے کاشی تو میرے کرشن کی جے بول اور میرے راما کی فوج مین داخل ہو جا۔ تب تیری روشنی صبح صادق کی مانند چمکیگی اور تیری عافیت کی ترقی جلد نمایان ہوگی۔ تیری راستبازی دور دور تک پھیل جائے گی۔ خداوند کا جلال تجھ مین ظاہر ہوگا تب ایسا ہوگا کہ تو پکارے گا تو خداوند جواب دیگا۔ کیونکہ وہ گونگا معبود نہین وہ بہرا خدا نہین وہ ہر حال مین تیری راہنمائی کریگا۔ اور تیرے آگے آگے چلیگا "

"اے نبارس نواسی مسلمانو! تم اس شہر مین بہت تھوڑی ہو"

"چند کلمات مختصر نصیحت کے تمہین خصوصیت کے ساتھ کہنا چاہتا ہون "

"ایک وہ زمانہ تھا کہ یہ شہر اسلامی شان و شوکت کے ساتھ محمدؐ آباد کہلاتا تھا اور آج تمہاری شامت اعمال سے یہ حال ہے کہ مسجد دہرارا والی جو اورنگ زیب بادشاہ نے بنوائی تھی اس کے گردا گرد ایک میل تک مسلمانون کا کوئی گھر آباد نہین۔ ذرا سوچو اور غور کرو کہ تمہاری روحانی حالت کس قدر گری ہوئی ہے "

"ایک شخص اس زمانہ مین اس واسطے اٹھا ہے۔ کہ تمام ادیان پر دین اسلام کو غالب کرکے دکھلا دیوے وہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دنیا مین قائم کرنے کے واسطے آگیا ہے مگر تم اسی کے مخالف بن بیٹھے ہو تمہارا فرض تھا کہ سب سے اول لبیک کہہ کر اس کی مدد کرتے "

"کیا قرآن شریف مین کوئی دلیل اس بات پر ہے کہ حضرت عیسیٰ اب تک زندہ آسمان پر ہین ہرگز نہین "

"پھر مین کہتا ہون کہ حضرت عیسے کی وفات کا مسئلہ کوئی نیا بھی نہین پہلے مفسرین نے بھی ایسا ہی لکھا ہے "

"پس اے پیارو! چھوٹی چھوٹی باتون پر مت پھسلو۔ اور اعتراضون کی طرف مت دوڑو۔ نکتہ چینی کی بدعادت نہ ڈالو مین نے سنا کہ یہان ہمارے مخالفون نے ہمارے امام پر عیب چینیون کی ایک فہرست شائع کی ہے مین نے اسے دیکھا کہ وہ بالکل ایسی فہرست ہے جیسی عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا کرتے ہین۔ اکثر باتین محض دروغ اور افترا ہین۔ بعض ایسی ہین جو لکھنے والے کی سمجھ مین بھی نہین آئین۔ خیال کرو کہ نکتہ چینی سے یہودیون نے کیا حاصل کیا۔ جو آج تک حضرت عیسے پر عیب گیری کرتے ہوئے مخالفت کرتے ہین اور اعتراضون کی عادت سے عیسائیون نے کیا حاصل کیا۔ جنھون نے حضرت رسول کریمؐ پر اعتراضات کرتے ہوئے ہزارون رسالے اور کتابین شائع کردین۔ وہ کون خدا کا پیارا جس پر زمانے کے لوگون نے عیب نہین لگائے۔ امام ابوحنیفہ حضرت شیخ عبدالقادر امام شافعی۔ حضرت مجدد سرہندی۔ خدا کے سب پیارون پر عیب لگائے گئے۔ منصور غریب تو سولی پر ہی چڑھا دیا گیا ملانون کے پیچھے نہ چلو۔ یہ تو سب پر کفر کے فتوے لگاتے ہی چلے آئے ہین۔ اس بات سے نہ گھبراؤ کہ مسیح موعودؑ کو نبی اور رسول کہا جاتا ہے کیا حضرت عیسیٰ نبی نہ تھے یا رسول نہ تھے۔ پھر وہ جس کو خدا نے بھیجا وہ رسول نہ کہلائیگا تو کیا کہلائیگا۔ اور جو وحی الٰہی سے خبر پاکر پیشگوئیان کرتا ہے وہ نبی نہ کہلائیگا۔ تو کیا کہلائیگا۔ جس کو حدیث نے نبی کہا ہے۔ وہ نبی نہین تو پھر کون نبی ہے۔ ہان اگر کوئی شخص قرآن شریف کی شریعت کا انکار کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے انکار کرے اور کہے کہ براہ راست خدا کے پاس پہونچ گیا اور نبی بن گیا وہ جھوٹا ہے۔ اس زمانہ مین دو ہی شخصون نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ ایک ڈوئی نے جو امریکہ مین تھا۔ اور ایک مرزا صاحب نے جو قادیان مین گذرے ہین۔ ڈوئی نے اسلام کی شریعت کا انکار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ مانا اور کہا خدا نے مجھے نبی کہا ہے۔ مرزا صاحب نے کہا کہ آنحضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال متابعت۔ شریعت اسلام کی کمال فرمان برداری کے طفیل مجھے اس واسطے نبوت عطا ہوئی کہ تا دین اسلام کی سچائی ثبوت ہو۔ دونون نبیون کا مقابلہ ہوا اسلام کے نبی نے فتح پائی۔ ڈوئی ہلاک ہوا اور ثابت ہوگیا کہ دین اسلام سچا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی سلطنت دنیا مین قائم ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً۔ جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی۔ وہ ان لوگون کے ساتھ ہے جن پر خدا نے انعام کیا وہ کون ہین۔ نبی۔ صدیق۔ شہید۔ اور صالح۔ وہ اچھے رفیق ہین اب دیکھو۔ اللہ اور رسول کی اطاعت سے یہ درجات ملتے ہین خود خدا فرماتا ہے۔ کیا یہ انعام اس مرحومہ امت کے کسی فرد بشر پر نہین ہوئے اور نہین ہو سکتے۔ قرآن شریف مین لفظ خاتم النبیین ہے۔ ت پر زبر ہے۔ اس کے معنے ہین نبیون کی مہر یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر جب تک نہ لگے۔ کوئی نبی نہین ہوسکتا۔ قرآن شریف مین لفظ خاتم ت کی زیر کے ساتھ نہین اپنے گھرون مین جا کر اپنے اپنے قرآن شریف کھول کر دیکھو۔ اور اس کا ترجمہ پڑھو۔ نمونہ کے طور پر جو قرآن شریف اس وقت میرے پاس ہے وہ دکھا دیتا ہون (قرآن شریف ترجمہ شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالقادر دکھایا گیا) غیر احمدیون کے مطبع کا چھپا ہوا ہے۔ اور پرانے بزرگون کا کیا ہوا ترجمہ ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضان پاکر کوئی نبی نہین ہوا۔ تو پھر وہ خاتم النبیین کیسے ہین جو لوگ مرزا صاحب کا انکار کرتے ہین وہ خاتم النبیین کا انکار کرتے ہین خدا سے ڈرو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ حدیث شریف مین بھی آیا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ۔ (ملاحظہ ہو۔ مجمع البحار کی آخری جلد تکملہ۔ لفظ نبی کی تشریح) یہ کہو کہ وہ نبیون کی مہر ہین۔ یہ نہ کہو کہ اس کے بعد کوئی نبی نہین۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رات دن اس حبیب خدا کے پاس رہتی تھین وہ جانتی تھین۔ کہ آنحضرتؐ کا کتنا بڑا رتبہ ہے۔ اون کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس محبوب الٰہی سے فیض پاکر بعض لوگ نبی بن جاوینگے۔ حضرت معین الدین چشتی فرماتے ہین۔ ؎

دم بدم روح القدس اندر معینی مے دمد
من نمے گویم مگر من عیسٰئی ثانی شدم

دیکھو وہ بھی عیسے ثانی ہونے کا دعوے کرتے ہین۔ پھر حدیث مین آیا ہے۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہون گے کوئی عالم موسٰے کی مانند ہے۔ کوئی عالم عیسٰی کی مانند ہے۔ تم نبوۃ کے لفظ سے نہ گھبراؤ۔ اپنے نبی کی شان دیکھو۔ خدا نے اس کا بڑا درجہ بنایا ہے۔ اس کے فیضان سے تو ایک کیا سینکڑون عیسے بن سکتے ہین۔ تم ان باتون پر ٹھوکرین نہ کھاؤ۔ جوانمرد بنو خدا کے پہلوان کا ساتھ دو تاکہ اسلام کی فتح ہو اور تمہارا نام فتحمندون مین لکھا جاوے۔ یہود کی خصلت اختیار نہ کرو۔ خشک دلی کو چھوڑ دو۔ اپنے رب کے آگے گڑگڑاؤ اور زاری کرو تاکہ تم پر رحمت کے دروازے کھولے جائین۔ اپنی ہمسایہ قوم کو بھی سکھلاؤ۔ مامور وقت کو نہ ماننے مین تم ان سے زیادہ زیر الزام ہو کیونکہ تم نے قریبی ہوکر قطع رحم کیا۔ وہ تو دور پڑے تھے۔ پر تم تو سب کچھ جانتے تھے "

"اے پیارے بھارت نواسیو! تم ہندو کہلاتے ہو یا مسلمان مین تبلیغ کا حق تم پر ادا کرچکا۔ خدا کی بات تم تک پہنچ چکا۔ خدا کے فرستادہ کا پیغام تمہارے شہر مین کھڑے ہوکر سنا چکا۔ اب قبول کرو۔ تو خدا غفور الرحیم ہے۔ اور اگر نہ کرو تو وہ غنی عن العلمین ہے۔ بالآخر مین دعا کرتا ہون کہ ہے پرماتما دیالو کرپالو۔ بھارت نواسیون کے ہردون مین جیوت دے۔ کہ وہ تیرے شبہ اوتار کو پہچان لین اور ان کو استہ پنتھون کے اندھکار سے نکالکر اسلام مین داخل کردے۔ اے رحمٰن رب تو ہی سب کا ہادی ہے اپنے عاجز بندون کے گناہون کو معاف فرما اور انہین اپنے قرب کی راہون پر چلا کہ تو قادر قدیم حی قیوم ہے۔ وآخر دعوٰنا

عالمین ؎"

باب خواجہ صاحب کی تقریرون سے اہل بنارس پر یہ ظاہر ہو چکا تھا کہ خدام احمدؑ ... اور ناصر ہین اور بہت لوگون کے ... حامی ۔ جو بسبب غلط فہمیون کے ... رکھتے تھے ۔ اُس کے بعد اِس پیام سلسلہ حقہ احمدیہ کی تبلیغ وضاحت کے ساتھ پیش ... بہت نیک اثر ہوا ۔ اور لوگون نے کہا ۔ کہ آپ نے اصل کام تو آج کیا ہے ۔ بلکہ بعض نے کہا کہ یہ لیکچر تو پہلے ہی دن ہونا چاہیئے تھا ۔ لیکن جب تک پہلے بدگمانیون کو دور نہ کیا جاتا ایسی تقریر کے سننے کے واسطے بعض لوگون کے طبائع طیار ہونے مشکل تھے اس واسطے جو پروگرام بنایا گیا تھا ۔ اس موقعہ پر وہی زیادہ مفید تھا ۔ اس پیام کو سُن کر ہمارے بڑے مخالف حاجی قادر بخش صاحب کے فرزند ارجمند بخشی عبد الحمید صاحب نے کہا کہ آپ اس قسم کا ایک وعظ میرے مکان پر کرین ۔ چنانچہ وہان وعظ ہوا بخشی عبد الحمید صاحب اور اون کے بھائی بخشی عبد العزیز صاحب تحریری درخواست کے ذریعہ سے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے اللہ تعالیٰ انہین استقامت عطا فرماوے ۔ اب غیر احمدیون نے درخواستین پیش کین کہ اون کے محلون اور بازارون مین وعظ کیا جاوے جن کا انتظام بھی انہی لوگون نے اپنے ذمہ لیا ۔ ان لوگون کی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے میر قاسم علی صاحب حافظ روشن علی صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بنارس مین تین روز اور ٹھہرے اور خوب جابجا وعظ کئے ۔ جن سے بہت سے لوگون کے شکوک رفع ہوئے ۔ اور بعض نے بیعت کی درخواستین بھی تحریر کین ۔

رپورٹ مکتوبہ بخشی صاحب

اب مین یہان بخشی صاحب کی وہ رپورٹ درج کرتا ہون ۔ جو کہ انھون نے بنارس سے بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح ؑ ارسال کی ہے کیون کہ اس مین تمام کارروائی کا خلاصہ درج ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❊ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرشدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ حضور کی دُعا اور توجہ سے یہان نہایت کامیابی کے ساتھ ٹون ہال مین اور بعض دیگر مقامات پر تقریرین ہوئین جن کا بہت نیک اثر سامعین پر ہُوا ۔ ۱۳ ۔ آدمیون نے بیعت کی ۔ خواجہ صاحب کے الہ آباد کے لکچر کے سبب سے یہان ہندو مسلمان بہت منتظر تھے ۔ دو لکچر ٹون ہال مین ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن شریف کی صداقت پر جسمین ایسی لطافت سے تبلیغ تھی ۔ جس کا یہان کے عمائد پر بہت بڑا اثر ہُوا ۔ جو روز بروز ترقی پذیر ہے ۔ اور تمام مخالفت جو شہر کے لوگون مین تھی ۔ دُور ہوتی جاتی ہے ۔ اون کی اور میر صاحب کی ایک ایک وعظ جو خاص احمدیون مین ہوئی جس کے بعد ان تیرہ [۱۳] مذکورہ بالا آدمیون نے بیعت کی ۔ شہر کے لوگ اور وکلا ء جو ہم کو کافر جانتے تھے ۔ مسلمان سمجھنے لگے ۔ مخالفین نے جس قدر مخالفت کی ۔ اوسی قدر خدائے پاک نے ہر پہلو سے حضور کی دُعا سے معاونت کی ۔ ایک ہندو رئیس نے تمام بزرگان سلسلہ و نیز جملہ احمدی برادران جو یہان موجود تھے اون کی دعوت کی جس سے مخالفین کو اور بھی صدمہ ہُوا ۔ اون کے بعد مفتی صادق صاحب نے ایک جامع تقریر تردید بُت پرستی پر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے دعوے اور اوس کے دلائل نہایت صاف الفاظ مین کھول کر بیان کر دئے ۔ جس سے لوگون کو اصلیت معلوم ہو گئی ۔ حافظ صاحب نے جو تمام علوم مین دریائے بیکنار ہین ۔ علاوہ کئی تقریر و قرأت دلپذیر کے بعض لوگون کو علیحدہ ایسا عمدہ سمجھایا اور اون کے اعتراضات کا کافی جواب دیا ۔ کہ لوگ قائل ہو گئے ۔ ایک ہندو سادھو نے جلسہ مین چند سوال کئے تھے ۔ حافظ صاحب نے ایسا لطیف جواب دیا جس کا اثر تمام جلسہ پر بہت اچھا ہُوا ۔ دوسرے روز مکان پر آیا اور بہت سے سوالات لکھ کر لایا تھا ۔ اس کا بھی جواب ایسا عمدہ اور صاف حافظ صاحب نے دیا جس پر اُس نے کہا کہ آج تک کسی مولوی نے میرے سوالات کا ایسا کافی جواب نہین دیا ۔ ثناء اللہ بھی لاجواب رہا ۔ آج میرے کل سوالات حل ہو گئے اور کسی قسم کا شک باقی نہین رہا ۔ یہ سب فیض جناب مرزا صاحب کا ہے اور آپ لوگ ہمیشہ غالب رہین گے ۔ اور کوئی مقابلہ نہین کر سکتا مولوی سید سرور شاہ صاحب جو شاہِ عُلما ہین اونھون نے ایک وعظ خطبہ جمعہ کے بعد کہا ۔ اور ایک وعظ مہاراجہ صاحب کی کوٹھی پر میر قاسم علی صاحب نے جنہین طوطئی ہند کہنا زیبا ہے بڑی فصاحت سے کیا ۔ اور مولوی غلام رسول صاحب نے جن پر یہ مصرع کہ ۔

آبِ چشمۂ حیوان درون تاریکی ست

صادق آتا ہے نہایت لطیف صوفیانہ مذاق پر تقریر فرمائی اور حضرت صاحب کا ذکر کیا جس کی وجہ سے شہر مین ایک چرچا ہو گیا ہے ۔ لوگ ان بزرگون کی علمی لیاقت اور تقوے کے قائل ہو گئے ہین ۔ مرزا اسحٰق بیگ صاحب رئیس بنارس سے مین نے جناب حافظ صاحب وغیرہ کی ملاقات کرائی ۔ وہ ذی علم اور انگریزی مین بھی بی ۔ اے ہین ۔ بعد مغرب گفتگو شروع ہو گئی اور ۹ بجے شب تک گفتگو رہی اور بہت سے لوگ جمع تھے اون کے جواب مین جناب حافظ صاحب و میر صاحب و مولوی غلام رسول صاحب نے ایسے ایسے لطیف اور عمدہ نکات بیان کئے کہ سامعین پر بھی بہت بڑا اثر پڑا ۔ اور سب نے کہا کہ بے شک آپ حق پر ہین اور دوسرے روز وہ رئیس میرے مکان پر بغرض ملاقات بزرگان سلسلہ کے تشریف لائے ۔ اس پر تمام شہر مین یہ شور ہے کہ وہ بھی قادیانی ہو گئے ۔ حضور دُعا فرمائے کہ ویسا ہی ہو ۔ حاجی قادر بخش صاحب جو میرا چچا اور میرا بڑا مخالف یہان ہے ۔ اس نے مولوی محمد عظیم کو بلایا تھا ۔ مگر خدا نے ہر طرح سے اون کو شکست دی و ذلیل کیا اور دو مسجدون سے مصلّے سے ہٹا دیا اور اہل تسنن کے جلسہ مین منبر سے اوتار دیا گیا اور اوسی میرے چچا حاجی کے دو بڑے لڑکے عبد الحمید اور عبد العزیز نامی بیعت مین داخل ہوئے اور بیعت نامہ لکھ دیا جو ارسال خدمت شریف ہے اور قبل بیعت کے عبد الحمید نے ایک وعظ بھی بزرگان سلسلہ سے اپنے مکان پر کرایا تھا ۔ اور عام دعوت بھی کی تھی ۔ بعد تشریف لیجانے بزرگان سلسلہ کے بیعت نامہ ہر دو برادران نے تحریر کر دیا ۔ جس کا بڑا صدمہ حاجی مذکور کو ہُوا ۔ یہ سب کامیابی حضور کی دُعا سے ہوئی ورنہ بقول مخالفین ہم لوگ صرف ۱۱ آدمی احمدی تھے ۔ حضور کی صحت و طاقت کے لئے ہم سب احمدی دُعا کرتے ہین ۔ جملہ احمدی برادران کی طرف سے حضور کی خدمت مین دست بستہ سلام قبول ہو ۔

عریضہ ادب ۔ عبد الرزاق بخشی ۔ سکرٹری انجمن احمدیہ بنارس

۱۲ ۔ مئی ۱۹۱۱ء

احباب بنارس

سفر الف میلہ مین عاجز نے احباب بنارس کا ذکر مفصل کیا تھا ۔ اب اُن کے دہرانے کی ضرورت نہین ۔ البتہ اس بات کا ذکر کر دینا ضروری ہے کہ بنارس کی چھوٹی سی جماعت نے اس جلسہ کے اخراجات کی برداشت کرنے مین غیر معمولی حوصلہ دکھایا ۔ میان شراتی ایک غریب آدمی ہین ۔ چھ روپے ماہوار ان کی تنخواہ ہے انہون نے مبلغ پچیس روپے چندہ دیا ۔ اسی سے دیگر احباب کے مالی نثار کا اندازہ ہو سکتا ہے ۔ بخشی عبد الرزاق صاحب اور اون کے صاحبزادہ خلیل الرحمٰن صاحب کس جوش کے ساتھ رات دن جلسہ کے کام مین مصروف رہے ۔ خان صاحب عبد الرشید خان کو اللہ تعالےٰ نے کس قدر جوش اور اخلاص خدمات دین کیواسطے مرحمت فرمایا ہے ۔ مین حیران ہون کہ تھوڑے سے عرصہ مین جماعت بنارس نے بہت بڑی روحانی ترقی کی ہے ٹون ہال کی آرائش اور اشتہارات کی تقسیم وغیرہ خدمات کے متعلق داماد عبد الحلیم صاحب خاص شکریہ کے مستحق ہین ۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے ۔ بنارس کے تمام ممبران احمدیہ کے

نام مفصلہ ذیل ہین۔

فہرست ممبران جماعت احمدیہ بنارس

مولوی محمد الٰہی بخش صاحب۔ محمد کریم خان صاحب۔ محمد عبدالرزاق صاحب۔ عبدالرشید خان صاحب۔ شیخ شبراتی صاحب محمد خلیل الرحمٰن صاحب۔ محمد خالد صاحب۔ عبدالعلیم صاحب حبیب شاہ صاحب۔ حبیب الرحمان صاحب۔ سعید الرحمان صاحب۔ فضل الرحمٰن صاحب۔ عبدالاحد خان صاحب شیخ عبدالکریم صاحب۔ عبدالرحمان صاحب۔ شیخ محمد عیسٰی صاحب۔ حافظ عیدو صاحب۔ محمد شفیع خان صاحب نور محمد صاحب۔ محمد شکور صاحب۔ شیخ عیدو (نداف) عطا حسین صاحب۔ فدا حسین صاحب۔ منشی شاہ حسن صاحب عبدالواحد صاحب۔ محمد عثمان صاحب۔ اہلیہ محمد خالد صاحب اہلیہ بخشی صاحب۔ اہلیہ داروغہ عبدالعلیم صاحب۔ دادی صاحبہ محمد خالد۔ والدہ محمد خالد۔ اہلیہ عبدالرشید خان صاحب۔ خالہ صاحب خلیل احمد۔ نانی صاحبہ خلیل احمد۔ عبدالحکیم ولد عبدالعلیم صاحب۔ عبدالسلام۔ عبدالغفار صاحب دختر عبدالعلیم صاحب۔ دختر بخشی صاحب ۳ کس۔ پسر محمد خالد ۲ کس۔

نو مریدین جنھون نے جلسہ پر بیعت کی

ڈاکٹر عبداللطیف صاحب۔ صاحبراج خان صاحب۔ مبارک خان صاحب۔ شیخ کریم بخش صاحب۔ شیخ نبی بخش صاحب غلام صدیق خان صاحب۔ مظہر حسین صاحب برادر بابو محمد عثمان صاحب الٰہ آباد۔ میان مدار بخش صاحب اہلیہ مدار بخش صاحب۔ چودہری خدا بخش صاحب۔ محمد یوسف صاحب سکنہ کراری۔ بخشی عبدالحمید صاحب پسر حاجی قادر بخش صاحب۔

شکریہ

ہمارے دو لیکچر جناب مہاراجہ صاحب بنارس کی کوٹھی کے احاطہ مین ہوئے۔ ایک جناب میر قاسم علی صاحب کا اور ایک جناب مولوی غلام رسول صاحب آف راجیکی کا۔ اس جگہ ضروری ہے۔ کہ ہم **گورنمنٹ برطانیہ** کا شکریہ ادا کرین جس کے عادل مدبرین نے ایک لائق والی ریاست کو بااختیار کر دینے مین نہ صرف دانائی سے کام لیا بلکہ رعایائے منہ کو اپنا احسان مند اور شکر گذار بنا دیا ہے۔ ان مہاراجہ صاحب بہادر کا نام نامی ہے

ہزہائی نیس مہاراجہ سر پربھو نارائن سنگھ صاحب بہادر جی۔ سی۔ آئی۔ ای

مونگھیر ابھی ہم بنارس مین تھے کہ احباب مونگھیر کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن پہونچا۔ کہ ہمین وعظ کے واسطے طلب کیا جاتا ہے جس کے جواب مین ہم نے عرض کیا کہ بغیر حکم حضرت خلیفۃ المسیح ہم آگے نہین بڑھ سکتے۔ اس پر سید وزارت حسین صاحب نے تار دیکر حضرت خلیفۃ المسیح سے ہمارے منگھیر جانے کے لئے اجازت منگوائی۔ اس واسطے سید سرور شاہ صاحب اور یہ عاجز مونگھیر گئے۔ جہان ہم دو دن رہے۔ وہان کے حالات کی رپورٹ جناب حکیم خلیل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ نے تحریر فرمائی ہے۔ جو کہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

انجمن احمدیہ مونگھیر کا ایک مفید جلسہ

بنارس کے جلسہ کی خبر سن کر ممبران انجمن احمدیہ مونگھیر نے مناسب سمجھا کہ تمام ان بزرگون کو جو کہ بنارس کے جلسہ احمدیہ مین تشریف لائین۔ مونگھیر مین بھی مدعو کیا جاوے۔ اور ان سے درخواست کی جائے۔ از راہ نوازش مونگھیر بھی تشریف لا کر ہم لوگون کو مستفیض ہونے کا موقعہ دین۔ چنانچہ اس غرض کے لئے انجمن احمدیہ مونگھیر کی طرف سے جناب مولوی سید وزارت حسین صاحب مؤلف مرآۃ الجہاد وکیل ہو کر بنارس تشریف لے گئے۔ اور حضرت اقدس امیر المؤمنین مدظلہ کی خدمت بابرکت مین تار دیکر اجازت حاصل کی۔ گرچہ حضرت امیر نے سوائے خواجہ صاحب مدظلہ کے سب بزرگون کو جانے کی اجازت دیدی۔ لیکن ضرورتاً و مصلحتاً مخدومی جناب حافظ روشن علی صاحب و جناب مولوی غلام رسول صاحب مدظلہ و جناب میر قاسم علی صاحب مدظلہ مونگھیر تشریف نہین لا سکے اور احباب نے ضرورت سخت دیکھ کر ان کو روک رکھا لیکن ہمارے قدیم مخدوم جناب سرور شاہ صاحب و حضرت مفتی محمد صادق صاحب دامت برکاتہم نے سختی اور اس قدر قریب آکر جماعت احمدیہ مونگھیر کو محروم رکھنا مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ ۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء استقبالی کمیٹی مونگھیر سے جمال پور کو، حضرت مولانا عبدالماجد صاحب وغیرہ بھاگلپور سے اور جس کے ممبر جناب مولوی [illegible] بی۔ اے و جناب مولوی فاضل ابوالفتح محمد صاحب ماسٹر محبوب علی صاحب و جناب سید محمد عبدالغفار صاحب و جناب سید محمد اصغر صاحب و جناب حبیب الرحمان صاحب و عزیزم فضل الٰہی قمر الہدی و نثار الحق صاحب اور ہمارے ایک غیر احمدی دوست محمد شریف صاحب وغیرہ تھے۔ خوش قسمتی سے ہم لوگون کو زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا۔ فوراً گاڑی آئی اور ان بزرگون کی زیارت ہم لوگون کو نصیب ہوئی اور ہمارے مخلص بھائی جناب مولوی احسان الحق صاحب نے حضرت سرور شاہ صاحب و حضرت مفتی صاحب کو وہین اسٹیشن کے ہوٹل مین چائے وغیرہ کی دعوت دی۔ پھر ۱۲ بجے کی ٹرین سے ہم لوگ معہ اپنے مخدومون کے مونگھیر پہونچے۔ و جناب مولوی حبیب اللہ صاحب۔ ایم۔ اے ڈپٹی کلکٹر کے مکان پر فروکش ہوئے۔ انجمن احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر یہ مکان ان کے صاحبزادہ بابو خلیل اللہ نے دیا تھا۔ اس دفعہ بھی ان کے قریبی رشتہ دار بابو محمد عمر صاحب نے وہی مکان مہمانون کو اوتارنے کے لئے خالی کر دیا تھا۔ انجمن احمدیہ مونگھیر جناب ڈپٹی صاحب اور ان کے بااخلاق رشتہ دارون کی بہت مشکور ہے۔

انجمن احمدیہ مونگھیر کی طرف سے ۲۔۳۔۴ مئی سنہ ۱۱ء کے جلسہ کا اشتہار شائع ہوا۔ بسبب شدت گرمی کے رات ہی کے وقت جلسہ کا انتظام کیا گیا اور لیکچر گاہ کو گیس وغیرہ کی روشنی سے منور کیا گیا اور شب ماہ نے اور بھی نورٌ علیٰ نور کر دیا۔ یہ جلسہ پر سہ شب پورب سرائے مین ماسٹر محبوب علی صاحب کے مکان کے متصل ماسٹر صاحب کی مملوکہ سفید زمین پر فرش کر کے منعقد کیا گیا۔ پچھلا جلسہ اسی جگہ پر ہوا تھا۔ اللہ تعالے ماسٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے کہ ان کی زمین اس مبارک کام کے واسطے ہمیشہ کام آتی ہے۔

اجلاس اوّل کی کاروائی

اول خاکسار کی تحریک اور جناب مولوی احسان الحق صاحب بی۔ اے کی تائید سے جناب مخدومی مولوی عبدالماجد صاحب صدر جلسہ مقرر ہوئے اور تھوڑی دیر تک آپ نے حسب موقعہ افتتاحی تقریر کی۔

ت مولانا ... شاہ صاحب مدظلہ نے
رو ... ر معنی خیز وعظ بیان فرمایا
... رت فرمایا۔ اور یؤمنون
... اور اس سے ضرورت امام
... بھی ... ھایا۔ کہ متقی بننے کی ہر ایک
صرف یہ اسلام ہی کی خوبی ہے کہ وہ
... انے کے مراتب طے کرنے کی تعلیم دیتا ہے
اور ... مکالمہ الہیہ سے مشرف کرتا ہے۔ باوجود تکلیف
آشوب چشم کے آپ نے ڈھائی گھنٹہ تک تقریر کی۔ اور سلسلہ
عالیہ احمدیہ کی صداقت پُر زور دلائل سے ثابت کی اور تبلیغ
کا حق ادا کیا۔ چوں کہ رات زیادہ گذر گئی تھی۔ اس لئے سامعین
کے شکریہ کے ساتھ صدر جلسہ نے جلسہ کو برخواست کیا۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی

اوّلاً صدر جلسہ جناب مولانا عبد الماجد صاحب نے حضرت سیّد سرور شاہ صاحب و حضرت مفتی صاحب بزرگان دین کا شکریہ ادا کیا اور بیان فرمایا کہ ان بزرگوں کی زیارت ان کی صحبت ان کی ملاقات ایک نعمت ہے۔ کیوں کہ ان کا وجود ان کی غرض اور ان کا مدعا اشاعت اسلام ہے۔ حدیثوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ رسول عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان لوگوں کا کس قدر پاس اور لحاظ تھا۔ جو کہ اشاعت اسلام کے لئے کوشاں تھے۔ آپ پیدل چلتے تھے۔ اور ان کو اونٹ پر سوار کر کے اشاعت اسلام کے لئے روانہ کرتے تھے۔ غرضیکہ اسی ضمن میں آپ نے نہایت پُر لطف اور پُر درد تقریر کی۔

بعد اس کے حضرت مفتی صاحب مدظلہ اُٹھے اور آپ نے بیان فرمایا۔ کہ مہاجرین قادیان کو کیسا ہونا چاہیئے۔ اور ایک امام کے زیر نظر رہنے سے ان کی حالت کیسی نازک ہوتی ہے اور کس طرح امید و بیم میں وہ رہتے ہیں۔ پھر آپ نے حضرت مولوی عبد الماجد صاحب کا شکریہ ادا کیا اور سورہ صف کی چند آیات کو تلاوت فرمایا اور مخالفین سلسلہ پر نہایت احسن طریقے تبلیغ پوری کیا۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر جو کوتاہ اندیش اعتراض کرتے ہیں نہایت مدلل اور مدلل جواب قرآن و حدیث سے دیا۔ خصوصاً نکاح والی پیشگوئی پر تو ایسا برجستہ جواب دیا۔ کہ سامعین محو ہو گئے۔ چوں کہ ہم لوگ بھی محو ہو رہے تھے۔ اس لئے آپ کی تقریر کا پورا نوٹ نہیں لے سکے ہماری درخواست حضرت مفتی صاحب سے ہے کہ آپ نے نکاح والی پیشگوئی پر جو تقریر بیان فرمائی تھی۔ اپنے قلم سے لکھ کر اخبار بدر میں شائع فرماویں۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے مخدوم ہماری اس درخواست کو ضرور قبول فرمائیں گے۔

(پھر کبھی انشاء اللہ۔ اڈیٹر)

تیسرے اجلاس کی کارروائی

چوں کہ حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں ایک تار جناب مولوی انوار حسین صاحب رئیس شاہ آباد کا آ گیا۔ کہ حضرت امیر نے آپ کو شاہ آباد آنے کی اجازت دیدی ہے جلد تشریف لائے اس لئے صبح ۲ بجے آپ مونگھیر سے روانہ ہو گئے۔ چوں کہ آپ نے اپنے جانے کا اعلان شب ہی کے جلسہ میں کر دیا تھا۔ اس لئے تیسری شب کے جلسہ میں لوگ کم آئے۔ اوّلاً برادرم مولوی سعید الحسن صاحب مختار نے سورہ فاتحہ پر ایک مفید اور دلچسپ تقریر کی۔

بعد اس کے ہمارے مخدوم جناب مولوی ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب مولوی صاحبزادہ حضرت مولوی عبد الماجد صاحب نے اسلام کا خدا اور اس کی ہستی کے جواب میں ایک عالمانہ اور فلسفیانہ اور نہایت مؤثر تقریر کی۔ آپ نے سترہویں سیپارہ کا آخری رکوع یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا الخ تلاوت فرمائی اور اسی سے اپنے مدعا کا ثبوت پیش کیا۔ اور ممات عیسےٰ ثابت اور مسیح علیہ السلام کے خالق ہونے کی تردید کی اور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور ان کی ماموریت کو ایک نئے انداز سے ثابت کیا۔ اور نہائت ہی احسن طریقے سے سامعین اور مخالفین پر حجت پوری کی۔ بعد ازاں جناب مولوی سیّد وزارت حسین صاحب مؤلف مرأۃ الجہاد نے نبیٔ عربی صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانح اور آپ کے اسوہ حسنہ پر نہائت شستہ اور پُر زور تقریر فرمائی آخر میں خاکسار نے ایک مخالف مولوی حکیم یعقوب کے ایک اشتہار جو کہ اُس نے اُسی روز تقسیم کیا تھا۔ اور کمال بے حیائی سے مباہلہ کا وہی پُرانا اعتراض دُہرایا تھا۔ صدر جلسہ کی اجازت سے اسی جلسہ میں اس کا جواب دیدیا۔

سب کے آخر میں جناب صدر جلسہ مولوی عبد الماجد صاحب نے سامعین کے شکریہ کے ساتھ جلسہ کو برخواست کیا۔ بفضلہ تعالےٰ یہ جلسہ بھی نہائت مبارک ہوا۔ کہ اس کے بعد سات آدمیوں نے بیعت کی۔

انجمن احمدیہ مونگھیر اپنے امام اور اپنے آقا خلافت مآب جناب حضرت امیر المؤمنین رض کی اس سرفرازی اور عزت افزائی کی بہت ممنون و مشکور ہے کہ حضور نے ہم لوگوں کی درخواست کو قبول فرما کر ان بزرگوں کو مونگھیر تک آنے کی اجازت دیدی۔ اللّٰھم ایدہ ونصرہ۔

بیعت

ان تقریروں کے نتیجہ سات کس اہل بیعت ہوئے جنہیں سے خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہمارے مکرم دوست جناب سیّد شفیع احمد صاحب رئیس مونگھیر ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو استقامت عطاء فرماوے

خاکسار خلیل احمدؐ ۔ از مونگھیر

مباہلہ

ہمارے وہاں سے چلے آنے کے بعد کسی شخص جبرئیل نام نے ہمارے اور جماعت احمدیہ مونگھیر کے نام لکھ کر ہمیں مباہلہ کے واسطے بلایا ہے اور ایک چھپا ہوا اشتہار یہاں آیا ہے۔ جس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے احباب مونگھیر کو لکھا ہے۔ کہ پہلے طرفین اپنے اپنے دلائل ایک دوسرے کے ذہن نشین کرائیں اور حجت پوری کی جاوے۔ پھر جس سے مباہلہ کیا جاوے وہ عظیم الشان جماعت کا امام ہونا چاہیئے جس کے مباہلہ کے نتیجہ سے معتد بہ فائدہ پہنچ سکے۔ اگر کوئی لوگ تردد میں ہیں تو وہ الگ ہو جاویں۔ ہم کسی کو نہیں روکتے مباہلہ کا یہی طریق قرآن شریف میں لکھا ہے کہ جیسے ذی وجاہت لوگ ایک طرف سے ہوں ویسے ہی دوسری طرف سے بھی ہوں۔

شاہ آباد و شاہجہان پور

ابھی ہم مونگھیر میں تھے۔ کہ ہمیں تار ملا کہ حضرت صاحب کا حکم ہے کہ واپسی پر شاہ آباد ٹھیرو۔ اور شاہجہان پور میں ٹھہرنے کا بھی حکم پہلے سے مل چکا تھا اس واسطے مونگھیر سے شاہ آباد کو روانہ ہوئے اور گاڑیوں کے ٹھیک میل نہ ہونے کے سبب چند گھنٹے بنارس میں ٹھہرنا پڑا اور چند گھنٹے لکھنؤ میں آشیانہ کبیر میں پناہ گزین ہونا ضروری ہوا۔ احباب مونگھیر اور لکھنؤ اور شاہجہان پور کا مفصل ذکر میں سفر الف سیلہ میں کر چکا ہوں اس دفعہ شاہ آباد اور شاہجہان پور میں جو کارروائی ہوئی اس کے متعلق ہمارے مکرم سیّد مختار احمد صاحب نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ خود اس کو لکھ کر بطور ضمیمہ اخبار بدر کے ساتھ شائع کرائیں گے اس واسطے یہاں میں اس کے متعلق کچھ نہیں لکھتا۔ لیکن شاہجہان پور میں ایک اشتہار میری نظر سے گذرا ہے کہ اصلی خزرج کے بیٹے اور فرضی وفا کے باپ اعنی ابن خزرج ابو الوفاء جناب مولوی فاضل مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہل حدیث کے ایک ہموطن شاہ صاحب نے ان کے متعلق امرتسر میں چھاپ کر شائع کیا ہے اس کا کچھ اقتباس ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

”واضح ہو کہ جب عبد الحکیم سوفسطائی اور ثناء اللہ وہابی نے اپنی اپنی تحریر و تقریر کے ذریعے سے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں لانے کی کوشش شروع کی اور اس کوشش میں

کو مدسے زیادہ ترقی دی تو ہم نے ایک اعلان دیا جس میں ان دونوں (ملحدوں کے) عقیدوں سے اپنے ناواقف بھائیوں کو مطلع کیا تا ہمارے بھائیوں میں سے کوئی دھوکہ نہ کھا وے اور ان ملحدوں کی چکنی چپڑی باتوں پر پھسل نہ جاوے الحمدللہ کہ اس اعلان نے بڑا اثر کیا جس نے پڑھا یا سنا وہ ان بدمذہبوں کے نام سے بیزار ہو گیا ...... بلکہ خود ثناء اللہ نے اپنے مطبع اہل حدیث میں چھپوا لیا ہے تو اس کا ذکر بے کار اس کا کیا اعتبار۔ اس لئے کہ جب ثناء اللہ سینکڑوں عالموں کے فتووں کے رو سے نہ صرف بدمذہب بیدین ملحد کافر بلکہ پہلے سرے کا فریبی مکار اور حد درجہ کا جھوٹا اور عیار بھی ثابت ہو چکا ہے۔ تو کیوں کر مانا جا سکتا ہے کہ جو فیصلہ ایسے مشہور عالم اور ثابت شدہ و مسلم جھوٹے اور فریبی نے خود اپنے مطبع میں چھپوا لیا ہے وہ درست و بجا ہے ...... ہم خود اپنے مسلمان بھائیوں کو اطلاع دیتے ہیں کہ ثناء اللہ پر کفر کا فتوے لگانے والے سو کے قریب ہیں اور فیصلہ کرنے والے فقط تین۔ فتوے دینے والے اور ہیں۔ فیصلہ کرنیوالے اور۔ جنھوں نے فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے فتوے نہیں دیا تھا اور جنھوں نے فتوے دیا تھا۔ انہوں نے فیصلہ سے اتفاق نہیں کیا .. .. اب ناظرین خود فیصلہ کر لیں کہ سو عالموں کے اس فتوے کو کہ ثناء اللہ فریبی ہے۔ مکار ہے جھوٹا ہے۔ عیار ہے۔ بیدین ہے۔ بدمذہب ہے۔ ملحد ہے۔ کافر ہے۔ دجال ہے۔ شیطان ہے۔ اس سے دور اسے اپنے سے دور رکھو۔ اس کی تحریر نہ دیکھو۔ تقریر نہ سنو۔ اس کے سایہ سے بچو۔ اس کے نام پر لاحول پڑھو۔ قبول نہ کرنا.....

.... غرض مسلمانوں کو چاہیئے کہ بالخصوص ثناء اللہ اور اس کے دوستوں سے بچیں کہ اس کے معاون بھی شیطان کے سگے ہیں اور دجال کے بال کے گدھے ہیں کتے ہیں بلکہ کتوں اور سوروں سے بھی برے زندیق ہیں بے تحقیق ہیں۔ شیطان کے کفش بردار ہیں۔ دجال کے نفضلہ خوار ہیں۔ جب ان خناسوں کو دیکھتے ہی جھڑکے خدا اس کا دل رحمت سے بھرے۔ اور محشر میں بڑی گھبراہٹ سے پناہ دے۔ اب خاص ثناء اللہ کے متعلق علماء کی راؤں کا خلاصہ اسی اشتہار سے ملخصاً درج کیا جاتا ہے۔ بدعتی۔ گمراہ۔ گمراہ کرنے والا۔ بڑا فریبی بہت جھوٹا۔ ثناء اللہ۔ ولیوں۔ نبیوں کا مخالف۔ ملحد۔ معتزلی۔ یہودی۔ نصرانی۔ مغالطہ ساز۔ افترا پرداز۔ خبیث زندیق دجال۔ شیطان۔ محرف قرآن۔ ثناء اللہ مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہے اسی طرح اس کے پرانے بڈھے شیطان نے حضرت آدمؑ کو بھی دھوکہ دیا تھا۔ پس بچو بچو ایسے گمراہ کرنے والے سے جو دوزخ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر بلاتا ہے جو شخص ثناء اللہ کا کہنا ماننے گا۔ دوزخ میں جائے گا۔ ثناء اللہ دجالوں میں سے ایک دجال ہے۔ مسلمان اس سے بالکل ہی پرہیز کریں۔

فقیر محبوب احمد المعروف بہ خیر شاہ۔ حنفی۔ نقشبندی مجددی۔ امرتسری۔ مطبع خادم پنجاب امرتسر۔

تازیہ باڑہ جیساکہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ لکھنؤ میں ہمیں چند گھنٹے قیام کا موقعہ ملا تھا۔ وہاں ایک امام باڑہ مشہور ہے اس کے دیکھنے کے واسطے میں بھی گیا مگر وہاں کوئی امام یا ان کا جانشین نظر نہ آیا۔ البتہ وہاں تازئے بہت سے رکھے تھے۔ پتھر کا تازیہ۔ لکڑی کا تازیہ۔ سونے کا تازیہ۔ چاندی کا تازیہ۔ ہاتھی دانت کا تازیہ بلکہ موم کا تازیہ بہتر ہو کہ اس مکان کا نام تازیہ باڑہ رکھا جاوے۔

گجرانوالہ قادیان سے روانہ ہونے سے قبل مجھے حضرت خلیفۃ المسیح ع نے حکم دیا تھا کہ بنارس سے واپسی پر بھیرہ جا کر اپنے اہل و عیال کو ساتھ لاؤں اس واسطے امرتسر سے بجائے قادیان آنے کے بھیرہ کو چلا گیا راستہ میں احباب گوجرانوالہ کے اصرار پر ایک شب کے لئے وہاں ٹھہرا۔ اور نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں میں نے سورہ صف کی پہلی چند آیات کا ترجمہ کیا۔ اور سبحان اللہ پڑھنے کے فوائد بیان کئے۔ قادیان واپسی پر مجھے مکرم و مخدوم حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے سبحان اللہ پر ایک مضمون دیا جس میں قریباً وہ تمام نکات درج ہیں جو میں نے بیان کئے تھے بلکہ ان سے بڑھ کر معارف کا تذکرہ ہے۔ اس واسطے اس مضمون کو شکریہ کے ساتھ درج کرتا ہوں۔ لیکن قبل اس کے کہ گوجرانوالہ کا ذکر ختم ہو۔ ضروری ہے کہ میں اس اخلاص اور محبت کا شکریہ ادا کروں۔ جو احباب گجرانوالہ اس نابکار کے ساتھ رکھتے ہیں۔ بالخصوص منشی احمد دین صاحب ماسٹر رکن الدین صاحب منشی محبوب عالم صاحب ایجنٹ۔ قاضی محمد عالم صاحب منشی غلام حیدر صاحب تلونڈی۔ یہ اور دیگر احباب محض للہ عاجز کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اسلامی تہذیب کی ایک جھلک

سُبحان اللہ

سبحان اللہ کے معنے ہیں۔ اللہ ہر ایک نقص۔ عیب۔ کمزوری غلطی۔ سہو و خطاء سے پاک ہے۔ یہ فقرہ اسلام میں اوراد و وظائف تسبیح و دعاؤں میں بکثرت استعمال ہوتا ہے مگر میں یہاں اس کا صرف ایک محل استعمال بیان کرتا ہوں۔ نماز میں جب کوئی غلطی یا سہو امام سے ہو جائے تو مقتدی کہتے ہیں سبحان اللہ! اس اشارہ سے امام سمجھ جاتا ہے اور چاہیے تو وہ اس کی اصلاح کر لیتا ہے یا آخر نماز میں سجدۂ سہو کر لیتا ہے۔ غور کیجئے کہ اس موقعہ پر سبحان اللہ کہنا کیوں رکھا گیا۔ چنانچہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھایا اس سے میں نے بہت لذت اٹھائی ہے۔ اس لئے احباب کی ضیافت طبع کے لئے پیش کرتا ہوں۔ نماز میں امام کی غلطی بتلانے میں پانچ باتوں کا اندیشہ تھا۔

(۱) توجہ الی اللہ کا زائل ہونا۔ غلطی کے بتلانے میں امام اور مقتدی دونوں کی توجہ خدا کی طرف سے پھر جائے گی (۲) جب کسی کو اس کی غلطی بتلائی جاتی ہے۔ تو اس کے دل میں شرمندگی اور ندامت خواہ مخواہ پیدا ہو جاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس امام کے بھی پیدا ہونا لازم تھی (۳) جسے خدا کے آگے امام بنا کر کھڑا کیا تھا۔ اس کی بے ادبی متصور ہے۔ یعنے ادب اور خلق اور تہذیب کے خلاف ہے (۴) دوسرے کی غلطی بتلانے میں بالعموم غلطی بتلانے والے کے دل میں اپنی نسبت تکبر کا خیال اور جس نے غلطی کی ہے اس کی نسبت حقارت کا خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ (۵) بے فائدہ غلطی پکڑنا مناسب نہیں ہوتا۔

اب سبحان اللہ کی خوبیاں ملاحظہ ہوں۔ جب غلطی کی۔ تو کہا سبحان اللہ! اللہ ہی ہے جو غلطیوں اور سہو سے پاک ہے اول تو یہ فقرہ خود ایک اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ کہنے والے اور سننے والے دونوں کی توجہ کو اور زیادہ خدا کی طرف پھیرتا ہے پھر اس میں اعلیٰ درجہ کا ادب اور خلق اور تہذیب مدنظر ہے اول تو غلطی کرنے والے کو مخاطب ہی نہیں کیا۔ پھر کہا تو یہ کہا کہ اللہ ہی ہے جو ہر ایک غلطی اور سہو سے پاک ہے۔ اس لئے جس نے غلطی کی ہے وہ جان لے کہ اس کی غلطی قابل ملامت و ندامت نہیں ہو سکتی کیونکہ غلطیاں ہر ایک فرد بشر سے ہوا کرتی ہیں اور علیٰ ہذا القیاس ہم بھی غلطیوں سے مبرا نہیں ہیں۔ کیونکہ خدا کے سوا کوئی سبحان نہیں۔ خدا ہی ہے جو سبحان ہے اس میں ایک تو ادب اور خلق اور تہذیب کو اعلیٰ درجہ پر قائم رکھا ہے اور دوسرے بتلانے والوں کی نہ صرف اپنی غلطیوں بلکہ تمام مخلوق کی غلطیوں کا اعتراف کرنے سے امام کے دل میں ندامت اور شرمندگی نہ پیدا ہوئی کہ یہ غلطی کوئی اس سے ہی خاص نہ تھی بلکہ سب سے ہی ہوا کرتی ہے۔ پھر غلطی بتلانے والے کے دل میں تکبر نہ پیدا ہوا اور غلطی کرنے والے کی حقارت کرنے سے بچ گیا کیونکہ اس وقت اس کی نگاہ کے آگے انسانی فطرت کا ضعف اور

اکہ اس [illegible] گاہ میں [illegible]

[illegible] مد تعالیٰ

[illegible] نفس اور

[illegible]۔ اس لئے

[illegible] ہیئے۔ یہی جو

[illegible] ہی۔ انسان تو

[illegible] ہی کرتی ہیں۔ غرض خوب

[illegible] یا اس سے بہتر اور کوئی لفظ غلطی تبلانے
کے لئے سمجھ میں آسکتا ہے۔ اور کیا اس سے بڑھ کر مہذب اور
خلیق اور با ادب طریقہ غلطی تبلانے کا ہو سکتا ہے۔ اسلام کے
خوبصورت چہرہ کا یہ ایک خوشنما خال ہے ایسے پیارے مذہب پر
ہم جس قدر ناز کریں بجا ہے۔ مگر کبھی یہ بھی سوچیں کہ ہم نے عملی
زندگی میں اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اس سے تو یہ لازم آتا
ہے کہ جب روز مرّہ کی زندگی میں جب ہم کسی بھائی کی غلطی پکڑیں
تو سبحان اللہ کہیں اور جانیں کہ اللہ تعالیٰ ہی غلطیوں سے
پاک ہے پس ہمیں اپنے بھائی کو حقیر نہ جاننا چاہیئے۔ خود ہم
اس سے بڑھ کر غلطی میں پڑ سکتے ہیں کیونکہ کمزور ہیں سبحان
نہیں ہیں۔ سبحان اللہ ہی کی ذات ہے۔ پھر اگر اس کو غلطی
تبلانا ضروری ہو۔ جیسا کہ نماز میں ضروری تھا۔ تو اسی طرح
ادب اور خُلق اور تہذیب کو مدّنظر رکھیں۔ جیسا کہ نماز میں مدّ
نظر رکھا تھا تا اس کے دل میں شرمندگی اور ندامت نہ ہو
اوّل تو وہ ہمارا مخاطب نہ ہو اور اگر ہو بھی جائے۔ تو کم از کم اس
کو یہ سمجھ آجاوے۔ کہ جو کچھ مجھے تبلایا گیا ہے۔ تکبر اور حقارت
سے نہیں بلکہ سچی محبت سے تبلایا گیا۔ اور اس کی آنکھیں
نیچی نہ ہوں اور اس کے دل میں نفرت پیدا نہ ہو اور اس کو
یہ بھی بتلا دیا جاوے کہ غلطیاں انسان سے ہوا کرتی ہیں
[illegible] ہم سے بھی اور سب سے بھی۔ مگر چونکہ اللہ سبحان ہے اس
لئے ہم سب کو چاہیئے کہ غلطیوں سے بچیں تا اس پاک سے
جو سبحان ہے۔ تعلق پیدا ہو۔ غرض ہمیں اس نکتہ سے فائدہ اُٹھانا
چاہیئے۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

عاجز بشارت احمد عفی اللہ عنہ

بھیرہ یہاں میں ہفتہ ۱۳ مئی کی شام کو پہنچا اور
۱۵ مئی کی صبح کو واپس قادیان کو روانہ
ہوا۔ گویا ایک ہی دن اتوار کا وہاں قیام ہوا لیکن ہمارے
پُرجوش احمدی برادر جناب ملک کرم الٰہی صاحب کی مخلصانہ
کوشش کے ذریعہ سے وہاں بھی ملک صاحب کی حویلی میں جو
بیرون دروازہ چک ہے۔ ایک عام جلسہ ہو کر وعظ ہوا

جس میں صداقت اسلام۔ ضرورت نبوّت۔ اتحاد المسلمین
وفات مسیح وغیرہ امور پر قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک وعظ ہوا
بھیرہ کے رئیس اعظم جناب **پیر بادشاہ صاحب**
اس جلسہ کے پریزیڈنٹ تھے۔ اس وعظ کے اثر سے اختتام
جلسہ پر جناب غلام حسین صاحب پٹواری نہر داخل سلسلہ احمدیہ
ہوئے۔

مُبارک بعد جلسہ جناب ملک صاحب موصوف کی دختر
نیک اختر ممتاز بیگم (عمر چار سالہ) کو
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے مبارک کلمہ کے ساتھ
ابتدائے تعلیم کرائی گئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور
عزیزہ کو نیک دل نیک خو۔ صالحہ اور مصلحہ بنائے آمین

واپسی منگل۔ ۱۶۔ مئی ۱۹۱۱ء کی صبح کو عاجز بمعہ
اہل بیت خود بخیر و عافیت داخل دارالامان ہوا
فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ بھیرہ سے قادیان تک کے سفر
میں ملک کرم الٰہی صاحب وزیر آباد تک ہمارے ساتھ
تھے۔ جو اپنے لباس فاخرہ کے ساتھ اپنی ملازمت پر جارہے
تھے۔ ان کی رفاقت میں میرا اور ان کی علامہ فاضلہ بیوی
کی رفاقت میں میرے اہل بیت کا وقت خوب گذرا گوجرانوالہ
کے بہت سے احباب اسٹیشن پر ملاقات کے لئے موجود
تھے اور کھانا بھی لائے تھے۔ لاہور کے اسٹیشن پر جناب
ملک غلام محمد صاحب اور قاضی حبیب اللہ صاحب نے نہ
صرف اپنے دیدار سے خوش کیا بلکہ خاص ضیافت کا بھی
ثواب لیا۔ برادر شیخ فضل حق صاحب کی مہربانی سے بٹالہ
میں رات آرام سے گذری۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے
خیر دے۔ آمین ثم آمین

سفر میں دُعا سفر میں دُعا کا اچھا موقعہ ملتا ہے۔
تنہائی اور گھر سے جدائی۔ غربت الوطنی
اور سفر کی کوفت۔ سب مل ملا کر انسان
کے دل کو دُعا کی طرف مائل کر دیتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل
و کرم سے مجھے اس سفر میں دُعا کا کئی جگہ موقعہ ملا۔ ڈاک گاڑی
اپنی تیزی کے ساتھ جن جنگلوں اور میدانوں سے گذری
وہ اس امر کے گواہ ہیں کہ میں نے اپنے دوستوں کے واسطے
دُعا کی۔ جن کے ساتھ انسان کو محبت کا تعلق ہوتا ہے ان
کے لئے تو فطرتاً انسان جلد متوجہ بدعا ہوتا ہے۔ پر میں نے
ان کے لئے بھی دُعا کی۔ جو میرے ساتھ کوئی تعلق خاص نہیں
رکھتے۔ بلکہ ان کے لئے بھی کی جن کی نگاہ صرف میری کمزوریوں
کی تلاش میں رہتی ہے۔ میں اپنے احباب میں سے کس کس
کا نام لوں۔ ہاں ایک جماعت کا ذکر کرنا مفید جانتا ہوں

اور وہ مدرسہ تعلیم الاسلام اور مدرسہ احمدیہ کے [illegible]
جماعت ہے میرے مکرم دوست اکبر شاہ خان صاحب نے
روانگی سے قبل یاد دہانی کرائی تھی کہ میں ان کی [illegible]
(طلباء کی ایک جماعت جو زیر نگرانی خان صاحب دینی علم
وعمل کے حصول میں خاص ترقی کر رہی ہے) کے واسطے خصوصیت
سے دُعا کروں۔ ان کا محبت نامہ درج ذیل کرتا ہوں
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرمی مخدومی معظمی سیدی حضرت مفتی صاحب قبلہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و زنا یداتہ۔ بہ لحیت [illegible]
مشتہر امینی احقر اکبر بکمال ادب و عاجزی ملتمس ہے کہ
ایام سفر کی خطا نہ جانے والی دُعاؤں میں اس عاجز کو یاد رکھیں

سود مسکیں ہمیں دولت کہ در کعبہ رسد
دست در پائے کبوتر زدہ ناگاہ رسید

انشاء اللہ تعالیٰ بورڈنگ کی جماعت انصار اللہ (الموسوم
بہادر پارٹی) کو میں روزانہ درس احیاء العلوم کے بعد تحریک
کروں گا۔ کہ وہ سب اپنی دُعاؤں کے ہدیے آپ کے پاس
سفر میں بھیجتے رہیں۔ پس بہادر پارٹی بھی آپ کی دعاؤں
کی مستحق ہے اللہ مجھ کو معلوم ہے کہ ان سعید بچوں کو آپ سے
بڑی محبت ہے چنانچہ انہوں نے آپ کے تمام خطوط [illegible]
آپ نے کبھی کبھی سفر میں لکھے ہیں ان دنوں کو یاد کیا ہے بڑی
احتیاط اور حفاظت اور شوق سے تبرکاً اپنے بستان [illegible]
فائل کئے اور ان کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوا کرتے ہیں
پھر عرض کرتا ہوں کہ اس عاجز کے لئے [illegible]
بالخصوص تزکیہ قلب کی دعا ضرور کریں [illegible]

عاجز اکبر شاہ خان [illegible]

عزیزان کا ارشاد ہے یاد تھا اور [illegible]
ایسے پیدا ہوئے کہ میں [illegible]
واسطے بہت [illegible] دل [illegible]
اور [illegible]
آسمان کے ستارے بن جائیں۔ ان [illegible]
اور ان کے [illegible] دعا [illegible]
مجھے ضرورت نہیں کہ میں [illegible]
واسطے اظہار کروں [illegible]
میں ایسے بچوں [illegible]
مدرسہ کے ساتھ [illegible]
[illegible] ان کے لئے اپنے دل میں [illegible]
کیا حال [illegible]
[illegible]

ایک خاص تعلق رکھتے ہین بلکہ ان کی بناوٹ اخلاق کے واسطے ایک حد تک ذمہ دار ہین۔ بچون کے واسطے یہ وہ مبارک ایام ہین کہ آئنے والی نسلین ان کی زندگی پر رشک کرین گی اور ان کی اولاد مین سے ہونے پر فخر کیا کرین گی۔ مبارک ہین وے جنہون نے اس وقت سے فائدہ اٹھایا۔

خلاصہ رپورٹ سفر اس سفر مین قریباً اڑہائی ہزار میل طے ہوا۔ چہ جگہ قیام ہوا۔ بیس وعظ ہوئے۔ بیس آدمی داخل بیعت ہوئے۔ بائیس روز سفر مین خرچ ہوئے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

نامہ نگارون کی خدمت مین معذرت نامہ نگارون کے مضامین بہت آتے ہیں اور اخبار مین گنجائش کم۔ جس کا مضمون چھپ گیا وہ خوش۔ اور جس کا نہ چھپا وہ ناراض۔ نامہ نگارون کی خاطر تو ایڈیٹر بعض ناظرین کی نگاہ مین قابل اعتراض ہو رہا ہے کہ اورون کے مضمون چھاپ دیتا ہے اور اپنا کچھ نہیں۔ گویا کہ لکھنا نہیں جانتا۔ نہ سہی۔ مگر افسوس ہے کہ جن دوستون کی خاطر یہ رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ وہ بھی ناخوش ہین۔ کیا بہتر نہ ہوگا کہ ایک نامہ نگار فنڈ کھولا جاوے اور نامہ نگارون کے مضامین جدا اوراق مین چھپتے رہین اور ایڈیٹر کے صفحے اس کے واسطے محفوظ رہین یا کسی اور عمدہ تجویز سے ناظرین مطلع فرماوین۔

اگلے جمعہ کو اخبار نہین پہونچیگا چونکہ یہ اخبار وقت پر نہین چھپ سکا اور گیلوں کے واسطے اینده اخبار ۲۲ جون کو شائع ہو سکیگا۔

جواب خط مین دیری عاجز کو بنارس سے واپس آئے تھوڑے ہی دن گذرے تھے اور ہنوز ساری ڈاک کی تعمیل نہ ہو سکی تھی کہ ایک ضروری کام کے سبب ایک دن کے واسطے لاہور جانا پڑا۔ جہان خلاف امید بجائے ایک کے دس دن لگ گئے۔ اس واسطے اکثر دوستون کے خطوط تا حال میری میز پر پڑے ہین۔ جن کا جواب لکھنے کا حق مین ادا نہین کر سکا اور معزز احباب سے معافی کا خواستگار ہون۔

ایڈیٹر لاہور مین لاہور مین اس دفعہ خلاف عادت میرے دس دن خرچ ہوئے۔ لیکن مجھے اس کا رنج نہین بلکہ خوشی ہے کیونکہ وہان کے بعض معزز دوستون بالخصوص جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کی تحریک سے بہت سے آدمیون کو عاجز کی زبان سے سلسلہ حقہ کی صداقت کے متعلق دلائل سننے کا موقعہ ملا۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ موچی دروازہ کے اندر ایک وعظ ہوا۔ اور میان چراغ الدین صاحب و میان صاحب میان معراج الدین صاحب عمر رئیسان لاہور کے مکانون پر بتقریب شادی رخصتانہ دختر میان سراج الدین صاحب متفرق طور پر براتیون کے سامنے تقریرین ہوتی رہین اور ان کے علاوہ اور بھی کئی ایک جگہ پر تبلیغ حق ادا کرنے کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالےٰ احباب لاہور کو جزائے خیر دے کہ انہون نے میرے قیام لاہور کو میرے واسطے موجب ثواب بنا دیا بالخصوص جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا شکریہ ہے جن کو اللہ تعالےٰ نے حق کی اشاعت کے لئے ایک خاص جوش بخشا ہے۔ خدا ان کا حافظ و ناصر ہو۔

رخصتانہ احباب اخبار بدر مین دیکھ چکے ہین۔ کہ میان معراج الدین صاحب کی دختر نیک اختر کا خطبہ نکاح میان عبد الحمید صاحب پسر میان چراغ الدین صاحب کے ساتھ قادیان مین پڑھا گیا تھا۔ ۲۸۔ مئی ۱۹۱۱ء کو لاہور مین رسم رخصتانہ ادا ہوئی جس مین یہ عاجز بھی حسن اتفاق سے شامل ہو سکا۔ اس کے متعلق یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ یہ رخصتانہ تمام ناجائز رسومات سے پاک اور فضول خرچیون سے مبرا تھا۔ میان معراج الدین صاحب نے پرانی فضول رسومات کے ترک کرنے مین ایک اخلاقی جرأت سے کام لیا ہے اللہ تعالےٰ انہین جزائے خیر دے۔ اور اس شادی کو فریقین کے واسطے موجب نزول برکات کرے۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نہائت خوشی کی بات ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نہائت عزت کے ساتھ اپنے عہدہ پر بحال کئے گئے اور زمانہ معطلی کی ساری تنخواہ ان کو دی گئی ہے اور فی الحال کامل پور مین کام پر لگائے گئے۔ سنا گیا ہے۔ گورنمنٹ نے اظہار افسوس کیا ہے۔ کہ معزز ڈاکٹر کو ایک نوجوان افسر کی غلطی کے سبب اس قدر صدمہ اٹھانا پڑا۔ مگر صرف اظہار افسوس ایسے صریح ظلم کا کافی معاوضہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

مباحثہ مونگھیر بہت سے مخالف مولویون نے چارون طرف سے جمع ہو کر

(بقیہ بر صفحہ ...)

اخبار قادیان

میر صاحب کے دعائے خیر لین گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحن الذی اسرى بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۴ر / بعہ ضمیمہ درس قرآن

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؑ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن | (پیشگی چار روپے)

جلد ۱۰ | ۲۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم جون سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۹ جیٹھ سمت ۶۹ | نمبر ۲۱

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت، عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جاوے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد | ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بلا ضمیمہ ۳ر
مع ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ
بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ ہوگا۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے جواب۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ ہوگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر۔ قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

مینیجر اخبار بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہ ۔ ۳ بار۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ احباب کے متعلقین کیلئے دعا فرماتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کیساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور دین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں۔ کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کوشش کرتا رہونگا اور انتظام زکوٰۃ ...

(بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مسیح موعودؑ اور ماہ مئی

مخدوم صادق حضرت مفتی صاحب سلمہ ربہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک مضمون بعنوان "حضرت مسیح موعودؑ اور ماہ مئی ۱۹۱۱ء" مرسل خدمت ہے۔ احمدی کتب۔ اشتہارات۔ اخبارات کے پرانے فائلوں سے جس قدر کہ ہو سکا۔ مذکورۂ ذیل واقعات جمع کر دئے گئے ہیں اور بعض غیر اہم متعدد واقعات بوجہ طوالت عمداً ترک کر دئے گئے۔

اس مضمون میں مندرجہ ذیل امور قابل غور ہیں۔

(۱) حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی تائیدی تصانیف۔ اشتہارات اور خطوط اور واقعات بلحاظ کثرت اور اہمیت کے جس قدر کہ ماہ مئی میں وقوع میں آئے ہیں انکی نظیر غالباً کسی اور مہینے میں نہیں پائی جاتی۔

(۲) منجملہ تمام واقعات کے تخمیناً ۱/۲ حصہ صرف آخر ماہ مئی میں وقوع میں آئے۔

(۳) حضرت اقدس علیہ السلام کی تاریخ وفات ۲۶۔ مئی ہے۔ اسی تاریخ کئی متعدد تصانیف اور واقعات خصوصاً وقوع میں آئے ہیں۔ اور ۲۴ تاریخ بھی خصوصیت سے قابل توجہ ہے

دیگر گذارش یہ ہے کہ باوجود عدیم الفرصتی کے جس قدر کہ ممکن ہو سکا۔ مندرجہ ذیل واقعات ماہ مئی جمع کر دیتا ہوں۔ چونکہ یہاں پر احمدی کتب و اخبارات کا کافی ذخیرہ موجود نہیں ہے اسلئے اس مضمون میں غالباً بہت سے ضروری داخلی فرد گذاشت ہو گئے ہیں۔

(الف) جو جو حضرات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذاتی حالات و واقعات سے واقف ہونے کا شرف رکھتے ہوں اس مضمون کے شائع ہونے پر وہ غور فرما کر ماہ مئی کے متعلق جتنے واقعات کہ ہوئے ہیں۔ وقتاً فوقتاً اس مضمون کے ماتحت اخبار میں شائع فرماتے رہیں۔

(ب) انگریزی خوان احمدی احباب سے التماس ہے کہ ماہ مئی کے متعلقہ حالات اور واقعات خصوصیات۔ انسائیکلوپیڈیا یا کسی اور تاریخی کتاب سے استنباط کر کے روانہ اخبار فرماویں تاکہ یہ مضمون ہر طرح سے مکمل ہو جائے۔ ممکن ہے کہ اس ماہ مئی میں اس قدر کثیر اور اہم واقعات کا وقوع میں آنا یقیناً اس میں کوئی الٰہی راز ہو۔ جو ضرور اپنے وقت پر کھلیگا۔ یا یہ کہ حضرت مسیح ناصری کو بھی اس مہینے سے بھی خاص مناسبت ہے؟

(۴) اس مضمون کو اسی حالت کے ساتھ اسی ماہ مئی کے کسی ایک نمبر میں شائع فرما دیجئے۔

فقط۔ والسلام۔ آپکا خادم نیازمند قدیم۔ سید فضل احمد احمدی۔ حیدرآباد دکن

تصانیف حضرت اقدسؑ

نمبر شمار	نام کتاب	مورخہ	مطبوعہ	کیفیت
۱	سراج المنیر	مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام قادیان	
۲	حقیقۃ الوحی	۱۵ مئی ۱۹۰۷ء	"	
۳	نور الحق حصہ ثانیہ	۱۸ مئی ۱۸۹۴ء	مصطفائی پریس لاہور	
۴	چشمۂ معرفت	۲۰ مئی ۱۹۰۸ء	انوار احمدیہ مشین پریس قادیان	
۵	گورنمنٹ انگریزی اور جہاد	۲۲ مئی ۱۹۰۰ء	ضیاء الاسلام پریس قادیان	
۶	پیغام صلح	مئی ۱۹۰۸ء		تاریخ زمانہ تصنیف کی ہے
۷	تحفۂ قیصریہ	۲۵ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	
۸	حجۃ اللہ (عربی)	۲۶ مئی ۱۸۹۷ء	" "	
۹	حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	۳۰ مئی ۱۸۹۹ء	انوار احمدیہ پریس	
۱۰	ضیاء الحق	مئی ۱۸۹۵ء	ضیاء الاسلام پریس	
	اشتہارات حضرت اقدسؑ			
۱۱	اشتہار واجب الاظہار	یکم مئی ۱۸۹۷ء		
۱۲	محمد حسین گنگا بشن اشتہار قطعی فیصلہ کے لئے	۱۹ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	
۱۳	اشتہار اول	۱۵ مئی ۱۹۰۸ء		
۱۴	الاشتہار لتبکیت النصاریٰ وتبکیت کلمن بارا (عربی)	۱۸ مئی ۱۸۹۴ء	مصطفائی پریس لاہور	منسلکہ نور الحق حصہ ثانیہ
۱۵	استفتاء	۱۲ مئی ۱۸۹۷ء		
۱۶	ٹائٹل پیج ایضاً	۱۶ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	
۱۷	اشتہار انگریزی	مئی ۱۸۹۷ء		ضمیمہ استفتاء
۱۸	شیخ محمد حسین بٹالوی کی نسبت پیشگوئی	۴ مئی ۱۸۹۳ء		
۱۹	ضروری گزارش بعنوان برادران بخوشید ویلائی حق بجوشید	۲۸ مئی ۱۸۹۲ء	ضیاء الاسلام پریس	ضمیمہ نشان آسمانی ص ۴۱ س ۷
۲۰	تمام جماعت احمدیہ کیلئے اعلان۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خارج از بیعت	۳ مئی ۱۹۰۶ء	بدر پریس قادیان	اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۱۸
۲۱	احمد مسیح واعظ۔ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی کی درخواست مباہلہ منظور	۵ مئی ۱۹۰۶ء	ایضاً	بدر نمبر ۱۹ جلد ۲
۲۲	احمد مسیح کے ساتھ مباہلہ منظور	۱۱ مئی ۱۹۰۶ء	ایضاً	بدر نمبر ۲۰ جلد ۲
۲۳	اشتہار بعنوان اپنی جماعت کو تنبیہ کرنے کے لئے ایک ضروری اشتہار	۲۹ مئی ۱۸۹۸ء	ضیاء الاسلام	
۲۴	الاعلان فاستمعوا یا اہل العدوان	۲۶ مئی ۱۸۹۷ء	ایضاً	ضمیمہ حجۃ اللہ
۲۵	قتل الانسان ما اکفرہ	۲۶ مئی ۱۸۹۷ء	"	"
۲۶	مرزا امام الدین کی استدعا پر ایک پیشگوئی بطور نشان نمائی	۱۰ مئی ۱۸۸۸ء	اخبار نور افشاں	حجۃ الاسلام ص ۱ س ۲ و ۳ و ۴
۲۷	مضمون حضرت اقدس بجواب مضمون مندرجہ اخبار عام دربارۂ نبوت خود	۲۳ مئی ۱۹۰۸ء	اخبار عام ۲۳ مئی	بدر جلد ۷ نمبر ۲۲ و ۲۳
۲۸	اشتہار ضروری گذارش توجہ گورنمنٹ	۱۱ مئی ۱۹۰۷ء	بدر پریس قادیان	بدر جلد ۱ نمبر ۶
۲۹	رومی سلطنت کے ایک معزز عہدہ دار حسین کامی کی نسبت پیشگوئی کا اظہار	۲۴ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام پریس	مندرجہ تریاق القلوب
۳۰	ضروری اشتہار	۲۷ مئی ۱۸۹۳ء	"	ضمیمہ نشان آسمانی
۳۱	اشتہار۔ اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت	۱۱ مئی ۱۹۰۶ء	بدر پریس	بدر جلد ۲ نمبر ۱۹
	حضرت اقدس کی تقریریں و خطوط			

نمبر	مضمون	تاریخ	مطبع	حوالہ
۳۲	تقریر حضرت اقدسؑ در جلسہ طاعون	۲ مئی ۱۸۹۸ء		ملحقہ رسالہ الانذار
۳۳	میموریل بحضور نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بالقابہ	۴ مئی ۱۸۹۸ء		"
۳۴	خط از جانب حضرت اقدس بنام بابو الٰہی بخش صاحب	۵ مئی ۱۹۰۰ء	ضیاء الاسلام	ضمیمہ اشتہار معیار الاخیار
۳۵	حضرت اقدسؑ کی طرف سے خط جو میاں جنڈیالہ کی طرف رجسٹری کرکے بھیجا گیا	۱۲ مئی ۱۸۹۳ء	"	ضمیمہ حجۃ الاسلام صفحہ ۱۴
۳۶	حضرت اقدسؑ کی جانب سے خط بنام عبدالحکیم	۲۴ مئی ۱۹۰۶ء		بدر۔ جلد ۱۰۔ نمبر ۱۹

تائیدی تصانیف اشتہار خطوط وغیرہ

نمبر	مضمون	تاریخ	مطبع	حوالہ
۳۷	اشتہار واجب الاظہار۔ غلام فاطمہ بنت محمد خان نمبردار ساکنہ خاص شہر لیہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان بذریعہ برادر حقیقی خود شیخ محمد نمبردار	۱۳ مئی ۱۸۹۷ء	مطبوعہ روز بازار جنرل پریس امرتسر	
۳۸	ایک گواہی۔ اشتہار واجب الاظہار۔ فقیر محمد سیالکوٹ بر لب ایک باغ بستی والا	۲۸ مئی ۱۸۹۷ء	ضیاء الاسلام	ضمیمہ حجۃ اللہ
۳۹	جلسہ طاعون کی کارروائی۔ شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر بمبئی ہوس۔ لاہور	۴ مئی ۱۸۹۸ء		منسلکہ رسالہ الانذار
۴۰	اشتہار۔ خدا کے لئے ایک گواہی۔ مشتہرہ سید امیر علی شاہ صاحب ولد بہار شاہ صاحب ساکن سیدانوالی تحصیل و ضلع سیالکوٹ	۲ مئی ۱۸۹۹ء		
	الفاظ تصدیق جو جناب رسول اللہ صلعم نے فرمائے۔ مسیح موعودؑ مامور من اللہ	۱۹ مئی ۱۸۹۹ء		
	مامور من اللہ	۲۴ " "		
۴۱	خط مولوی حافظ عظیم بخش پٹیالوی بخدمت حضرت اقدسؑ			منسلکہ نشان آسمانی
۴۲	خزینۃ المعارف۔ جلد اول۔ مرتبہ محمد فضل صاحب چنگوی۔	۲۰ مئی ۱۹۰۲ء	ضیاء الاسلام	
۴۳	حقیقت نماز۔ مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم	۲۰ مئی ۱۹۰۷ء	انوار احمدیہ پریس	
۴۴	احمدی قوم کو روح افزا بشارت مشتہرہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم	۱۱ مئی ۱۹۰۳ء	انوار احمدیہ	غیر معمولی الحکم مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۲ء
۴۵	رقیمۃ الوداد نمبر ۴۔ بجواب خط حضرت ابوالمنی مدہ منشی حسن علی صاحب	۹ مئی ۱۹۰۲ء	"	الحکم جلد ۶۔ نمبر ۱۸
۴۶	رقیمۃ الوداد نمبر ۵ بجواب حضرت محمد عجب خان صاحب نائب تحصیلدار	۲۴ "	"	الحکم نمبر ۱۹۔ جلد ۶
۴۷	صحیفہ آصفیہ المعروف تبلیغ بحضور نظام۔ مصنفہ خواجہ کمال صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی	۲۲ مئی ۱۹۰۶ء	رفاہ عام لاہور	
۴۸	اقرارنامہ بستری محمد موسیٰ صاحب جماعت بھڈیار۔ بخدمت حضرت اقدسؑ	مئی [illegible]	[illegible]	بدر [illegible]

واقعات

نمبر	مضمون	تاریخ	مطبع	حوالہ
۴۹	حضرت اقدس کی دوبارہ تفتیش میاں کریم بخش صاحب سے دوبارہ پیشگوئی مجذوب گلاب شاہ بمقام لودیانہ	مئی ۱۸۹۳ء	ضیاء الاسلام	ضمیمہ نشان آسمانی بار دوم صفحہ ۱س ۸-۱۰
۵۰	پیشگوئی۔ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔ مورخہ ۱۵۔ اپریل کا پورا ہونا	۳۰ مئی ۱۹۰۶ء	بدر پریس	بدر جلد ۲۔ نمبر ۲۱
۵۱	ولادت صاحبزادہ حضرت شریف احمد صاحب سلمہ اللہ	۲۴ مئی ۱۸۹۵ء		
۵۲	ولادت صاحبزادہ حضرت نصیر احمد صاحب سلمہ اللہ۔ نبیرہ حضرت اقدسؑ	۲۶ مئی ۱۹۰۶ء	بدر پریس	بدر جلد ۲۔ نمبر ۲۲
۵۳	ولادت نبیرہ حضرت خلیفۃ المسیح۔ قادیان تقریب شادی صاحبزادہ حضرت بشیر احمد صاحب سلمہ۔ تاریخ روانگی۔ تاریخ پہنچنے کی۔ تاریخ داخلہ قادیان شریف	۱۰ مئی ۱۹۰۶ء ۱۶ " " ۲۶ " "		بدر مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۱۰ء
۵۴	جنگ مقدس۔ بمقام امرتسر	۲۲ مئی ۱۸۹۳ء	ریاض ہند	
۵۵	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری وحی۔ (۱) سرنگ (۲) الرحیل ثم الرحیل	۹ مئی ۱۹۰۸ء		
	ڈروموت موسٹو!	۱۵ مئی ۱۹۰۸ء		
۵۶	انی مع الرسول اقوم	۱۷ مئی "		
۵۷	وفات شریف	۲۶ " "		

جھوٹ ہو تو ایسا ہو

جناب ایڈیٹر صاحب المحدث دام ظلہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کے اہل حدیث نمبر ۳۴ جلد ۸ مورخہ ۱۴۔ ربیع الثانی میں زیر عنوان "ایک احمدی تائب ہوا" آپ کے کسی صداقت کش نامہ نگار نے مٹنی ضلع پوری میں ایک احمدی مولوی غلام مصطفےٰ صاحب کی تاثیر وعظ سے تائب ہونے کا حال لکھا ہے۔ جن کا نام اور پتہ پورا اور امیرای ہے اسلئے میں خیال کرتا ہوں کہ میرے متعلق ہی واقعہ نامہ نگاری کی داد دیگئی ہے اس کے جواب میں اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ اور آپ کو آپکے ناظرین کے شاف سمیت اپنے احمدیت کا گواہ بناتا ہوں۔ اور پھر عرض کرتا ہوں کہ جس طرح آپنے اس چھٹی کو شائع فرمایا ہے۔ اسی طرح میرے اس نیاز نامہ کو بھی کسی گزشتہ اخبار میں جگہ دیکر اپنی نصفت پسندی۔ صداقت اور بے لوثی کا ثبوت دینگے۔ اور میری امید اور بھی پختہ ہو جاوے گی۔ چونکہ میں انجمن صادقین کا ایک رکن رکین بناتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی خیر خواہانہ مشورہ یہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اکثر و بیشتر شاید کار پردازان دفتر اہل حدیث کی سہل انگاری کیوجہ سے غلط خبریں شائع ہو جاتی ہیں۔ جو ایک ایسے اخبار کی شان سے بعید ہے جس کا ایڈیٹر آپ جیسا لائق۔ آپ جیسا مولوی اور پھر آپ جیسا انجمن صادقین کا رکن ہو۔ چنانچہ اس سے پہلے مختار احمد صاحب احمدی کے وفات کی خبر بھی آپ ہی نے

شیطان کی بھی جیسا پرانا گم تھے زُش بھی لیا۔

اس کے بعد بعض آپ کے نامہ نگار صاحب خطاب کر کے لکھتا ہے کہ نہ معلوم بزرگوار نے کس سبزی کی عینک میں میرا تائب ہونا مشاہدہ فرمایا۔ ہمارے صداقت کیش نامہ نگار نے جھوٹ کی ناک اور بہتان کے پیر کاٹ دئے۔ پناہ بخدا۔ نہ مجھ سے اور مولوی غلام مصطفےٰ سے اس سلسلہ مبارکہ کے بارے میں کوئی مذاکرہ ہوا اور نہ مولوی غلام مصطفےٰ کے وعظ میں بجہ چند دور از کار قصوں کے اس سلسلہ کا ذکر تھا۔ لیکن ہمارے نامہ نگار صاحب عالم مراقبہ سے سر اٹھاتے ہیں۔ تو ان کو یہ بھی سجھائی دیتا ہے اور وہ بھی۔ ہمارے نامعلوم الاسم پردہ نشین نامہ نگار صاحب کو معلوم رہنا چاہیئے کہ یہ جھوٹ افترا اور تہمت ہے جو مسلمان کی شان کو زیبا نہیں۔

سو بالفرض اگر میرا تائب ہونا مطابق واقعہ ہو۔ تو اس سے مولوی غلام مصطفےٰ کی فضیلت میں کون سی زیادتی آسکتی ہے اور ایک فرد کی کمی سے سلسلہ احمدیہ میں کون سا نقص وارد ہو سکتا ہے۔ بیت

سنگ بدگوہر اگر کاسہ زرین لشکند + قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

راقم۔ سبط احمد۔ ساکن سونگھڑہ حال وارد مٹھن ضلع ڈیرہ غازیخان

ایسے کو تیسا

ابن خزرجو (مولوی ثناء اللہ امرتسری) نے اپنے پرچہ اہل حدیث مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۱۱ء میں ایک نظم قادیانی شاعرہ کی سُرخی سے شائع کی ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے لیڈر اور دیگر بزرگوں کے حق میں بہت گندہ دہانی سے کام لیا ہے۔ ایک شعر حضرت مسیح موعود ؑ کے متعلق بطور نمونہ درج ہے۔ ع

وہ جیسے چھپکلی شہتیر سے ہوتی ہے آویزاں
نہ اس کے دل میں تھا اللہ کا خوف و رجا باقی

کیا غیر احمدیوں میں کوئی ایسا آدمی نہیں رہا جو اس بدکردار کو سمجھائے۔ کہ اگر میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق نے تیرا سر پھیلایا ہے تو اس کے عوض میں میر صاحب کے مرشد اور بزرگوں کو کوسنا کون سی عقل کی بات ہے۔ ہم تو پھر بھی کچھ نہیں کہتے۔ البتہ ابن خزرج کے ایک ہم وطن اس کے اندرونی حالات سے آگاہ مولوی صاحب جناب محبوب احمد المعروف خیر شاہ صاحب نے اپنے اعلان نمبر ۲ مطبوعہ مطبع خادم پنجاب میں جو کچھ چھاپا ہے اس میں سے صرف تھوڑا سا اقتباس بطور نمونہ درج ذیل کر دیتے ہیں۔ کسی کو پورے اشتہار کی ضرورت ہو تو شاہ صاحب سے براہ راست منگوا لے۔

واضح ہو کہ جب عبدالحکیم سوفسطائی اور ثناء اللہ وہابی نے اپنی اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ سے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں لانے کی کوشش شروع کی۔ اور اس کوشش کو حد سے زیادہ ترقی دی۔ تو ہم نے ایک اعلان دیا جس میں ان دونوں (ملحدوں کے) عقیدوں سے اپنے ناواقف بھائیوں کو مطلع کیا تا ہمارے بھائیوں میں سے کوئی دھوکہ نہ کھاوے اور ان ملحدوں کی چکنی چپڑی باتوں پر پھسل نہ جاوے۔ الحمد للہ کہ اس اعلان نے بڑا اثر کیا جس نے پڑھا یا سنا وہ ان بدمذہبوں کے نام سے بیزار ہو گیا۔ .... بلکہ خود ثناء اللہ نے اپنے مطبع اہل حدیث میں چھپوا لیا ہے تو اس کا ذکر بیکار اس کا کیا اعتبار اس لئے کہ جب ثناء اللہ سینکڑوں عالموں کے فتووں کی رو سے نہ صرف بدمذہب بیدین ملحد کافر بلکہ پرلے سرے کا فریبی مکار اور حد درجہ کا جھوٹا اور عیار بھی ثابت ہو چکا ہے۔ تو کیونکر مانا جا سکتا ہے کہ جو فیصلہ ایسے مشہور عالم اور ثابت شدہ و مسلم جھوٹے اور فریبی نے خود اپنے مطبع میں چھپوا لیا ہے وہ درست ہو گا۔ .... ہم خود اپنے مسلمان بھائیوں کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ثناء اللہ پر کفر کا فتوےٰ لگانے والے ستو کے قریب ہیں اور فیصلہ کرنے والے فقط تین فتوے دینے والے اور ہیں۔ فیصلہ کرنیوالے اور جنہوں نے فیصلہ کیا ہے انہوں نے فتویٰ نہیں دیا تھا اور جنہوں نے فتویٰ دیا تھا انہوں نے فیصلہ سے اتفاق نہیں کیا ...... اب ناظرین خود فیصلہ کر لیں کہ سو عالموں کے اس فتوے کو کہ ثناء فریبی ہے۔ مکار ہے جھوٹا ہے عیار ہے بیدین ہے۔ بدمذہب ہے، ملحد ہے کافر ہے دجال ہے شیطان ہے اس سے دور بھاگو اسے اپنے سے دور ہانکو اس کی تحریر نہ دیکھو تقریر نہ سنو اس کے سایہ سے بچو اس کے نام پر لاحول پڑھو۔ قبول نہ کرنا۔ .... غرض مسلمانوں کو چاہیئے کہ بالخصوص ثناء اللہ اور اس کے دوستوں سے بچیں کہ اس کے معاون بھی شیطان کے سگے ہیں اور دجال کے بال کے گدھے ہیں کتے ہیں بلکہ کتوں اور سوروں سے بھی برے۔ زندیق ہیں بے تحقیق ہیں۔ شیطان کے کفش بردار ہیں۔ دجال کے نعمہ خوار ہیں جب ان فاسقوں کو دیکھتے ہی جھڑکے خدا اس کا دل رحمت سے بھرے اور محشر میں بڑی گھبراہٹ سے پناہ دے۔ اب خاص ثناء اللہ کے متعلق علماء کی رائوں کا خلاصہ اسی اشتہار سے مختصاً درج کیا جاتا ہے۔ بدعتی۔ گمراہ۔ گمراہ کرنے والا۔ بڑا فریبی۔ بہت جھوٹا ثناء اللہ ولیوں نبیوں کا مخالف۔ ملحد۔ معتزلی۔ یہودی نصرانی منافلہ ساز افترا پرداز۔ خبیث۔ زندیق۔ سوقیال۔ شیطان محرف قرآن۔ ثناء اللہ مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہے۔ اسی طرح اس کے پرانے بڑھے شیطان نے حضرت آدم ؑ کو بھی دھوکہ دیا تھا۔ پس بچو بچو ایسے گمراہ کرنے والے سے جو دوزخ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر بلاتا ہے جو شخص ثناء اللہ کا کہنا مانیگا دوزخ میں جائیگا۔ ثناء اللہ دجالوں میں سے ایک دجال ہے مسلمان اس سے بالکل ہی پرہیز کریں۔

فقیر محبوب احمد المعروف بہ خیر شاہ حنفی نقشبندی مجددی امرتسری
مطبع خادم پنجاب امرتسر

اعلان

اگر کوئی صاحب قادیان میں خراس چلانا چاہیں۔ تو ایک دوست اس کے واسطے روپیہ دینے کو طیار ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ قادیان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

برائے مہربانی حسب ذیل خط کو بعینہ لفظ بلفظ اپنے اخبار میں کسی کالم میں جگہ دیکر اور شائع کر کے مشکور فرما دیں۔ کار خیر ہے۔ اس میں جہاں تک جلد ہو سکے۔ حصہ لیجئے اور شائع کریں تساہل سے کام نہ لیجئے۔ جب سے ڈاکٹر عبد الغنی و مولوی نجف علی صاحبان وغیرہ نیل خانہ کابل میں اسیر و نظر بند کئے گئے ہیں۔ تب سے لیکر آج تک بڑے بڑے اخبارات و انجمن ہائے امیر افغانستان کی خدمت میں ان بیکس و مجرم خطاکار انسانوں کی رہائی کے لئے عرائض کے کالم کے کالم سیاہ کئے ہیں اور میموریل بھی گورنمنٹ عالیہ پنجاب کی معرفت کابل کو روانہ کئے ہیں۔ لیکن وہاں "صدائے نہ برخاست" و "زمین جنبد نہ جنبد گل محمد" والا معاملہ ہے کوئی ان کی خبر تک نہیں لیتا۔ لیکن اب اس عاجز کی عرض کو بھی کوئی ان کا خیرخواہ ان تک ایک دفعہ پہونچا کر آزمائش کر لئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نتیجہ عمدہ ظہور میں آئے گا۔ میں بوجہ ان کی پرانے تعلقات و احسانات حمیدہ کو مد نظر رکھ کر علانیہ اس خط کو شائع کروانے کی جرأت کر رہا ہوں۔ بہتر ہے کہ دیگر اخبارات بھی حسد۔ تعصب و نفاق کو بالائے طاق رکھ کر اپنے اخبار میں اس خط کی بعینہ نقل کر کے سلطنت افغانستان میں کسی نہ کسی طرح پہونچا دیں۔ زیادہ والسلام

نقل مطابق اصل حسب ذیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میاں غلام حسین صاحب خلف الصدق میاں محمد دسوندہی خان صاحب مرحوم ساکنہ جلال پور جٹاں تحصیل و ضلع گجرات پنجاب۔ و یہ ہے کہ ڈاکٹر عبد الغنی و مولوی نجف علی صاحبان کا یہ نقیر بدت زیر احسان ہے جس کا علم آپ کو بخوبی ہے۔ جب کہ آپ اور میں ہم پیالہ و ہم نوالہ لاہور میں دو سال تک رہے ہیں اور رہ چکے ہیں آپ کے خاندان کا تعلق و اتحاد عرصہ سے والدین کے ساتھ تھا۔ کہ جس کا میں بفضلہ تعالےٰ مشکور و ممنون ہوں۔ بندہ دائرہ اسلام سے

خارج ہوکر مرتد ۔ دہریہ و عیسائی ہوگیا تھا ۔ لیکن خداوند تعالیٰ کا ہزار صد ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے صادق اسلام کا رستہ دکھلا کر قرآن شریف سے کہ جس کے علم سے یہ بندہ کماحقہٗ ناواقف وجاہل تھا ۔ حتےٰ کہ ایک آیت کریمہ بھی صحیح اور واضح طور پر پڑھ نہین سکتا تھا یہ ثابت کرادیا ہے ۔ کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فی الواقعہ مین مسیح موعود و مہدی مسعود تھے ۔ کہ جن کا عرصہ ۱۳۰۰ برس سے انتظار تھا کہ اس اُمت محمدیہ مین مسیح و مہدی ثانی اُمت موسویہ کی طرح نزول فرمائیگا ۔ اور یہی ایک سلسلہ حقہ ہے جو واقعی صراط مستقیم پر ہے اور اسی سلسلہ حقہ مین سے آیندہ انعمت علیہم کے زیر منعم علیہم کا گروہ تا روز یوم الحساب وقتاً فوقتاً ظہور پذیر ہوتا رہے گا اور یہ بھی قرآن شریف سے ہی ثبوت ملا ہے ۔ کہ جناب مولوی عبدالرحمان و مولوی صاحبزادہ عبداللطیف خان صاحبان مرحوم و مغفور و شہید ان باصفا جن کو کہ کابل کی سرزمین آن ناعاقبت اندیش و حق کے نابینا مولوین نے جن مین آپکے برادران رشید بھی شامل تھے ۔ نہائت بے رحمی سے قتل و سنگسار کرادیا وہ حق اور راستی پر تھے ۔ چونکہ مین ابھی پورے طور پر اظہار حق کے لئے طیار نہین ہوا ۔ انشاء اللہ تعالےٰ بغیر کسی فرد بشر کی مدد و مطالعہ کتب وغیرہ کے محض خداوند کریم کے فضل وکرم سے یہ دنیا پر علانیہ اور واضح طور پر ظاہر کرنے کے لئے کھڑا ہونیوالا ہون کہ دنیا مین صادق و حق مذہب اسلام ہی ہے اور اسلام کے تمام فرقہ جات متفرقہ مین (جو دراصل یہود اور نصارے کی مثل ہین) جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھے بیٹھے ہین ان سب مین حق سبحانہ تعالیٰ کی درگاہ اولیٰ مین صرف جناب مرزا صاحب ؑ کا ہی سلسلہ حقہ قائم کردہ منظور و مقبول نظر ہے ۔ جس کی بنیاد خداوند تعالےٰ نے درحقیقت خود اپنے ہاتھ سے رکھی ہے ۔ باقی سب برائے نام ہین بلکہ میرے نزدیک تو مسلمان ہے بھی نہین ۔ جو جو پیشگوئیان اس مامور من اللہ کی پوری نہین ہوئین یا تاخیر یا التوا رہو رہی ہین وہ بھی انشاء اللہ روز روشن کی طرح ظاہر ہوجاوین گی ۔ بلکہ ایک عظیم الشان نشان کرامت یا معجزہ جناب مرزا صاحب ؑ کا دنیا پر ظاہر ہونیوالا ہے کہ جس کو دیکھ کر دنیا کانپ اُٹھیگی ۔ اور وہ درحقیقت حیات و زندہ و برحق تھا اور ہے اس کے تمام مخالف دشمن منہ کے بل گر کر کف دست ملین گے اور زار زار روئینگے بالآخر مین یہ تحریر کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ مین نے بوجہ ان مذکورہ بالا صاحبان اور آپ کے خاندان کے حسن سلوک کے احسان کے زیر بار رہنے کے خداوند تعالیٰ کی بارگاہ معلّیٰ مین بہت بہت دعائین دوہ دل سے کی ہین ۔ امید ہے مجھے محض خداوند تعالیٰ کی ذات بابرکات کے فضل وکرم سے دعا کے قبول ہونے کا فخر ہے ۔ ورنہ مین ایک کرم خاکی سے بھی بدتر و نالائق ہون جیسا کہ میرے آشنا و احباب وغیرہ پر اظہر من الشمس ہے ۔ اس لئے ان صاحبان کے لئے جب مجھے بار بار جواب مل رہا ہے یا عالم کشف مین ان کا حال زار بتلایا جارہا ہے ۔ اور آخر کار آج اس تحریر پر خداوند تعالیٰ کے ارشاد عالی سے نہائت مجبور و لاچار کیا گیا ہون تحریر کرتا ہون ۔ کہ خداوند کریم کے لئے ایک دفعہ القاء الٰہی و الہام مندرجہ خط ہذا ان تک ضرور بالضرور کسی نہ کسی ذریعہ سے پہونچا دین اور ان کی خدمت مین عرض کرین کہ رو رو کر جناب باری مین عرض کرین اور دعائین نہائت خشوع و تضرع سے دنرات کرین انشاء اللہ تعالیٰ وہ پاک و اطہر ذات باری جوش رحمت مین آکر ان پر رحم کرے گی اور ان کی رہائی کا آسان راہ نکال دے گی اس کی جناب مین مشکل نہین ہے بلکہ آسان تر ہے بشرطیکہ انسان نادان اُن کا ہوجاوے اور نیز اس آیتہ کریمہ نے اور بھی مجبور کیا ہے ۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ۔ یعنے نیکی کا بدلہ نیکی ہے اس لئے مین اون کا اور آپ کا نمک خوردہ و پروردہ ہون ۔ نمک حرامی نہین کرنی چاہتا بلکہ نمک حلالی کرنی چاہتا ہون ۔ بہتر اور افضل تو یہی ہے ۔ کہ سب اہل وعیال اُن کے اور آپ جناب مرزا صاحب ؑ پر ایمان بالصدق و یقین بالعین لے آوین ورنہ خاص کر اون کے لئے تو بہت ہی نازک موقعہ نظر آرہا ہے میرا کام ارشاد عالی خداتعالیٰ کا پہونچا دینا ہے ۔ آگے ماننا یا نہ ماننا اون کے اختیار اور منوانا قبضہ ربوبیت رب العالمین ہے ۔ بہتر ہے کہ صدق دل سے ان چند حروف کو قبول کرکے آمنا و صدقنا کہہ کر مولا حقیقی پر قربان ہوکر جان دے دین یہ دنیا مقام فنا فی النار و العذاب ہے ۔ والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ ۔

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۱۱ء بوقت ۱۰ بجے صبح القاء الٰہی حسب ذیل ہوا ۔ عبدالغنی و نجف علی کو خط لکھو یا اطلاع دو کہ تم لوگ تب تک رہا نہین ہوسکتے ۔ جب تک مرزا صاحب ؑ مامور من اللہ برحق مان کر اس پر صدق دل سے یقین لاکر قربان نہ ہوجاوین یہ جو کچھ مصائب وابتلاء آرہے ہین یا خمیازہ اُٹھا رہے ہین یہ اون ناکردنیون کا نتیجہ ہے ۔ کہ جو ناحق دو خداوند تعالیٰ کے خالص عبدون پر کفر کا فتوےٰ دیکر قتل و سنگسار کرایا ۔ یہ تاخیر اسی لئے ہورہی ہے ورنہ آج تک تمہارا فیصلہ ہوگیا ہوتا ۔ تمہارا نام و نشان بھی نظر نہ آتا چونکہ ہماری ذات پاک غفور رحیم ہے ہم کسی بشر کو ضائع کرنا نہین چاہتے سچے دل سے توبہ ہماری جناب مین کرو اور ہمارے مامور کو برحق مان لو ۔ ہم رہا کرادین گے ۔ اگر رہا ہونے کے بعد قادیان ضلع گورداسپور پنجاب مین آکر بیعت ہمارے خلیفۃ اللہ کے خلیفہ اوّل مولوی نورالدین صاحب رضؓ کے ہاتھ پر کرکے دل وجان سے اس کے تابعدار بن جاؤگے ۔ تو دین و دنیا مین کامیاب ہوجاؤگے ورنہ بصورت دیگر ہر دو جہان مین جہنم کے قابل ہو ۔ اوّل تو اس سلطنت مین ہی اعلان کردو کہ مرزا صاحب ؑ قادیانی برحق مسیح موعود و مہدی مسعود تھا ورنہ اپنے وطن پہونچ کر کھلے کھلے طور پر اعلان شائع کرو ۔ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء بروز جمعہ بوقت ۳ بجے بعد دوپہر حسب ذیل بار بار الہام الٰہی ہوا ۔

یدخلون فی نار جہنم ھم فیہا خالدون ۔ یعنے وہ ہمیشہ جہنم مین رہین گے ۔

تفہیم الٰہیہ ۔ دربارہ عبدالغنی و نجف علی یعنی ہر دو کے لئے اس جہان مین بھی جہنم ہے ۔ جیسا کہ بھگت رہے ہین ۔ اور آخرۃ مین بھی جہنم ہے ۔ اگر مامور من اللہ آخر زمان کو صدق دل سے قبول کرلین تو بہتر ۔ اور توبہ و زاری درگاہ معلّیٰ مین کرین ورنہ انجام برا ہے ۔ فقط ۔

المشتہر ۔ فضل کریم احمدی ۔ المتوطن شادیوال خرد ۔ ضلع گجرات حال مقیم قادیان دار الشفاء ۔ بٹالہ ۔ ضلع گورداسپور

قابل توجہ سکھ صاحبان

کچھ دنون سے سکھ صاحبان آریون کی تحریک سے ہمارے خلاف اشتہار اور ٹریکٹ نکال رہے ہین ۔ اور طرز تحریر سے اور بعض دیگر تحریرون سے جن پر لکھنے والون کے پورے نام درج نہین ہوتے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریک اور جوش کے اصل محرک آریہ صاحبان ہی ہین ۔ مثلاً ایڈیٹر پرکاش ۔ آریہ مسافر ۔ ہند و سیوک سبھا وغیرہ ۔ اور نتیجہ اس کا یہ ہورہا ہے کہ مجھ پر ایک طرح کی گالی اور سب وشتم سے یاد کیا ہے بلکہ خالصہ سیوک امرتسر کے معزز ایڈیٹر صاحب نے مجھے برا بھلا کہہ کر ۱۰ مئی ۱۹۱۱ء کے پرچہ مین لکھا کہ یہ شخص پوڑیون کا محتاج اور پیسے پیسے کی سُرمہ کی پڑیان بیچتا ہے ...... اسی طرح کتھک سنگھ اور خالصہ ست سنگھ سبھا کے سکرٹری وغیرہ نے یہان تک بھلا برا کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی آریون کی طرح بدزبانی کی ہے اور بعض کی طرف سے مقدمہ اور دیگر تکالیف کی دھمکی دی جاتی ہے ۔ اور وجہ صرف یہ بتلائی جاتی ہے کہ گورو نانک صاحب کو مسلمان کیون کہا جاتا ہے ۔ ہم ان بزرگون کی خدمت مین ان کی تمام گالیون کو جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین نکال رہے ہین نظر انداز کرکے یہ عرض کرتے ہین کہ اگر آپ لوگون کو لفظ مسلمان ہی گران گذرتا ہے تو گورو نانک علیہ الرحمۃ کے متعلق رشی منی بھگت یا کوئی اور ہندی سُندر لفظ استعمال کرکے اپنا دل

خوش کرلیں۔ ورنہ ہم نے تو وہی باتیں پیش کی ہوئی ہیں۔ جو عرصہ سو سال سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ست بچن میں بتفصیل تحریر فرما چکے ہیں۔ بھائیو! کہ دھرم گورو نانک جی کو نعوذ باللہ کافر جیسے سخت اور ناگوار لفظ سے یاد کرتے تھے۔ مگر ہم نے اس گندے لفظ کو ایسے گورو اور مرشد گورو نانک جی کی شان میں برداشت نہ کرکے پرمیشور کا بھگت رشی (مسلمان۔ خدا کا فرمان بردار) تجویز کیا ہے اور وہ فقات کی بنا پر الہا لفظ اس بزرگ گورو کی شان میں بولا ہے۔ ورنہ یہ لفظ کسی صورت میں بھی دل آزاری پر مبنی نہیں ہو سکتا۔ سو گورو نانک جی کے متعلق ہمارا یہی عقیدہ ہے ہم اس عقیدہ کو کیوں کر اٹھا سکتے ہیں۔ اگر اس عقیدہ سے آج سکھ صاحبان ناراض ہوتے ہیں تو کل عیسائی صاحبان ہمیں یہ کہہ کر دھمکیاں دیں گے۔ کہ تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کو جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ اس کو ایک عاجز انسان اور نبی کیوں مانتے ہو۔ کیا ہم ان کی اِن دھمکیوں اور دل آزار کلمات سے اپنا عقیدہ تبدیل کر دیں گے۔ اور بجائے نبی اور انسان کے انہیں خدا یا کچھ اور سمجھ لیں گے۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ہم گورو نانک جی کی شان میں کوئی گندہ لفظ بول کر کبیرہ گناہ سمجھتے ہیں افسوس ہے کہ آریہ صاحبان نے ہمدردی کی راہ سے سکھوں کو ہمارے خلاف ابھارا ہے۔ مگر سکھ صاحبان کو یہ خبر نہیں کہ آریہ صاحبان کے پنڈت دیانند جی کیا کچھ گورو نانک جی کی شان میں ہتک آمیز دل خراش کلمات ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ میں تحریر کر گئے ہیں۔ کہ جن کو سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور دل پاش پاش ہوتا ہے۔ پس مناسب ہے کہ سکھ صاحبان آریوں کو دوست نہ سمجھیں۔ یہ بڑی خطرناک راہ پر چل رہے ہیں سخت افسوس ہے کہ گورو نانک جی جس کی مدح و ثنا میں ہر مذہب و ملت کے افراد رطب اللسان ہیں وہ پنڈت دیانند اور آریوں کی گالیوں سے گورو نانک جی مہاراج بھی نہ بچ سکے۔ ذیل میں ہم بتاتے ہیں کہ ہمارا اور آریوں کا گورو نانک جی کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔

نہیں تو کیا ہیں۔ کتنے ہی گدی والوں نے ان کے بعد گرنتھ میں اپنی عبارتیں بنا کر ملا دیں۔ گورو گوبند سنگھ تک ایسا ہی ہوتا رہا بت پرستی تو نہیں کرتے لیکن اس سے بڑھ کر گرنتھ کی پرستش کرتے ہیں کیا یہ بت پرستی نہیں ہے۔ کہ کسی بے جان چیز کے آگے سر جھکانا جیسے کہ مورتی پوجا کرنے والے بت پرستوں نے اپنی دوکان جما کر روزی کی صورت نکال لی ہے ویسے ہی ان لوگوں نے بھی کر لی ہے۔

وید پڑھت برہما مر چار دن بید کہانی
سنت کی مہما وید نہ جانے برہم گیانی آپ پرمیشور

اگر وید پڑھنے والے مر گئے تو نانک جی نہیں مر گئے۔ لیکن جو چاروں وید دوں کو کہانی کہے اس کی سب باتیں کہانی ہیں۔ اگر جاہلوں کا نام سنت ہے۔ تو تو وے وید دوں کی عظمت کبھی نہیں جان سکتے۔ اگر عزت کرتے۔ تو ان کا فرقہ کسی طرح چل سکتا۔ گورو کس طرح بنتے۔ کیوں کہ علم سنسکرت تو پڑھے ہی نہ تھے۔

ستیارتھ پرکاش مستند مطبوعہ ۱۹۰۴ء
صفحہ ۴۰۳ - ۴۰۵

یہ ہے جو آریوں کے پنڈت دیانند جی گورو نانک مہاراج کو پیٹ بھر کر گالیاں دی ہیں۔ جو گورو نانک کو برا کہے خدا کے نزدیک وہ کسی طرح نیک ٹھہر سکتا ہے۔

اپنی شکل آپ ہی دیکھتا ہے ہمارے نزدیک وہ نہایت ہی گمراہ اور ذلیل ہیں۔ جو پنڈت دیانند کی ستیارتھ کو مان کر اور آریہ کہلا کر گورو نانک جی مہاراج کو جاہل گنوار بے علم قرار دیتے ہیں۔ آریہ صاحبان گورو نانک جی کو مذکورہ بالا گالیوں سے آیندہ یاد نہ کریں۔ اور ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ کے گندے صفحات ۴۰۳ و ۴۰۵ کاٹ کر نکال دیں ورنہ وہ دل آزار کتاب بدامنی اور بغاوت کا موجب ہوگی۔ گورو نانک جی نہ صرف ہمارے گورو ہیں بلکہ سنگھ صاحبان کے بھی گورو ہیں۔ گو اہل اسلام کا فرقہ جو سکھ کہلاتا ہے اس سے دور جا پڑا ہے۔ آخر وہ ہمارے ہی بھائی ہیں۔ اس لئے تو ہم گورو نانک جی مہاراج کی بڑے درجہ کی عزت کرتے ہیں اگر وہ ہمارے بزرگ اور گورو نہ ہوں۔ تو ہم عزت کیوں کریں۔ ہاں آریہ صاحبان گورو نانک جی کے جانی دشمن ہیں کہ یہ ان کی عزت نہیں کرتے۔ جنہیں ہر مذہب و ملت کے افراد نیک جانتے ہیں۔

راقم - عبد الرحمٰن نو مسلم (مہر سنگھ)
از قادیان ۲۱ - مئی ۱۹۱۱ء

آریہ صاحبان کا عقیدہ دربارہ گورو نانک جی مہاراج

نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا۔ لیکن علمیت کچھ بھی نہ تھی۔ گاؤں کی زبان جانتے تھے۔ وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور چاہتے تھے۔ کہ سنسکرت دان مشہور ہو جاؤں ان گنواروں کے سامنے سنسکرتی بن کر سنسکرت کے پنڈت بن گئے ہوں گے۔ ان کو شہرت و بڑائی کی خواہش ضرور تھی۔ جب نہ پسند تھی تو عزت و شہرت کے لئے کچھ دھم بھی کیا ہو گا۔ اس لئے جابجا گرنتھ میں وید کی تعریف و مذمت بھی ہے۔ ان کی زندگی میں ان کے چیلے نہیں بڑھے کیوں کہ جاہلوں میں یہ طریق ہے۔ کہ مرنے کے بعد ان کو سدھ (صاحب قدرت) بنا لیتے ہیں۔ نانک جی بڑے دولتمند نہ تھے جنم ساکھی میں ان کی بڑائیاں بہت کی گئی ہیں۔ کہ آپ برہما وغیرہ کو ملے۔ سب نے ان کی عزت کی۔ نانک جی کی شادی پر بہت سے گھوڑے رتھ سونے چاندی موتی وغیرہ کے تھے۔ بھلا یہ گپوڑی

اہل اسلام کا عقیدہ دربارہ گورو نانک دیو جی

گورو نانک جی مہاراج اعلےٰ درجہ کے بزرگ مہا رشی صاحب کرامت پرمیشور کے پیارے اور گناہوں سے پاک ولی اللہ ہوئے ہیں آپ بڑے عالم و فاضل اور رشی اور منی ہوئے ہیں۔ اپنے زمانہ کے ریفارمر ہادی پنجاب و ہندوستان کے ہوئے ہیں آپ ایسے بزرگ اور سچے گورو ہوئے ہیں کہ پرمیشور ان سے باتیں کیا کرتا تھا۔ آپ ایشور کو خوش کرنے کے لئے ایسے برگزیدہ ہو گئے تھے۔ کہ انھوں نے خدا کی خاطر دنیا کی ہر ایک چیز سے منہ موڑ کر اسی کا جب کیا اور دنیا اور ماسوی اللہ کو ترک کرکے محض خدا کے ہی ہو گئے تھے۔ قصہ کوتاہ وہ پاک بزرگ ایسا تھا۔ کہ ہندوستان کے مقدس بزرگوں میں سے ہو گزرا ہے۔ جو کوئی ایسے بزرگ کی شان میں گندے الفاظ بیان کرتا ہے۔ درحقیقت وہی کور باطن اور سیاہ کار ہے۔ کیونکہ آئینہ میں وہ ظالم

مولوی غلام امام صاحب

عزیز الواعظین سکرٹری انجمن احمدیہ منی پور ملک آسام انجمن کے کام میں دلچسپی اور کوشش سے کام لیتے ہیں اور بہت مخلص ہیں اس لئے آسام کی دیگر انجمنوں اور احباب کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ مولوی صاحب موصوف سے مل کر کام کیا کریں اور دلچسپی حاصل کرکے مشکور فرماویں اور کہ وہ اپنے چندے انجمن احمدیہ منی پور کی وساطت سے یہاں بھجوائیں۔ اس کا یہ بھی فائدہ ہو گا۔ کہ باہم تعلقات بڑھیں گے۔ سکرٹری محمد علی - ۱۹-۵-۱۱

گشتی چٹھی از جانب اسسٹنٹ صاحب صدر انجمن قادیان

۴۸۶

بخدمت جناب .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ میرے دفتر میں ایک جدید اہل کار داخل باقی نویس مقرر کیا گیا ہے۔ جس کا کام ہے کہ وہ ہر قسم کے موعودہ عطیہ جات کے رجسٹر تیار کرے جس میں کہ ہر ایک معطی کا نام درج ہو اور جس قدر رقم ہر ایک معطی کی طرف سے

وصول ہو اس کے محاذ درج کرے تاکہ صدر انجمن احمدیہ جب مناسب سمجھے۔ انجمن ہائے مقامی (یا بصورت عدم موجودگی انجمن سرگروہ جماعت یا معطی) کو بقایا رقم موعودہ کی ادائگی کیطرف توجہ دلا سکے یا اگر سال کے اخیر پر بقایا زیادہ رہ جاوے تو پھر اس بقایا کی وصولی کی مناسب تجاویز سوچ سکے۔ ہر نئے کام کے شروع میں مشکلات پیش آتی ہیں لیکن اگر آپ خاص توجہ اور مستعدی سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُمید کی جاتی ہے کہ ان رجسٹروں کا ایک ہی ماہ کے اندر تیار ہو جانا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ جن پُر اثر الفاظ میں اس تجویز کے مفید ہونے کے متعلق سکرٹری صاحب متواتر آپ کی خدمت میں اپیل کر چکے ہیں۔ اُن پر کچھ اضافہ نہیں کر سکتا۔ صرف دُعا پر اکتفا کرتا ہوں اور چاہتا ہوں۔ کہ آپ پھر ان کو غور سے پڑھیں اور مستعدی سے اس کام کو کرنے کی کوشش کریں۔

اِس وقت تین رجسٹر کھولے گئے ہیں۔ ایک ماہواری چندہ موعودہ کا۔ اس کی تکمیل کے لئے فہرست نمونہ ذیل مطلوب ہے۔

نمبر شمار۔ نام معطی۔ آمدنی ماہوار۔ رقم مقررہ۔ یہ فہرست انجمن ہائے یا جماعتہائے ذیل کی طرف سے وصول ہو چکی ہے جماعت دہرم کوٹ۔ جماعت دنخوان۔ جماعت اوجلہ۔ جماعت تلونڈی۔ جماعت نیا پنڈ سیدانوالی۔ جماعت بگول۔ جماعت ننگل باغبانان۔ جماعت بھیری چھی۔ جماعت سیکھواں۔ جماعت ہرسیاں۔ جماعت شکار ماچھیان۔ جماعت وڈالہ بانگر۔ جماعت اٹھوال۔ ضلع گورداسپور۔ جماعت گولیکی ضلع گجرات۔ جماعت جھنگ۔ انجمن ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ انجمن پشاور۔ انجمن سٹروعہ انجمن کاٹھ گڈہ ضلع ہوشیارپور۔ انجمن سمرالہ ضلع لودیانہ۔ انجمن شملہ۔ انجمن انبالہ چھاونی۔ انجمن فیروزپور (غیر مکمل) انجمن جہلم۔ انجمن حصار۔ انجمن جموں۔ جماعت بہاولپور۔ جماعت چندوسی ضلع مرادآباد۔ جماعت کراچی۔ جماعت سہارنپور۔ انجمن الٰہ آباد۔ انجمن بنارس۔ انجمن میرٹھ۔ جماعت کاٹھا ملک بہار جماعت ہانگ کانگ چین۔ انجمن ریاست پٹیالہ۔ جماعت منوڑ ریاست پٹیالہ۔ جماعت رائےچور ریاست حیدرآباد دکن۔

ان انجمنوں کے علاوہ بہت سے دوست ہیں جو بموجب تجویز جدید فرداً فرداً چندہ بھیجتے ہیں اور ان کا نام درج رجسٹر کیا گیا ہے علاوہ ان احباب کے اکثر صاحبان ایسے بھی ہیں۔ جو چندہ تو بھیجتے ہیں لیکن اس امر کی اونہوں نے اطلاع نہیں دی کہ وہ کس قدر رقم ماہوار دیا کریں گے ایسے کل احباب کو ماہواری علیحدہ کی جو وہ آئندہ دینا چاہتے ہیں۔ اطلاع دینی چاہیئے تاکہ ان کا نام رجسٹر میں درج کر لیا جاوے۔ اکثر احباب نے خوشی سے اس تجویز جدید کا خیر مقدم کیا ہے لیکن انھوں نے اسموار فہرست نہیں بھیجی اس لئے ان صاحبان کا نام بھی درج نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اسموار فہرست طیار کر کے نہ بھیجیں۔

دوسرا رجسٹر تعمیر فنڈ کا ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے حسب ذیل نمونہ کی فہرست مطلوب ہے۔

نمبر شمار۔ نام معطی۔ آمدنی ماہوار۔ رقم وصول شدہ۔ بقایا کیفیت۔

تیسرا رجسٹر بچیس فنڈ کا ہے اسکی تکمیل کیلئے بھی حسب ذیل نمونہ کی فہرست مطلوب ہے۔

نمبر شمار۔ نام معطی۔ رقم موعودہ۔ وصول۔ بقایا۔ کیفیت

وہ احباب جنھوں نے اس سے پہلے بچیس فنڈ کے متعلق کوئی وعدہ نہیں کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کو اب حصہ لینے کی توفیق عطا فرما دے تو ان کا نام بھی درج رجسٹر کر لیا جاوے رجسٹر ماہواری چندہ میں آمدنی کا خانہ اس غرض سے رکھا گیا ہے کہ جو تجویز کانفرنس میں ۰ ۰ ۰ ۰ آمدنی کے حساب سے عطیہ لینے کی کوشش کے بارے میں پیش ہو کر پاس ہوئی تھی اس کی کامیابی کے متعلق علم ہو سکے اور ایسا ہی عمارت مدرسہ میں سالم ماہ کی آمدنی لینے کی تجویز تھی ان تجاویز کی پوری کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب احباب ان میں یکساں حصہ لیں لیکن چونکہ ایسے کار خیر میں کسی کو مجبور کرنا ٹھیک نہیں اس لئے جو کچھ کوئی اخلاص سے دے وہی بابرکت ہوگا اور چونکہ اخلاص اور قوت ایمانی کے لحاظ سے بھی سب یکساں نہیں ہوتے اسلئے ہمارے مخلص احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے نمونہ سے اور نیک نصائح سے دوسروں کے اندر وہ اخلاص اور قوت ایمانی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور سر دست جو کچھ بھی کوئی خلوص اور انشراح صدر کے ساتھ دینا قبول کرے وہ منظور کرنا چاہیئے اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو یہ سلسلہ آہستہ آہستہ وسیع ہو کر سب احباب ان تجاویز پر کاربند ہو جاویں گے۔

اکثر احباب جنھوں نے عدم موجودگی انجمن یا جماعت کے باعث فرداً فرداً چندہ بھیجنے کا وعدہ کیا ہے اور جن کا ذکر اُوپر ہو چکا ہے۔ حسب وعدہ ماہوار باقاعدہ اپنا موعودہ عطیہ بھیجتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دیوے لیکن انجمنہائے میں سے خاص شکریہ کے قابل بابو برکت علی صاحب چودہری غلام حسن صاحب بہاولپور۔ ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب حصار۔ بابو عبدالعزیز صاحب میرٹھ۔ ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمد صاحب سول سرجن حیدرآباد دکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ ان کی جزا ہو اور دیگر انجمنوں کے کارکنوں کو بھی ہمت اور توفیق عطا فرما دے آمین یا رب العالمین۔ فقیر اللہ احمدی

اسسٹنٹ محاسب صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان دارالامان

رسید زر

(۱۲۸)

۲۵ سے ۳۱۔ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

- میاں محمد شفیع صاحب ۲۶۴۹ ع | یونین کلب لائبریری مری ۲۶۲۷ ع
- جناب سید اعظم صاحب ۲۷۱۰ عہ | جناب محمد رفیق صاحب ۲۳۹۲ ع
- جناب میر محمد شاہ صاحب ۲۷۱۶ للعہ

۳-۱ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

- جناب سلیمان صاحب ۲۷۱۱ عہ | میاں محمد رمضان صاحب ۲۸ ۱۱ عصہ

۵ تا ۱۰۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

- سید جلال شاہ صاحب للعہ | احمد دین صاحب ۲۵۱۱ ہے
- میاں فضل آلہی صاحب ۲۷۵ للعہ | مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ۲۳۷۳۰ ے
- میاں رحمت خان صاحب ۲۷۲۱ للعہ | جعفر خان صاحب ۱۳۹۰ عا
- میاں اللہ دین صاحب ۳۶۱۸ عصہ | نور احمد صاحب ۲۲۶۳ عصہ
- اللہ بخش محمد حسین صاحب ۲۷۴۰ للعہ | غلام محمد صاحب ۲۷۱۹ ع
- بقا محمد صاحب ۲۴۴۸ للعہ | خلیل احمد صاحب ۲۰۰۷ عہ
- میاں فضل حق صاحب ۲۴۵۴ ے

(۱۲ تا ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء)

- گلاب الدین صاحب ۲۷۵ عہ | میاں محمد دین صاحب ۲۲۱۹ ع
- میاں بدر الدین صاحب ۱۹۱۸ عہ | احمد علی صاحب ۲۵۷۵ عہ
- غلام نبی صاحب ۲۲۴۱ عصہ | محمد حسن صاحب ۲۷۳۲ عہ
- میاں عبد العزیز صاحب ۱۶۷ للعہ | فیروز علی صاحب ۲۹۹ ع
- غلام محی الدین صاحب ۲۶۸۵ عہ | عبد المجید احمد صاحب ۹۲۴ ے
- میاں محمد بخش صاحب ۲۰۸۶ عصہ | محمد فضل خان صاحب ۲۱۵۷ عہ
- حفیظ اللہ صاحب ۲۳۷۵ ۱۲

۲۲۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

- میاں محمد عبد اللہ صاحب ۲۹۷ عا | محمد دین صاحب ۵۱ عہ
- محمد فیروز الدین صاحب ۲۶۲ عہ | فضل آلہی صاحب ۲۵۹ عہ
- عالم دین صاحب ۲۷۳۶ للعہ | محمد سلیمان صاحب ۲۷۳۴ للعہ

۲۴۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

- محمد ایوب خان صاحب ۵۲۱ للعہ | نور آلہی صاحب ۲۷۳۶ عصہ
- محمد بخش صاحب آسٹریلیا ۲۰۴۷ للعہ | نور محمد صاحب ۱۹۹۷ عصہ

۲۷ تا ۳۰۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

- میاں غلام حید صاحب ۲۰۵۵ عا | شیخ ظہور الدین صاحب ۲۵۸۲ عہ
- انجمن راہوں ۱۲۹۱ للعہ

یکم مئی تا ۴ مئی سنہ ۱۹۱۱ء

- میاں رحمت اللہ صاحب ۲۱۷۴/۱۸۴ ع | پیرانڈتا صاحب ۲۱۷۷/۱۰۹۱ عصہ
- رحیم بخش صاحب ۱۸۱۱ عہ | محمد سردار خان صاحب ۲۱۵۲/۹۲۵ عصہ
- میاں غلام نبی صاحب ۲۷ عصہ

رسید زر

۵ - مئی ۱۹۱۱ء

عبدالعزیز صاحب ۱۰۹۴ للعہ	محمد دین صاحب ۱۲۶۹ للعہ

مورخہ ۶ - مئی ۱۹۱۱ء

محمد فاضل صاحب ۲۶۱۷ عہ	عبدالعزیز صاحب ۲۷۴۰ للعہ
حامد حسین صاحب ۹۱۱ عہ	علم الدین صاحب ۲۴۷۳ عہ
غلام محمد صاحب ۱۹۸۲ للعہ	دادا بخش صاحب ۱۵۸۹ عہ
علی اکبر خان صاحب ۱۳۱۵ للعہ	قادر بخش صاحب ۳۸ عہ
محمد سلمان صاحب ۱۳۵۲ عہ	محمد جان صاحب ۸۵۴ للعہ
حسین بخش صاحب ۵۲۳ للعہ	محمد امین صاحب ۲۲۲۹ للعہ

مورخہ ۸ - مئی ۱۹۱۱ء

وزیر محمد صاحب ۱۵۶۷ عہ	احمد حسین صاحب ۲۷۱۷ عہ
امام علی خان صاحب ۲۷۴۲ للعہ	احمد دین صاحب ۱۲۰ للعہ
فیض احمد صاحب ۱۶۹ للعہ	میر اکبر صاحب ۵۵۲ للعہ
سردار فضل حق صاحب ۵۷۷ عہ	دل محمد صاحب ۶۱۶ للعہ
محمد صدیق صاحب ۱۸۷ للعہ	عبدالرحمان صاحب ۸۸۵ للعہ
غلام جسم صاحب ۹۴۹ للعہ	فیض الرحمان صاحب ۱۱۸۱ عہ
عمر الدین صاحب ۱۴۱۰ عہ	عبدالحمید خان صاحب ۱۵۵۷ للعہ
معراج الدین صاحب ۱۶۹۹ عہ	محمد دین صاحب ۱۷۴۲ للعہ
خدا داد صاحب ۱۷۵۳ للعہ	محمد عبداللہ صاحب ۱۹۵۳ عہ
کریم بخش صاحب ۲۰۹۲ للعہ	فتح الدین صاحب ۲۱۴۶/۴۳۸ للعہ
عبداللہ صاحب ۲۱۶۸ للعہ	عبدالرحیم صاحب ۲۴۶۰ سے
رحمت اللہ صاحب ۲۴۹۲ سے	عبدالقدوس صاحب ۲۵۱۴ سے
محمد اشرف صاحب ۲۵۲۰ للعہ	عبدالحکیم خان صاحب ۲۶۳۴ عہ
چراغ دین صاحب ۹۸۰ عہ	

مورخہ ۹ - مئی ۱۹۱۱ء

محمد بشارت صاحب ۳۴ للعہ	منظور علی صاحب ۲۳۹۴ عہ
غلام قادر صاحب ۲۴۱۹ عہ	جان محمد صاحب ۲۴۷۷ سے
شیخ عبدالکریم صاحب ۲۴۷۵ للعہ	کریم بخش صاحب ۲۴۵۵ للعہ
میاں دوہایا صاحب ۱۰۱۰ للعہ	کرم الٰہی صاحب ۳۳۰ للعہ

مورخہ ۱۰ - مئی ۱۹۱۱ء

فضل حق صاحب ۴۲۰ عہ	محمد حسن صاحب ۸۰۵ للعہ
حکیم احمد دین صاحب ۱۵۶۱ للعہ	خلیل الرحمٰن صاحب ۱۶۳۶ للعہ
ڈاکٹر چراغ الدین صاحب ۱۹۷ للعہ	مرزا رسول بیگ صاحب ۲۲۷۲ عہ
حکیم عبدالصمد صاحب ۲۴۴۴ عہ	مرزا ایاز بیگ صاحب ۳۲۷ للعہ
احمد حسین صاحب ۲۶۰۴ عہ	عبدالغنی صاحب ۲۷۵۴ عم
احمد حسن صاحب ۵۸ عم	محمد شفیع صاحب ۲۶۲ للعہ

شاہ محمد صاحب ۱۳ للعہ	اکبر علی صاحب ۱۳۳۵ للعہ
غلام مرتضیٰ خان صاحب ۱۳۵۵ للعہ	میراں بخش صاحب ۱۶۶۳ للعہ
سید الغلام رسول صاحب ۱۹۴۹ للعہ	طالب علیخان صاحب ۲۰۷ عہ
ایس نصیر احمد صاحب ۱۹۳۲ للعہ	ولی داد خان صاحب ۲۲۰۵ عہ
سیکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور ۵۳ للعہ	ملک بخش صاحب ۲۶۲۷ عہ

۱۲ - مئی ۱۹۱۱ء

خیر الدین صاحب ۶۹۵ عہ	عبداللہ صاحب ۱۰۰۴ للعہ
شبراتی صاحب ۱۲۷۶ للعہ	غلام حسین صاحب ۱۳۰۳ عہ
محمد احمد علی خان صاحب ۱۳۵ عہ	احمد علی صاحب ۱۳۲۶ سے
محمد حسن صاحب ۱۸۱۶ للعہ	محمد قاسم صاحب ۲۰۷۹ عہ
غلام محمد صاحب ۲۱۸	سلطان محمود بیگ صاحب ۲۲۱۳ عہ

ضرورت نکاح

(۱) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار ڈراکہ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر ۲۰ سال۔ تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی۔ مستقل سرکاری ملازم۔ نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ سے خط و کتابت کریں۔

مفرّح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین رضہ۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ مبہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد للعہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

العزیز علمی۔ ادبی۔ تاریخی ماہوار رسالہ۔ قیمت بارہ آنے سالانہ۔ ملنے کا پتہ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

مبادی الصرف ۔ علامہ نور الدین کی تصنیف۔ علم صرف سکھانے کے لئے بہت مفید ہے۔ چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت صرف ۲ر

ثنائی چکر ۔ ثناء اللہ کے اعتراض۔ دوبارہ دعا کا رد قیمت ار

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ہیضہ ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ایک آنہ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے۔ تو اس کے گھر میں پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر ہی کہتے ہیں۔ اگر پہلے ہی تھوڑا سوچو۔ تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کے گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت ایک شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ر۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ۔ مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منگوا کر ملاحظہ فرماویں

صابون سازی

صاحبان آپ پر روشن ہے۔ کہ کمترین نے ایک اشتہار بدیں عنوان "تجارت کا راز" دیا تھا۔ فیس مبلغ للعہ تھی۔ اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ دو روپے ۲ر کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھا دیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں صابن ... امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ دیگی وغیرہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲ر میں روانہ ہوگی۔ (۲) پتہ صاف۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب ہے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابون امرتسری قسم اعلےٰ طیار نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دی جاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت میری ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر

غلام محی الدین اقبال ... والی ... ضلع لائل پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی ۵ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | مسیح وقت مہدی ہم مجدد ہر سراین

۲۴ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۲ جون ۱۹۱۱ء مطابق ۹ ہاڑ ۱۹۶۸

(جلد ۱۰) | (نمبر ۳۴)

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہٗ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت امیرالمومنین کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے آپ کا آج کل یہ معمول ہے۔ کہ صبح بعد از نماز درس قرآن دیتے ہیں۔ پھر بیمارون کو دیکھتے ہیں۔ پھر تفسیر جلالین پڑھاتے ہیں اس کے بعد ادبیات کا درس ہوتا ہے۔ پھر اصول فقہ کی کتابیں پڑھاتے ہیں۔ پھر ظہر کے بعد مسلم شریف اس کے بعد کچھ اپنا مطالعہ کتب ہوتا ہے۔ شام سے طب پڑھاتے ہیں۔ باوجود اس درجہ ضعف ونقاہت کے یہ ایثار یہ محنت نوجوانان قوم کے لئے سبق آموز ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی عمر وعافیت میں برکت ڈالے اور اس مبارک وجود کے فیوض سے ہم کو متمتع کرے۔

بورڈنگ ہوس تعلیم الاسلام ہائی سکول کے برآمدون کی چھت اور شرقی حصہ ابھی باقی ہے۔ احباب کو عمارت فنڈ کے متعلق اپنے وعدے جلد پورے کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ یہان کے دوستون نے بھی ایک ایک مہینے کی تنخواہ یا آمدنی دینے کا انتظام کیا ہے۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب ڈلہوزی سے جلد واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اور اہل بیت نبوی بخیر وعافیت ہیں۔

خطبہ جمعہ

۹ - جون ۱۱ء

ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان

مین بڑے ارادے سے آیا ہون۔ بڑے اخلاص کے ساتھ دردمند دل سے کے یہان کھڑا ہون ایک طرف پاؤن مضبوطی سے کھڑا نہین ہوتا۔ دوسری طرف بات کہنے کو جی چاہتا ہے۔ بیماری میں ساتوان مہینہ ختم ہونے کو ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے زبان کو محفوظ رکھا ہے۔ ہکلی ہکلی باتین کبھی نہین کین۔ ڈاکٹرون سے پوچھا ہے انھون نے شہادت دی ہے کہ کلورا فارم سونگھنے کی حالت مین بھی کوئی ہکی بات میرے موٗنھ سے نہین نکلی۔ پس اس وقت تک بھی ہوش وحواس ہین چند باتین کہتا ہون جو تم سے مان لیگا۔ اس کا بھلا ہوگا اور جو نہ مانیگا۔ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔

ان اللہ یأمر بالعدل۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انصاف کرو تم مین سے کوئی بھی ایسا ہے جو چاہتا ہے یا پسند کرتا ہے کہ مجھے کوئی گالی دے یا میری کوئی ہتک کرے یا میرے ننگ وناموس مین فرق ڈالے یا نقصان کرے یا بدی سے پیش آئے یا تحقیر کرے میرا ملازم سستی سے کام لے جب تم نہین چاہتے۔ تو کیا یہ انصاف ہے کہ تم کسی کا مال ضائع کرو یا کسی کی ملازمت مین سستی کرو یا کسی کو نقصان پہنچاؤ۔ یا کسی کے لڑکے یا لڑکی کو بدنظری سے دیکھو۔ تم عدل سے کام لو اور وہ سلوک کسی سے نہ کرو جو خود اپنے آپ سے نہین چاہتے۔ اسی طرح جس سے پانچ دس روپے تنخواہ لیتے ہو اس کی فرمان برداری کرتے ہو لیکن جس نے آنکھین دین جن سے ہم دیکھتے ہین کان دئے جن سے ہم سنتے ہین۔ زبان دی جن سے ہم بولتے ہین۔ ناک یا پاؤن دئے جن سے ہم چلتے ہین۔ عقل فہم فراست دی۔ اِتنے بڑے محسن اِتنے بڑے مربی۔ اتنے بڑے خالق رازق کی نافرمانی کرین تو کیا یہ عدل ہے۔ پس مین تمہین یہی چھوٹا سا فقرہ ان اللہ یأمر بالعدل [illegible] نے آیا ہون۔ اور مین تمہین دوسری دفعہ تیسری دفعہ چوتھی دفعہ تاکید کرتا ہون کہ خدا کے معاملہ مین دنیا کے معاملہ مین اپنے معاملہ مین غیرون کے معاملہ مین عدل سے کام لو پھر اس سے ترقی کرو اور مخلوق الٰہی سے احسان کے ساتھ پیش آؤ۔ اللہ تعالیٰ کے احسانون کا مطالعہ کرکے اس کی فرمانبرداری مین بڑھو۔ حلال روزی کھاؤ۔ حرام خوری سے نیکی کی توفیق نہین ملتی۔ شاہ عبدالقادر صاحب اپنا جوتا جامع مسجد کے باہر اتارا کرتے اور شاہ رفیع الدین اندر لیجاتے پھر بھی ضائع ہوجاتا۔ شاہ عبدالقادر صاحب نے بتایا کہ ہم باہر جوتا اتار کر یہ نیت کرلیتے ہین کہ جو اٹھائے اس کیلئے حلال۔ چونکہ چور کم بخت کے نصیب مین رزق حلال نہین اسلئے اسے اٹھانے کا موقعہ ہی نہین ملتا۔ غرض اکل مال بالباطل نہ کرو اور بیویوں سے احسان کے ساتھ پیش آؤ۔ بیوی بچون کے جننے اور پالنے مین سخت تکلیف اٹھاتی ہے۔ مرد کو اس کا ہزاروان حصہ بھی اس بارے مین تکلیف نہین ان کے حقوق کی نگہداشت کرو۔ ولھن مثل الذی علیھن ان کے قصورون سے چشم پوشی کرو۔ اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر بدلہ دیگا۔

دوسرے خطبہ مین فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بےحیائیون سے اور ان امور سے جن سے دوسرے کو تکلیف پہونچے اور وہ منع کرے یا شریعت منع کرے اور بغاوت کی راہون پر چلنے سے منع کرتا ہے وہ سننا کس کام کا جس کے ساتھ عمل نہ ہو۔ سنو۔ دل کو اس کے ساتھ حاضر کرو (القی السمع وھو شھید) اور پھر اس پر عمل کرو۔ اگر عمل

(بدر پریس قادیان دارالامان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر وپرنٹر وپبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

حضرت خواجہ صاحب کے کارنامے

خواجہ کمال الدین صاحب کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے کہ وہ آئے دن بہت سا رنج اور خرچ برداشت کر کے مختلف مقامات کو لکچر دینے کے واسطے تشریف لے جاتے ہیں ان کی فصاحت اور بلاغت کا ایسا سکّہ جما ہے اور ان کی امن پھیلانے والی کلام ایسی پُر تاثیر ثابت ہوئی ہے کہ مسلمان کیا ہندو بھی ہر جگہ خواہش کرتے ہیں کہ خواجہ صاحب کا لکچر ان کے شہر میں ہو۔ عموماً ہر شہر میں احمدیوں کی بات سننا بھی ان کے ہموطن بسبب اندھا پن کے تعصب کے گوارا نہیں کرتے اور [illegible] احمدیوں کی وہ خوبیاں بھی جو دین اسلام کی اشاعت کے واسطے خدا تعالےٰ نے ان میں رکھی ہیں۔ ایک حد تک مخفی رہتی ہیں۔ مگر چونکہ جناب خواجہ صاحب اپنے لیکچروں کے دورہ میں اشاعت احمدیت کے مقصد سے الگ رہتے ہیں۔ اس واسطے غیر احمدی ان کی بات کو بے تعصبی سے سن سکتے ہیں اور رفتہ رفتہ انہیں اس امر کی طرف راہنمائی ہوتی ہے۔ کہ جو قدرت اور طاقت اسلام کی حمایت کے واسطے اور کلام پاک کے فہم کے لئے اللہ تعالےٰ نے احمدیوں کو دی ہے اس میں ضرور کوئی خاص راز ہے۔ ان دنوں میں خواجہ صاحب موصوف کے لیکچر تین جگہ ہوئے ہیں۔

(۱) آگرہ میں وہاں کی انجمن ہدایت الاسلام نے خواجہ صاحب کو لیکچر دینے کے واسطے بلایا تھا۔ وہاں جو قبولیت خواجہ صاحب کی تقریر کو ہوئی اور جس قدر نیک اثر اہل آگرہ پر ہوا اور اسلام کے متعلق ان کے ایمانوں میں پختگی ہوئی اس کی کیفیت بر موقعہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی دیکھ اور سن لی ہوگی۔

(۲) اس کے بعد جلسہ یونیورسٹی کی تقریب پر خواجہ صاحب کے لیکچر کپورتھلہ میں بھی ہوئے جن میں سے دوسرے لیکچر میں خواجہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کا بھی تھوڑا سا ذکر کیا۔ اور جو کچھ کہا وہ ایسے عمدہ پیرایہ میں کہ مخالفین ان کے طرز تبلیغ کے ثناخوان ہوئے۔ چنانچہ ایک صاحب میاں عبد الحمید خان صاحب صدر قانون گوئی نے اس خوشی میں مبلغ صـــہ مدرسہ احمدیہ کو دئے جو خواجہ صاحب کی معرفت یہاں وصول ہو گئے ہیں۔

(۳) تیسرا لیکچر امرتسر میں ہوا۔ اسے بھی سامعین نے محبت کے ساتھ سنا۔ کپورتھلہ والے لیکچر کے متعلق جو رپورٹ اخبار زمیندار نے لکھی ہے اس کا اقتباس ہم ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج ذیل کرتے ہیں۔

"اس کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب کا لکچر ہوا۔ خواجہ صاحب کا لکچر معلومات کا ایک گنجینہ ہوتا ہے اور چونکہ وہ آیات قرآنی اور احادیث نبوی کی چاشنی سے اپنی فلسفیانہ تقریر کو مسلمانوں کے کام و زبان کے لئے مرغوب بنانے کا فن خوب جانتے ہیں اسلئے سننے والوں کو ان کی تقریروں میں ایک خاص لطف آتا ہے اس موقع پر بھی ان کی تقریر ایک گھنٹہ تک کانوں سے دماغ اور دماغ سے دل میں اترتی رہی۔ قل رب زدنی علما اطلبوا العلم ولو کان بالصین۔ العلم علمان علم الابدان و علم الادیان اور طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ کی تفسیر و تصریح انہوں نے جس بلیغ طریقے پر کر کے یہ ثابت کیا کہ علم اسلام کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے اور دینی و دنیوی ضروریات کی ہر شق کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ .... وہ انہیں کا حصہ ہے" (زمیندار)

مفت!

میں نے اپنا لکچر کفارہ سرکاری درسی کتابوں کے طرز خط اور تقطیع پر ایک ہزار چھپوایا ہے تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے۔ عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ جن کو ہم یہاں سے براہ راست روانہ کریں گے اور کچھ جلدیں مختلف شہروں کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہیں کہ وہاں کے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کریں۔ ان کے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں عیسائی یا غیر عیسائی ان کی طرف سے صرف کارڈ آنے پر بذریعہ پیڈ پیکٹ روانہ کیا جاوے گا۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر۔ قادیان (گورداسپور)

ریویو

اخلاق سکندری یہ کتاب اس غرض سے تصنیف کی گئی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری اور اطاعت شعاری کی ضرورت کو صاف اور واضح الفاظ میں عوام کے ذہن نشین کرایا جائے۔ آنارکزم کی تاریخ مدرسوں کی جج کی ڈیوٹی۔ دلش بھگتی۔ چین کے مسلمان۔ اور بدھ مذہب کی حکومت۔ یہ اس کتاب کے مضامین سے بطور نمونہ ہیں یہ کتاب بالخصوص طلبا کے پڑھنے کے واسطے از حد مفید ہے۔ عبارت شستہ بامحاورہ اور سلیس ہے۔ ہم بڑے زور سے سفارش کرتے ہیں کہ محکمہ تعلیم اس کتاب کو سرکاری کورس میں داخل کرے اور سردست اس کا ایک ایک نسخہ ہر ایک مدرسہ شہری و دیہاتی میں رکھا جاوے۔ تاکہ سڈیشن کی جڑ ہندسے اکھڑ جاوے۔ [illegible] صاحب مدرس ایم۔ بقیمت ۸/ ملسکتی ہے۔

بھارت برکھش

شیطانی کارناموں سے اسلام کے برخلاف جس گندہ دہنی [illegible] سے۔ شاید کسی نے لیا ہوگا۔ اس پال کی جواب منشی حسین بخش صاحب وزیر انجمن اسلامیہ نے لکھا ہے اور نہایت شائستگی کے ساتھ تحمل پال کی بیہودگی کا اظہار کیا ہے۔ اسلام کی خوبیوں کو بڑی عمدگی سے دکھایا ہے معقول دلائل کے ساتھ آرین پال کے اعتراضات کو رد کیا ہے۔ کتاب بڑی محنت سے لکھی گئی ہے۔ ایک احمدی اخبار اس کتاب کی تعریف میں اس سے بڑھ کر اور کیا لکھ سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ نے اس کتاب کو پسند فرمایا ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۸/۔ صاحب مصنف سے مل سکتی ہے۔ (دفتر بدر میں نہیں ملتی)

شیخ غلام احمد صاحب فرماتے ہیں جہلم میں پانچ وعظ کر چکا ہوں معہ ملا اور عوام الناس نے دلچسپی سے سنا اور تین آدمی جو کہ سخت مخالف تھے۔ حضور کی بیعت میں داخل ہوئے اور چندہ کی بھی معقول رقم وصول ہوئی۔ جو کہ دفتر محاسب میں روانہ کی گئی ہے۔ ۱۰ جون کو جہلم سے میرپور کی طرف روانہ ہوا تھا۔ گرمی نہایت سخت پڑتی ہے اور پونچھ جانے کے لئے سواری بھی بالکل نہیں ملی۔ اس لئے بنگیال سے واپس جہلم ہوکر سہالہ اسٹیشن کے راستے پونچھ کی طرف روانہ ہونگا۔

رسید مبلغ آٹھ روپے آٹھ آنے از جانب ولیداد خان صاحب بنگلہ کوٹ خدایار بدر راجپوت فنڈ معرفت حضرت خلیفۃ المسیح دفتر محاسب صدر انجمن میں وصول ہوئے۔

۶ جون ۱۹۱۱ء کو غالباً کسی احمدی بھائی کی ملکوال جنگشن پر تین چیزیں (تولیہ۔ رسالہ احمدی اور تفسیر القرآن) رہ گئی ہیں۔ جنہیں برادر ایوب احمد صاحب نے دفتر بدر قادیان میں پہنچا دیا ہے جس کی ہوں منگوالیں

رسیدِ زر
(۱۳ مئی ۱۹۱۱ء)

عباس علی شاہ صاحب ۲۵۰ ۶ + فیض احمد صاحب ۲۴۴۳ سے،

ہر

علیکم بما صابکم

یعنی الطاعت

رانی ہین -

زندہ عمل بارگاہ ایزدی

بری سے باوجود بدی کے اسباب بہم

پہونچانے ... سے رہنا

۸ صلوٰۃ - وقت پر ٹھہر کر خشوع وخضوع سے جماعت کے ساتھ پڑھنا - اقامت صلوٰۃ ہے۔

یدرؤن بالحسنۃ السیئۃ - بدیان انسان کے اندر ہون یا بیوی بچون مین یا محلہ مین یا شہر مین یا ملک مین سب کو کسی عمدہ تدبیر سے دفع کرنے کی کوشش مومن کا فرض ہے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اخلاق کو کہان تک سنوارا - کہ انک لعلی خلق عظیم اللہ تعالے فرماتا ہے - پھر انسان کے اندر جھوٹ فریب - دغا - کینہ - بغض - طمع - سستی - تکبر - بڑائی - یہ سب بیماریان ہین - ان کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

عورتون کے بارے مین مردون کو فرمایا - قوامون علی النسا پس مردون کا فرض ہے کہ ان کی تادیب و اصلاح کرین - نیک معاشرت رکھین - رفق ومدارات سے پیش آئین - بچون مین بد عادتین نہ پڑنے دین اگر ہون تو دُور کرنے کی سعی کرین - محلہ میز شہر مین جو بدعادات اور رسُومات رواج پذیر ہون اون کو دُور کرنے کی کوشش کرین اور ان سب کے لئے عمدہ عمدہ تدابیر سوچتے رہین - ہر مومن اپنے نفس سے سوال کرے کہ اس نے کس بدی کا اپنے نفس یا اپنے گھر مین یا اپنے محلہ یا اپنے شہر یا اپنے ملک سے قلع قمع کیا ہے؟

بدیان انسان زیادہ تر حصول رزق کے لئے کرتا ہے - فرمایا بسط رزق تو اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت مین ہے۔

فرمایا - مین جوان سے بوڑھا ہُوا - سرد وگرم زمانے کو دیکھا کبھی نیکی کا نتیجہ بُرا نہین دیکھا بلکہ خدا تعالے تو نیک کی اولاد کو بھی ضائع نہین کرتا تم جھوٹ نہ بولو - بدظنیان چھوڑ دو - بُری صحبتون سے کنارہ کش ہو جاؤ - اوسنے اسے اوسنے نعمت خدا کی شکریہ کے ساتھ قبول کرو - بدیون سے بچتے رہو - نیکیون پر دوام کرو - نمازین سنوار کر پڑھو - ہم تو چندروز کے مہمان ہین - روز بروز مرنے کی تیاری ہے - ممکن ہے اگر تم کوشش کرو - تو خدا کے فضل سے ہماری رُوح تمہاری طرف سے خوش جائے - والسّلام۔

۸ رجون ۱۹۱۱ء (جمعرات) فرمایا خوش قسمت اور سعیدان انسان کے واسطے تو ایک کلمۂ حکمت ہی موجب ہدایت ہو جاتا ہے ایک قوم کی طرف سے ایک شخص دریافت حال وتحقیق کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آیا اس وقت آپ فرمارہے تھے - کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر - یہ سنتے ہی اپنی قوم کی طرف لوٹ گیا اور کہا کہ سب ایمان لاؤ - انھون نے وجہ پُوچھی - تو کہنے لگا پسندیدہ سے پسندیدہ باتون کا حکم کرتا اور بدیون سے روکتا ہے بس ہمین اور کیا چاہیئے - بدقسمت اور شقی انسان کے لئے سارا قرآن مجید بھی موجب ضلالت ہو جاتا ہے - تعجب آتا ہے کہ بعض لوگ مسلمان - مومن - احمدی کہلاتے ہین پھر فریب - دغا - چوری جھوٹ کینہ بغض - بدظنی - ناجائز کمائی نہین چھوڑتے - اللہ ہدایت بخشے۔

فرمایا - سچے کی نشانی یہ ہے کہ جو بات سچی اور بھلی ہو اس کے کرنے کے لئے تاکید کرے اور اللہ کی نصرت شامل حال ہو اور دشمنون کی تباہی ہوتی جائے۔

فرمایا مومن ذکر اللہ مین اطمینان پاتا ہے - لا الہ الا اللہ الحمد شریف - استغفار - یہ سب ذکر اللہ ہے - فرمایا - قرآن کا پڑھنا پڑھانا - سمجھانا پھر قوم مین ایسی رُوح پیدا کر دینا کہ وہ عمل کر کے مزکّی ومطہر بن جاوے - یہ مجدد کا کام ہے۔

فرمایا - علیہ توکلت - اگر مسلمان صرف اسی آیت کے ٹکڑے پر عمل شروع کر دین تو سب بدیان ان سے دور ہو جائین جسے اپنے مولیٰ پر توکل ہو اسے کیا ضرورت ہے کہ فریب کرے - دغا دے - تکبر کرے - لڑائی کرے - دین مین سست ہو چوری سے مال لے - فرمایا - ولو ان قرآنا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی - بل للہ الامر جمیعا کے معنے بالکل صاف ہین - لو ان قرآنا جملہ شرط ہے - اور لفعل بھذا القرآن جزا محذوف ہے اور سیرت بہ الجبال کے معنے ہین سیرت القرآن بالجبال - جیسے مفاتحہ لتنوء بالعصبۃ کے معنے ہین کہ اس کے مفاتح سے ایک جماعت تھک جاتی نہ یہ کہ مفاتح تھک جاتین - جیسا کہ ظاہری ترکیب سے معنے معلوم ہوتے ہین - اسی طرح ایک شعر ہے - فلما اجزنا ساحۃ الحی وانتحی بنا بطن خبت ذی حقاف عقنقل - وانتحی بنا کے معنے ہین ایک طرف کر دیا ہم کو ریت کے ٹیلے نے حالانکہ ریت کے ٹیلہ نے برطرف نہین کیا بلکہ وہ لوگ ریت کے ٹیلہ سے الگ ہو گئے - پس قرآن سے پہاڑ چلائے گئے اور زمین کاٹی گئی مراد نہین بلکہ مراد یہ ہے کہ قرآن پہاڑون مین چلایا جاوے یعنی پہاڑی لوگون اور بڑے بڑے امرا تک پہونچ جاوے اور زمین کے دُور دراز علاقون مین پہونچ جائے اور رُوحانی مُردے کلام کرنے لگین - بلکہ اللہ کی حکومت ہو جاوے (حصول سلطنت) - لفعل ھذا الامر بقرآن لفعل بھذا القرآن - یعنے مندرجہ بالا امور - اگر کسی قرآن سے ہوتے ہین تو وہ یہی قرآن ہے - چنانچہ قرآن تمام روئے زمین پر پھیل گیا - روحانی مُردے زندہ ہوئے عرب مین بلکہ دور دور تک اسلامی سلطنت ہو گئی۔

فرمایا - ھدی الناس جمیعا - فرمایا ایک طرف مومنون کو بشارت دی کہ تمام عرب مسلمان ہو جاویگا اور دوسری طرف او تحل قریبا من دارھم سے بتایا کہ کفار مصیبتون مین گرفتار رہینگے - یہان تک کہ تو اے نبی ان کے گھرون کے قریب نازل ہو گا چنانچہ فتح مکہ کے دن ایسا ہی ہوا۔

فرمایا - جھوٹ نہ بولو - ناجائز کمائی چھوڑ دو - برکت والی غذا حلال کی کمائی سے حاصل ہو گی اس کے کھانے سے برکت ملیگی خدا کی کتاب کا فہم آئیگا - نیکیون کی توفیق ملیگی - حرام خوری سے نیکیون کی توفیق چھین جاتی ہے - انبیاء کا مذہب اختیار کرو - یطعمنی ویسقین فاذا مرضت فھو یشفین - وہی کھلاتا ہے وہی پلاتا ہے جب اپنی غلطی سے مریض ہون تو شفا بھی وہی دیتا ہے۔

ان مذکرہ پر کہ مسلمان درخواست کرنا چاہتے ہین کہ قرآن مجید کے چھاپنے کا حق صرف مسلمانون کے لئے ہو فرمایا مسلمان اگر ہمت سے کام لینے والے ہوتے اور وہ خدا کے ہو جاتے تو انہین یہ مشکلات کیون پیش آتے گورنمنٹ کو کیا پڑی ہے کہ وہ دوسرون کو نہ چھاپنے پر مجبور کرتا ہے - پنجاب - ہندوستان مین جو قرآن چھپوائے ہین پہلے کوئی ان مین سے صحیح تو دکھاؤ - کسی کا کاغذ خراب ہے - کسی کی چھپوائی خراب ہے - کوئی غلطیون سے پُر ہے - نہ ان کے پاس روپیہ ہے - نہ ہمت نہ استقلال - حضرت مرزا نے کیا سچ کہا ہے۔

کبھی نصرت نہین ملتی درمولیٰ سے گندون کو
کبھی ضائع نہین کرتا وہ اپنے پاک بندون کو

یہ پاک بندے بنتے تو ضائع کیون ہوتے انہون نے قرآن کو چھوڑا تو خدا نے اشاعت کی خدمت دوسرون کے سپرد کر دی۔

درخواست دُعا - سید محمد عبدالحق صاحب ملہرا سے احباب کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ بیماری سے شفا - فارغ البالی توفیق اعمال حسنہ کے واسطے صاحبان دل توجہ دُعا کرین۔

اسوہ حسنہ الموسوم بہ زندہ اور کامل نبی - یعنے وہ لیکچر جو محمڈن اینگلو اورنیٹل کالج علی گڈھ مین جناب خواجہ صاحب بی - اے ایل - ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب لاہور نے ۵ - دسمبر ۱۹۱۰ء کو دیا تھا - نہایت چکنے کاغذ پر خوشنما چھپوایا گیا ہے - قیمت صرف ۸ ر آنے ہے - اکٹھا خرید کر مفت تقسیم کرنے والون کو اور بھی رعایت دیجاوے گی - مذکورہ بالا پتہ پر خواجہ صاحب سے مل سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الہامی کتاب کی غرض وغائت

(ھدًی للمتقین)

مین نے بڑی حیرت واستعجاب سے آریہ صاحبان کو فخر کرتے دیکھا اور سُنا ہے کہ ہمارے ویدون مین سے ہی کل موجودہ سائنس نکلے ہین۔ ہائیڈروجن گیس کا بھی ذکر ہے یا ریل اور تار برقی کا بھی بیان ہے وغیرہ وغیرہ۔ پھر اسی سے یہ نتیجہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ گویا یہ ان کے الہامی ہونے کی دلیل نہین اور نیز یہ کہ یہ باتین بطور پیشین گوئیون کے نہین ہین بلکہ آریہ قوم مین قدیم الایام مین یہ سب چیزین موجود تھین اور گویا ان سب باتون کے موجد آریہ صاحبان ہی ہین یہ کیسی غلط راہ ہے جو ان لوگون نے اختیار کر رکھی ہے۔ اوّل تو اس بات کا ثابت کرنا معلوم نہیں کہ آریہ قوم ہی ان باتون کی موجد ہے اتنے بڑے تمدن کے کچھ تو آثار باقی رہتے کسی کتاب کی زبان مُردہ ہو جانے مین ہی تو مزہ ہے کہ جو چاہا اس بات مین سے نکال لیا۔ کسی نے اعتراض کیا تو کہدیا اس زبان کی تہین کیا خبر۔ ہمین تو خبر ہو یا نہو مگر دیانندجی مہاراج سے پہلے کسی سنسکرت دان پنڈت کو بھی خبر نہ ہوئی۔ پھر دیانندجی کو بھی اتنی ہی خبر ہوئی۔ جتنی اس زمانہ مین نئی ایجاد موجود تھین۔ دیانندجی کے بعد مین جو ایجادین ہو رہی ہین ان کی خبر خود دیانندجی کو بھی نہ ہوئی۔ کسی ایجاد کے دُنیا مین شائع ہونے سے پہلے ویدون مین سے نکال کر وہ چیز دنیا کے آگے پیش کی جاتی تو بھلا کچھ بات بھی تھی۔ مگر یہان تو یہ صورت ہے کہ جس جس طرح اس زمانہ کی ترقی یافتہ قومین کوئی نئی ایجاد نکالتی ہین اسی طرح آریہ صاحبان بھی اس ایجاد کے نکلنے کے بعد کوئی بے معنی سا لفظ اگلے پچھلے جملون سے کاٹ کوٹ کر لوگون کو سُنا چھوڑتے ہین۔ پھر اس لفظ مین بھی بڑی پیچیدہ تاویلون سے کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک سنسکرت کا لفظ پیش کیا اس کے معنے ہین پیمانہ اب چونکہ کیمسٹری مین تمام عناصر کے وزن معلوم کرنے کے لئے ہائیڈروجن گیس بطور پیمانہ کے استعمال ہوتی ہے اسلئے پیمانہ کے لفظ سے شور مچا دیا۔ کہ دیکھو ویدون مین ہائیڈروجن گیس کا ذکر ہے۔ غرض اس طرح پر کا کبھی تو بنا دیا۔ بلکہ اس سے بھی بدتر۔ کچھ بھی نہین اور سب کچھ بنانے کی کوشش کی۔ ان ابلہ فریبیون کو اگر بفرض محال ہم درست بھی مان لین۔ تو پھر حاصل کیا۔ یہی کہ ویدون مین کچھ کچھ ناقص طور پر کیمسٹری یا علم جرثقیل کی کسی ایجاد کا تذکرہ ہے مگر الہامی کتاب ہونے پر یہ کوئی دلیل نہین۔ بلکہ اگر یہ سچ ہے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ وید انسانی کلام ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ خدا کا علم اور انسانی علم کبھی برابر نہین ہو سکتا انسانی علم کی خدا کے علم کے آگے ہستی ہی کیا ہے کیمسٹری یا علم جرثقیل یا سائنس کے مسئلون پر جو اس موجودہ زمانہ مین انسان نے بحث کی ہے وہ نہائت اعلیٰ اور مبسوط ہے اور ویدون کے ناقص یا ناتمام پہیلیون کو اس سے کچھ نسبت ہی نہین تو اب مقام غور ہے کہ اگر خدا نے ان علوم پر اپنی کتاب مین بحث کی ہوتی تو ضرور تھا کہ وہ انسانی علم سے خواہ وہ کتنا ہی کیون نہ ترقی کر جاوے۔ بدرجہا بڑھکر اعلیٰ اور اتم اور اکمل ہوتی۔ کیونکہ انسانی علم خدا کے علم کے کبھی برابر نہین ہو سکتا۔ مگر برعکس اس کے جو کچھ ویدون مین پایا جاتا ہے وہ بحث کیا کھل کر بات بھی کی ہوئی نہین معلوم ہوتی۔ گونگے کے اشارے ہین جو معنی چاہے سمجھ لو۔ اور اگر کچھ باتین ہون بھی تو ایسی ناقص اور ناتمام ہین کہ انسانی علوم سے بھی گئی گذری ہین یہ اظہر من الشمس اور موٹی بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جس مضمون پر بحث کرے گا وہ ضرور ہے کہ انسانی علوم سے بہت بڑھ چڑھ کر ہو اور نہائت اعلیٰ اور اکمل اور اتم ہو اور کوئی انسانی علم کبھی بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ چنانچہ اسی لئے قرآن کریم مین اپنے منجانب اللہ ہونے پر یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکفرین ؕ

ترجمہ۔ اور اگر تم شک مین ہو اس چیز کی بابت جو ہم نے اُتارا اپنے بندے پر۔ پس اُس جیسی ایک سورۃ لے آؤ۔ اور اللہ کے سوا اپنے مددگارون اور گواہون کو بلا لو۔ اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر تم نہ کر سکے اور ضرور ضرور تم نہین کر سکو گے۔ پس ڈرو اُس آگ سے جس کے ایندھن انسان اور پتھر ہین۔ انکار کرنے والے کے لئے تیار کی گئی ہے۔

اب دیکھو یہان کس زور اور تحدّی سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ تم لوگ اس ...
اگرچہ تمام ...
اس کتاب کا موضوع ...
بحث کی گئی ہے ...
کے علم تام ...
اپنے محدود علم سے ...
سکیگا۔ میرے پیارے احمد نے کیا ہی خوب کہا ہے

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہان قدرت یہان درماندگی فرق نمایان ہے
ملائک جس کی حضرت مین کرین اقرار لاعلمی
سخن مین اس کے ہمتائی کہان مقدور انسان ہے
بنا سکتا نہین اک پاؤن کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیون کر بنانا نور حق کا اُسپہ آسان ہے

غرض خدا جس امر پر اپنے علم سے بحث کرے اس پر انسان کی کیا مجال ہے کہ بالمقابل کچھ دم مار سکے۔ آریہ قوم نے تو ابھی ابھی تازہ بتازہ اس گستاخی اور بے سود کوشش کا مزہ چکھا ہے۔ ستیہ دیو اور آریہ مسافر آگرہ کو جو ذلت اور ناکامی اور نامرادی قرآن جدید لکھنے مین نصیب ہوئی ہے وہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ تیرہ سو برس گذر چکے اور صدہا برس گذر جائین گے۔ مگر قرآن کریم کا یہ دعوے قیامت تک ثابت اور برقرار ہے جو اس پتھر پر گر گیا۔ وہ چکنا چور ہو جاویگا۔

حاصل کلام یہ کہ اگر سائنس کے لئے بھی دنیا کو الہام کی ضرورت ہوتی اور اس پر اللہ تعالےٰ اپنی کسی کتاب مین بحث کرتا۔ تو یہ ضروری تھا کہ وہ ایسی ہوتی کہ .... اس کا مقابلہ انسان نہ کر سکتا ویدون مین ناقص طور پر کچھ تھوڑا سا اشارہ یا کسی پہیلی کا ہونا اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ یہ کلام خدا کا نہین پس یہ فخر اور دعوے کہ سارے سائنس کے علوم ویدون مین ہین کیسا لغو اور لاحاصل ہے۔ فرض محال کے طور پر مان لینے پر تو ویدون کا کچھ بھی باقی نہین رہتا کیونکہ جو کچھ سائنس کا تذکرہ آریہ قوم اپنے ویدون سے نکالکر دنیا کے آگے پیش کرتی ہے وہ ایسا گول مول اور ناتمام بلکہ مہمل ہے کہ وہ خدا کا کلام ہرگز نہین ہو سکتا خدا کا علم ایسا ناقص کبھی نہین ہو سکتا کہ اس کے ادنے ادنے بندے اس سے ہزارہا درجہ بہتر وہی علوم دنیا کے آگے پیش کرین ایسا ناقص سائنس ان کی کسی کتاب مین جو الہامی ہونے کا دعوے کرتی ہے اگر موجود تھا بھی تو آریہ صاحبان کو چاہیئے تھا کہ اس کو چھپاتے اور پردہ پوشی کرتے مگر بدقسمتی سے وہ اسپر فخر کرتے اور شیخیان بگھارتے اور بغلین بجاتے ہین اور بعض سادہ

تم بھی اپنے قرآن کو
رتے ہیں۔ خدانہ
ریم کی شان تو اس سے
جس امر پر بحث کرتاہے
ہے۔ دوم الہامی
رتین۔ الہامی کتاب
بندے کو اپنے ربّ سے ملا دے یعنی
بات درج ہوں کہ جن سے بندہ کو اپنے ربّ
کا صحیح علم نصیب ہو اور جن سے اس تک پہونچنے اور اس کو
راضی کرنے کے تمام ذرائع سے پوری واقفیت حاصل ہو
تمام انبیاء اور رُسل اور رشی اور منی جو دنیا میں آئے۔ اور تمام
الہامی کتابیں جو دنیا میں نازل ہوئی ہیں۔ اُن کا یہی مقصد رہا
ہے اور یہی مذہب کی حقیقت ہے۔ چنانچہ دوسری الہامی
کتابوں کی طرح قرآن کریم کا بھی یہی مقصد ہے۔ ہاں یہ بات
ضرور ہے کہ قرآن کریم چونکہ خاتم الکتب تھی اور تمام صداقتوں
کی جامع اور اکمل کتاب تھی اس لئے اس مقصد کے پورا کرنے
میں جو کمال قرآن کریم نے دکھایا ہے وہ دنیا میں اور کسی کتاب نے
نہیں دکھایا۔ اپنے مقصد کو قرآن کریم نے خود بیان فرمایا ہے
چنانچہ ابتداء ہی میں پہلے انسانی فطرت کا تقاضا دُعا کے رنگ
میں بتلایا کہ یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ ہدایت مانگے۔ انسان کی محدود
عقل اور محدود علم اور محدود زمانہ عمر اس امر کے متقاضی ہیں
کہ خدا اپنے کامل واکمل واتم علم سے الہام کے ذریعہ انسان کو
سیدھی راہ بتلاوے۔ کیونکہ اس معاملہ میں انسانی عقل اور علم
پر جو محدود ہیں۔ کامل بھروسہ نہیں ہوسکتا۔ ایک دفعہ ایک دیوسماج
کے ممبر سے مجھے گفتگو کا موقعہ ہُوا۔ کہنے لگا کہ عقل انسانی ترقی
کرتے کرتے اب اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ مذہب کوئی چیز نہیں
میں نے کہا کہ کیا ابتدائے آفرینش سے اب تک عقل دہوکہ دیتی
رہی۔ کہنے لگا کہ ہاں۔ میں نے کہا کہ کیا اب عقل کامل ہوگئی یا
ابھی بھی ناقص ہے اور اس نے آیندہ اور ترقی کرنی ہے۔ کہنے
لگا کہ اس نے تو برابر ترقی کرتے ہی جانا ہے۔ ابھی تو ناقص ہی ہے،
تو میں نے کہا کہ ہم پھر کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس نتیجہ پر عقل آج
پہونچی ہے وہ درست ہے اور اسمیں کوئی غلطی نہیں۔ جب ہزارہا
برس سے بوجہ ناقص ہونے کے عقل نے ہمیں غلطی میں ڈالے
رکھا تو یہ کس طرح حکم لگا سکتے ہیں کہ اب دہوکہ نہیں دے رہی بالکل
ممکن ہے کہ تھوڑے برس کے بعد وہ کسی اور نتیجہ پر پہنچ جاوے۔ خود
اگنی ہوتری جی پہلے خدا کے قائل تھے اب منکر ہوگئے۔ جب آپ
کے ایک بڑے مسلمہ بزرگ شری دیو بھگوان کی عقل کا یہ حال ہو
تو دوسروں کا کیا کہنا۔ خود شری دیو بھگوان جی یقیناً نہیں کہہ سکتے

کہ ان کی عقل کا پہلا نتیجہ صحیح تھا یا دوسرا۔ ممکن ہے جس طرح
پہلے عقل نے دہوکہ دیا ہے۔ اب بھی دے رہی ہو۔ غرض بصیر
کوئی نہیں۔ سلیم الفطرت انسان تو ایسی راہ تلاش کرتا ہے جس
کی بنا بصیرت پر ہو۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔

قل ھذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ ۔ علیٰ بصیرۃ
انا ومن اتبعنی ۔ سبحٰن اللہ وما انا من المشرکین ۔

ترجمہ۔ کہدے۔ یہ ہے میرا رستہ بُلاتا ہوں اللہ کی طرف
بصیرت پر ہوں میں اور جو میری اتباع کرے۔ اور اللہ ہر ایک
عیب اور نقص سے پاک ہے اور میں مشرکوں سے نہیں یہاں
یہ بھی بتلایا کہ صرف میں ہی بصیرت پر نہیں بلکہ جو میری اتباع
کریگا وہ بھی بصیرت پر ہوگا۔ یہ ہے کامل اور زندہ مذہب جسمیں
کوئی شک وشبہ نہیں۔ نرا دعوےٰ ہی نہیں بلکہ اسی زندگی میں
بصیرت عطاء فرماتا ہے۔

حاصل کلام یہ کہ انسان فطرتاً چاہتا ہے کہ اسکو سیدھا
رستہ ملے اور اس بات کا یقینی علم کہ کون سا سیدھا رستہ ہے خدا
کو ہی ہے جس کا علم کامل ہے۔ تو انسانی فطرت پھر اُسی کے آگے
گرتی اور گڑ گڑاتی ہے اور دُعا کرتی ہے چنانچہ دُعا سکھلائی کہ

اھدنا الصراط المستقیم۔

ہمیں سیدھا رستہ دکھلا اُس پر ہمیں چلا اور کامیاب کردے۔ اس
دُعا کے تقاضے کو پُورا کرنے کے لئے قرآن جیسی کتاب اللہ کریم
نے نازل فرمائی۔ چنانچہ قرآن کریم کے شروع ہی میں فرماتا ہے

الٓمٓ۔ ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدیً للمتقین

یعنے اے وہ انسان جو مجھ سے سیدھی راہ کا طلبگار ہے۔ اور
ہدایت کا خواستگار ہے۔ میں اللہ جو کامل واکمل اور اتم علم رکھتا
ہوں تجھے بتلاتا ہوں کہ یہ ہے وہ کتاب جس پر عمل کرنے سے تو
کبھی ہلاک نہ ہوگا اور منزل مقصود پر پہونچنے میں کوئی شک
وشبہ نہیں۔ یہ ہدایت نامہ متقیوں کے لئے۔ یعنی یہ کتاب اسی
لئے اُتاری گئی ہے۔ کہ جو انسان خدا سے ڈرکر ہدایت کا طلبگار
ہُوا۔ اور عذابوں اور دُکھوں سے بچنا چاہتا ہے اور سُکھ اور نجات
چاہتا ہے اس کے لئے یہ ہدایت نامہ ہو۔ پس اے انسان اس
ہدایت نامہ پر عمل کر۔ کیونکہ لوگ اس پر چلکر متقی بنے ہیں پھر
صرف متقی ہی نہیں بلکہ ثم ننجی الذین اتقوا کے ماتحت دکھوں
سے نجات پاگئے بلکہ اس ہدایت نامہ پر عمل کرکے اس سے بھی
آگے ترقی کرکے مفلحوں کے زمرہ میں داخل ہوگئے۔ جو اعلےٰ
کامیابی کا مقام ہے۔ چنانچہ آگے جاکر ارشاد ہوتا ہے۔ کہ

اُولٰئک علیٰ ھدیً من ربھم واولٰئک
ھم المفلحون ؁

یہی لوگ ہیں جو اپنے ربّ کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور کامیابی
کے رستہ پر پڑ چکے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو کامیاب و بامراد ہونگے
یہاں من ربھم میں جہاں یہ اشارہ ہے کہ ربوبیت الٰہی کا
تقاضا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انسان کو ہدایت عطاء فرماوے وہاں
یہ بھی بتلایا کہ جس طرح ربوبیت کی صفت لامحدود اور لامتناہی
ہے اسی طرح بندہ کی ہدایت اور ترقی اور کامیابیاں بھی
ربوبیت الٰہی کی صفت کے ماتحت لامتناہی ہیں اور ان سب
کامیابیوں اور ہدایتوں کا راز اِسی کتاب پر عمل کرنا ہے جو ہدیٰ
ہے اور خود خدا کی طرف سے ہے۔

یہ ہے غرض و غائت قرآن مجید کی اور کُل الہامی کتابوں
کی۔ اس مقصد کے حصُول کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب منیر
میں طرح طرح کے ہدایت کے سامان جمع کئے ہیں۔ اس کے ضمن میں
اگر کہیں دنیوی علوم میں کوئی بات مفید مطلب تھی تو اُس کو اُتنا ہی
لیا ہے اور وہی نتیجہ نکالا ہے جو کتاب کے اصلی مقصد کا تقاضا
تھا کسی سائنس کے مسئلہ پر بحث کرنا خدا کی کتاب کا مقصد نہیں
ہوسکتا۔ کیونکہ یہ اس کے نزُول کی غرض و غائت نہیں جو بات
کتاب کی اصل غرض میں داخل نہیں اس پر بحث کرنا خدا تعالیٰ کی
شان سے بعید ہے کیونکہ وہ حکیم ہے اور اس کا کوئی فعل لغو
نہیں ہوتا۔ خدا کا کتاب نازل کرنے سے یہ مقصد نہ تھا کہ وہ
کوئی سائنس سکھانا چاہتا تھا۔ تا وہ کوئی سائنس کی کتاب نازل
کرتا بلکہ دنیا کو صراط مستقیم پر ہدایت پانے کے لئے الہامی
کتاب کی ضرورت تھی اور خدا نے اسی ضرورت کے مطابق کتاب اُتاری
دُنیا کے سائنس سے بھی خدمت لی ہے مگر وہیں تک جہاں
تک کہ وہ کتاب کی اصلی غرض کے لئے کارآمد تھا۔

پیشگوئی کے طور پر موجودہ زمانہ کا نقشہ بھی اسی حکیم کتاب نے کھینچا ہے مگر
اس کا بھی مقصد وہی ہدایت ہے کیونکہ اس دہریت اور لامذہبی
کے زمانہ میں جبکہ باطل نے اپنی پوری قوت کے ساتھ میدان میں
آنا تھا اور اللہ تعالےٰ نے اپنے سچے دین کو کل ادیان باطلہ پر
غالب کرکے دکھانا تھا اور ایک جری اللہ فی حلل الانبیاء کو
دنیا میں اسی غرض کے لئے بھیجنا تھا اسلئے اس زمانہ کا نقشہ
ایسا ہو بہو کھینچدیا ہے۔ کہ جہاں ایک طرف مومن کے لئے ازدیاد
ایمان عرفان کا باعث ہوتا ہے وہاں دوسری طرف اس زمانہ کے
لوگوں کے لئے قرآن کریم کے سچے اور منجانب اللہ ہونے پر بیّن
نشان ٹھیرتا ہے۔ کیونکہ ایسا عجیب وغریب علم غیب سوا خدا
کے اور کسی کو حاصل نہیں۔ مسلمانوں کا ضعف۔ مسیح موعود کی
بعثت۔ یوروپ کی قوموں کا تمام دنیا میں پھیل جانا۔ اخبار۔
رسالے پرچے تمام دنیا میں پھیل جانے۔ پہاڑوں کا اُڑا یا جانا
سرنگوں کا نکلنا۔ پہاڑوں کی سیریں۔ ان مقاموں پر جہاں کہ
سواری کا کام اونٹ دیتے تھے۔ وہاں ریلوں کا چلنا اونٹوں کا

بے کار رہو جانا ۔ علےٰ ہٰذا القیاس حجاز ریلوے کا نکلنا زلزلون اور عذابون کا آنا ۔ طاعون کا آنا ۔ ایک ماہ (رمضان) مین چاندگرہن اور سورج گرہن کا جمع ہونا ۔ وحشی قومون مین تمدن کا آغاز ۔ قانون انسداد دخترکشی کا رائج ہونا ۔ چڑیا خلانے اور مویشیون اور گھوڑون کے بڑے بڑے ڈپو قائم ہونے ۔ دریاؤن کو کاٹ کر نہرون کا نکلنا ۔ دریاؤن کا خشک ہو جانا ۔ سمندرون کا آپس مین مل جانا ۔ مثلاً بحیرہ قلزم اور بحیرہ رُوم کا سویز کنال کے ذریعے اور بحر الکاہل بحر ظُلمات کا پانامہ کنال کے ذریعے ۔ سمندر کا جہازون سے پٹ جانا ۔ دور دور کے لوگون کا آپس مین ملنا ۔ پرانی قبرون کا اُکھڑنا (مثلاً مصر کی ممی وغیرہ) علم ہیئت کی ترقیات ۔ لوگون کا فسق و فجور اور عبادت اور نیکی کی کمیابی ۔ جملہ مذاہب کا ایک دوسرے پر حملے کرنے اور بالآخر اسلام کا تمام مذاہب پر غالب آنا وغیرہ وغیرہ ۔ غرض کہان تک بیان کیا جاوے ۔ مُشتے نمونہ از خروارے ۔ چند بیان کئے ہین ۔ اگر تفصیل سے بیان کئے جاوین تو ایک مبسوط کتاب بنتی ہے ۔ اسی طرح ہر زمانہ مین قرآن کریم کی صدہا پیشین گوئیان پوری ہوتین اور اس زندہ کتاب کی صداقت پر مُہر لگا رہی ہین ۔ اور اسی طرح قیامت تک پوری ہوتی رہینگی تاکہ ہر زمانہ کے لوگون کے لئے حُجّت ہو ۔ مگر مقصد ان سب پیشین گوئیون کا بھی وہی ہدایت ہے نہ کچھ اور ۔ کسی دنیوی سائنس پر بحث مقصود نہین کیونکہ یہ کتاب کی اصل غرض نہین قرآن کریم نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ ہدایت ہی ہے اور اس پر اس طرح کامل و اکمل اور اتم طریق پر بحث کی ہے اور ہدایت کو اس اعلےٰ کمال پر پہونچایا ہے ۔ کہ وہان تک انسان کے علم ۔ عقل ۔ فہم ۔ فکر کی رسائی تک نہین اور عطاءً غیر مجذوذ فرما کے بتلا دیا کہ ایسی ترقی کی طرف لے جاتا ہے جس کی انتہا ہی کوئی نہین ۔ اور جو کبھی ختم ہی نہین ہوتی اس کا مقابلہ بشر نہین کرسکتی اور یہ اس کے منجانب اللہ ہونے پر ایک عظیم الشان دلیل ہے ۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العالمین

عاجز بشارت احمدؐ عفی اللہ عنہٗ ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

احمدی احباب کی خدمت مین ایک عرض ۔ بعض اسباب کے پیدا ہونے سے مجھے خیال آیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعض احباب کا کچھ مختصر سا حال شائع کرون اور انہین یہ دکھایا جاوے کہ وہ لوگ احمدی ہونے سے پہلے کیا تھے ۔ اور حضرت مہدی و مسیح کی بیعت کے بعد ان کو کس قدر دینی اور دنیوی آسائش حاصل ہوئی ۔ اور دنیا و دین مین انہون نے کتنا عروج پایا ۔ لہٰذا اس عریضہ کے ذریعے سے مین آپ سے التماس کرتا ہون کہ آپ اپنا پہلا اور پچھلا حال کم و کاست مختصر سا تحریر فرماوین ۔ بندہ ان سب تحریرون کو بصورت رسالہ شائع کردے گا تاکہ لوگون پر ظاہر ہو کہ احمدی فیض کس قدر تھا جس سے لوگ متاثر ہو کر کیا سے کیا بن گئے اور اس تنزّل کے زمانہ مین مسیح کے پیرون نے کس قدر ترقی حاصل کی ۔ اگر آپ کی نسبت کوئی کرامت کا صدور ہوا ہو یا کوئی پیشگوئی پوری ہوئی ہو تو وہ بھی جواب مین درج کر دین ۔ یا خود تم پر کوئی خاص فضل ہو کر تم سے کوئی کرامت صادر ہوئی ہو یا تمہین کوئی الہام یا کشف ہوا ۔ تو وہ بھی لکھین ۔ امید کہ اس سے اس رسالہ کے مطالعہ کرنے والون کو انشاء اللہ تعالےٰ فائدہ ہوگا ۔ یہ رسالہ دلچسپ بھی ہوگا ۔ میرا اس مین زیادہ دخل نہین ہوگا ۔ بلکہ احباب کی تحریرون کو ترتیب دیکر چھاپ دیا جاویگا ۔ خاصہ ایک رسالہ بن جاوے گا ۔ جو علاوہ دلچسپ اور مفید ہونے کے ضعفاء کے لئے تھوڑا سرمایہ پیدا کر دیگا ۔

ناصر نواب ۔ قادیان دارالامان ۔ ۹ر جون ۱۹۱۱ء

بدر کی لکھائی گنجان نہ ہو

منشی فرزند علی صاحب فیروزپور سے تحریر فرماتے ہین " مین پیشتر عرض کر چکا ہون کہ مین بدر کی پُرانی لکھائی کو پسند کرتا ہون اور ابھی تک اسی رائے پر قائم ہون ۔ معلوم نہین کہ اس گنجان لکھائی کی تحریک جناب کو کس طرح ہو رہی ہے ۔ میرے نزدیک علاوہ دوسرے امتیازون کے جو بدر کو حاصل ہین ۔ ایک یہ بھی ہے کہ اس کی لکھوائی اور چھپوائی دلکش ہے ۔ یہ امتیاز اُٹھ جائے گا ۔

استفسار

مین کسی ملک مثلاً امریکہ ۔ افریقہ مین روزگار کے لئے جانا چاہتا ہون ۔ کیونکہ پنجاب کے بہت سے لوگ غیر ممالک مین جاکر بہت سا روپیہ لاتے ہین اس لئے کوئی مہربانی کرکے بتلائے کہ (۱) کس ملک مین جانا مفید ہے (۲) کس ذریعے سے جاسکتے ہین ۔ کاروبار کیا کرنا پڑتا ہے (۴) آمدنی کس قدر ہوتی ہے (۵) سفر خرچ کس قدر درکار ہے (۶) دقتین کیا کیا ہین ۔ (۷) راستہ کون کھلا ہے ۔ (۸) کیا قواعد ہین ۔ محمد سلیمان از سمرالہ ۔

دُعا مدد

میرا بچہ فضل آلہی دانتون وغیرہ کی تکالیف کے باعث سخت کمزور اور نحیف اور بیمار ہے ۔ جملہ احباب

سلسلہ کی خدمت مین
لئے صحت تندرستی
کے لئے خاص طور پر
ہمدرد اُٹھ کر سبھی اب
ہو کے ہم آہ

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔
حضرت خلیفۃ المسیح کی
ساتھ ہی تاکید کرتا ہے ۔ جہان تک ہو سکے ہاتھ سے نہ جانے دینا ۔ صدقہ و قربانیان دینا ۔ فقط
عطار محمدؐ احمدی از لالہ موسے ۔

مسجد احمدیہ

سفر بنارس کے مفصل حالات پچھلے اخبار مین درج ہو چکے ہین اسجگہ اس بات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ احمدی برادران کو چاہیئے ۔ کہ ہر جگہ اپنے لئے ایک مسجد احمدیہ طیار کرین ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ جہان کہین مسجد بنتی ہے ۔ وہین جماعت کی بنیاد مستحکم ہوتی ہے مین نے اپنے سفر الف میلہ مین جس کی رپورٹ ۵ر جنوری ۱۹۱۱ء کے اخبار بدر مین درج ہوئی تھی یہ ذکر کیا تھا ۔ کہ بنارس مین احمدیون کی تین مساجد ہین ۔ جن مین سے ایک ریلوے سڑک کے قریب نہائت کھلے میدان مین واقع ہونے کے سبب بہت ہی دلکش ہے ۔ یہ مسجد واقع محلہ بدیسر ہے اور جس بنگلہ مین ہم سب ٹھہرے تھے اس کے سامنے ہے زیادہ تر وعظ اور تقریرین اسی مسجد مین ہوئین ۔ اس مسجد کو ہمارے مکرم دوست محمدؐ کریم خان صاحب احمدی نے اپنی زمین زر خرید پر اپنے خرچ و نیز چند احباب احمدیہ کے تعمیر کرایا ہے اور منشی عبد الرزاق صاحب احمدی جس کے پیش امام ہین اور عبد الرشید خان صاحب احمدی ولد محمد کریم خان صاحب احمدی مالک مسجد متولی ہین ۔ اور ہم لوگ اسی مسجد احمدیہ مین احمدیون کے ساتھ نماز پڑھتے رہے ۔ مگر تعجب ہے کہ سوائے احمدیون کے غیر احمدیون مین سے کسی کو وہان نماز پڑھتے پہلے نہ دیکھا تھا ۔ اور نہ اب دیکھا ۔ وجہ دریافت کی ۔ تو معلوم ہوا کہ غیر احمدیون کے مولوی اور ان کے پیرون نے ان کو اس مسجد مین نماز پڑھنے سے باز رکھا ہے اور کفر کا فتوے دیا ہے ابھی مسجد مین کچھ پلستر وغیرہ باقی ہے ۔ جسکی فکر خان صاحب موصوف کر رہے ہین ۔

وفات عاشق الزمان خان

ہر صغیر و کبیر کو مخفی نہ رہے ۔ کہ عاشق الزمان خان صاحب احمدی کہ جو ایک عرصہ سے بیمار تھے ۔ لکھنؤ صدر بازار کے اسپتال مین بتاریخ ۲۴ر مئی ۱۹۱۱ء کو بوقت ۱۰ بجے صبح کے

کا ہے۔
لکھنؤ۔

معمولی
کہ جنہین
ت

حب پیپ ... فوت ہو گئے
خالطہ ... شہاب الدین صاحب گھٹالیان
مین ۔ احباب سے درخواست دعائے جنازہ ہے۔

قابل توجہ صاحب پوسٹماسٹر جنرل الکانجات پنجاب

قادیان کے ڈاکخانے مین ٹکٹ نہین ملتو ۸ر جون کا پرچہ احباب کو بدور دزلیٹ ملا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیان کے ڈاکخانہ مین ٹکٹ نہین تھے نہ صرف بدر۔ بلکہ نور اور الحکم اور میگزین بھی کئی دن رکے رہے۔ یہ معاملہ افسران محکمہ ڈاک کی خاص توجہ کے قابل ہے۔ اگر بٹالہ اور گورداسپور مین پیسے پیسے والے ٹکٹ نہ ملین۔ تو پبلک کو چندان تکلیف نہین۔ کیون کہ پوسٹل کارڈون پر خطوط لکھے جا سکتے ہین اور کسی اشد ضرورت کے وقت بجائے کارڈ کے لفافے بھیجا سکتے ہین لیکن قادیان مین پیسے والے ٹکٹ نہ ہون تو اس سے صرف قادیان کی پبلک کو تکلیف نہین ہوتی بلکہ چھ سات ہزار بلکہ ایک اعتبار سے ساٹھ ہزار آدم زاد کو سخت تشویش لاحق حال ہو جانی ممکن و اغلب بلکہ یقینی ہے اسلئے ہم بڑے زور کے ساتھ جناب صاحب پوسٹماسٹر جنرل الکانجات پنجاب کی توجہ عالیہ کو اس نقص کی طرف منعطف کراتے ہین تاکہ آیندہ کبھی ایسا تشویش افزا موقعہ پیش نہ آئے۔ اگر ٹکٹون کا سٹاک بوقت اشیوع پرچون کے لئے مہیا نہ رہ سکے۔ جو قابل تعجب ضرور ہے۔ تو پھر سب پوسٹماسٹر کو یہ اختیار دینا چاہیئے۔ کہ وہ ضرورت کے وقت سرخ مہر لگا کر روانہ کر دے یا آدھ آنے کے ٹکٹ پیسے پیسے مین دے سکے۔ کیون کہ رجسٹرڈ اخبار و رسالے تو ایک پیسے کے ٹکٹ مین بھیجنے ضروری ہین۔

اخبار بدر کی خدمت مین ہر خریدار اپنے پر فرض کرے کہ اپنے ساتھ کم از کم ایک اور خریدار پیشگی قیمت دینے والا مہیا کر دیگا تو عند اللہ ماجور ہو گا۔ اور بدر کی حالت بہت کچھ سدھر جائے گی اس سے پہلے بھی کئی با

عرض کیا جا چکا ہے۔ مگر سوائے معدودے چند بزرگان قوم نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔

دوم۔ جن اصحاب نے تا حال ۱۹۱۱ء بلکہ ۱۹۱۰ء کا چندہ کبھی نہین دیا۔ وہ حقوق العباد کو نگاہ رکھتے ہوئے قومی کارخانہ کو نقصان سے محفوظ رہنے دین ایسے بزرگ اگر ایک روپیہ یا اس سے کم حسب توفیق ماہوار بھیجنا اپنے پر لازم کر لین تو بہت جلد چندہ دہندگی سے عہدہ بر آ ہو جاوین۔

نشان آسمانی حضرت صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب کا مضمون ”نشان آسمانی“ جو رسالہ تشحیذ مین چھپا تھا۔ اُسے احباب فیروزپور نے عام اشاعت کے لئے علیحدہ ۸ صفحہ کے رسالہ پر چھپایا ہے۔ جو عام تقسیم کیواسطے سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور سے بقیمت عہ ر فی ۱۵۰ اور ۸ر ر فی ۵۰ مل سکتا ہے۔

فرزند علی رسالہ فرزند علی پر ریویو پہلے اخبار مین لکھ چکے ہین یہ رسالہ منشی فرزند علی صاحب نے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے جواب مین نہایت مدلل اور معقول پیرایہ مین لکھا ہے۔ احباب ضرور منگوا کر پڑھین اور دوسرون مین تقسیم کرین۔ ملنے کا پتہ۔ دفتر بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور قیمت فی نسخہ ۲ر۔ دس نسخہ ۸عہ ر۔ ایک سو نسخہ عہ علاوہ محصولڈاک ہے۔

ناصر کی احمدیون سے ایک التجا

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان

اے میرے احمدی احباب میری آپ سے ایک التجا ہے اور وہ بہت تھوڑی سی ہے۔ امید کہ آپ قبول فرما کر میری دعاؤن سے فائدہ اٹھاوین گے وہ یہ ہے کہ ہر ایک احمدی کم سے کم ایک پیسہ ماہوار مجھے قادیان کے ضعفاء کے لئے عطا کیا کرے ایک پیسہ بہت تھوڑا ہوتا ہے لیکن اگر التزاما لوگ یہ قلیل رقم بھیجا کرین۔ تو بہت روپیہ ہو جاوے۔ جو کہ ہمارے ضعفاء کے کام آوے اور انہین آرام ہو جاوے یہ مین نے نہین کہا کہ ہر ذیمقدرت بھی ایک ہی پیسہ ماہوار دے نہین بلکہ غربا ایک پیسہ ماہوار دین اور خوشحال لوگ اپنی استطاعت کے موافق اس سے زیادہ دین۔ امراء اپنے مقدور کے موافق اس سے بھی زیادہ عنایت کرین۔ اگر یہ جاری ہو جاوے تو یہان کے ضعفاء کے بہت سے کام آسانی سے پورے ہو جایا کرین اور مجھے بار بار مانگنے اور آپ کو تکلیف دینے کی ضرورت نہ پڑا کرے۔ یا اللہ تو لوگون کو اس کام کی توفیق عطا فرما ۔ آمین۔ (ناصر نواب قادیان)

ناقی الارض ننقصہا من اطرافہا خدا تعالے قدوس ہے وہ قدوسون سے پیار کرتا ہے۔ اور یہی چاہتا ہے۔ کہ دنیا مین نیکی اور پاکیزگی پھیلے جب عقائد فاسدہ و اعمال طالحہ کا گند بڑھتا ہے۔ تو وہ ایک مزکی و مطہر وجود کو بھیجتا ہے۔ جو دنیا مین خدا کے نام کی تقدیس پھیلاتا ہے اور اللہ تعالے اس کے لئے ایسے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے جن سے اس کے مقاصد مین کامیابی ہو۔ جو لوگ ابتدا مین اس کی نہین مانتے۔ انجام کار زمانے کے حالات مجبور کر کے انہین اس راہ پر چلاتے ہین۔ جس پر چلنے سے انکو بوجہ ضد۔ تعصب۔ تکبر۔ حمق۔ انکار تھا۔

اس زمانے مین بھی حسب سنت مستمرہ۔ خدا کا ایک مامور آیا اس نے تمام مذاہب عالم پر اپنی حجت کو قائم کیا۔ تنا سخلہ آریاسماج کو بھی سمجھایا کہ دوسرے مذہب کے پاک مقتداؤن کی بے ادبی نہ کرو۔ ان کی شان مین بے ادبی کرنے سے بچو۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے * غم تو بہت ہین دل مین پر جانگزا یہی ہے
دنیا مین گرچہ ہو گی سو قسم کی برائی * پاکون کی ہتک کرنا سب سے برا یہی ہے

دوم۔ نیوگ کے بارے مین توجہ دلائی کہ یہ فعل شرفاء کی شان سے بعید ہے۔ اور مین کبھی یقین نہین کرتا کہ وید مقدس مین اس کی تعلیم ہو۔ اگر یہ مسئلہ انسانی غیرت و فطرت و شریفانہ سپرٹ کے خلاف نہین۔ تو نیوگ کرانے کرانے والون کی فہرست شائع کرو۔

سوم: آپ نے فرمایا۔ کہ عیب بینی و نکتہ چینی سے کچھ فائدہ نہین اپنے اپنے مذہب کی خوبیان بیان کرو۔

ان پُر مغز نصیحتون کو آریون نے نہین مانا لیکن آخر ٹھوکرین کھا کر ان کو ماننا پڑا۔ اور اب ان مین ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہین۔ جو ہمارے سید و مولیٰ مقتدا و پیشوا کی باتون کو مان کر صاف اعلان کرتے ہین کہ نیوگ کا مسئلہ وید مین نہین۔ اور ستیارتھ پرکاش مین سے وہ حصہ نکال دینا چاہیئے۔ جو غیر مذاہب کی مخالفت کے بارے مین ہے اور تمام اس قسم کا لٹریچر جلا دینا چاہیئے۔ جسمین مسلمانون کو بدزبانی کی گئی ہے۔ اور صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبیان بیان ہونی چاہئین اور دوسرون کی اصلاح سے پہلے اپنی اصلاح چاہیئے۔ مندرجہ ذیل اقتباس رسالہ اندر سے مضمون بالا کی تائید و تصدیق کرتا ہے۔

یہ آثار مبارک ہین شری پنڈت شو شنکر جی کاویہ تیرتھ جو کہ آریہ سماج کے ایک بڑے ودوان پنڈت اور آجکل گورو کل کانگڑی مین ویدون کے اچاریہ کی پدوی پر کام کر رہے ہین۔ ستیہ دھرم پرچارک مین اپنی دستخطی چھٹی شائع کرتے ہین۔ جو کہ مفصلہ ذیل ہے۔

اوم نمہ پرماتمانے۔ میں نے آریہ سماج کی ورتمان حالت دیکھ بھال کر نشچے کیا ہے کہ ابھی ہم آریہ پرشوں میں جنم سے مسلمانوں وغیرہ کو شامل کرنے کی طاقت نہیں اس لئے جو مہاشے یا آریہ سماج ایسی شدھی کرتا ہے وہ انوچت (بُرا) کر رہا ہے۔ ایسی حالت میں شریمان: دہرم دیرجی بدی اپنے گھر لوٹ جائیں تو میں اس کو دوش نہیں مانتا۔"

(دستخط) شوشنکر شرما کاویہ تیرتھ

شری کاویہ تیرتھ جی کے مذکورہ بالا خیال کے ساتھ ہم کلی طور پر اتفاق کرتے ہیں۔ ہم مدت سے واویلا مچاتے چلے آرہے ہیں کہ جس قسم کی ذلت غیر ہندوں کو آریہ سماج میں بلا کر کی جاتی ہے اس سے بہتر ہے کہ اس پاکھنڈ کو اُڑا دیا جاوے۔

پھر یہ فقرہ بلکہ اس وقت آریہ سماج کی بہ حیثیت مجموعی یہی رائے ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو آریہ سماج میں نہیں لینا چاہیئے۔"

بخر جون میو تہم بادیہم

چھ ہزار کتابیں جلادی گئیں

آریہ سماج میں آنے سے پیشتر میں ایک شانتی پسند شخص تھا۔ میں چنداں لکھنا بھی نہیں جانتا تھا۔ آریہ سماج میں آنے کے ساتھ ہی میں نے محمود کی پگڑی اچھلنے کے سر کا نظارہ دیکھا۔ میں نے سمجھا کہ شاید ویدک دہرم کا پرچار اسی کا نام ہے۔ چنانچہ جو حرکات آریہ سماج کے تجربہ کار کارکن کر رہے تھے۔ میں نے بھی وہی حرکات شروع کردیں میں اپنی سادہ لوحی سے یہی خیال کرتا تھا کہ یہ کوئی ثواب کا کام کر رہے ہیں اسلئے میں بھی اس میں شریک ہوگیا۔ مسلمانوں کو میں نے تنگ کیا۔ عیسائیوں کو میں نے دق کیا۔ غریب دیوسماجیوں کو جو میں نے اذیت دی۔ اس کا تو مجھے عمر بھر افسوس رہے گا جب میں نے بالکل نیک نیتی سے آریہ سماج پر نکتہ چینی کرکے ثواب حاصل کرنا چاہا تو میرے اُستاد چیخ پڑے کہ یہ گناہ ہے اور گناہ بھی کبیرہ گناہ۔ مجھے سخت تعجب ہوا۔ کہ وہی حرکات جب میں دوسروں کی نسبت کرتا تھا تو وہ اس کو ثواب کا کام بتلاتے تھے لیکن جب اسی پیمانے سے میں نے ان کو ماپا تو وہ گناہ ہو گیا۔ چنانچہ میں نے اس شتبہ پیمانے کی بخوبی پرداخت کی۔ اور مجھے معلوم ہوگیا کہ واقعی یہ ایک گناہ کی بات ہے کہ ہم کسی بھی مذہب کے بانی یا برگزیدہ انسان کی مٹی پلید کریں۔ ہمیں سب کی عزت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس حقیقت کے سامنے آنے کے ساتھ ہی بلا کسی قسم کی حیل وحجت کے میں نے ترک اسلام سے لیکر اپنی آخری کھنڈن کی کتاب تک جس قدر کتابیں مسلمانوں عیسائیوں۔ دیوسماجیوں وغیرہ کے برخلاف لکھی تھیں۔ ان سب کا چھ ہزار کا ڈھیر لگا کر برسر عام آگ لگوادی۔ یہاں تک کہ تہذیب الاسلام کو، باقیماندہ کئی غیر شائع شدہ جلدوں کا اور دیگر اسی قسم کی کئی غیر شائع شدہ کتابوں کا جو مسودہ میں نے تیار کر چھوڑا تھا۔ وہ بھی جلا دیا۔ اس کے بعد اگر کوئی مہاشے کھنڈن کے بارے میں میری کسی بھی کتاب کو شائع یا فروخت کریگا تو میں اس کے لئے ذمہ دار نہیں ہوں گا۔ میرے نزدیک آریہ سماج کے باقی کارکنان کو بھی اس پر عمل کرنا چاہیئے اور آریہ سماج کو اس قسم کے کھنڈن کے تمام لٹریچر سے قطعی پاک کر دینا چاہیئے اور ایسے تمام لٹریچر کو جس میں دیگر مذاہب کے بانیوں یا بزرگوں کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کئے گئے ہوں بالکل جلا دینا چاہیئے۔

جو کمزوریاں دیگر سوسائٹیوں میں دیکھی جاتی ہیں آریہ سماج ان سے پاک نہیں پس ہمیں دوسروں کی اصلاح کی بجائے پہلے اپنے گھر کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ کیوں کہ ہمارا گھر زیادہ گندہ ہے بہ نسبت دوسروں کے گھروں کے۔

ستیارتھ پرکاش کی مرمت

سکھوں کو اگر جوش آیا یا آتا ہے۔ تو ستیارتھ پرکاش کے اس مضمون پر آتا ہے۔ جہاں سوامی دیانند نے گورو نانک کو دمبھی یا مکار لکھا ہے۔ جب تک گورو نانک کے بارے میں یہ الفاظ ستیارتھ پرکاش میں موجود ہیں۔ تب تک یہ ناممکن ہے کہ سکھوں اور آریوں میں صلح صفائی ہو سکے کسی زمانے میں آریہ سماج کی دونوں پارٹیوں میں یہ سوال اُٹھایا گیا تھا کہ ستیارتھ پرکاش میں سے ان الفاظ کو اُڑا دیا جاوے لیکن اس بات کی سب سے زیادہ مخالفت ہم عصر ستیہ دھرم پرچارک نے ہی کی تھی۔ ہم عصر موصوف کے مذکورہ بالا لیکھ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب ایسے شخص کو جو دہرم کے نام پر منشوں میں دویش پھیلاتا ہو۔ منش جاتیہ کا شترو خیال کرتے ہیں۔ اگر ان کا یہ خیال آریہ سماج سیالکوٹ کے آریوں کے متعلق کسی خاص "گروہ" یا "مدینہ" کے بس میں ہو کر ظاہر نہیں کیا گیا۔ تو ہمیں امید کرنی چاہیئے کہ وہ اب ستیارتھ پرکاش میں سے گورو نانک کے بارے میں "دمبھی" وغیرہ کے الفاظ کو خارج کروا دینے کے حق میں ہوں گے۔ کیوں کہ جھگڑے کی بنیاد یہی الفاظ ہیں بلکہ ہم تو یہاں تک کہیں گے۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے بارے میں جو سمولاس ہیں وہ بھی ستیارتھ پرکاش میں سے اُڑا دینے چاہئیں۔ کیوں کہ ان سے بقول پرچارک ہم لوگ خواہ مخواہ "منش سماج کے دشمن بننے کا یتن کر رہے ہیں" دوسری بات یہ بھی ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے سب سے پہلے اڈیشن میں یہ سمولاس نہیں تھے اور موجودہ مروجہ اڈیشن سوامی جی کی مرتیو کے بعد چھپا ہے ہمعصر پرچارک ستیارتھ پرکاش میں ملاوٹ تسلیم کر چکا ہے اس لئے اگر ان سمولاسوں کو اُڑا دیں تو سب بات پر دھیان

توبہ مرے کرد.

آیا تیرے در پہ ہو کے لاچار

لرزاں ہر زمین مجھ سے مجرم | ایسا ہوں
پیمان پہ رہ سکوں نہ قائم | جاتا رہا اعتبار۔ توبہ
دن رات گناہ کر رہا ہوں | اس واسطے بار بار توبہ
احمدؐ کا غلام ہے الٰہی | اعمال سے شرمسار توبہ
ہے مالکِ مُلکِ مغفرت تو | یارب بصد اعتذار توبہ
جو داغ ہیں دل پہ وہ مٹائے | کرتا ہوں بہ انکسار توبہ
کنگن جسے ہاتھ کا میں سمجھا | نکلا وہ سیاہ مار توبہ
باز آیا میں الفت بتاں سے | ان سے ہو مرا پیار توبہ
دین کے لئے بیقرار ہوتا | دنیا پہ ہو دل نثار توبہ

اب آگیا ہوش مجھ کو اکمل
اترا ہے مرا خمار توبہ

آشیانہ کبیر

شیر حسن دام اقبالہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ۔ بدر صہ ۱۱ مورخہ ۸ جون ۱۹۱۱ء کو چند گھنٹے لکھنؤ میں آشیانہ کبیر میں پناہ گزین ہونا ضروری ہوا۔ واللہ اس دلچسپ عجیب عبارت کو کمترین پڑھ کر کنج قفس میں پھڑک اُٹھا۔ لاکھوں دُعائیں دل سے نکلیں۔

لطف فرمایا قدم رنجہ کیا شاد کیا
مہربان آپ کا احسان ہمارے سر پر (کبیر از لکھنؤ)

جنازہ غائب۔ برادر پیر اکبر علی صاحب راہتیانی کی بیوی اور برادر عبد اللہ صاحب پٹیالہ اور میاں احمد الدین شیخ ادوبہ کا پڑھ دیا جاوے۔

رسید زر

۲ مئی ۱۹۱۱ء

میاں سیراں بخش صاحب ۲۲۴۹ عہ	محمد یعقوب صاحب ۲۲۷۰ عہ
جان محمد صاحب ۲۴۷۳ ہے	سردار بیگ صاحب ۲۵۲۳ عہ
عبد الغفور صاحب ۲۶۳۰ للعہ	محمد حسین صاحب ۲۶۷۳ عہ
فرمان علی صاحب ۲۵۹۶ للعہ	محمد زمان صاحب ۲۵۳۰ عہ

اور ہماری
ایک جماعۃ
کے
واب
۔ پاگئی تھیں
رضا
ساتھ
۔ یہ وہی نکلا جو
منہ گفتگو کے وقت نکلا کرتا

ہے۔ ہمارے مناظر مولوی غلام رسُول صاحب راجیکی کا ہنوز پہلا ہی پُورا پرچہ نہ پڑھا جا چکا تھا کہ مخالفین گھبرا گئے اور شور مچانا شروع کیا۔ اور اصرار کیا کہ یہ دلائل لوگوں کو نہ سمجھاؤ۔ صرف عربی عبارت اپنے پرچہ کی پڑھ جاؤ (جسے کوئی سمجھ نہ سکے) اور ترجمہ کر جاؤ اور وہ بھی ساتھ ساتھ نہ کرو اور مطلب تو بالکل ہی بیان نہ کرو۔ جب اوپر سے دکھایا گیا کہ مطلب اور مفہوم کا سُنایا جانا مطابق شرائط مباحثہ ہے تو بے ہُودہ شور مچانا شروع کیا اور بڑے بڑے مولوی بآں ریش فش میز پر کھڑے ہوکر تالیاں بجانے لگے۔ اور اس طرح اپنی شرمندگی کو چھپا کر اپنے لئے فتح کا نقارہ بجانے لگے۔ سبحان اللہ۔ یہ ہیں آجکل کے مولویوں کے کرتوت۔ اس پر ثالث نے مناظرہ بند کر دیا۔ پھر بھاگل پور تک مولویوں کا تعاقب کیا گیا اور بار بار انہیں کہا گیا کہ لکھے شرائط پر تم عمل نہیں کر سکے۔ تو نئے شرائط طے کر لو اور سیدھی طرح مباحثہ کر لو۔ مگر من حرامی حجتاں ڈھیر۔ جب ان کی نیت ہی صاف نہ تھی۔ تو ان کا رویہ کیوں کر صاف ہوتا۔

ہمارے دوستوں کو اس گرمی کے موسم میں بہت دُور جانے کی تکلیف اُٹھانی پڑی۔ مگر اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ ان کا سفر خالی نہیں گیا۔ کیوں کہ آٹھ کس نوجوان غیر احمدیوں سے نکلکر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور باوجود مناظرہ پُورا نہ ہونے کے بھی ہماری ہی فتح رہی۔ کیوں کہ اس مناظرہ کا نتیجہ تو یہی ہوا۔ کہ احمدیوں کی جماعت میں ترقی ہوئی اور غیر احمدیوں کی جماعت میں تنزل۔

اب سُنا گیا ہے کہ غیر احمدی مُلّاؤں نے لوگوں کو سکھایا ہے کہ احمدیوں کا حقہ پانی بند کر دو بلکہ بازار سے ان کو کوئی سودا سلف نہ دے۔ حُقّہ اور سلف تو بے شک بند ہو جائے ہمیں اس کی پرواہ نہیں بلکہ خوشی ہے۔ کہ اگر کوئی احمدی اس لغو میں گرفتار ہے تو اسے بچنے کا موقعہ مل جائے گا۔ باقی رہا پانی اور سودا۔ سو پانی خدا کا ہے اگر غیر احمدی نہ دیں گے تو خدا ہمارے لئے آسمان سے نازل کرے گا۔ اور سودا اگر دوکاندار نہ دیں گے۔ تو اپنا ہی نقصان کریں گے۔ ہم دو چار روز صبر کے ساتھ گذار لیں گے۔

ہمیں معلوم ہُوا ہے کہ مولا نگر میں بھی، ایسا ہی ہنگامہ برپا کیا گیا ہے اور ہمارے مکرّم دوست سیّد شفیع احمد صاحب کو دُکھ دیا جا رہا ہے۔ ہم اپنے مکرّم احباب کو یقین دلاتے ہیں کہ ان حق کے دشمنوں کی یہ شورش چند روزہ ہے۔ وہ سوڈا واٹر کی جھاگ کی طرح بیٹھ جائیں گے ان کی ہرگز پرواہ نہ کریں۔ صبر کے ساتھ اپنے دن گذار لیں۔ یہ لوگ کچھ چیز نہیں ہاں خداوند تعالےٰ آپ لوگوں کو ثواب دینا چاہتا ہے صحابہ کی جماعت میں آپ لوگوں کو شامل کرنا چاہتا ہے۔ کیا کبھی صحابہؓ نے کفار کے ساتھ ایسی بدسلوکی کی تھی ہرگز نہیں بلکہ کفار ہمیشہ اصحاب رسُول کو اس قسم کے دُکھ دیتے رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں اصحاب رسول کا مظہر کون ہیں اور کفار و مشرکین کا مظہر کون لوگ ہیں۔ ضرور تھا کہ تم لوگوں کے ساتھ ایسی سختی کی جاتی۔ کیوں کہ یہی سنت اللہ ہے خدا تعالےٰ کے تمام پیارے اور ان کے ساتھی اس طرح دُکھ دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ اپنے ربّ کے وفادار بندے ثابت ہوجائیں۔ اور اس انعام کے مستحق ہو جائیں۔ جو ان کے واسطے مُقدّر ہے سو میرے پیارو! گھبراؤ نہیں۔ خدا پر بھروسا کرو۔ وہ تمہارے ساتھ ہے پہلے انبیاء کے دوستوں نے تو اس راہ میں جانیں بھی دیدی تھیں۔ یہاں تو صرف ظاہری تکالیف ہیں اللہ تعالےٰ کے حضور میں دُعا میں مصروف رہو۔ اپنی حالت کو درست کرتے رہو۔ تقوےٰ کو ہاتھ سے نہ دو۔ باوجود ان تکالیف کے تم اُن لوگوں کے ساتھ نیکی کا سلوک کرو۔

ایک خاص فائدہ جو اس مناظرے سے حاصل ہُوا وہ یہ ہے کہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارے مخالف بھی اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ وفات و حیات مسیح کا مسئلہ کوئی اہم مسئلہ نہیں اور سلف صالحین میں سے بھی بعض بزرگ وفات مسیح کے قائل تھے اس حرکت اور ترقی کے واسطے ہم مولوی صاحبان کے مشکور ہیں۔ اُمید ہے۔ کہ وہ اس سے آگے ایک قدم اور ترقی کر کے وفات مسیح کے قائل جلد ہو جائیں گے کیوں کہ وہ دیکھ چکے ہیں کہ اس زمانہ میں کم از کم حیات مسیح کا خوفناک عقیدہ اسلام کے حق میں بہت مضر ثابت ہو رہا ہے۔

لائل پور کے پاسٹر صاحب

لودیانہ کے یسوعی اخبار نور افشاں نے عنوانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ محمد صاحب نے دن کے وقت کہیں انجیل کو سُنا کہ خدا کا بیٹا یسوع خدا کی صورت ہے۔ اُسی سے ساری چیزیں پیدا ہوئیں اور وہ سب سے آگے ہے تو اس انجیل کے فقرے کے سُننے کے سبب محمد صاحب کو رات خواب آگئی کہ لولاك لما خلقت الافلاك

مشن کے سٹرٹے کھانے کی لالٹی (تکملہ ہو ہمکہ) کا جوش لائلپوری پاسٹر صاحب نے ادا کیا ہے اس کے لئے وہ داد کے لائق ہیں۔ کیوں کہ اسلام کے برخلاف جعلی باتیں بنانے میں بہت مشاق ہونے کے باوجود کسی یورپین پادری کو بھی یہ نکتہ نہ سُوجھا تھا جو اس مثلث ایماندار کے ذہن رسا میں آیا ہے اس بحث کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کن معنوں میں لولاک کے مصداق ہیں ہم کسی دوسرے وقت کیواسطے محفوظ رکھتے ہیں۔ البتہ اس وقت اتنا کہنا ضروری جانتے ہیں کہ لولاک کی شان آنحضرت صلعم میں ایسی جلوہ گر ہے کہ اگر وہ مُقدّس وجود دنیا میں نہ آتا تو یسوع کی نبوت کیا شاید انسانیت بھی آج دنیا میں کوئی ثابت نہ کر سکتا کیا ولائتی اور کیا نیٹو پادریوں کو آجا کر اِسی بات پر سہارا لینا پڑتا ہے کہ قرآن مجید میں لفظ مصدقاً آ گیا ہے ورنہ یورپ کے محققوں نے ضخیم کتابیں لکھ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ یسوع دراصل دنیا میں کوئی انسان نہ تھا اس زمانہ میں یہودیوں کو ایسے ناول لکھنے کا شوق تھا کہ ان کے واسطے ایک بادشاہ پیدا ہوگا اس زمانہ میں اس قسم کے ستّر ناول لکھے گئے تھے۔ جنہیں سے چند ایک بعض لوگوں نے جمع کر کے ایک کتاب کی صورت میں جلد کر دئے۔ اور ان کا نام نیا عہد نامہ رکھ دیا۔ پھر ان میں سے بھی یسوع کے کسی اپنے قول سے ثابت نہیں ہوتا کہ وہ خدا تھا بلکہ وہ تو بیچارا ساری عمر اپنے آپ کو ابن آدم ابن آدم کہتا مر گیا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ یہودیوں کی کتاب میں یہ پڑھ کر کہ ان کے لئے ایک بادشاہ پیدا ہوگا۔ یسوع کو خواب آ گیا ہو۔ کہ میں ہی بادشاہ ہوں اور یہود کا نجات دہندہ ہوں۔ چنانچہ اسی خیال باطل میں تلواریں بھی خرید کر لیں اور اپنے حواریوں کو بھی تاکید کی کہ کپڑے بیچ کر بھی تلواریں خرید کرو۔ مگر آخر نامرادی پر نامرادی کے مُونھ دیکھنے کے بعد گھبرا گئے اور سمجھے۔ کہ یہ سب شیطانی تانا بانا ہے اور خدا نے بھی مجھے چھوڑ دیا ہے تب آپ چلائے کہ اے خدا اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ ظاہر ہے کہ خدا سے نااُمید ہونا شیطان کا کام ہے یہ نیا عہد نامہ تو یسوع کی لائف کو ایسا بھونڈا دکھاتا ہے۔ کہ اگر اسی پر اعتبار کیا جاوے تو جو کچھ یہودی لوگ حضرت عیسیٰ کے متعلق کہتے ہیں وہ سب سچ دکھائی دیتا ہے۔ پر قربان جاؤں اس نجات دہندہ عالم پر جس نے حضرت عیسیٰ کو تمام بد الزاموں سے جو یہود اور نصاریٰ نے اس پر لگائے نجات دی اور کیا اب بھی پاسٹر صاحب کو لولاک کے معنے سمجھ میں نہ آجائیں گے۔ ملاّ

مولوی ثناء اللہ صاحب نے جواب نہیں دیا

ذیل کا خط ایک خریدار اہل حدیث نے مولوی ثناء اللہ کو بھیجا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہل حدیث دام عنایتکم ۔ السلام علیکم ۔ سوالات مندرجہ ذیل کے جواب اگر آپ مرحمت فرمائیں گے ۔ تو بعید از عنایت نہ ہوگا ۔ اور بندہ نہایت شکرگذار ہوگا ۔ جواب کے لئے ٹکٹ بھی ملفوف عریضہ ہذا ہیں ۔

(۱) اہل حدیث مورخہ ۹ ارمال صفحہ ۱۳ پر "قادیانی موت" کی سرخی سے جو مضمون شائع ہے اس کی نسبت آپ یہ بتاسکتے ہیں حضرت اقدس یعنے جناب مرزا صاحب نے کون سی کتاب میں ایسا تحریر فرمایا ہے ۔ ہمارا کوئی مرید طاعون سے نہیں مرے گا جیسا کہ آپ ہمیشہ شائع فرماتے رہتے ہیں ۔ اور پرچہ حال میں بھی یہی فقرے درج ہیں ۔

(۲) جناب مرزا صاحب کی دعا جو آپ کے متعلق تھی وہ کس طرح آپ کے حق میں مفید ہے ۔ جب کہ آپ نے آج تک آیۃ صداقت صادقوں کی روشنی ۔ ثنائی مکر اور دیگر اخبارات بدر وغیرہ کی معقول پیرایہ میں تردید نہیں کی ۔ میرے خیال میں آپ کو کوئی حق نہیں ہے ۔ کہ بار بار محض دفع الوقتی کرنے کی غرض سے عوام کو مغالطہ میں ڈالنے کی وجہ سے آپ ہمیشہ اس دعا کا مذکرہ کریں ۔ جب کہ پبلک پر اصل معاملہ روز روشن کی طرح واضح ہوچکا ہے ۔ امید ہے کہ آئندہ خیال رکھیں گے ۔

(۳) ایسا ہی آتھم والی پیشین گوئی سے کوئی ہفتہ شاید ہی خالی جاتا ہو ۔ جو آپ سکوت کرتے ہوں ۔ پندرہ سولہ برس سے برابر یہی شور اور واویلا مچا رہے ہیں کہ آتھم پندرہ ماہ میں نہیں مرا ۔ لیکن جناب آپ اصل پیشگوئی سے یہ ثابت کرسکتے ہیں کہ واقعی آتھم پندرہ ماہ تک مرجاوے گا ۔ اگر آپ فرماویں ۔ کہ جناب مرزا صاحب نے ایسا ہی فرمایا بھی ہو ۔ تو اس کا یہ جواب ہے کہ مرزا صاحب نے قبل از وقت جو کچھ فرمایا تھا ۔ وہ ایک اجتہادی غلطی تھی ۔ کیا انبیاء سے ایسی غلطیاں نہیں ہوئیں اور اجتہادی غلطیوں میں خداتعالےٰ کا کوئی راز مخفی ہوتا ہے ۔ ورنہ کبھی غلطی نہ ہو ۔

(۴) احمدی رسالہ میں جو آپ صاحبان کا کچا چٹھا درج ہے کیا وہ صحیح ہے ۔ بخدا ہمیں تو ان رسالوں کو پڑھ کر سخت افسوس اور رنج ہوتا ہے ۔ ہم کبھی آپ کی شان میں ایسے لفظ دیکھنے پسند نہ کرتے ۔ اگر جناب کی سابقہ تحریر مرقع قادیانی وغیرہ نظر سے نہ گذری ہوں ۔ خیر کردنی خویش آمدنی پیش ۔ اب بجز صبر اور کچھ نہیں ہوسکتا ۔ آپ کا خیر اندیش خریدار اہل حدیث نمبر ۲۲۳۵ کوہ منصوری

رہی نگفتہ زمانہ میں داستاں میری
نہ اس دیار میں سمجھا کوئی زباں میری

کئی دن سے قلب پر قبض کی حالت تھی ۔ بسط کے لئے میں کسی تازہ جوٹ کا امیدوار تھا ۔ آخر ۱۶ جون جمعہ کے دن بعض واقعات کا تسلسل مجھے ایک گاؤں کاہلوان میں لے گیا ۔ وہاں جاکر معلوم ہوا کہ یہ مقام یسوع کے لیلوں کی مہیاہٹ کا مرکز قرار پاچکا ہے ۔ افسوس! پادری صاحب کی ملاقات نہ ہوئی اور نہ کچھ بات چیت ہوئی ۔ فطرتاً اس بات کا استفسار ضروری تھا ۔ کہ یہاں کوئی مسلمان بھی ہے ۔ معلوم ہوا ۔ کہ تیس چالیس کے قریب ہیں ۔ مگر مسجد کوئی نہیں یہ سنتے ہی دل پر چوٹ لگی ۔ ؎

مارا بس است سلسلہ جنبان اشارۂ
کافی است بزم سوختگان را شرارۂ

ایک دو بھائیوں سے ملاقات کی ۔ ہمیں مسجد نہ ہونے کا افسوس تھا ۔ ان کی باتوں سے مترشح ہوا کہ یہاں شعاری ہی کوئی نہیں ۔ وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگے ۔ سکھوں کا زور ہے اور ہم کمین لوگ ۔ مقدور بھر سمجھایا کہ راج سکھوں کا نہیں ۔ گورنمنٹ برطانیہ کی حکومت ہے ۔ جس میں مذہبی فرائض کے ادا کرنے کے لئے ہر ایک مجاز ہے ۔ پھر سکھ تو ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی ہیں ان کے سردار باوا نانک علیہ الرحمۃ خدا کے ولی اور اسلام کے بڑے مبلغ تھے ۔ مرور زمانہ سے ان مسلمانوں کی غیرت کچھ ایسی مرچکی تھی کہ ایک معمولی تحریک ان کے لئے کافی نہیں تھی ۔ واپسی پر ہرچند کہ بے تکلف احباب کی ہمراہی تھی ۔ مگر ؎

نے تواں غم دل را بخندہ بیروں برد
ز خندۂ روئی گل تلخی از گلاب نہ رفت

خیالات کے تسلسل میں کہ اسلام کی حالت کیسی ضعیف ہے اور اس عہد معدلت مہد میں بھی مسلمان اذان تک نہیں دے سکتے ۔ مسجد بنانے سے ڈرتے ہیں ۔ پھر یسوع کے مرید جوش تبلیغ میں کیا کچھ کرگزرتے ہیں اور ہم مسیح کے پیرو محمدؐ کا کلمہ پڑھنے والے کیا کرتے ہیں ۔ آخر اپنے نفس کا محاسبہ شروع ہوا اور یہ شعر حسب حال پڑھا ۔ ؎

میرے بُت خانۂ دل میں ہیں ہزاروں ٹھاکر
کوئی محمود کو غزنی سے بلائے جاکر (اکمل)

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

مجموعہ درثمین اردو فارسی مجلد	۹	عقائد احمدیہ	۲
سُنّت احمدیہ	۴	معیار الصادقین	۱۰

شہادت القرآن
تفسیر ن لوٹ ۳
جولہ گورو نانک صاحب
ظہور المسیح
سات پارے
صاحب والے سپارے

صحیفہ آصفیہ	۲	شہرا	
البرہان الصریح	۱		۵۰
شری ہند کلنک بدھن	۸	حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	۱
فتح الدین	۳	مکتوبات احمدیہ بجائے ۸	۴
کتاب الصیام	۱	رویائے صالحہ	۴
فرزند علی بجواب ابراہیم	۳	مبادی الصرف	۲
قرآن شریف مجلد بہ جلد چرمی		کرامات المہدی ۔ حضرت مسیح	
ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب	۱۲	موعود کی ۱۲۳ کرامتیں	۱

احسن القصص ۔ سورہ یوسف کا ترجمہ وتفسیر جسے پڑھ کر حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا ۔ سورہ یوسف میں چند مقامات میں ان کو آپ نے خوب حل کردیا ہے ۔ جزاکم اللہ ۔ مجھے بہت پسند ہے قیمت ۲

بہارستان اودھ ۔ صوبہ اودھ کے نامور فرمانروا وحیرت انگیز واقعات نواب واجد علی شاہ والی لکھنؤ کی مفصل سوانح عمری لکھنؤ کے نامی شعر تذکرہ ۔ قیمت ایک روپیہ

تاریخ الحکماء باتصویر ۔ عرب اور یونان ہند فارس اور عربستان کے نامور حکماء کے تعجب خیز حالات نیز اور نصائح اون کی تمام عمر کے تجربے ۔ قیمت ۸

تاریخ ہندوستان ۔ تمام ہندوستان کے حالات ۔ قیمت بارہ آنہ
ایس ۔ آر دین احمد اینڈ کمپنی دہلی ۔ گلی قاسم جان سے طلب کریں

کاش کہ! اس زمانہ کے مسلمان یہودیوں کے حال سے عبرت پکڑیں ۔ جنھوں نے مسیح ناصری کو نہ مانا اُن کا کیا حال ہوا ۔ بعینہٖ یہی حال اس قوم کا ہونے والا ہے ۔ جس نے المسیح قادیانی کا انکار کیا ہے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں
خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے جو مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جاویگا ۔
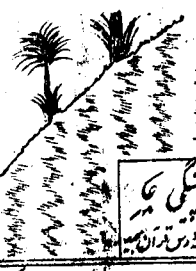
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

مورخہ ۲ ۔ رجب ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۹ جون ۱۹۱۱ء ۔ ۱۶ ہاڑ سمبت ۶۷

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفٰے پاؤ گے تم

خبار المسیح

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ رب العالمین کی صحت بفضل تعالیٰ علیٰ روز افزون ہے۔

جناب صاحبزادہ محمود احمدؐ صاحب مع اپنے برادر خورد میرزا شریف احمد کے ڈلہوزی سے ۲۲ جون کو واپس قادیان دار الامان تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ آپ کی صحت بھی اچھی ہے۔

اہل بیت حضرت مسیح بخیر و عافیت ہیں۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؐ صاحب دو ایک روز میں انشاء اللہ قادیان آ جائیں گے۔

آمین

امۃ الحفیظ بنت حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے قرآن مجید ختم کر لیا ہے۔ اس مبارک تقریب پر بطور شکرانہ نعمت ۔ دعوت احباب قرار پائی ہے جناب میر ناصر نواب صاحب قبلہ اور مخدوم و مکرم صاحبزادہ محمود احمدؐ صاحب نے حضرت اقدس کی طرز پر آمین لکھی ہے۔ گویا ایک دسترخوان پر روحانی و جسمانی مائدہ سے متمتع ہونا موجب فرحت بیکران و مسرت بے پایان ہوگا۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس خاندان نبوۃ میں قرآن مجید سمجھنے والے اور پھر اس کے مبلغ پیدا کرتا رہے۔ اور وہ ایک دنیا کے لئے ہادی و رہنما و پیشوا بنیں۔

اللّٰھم آمین۔

سوال ۔ بنی اسرائیل کے بچھڑے کے معبود باطل ہونے کی یہ دلیل دی گئی ہے کہ وہ ان سے کلام نہیں کرتا۔ مگر اللہ نے بھی کئی مسلمانوں سے کلام نہیں کیا۔

جواب از حضرت امیر رضؓ ۔ بنی اسرائیل میں بچھڑے کے پوجاری اس بچھڑے کی محبت میں کمال رکھتے تھے اور محبت کی آخری حد تک اپنے آپکو پہنچایا تھا۔ اول اس لئے کہ موسےٰ علیہ السلام کو پس پشت ڈال دیا۔ اور اس کی ذرا پرواہ نہ کی۔ دوم۔ بت پرستوں کے مقابلہ میں جو موسےٰ علیہ السلام کے نشانات تھے۔ ان سب کو نظر انداز کر دیا۔ سوم۔ انعامات الٰہیہ کی پرواہ نہ کی۔ چہارم۔ حضرت ہارون نے کھول کر ان کو منع کیا۔ قرآن کریم میں لکھا ہے۔ ولقد قال لھم ھٰرون من قبل یاقوم انما فتنتم بہٖ۔ اور تورات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ہارون کو جو اس بچھڑے کے مقابلہ میں وعظ کرتے تھے۔ قتل کر دیا۔ اور اپنے ائمہ کے رشتہ داروں کی ذرہ بھی پروا نہ کی۔ پنجم۔ اپنے اموال اس پر قربان کر دئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بقدر طاقت انسانی وہ اس بچھڑے کی محبت میں محو تھے۔ پھر باوجود اس کے وہ بچھڑا اون سے ہمکلام نہ ہوا بلکہ سامری سے بھی نہ ہوا جو ان سب کا امام تھا۔ حضرت حق سبحانہ تعالےٰ کے ایسے پوجاری جواب سے محروم نہیں رہتے۔ انبیاء و رسل ہوں یا ان سے اتر کر محبان جناب الٰہی ہوں۔ یہ دعوےٰ نہیں ہے۔ کہ وہ بچھڑا سب سے ہمکلام نہیں ہوا بلکہ فرمایا۔ الا یرجع الیھم ۔ یہم کا مرجع وہ لوگ ہیں جو اس کی محبت میں غرق تھے۔

سوال دوم ۔ قرآن مجید میں ہے۔ من یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ معیشۃ ضنکا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ کفار کے پاس مسلمانوں سے بڑھ کر مال و دولت ہے۔

جواب از حضرت امیر رضؓ ۔ اللہ تعالےٰ ہر ایک شخص کو جو صحیح محنت کرتا بدلہ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیھا ما نشاءُ۔ اور فرمایا۔ کُلاًّ نمد ھٰؤلاء وھٰؤلاء من عطاء ربک۔ اور فرمایا۔ من کان یرید حرث الدنیا نؤتہٖ منھا وما لہ فی الاٰخرۃ من نصیب۔ پارہ ۲۵ رکوع ۴

یہ دنیا عاقبت کے مقابلہ میں پھر اس میں سے ہر شخص کی زندگی اس کی عاقبت کی زندگی کے مقابلہ میں۔ پھر اس کے عیش و آرام کے دن عاقبت کی تکلیف کے مقابلہ میں ضنک فرمائے ہیں۔ اس کا ثبوت دوسری جگہ فرمایا ہے۔ کہ متاع الدنیا قلیل اور قلیل ضنک کے معنے رکھتا ہے۔ میرے ایک دوست کے جواب بھی ان سوالوں پر ہیں۔ آپ اون کو بھی دیکھ لیں۔ اگر انشراح صدر نہ ہو۔ تو پھر لکھیں۔

نور الدین

خریدار توجہ فرماویں

جن صاحبوں نے ۱۹۱۱ء کا چندہ تا حال ادا نہیں کیا وہ خود ہی ادا فرما دیں۔ (۲) خط و کتابت کے وقت اپنا چٹ نمبر ضرور دیا کریں (۳) جس ہفتہ کا پرچہ نہ پہونچے اسی ہفتے اطلاع دیں بعض احباب تین ماہ بعد شکایت کرتے ہیں

(بدر پریس قادیان دار الامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و بنظر و بیانشہر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

خطبۂ جمعہ

(۲۳- جون سنہ ۱۹۱۱ء)

جماعت خصوصیّت سے سُنے!

فرمایا - میری حالت یہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز بیٹھ کر پڑہتا ہون - سجدہ زمین پر کرنا مشکل ہے - التحیات مین پاؤن کی حالت بدلانی پڑتی ہے - باوجود اس ضعف کے چونکہ درد مند دل رکھتا ہون اسلئے تمہین کچھ سنانا چاہتا ہون -

زمانہ مین آزادی کی ہوا چل رہی ہے - اکثر انگریزی خوان اللہ تعالے اور اس کے انبیاء کی بھی ضرورت مین کچھ متامل ہین اور کچھ ہنسی اور یونانی جہالت یقین کرتے ہین - پس ایسے وقت نصیحت کرنا مشکل امر ہے تاہم درد مند دل والا کیا کرے گا وہ تو کہے گا اور جس کو کہنے کی دھت ہے - وہ رُک نہین سکتا - کہے گا کہ شائد کسی کو فائدہ پہونچے - پس تمہین نصیحت کرتا ہون کہ تقوے اختیار کرو - تقوے کی راہون پر چلتے چلتے اس حد تک پہونچ جاؤ گے کہ تمہاری موت ایک فرمانبردارون کی موت ہو - اور یہ حالت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے کہ انسان پہلے ہی تقویٰ کی راہون کو اختیار کرے -

اس وقت سب سے بڑا مرض جو اسلامیون مین ہے - وہ باہمی تفرقہ ہے - ہماری آوازین مختلف ہین - لباس مختلف کام مختلف - کھانا - پینا مختلف - باوجود اس اختلاف کے ہم مین وحدت کی ایک بات ہے اور وہ یہ ہے - کہ ہم سب ملکر

خدا کی خادم جماعت

بن جائین - سو لوگون کا اس طرف تو کچھ خیال نہین اور بیہودہ بحثین لے بیٹھتے ہین - جن سے سوائے اس کے کچھ فائدہ نہین کہ تفرقہ بڑہے -

مین تمہین نصیحت کرتا ہون کہ تفرقہ ڈالنے اور تفرقہ بڑہانے والی باتین چھوڑ دین - ایسی لغو بحثون سے جن سے نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا - موںہہ موڑ لو - اور سب ملکر واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے حبل اللہ - قرآن مجید کو محکم پکڑ لو - دیکھو - لڑکون مین ایک رسّے کا کھیل ہے اگر ایک طرف کے لوگ اور باتون مین لگ جاوین تو وہ رسّے مین کس طرح جیت سکتے ہین - اسی طرح اگر تم اور بحثون مین لگ جاؤ گے - تو قرآن مجید تمہارے ہاتھون سے جاتا رہے گا -

بعض آدمی ایسی باتون مین اپنا وقت ضائع کرتے ہین کہ مثلاً مسیح کا باپ تھا یا نہ تھا ایسی بحثون سے کوئی دینی دنیوی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا - ایسا ہی بعض لوگ صدر انجمن احمدیہ کے انتظامات پر اعتراض کرنے کے پیچھے پڑے رہتے ہین - سو تم سُن لو - کہ میرے اور صدر انجمن کے تعلقات دنیاوی پیری مُریدی کے رنگ مین ہین مین ان کا پیر ہون اور وہ میرے مرید ہین - وہ محبت اور اخلاص کے ساتھ میرے فرمانبردار ہین ہم ان پر حکمران ہین - جو چاہین منوا لیتے ہین جو لوگ اس بارے مین کچھ بحث کرتے ہین وہ اپنا وقت ضائع کرتے ہین انہین چاہیئے کہ ان باتون کو چھوڑ دین کیونکہ یہ ان کے واسطے کچھ فائدہ مند نہین بلکہ نقصان دینے والی ہے کیا انجمن تمہاری مرید ہے اور کیا اس تدبیر سے وہ تمہارے فرمانبردار ہو جاوین گے -

نیز سُن رکھو - دین اسلام مین بہت توسیع ہے صحابہ کرام آمین بالجہر بھی کہہ لیتے - آمین بالاخفاء بھی کر لیتے سینہ پر بھی ہاتھ باندھتے اور ناف کے نیچے بھی - بسم اللہ جہراً بھی پڑھتے اور سراً بھی اور بعض تابعین ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز پڑھتے رہے ایسے اختلافات پر بحث کرنے کی ضرورت نہین - صرف ان مباحث سے بے ہودہ تفرقہ پیدا ہوتا ہے - دل اللہ سے ڈرنے والا مانگو - بہت بولنے کی عادت کم کرو کہ بہت بولنے سے دل مر جاتا ہے اور سب کے سب ملکر اتحاد و اتفاق سے کام کرو - خدا کا شکر کرو کہ ایک اللہ تعالےٰ کا بندہ آیا اور اس نے مختلف مذاہب والون کو اختلاف کی آگ سے نکالکر بھائی بھائی بنا دیا -

نوٹ - یہ خطبہ قبل از طبع حضرت امیر المومنین کو دکھایا گیا آپنے نظر ثانی و مناسب اصلاح فرمائی -

آسٹریلیا مین تبلیغ

آسٹریلیا مین سب سے پہلے احمدی ہمارے مکرم دوست حسن موسیٰ خان صاحب ہین - جو مدت سے وہان رہتے - اور اسی ملک مین انہون نے شادی کی - اور اخبارون وغیرہ کے ذریعہ سے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا - دوسرے صاحب ملک محمد بخش ہین جو کہ اصل مین لاہور کے رہنے والے ایک نوجوان ہین - مگر مدت سے اس ملک مین تجارت کرتے ہین انہون نے محبت و اخلاص مین اور تقوے مین بہت ترقی کی ہے - قرآن شریف کو نہایت تدبر سے ہمیشہ پڑہتے ہین - اور اللہ ... مین - ہمارے ... رکھتے تھے ... بھی جانتا ہوا ... حالت اور ... ملک محمد بخش صا ... بلکہ ساتھ ساتھ اپنے درمیر ... سے دو ... بھی حق کو پہونچانے کی کوشش کرتے ر...

خطون سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ لوگ جو پہلے بہ سبب ماوان کے حضرت مرزا صاحب کے حق مین سخت کلامی کرتے تھے اب سلسلہ حقہ کے مداح ہین - اور ایک صاحب میان عبد الرحمان خان تو گویا احمدی بن گئے ہین ہم دُعا کرتے ہین کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت ان سب پر ہو - جو اس دور کے ملک مین الٰہی پیام کو پہونچانے مین کوشان ہین -

ایسا اشتہار بے اعتبار ہو

آج ۲۳ تاریخ ماہ جون سنہ ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور مین بعد نماز جمعہ یہ عاجز روزانہ ڈاک سُنا رہا تھا کہ ایک خط سے ایسا ظاہر ہوا کہ کوئی صاحب کسی جگہ ایک ایسے مسئلہ مین جس مین انہین جماعت کے بعض دیگر افراد سے اختلاف ہے - کوئی اشتہار شائع کرنا چاہتے ہین اس پر حضور نے فرمایا کہ لوگون کو اطلاع کر دو کہ جو شخص کوئی ایسا اشتہار ہماری اجازت کے بغیر شائع کرے - وہ جماعت مین نہ سمجھا جائے - اور جماعت کے لوگ اس کے اشتہار کی طرف کوئی توجہ نہ کریں -

وفد چندہ تعمیر

عاجز حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح جناب میر صاحب قبلہ کے ہمرکاب چندہ عمارت کے واسطے تحریک کرنے کیلئے - بٹالہ - امرتسر - کپورتھلہ - حاجی پورہ جاتا ہے - یوم شنبہ ۲۴ر جون سنہ ۱۹۱۱ء کو روانگی ہے - اور ۳۰ر جون تک انشاء اللہ واپسی ہوگی -

نتیجہ امتحان انٹرنس

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے ۲۶ لڑکون نے امتحان انٹرنس دیا جنمین سے ۵ الڑکے خدا کے فضل سے کامیاب ہوئے -
علی محمد ۳۷۳ - گور بخش ۳۸۳ - نواب الدین ۳۴۴ - چراغ محمد ۳۰۸ - عبد الحق ۳۰۱ - عبد الرحمان قاضی ۲۹۲ - محمد عبد اللہ ۲۷۱ ملک عبد الرحمان ۲۴۷ - عبد اللہ خان ۲۳۹ - عبد الحکیم ۲۱۸ - عبد الکریم ۲۱۷ - شفیع محمد ۲۱۳ - حاکم دین - نذیر احمد - بشیر احمد - دُعا ہے کہ جیسے دنیا کے امتحان مین کامیاب ہوئے آخرت کے امتحان مین بھی کامیاب ہون اور جو روحانی و اخلاقی فائدے انہون نے خلیفۃ المسیح اور لائق استادون کے ز ... کی طرف متوجہ کرنیوالے ہون ۔

رضا

بریان کھلی کھلی ہوتی

ہے ۔ کہ جو مال تم

۔ اگر تمہارا کوئی آدمی

۔ مالک سمجھتے ہو ۔ تو انہوں نے

۔ برا سمجھیں بلکہ جان سے ماردیں ۔ کیونکہ

۔ ں میں خیانت کی ۔ اس پر جب یہ پوچھا کہ پھر تم کیوں محنت سے کمائے ہوئے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہو ۔ تو چپ رہ گئے ۔

فرمایا ۔ جو کسی کو حق بات اللہ کے لئے سمجھائے اور وہ اس پر ٹھٹھا کرے تو اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا ۔

فرمایا ۔ خدا کے ہر آن میں ہم پر لاکھوں کروڑوں انعام ہیں اگر وہ ہر آن ہر لحظہ ہماری دستگیری نہ کرے تو دم لینا مشکل ہو جاوے ۔

فرمایا ۔ قرآن مجید سورہ رعد میں ظاہر من القول کے دونوں معنے ہیں ۔ مضبوط بات ۔ باطل بات ۔ جسکی تہ میں کوئی حقیقت نہ ہو

فرمایا ۔ مسلمانوں کے حال پر افسوس آتا ہے ۔ اگر دریافت کیا جائے کہ جیل خانوں میں زیادہ کس قوم کے آدمی ہیں تو یہی نکلیں گے ہمارے دیکھتے دیکھتے دس سلطنتیں ان کی ہلاک ہوئی ہیں ۔ ذلت و ادبار ان پر سوار ہے جیسا کہ یہود پر ہوا ۔ ایک وقت تھا ۔ کہ اسلامیوں کے مقابل پر جو کھڑا ہوتا ۔ وہ ہلاک ہوتا ۔ یا یہ وقت ہے کہ یہ خود ذلیل ہیں اپنی ہی شامت اعمال کی وجہ سے

فرمایا ۔ قرآن مجید میں جنت کی نعماء کا جو ذکر ہے یہ بطور مثال ہے ۔ مثال حقیقت کے مقابل میں کیا چیز ہے دیکھو ایک ستارہ بھی اگر زمین پر گر پڑے ۔ تو ہلاکت یقینی ہے لیکن اس کا مثل ۔ مصفّا پانی میں کیا بھلا معلوم ہوتا ہے ۔

فرمایا ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں شرک کا بڑا زور تھا ۔ آپ کی ہمت عالیہ و توجہ موجہ کا اکثر حصہ اسی کے رد میں خرچ ہوا ۔ حضرت مرزا نے اس زمانے میں مخلوق خدا میں سب سے بڑا مرض یہ پایا کہ دنیا کو دین پر مقدم کرتے ہیں بلکہ دین کی پرواہ ہی نہیں اس لئے آپ نے بیعت میں یہ اقرار لازم رکھا کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرونگا ۔

فرمایا ۔ قرآن مجید کا نام حکم عربی بھی ہے یعنی فیصلہ کرنے والا ۔ کھول کھول کر سنانے والا ۔ عربی کے یہی معنے ہیں ایک شخص نے معنوں پر تعجب کیا تو میں نے اُسے کہا کہ انبیاء کرام کے نزدیک اور کتب آلہیہ میں اصل الاصول تمام نیکیوں کا کیا ہے ۔ اس نے کہا کہ اللہ پر ایمان لانا ۔ میں نے کہا دنیا کی کسی زبان میں اس ربّ العالمین ۔ الرحمن ۔ الرحیم ۔ مالک یوم الدین ہستی کے لئے ایسا لفظ بتا دو ۔ جو غیر پر استعمال نہ ہوتا ۔ برخلاف اس کے عربی میں ایک اللہ ہے ۔ جو کبھی غیر اللہ پر نہیں بولا جاتا ۔ یہاں تک کہ تمام دواوین اور لغت عرب کو دیکھو ۔ کسی فاسق سے فاسق ملحد ۔ دہریہ کے کلام میں بھی یہ لفظ کسی غیر پر نہیں بولا جاوے گا ۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ عربی ہی ایک فصیح اور کھول کھول کر بیان کرنے والی زبان ہے ۔

فرمایا ۔ میں دعا کرتا ہوں ۔ اللہ تمہیں قرآن پڑھنے پڑھانے اس پر عمل کرنے پھر آپس میں محبت بڑھانے کی توفیق دے یاد رکھو کہ سب باتیں بغیر عمل کے ہیچ ہیں ۔

۱۳ ۔ جون ۱۹۱۱ء ۔ دنیا میں مخلوق کی مختلف طبائع ہیں ۔ بعض لوگ افیون ۔ گانجا ۔ بھنگ ۔ شراب ۔ شروع کر دیتے ہیں تاکہ وقت آرام سے کٹ جاوے (۲) بعض اپنے آرام اور دل بہلانے کے لئے رنڈیوں کی جلیں بھرنا اپنا پیشہ بنا لیتے ہیں اور اس ہنسی مخول سے اپنا دل خوش کر لیتے ہیں جو وہاں اکثر ہوتا رہتا ہے (۳) بعض لوگ وظیفوں میں سارا دن رات گذار دیتے ہیں اور سخت سے سخت مجاہدے اس راہ میں کرتے ہیں ۔ کم خفتن ۔ کم گفتن ۔ کم خوردن ان کا اصول ہوتا ہے ۔ اور بڑی مشکلات کے بعد وہ اپنی حالت ایسی بنا لیتے ہیں ۔ کہ جس سے دل آرام میں رہتا ہے ۔ (۴) بعض لوگ تعلیم و تعلم اپنا پیشہ رکھتے ہیں ۔ صبح سے شام تک درس و تدریس میں لگے رہتے ہیں ۔ ایک اُستاد تھے ان کے شاگرد بڑے آسودہ حال ان میں کمپیٹیشن رہتا ۔ ہم اُستاد جی کو حلوا کھلائیں گے ۔ دوسرا کہتا ہم پلاؤ کھلائیں گے اور وہ اللہ تعالےٰ رحم کرے ایسی طبیعت کے تھے ۔ کہ تنہائی میں خوب کھاتے اور بھرتے کر کے جو باقی ہوتا وہ بھی چٹ کر جاتے ۔ پوچھنے پر فرماتے کیا کہوں پلاؤ بڑا مزیدار تھا ۔ چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا ۔ (۵) بعض لوگ ایسے ہیں ۔ کہ دل بہلانے کے لئے عمر بھر سیر و سیاحت میں گذار دیتے ہیں ۔ آج امرتسر کے ہوٹل میں ہیں تو کل پشاور کی سرائے میں ۔

غرض لوگ کچھ نہ کچھ اپنا شغل ضرور رکھتے ہیں جن لوگوں کو فقیری کا شوق ہے وہ بھی عجیب عجیب کام کرتے ہیں میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے کہ پاؤں میں اڑھائی تین من کی زنجیر ہے اور وہ کھڑے سورج کو دیکھ رہے ہیں ان لوگوں کی کتابوں کو بھی پڑھا ہے ۔ ان میں ایسی ایسی حکائتیں بھی دیکھیں ۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج کو گئے تو رستے میں ایک پہاڑ آگیا ۔ رستہ مسدود تھا ۔ جبرئیل کے مشورے سے بھنگڑ فقیروں کی امداد کی ضرورت پڑی انھوں نے بھنگ گھوٹ کر پہاڑ کو جو اس کا نگدا مارا اور دم شاہ مدار کہا تو رستہ کھل گیا ۔

ایک بڑے امیر کبیر کو میں نے دیکھا کہ وہ ایک دہات کے سانپ کے آگے ناچا کرتا تھا ۔ ایک دفعہ میں اس کمرے میں چلا گیا اس سانپ کو جو ٹھکرایا ۔ بڑی ہی آواز نکلی وہ دوڑا دوڑا آیا اور رام رام کرنے لگا ۔ اس کی حماقت پہ مجھے بڑا تعجب آیا (۶) کئی دوکانداروں کو دیکھتا ہوں کہ دن بھر بیٹھنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا ۔ دروازے کے ساتھ ایک زنجیر باندھ رکھی ہے اور اُسے پکڑ کر کھڑے ہیں اور خوش ہیں کہ گاہک بہت آتے ہیں ۔

(۷) کاپی نویس سارا دن اس طرح بیٹھا رہتا ہے ۔ جیسے مرغی انڈوں پر ۔ اور اسی میں خوش ہے ۔ مجھے کبھی امام ویردی کی شاگردی کا موقع ملا ۔ مگر میرے ہاتھوں میں صنعت کم ہے ۔ صرف ا ب ج د ۔ یہ چار دن حرف سیکھے ۔

جب انبیاء آتے ہیں تو لوگوں کو ایسے ایسے شغلوں میں پاتے ہیں ۔ ان کا کام صرف یہ ہوتا ہے ۔ کہ وہ ان شغلوں میں ایک شغل اپنا توجہ الی اللہ و ذکر اللہ کا بتا دیتے ہیں وہ کہتے ہیں دنیا کے کام بے شک کرو ۔ بیوی بچے رکھو ۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے لئے بھی تھے اور سورۂ رعد کے آخری رکوع سے معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن خدا سے غافل نہ ہو جاؤ ۔ یہی روحانی تعلیم ہے یہی روحانیت ہے ۔ جو انبیاء کرام اور ان کے جانشین سکھاتے آتے ہیں ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے ۔ دنیا کے مختلف اشغال تھے ۔ آپ نے فرمایا پانچ وقت نماز بھی پڑھ لیا کرو ۔ پاخانہ جانا سب کو ضرور ہے ۔ وہاں اللّٰھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث ہی پڑھ لیا ۔ ایسا ہی بیویوں کے پاس سب کوئی جاتا ہے ۔ آپ نے ایک دعا سکھا دی کہ یہ بھی پڑھ لیا کرو غرض روحانیت اور روحانی تعلیم یہ ہے کہ انسان فطری کام کرے پاخانہ جائے ۔ کھائے پیئے ۔ احباب کو ملے جلے بیوی نکاح کرے ۔ جماع کرے ۔ کمائے ۔ مگر اللہ سے غافل نہ ہو یہ نہیں کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ رہے یہ طریق انبیاء کی سنت کے خلاف ہے ۔

جائز کام کرنے سے منع نہیں فرمایا ۔ ہاں یہ ضرور ارشاد ہے کہ یامرھم بالمعروف وینھاھم عن المنکر یعنے مضر چیزوں سے روکا ہے ۔ مفید کاموں میں لگے ۔ مجھ سے بھی لوگوں نے پوچھا ہے کہ تم کیا روحانی تعلیم دیتے ہو ۔ اور اس جماعت

مین کیا روحانیت ہے۔ سو مین کھول کر سناتا ہون۔ کہ روحانیت یہی ہے۔ تمہارا اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ چلنا۔ پھرنا۔ سونا۔ جاگنا۔ پہننا تجارت کرنا۔ کوئی اور محنت۔ ملنا جلنا۔ سب کچھ اللہ کے لئے ہو۔ سب مین خدا یاد رہے۔ اپنے سارے کامون مین اللہ کی رضا مدنظر رکھو۔ بس یہی تصوف یہی فقیری یہی روحانیت یہی روحانی تعلیم ہے۔

قرآن مجید کو رحل پر رکھنا اور اوپر ایک کپڑا یہ ظاہری ادب بمنزلہ جسم کے ہے۔ اگر دل کے اندر اس کے احکام کی ایسی ہی عزت ہو تو یہ اس کی روح ہے زبان ذکر آلہی کرے یہ جسم ہے اگر اس کے ساتھ اخلاص اور تعظیم اوامر حضرت احدیت ہے تو یہ اس کی روح ہے۔ قرآن مجید پڑھنا اور اس کے معنے سیکھنا یہ بمنزلہ جسم ہے اور اس پر عملدر آمد یہ اس کی روح ہے وعظ سُننا جسم ہے۔ اور اس پر عمل روح ہے۔

اگر مین اپنی روحانی تعلیم سمجھا سکا ہون تو اپنے تئین مبارکباد دیتا ہون اگر تم نہیں سمجھے۔ تو انشاءاللہ پھر خدا توفیق دے گا

فرمایا محض تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہون۔ اللہ نے مجھے تم مین سے ایک کا بھی موتاج نہین کیا۔ مین کسی سے مُفت کام لینا پسند نہیں کرتا۔ سات ماہ سے بیمار ہون۔ تنہائی کا موقعہ بھی نہین ملتا۔ مگر پھر بھی تم سے کوئی میرے رزق کا پتہ نہیں لگا سکا کہ میرا مولیٰ کہان سے بیش از بیش دیتا ہے یہ اس کی غریب نوازی ہے۔

۱۵ - جون سنہ ۱۹۱۱ء - فرمایا جو اللہ تعالیٰ دے وہ بندہ شکر گذاری سے لے تو ضرور زیادہ انعام ملتا ہے ایک عورت نے مجھے ایک دفعہ ادھیلہ دیا۔ جو مین نے بڑی شکر گذاری کر لیا کہ اس کے تیل کی روشنی مین نسخے لکھ کر دونگا۔ تو مخلوق کو کس قدر نفع پہونچ سکتا ہے۔ اگر مین فن طبابت سے اسی ادھیلہ کی ایک دوائی بنالوں تو وہ کس قدر مخلوق آلہی کے لئے نافع ہو سکتی ہے۔

فرمایا۔ شفا۔ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ مین ہے۔ میرے اس زخم پر دس ڈاکٹرون نے اپنا زور لگایا ہے مگر یہ بات بھی حل نہ کر سکے کہ یہ ہے کیا۔

فرمایا۔ بعض لوگ دنیا کو ۶ - ۷ ہزار سال سے جانتے ہین بعض دو ارب۔ بعض سکھ پر بھی کئی صفرین ایزاد کرتے ہین لیکن خدا کی خدائی اور اس کی صفت خلق کی ازلیت کے مقابل پر یہ ہندسے کیا چیز ہین۔

فرمایا۔ لوگ تجارت کرتے ہین مگر نہ کسی تجربہ کار سے مشورہ لیتے ہین نہ حساب صاف رکھتے ہین۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ پھر نقصان اُٹھاتے ہین۔

فرمایا۔ قرضہ حسنہ بہت اچھی چیز ہے لیکن آجکل وعدہ پر کم ادا کیا جاتا ہے۔ جس سے ایسے لوگ بھی جو دل سے اپنے بھائی کو نفع پہونچانا چاہتے ہین۔ وہ بھی دینے مین تامل کرتے ہین۔

فرمایا۔ جب تم اپنے کار منصبی سے فارغ ہو۔ تو بے ہودہ بحثین جن سے نہ دنیا کا فائدہ ہو نہ دین کا رنہ لے بیٹھو۔ بلکہ خدا کی طرف راغب ہو جاؤ۔ اور لا آلہ الا اللہ کا ذکر کرو۔ درود پڑھو۔ استغفار بار بار کرو۔ الحمد شریف پڑھو۔ اور قرآن مجید کی تلاوت کرو۔

فرمایا۔ فلسفیون کا کسی مسئلہ اتفاق نہین۔ رسم و عادت کے کسی مسئلے مین لوگون کا اتفاق نہین۔ حتے کہ خوراک اور پوشاک مین ایک ملک کے لوگون کا اتفاق نہین۔ پھر بھی لوگ عام رائے کی پیروی کرتے ہین۔ تعجب کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے اجماعی مسئلے کے ماننے مین تامل ہے وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہین۔

فرمایا۔ نبیؑ کے مقابل جو لوگ ان انتم الا بشر مثلنا کہتے ہین ان کو یہ خیال نہیں آتا کہ بادشاہ جسے وہ حاکم اعلےٰ مانتے ہین آخر وہ بھی تو انسان ہی ہوتا ہے۔

فرمایا۔ اللہ پر بھروسہ کے یہ معنے نہین کہ سامان آلہی کو ترک کر دے بلکہ سامان سے کام لے کر پھر نتیجہ کے لئے اللہ پر توکل کرے۔

فرمایا۔ یہ بھی ایک قسم کا کفر اور کفران نعمت ہے کہ آدمی بھلی بات سُن لے اور اُس پر عمل نہ کرے۔

۱۷ - جون سنہ ۱۹۱۱ء - ہفتہ - فرمایا جب انسان اللہ سے دُور ہو جاتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے ایسے شخص کو اللہ جلشانہٗ کی طاقت کی پروا نہین ہوتی اپنے ہی منصوبون پر بھروسہ کرتا ہے۔ اس بلا مین بہت سی خلقت مبتلا ہے یہ بلا اللہ کی غفلت اور اس سے بُعد اختیار کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جن کو غفلت نہین وہ ہر آن مین اپنے تئین زیر تصرف آلہی مانتے ہین۔ جن لوگون نے آلہی عظمت و جبروت کا انکار کیا ہے انہون نے رسولون کو اپنے جیسے بشر سمجھ کر کہہ دیا کہ جتھا ہمارا۔ زور ہمارا۔ ہمین ان کی کیا پروا۔

فرمایا۔ ایک عجیب نکتہ ہے۔ کفار نے لنخرجنکم فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے مقابل پر لنہلکن الظالمین فرما کر اس ہلاکت کی وجہ بھی بتا دی۔ اور لنسکننکم کے انعام کا سبب بھی بتا دیا۔ لمن خاف مقامی۔

فرمایا۔ بیسقی من ماء صدید کا نظارہ آتشک کے بیمارون مین دیکھا ہے جن کے گلون مین زخم ہو جاتے ہین۔

اُنھین کھاتے پیتے وقت پڑتا ہے۔

فرمایا۔ انسان
داسطے گناہ کرنا عاقبت
اور قبر مین تو اکیلا رہ
جنہاں واسطے

فرمایا۔ ایک وقت آتا ہے نہ یہ ہماری جگہ اور قوم ہو گی اور نہ یہ مکان نہ یہ عار اس پر قادر ہے۔ بس عاقبت کی فکر کرلو۔

فرمایا۔ ہر کام مین دیکھ لو کہ خدا کی پروانگی ہے یا نہین۔ پھر یہ اس مین مخلوق کی بہتری ہے یا نہین پھر کرو۔

فرمایا۔ مین دُعا کرتا ہون۔ اللہ تمہین عاقبت اندیش بنا دے دین کے معاملہ مین بھی اور دنیا کے معاملہ مین بھی۔

۱۸ - جون سنہ ۱۹۱۱ء - (اتوار)

ہر ایک شریر جو خدا تعالےٰ سے دُور ڈالے وہ شیطان ہے۔

مینے ایک ڈاکو سے پُوچھا تم جو اس قدر خونریزی کرتے ہو۔ کیا تمہارا دل ملامت نہین کرتا۔ کہا تنہائی مین تو ملامت کرتا ہے مگر جب ہم تین چار مل جاوین۔ تو پھر کچھ یاد نہین رہتا اس سے مجھے یہ نکتہ معرفت ملا کہ غافلون کی صحبت مین غفلت بڑھ جاتی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مین مجلس مین بیٹھتا ہون۔ تو ۷۰ سے ۱۰۰ دفعہ تک استغفار کرتا ہون تاکہ وہ میل جو اس صحبت کا نتیجہ ہو سکتا ہے دُور ہو جاوے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غفلت پیدا کرنے والی صحبتون سے بچنا چاہیئے اور اگر کہین اتفاق سے بیٹھنا ہو جائے تو پھر استغفار کی کثرت چاہیئے تاکہ دل زنگ آلود نہ ہون۔

فرمایا۔ مینے بڑے بڑے بدکارون سے دریافت کیا ہے کبھی کسی نے نہین کہا کہ ہمیں شیطان پکڑ کر بُرے کام کی طرف لے گیا۔ آدمی خود ہی جاتا ہے۔

فرمایا۔ ظالم وہ ہے۔ جو کام کرنے کے ہون انہین نہ کرے اور جو نہ کرنے کے ہون انہین کرے۔ فرمایا۔ لوگ سمجھتے ہین کہ ایمان الگ اور عمل الگ ہے ایسا ہرگز نہین۔ ایمان کا مقتضا عمل صالح ہے۔ جیسا کسی کا ایمان ہو گا۔ ویسا ہی عمل ہو گا۔

فرمایا۔ لوگ اگر سالن مین نمک زیادہ یا کم ہو جائے۔ تو شور محشر بپا کر دیتے ہین لیکن بیوی یا بچہ اگر نماز نہ پڑھے۔ تو کچھ فکر نہین۔ خیالی سکھون کے لئے ہزارون انتظام کرتے ہین۔ مگر اللہ کی نافرمانی سے بے پروا ہین۔ جو بڑے افسوس کی بات ہے۔

فولادی صندوق

ہمارا کارخانہ اسٹیل بکسوں کا عرصہ کئی ماہ سے جاری ہے جن میں حتے الوسع سب عمدہ اور مضبوط بکس طیار ہوتے ہیں خصوصاً فٹنگ کا کام بہت خوبی اور تاکید سے ہوتا ہے۔ مال ارزان اور کفایت سے فروخت ہوتا ہے۔ خاص کر بیوپاریوں کی خدمت میں علاوہ جلد تعمیل آرڈر اور ارزانی نرخ کے حتی الوسع پیکنگ وغیرہ میں کفایت شعاری کا انتظام ہے اور کارخانہ بھی ہوڑہ اسٹیشن سے بہت قریب ہے۔ دھوکا وغیرہ سے بالکل پرہیز ہے۔ ایک مرتبہ بطور نمونہ طلب کریں آزمائش کے لئے عمدہ ذریعہ ہے جو صاحب ہم سے خط و کتابت کریں گے انشاء اللہ تعالےٰ فائدہ میں رہیں گے۔ جملہ امور بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتے ہیں۔

المشتہر۔ عبد الغنی احمدی مینوفیکچرز آف اسٹیل ٹرنکس بالی لیوس روڈ متصل بلی لیوس اسپتال ضلع ہوڑہ

ریویو

مفصلہ ذیل گیارہ کتب منشی افتخار الدین صاحب آفت ساکن شہر لودیانہ سے مل سکتی ہیں۔

(۱) **نالۂ آفت** - مؤلفہ آفت صاحب۔ ہندوستان کے بعض مشہور شعراء کی غزلوں کا انتخاب۔ ۲۴ صفحہ۔ قیمت ۱ر

(۲) **حسینوں کا ناز** - مؤلفہ آفت صاحب۔ ذوق۔ آتش۔ قیصری۔ اقبال۔ آفت وغیرہ شعراء کی وہ نظمیں جو مشاعروں میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئیں۔ ۳۲ صفحہ۔ قیمت ۲ر

(۳) **غنچۂ شگفتہ** - مرتبہ منشی صاحب موصوف۔ داغ۔ نسیم فیاض وغیرہ شعراء کی چیدہ نظمیں۔ ۳۲ صفحہ۔ قیمت ۲ر

(۴) **عروس کلام** - مرتبہ آفت صاحب اس کے ٹائٹل پر جو شعر ہے وہ اس کے اندر کے مضامین کو ان الفاظ میں ظاہر کرتا ہے۔ ؎

جلوے ہیں برق و طور کے آنکھوں کے سامنے
گھونگٹ الٹ دیا ہے عروس کلام نے

۳۲ صفحہ۔ قیمت ۲ر

غنچۂ نوشگفتہ - مرتبہ منشی صاحب موصوف۔ جلال۔ بسمل۔ بیکل غالب۔ آغا کی وہ نظمیں جو شائقین سخن اپنی بیاضوں میں درج کیا کرتے ہیں۔ ۲۰ صفحہ۔ قیمت ۲ر

(۶) **نازِ حسینان** - مرتبہ آفت صاحب۔ امیر۔ مسرور۔ مضطر تمیر۔ رقت وغیرہ شعراء کی نظموں کا مجموعہ۔ ۳۲ صفحہ قیمت ۲ر

(۷) **افتخار الاشعار** - جناب آفت صاحب کی نظموں کا مجموعہ چند اشعار بطور نمونہ درج ہیں۔

بوریا بہتر ہے مجھ کو ناقم و سنجاب سے
کیا غرض درویش کو ہے اطلس و کمخواب سے

گرم جوشی خوش نہیں آتی ہے مجکو ہجر میں
اور جلتا ہوں زیادہ کثرت احباب سے

خوب اے آفت لکھی واللہ تم نے یہ غزل
معرکے میں آج کے اچھے رہو احباب سے

قیمت ۸ر

(۸) **غنچۂ تبسم** - مولوی فضل الدین صاحب فیاض کی نظموں کا مجموعہ ہے ٹائٹل پر لکھا ہے۔ ؎

یہی جذبات ہیں شاعر طبیعت سے میں عاجز ہوں
خدا جانے کہاں سے شعر کا چسکا لگا لائی

قیمت اصلی ۲ر رعایتی ۱ر

(۹) **چمنستان سخن** - فیاض صاحب نے مختلف شعراء کی نظموں کا مجموعہ ایک جگہ جمع کیا ہے۔ قیمت ۲ر

(۱۰) **گل نوشگفتہ** - فیاض صاحب کی چیدہ نظموں کا مجموعہ قیمت ۲ر

(۱۱) **مخزن قوالی** - مختلف شاعروں کی صوفیانہ نظموں کا مجموعہ قیمت ۴ر۔ چند مصرعے بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

اُمید وصل تجھے پاس یاں کرتی ہے گھر پہلے
کروں خدمت میں آنکھوں سے بٹھاؤں چشم پر پہلے
رہ اُلفت کے کوچے میں نفع سمجھے ضرر پہلے
سحر گر یار جائے گا تو ہے اپنا سفر پہلے
تجھے لازم تھی اے ظالم میری خبر لینا پہلے

خمخانۂ عشق

دیوان نایاب۔ نتیجہ طبع منشی نبی بخش صاحب نایاب۔ میونسپل کمشنر قصبہ نکودر ضلع جالندھر

انگریزی میں ایک مثل ہے۔ شاعر پیدا ہوتا ہے۔ تکلف سے نہیں بنتا۔ سو منشی نبی بخش صاحب کے اشعار بتلاتے ہیں کہ انہیں فطرت نے شاعر بنایا ہے۔ ہر مذاق میں عمدہ نظمیں لکھی ہیں پر میں اپنے مذاق کے مطابق مدح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے چند اشعار درج ذیل کرتا ہوں۔

سب سے اشرف تجھ کو دنیا میں بنایا حق نے ٭ کہہ کے محبوب تجھے آپ بلایا حق نے
پاس اپنے شب معراج بٹھایا حق نے ٭ بھید قدرت کا جو تھا تجکو بتایا حق نے
کب کوئی پہونچ سکا رتبے کو تیرے آقا
آئے دنیا میں نبی سینکڑوں تیرے آقا
جب ہوا خاک کے پردے میں تیرا نور عیاں ٭ ہو گیا نور سے اک آن میں معمور جہاں
آسمان ہوتا تھا جھک جھک کے زمین پر قرباں ٭ گیت گاتے تھے بصد شوق حیر و غلماں

آج پیدا ہوا ...
آگیا ...
لکھائی۔ چھپائی اعلیٰ ...
سے مل سکتا ہے۔

جلسۂ تاجپوشی قیصر در قادیان

جلسے ہو ...

سردار وساوا سنگھ (وزیر اعظم ریاست ایجے گڈھ) کی سعی سے ان کے دیوان بالاخانہ میں منعقد ہوا جس میں ہندو، مسلمان، سکھ۔ تمام فرقہ کے لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ سردار صاحب موصوف کی افتتاحی تقریر پھر شیخ یعقوب علی صاحب کی تقریر ماسٹر عبد الرحیم صاحب کی نظم اور ایک سکھ صاحب و لالہ صاحب کے شکریہ کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ بچوں میں مٹھائی تقسیم ہوئی۔ سردار صاحب نے پتری پاٹ شالہ کے کھولنے کا اعلان کیا اور ہندو و مسلم شرفاء کو ایوننگ پارٹی دی گئی۔

دوسرا جلسہ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے بورڈنگ میں ہوا۔ جہاں برٹش کی وفاداری کے متعلق کئی ایک تقریریں مختلف احمدی احباب نے کیں۔

علاج الطاعون

مصنفہ حکیم سید محمد عبد اللہ صاحب قسام طاعون ٹیکہ وغیرہ طاعون کے متعلق مفید معلومات کا مجموعہ ہے۔ دو بار پہلے چھپ چکا ہے یہ تیسرا ایڈیشن ہے۔ قیمت اصلی ۶ر رعایتی ۲ر۔ ملنے کا پتہ انفان پریس۔ واقع افغان سٹریٹ پشاور شہر

مسئلہ قربانی

اس مسئلہ کے متعلق ایک معروضہ جناب حکیم ابو البرکات عبد الرؤف صاحب گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں لکھا ہے۔ معروضہ کیا ہے گائے کی قربانی پر نہ صرف اسلامی عقائد کے لحاظ سے بلکہ ہندو مذہب کے نکتہ خیال سے بھی ایک مفصل بحث ہے۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ گائے کا فساد خواہ مخواہ ہندو لوگ ہمیشہ اٹھاتے ہیں اور مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں بے جا مداخلت کرتے ہیں اس کتاب کی خوب اشاعت کرنی چاہیئے۔

ملنے کا پتہ۔ عبد الرشید ۲۷ رام موہن گھوس لین۔ کلکتہ

ویدک شادی کی فضیلت

مصنفہ سردار سیوا سنگھ صاحب ہندی گیب۔ قیمت ۲ر۔ کتاب

سردار صاحب موصوف نے آریوں کی بدزبانی سے تنگ آکر لکھی ہے معلوم نہیں کہ آریوں کو کیا شوق ہو کہ جب تک غیر مذاہب کے متعلق بحث کلامی نہ کر لیں انہیں کھانا ہی ہضم نہیں ہوتا کئی جگہ سکھ صاحبان نے ...

...رم صاحبزادہ میرزا
... نے جلسہ تاجپوشی
... نے فرمایا کہ ہم
... لانے کا ارشاد ہے
... ہنے بہت شرم اور
... اس فعل کے خلاف ہو
... یہ ہے کہ دل و زبان ایک ہو
... وعظ سے بہت ڈرتے تھے تاکہ ایسا نہ ہو کہ
... قول ہمارے فعل کے خلاف ہو ان کے نزدیک یہ بات
بہت ناپسندیدہ تھی کہ نصائح تو زیادہ ہوں اور عمل ان کے خلاف
احمدیوں کی طرف سے ہر ایسے موقع پر اظہار وفاداری
ہوا کرتا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس گورنمنٹ کی ماتحت سب سے
بڑا سکھ ہم نے کونسا پایا - یونیورسٹیاں - مدرسے - تجارت
کی آزادی - ڈاک - تار - ریل - بہت بڑے انعام ہیں - مگر یہ
سب ہیچ ہیں - اگر مذہبی آزادی نہ ہو بلکہ مذہبی آزادی کے
مقابلہ میں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ہیرا لے کر
پتھر اور تریاق لے کر زہر دیدے - پس سب سے بڑی
خوبی جو اس زمانہ میں ہے وہ مذہب کے بارے میں کامل
آزادی ہے - مگر اس آزادی کے یہ معنے نہیں کہ مسلمان
آریہ - عیسائیوں پر حملہ کریں اور آریہ مسلمانوں پر اور عیسائی
آریوں پر اور اس طرح ملک میں فساد پھیلائیں - آزادی یہ نہیں
کہ ایک دوسرے کی پگڑی اتار سکیں بلکہ آزادی یہ ہے کہ
ہم اپنی شریعت پر کھلم کھلا عمل کریں - نمازیں پڑھیں روزے
رکھیں - خدا تعالیٰ کی عبادت کریں - ہمیں کوئی اس سے نہیں
روکتا - اب اس نعمت کا شکریہ کیا ہے یہی کہ اس آزادی سے
فائدہ اٹھاویں وہ تقوے وہ اخلاص وہ مودت وہ فرمانبرداری
وہ دینداری ہو - جو قرآن کریم ہم میں پیدا کرنی چاہتا ہے -
- لیکن اگر قرآن و حدیث پر عمل نہیں وہ تقوی
وہ طہارت نہیں وہ خشیۃ اللہ نہیں جو مذہب ہم میں پیدا کرنی
چاہتا ہے - تو پھر یہ آزادی - بیٹر بازی کی طرح ایک کھیل
ہو جاوے گی جو بہت ہی معیوب امر ہے اس کی مثال یوں
ہے - جیسے کوئی روٹی بھوک کی حالت میں اور پانی پیاس
کی حالت میں دے اور ہم بجائے اسے کھانے پینے کے ضائع
کردیں یہ احسان کی شکر گذاری نہیں بلکہ ناشکری ہے -

پس گورنمنٹ برطانیہ کی دی ہوئی مذہبی آزادی (جو
سب سے بڑی نعمت اس حکومت کی ہے) کا شکریہ یہ ہے - کہ ہم
اپنے نفوس کا تزکیہ کریں اور اپنی زندگی ایسی طرز میں گذاریں
جو مخلوق الٰہی کی ہمدردی سے لبریز ہو -

اور ہمارا تو رونگٹا رونگٹا اس حکومت کے شکر سے معمور ہے
اور کیوں معمور نہ ہو انسان کو سب سے بڑی امید تو اپنے بھائیوں
پر ہی ہوتی ہے - ہمارے بھائیوں نے جو مسلمان کہلاتے ہیں
سب سے پہلے ہم پر کفر کا فتوے لگایا - ہمارے قتل کے
فتوے دئے گئے - سوروں اور کتوں کے لئے تو رہنے کی
اجازت ہے مگر ایک احمدی کا گاؤں میں رہنا پسند نہیں
باہر کی اسلامی سلطنتوں کا یہ حال ہے کہ افغانستان میں اس
سلسلہ کے دو مخلص جو بڑے متقی اور پرہیزگار تھے - جو
ہم سے پیچھے آئے - پر آگے نکل گئے - وہ سنگسار کئے گئے
گویا ان کو وہ سزا دی گئی جو زنا کی ہے یعنے خدا کے مامور کو
ماننا - زنا سے بھی برا ہے -

جو یورپین ٹرکی ہے - اسمیں عیسائیت کے خلاف کہنا جرم ہے
چنانچہ جو کتابیں چھپتی ہیں - وہ بیروت - مصر - شام میں چھاپی
جاتی ہیں ایک ہم ہیں کہ عیسائیت کی تردید کھلے بندوں کر
سکتے ہیں پس کس قدر احسان ہیں - جن کا شکریہ یہی ہے کہ
اس آزادی سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے اندر ایک خاص
تبدیلی پیدا کرلیں اور اس سلطنت کے لئے دعائیں کریں
ان کے پاس دنیا تھی انہوں نے ہمیں دنیا دی - ہمارے
پاس مذہب ہے - هل جزاء الاحسان الا الاحسان
کے مطابق یہی پیش کرتے ہیں اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ
جیسے اس شہنشاہ کے سر پر آج دنیاوی تاج رکھا ہے وہ دن
بھی آوے کہ اسلام کا تاج بھی اس کے سر پر ہو - سونے
اور جواہرات کا تاج تو مٹی سے نکلا ہے مگر وہ تاج آسمان سے
آتا ہے جیسے دنیاوی سلطنت کا دروازہ اس قوم کے لئے
کھولا گیا ہے ایسا ہی حقیقی سلطنت کا دروازہ بھی ان پر کھل
جائے جس چشمہ نور سے ہم نے پانی پیا ہے یہ بھی سیراب
ہوں -

یاد رکھو کہ گورنمنٹ کی ترقی ہماری اپنی ترقی ہے اسلئے
ہم جان و دل سے اس کی ترقی ملک کے خواہاں ہیں - وہ وقت
ضرور آئے گا کہ یہ قومیں خود بخود اسلام کی طرف متوجہ ہوں -
جیسا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات اور
کشوف ہیں -

نالۂ اویس

جناب اویس (صوفی تصور حسین) ایک خاص مذاق کے بزرگ ہیں
آپکے یہ اشعار دلچسپی سے پڑھے جائیں گے

انسان سے کہنے کو تو کیا ہو نہیں سکتا
بے فضل خدا کچھ بخدا ہو نہیں سکتا

ہر رونگٹے پہ احسان ترے لاکھوں ہیں خدایا
ہم سے سر مو شکر ادا ہو نہیں سکتا

ہے یاد خدا موجب تنویر دل و جاں
بے مصقلہ آئینہ صفا ہو نہیں سکتا

اک عمر سے میں بھی ہوں گرفتار محبت
اس قید سے دم بھر کو رہا ہو نہیں سکتا

کیا نالۂ و فریاد کروں میں ترے در پر
نالوں سے مرے حشر بپا ہو نہیں سکتا

اُلفت تری اس درجہ ہے دل میں مرے جاگیر
اک آن بھی میں تجھ سے جدا ہو نہیں سکتا

بگڑی ہوئی اک آن میں میری جو بنادے
کیا تجھ سے یہ اے میرے خدا ہو نہیں سکتا

قدرت کے تماشے تری ہم دیکھ رہے ہیں
وہ کیا ہے جو تجھ سے نہ ہوا ہو نہیں سکتا

درپیش ہوں گو کتنے ہی دنیا کے بکھیڑے
میں غیر سے شاغل بخدا ہو نہیں سکتا

ہاں فضل کی امید ہے تجھ سے مجھے ہر دم
مایوس تو میں تجھ سے خدا ہو نہیں سکتا

ذرہ کو جو تو چاہے تو خورشید بنادے
انسان کا کیا عقدہ کشا ہو نہیں سکتا

مدت ہوئی تاریکی غفلت میں پڑا ہوں
اک عہد سے بھی عہدہ برآ ہو نہیں سکتا

گو سب سے سوا ہوں میں گنہگار الٰہی
غفار سے کیا خط سخطا ہو نہیں سکتا

رحمان سے مایوس اویس آہ نہ ہو تو
یہ تیر دعا تیرا خطا ہو نہیں سکتا

دوسرے خلفا سے

خلافت

رسول صلعم

اور سنی کہتے ہیں کہ جناب

اس مضمون میں یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ ترتیب خلافت جس طرح کہ واقعہ ہوئی۔ جس کے رو سے جناب علی رض چوتھے نمبر پر خلیفہ ہوئے۔ یہی ترتیب منجانب اللہ اور حسب اقتضائے مشیت ایزدی تھی۔ اور شیعوں کا ادعا محض مغفدہ پردازی و افتراق عصائے امت پر مبنی ہے۔ اس کے ثبوت میں ہم ذیل ایک معرکتہ الآرا حدیث ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جس سے یہ امر بڑی صفائی سے ثابت ہو جاتا ہے کہ بالآخر شیعوں کو بھی جناب مرتضیٰ کے رابع الخلفا رہنے سے انکار نہیں کاش کوئی سعید الفطرت منصف مزاج شیعہ اس پر غور کرنے کی تکلیف گوارا کرے۔ اصل حدیث عربی میں ہے بخوف طوالت اسکا خلاصہ ترجمہ اردو میں کیا جاتا ہے۔

یحیٰی بن سعید البلخی نے امام رضا سے اور انہوں نے اپنے آبائے کرام سے خو۔ جناب علی علیہ السّلام سے روایت کی ہے۔ کہ ایک دفعہ رسول صلعم کے ساتھ مدینہ کے ایک رستے سے گزر رہے تھے کہ سامنے سے ایک سفید ریش طویل گھنی داڑھی والے بزرگ دوچار ہوئے اور رسول صلعم سے سلام عرض کیا۔ آنحضرت نے مرحبا فرمایا۔ پھر وہ بزرگ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا السلام علیک یا رابع الخلفا ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پھر کہا یا رسول اللہ کیا ایسا نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ پھر وہ تشریف لیگئے۔ میں (علی رض) نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس بزرگ کے قول کا کیا مطلب ہے۔ جس کی آپ نے بھی تصدیق فرمائی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ آپ ایسے ہی ہیں۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے (خلیفہ اول آدم علیہ السّلام کے حق میں، انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ اور (خلیفہ دوم حضرت داؤد کے حق میں) یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ سے فی الارض) اور موسیٰ کی زبانی ہارون کو کہا گیا۔ جب انہوں نے قوم میں انکو خلیفہ بنایا تھا (اور خود کوہ طور کو تشریف لیگئے تھے اخلفنی فی قومی و اصلح (یہ تیسرے خلیفے تھے) اور جب خدا تعالےٰ نے فرمایا اذان من اللہ و رسولہٖ الی الناس یوم الحج الاکبر۔ تو اس پیغام الٰہی کو پہنچانیوالے آپ ہی تھے اور آپ وصی ہیں اور آپ سے بمنزلہ ہارون من موسیٰ کے ہیں۔ اور کوئی نبی میرے بعد نہیں ہے پس آپ رابع الخلفا ہیں جیسے کہ اس بزرگ نے فرمایا تھا۔ میں (علی) نے عرض کیا۔ کہ یہ بزرگ تھے کون۔ تو فرمایا یہ تیرے بھائی خضر علیہ السّلام تھے۔ پس جان لیں۔

آپ اس کو یعنی آدم و داؤد و ہارون و علی یہ چار و ن خلیفہ اللہ ہیں“۔ بحوالہ کتاب ینابیع المودۃ دیکھو اخبار اثنا عشری مطبوعہ ۲۳۔ جنوری ۱۹۰۷ء

فٹ نوٹ قصیدہ عربی مولوی سید مقرب علیخان صاحب رئیس جگراؤں مؤلف ذریعۃ النجات صفحہ ۱۵ و ۱۶ ناظرین میں بزور آپ سے التماس کرتا ہوں کہ شیعہ راویوں کی نکتہ آفرینیوں کی داد دی جائے۔ انکی بلا سے اگر جناب مرتضیٰ کی خلافت بلافصل کا دعویٰ کمزور رہے۔ انکی بلا سے اگر سوائے حضرت آدم اور داؤد و ہارون علیٰ نبیّنا و علیہم السّلام باقی ہزارہا پیغمبروں کی عظمت پر پانی پھر جائے۔ مگر انکی جدت طرازی اور نکتہ آفرینی کا لوہا بہرحال مانا جائے نکتہ آفرین داضع حدیث مذکور نے جب دیکھا کہ جناب علی کی خلافت بلافصل ثابت کرنا ٹیڑھی کھیر ہے۔ اور انکو خلافت تو چوتھے نمبر پر ہی نصیب ہوئی ہے۔ اور اسکا انکار گویا امر واقعہ کا انکار ہے تو اسنے اسکی کیفیت میں ایک جدت طرازی اور اختراع پردازی کا رنگ جما دیا۔ کہ اچھا جناب علی چوتھے خلیفہ ہی سہی۔ مگر اسکا یہ مطلب تھوڑا ہی ہے کہ وہ خلفائے راشدین رسول صلعم میں سے چوتھے درجہ پر ہیں وہ تو نبی خلیفوں میں سے چوتھے درجہ پر ہیں۔ کیا خوب!

مگر جدت طراز راوی اور اس کے ہم مشرب گروہ کو سوچنا چاہیئے کہ خلافت بلافصل کا عقدہ تو پھر بھی حل نہ ہوسکا پر نہ ہوسکا۔ بلکہ جناب علی کا مطلق خلیفہ ہونا بھی ثابت نہ ہوا کیونکہ یہ اس صورت میں ثابت اور قابل تسلیم ہوتا کہ قرآن مجید میں سے جسطرح آدم و داؤد و ہارون کے لیئے خلیفہ کا لفظ متن آیت سے ہر دفعہ دکھلایا گیا اسی طرح جناب علی کے حق میں بھی کسی آیت سے کسی نہ کسی صیغہ سے مستنبط کیا جاتا۔ دوسری طرف اگر اصحاب ثلاثہ کے حق میں دربارہ خلافت کوئی نص نہ بھی ہو جب بھی کوئی قباحت عاید نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ خلیفہ اور اخلفنی کے الفاظ صرف تین نبیوں کے حق میں قرآن میں مذکور ہوئے ہیں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سوائے ان تین نبیوں کے دوسرے ہزارہا اولوالعزم پیغمبر جن میں حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور خود رسول صلعم خاص قابل غور ہیں۔ خدا کے خلیفے نہ تھے۔ حاشا و کلا۔

ہاں کوئی صاحب کہہ سکتے ہیں کہ خداوندکریم نے ان دو تین خلفا کا جو نبی تھے۔ خاص بلفظ خلیفہ قرآن میں ذکر فرمایا۔ تو اسکی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوگی تو اس کا آسان جواب یہ ہے کہ خداوندکریم نے آیت استخلاف میں کما استخلف الذین من قبلہم فرما کر امت محمدیہ کے لیئے یہ وعدہ بلکہ حتمی وعدہ کر دیا تھا۔ کہ جس طرح پہلے خلفاء ہو گزرے ہیں۔ انہی کے نقش قدم رسول کریم کے خلیفے بھی بنائے جائینگے۔ سو الحمدللہ کہ ایسا ہی ہوا۔

تمام صحابہ کرام بباعث استفاضہ حضرت رسول کریم ملکوتی صفات اور ملایکہ کے مظہر تھے۔ اور جن میں سے خداوندکریم نے جناب ابوبکر صدیق کو انکا سردار بنا دیا۔ اور اس طرح سے وہ پہلے خلیفۃ اللہ آدم کے مظہر ٹھہرے۔ دوسرے خلیفہ حضرت داؤد صاحب شمشیر و صاحب جہاد اور صاحب فتوحات تھے انکے مظہر جناب عمر فاروق ٹھہرائے گئے۔

باقی رہی حضرت ہارون والی خلافت سو قرآن سے ظاہر ہے۔ کہ وہ امن کی خلافت نہ تھی بلکہ لڑائی جھگڑے والی خلافت تھی۔ ہارون کے مصداق جناب مرتضیٰ کو شیعہ بناتے ہیں۔ تو بسم اللہ چشم ما روشن دل ماشاد لیکن یاد رہے کہ ہارون خاص وقت تک تھے۔ دیگر معلوم ہو کہ کوئی صاحب اگر حدیث مذکور کی مزید تائید چاہیں۔ تو وہ سید ابو القاسم مجتہد لاہوری و سید علی الحائری لاہوری کے رسالہ برہان البیان مطبوعہ مطبع احسن المطابع صہ ۱۳ و صہ ۳۲ سے اپنی تسلی کرلیں۔ جہاں اصل فارسی عبارت یوں مرقوم ہے یک شیخ بحضور پیغمبر بہ علی گفت السلام علیک یا رابع الخلفا پس برآمد غیب شد پیغمبر فرمود این شخص خضر نبی بود۔ تقریر معروضہ بالا سے واضح ہو چکا ہے کہ رابع الخلفا کا جو مفہوم حدیث مذکور میں ہے وہ باوجود تفصیل پھر بھی مجمل ہی رہا۔ اور اس سے خلافت مرتضوی پر عموماً اور خلافت بلافصل کے تنازعہ پر خصوصاً کوئی روشنی نہیں پڑتی۔ اس واسطے سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس قول کی تفسیر کس طرح کی جائے۔ آخر وہ حدیث ہے اور اس کے راوی بھی آئمہ معصومین ہیں لیکن چونکہ تفسیر بالرائے فریقین شیعہ و سنی میں ممنوع ہے۔ البتہ تفسیر قابل قدر وہ ہے جسکو بقول شیعہ و الراسخون فی العلم بیان فرماویں اور پھر چونکہ یہ معاملہ اہلبیت کے چشم و چراغ جناب علی کے متعلق ہے۔ اسواسطے میں نے بڑی محنت سے

اس قول کی تفسیر کے لیئے ایک ایسے بزرگ کو تلاش کیا ہے جو جناب مرتضیٰ کا یار غار اور محرم راز جان نثار بہی ہے - اور علاوہ اس کے اہلبیت بہی ہے اور بقول شیعہ بہ نسبت باہر والوں کے گھر والے گھر کے معاملات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں اهل البیت ادری بما فیه یہ صاحب حضرت سلمان فارسی ہیں جس کے علم کی وسعت کی تعریف بہی کتب شیعہ میں مذکور ہے - کوئی جاہل ناخواندہ عرب نہیں - کہ ان کا بیان اور تفسیر قابل سماعت نہ ہو - اور اس تفسیر کا ذکر بہی ہم خواجہ نصیر الدین مشہور بہ محقق طوسی کی نہایت مشہور و معروف کتاب اخلاق ناصری فارسی سے ہدیہ ناظرین کرتے ہین - یہ کتاب کئی برسوں سے پنجاب یونیورسٹی مین منشی فاضل کی جماعت کا کورس بہی ہے محقق طوسی کے کلام کی جو عظمت و وقعت شیعوں مین ہے اسکی تشریح کرنا تحصیل حاصل ہے - لہذا اب اس تفسیر کا ذکر ضروری ہے محقق طوسی فرماتے ہیں و امیر المومنین رضی اللہ عنہ مزاح بودے تا بحدے کہ مردماں اورا بدان عیب کروند و گفتند لولا دعابة فیه و سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اورا گفت در مزاح کہ باد بکردند اخر لک الی الرابعة

یعنی جناب علی بہت ظریف الطبع تھے - یہاں تک کہ لوگ انکو اس بارہ میں معیوب کرتے تھے اور کہتے تھے - کاش آپ میں ظرافت کی عادت نہ ہوتی - اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ظرافت کرتے ہوئے دیکھکر جناب علی کو عرض کیا تہا - کہ اس عادت نے ہی آپ کو چوتھے درجہ پر پہنچایا - دیکھو اخلاق ناصری مطبوعہ نول کشور ۱۳۰۹ صفحہ ۲۶۵ کیوں معزز ناظرین اب تو آپ کو رابع الخلفاء کی حقیقت و تفسیر واضح ہوگئی یا نہ - مین تو دل سے محقق طوسی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے ایسی فیصلہ کن روایت اپنی اخلاقی کتاب مین زبانی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ درج فرمائی - رباعی کلام خضر کا مطلب کوئی سمجھے تو کیا سمجھے بدکے بے سمجھائے حضرت کے نہ یہ خود مرتضیٰ سمجھے حقیقت رابع الخلفاء کی یا مصطفےٰ سمجھے ٭ و یا سلمان فارس راز دار مرتضیٰ سمجھے ٭

دوران خلافت خلفائے راشدین مین ہمارے شیعہ احباب جو نقشہ جناب علی کا کھینچتے ہین - اور جو جو حسد و رشک و بخل طبعی کے خط و خال اس مین دکہاتے ہین - انکو اس روایت کے مطالعہ کرنے کے بعد شرم کرنی چاہیئے - کیونکہ جناب مرتضیٰ جیسے خوش طبیعت شگفتہ مزاج اور شریف و نجیب بزرگ دین کی فطرت اور جبلت سے سرے سے انکو واقفیت ہی نہین ہے - کیا اس روایت سے ہم یہ نتیجہ نکال نہیں سکتے کہ جو جو شکر رنجیوں کے واقعات برخلاف اصحاب ثلاثہ جناب علی کی ذات والاصفات سے وہ منسوب کرتے ہین - وہ یا تو سرے سے غلط یا مبالغہ سے بھرے ہوئے ہین اور اگر واقعی وہ واقعات درست بہی ہیں - تو وہ آنجناب کی جبلی ظرافت و خوش طبعی پر محمول کرنے چاہئین اور اگر سچ پوچھو تو رحماء بینہم الف بین قلوبہم اور لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا کا مصداق بہی ایسا ہی ہونا چاہیئے اور اس کے خلاف جناب علی کی طرف سے مخالفت کے طومار ظاہر کرنا میرے نزدیک تو سوء ادب کا مرتکب ہونا ہے - والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

خاکپائے امیر المومنین خادم حسین خادم بھیروی

نیکی کا جواب بدی

ڈاکٹر عبد الغنی قیدی کابل کے متعلق جو مضمون بدر مین میاں فضل کریم صاحب نے چھپوایا تہا - اسکے جواب مین ڈاکٹر مذکور کے بھائی غلام حیدر نام نے ایک گالیوں کا بھرا ہوا خط میاں فضل کریم کے نام بہیجا ہے

تحفۃ النساء

اس کتاب مین عورتوں کی صحت کے واسطے مفید باتیں اور زنانہ امراض کے علاج کیواسطے ضروری اور جناب ڈاکٹر ح - س - حسن صاحب ساکن امرتسر نے نہایت محنت سے طیار کرکے سلیس اردو عبارتوں مین ہندوستانی بیبیوں کیواسطے ایک عمدہ تحفہ طیار کیا ہے ایام حمل کے حالات کو نہایت بسط سے بیان کیا ہے اور نوزائیدہ بچے کی خبرگیری کے حصص بہی مفید معلومات درج کیئے ہین - یہ کتاب درسی کتابوں کی تقطیع اور طرز کتابت پر عمدہ طیار کرائی گئی ہے - جو بیبیاں لکھی پڑہی ہیں انہیں چاہیئے کہ منگوا کر پڑہین کتاب ڈاکٹر صاحب موصوف سے بقیمت ایک روپیہ ملسکتی ہے -

ڈاک ولایت

بہ سبب کمی گنجائش ڈاک ولایت عموماً اخبار میں درج نہیں ہوتی رہی - لیکن بہت سے دوستوں کے اصرار پر اس سلسلہ کو پھر جاری کیا جاتا ہے - (ایڈیٹر)

خدائے بائبل

اللہ تعالےٰ رحم کرے یورپ کی اس ناگفتہ بہ حالت پر جو یسوعی مذہب نے اس کی بنا رکہی ہے یسوعی دین کچھ ایسا ہی اگر واقعہ ہوا ہے کہ آدمی آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے ایک ہاتھ سے پادری صاحب کی جیب میں اپنے پیسے ڈالتا جائے اور دوسرے ہاتھ میں پادری صاحب کی لاٹھی کو پکڑے ... لوا ... کو ... ثابت ... اور آ ... ہے - سا ... دیکھا - کہ انجیل ... کا منہ مشرق کو ہے - تو کسی کا اختلاف ہے کہ شاید کسی مقدمہ مین جاتے ہوں اور اسکے ساتھ انہین یہ سنایا جاتا ہے - کہ یہ الہامی کلام ہے تو سرے سے الہام اور ملہم کے الفاظ ان کے واسطے قابل نفرت ہوجاتے ہین - اور ایک حد تک وہ معذور بہی ہین کیونکہ اس کے سامنے جو الہام پیش کیا گیا ہے - وہ ہے ہی ایسا - یسوعیت کے ان نیش زدہ لوگوں مین سے بعض نے ملکر کئی ایک انجمنیں بنائی ہین جن مین سے ایک کا نام انٹرنیشنل پازے ٹی وسٹ کانگریس ہے جسکا اجلاس ۱۹۰۸ء میں شہر نیلپنز مین ہوا تہا اور وہاں کے ایک محقق بی - ایچ لیوی صاحب نے ایک لیکچر دیا ہے جسکو لنڈن کے کتب فروش لارنس ملنس نے چھاپ کر شائع کیا ہے اس لیکچر میں یہ ثابت کرنیکی کوشش کی گئی ہے کہ بائبل میں جو خدا کا لفظ اور اسکا مفہوم ہے - یہ ان بت پرستوں سے لیا گیا ہے جو بائبل کے زمانہ سے یہ ان بت پرستوں سے لیا گیا ہے جو بائبل کے زمانہ سے قبل اپنے اپنے قومی بزرگوں کو بطور خدا کے مانتے تہے گویا اس رسالہ مین منبع بائبل کی طرف راہنمائی کی گئی ہے اسلیئے ہم اسکے جواب کے واسطے بائبل کے پہلوان نور افشان کو متوجہ کرتے ہین کہ وہ مسلمانوں کے پیچھے پڑنے اور آئے دن آزاردہ کلمات کے استعمال کرنے کی بجائے پہلے اپنے گھر کی خبر لے کہ وہاں کیا آگ لگ رہی ہے اس میں شک نہین کہ جیسا کہ لیوی صاحب نے بیان کیا ہے بائبل کے مجموعہ پر بہت سے بے احتیاطی کے زمانے گزرے ہیں - پہلے حرکات حروف پر نہ ہوتی تہین - پہر جو لوگ حاشیے لکھتے رہے وہ عبارتیں بہی اندر داخل ہوگئیں - یہ باتیں تو بہت سے محققین بائبل نے پہلے بہی لکھی ہیں لیکن سب سے عجیب انکشاف جو لیوی صاحب نے کیا ہے وہ یہ ہے - کہ مجموعہ بائبل کی تکمیل صدہا سال میں ہوئی جسکی آخری تاریخ ۱۲۶۵ء یسوعی ہے - گویا ۱۲۶۵ء ہی تک بائبل میں تحریف و تبدیل ہوتی رہی ہے -

اتحاد

لنڈن کا اخبار نیر ایسٹ ۳۱ - مئی ۱۹۱۱ء کے پرچہ میں تاکید کرتا ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان اتحاد اور اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے - کیونکہ سیاسی ضرورتوں کے لحاظ سے بھی بات ہر دو اقوام کے واسطے مفید ہے

۱۱

...ا تھی۔ کہ
...ے جائیں
...و سعت دی اور
...رن سلسلہ احمدیہ اپنے اپنے حالات
...رہیں جس میں وہ بتائیں۔ کہ بیعت سے پہلے
کس حالت میں تھے۔ اور اس کے بعد کیا دینی اور
دنیوی ترقی کی۔ آپ کے حالات کیا دلچسپ اور
وجد انگیز ہیں۔ حضور مسیح موعود علیہ السلام کی وفات
کے بعد آپنے ضعفاء کی دستگیری اور اس پیرانہ
سالی میں چندہ کی وصولی کیواسطے جوانانہ ہمت
دکھائی۔ وہ بہت سے نوجوانوں کے لیئے اسوۂ
حسنہ ہے۔"

ناصر کیونکر منصور ہُوا

میں عاجز ناصر نواب دلّی کے غدر سے ۹ سال پہلے پیدا ہُوا۔ میر ناصر امیر میرے والد کا نام تھا۔ انکے والد کا نام میر ہاشم علی صاحب اسکے بعد مجھے اچھی طرح یاد نہیں۔ کیونکہ غدر میں کل کاغذات گم ہو گئے۔ سنا ہے کہ خاندوران خان صاحب جو نادر شاہ کے مقابلہ میں شہید ہوئے تھے۔ وہ ہمارے جد امجد کی کم از کم چوتھی پشت تھے۔ پیرانکا نسب تو مشہور ہے۔ وہ سید تھے۔ لیکن شاہی خطاب خان تھا میرے والد صاحب کے نانا صاحب محمد نصیر عرف حضرت صاحب تھے۔ جن کے نانا حضرت خواجہ میر درد صاحب علیہ الرحمۃ تھے۔

دلی کے غدر سے ایکسال پیشتر میرے والد صاحب اپنی جائداد کے حصول کے لیئے آرہ ضلع شاہ آباد گئے تھے۔ وہاں ہیضہ سے انکا انتقال ہو گیا۔ میں یتیم رہ گیا میرے ماموں صاحب میر ناصر حسین صاحب میری اور میری والدہ صاحبہ کے متکفل ہوئے۔ اور ۱۹ سال کی عمر میں میر عبدالکریم مرحوم کی لڑکی سے میرا بیاہ ہوا جو مرزا نذر بیگ صاحب المعروف بہ کپتان صاحب کی نواسی ہے۔ پھر ۲۲ سال کی عمر میں اپنے ماموں صاحب مرحوم کی شاگردی کر کے اور پیمائش وغیرہ کا کام ان سے سیکھ کر میں محکمہ نہر ۱۸۶۹ء میں سب اورسیر ہو گیا۔ اور وہابی تو میں پہلے ہی سے تھا کیونکہ علی بخش المعروف محمد علی صاحب مولوی محمد حسین بٹالوی کے بڑے بھائی مادھو پور میں فارسی کے میرے استاد تھے۔ انکی صحبت میں میں موحد یا وہابی ہو گیا تھا امرتسر میں مینے مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی علیہ الرحمۃ کے ہاتھ پر بیعت توبہ کی۔ پھر ۱۸۷۶ء میں میں حضرت مرزا غلام احمد سے ملا۔ مگر اسوقت نہ انکا کوئی دعویٰ تھا۔ نہ مجھے کچھ سمجھ تھی۔ مگر یہ ہمیشہ کے ملنے کا پیش خیمہ تھا۔ ۱۸۸۴ء میں حضرت مسیح علیہ السلام سے میری بیٹی نصرت جہان بیگم کا نکاح ہُوا۔ اس کے بعد مولوی محمد حسین بٹالوی کے بہکانے سے یہ عاجز حضرت مسیح و مہدی سے منکر ہُوا۔ اور گستاخی سے بھی پیش آتا رہا۔ پھر خدا تعالےٰ نے میری دستگیری کی اور جلسہ اول جو ۱۸۹۲ء میں ہُوا۔ اس میں مجھ پر حق کھلا اور میں دوبارہ احمدی بنا۔ اور جب مینے پنشن لی۔ اور قادیان میں آکر رہا تو زیادہ فائدہ پہونچا۔ مینے خود پہلے بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوتی اپنی آنکھ سے دیکھیں۔ پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی عبد اللہ آتھم کی نسبت پیشگوئی یا تیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق والی پیشگوئی وغیرہ۔ میرے بیٹے محمد اسحاق کو حضرت صاحب کی دعا سے دو دفعہ طاعون سے رہائی ہوئی جس میں سے ایکدفعہ ۳ گھنٹہ میں باوجود ۲ گلٹیوں کے لڑکا دوڑنے لگا۔ اور حضرت صاحب کی دعا فوراً قبول ہو گئی۔ مولوی محمد علی صاحب سکرٹری صدر انجمن کو جب یقین ہو گیا کہ مجھے طاعون ہے اور میں اب رخصت ہونیوالا ہوں اور وصیت لکھوانے لگے۔ اسوقت انکو حضرت صاحب نے یقین دلایا کہ تمہیں طاعون نہیں اور تم طاعون سے نہیں مرو گے۔ ورنہ میں جھوٹا ہوں یہ کہکر حضرت صاحب نے انکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا تمہیں بخار کہاں ہے فوراً ۵ درجہ کا بخار کافور ہو گیا۔ میں اگر اس خدا کے مہدی اور مسیح سے تعلق پیدا نہ کرتا۔ تو کیا ہوتا۔ ایک معمولی آدمی دلّی میں جس کو کوئی پوچھتا نہیں تھا۔ ایک نامعلوم الاحوال شخص جس کی کچھ قدر و قیمت نہ ہوتی۔ اب میں کئی لاکھ آدمیوں کا محبوب اور پیارا اور مکرم و معظم ہوں میری بیٹی ایک قوم کی ماں ہے جسکو وہ بڑی تعظیم سے ام المومنین لکھتے ہیں میرے بیٹے قوم میں بہت معزز و مکرم ہیں۔ میری بیوی قوم کی نانی صاحبہ ہیں۔ یہ دنیاوی اعزاز ہیں۔ اور مجھے اس پیارے کے قرب کے باعث امید ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ دونوں جہان میں فضل کریگا کیونکہ یہاں کا فضل وہاں کے فضل کا نشان ہے یہ میرا مختصر حال ہے اس بیان سے ملکر دنیا اور دین میں عزت حاصل ہوئی اگر میں اسکا اقرار نہ کروں۔ تو یہ ناشکری قابل مواخذہ ہوگی لہذا مینے اسکا شائع کرنا مناسب سمجھا۔ میرے دوستو! تم بھی اپنا پہلا اور پچھلا حال سب مختصر سا لکھدو۔ تاکہ میں اسے شائع کردوں اور جماعت کے لوگ اس سے فائدہ حاصل کریں اور تمہیں اور مجھے ثواب ہو۔ اور قادیان کے ضعفاء کو کچھ پیسے ملجاویں۔ چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار

راقم میر ناصر نواب

نہ دعویٰ نہ رنج

بدر مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۱ء صفحہ ۹ میں کسی شیعہ صاحب امروہی نے حضرت ابو بکر صدیق سے حضرت فاطمہؓ کا ناراض ہو کر وفات پانا وغیرہ وغیرہ ثابت کرنا چاہتے۔ میں حیران ہوں کہ معترض نے بلا دیکھنے کتب سیر کے جھٹ پٹ ایسا کیوں خیال کر لیا۔ کہ ابو بکرؓ صدیق سے دختر رسول خدا ناراض ہو کر گئیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ پیغمبر خدا کی دختر جنکو ہر ایک تعلیم سے یہ یقین تھا۔ کہ پیغمبرؐ کا مال کسی کی میراث نہیں ہوتا بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ بخاری کی حدیث مالک بن اوس حدسان النصیری سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ اول نے تمام صحابیوں کو جمع کر کے اثبات مدعا کی شہرت کو عام و خاص تک پہنچا دیا۔ کہ رسولؐ کا مال صدقہ نہیں ہوتا اس مجلس میں حضرت علیؓ عباس چچا عبد الرحمٰن بن عوف سعد بن ابی وقاص اور زبیر بن عوام پھوپھی زاد بھائی بھی موجود تھے ان سب صحابیوں نے خلیفہ اول کی درخواست کو قسمیں کھا کھا کر ہر ایک ...... یہ اظہار کر دیا۔ کہ انبیاء کا مال صدقہ ہوتا ہے۔ پس اس عظیم الشان شہادت میں ایک شہادت حضرت فاطمہ کے لیئے نہایت زبردست علی علیہ السلام کی بھی تھی۔ جو بمنزلہ قرآن کے جناب سیدہ کے لیئے بالتسلیم تھی۔ اگر حضرات شیعہ بخاری کی حدیث مذکور کو اس وجہ سے نہ تسلیم کریں کہ اس میں اخیر راوی عمر خطاب ہیں ابھی مضمون کو محمد بن یعقوب رازی نے کافی میں ابی البختری۔ ابی عبد اللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ کہ بیشک نبیوں کا مال کسی کی میراث نہیں۔ اب اسپر شیعوں کو ایمان بالیقین رکھنا چاہیئے۔ کہ فاطمہ رضہ کو نہ دعویٰ رہا نہ ابو بکر صدیق سے رنج۔ بلکہ ان سب امور کو یکجائی غور سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب فاطمہ رضہ کو یہ معلوم ہو گیا۔ کہ واقعی نبی کا مال صدقہ ہوتا ہے تو ان کو نہ کوئی دعویٰ رہا۔ نہ کاوش۔ بلکہ حضرت ابو بکر صدیق نے بنظر ازدیاد تقویٰ و صفائی کے خیال کیا کہ مبادا اس مقدمہ

میں جناب زہرہؓ کہیں مجبوری شہادت سے مجبور ہوکر رنجور نہ ہوگئی ہوں۔ تو آپ نصف النہار پر حاضر در دولت خاتون جنت ہوکر رضاجوئی کرنے لگے اور عرض کرنے لگے کہ اے بتول جگر گوشہ رسول غلامان غلام دوپہر کی دہوپ میں آپ کے آستانہ مبارک پر کھڑا ہے اور مجھے قسم ہے خدا کی کہ میں اس تمازت آفتاب سے جب تک نہ ہٹونگا۔ کہ پیغمبرؐ کی بیٹی مجھ سے راضی نہ ہوجاویں یہ رضاجوئی تمامی کتابوں میں بھری پڑی ہے۔ دیکھو مدارج النبوت کتاب الوفا بیہقی مشکوٰۃ وغیرہ وغیرہ قطع نظر کتب مذکورہ بالا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

محاج السالکین میں ہے کہ اے بیٹی رسولؐ کی تمہارا دعویٰ حق پر تہا۔ مگر دیکھا مینے رسول کو کہ وہ دیتے تھے اس میں سے فقرا اور مساکین کو اور دیتے تھے قوت اس میں سے تمکو پھر قسم کہائی خلیفہ اول نے کہ مین بہی اسی طرح کرونگا اور تا حیات ۔ ۔ ۔ زوجہ شیر خدا کو فدک سے اسی طرح دیتے رہے جیسا کہ سید المرسلینؐ عنایت فرماتے تھے اسی الفت وہمدردی کو حضرت ابو بکر صدیق کی وفات کے علی ابن ابی طالب یاد کرکرکے روتے اور نوحہ کرتے تہے اور اس معصوم کے گریہ وماتم سے تمام مدینہ کانپ رہا تہا۔ چنانچہ اسی موقع کو کتاب الموافق ابن السمان کی وہ روایت جسکو حافظ ابوسعید بن سما وغیرہ محدثوں اور محمد بن عقیل بن ابی طالب نے نقل کیا ہے۔ جسکا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ بیشک جب حضرت ابو بکر صدیق نے وفات پائی۔ انکو چادر سے چہپا دیا لوگوں کی گریہ وزاری سے مدینہ ہلنے لگا جیسے آنحضرت صلی اللہ کی وفات کے دن پس آئے علیؓ روتے اور انا للہ کہتے اور فرماتے تھے۔ کہ آج خلافت نبوت کی منقطع ہوگئی۔ پہر کہا رحمت ہو خدا کی تجھپر اے ابو بکرؓ تو ہی تہا ٹھکانہ الفت رسول اللہ کا اور ان کے انس کا اور ان کے آرام و اعتقاد اور بھیدوں کا۔ ۔ جسقدر ہم تجھکو روئیں تو اس سے برتر ہے۔ کیا اب بہی کوئی خلیفہ اول کو غاصب کہہ سکتا ہے۔ جبکو کہ علی علیہ السلام یہ دعاوے رہے ہوں۔ کہ رحمت ہو خدا کی تجھپر اور غم کر رہے ہوں کہ خلافت نبوت کی منقطع ہوگئی۔ جس صدیق کے لیئے اسد اللہ غالب روروکر رسول کا بھیدی اور جائے انس کہہ رہے ہوں۔ ان سے جناب فاطمہؓ کیونکر ناراض ہوسکتی ہیں اور اگر حضرات شیعہ خواہی نخواہی جناب سیدہ کی ناراضگی سے کوئی نتیجہ پیدا کرلین تو وہ ہی جناب علی علیہ السلام کی طرف ہی راجع ہوگا کیونکہ بارہا خانگی امور میں جھگڑے ہوئے اور بڑا ملال و ناراضگی اسوقت ہوئی جبکہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کا خطبہ اپنے نام پر کیا۔ جس سے حضرت زہرہؓ روتی اور سر پیٹتی ہوئی اپنے باپ کے پاس تشریف لے گئیں۔ اور کل قصہ حضرت علیؓ کا کہہ سنایا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس نے فاطمہؓ میرے جگر کے ٹکڑے کو ایذا پہونچائی۔ اس نے مجھکو ایذا پہونچائی ٭

خاکسار کبیر الدین احمد احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ

ایک مخلص باپ کی نصیحتیں اپنی پیاری صالحہ اور عزیز بیٹی کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین والخلفاء الراشدین والمہدیین و آلہ الطیبین الطاہرینؓ

امابعد یہ چند پند سودمند درگاہ الٰہی کی طرف سے سعادت مند لڑکی **صالحہ بی بی** عرف عزیز النسا بیگم طال عمرہا (اللّٰھم اجعلہا کاسمہا آمین) کے لیئے ہین۔ اگر وہ اس تحریر کو مثل **تعویذ** کے نہایت حفاظت سے اپنے پاس رکھکر ہر روز ایک بار پڑھے گی اور اس پر عمل بہی صدقدل سے کریگی۔ تو انشاء اللہ العزیز مجھو کامل یقین ہے کہ وہ سب دین ودنیا کی مرادیں حاصل کرے گی ٭

۱۔ ہمیشہ سوا عذر شرعی کے وضو کرکے پنجوقتہ **نماز** بلاناغہ پڑہتی رہے **تہجد** کی نماز بہی زیادہ نہین تو دوچار ہی رکعت پڑھلیا کرے ٭

۲۔ صبح کی نماز کے بعد **قرآن** شریف باترجمہ جتنا ہوسکے پڑھے ٭

۳۔ نمازوں کے اندر **دعائیں** بہت کرے اور جس چیز کی اُسے ضرورت ہو **خدا** سے مانگ لے ٭

۴۔ خاوند کی خوشی کے لیئے اپنی خوشی اور آرام کو چہوڑ دے۔ اچھی طرح اطاعت اور خدمت کرے ٭

۵۔ جب خاوند نوکری کو چلا جائے تو گہر کے کام سے حتی المقدور فارغ ہوکر تہوڑی دیر آرام کرے

۶۔ ہم جماعت احمدیہ ہین اللہ تعالیٰ ہم سب کو اتقی بنائے ہمیں ہمیشہ اخبار الحکم و بدر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں علی الخصوص کشتی نوح بہت پڑہنی چاہیئے اور جو جو باتیں سمجھ میں نہ آئیں وہ گہر والوں سے پوچھ لینی چاہیئے۔

۷۔ مشکوٰۃ شریف کا ...
فرصت اپنے شو ...

۸۔ حضرت اقدس ...
ہی کچھ ماہانہ بھیجا ...

۹۔ بڑوں کی تعظیم ...
پر رحم کرے۔ انکی ہمد ...
الا وانتم مسلمون ...
حقوق العباد ادا کرے)

۱۰۔ مرتے دم تک پارسائی اور ... کے ساتھ رہے۔ اللہ معك اینما کنت والسلام علیك ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ٭

اے لڑکی اللہ تیرے ساتھ ہو تو جہاں رہے اور سلامتی ہو تجھپر اور اللہ کی رحمت اور برکت

مراد ما نصیحت بود گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

ترجمہ ہماری مراد نصیحت کرنا تہی سو کہہ چکے خدا کے حوالے کرکے ہم چلے۔ الموصی میر محمد سعید احمدی المرقوم ۱۱ اگست ۱۹۱۰ء

مسجد ہردوار ٭ ہندوؤں کے قبضہ میں

ایک سیاح لکھتا ہے۔ ہر کی پیڑی "دہیڑی" کے ساتھ ایک عمارت ہے۔ جو اسوقت ہندوؤں کے قبضے میں ہے اور ہندو لوگ ہر روز شام کو یہاں بھجن اور گیان وغیرہ کرتے ہیں۔ یہ عمارت مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسیوقت مسجد تہی کیونکہ علاوہ باہر کے دو بڑے بڑے مناروں کے چار چھوٹے چھوٹے منارے موجود ہیں۔ گو اس عمارت کو ہندوؤں نے مندر بنا رکھا ہے لیکن پورے طور پر مندر نہیں بن سکا۔ اب بہی کچھ مسلمانی عمارت کی یادگار باقی ہے۔ یہ بہی معلوم ہوا ہے کہ کسی زمانہ مین ہردوار مسلمانوں کے قبضے میں تہا۔ آہستہ آہستہ ہندوؤں نے انکے ہاتھ سے لے لیا ہے۔ اب موجودہ مسلمانوں کے ساتھ ہندوؤں کا بہت برا سلوک ہورہا ہے۔ بلکہ ارادہ یہ ہے کہ جو چند دوکاندار یہاں ہیں انکو بہی نکالدیا جاوے اس وقت چند مسلمان رئیس جوالاپور میں آباد ہیں۔ جو ہردوار سے دو کوس کے فاصلہ پر ہیں کہتے ہیں کہ یہ جگہ انکے بزرگوں کے قبضے میں تہی۔ امید ہے کہ سہارنپور اور ڈیرہ دون کے مسلمان اس مضمون پر کچھ روشنی ڈال سکینگے نیز وہاں کی انجمن ہائے اسلامیہ ان باتوں پر مناسب نوٹس لے سکینگی ٭ یہ خاص مسجد ہے اور عمارت بادشاہی وقت کی معلوم ہوتی ہے ٭

ل اے اللہ اسے کردے جیسا اسکا نام ہے

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لہا ماکسبت وعلیہا

رہین؟

اگر کسی ماں کو سزا دی جائے کہ وہ اپنے بچہ سے پیار کیوں کرتی ہے یا کسی کو اس بات کی سزا دیجائے کہ کسی اپنے عزیز کی موت پر غمگین کیوں ہوتا ہے یا کسی بڑے نفع پہنچنے پر خوش کیوں ہوتا ہے۔ یا انسان آنکھ سے دیکھتا کیوں ہے۔ کان سے سنتا کیوں ہے۔ منہ سے کہاتا کیوں ہے۔ زبان سے بولتا کیوں ہے۔ جاہل سے جاہل اس بات کو صریح ظلم سمجھتا ہے اگر ان باتوں پر سزا دیجائے وجہ کیا۔ یہی کہ یہ سب باتیں انسانی فطرت میں داخل ہیں۔ اس میں انسان مجبور ہے۔ اور لازماً اس سے وہ باتیں ظہور میں آئینگی انسان تو وہیں تک مکلف ہے۔ جہانتک کہ اس کی قدرت اور وسعت میں فطری قویٰ خدا نے دے رکھے ہیں۔ مثلاً آنکھ سے دیکھنا ایک فطری بات ہے مگر صرف اتنا انسان کی قدرت اور وسعت میں ہے کہ وہ اس سے محرم کو دیکھے اور غیر محرم کو نہ دیکھے۔ چنانچہ اسلامی شریعت نے انسان کو صرف اسی بات میں مکلف کیا اور حکم دیا کہ غیر محرم کو یا اور ایسی باتیں جن سے بُرا اثر پڑتا ہے ان کو نہ دیکھے اسی طرح کان کو صرف یہ حکم دیا کہ وہ اچھی باتیں سنے کیونکہ یہ اس کی قدرت میں ہے کہ زبان سے سچ اور اچھی باتیں بولے۔ جھوٹ اور بری باتوں سے پرہیز کرے کیونکہ یہ اس کی قدرت اور وسعت میں ہے۔ غرضیکہ ہر معاملہ میں انسان کو وہیں تک مکلف کیا ہے جہانتک کہ اسکی طاقت اور وسعت میں ہے چنانچہ اس فلسفہ کو کیسی لطیف طرز میں فرمایا لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعہا لہا ماکسبت وعلیہا ما اکتسبت ۔ یعنی اللہ نہیں مکلف کرتا کسی نفس کو مگر جہانتک اس کی وسعت ہے۔ اسی کے فائدے کے لیئے ہے جو کچھ کہ وہ نیک کام کرتا ہے اور اُسی کے لیئے نقصان وہ ہے جو کچھ کہ وہ برے عمل کرتا ہے اس میں شریعت نے جہاں یہ زریں پُرحکمت قانون تبلایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو وہیں تک مکلف کیا ہے جہانتک کہ اسکی وسعت اور قدرت ہے وہاں یہ بھی تبلایا کہ شریعت جو قائم کی گئی ہے۔ یہ انسان کے اپنے فائدے کیلئے کیگئی ہے عیسائیوں کی طرح شریعت لعنت نہیں بلکہ رحمت ہے۔ کیونکہ اس پر چل کر انسان فائدہ اٹھاتا ہے اور اگر خلاف کریگا تو اس کا اپنا نقصان ہے۔ اور اس میں یہ بھی سچائی سے بھرا ہوا فلسفہ بنایا کہ گناہ انسان خود کرتا ہے اسکی فطرت میں داخل نہیں۔ اور اس کا وبال بھی اُسی پر پڑتا ہے یہ نہیں کہ گناہ کوئی کرے اور پکڑا کوئی جاوے۔ اب اس کے خلاف عیسائیوں نے ایک عجیب ڈھکوسلا بنایا ہوا ہے کہ انسان فطرتاً گنہگار ہے۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا کہ جو چیز انسانی فطرت میں داخل ہے۔ اُس پر انسان کو سزا دیجائے۔ کوئی انسان اسے نہیں مان سکتا کہ خدا معاذ اللہ اتنا بڑا ظالم ہے کہ وہ خود ہی تو ایک بات انسانی فطرت میں ڈالدے اور پھر جب انسان اپنی فطرت کے موافق کام کرے۔ تو اسے سزا دے ایسا دین کبھی خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ سچا دین وہی ہوتا ہے جو انسان کی فطرت کے مطابق ہو۔ بلکہ عین فطرت ہو کیونکہ فطرت خدا کا فعل ہے۔ اور خدا کی کتاب جو دین پیش کرتی ہے وہ خدا کا قول ہے تو قول اور فعل میں تطبیق نہایت ضروری ہے۔ سچا دین وہی ہے جو انسانی فطرت کا لحاظ رکھے چنانچہ قرآن مجید نے دین اسلام کی نسبت فرمایا۔ کہ فاقم وجھک للدین حنیفاً ۔ فطرت اللّٰہ التی فطر الناس علیہا ۔ لا تبدیل لخلق اللّٰہ ۔ ذٰلک الدین القیّم ۔ ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۔ ترجمہ۔ پس قائم کر اپنا منہ دین کے لیئے اعتدال پر اللہ کی فطرت جس پر اللہ نے انسان کی بناوٹ بنائی اللہ کی تجویز کردہ پیدائش میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ یہی سیدھا اور پکا دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے اب دیکھو یہاں صاف صاف تبلا دیا۔ کہ چونکہ جو فطرت اللہ نے بنادی ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی اسلیئے دین اسلام عین فطرت کے مطابق بنایا گیا ہے۔ اور یہی اس کے سچے اور محکم ہونیکی دلیل ہے۔

اصل میں عیسائیوں نے یہ ڈھکوسلا اسلیئے گھڑا تھا۔ کہ کسی طرح یہ ثابت ہو جائے۔ کہ ساری دنیا گناہ گار ہے صرف ایک یسوع بیگناہ ہے کیونکہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور بوجہ بیگناہ ہونے کے وہ صلیب پر چڑھکے کفارہ ہوا۔ اول تو کسی بیگناہ کا گنہگار کے بدلے پھانسی پانا ایسا بڑا ظلم ہے۔ کہ انسانی فطرت اور عقل برداشت ہی نہیں کر سکتی اور پھر زید کی تکلیف کو دیکھکر عمر اگر اپنے سر کو پتھر سے پھوڑ کر مرجائے تو زید کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے اور واقعات نے بھی ایسا ہی ثابت کیا۔ کہ یسوع کے صلیب پر چڑھنے سے کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ عیسائی قوموں میں گناہ کے معدوم ہونے کے بجائے الٹے گناہ کی ترقی ہی ہوئی۔ اور آدم کے گناہ کی سزا بائبل میں جو مقرر ہوئی تھی۔ کہ مرد پیشانی کے پسینہ سے روٹی کمائیگا اور عورت دردِ زہ سے بچہ جنیگی۔ وہ اب تک خود عیسائیوں میں بھی باقی ہے خیر میرا مطلب یہاں کفارہ پر بحث کرنا نہیں ہے ہمارے مفتی محمد صادق صاحب نے اپنے کفارہ کے رسالہ میں اسکی خوب زور سے تردید کر دی ہے اور اس باطل کا سر کچل دیا ہے اب تو اس ڈھکوسلے سے کہ انسان فطرتاً گنہگار ہے۔ یسوع بھی گناہوں سے بری نہیں ہوتا بن باپ پیدا ہونا کوئی خوبی میں داخل نہیں یہ بھی محمد رسول اللہ صلعم کا عیسائیوں پر احسان ہے کہ کروڑوں مسلمانوں کو منوا دیا ہے کہ بن باپ ہی ولادت ہوئی تھی ورنہ کوئی کنواری لڑکی کیسی ہی عفیفہ کیوں نہ ہو حاملہ ہو جائے تو کبھی کوئی عیسائی جج بڑے سے بڑا راسخ الاعتقاد پادری بھی یہ فیصلہ نہ دیگا۔ کہ روح القدس سے حاملہ ہوئی ہے قرآن نے وامہ صدیقۃ یعنی اسکی ماں صدیقہ تھی کہکر ہمیشہ کے لیئے کروڑہا مسلمانوں کو تسلیم کرادیا کہ اسکی ولادت جائز تھی۔ مگر آہ! اس ناقدر شناس قوم نے اُسی پیارے خدا کے برگزیدہ کو سب سے زیادہ گالیاں دیں جس نے اور دنیا میں جس نے خدا سے خبر پاکر گواہی دی۔ کیا دنیا

میں محمد رسول اللہ صلعم کے سوا کوئی انسان ہے جس نے گواہی دی ہو کہ مسیح کی ولادت جائز تھی ۔ کیونکہ مریم کی عصمت کا حال صرف خدا کو معلوم تھا اور خدا سے خبر پاکر دنیا کے آگے گواہی دینے والے صرف آنحضرت صلعم ہی تھے مریدوں کی گواہی کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ مسیح کے دامن سے اس داغ کا مٹانیوالا وہی برگزیدہ تھا۔ جس کے عیسائی سب سے بڑھ کر دشمن ہیں کیا دنیا میں اس سے بڑھکر کوئی ناقدر شناسی اور احسان فراموشی کی مثال ہے

غرض! یسوع کا بن باپ ہونا کوئی خوبی نہیں۔ بلکہ سچ پوچھو تو مریم اور یسوع کے لیئے ایک ابتلا تھا اور بڑا سخت ابتلا تھا۔ خدا نہ کرے کوئی اس قسم کے ابتلا میں مبتلا ہو۔ یہ خیال باطل کہ اس طرح یسوع بیگناہ ثابت ہوتا ہے غلط ہے۔ بلکہ اس سے تو الٹا زیادہ گنہگار ثابت ہوتا ہے۔ اول تو خود بائبل میں ہی کتاب ایوب ۱۵ آیت ۱۴ میں لکھا ہے کہ جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا وہ کیسے پاک ہو سکتا ہے پھر بائبل کے مطابق سب سے پہلا گناہ جو دنیا میں کیا وہ عورت نے کیا کیونکہ بائبل میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے شیطان نے جو بہکا

تو حوا کو بہکایا۔ اور اس نے وہ ممنوع پہل پہلے خود کہایا اور پہر آدم کو کہلایا تو حوا حضرت سب سے پہلے گناہ کرنیوالی ہو بلکہ آدم کے مقابل میں وہ چند گناہ کرنیوالی ٹھہری آدم نے تو صرف ایک گناہ کیا کہ وہ پہل کہایا۔ مگر حوا نے دو گناہ کیے ایک تو آپ کہایا دوسرے آدم کو کہلایا۔ لہذا آدم یعنی مرد کے گناہ کو اگر ا سے تعبیر کریں تو حوا یعنی عورت کے گناہ کو ۲ سے تعبیر کرنا پڑیگا۔ اب ظاہر ہے کہ مرد اور عورت کے مرکب نطفہ سے انسان بنتا ہے تو جو بچہ بنتا ہے تو مرد عورت کی فطرت سے حصہ لیتا ہے اور گناہ بہی عیسائیوں کے قول کے مطابق فطرت ہے تو بچہ میں ۱ + ۲ = ۳ گناہ فطرتاً داخل ہوا اگر جو بچہ صرف عورت سے بنے جیسے یسوع پیدا ہوا تو جو حصہ مرد کے فطرت سے بچہ لیتا ہے اب وہ حصہ بہی عورت سے ہی حاصل ہوا۔ اسلئے گناہ فطرتاً اس میں ۲ + ۲ = ۴ داخل ہوا گویا بنی نوع انسان میں جو گناہ کی فطرت بچوں میں ماں باپ کی طرف سے داخل ہوتی ہے اس کے لحاظ سے یسوع میں گناہ کی فطرت زیادہ داخل ہوئی۔ اب اس قاعدہ سے یسوع تو تمام بنی نوع انسان سے زیادہ گنہگار ثابت ہوا مالهم به من علم ولا لآبائهم كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا۔ نہ تو انکو اس بات کا علم ہے اور نہ انکے باپ دادوں کو تہا۔ بڑی سخت بات ہے۔ جو انکے موہنوں سے نکلتی ہے نرا جہوٹ ہی بکتے ہیں غرض یہ ڈہکوسلا کہ انسان فطرتاً گنہگار ہے انکو خود ملزم ٹھہراتا ہے اب دیکہو قرآن کریم نے اس مسئلہ کو کیسی خوبی اور عمدگی سے حل کر دیا ہے کہ انسان فطرتاً گنہگار نہیں مفصل ذکر اوپر گذر چکا ہے بطریق اجمال یاد دہانی کے لیئے پہر ذکر کرتا ہوں

(۱) لا تبديل لخلق الله فرما کر بتلایا کہ جو فطرتی بناوٹ خدا نے بنائی ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی لہذا مذہب ایسا نہ ہونا چاہیئے جو فطرت کے خلاف ہو۔ بلکہ مذہب کو فطرت کے مطابق ہونا چاہیئے۔

لہذا اسلام کی نسبت فرمایا

(۲) فطرة الله التي فطر الناس عليها۔ اللہ کی فطرت جس پر انسان کو فطرتی طور سے بنایا ہے کیا معنی کہ بوجہ کمال مطابقت فطرت انسانی کے رکھنے کے اسلام گویا عین فطرت ہے جب اسلام بالکل فطرت انسانی کے مطابق ہے تو اس کے اوامر اور نواہی بہی عین فطرت کے مطابق ہونے چاہیئیں اور انکا دائرہ انسانی وسعت اور طاقت کے اندر ہی ہونا چاہیئے لہذا فرمایا کہ

(۳) لا يكلف الله نفسا الا وسعها۔ اللہ کسی شخص کو متکلف نہیں کرتا۔ مگر جہاں تک اس کی وسعت ہو جو بات اس کی وسعت سے باہر ہو اسکے لیئے متکلف نہیں کرتا۔ گناہ اگر فطرت میں مرکوز تہا۔ تو اس سے بچنا انسان کی قدرت اور قدرت سے باہر تہا۔ پس گناہ سے بچنے کا حکم ہی نہ دیا جاتا مگر جب گناہ سے بچنے کا حکم دیا گیا تو معلوم ہوا کہ گناہ انسانی فطرت نہیں۔ چنانچہ اس کی زیادہ توضیح کے لیئے ساتھ ہی فرمایا کہ

(۴) لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت اسی کے فائدہ کے لیئے جو کچھہ وہ نیکی کماتا ہے اور اسی کا نقصان ہے۔ جو کچھہ وہ بدی کماتا ہے کسب اور اکتسب کے معنی ہیں کسی چیز کے حصول کی کوشش کرنا کمائی کرنا اس میں بتلایا ہے کہ ان باتوں کا فاعل وہ شخص خود آپ ہے اور یہ سب خارجی چیزیں ہیں۔ ان میں سے خواہ کوئی نیکی کمالے اور خواہ کوئی بدی کمالے اور یہ سب کچھہ اس کی وسعت اور قدرت کے اندر ہے ورنہ اللہ تعالے کبھی متکلف نہ کرتا۔

اب ان باتوں کی تائید میں ایک اور آیت بہی پیش کیجاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنی پیدائش میں یہی نہیں کہ گنہگار نہیں ہوتا بلکہ صالح ہوتا ہے اور ہر ایک قسم کی نیکیوں اور ترقیوں کی صلاحیت اسکی روح میں ہوتی ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

(۵) فلما اثقلت دعوا الله ربهما لئن آتيتنا صالحا لنكونن من الشاكرين ۰ فلما آتاهما صالحا جعلا له شركاء فيما آتاهما۔ پہر جب عورت حمل کیوجہ سے زیادہ بوجہل ہو جاتی ہے تو دونو (میاں بی بی) اللہ سے جو اُن دونوں کا رب ہے دعائیں مانگنے لگتے ہیں کہ اگر ہمیں صالح اولاد دے تو ہم شکرگزار ہونگے (شکر کرنے سے عربی میں مقصد ہوتا ہے کہ جو چیز جس مقصد کے لیئے پیدا کی گئی ہے اسی میں اُسے لگانا چنانچہ دین کی اور نیکی کی تعلیم دینا شکرگزاری ہی کے ماتحت ہے ما خلقت الجن والانس الا ليعبدون یعنی جن اور انس کی پیدائش کا مقصد ہماری عبادت کرنا تہی) پہر جب ہم نے انکو صالح (بچہ) دیا تو اس میں جو اللہ نے انکو دیا تہا۔ اللہ کے شریک بنانے لگے یعنی دنیا کو شریک بنایا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے اللہ تعالے جو بچہ عنایت فرماتا ہے وہ صالح ہوتا ہے۔ اور اس کی سطح میں ہر قسم کی صلاحیت نیکی اور ترقی کی ہوتی ہے چنانچہ اس کی تائید حضرت رسول مقبول صلعم کی اس حدیث سے بہی ہوتی ہے کل مولود يولد على فطرة الاسلام فابواه [illegible] او ينصرانه۔ یعنی ہر ایک بچہ [illegible] ہوتا ہے۔ پہر اس کے والد [illegible] یا مجوسی یا عیسائی بناتے ہیں۔ [illegible] ہے اسی کا مذہب اختیار کرلے [illegible] تو اسلام یعنے فطرت پر ہی ہوتی۔ [illegible] تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کو بلی من اسلم وجهه لله [illegible] محسن۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو اپنے منہ کو اللہ کے لیئے [illegible] دے اور پہر نیکی کرنیوالا ہو۔ اور خدا کو اس طرح سمجھے گویا یہ اسکو دیکہہ رہا ہے یا وہ اسے دیکہہ رہا ہے پس اسلام تو عین فطرت ہے یہ والدین کا اثر ہے جو انہیں غلط راہوں پر ڈالتا ہے مگر کیا اس عذر پر انسان چہٹ سکتا ہے کہ یہ سب میرے والدین کا قصور ہے ہرگز نہیں۔ چنانچہ فرمایا

(۶) واذ اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى شهدنا ان تقولوا يوم القيامة انا كنا عن هذا غافلين ۰ او تقولوا انما اشرك آباؤنا من قبل وكنا ذرية من بعدهم افتهلكنا بما فعل المبطلون ۰ وكذلك نفصل الآيات ولعلهم يرجعون ۰ ترجمہ۔ جب لیا تیرے رب نے آدم کے بیٹوں سے انکی پیٹھوں سے انکی نسلوں کو اور خود انکو گواہ ٹھہرایا اپنے نفسوں پر۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ انہوں نے کہا ہاں تو ہمارا رب ہے۔ ہم گواہ ہیں اور یہ اس لیئے کہ تم قیامت کے دن نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس بات سے بےخبر ہے یا کہنے لگو کہ ہمارے بڑے پہلے سے شرک کرتے تہے اور ہم انکے بعد انکی اولاد تہے تو کیا ہمیں ان باطل پر چلنے والوں کے کاموں کے بدلے میں ہلاک کرتا ہے۔ اور اسی طرح ہم نشانوں کو کہول کر دکہاتے ہیں۔ اور یا یہ کہ رجوع کریں مطلب یہ کہ جب تیرا رب بنی آدم سے اولاد پیدا کرتا ہے۔ تو اس کو خود اپنے نفس پر گواہ ٹھہراتا ہے کہ وہ اپنا رب آپ نہیں مخلوق ہے اور دوسرے کی ربوبیت سے وہ موجودہ حالت پر پہنچا ہے۔ ہر ایک انسان اپنے نفس کے اندر غور کر سکتا ہے۔ اور سمجہہ سکتا ہے کہ وہ اپنا رب آپ نہیں۔ صاحب عقل و تمیز ہونیکے بعد بہی اس کو یہ علم نہیں ہوتا کہ کہانا جو اندر جاتا ہے وہ کس طرح ہضم ہوتا اور جسم کی پرورش کرتا ہے اور کس طرح روز خود اسی کے جسم میں ایک نیا جسم بنتا اور پرانا ہلاک ہوتا چلا جاتا ہے غرض اسکا ذرہ ذرہ ایک عظیم الشان ربوبیت کے نیچے زندہ اور قائم ہے اور خود اسکا اس میں ذرا دخل نہیں۔ بلکہ تفصیلی علم بہی نہیں۔

وہ اپنا رب آپ نہیں
ت ربوبیت کا یہ ثبوت ان
ویر آپ گواہ ہے
زا سزا کے دن کوئی
گھڑ پیدا ہوئے ہیں
ین۔ یا باپ دادوں کو
ے پایا۔ ہم بھی وہی کرنے لگے فرمایا۔ ہم نے
معری تمہارے نفس پر گواہ رکھدیا ہے۔ کہ خدا ہی
ردہ ایک ہے۔ پھر یہیں تک نہیں۔ بلکہ ہم اس کی تائید کیلئے
اور تمہارے خدا کی طرف رجوع کرنیکے لیے بڑے بڑے نشانات
تفصیل سے دکھایا کرتے ہیں۔ نشانات سے مراد انبیاء رسل
اور وہ خوارق اور معجزات ہیں جو ان کے ہاتھوں پر ظاہر
ہوتے ہیں۔ ان آیات میں یہ بھی صاف طور پر ظاہر ہوگیا کہ خود
اللہ تعالےٰ نے اس بات کو جائز نہیں رکھا۔ کہ باپ دادوں
کے گناہ کیوجہ سے اولاد پکڑی جائے دوسرے فرمایا کہ نفس
تو فطرتاً اسلام پر ہوتا ہے یعنی اپنے رب کے حضور اظہار
عبودیت کرتا ہے نہ کہ سرکش اور گنہگار رہتا ہے۔ یہاں ساتھ
ہی یہ بات بھی صاف ہوگئی۔ کہ اگر آدم کو عیسائیوں کے
قول کے مطابق گنہگار بھی مان لیا جائے تب بھی اسلام
کے مطابق آدم کے گناہ سے آدم کی اولاد نہیں پکڑی جا سکتی
کیونکہ باپ دادوں کے گناہ سے اولاد کو پکڑنا اللہ تعالےٰ نے
جائز نہیں رکھا۔ پھر قرآن مجید نے آدم کو گناہ سے بھی بری
ٹھہرا دیا ہے۔ چنانچہ وہ بھی عرض کیا جاتا ہے۔

(۵) قرآن کریم میں گناہ کی سزا کے متعلق ایک جگہ آتا ہے جزاءً بما کسبت نکالاً من اللہ، واللہ عزیز حکیم۔ یعنی بدلہ اسکا جو ان دونوں نے کمائی کی تعزیر (مقرر کردہ) اللہ کی طرف سے اور اللہ عزیز اور حکیم ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دو صفتیں ہیں جن کے ماتحت انسان کو احکام ملتے ہیں اور انہی کی صفتوں کے ماتحت وہ عذاب یا تکلیف کا مورد ہوتا ہے۔ جو ان احکام کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہوتا ہے وہ دو صفتیں ہیں عزیز اور حکیم۔ عزیز کے معنے ہیں صاحب عزت اور سب پر غالب چونکہ اللہ تعالےٰ عزیز ہے اس لیے جو شخص عزیز کا حکم نہیں مانتا۔ تو ضرور ہے کہ وہ اسے سزا دے جس طرح کوئی اگر حاکم کا حکم نہ مانے تو وہ حاکم اپنے حکم کی خلاف ورزی کیوجہ سے اسے سزا دیگا اسی طرح عزیز صفت کا تقاضا ہے کہ اسکا حکم مانا جائے کیونکہ وہ صاحب عزت و غلبہ ہے اسکا حکم نہ ماننے سے اس کی اس صفت کی توہین ہے اسلئے اسکی

ناراضگی اور خفگی اور سزا دہ ہو گی۔ اب دوسری صفت ہے حکیم۔ حکیم کے معنے ہیں حکمت والا۔ حکیم جو بات کہتا ہے۔ اس میں حکمت ہوتی ہے اور اگر کوئی اُس کے خلاف کرے تو تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی طبیب اگر کسی کو کہے کہ سنکھیا نہ کھانا ہلاک ہو جاؤ گے اگر کوئی شخص کھالے تو وہ ہلاک ہوجائیگا۔ اب اس شخص کے سنکھیا کھا لینے سے طبیب کا کوئی حرج نہیں ہوا اور نہ طبیب نے کوئی سزا دی مگر اس کی بات نہ ماننے کا نتیجہ خود اپنی ذات ہی میں ہلاکت رکھتا تھا۔ اس حالت میں طبیب ناراض نہیں۔ بلکہ متاسف ہوگا اور غالباً ہمدردی کریگا۔ اسی طرح خدا کی حکیم صفت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ جب کوئی اسکا کہنا نہ مانے تو وہ اس ممنوع فعل کے کرنے ہی میں نقصان اٹھاوے۔ اس صفت کے ماتحت اس فعل کے کرنے پر خدا کی طرف سے سزا نہیں ملتی بلکہ خود اس فعل کا نتیجہ ہی تکلیف ہوتا ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ عزیز صفت کے ماتحت سزا دینے کے لیے یہ ضروری ہے کہ حکم کی خلاف ورزی ارادتاً کی گئی ہو۔ اس میں ارادہ ضروری ہے اگر سہواً یا بلا ارادہ حکم کی خلاف ورزی ہوجائے۔ تو وہ قابل مواخذہ نہیں ہوتا۔ مگر حکیم صفت کے ماتحت یہ ضروری نہیں کہ اس فعل میں ارادہ بھی ہو۔ بلکہ اگر وہ بلا ارادہ ہی کوئی فعل حکیم کے کہنے کے خلاف کر بیٹھیگا۔ تو تکلیف اٹھائیگا مثلاً دھوکہ سے اگر کوئی سنکھیا کھا جائے تو وہ ہلاک ہوجائیگا۔ ایک اور بات بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ گناہ کے ارتکاب میں ارادہ کا شامل ہونا ضروری ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ فرض کرو کہ ایک شخص نے شراب پی۔ اب اللہ تعالیٰ کی عزیز و حکیم صفات کے ماتحت شراب ممنوع تھی تو اس شخص پر ایک تو حکیم صفت کے ماتحت خود شراب کا زہریلا اثر پڑیگا۔ دوسرے عزیز صفت کے ماتحت خدا کے حکم کی خلاف ورزی کی سزا بھی دیجائیگی۔ اور خدا ناراض ہوگا۔ یہاں دونوں صفات کے ماتحت وہ گرفتار عذاب ہوا اور اس طرح بالارادہ شراب پینے کا نام گناہ ہوا۔ اب اگر کوئی شخص کسی انگریزی شربت کے دھوکہ میں شراب پی جائے تو اب اسکا نام گناہ نہ ہوگا کیونکہ ارادہ نہ تھا۔ دوسرے اسے عزیز صفت کے ماتحت سزا نہ ملیگی اور خدا ناراض نہ ہوگا۔ کیونکہ اس نے ارادتاً یہ فعل نہیں کیا جس میں حکم کی خلاف ورزی تھی مگر حکیم صفت کے ماتحت تکلیف اٹھانی پڑیگی۔ کیونکہ شراب سے روکنے میں جو حکمت تھی۔ اس کے خلاف فعل سرزد ہوجانے سے شراب کے زہریلے اثر سے وہ ضرور متاثر ہوگا۔

غرض اسی طرح اللہ تعالےٰ کے ہر ایک حکم میں دونوں صفتیں عزیز اور حکیم کی کام کرتی ہیں۔ اور جب کوئی ارادتاً حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے یعنی دوسرے لفظوں میں گناہ کرتا ہے۔ تو دونوں صفتوں کے ماتحت سزا ملتی ہے۔ اور خدا اس سے ناراض ہوتا ہے مگر جب سہواً یا بلا ارادہ حکم کی خلاف ورزی ہوجاتی ہے تو اس میں عزیز صفت کی طرف سے سزا نہیں ملتی اور اللہ تعالیٰ ناراض نہیں ہوتا۔ مگر حکیم صفت کے ماتحت وہ اس فعل کے بُرے نتیجہ میں ضرور گرفتار ہوجاتا ہے جسکی وجہ سے وہ فعل منع کیا گیا تھا۔ تاہم یہ گناہ نہیں ہوتا جیسا کہ اوپر ثابت ہوچکا۔ اب حضرت آدم کا معاملہ لو۔ انکو اللہ نے فرمایا تھا کہ لا تقربا ھٰذہ الشجرۃ فتکونا من الظٰلمین۔ تم دونوں اس درخت کے نزدیک نہ جانا۔ ورنہ نقصان اٹھانیوالوں میں سے ہوجاؤگے یہاں اس حکم کی حکمت بھی بتلادی تھی۔ کہ اسکا پھل کھانے سے تمہیں نقصان ہوگا۔ اس حکم کی آدم سے خلاف ورزی ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فعصیٰ آدم ربہٗ فغویٰ۔ پس خلاف ورزی کی آدم نے اپنے رب کے حکم کی پس وہ تکلیف میں پڑ گیا۔ یہاں یہ معلوم ہوا کہ آدم سے حکم کی خلاف ورزی ہوئی۔ ابھی یہ نہیں معلوم کہ ارادتاً ہوئی یا بلا ارادہ مگر حکیم صفت کے ماتحت وہ تکلیف میں پڑ گیا کیونکہ حکیم صفت نے پہلے ہی بتلا دیا تھا کہ خود اس فعل کا نتیجہ انکا اپنا نقصان ہے اب اللہ تعالیٰ حضرت آدم کی نسبت اسی معاملہ کے متعلق فرماتا ہے فنسی ولم نجد لہ عزما۔ پس وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں ارادہ نہیں پایا۔ اب معاملہ بالکل صاف ہوگیا کہ یہ خلاف ورزی حکم کی بھولے سے ہوئی ارادہ سے نہیں ہوئی لہذا یہ گناہ بھی نہ ہوا اور عزیز صفت کے ماتحت خدا کی طرف سے اسکی سزا بھی کوئی نہیں اور ناراضگی بھی نہیں کیونکہ ارادہ شامل نہیں۔ بلکہ جب حضرت آدم و حوّا نے دعا کی کہ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخٰسرین۔ اے ہمارے رب ہم نے اپنا نقصان کرلیا اور اگر تو نے اسکے بد نتیجہ سے ہماری حفاظت نہ کی اور ہم پر رحم نہ کیا۔ تو ہم ٹوٹا پانیوالوں میں سے ہو جاوینگے تو اس تکلیف سے نجات کی راہ بتلائی چنانچہ ارشاد ہوتا ہو قلنا اھبطوا بعضکم لبعض عدو ولکم فی الارض مستقر ومتاع الیٰ حین۔ ہم نے کہا کہ یہاں سے (دوسری جگہ) چلے جاؤ۔ تم ایکدوسرے کے دشمن (یعنی تم شیطان کے دشمن اور شیطان تمہارا دشمن ہے) اسلیئے ہوشیار رہنا اور شیطان کے دھوکہ میں پھر نہ آنا اور تمہارے لیے اس زمین میں (یعنی اس ملک میں جہاں تم رہتے ہو) رہنے کی جگہ اور زندگی کے سازوسامان ہیں موت کے وقت تک۔ غرض اس طرح انکو نجات کی راہ تبلائی اور بلکہ انکی

امشاج
عہ۵

حضرات! آپ صاحبون نے امشاج عہ۴ تک کے ملاحظہ سے اتنا تو ضرور یقین کر لیا ہوگا۔ کہ قائلین قدرت کے آگے ماہرین نیچر کے پاس آج تک کوئی نیچر کی فہرست ایسی نہیں ہے۔ جس کی رو سے وہ قائلین قدرت پر کوئی حجت قائم کر سکین بلکہ نیچر پرست قائلین قدرت کے سامنے ہنوز اپنی سادی فہرست ہونے کے سبب سے خود مسکت و ملزم ہوکر شرمندہ ہین۔ کیون کہ وہ روزانہ دیکھتے ہین کہ سائنس وحکمت کے اصولات حرکات فلکی کے چکر مین تبدیل ہوکر ہر زمانہ مین عجوبہ نمائیان دکھلاتے ہین۔ اسیوجہ سے طفلان سائنس کے قواعد وضوابط ہمیشہ متروک الفال اور مختلف المال ہوا کرتے ہین۔

سبب اس کا یہ ہے کہ سائنس کی نظر اکثر امور کثیر الوقوع اور متواتر الظہور پر ہوا کرتی ہے۔ اور وہ اونہین باتون کو جو کہ کثیر الوقوع اور متواتر الظہور ہین۔ نیچر یا قانون قدرت مانے ہوئے ہین۔ لیکن عقلمندون اور خدا شناسون کے نزدیک یہ اون کا فرزانہ خیال ہے کہ امور نادر الوقوع کو بمقابل کثیر الوقوع کے نہایت مشتبہ بلکہ باطل وافسانہ تسلیم کئے ہوئے ہین۔ فرزندان نیچر آنکھین کھولین اور اپنے بزرگون کو دیکھین کہ خود افلاطون اور ارسطو کو بہت سے تجربون کے بعد نادر الوقوع کے انکار سے جبراً قدرت کا اقرار کرنا پڑا۔ اور ان کو بالاتفاق اس امر کو ماننا پڑا۔ کہ حادث چیزون کی مبادی آسمانون کی حرکتین اور ان کی مختلف گردشین ہین۔ اسی جہت سے علوی وسفلی چیزون کے حکم اور حال مختلف اور نرالے ہوا کرتے ہین لیکن حال کے سائنس کا یہ حال ہے کہ وہ ان بزرگون کے بھی مخالف ہوکر نادر الوقوع اور وجود خارجی کا قطعی منکر ودشمن ہوگیا اور وہ اپنے مذہب کے موافق انہین چیزون کو مانتا ہے۔ جو اس کو حواس خمسہ سے محسوس ہون اور جو اس احساس سے خارج ہو وہ اون کے تسلیم کرنے سے عاجز وحیران ہے۔ چنانچہ جب ہم طفلان سائنس کے اس اصول مجربہ کو ٹھہرا کر روشنی کی حقیقت دریافت کرتے ہین۔ تو اون کو اپنے مذہب سے گریز کرکے ایک وجود نادیدنی کو خواہی نخواہی ماننا پڑتا ہے جس کا نام وہ ایتھر بتاتے ہین اب مین پوچھتا ہون کہ اس مادہ اثر یہ (ایتھر) کو آپنے خلاف اصول کیون کر تسلیم کر لیا۔ جبکہ نہ وہ آنکھ سے دکھائی دیتا ہے نہ ہاتھ سے چھوا جاتا ہے۔ گو یا مائیکرو اسکوپ اور اصطرلاب دونون اس کے مشاہدہ اور معاینہ سے عاجز وقاصر ہین۔ تو اس سوال کا جواب بجز ہٹ دھرمی کے اور کوئی تیز تر نظر نہین آتا۔

اسی طرح اون کے اصول کے موافق ہم دریافت کرتے ہین کہ موت وحیات کیا چیز ہے تم اس کے وجود کے کیون قائل ہو۔ کیون کہ اس کا وجود بھی تو حس مشترک سے محسوس نہین ہوتا اسی طرح بہ قاعدۂ سائنس حال جب کہ تشکیک تمام چیزین واثرون مرتسم ہوتی ہین تو اس کا کیا جواب ہے کہ عقل اون کو سیدھا کیون دکھتی ہے۔ صاحبان دیکھا آپ نے کہ سائنس کی عقل کیسی کوتاہ اور طفلانہ ثابت ہوئی۔ جبھی تو عقلاء وعلماء کے نزدیک اوس کی رائے پر بھروسہ کرنا بے وثوق مین داخل ہے۔

اب ہم پھر اپنے مدعا پر واپس آکر پاسخ گداز ہین کہ یہ بڑی نادانی کی بات ہے کہ جو یہ وہم کیا جاوے کہ مرد وعورت دونون کا نطفہ خاصیت مین مختلف المزاج ہے پس کیون کر ہو سکتا ہے کہ کسی ایک نطفہ سے تخلیق جنین ہو سکے تو جواب اس کا بہت صاف ہے یعنے یہ کہ جب یون تسلیم کر لیا گیا کہ باپ کا نطفہ رحم مین بجز تاثیر امتزاج کے اور کسی کام کا نہین ہوتا اور اس سے مولود کے جسم کا کوئی حصہ نہین بنتا تو اللہ تعالے کے نزدیک صرف ایک ہی نطفہ مین تاثیر اعتدال کا پیدا کرنا کوئی امر محال نہین جبکہ ہم دیکھتے ہین کہ ہوا کا پانی اور پانی کی ہوا بن جاتی ہے اب غور فرمائے کہ ہوا جس کا مزاج گرم تر ہے پانی کیون کر بن گیا جس کا مزاج سرد تر ہے پھر جس طرح خاصیت مین تبادلہ ہوگیا اسی طرح تو ترن بن منی صمہ ہوگیا پھر پانی سے مٹی اور مٹی سے پانی کیون کر بن جاتا ہے جیسا کہ ارباب کیمار اجزائے عرلینہ کو چند ادویہ کے ساتھ مختلط کرکے پانی بنا لیتے ہین پس اس حیرت افزا امر پر بھی غور کرنے کا مقام ہے کہ پانی بنا لیتے ہین پس اس حیرت افزا امر پر بھی غور کرنے کا مقام ہے کہ پانی سے مٹی جس کا مزاج سرد خشک ہے کیون کر بن گئی۔ صاحبو! جب تم اس مذکور الذکر کے حقیقی طور پر قائل ہو تو ابن مریم کی پیدائش مین تم کو کیون استعجاب ہے۔ قرآن کریم نے صاف بیان فرما دیا کہ ہم نے تمام اشیاء موجودہ کو صرف پانی سے پیدا کیا ہے جس کا ایک حکیم طبیعی کو بھی اقبال ہے کہ تمام شے پانی سے بن سکتی ہین جب یہی بات ہے۔ تو اب کسی کو ابن مریم کی پیدائش پر مجال انکار نہین ہو سکتا پس طفلان سائنس کو خیال کرنا چاہیئے کہ نفوس بسبب اختلاف جواہر کے مختلف ہین اور بعض اون سے نورانی ہین کہ اونکو عالم ارواح سے اطلاع ہوتی ہے اور بسبب فیض عالم ارواح کی امور عجیبہ کا استفادہ کرتے ہین جیسا کہ آنے والے مسیح موعود علیہ السلام سے ظہور پذیر ہوئی اور بعض اون سے کہ دائر مبتلائے شہوات جسمانی ہوتے ہین اون کو عالم قدس کی کچھ خبر نہیں ہوتی جیسا کہ دجال لیکھرام ہوا چنانچہ جب وہ زندہ تھا تو مسیح موعود کی روحانی بارش سے نہایت مستعجل ہوکر اپنی بدزبانی کی خرگاہ مین بھیا تک صدائین سنایا کرتا تھا اور وہ نہین جانتا کہ انبیاء علیہم السلام پیشوائے خلق ہوا کرتے ہین اور ان کو طرح طرح کے فضائل عنایت ہوتے ہین تا خلق ان کی اقتدار کرے اور انکو معجزات بھی عطا ہوتے ہین جس سے تمام مخلوق بھی انکی اطاعت کرے اہل سائنس ملاحظہ فرماوین کہ ان کے نزدیک یقیناً سنکھیا کا کام

سنکھیا دکار گئے اور مہنت جی:
ویسے ہی ہنسے کھیلتے رہے۔
تیغ براں محمود قتل ہوجاو
تسلیم کر لیتی ہرگز نہین ہرگز۔
کر سکتی ہے ہرگز ہرگز نہین پر
محلات پر نئی نئی قدرتین دیکھتے ہر

دونون پیدا کر دینا اس قادر اکبر کے نزدیک بعید اور محال نہین۔ بغیر باپ کے تخلیق اولاد کے وقوعات ہر مذہب زمانہ مین ہوتے رہے خود یونانی جو اپنے آپ کو ابن العقل جانتے تھے افلاطون کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کے قائل رہے اور انہون نے اس کو بعینہٖ حضرت مسیح کی طرح پیدا ہوتے اور بڑھتے دیکھا پھر کیون مرتبہ فرزند جو زردشت سے فلاسفر کا مطیع تھا وہ بھی اس بات کا عینی شاہد ہے کہ بغیر باپ کے لڑکا پیدا ہونا امور تعجبات سے نہین ہے جیسا کہ وہ ریاشی اور قیصر اور نیا نہ وغیرہ کی پیدائش کو بغیر مرد کے صرف کیومرث کی خونی مدت سے پیدا ہونا مانتے ہین۔ اور بہت سے مؤرخون نے بہت سے مولود ایسے بغیر باپ کے پیدا ہونا لکھا ہے چنانچہ اشقوبی کے تین بیٹے بغیر صحبت مرد کے پیدا ہوئے اسی طرح مسٹر کاکرن صاحب اپنی کتاب تاریخ چین مین لکھتے ہین کہ ولادت مسیح سے تخمیناً چھ سو برس آگے ایک عورت شعاع آفتاب سے حاملہ ہوئی اور سفید بالون والا لڑکا جنی جس کا نام حکیم لاوزی تھا اہل چین اسکی آج تک اس عجوبہ پیدائش کیوجہ سے عیسائیون کی مانند پرستش کرتے ہین۔ اسی طرح جنیوانی ارامی جو لائن ارامی کی بہن تھی لڑکا ہوا وہ قدرت کاملہ ہی کی تو حکمت تھی۔ ورنہ کیا سائنس کے اصول سے اس کے لڑکا ہو سکتا تھا پھر یوحنا مسیح کے حواری کو ہی ملاحظہ کیجئے کہ وہ خلاف نیچر پیدا ہوا کیونکہ نہ اوس کے باپ کے نطفہ مین کیڑے تھے اور نہ ماں کے نطفہ مین بیضے تھے پھر یہ حضرت کیونکر ہو پڑے سوا بجز قدرت کے اور کیا کہا جا سکتا ہے چنانچہ آرین مین وید اون کے گمان مین عمر رسیدہ ہے وہ سورج بنسیون اور چندر بنسیون کو پیدا ہونا بتاتا ہے۔ رگوید مین لکھا ہے کہ ایک دھرم آتما رشی کی بیٹی فقط اندر دیوتا کی توجہ ہی سے حاملہ ہوگئی۔ ایسا ہی بہت سے مقامون مین لکھا ہے کہ سورج اور چندرماں سے بھلے مانس آریون کی پاکدامن کنواری کنیائین کو حمل ہوتا رہا اب ان تمام اخبارون کو یک قلم مردود اور باطل خیال کرکے انکو پایۂ اعتبار ساقط کر دینا عقلمندون اور حکیمون کا فعل نہین یہ پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ ان تمام مذاہب کی شہادتون پر پانی پھیر دیا جاوے اور اپنی رائے محال کو پیش کیا جاوے مگر عاقلون کے نزدیک یہ واقعات نادر الوقوع ہونے کے باعث رد و باطل نہین ہو سکتے۔ بھائیو! میری نظر سے کسی کتاب مین گذرا ہے کہ کوئی فلاسفر خوردبین سے پانی کی ایک بوند دیکھ رہا تھا اس نے تنتیس سے زیادہ اس بوند مین جاندار بشکل تمساح کے پانی کو احاطہ قیاس نہ کر سکا۔ پھر دوستو! خیال کرو کہ زمین کے گرداگرد

...لمان پر قل للمؤمنین
...کر یہ فرض ٹھہرانا
...واپنے قابو میں رکھے
...اجاتا ہے۔ جو کچھ
...لرکسی عورت پر کبھی
...ا میل کرنے والے زمان
...ما تھے ...بیت المقدس کے حال میں لکھا
...عمر فاروق جب فتح بیت المقدس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کی مسجد کی بنیاد وہاں پر مسجد کی بنیاد رکھنے گئے زکیوں کہ اس جگہ اس وقت سنڈاس کا ڈھیر لگا ہوا تھا) تو دوکاندار عورتوں نے جو روما سلطنت کی وجہ سے بکثرت دوکانوں پر جلوہ آرا ہوتی تھیں۔ نئے فاتح اور اس کی فوج کے لئے اپنی دوکانوں کو خوب آراستہ کیا۔ اور اپنا بناؤ سنگار۔ نکھار بھی بہت تکلف سے کیا۔

امیر المؤمنین کے ساتھ ہزاروں مجاہدین شہر میں گئے ہوئے تھے۔ لیکن جب اپنے کیمپ میں واپس آگئے۔ تو ان میں سے سینکڑوں ایسے تھے جو نہ تبلا سکتے تھے کہ شہر اینٹ کا بنا ہوا ہے یا پتھر کا۔ (وطن)

پنجاب کی آبادی

اہل اسلام کی تعداد ایک کروڑ ۲۲½ لاکھ۔ عملی طور پر جوں کی توں رہی ہے۔ اور اب وہ آبادی کا نصف حصہ سے زیادہ ہیں۔ ہندؤں کی تعداد ۱۵ لاکھ کی تخفیف کے بعد ساڑھے ۷۰ لاکھ رہ گئی ہے اور سکھوں کی تعداد بقدر ½ لاکھ کے بڑھ کر تیس لاکھ کے قریب پہونچ گئی ہے عیسائیوں کی تعداد سب سے زیادہ بڑھی ہے۔ اور بمقابلہ دس سال گذشتہ کے اب چگنی یعنے ۲ لاکھ پائی جاتی ہے۔

ایک مولوی نے مسلمان کو عیسائی بنا دیا

ایک صاحب پنجہ سے اپنی سرگذشت لکھتے ہیں۔ کہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی سے جب میں نے سُنا کہ مُردے زندہ کرنا۔ حضرت عیسیٰ سے خاص ہے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بارے میں قرآن مجید سے ثابت نہیں ہوتا کہ انھوں نے کوئی مُردہ زندہ کیا ہو اور ساتھ یہ بھی سُنا۔ کہ آپ اب تک زندہ آسمان میں موجود ہیں۔ اور ادھر نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم وفات پاچکے ہیں اور ایک عیسائی سے مباحثہ میں شکست کھائی تو میں عیسائی ہوگیا۔

ایک گنوار نے مسلمان بنا دیا

پھر میں ہسپتال میں کمپونڈر تھا ایک چوہدری بیمار آیا۔ اُس نے میرا حال پُوچھا۔ میں نے بتایا۔ جب اس پر یہ کھلا کہ میں ان وجوہات سے مرتد ہو چکا ہوں۔ تو اسے جوش آیا اور اُس نے مجھ کو سمجھایا۔ کہ عیسے علیہ السلام تو وفات پاچکے ہیں۔ اور کوئی مُردہ دوبارہ دنیا میں نہیں آتا۔ ہاں رُوحانی مُردے سب سے بڑھ کر نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زندہ کئے۔ تو مجھے ہوش آیا اور میں احمدی ہوگیا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک

ہم اور بھاگل پور

مونگھیر کی کارروائیوں کے بعد ان مولویوں نے بھاگل پور آکر بہت ہی شور مچایا۔ اور ہمارے اور ہمارے امام پر بے جا اتہامات وجھوٹے الزامات لگاکر ہمارے خلاف عوام کو ابھارنے میں ناخنوں تک زور لگایا۔ لیکن ان کو اس کی خبر ہی نہ تھی کہ سلیم طبیعتیں بھی دنیا میں موجود ہیں۔ یہاں ہمارے تین جلسے جناب اختر علی صاحب احمدی کورٹ انسپکٹر کے مکان پر ہوئے جنمیں ہمارے علمار کرام نے ان الزامات کا پورا پورا ازالہ کیا۔ جو ہم پر لگائے گئے تھے۔ عوام کو اگرچہ ہمارے جلسوں کی شرکت سے روکا گیا لیکن جب بھی لوگ شریک ہوئے اور جنھوں نے شرکت کی۔ ان پر خوب منکشف ہوگیا کہ مولوی صاحبان ناحق احمدیوں کے خلاف عوام کو ابھارتے ہیں اور صریح دجل سے کام لے رہے ہیں۔ ابھی تک یہ حالت ہے کہ مخالفین ہمیں گالیاں دیتے ہوئے آتے ہیں اور جب اُنپر حق ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو بالکل ٹھنڈے ہو جاتے ہیں بلکہ بعض تو ان مولویوں کی شان میں بُرا بھلا کہنے لگتے ہیں خدا کی ذات سے اُمید ہے کہ بہت جلد ان مولویوں کا اثر عوام پر سے جاتا رہے گا۔ بھاگل پور کی مفصل کیفیت عنقریب ایک رسالہ کی صورت میں شائع کی جائے گی۔ ہمارے جناب حافظ سید مختار احمد صاحب از بھاگل پور۔ محمد شریف صاحب شاہجہان پوری ابھی تک یہاں ہی موجود ہیں۔ جن کو سارا فتنہ دیوبندیوں کا برپا کیا ہوا ہے۔ اس لئے حافظ صاحب موصوف ان کا طلسم توڑنے میں مصروف ہیں۔

اقیموا الصلوٰۃ

مولا کریم اپنے فضل عظیم سے بہرہ ور فرمائے ہمارے برادر شیخ عبد الرحیم صاحب کو۔ جنھوں نے یہ چالیس صفحے کا رسالہ لکھ کر مسلمانوں پر احسان اور اپنے لئے توشۂ آخرت مہیا کیا ہے آپنے اس میں اقامت الصلوٰۃ کے متعلق اکیس باتوں کیطرف توجہ دلائی ہے اور نہایت دلاویز طریق سے احادیث صحیحہ و آیات قرآنیہ سے استنباط کرکے وہ آداب صلوٰۃ بتائے ہیں جن سے مومن اپنی نماز کو جسمانی و رُوحانی طور پر قائم کرسکتا ہے۔

الن ... کہ آپ کی تصنیف اس سے پہلے مقبولیت عام کا سرٹیفکیٹ حاصل کرچکی ہے۔ اب یہ اقیموا الصلوٰۃ اور اس کے بعد غالباً اٰتوا الزکوٰۃ اپنی شان میں بے نظیر رسالے ہونگے رسالہ کے متعلق یہ شکائت مجھے ضرور ہے کہ عبارت مشکل ہے جس سے مصنف علیہ الرحمۃ کے تبحر علمی کا ثبوت ملتا ہے اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ اسالیب مشکلہ وتراکیب معضلہ بغیر کسی تصنع کے عربی لٹریچر کے روزافزوں مطالعہ کا نتیجہ ہیں۔ جن کا ایک نومسلم کے قلم جواہر رقم سے نکلنا موجب سرور وستوجب حیرت ہے۔ مصنف نے اس بات کو خود بھی محسوس کیا ہے۔ اور اکثر جگہ ایسے مشکل الفاظ کے معنے لکھ دئے ہیں ہمارے احمدی برادران طریقت یہ رسالہ منگواکر اپنے بچوں کو سبقاً پڑھائیں لکھائی سرکاری کتب کی طرز پر۔ کاغذ چکنا۔ چھپوائی ہر سہ سزاوار ستائش و لائق داد۔ اور مضمون فصاحت مشحون قابل صاد۔ بارک اللہ فیہ رب العباد۔ قیمت صرف ایک آنہ دام ملنے کا پتہ۔ شیخ عبد الرحمان تاجر کتب قادیان

تین پنجابی منظوم رسالے

(۱) عمدۃ الخطاب فی فضائل الاصحاب حجم ۶۰ صفحے (۲) باغ بہار۔ سیدعمر خطاب رضی کے بارے میں۔

(۳) جنگ حضرت عمر فاروق با ثانی بادشاہ ترک۔ مولوی محمد نجم الدین صاحب قریشی ساکن شادی وال ضلع گوجرات نے یہ رسالے رد شیعہ میں بڑی محنت سے نظم کئے ہیں۔ پانچ آنے سے اسی پتہ پر مل سکتے ہیں۔

مُبارک باشد

لطیفۃ النسار دختر مولوی امام علی خان صاحب پٹیالہ کا نکاح میاں علی احمد صاحب ولد میاں نیاز احمد صاحب رئیس شرق پور رجاولی ضلع انبالہ ایکہزار مہر پر قادیان میں حضرت امیر المؤمنین نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اس جوڑے کو مبارک کرے۔

استدعاء دُعا

مفصلہ ذیل احباب دُعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ (۱) میاں محمد رمضان احمدی ساکن محمود پور (پٹیالہ) (۲) عبد المجید خان کلرک محاسب (۳) اللہ داد خان صاحب سابق ڈسٹرکٹ فارسٹر از جھنگ (۴) فاطمہ بی بی اہلیہ چودہری شہاب الدین کٹھالیاں۔

جنازہ غائب

احباب پڑھ دیں۔ (۱) شہاب الدین ابن سید نظام الدین آصف نگر حیدرآباد دکن۔ (۲) غلام قادر کٹھالیاں برادر ایوب خان (۳) احمد الدین درزی۔ کوٹرہ (گوجرات)

بدر
BADR – QADIAN
قادیان دارالامان ضلع گورداسپور
عام قیمت پیشگی عہ
Reg. No. L. CCLXXXVIII
الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ
مسیح وقت مہدی امام مجدد اوائل صد
مورخہ ۹ رجب ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ جولائی ۱۹۱۱ء
(جلد ۱۰)
(نمبر ۳۶)
بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم
اوڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ
نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

نصیحت!

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

مین اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہون کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھون مین سخت مکروہ ہے مگر تم شائد نہین سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ مین خدا کی روح سے بولتا ہون۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہین سمجھتا اور اپنے تئین کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہین کہ اسکو دیوانہ کر دے۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اسکو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہین جانتا کہ وہ خدا قادر ہے۔ کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم مین اسفل السافلین مین جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازان ہے۔ اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے۔ اور اسکے بدنی عیوب لوگون کو سناتا ہے وہ متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بیخبر ہے کہ ایک دم مین اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اسکو بدتر کر دے اور وہ جسکی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قوےٰ مین برکت دے کہ وہ کم نہ ہون اور باطل نہ ہون کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتون پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے مین سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتون اور قدرتون کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہین کیا اور اپنے تئین کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتون کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالےٰ کی نظر مین متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہین چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہین چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنیوالے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور و مرسل کی پوری طور پر اطاعت کرنا نہین چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتون کو غور سے نہین سنتا اور اسکی تحریرون کو غور سے نہین پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم مین نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا مین کسی سے محبت ممکن ہے۔ تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا مین کسی انسان سے ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر۔ تا تم پر رحم ہو۔

اطلاع

عاجز کچھ شملہ کے سفر سے واپس آگیا ہے لیکن خدا کو منظور ہے۔ تو جلد ایک اور سفر پر جانے والا ہون۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ۔

اخبار قادیان

حضرت امیر المؤمنین کی طبیعت بفضل رب العالمین اچھی ہے۔ آپ صبح کے وقت درس قرآن شریف دیتے ہین۔

اہل بیت نبوی بخیر و عافیت ہین۔ مرزا بشیر احمد صاحب بھی تشریف لے آئے ہین۔ ... ہین۔ اتوار کے دن امۃ الحفیظ بیگم کی آمین کی تقریب پر احباب قادیان کو ام المؤمنین نے ایک شاندار دعوت دی۔

اس ہفتہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا معائنہ انسپکٹر آف سکولز نے مع اپنے اسسٹنٹون کے کیا۔

خط و کتابت۔ مین جو خطوط متعلق تعمیل دفتر ہون۔ ان پر میرا نام نہین ہونا چاہئیے ورنہ تعمیل مین دیر ہو جاتی ہے اور جس خط کا جواب

انتظام پریس قادیان دارالامان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

کلامِ امیر رض

۱۹ - جون ۱۹۱۱ء - فرمایا افسوس ہے ان پر جو ہلاکت کے گڑھے میں خود ہی نہیں گر پڑتے بلکہ اوروں کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالے نے آنکھیں دی ہیں تاکہ قرآن شریف پڑھیں نیک لوگوں کی زیارت کریں۔ زبان دی تا اس کا ذکر کریں۔ مگر لوگ ایسے فضلوں کا انکار کر کے جہنم میں چلے جاتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ ہی مال دیتا ہے۔ اسی کا احسان جانو۔ نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیٰوۃ الدنیا۔ دیکھو بیٹے اپنے باپ کا روپیہ ترکہ میں [illegible] باپ کے مکانات میں بھی نہیں رہتا اللہ کا احسان ہے۔ پس انسان اولاد کی فکر میں ایسا منہمک کیوں ہو۔ مال کی کیا ہستی ہے۔

فرمایا۔ اللہ کی شان میں لوگوں نے کئی قسم کی بے ادبیاں کی ہیں (۱) مخلوق کی بھی ویسی ہی تعظیم مثل سجدہ کرنا۔ جیسی کہ خدا کی کرنی چاہیئے۔ جو تصرف ذات الٰہی کو ہے۔ وہی مخلوق کا خیال کرنا۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون۔ (۲) ایک بدبخت گروہ ہے جو شرک سے بھی آگے قدم رکھتا ہے۔ وہ جناب الٰہی کے لئے ند قرار دیتا ہے۔ ند کہتے ہیں۔ مدمقابل کو۔ مثلاً ایک طرف اللہ کا حکم ہے۔ حیّ علی الصلٰوۃ۔ دوسری طرف ایک دوست آشنا بلاتا ہے تو اس طرف دوڑ پڑے۔ (۳) ایک گروہ جو غافل ہے اللہ تعالےٰ کے احکام کی نہ خبر ہے نہ پروا۔

فرمایا۔ نماز مومن کے لئے عجیب معراج ہے۔ یعنی اس وقت جب نیند کی وجہ سے سستی کا زور ہو یا کام سے تھک گئے ہوں جیسے عصر و شام تو نماز پڑھنے کا حکم ہے۔

فرمایا۔ اقامت الصلٰوۃ تین طریقوں سے ہے سستی کاہلی۔ ناوانی۔ بے خبری نماز کو گرانی ہے۔ تم پڑھتے چلے جاؤ (۲) اطمینان کے ساتھ فرائض۔ واجبات۔ سنن۔ مستحبات کا لحاظ کرو۔ (۳) جناب الٰہی کے حضور خشوع و خضوع سے ایسے کھڑے ہو جیسے کوئی محسن مربی کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔

فرمایا۔ نماز کی ابتداء اللہ سے ہے۔ اور انتہا ربھی اللہ مقصود بھی اللہ ہی ہے۔

فرمایا۔ لوگوں کے اندر بخل کا مادہ بہت ہے۔ اتنا نہیں سمجھتے کہ ایک وقت تھا جبکہ موجودہ آمدنی سے بہت کم آمدنی تھی۔

فرمایا۔ قرآن مجید میں سخر لکم الفلک۔ آیا ہے۔ سر سے پیر تک اپنے کپڑوں کو دیکھو۔ استعمال میں آنے والی چیزوں میں اکثر ولایت سے بذریعہ جہاز آئی ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تمہیں محض اپنے فضل سے اپنی غریب نوازی سے توفیق دے۔ اپنے مولا کو ایسا راضی کر لو۔ کہ وہ پھر کبھی ناراض نہ ہو۔

۲۰ - جون ۱۹۱۱ء - انبیاء کو جو اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی توحید کی اشاعت کا جوش ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ قرآن مجید پڑھنے والوں سے مخفی نہیں رہنا چاہیئے۔

فرمایا۔ یہ قوم عجیب قوم ہے۔ ہر طرح سے برکت ہی مانگتی ہے۔ دیکھئے حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک شہر میں ہیں تو اس شہر کے لئے امن کی دعائیں مانگتے ہیں کہ وہ مصائب دنیا اور غضب الٰہی سے امون رہے۔

فرمایا۔ میں بھی حضرت ابراہیم کے اتباع میں کہتا ہوں جو بھلی باتوں میں میرے تبع ہیں وہی درحقیقت میری جماعت ہیں باقی کہا کریں کہ ہم مرید ہیں۔

فرمایا۔ مومن کوئی مکان بنائے تو سب سے پہلے اس میں مسجد نماز پڑھنے کی جگہ بنائے۔ میری ماں نے گھر میں ایک سردی کے موسم کے لئے اور ایک گرمی کے موسم کے لئے جگہ بنا رکھی تھی۔

فرمایا۔ بڑی سے بڑی چیز کا گُر ہے موت کو یاد رکھنا اور یہ کہ میرا مولا دیکھتا ہے۔ یعنے مایخفیٰ علی اللہ من شیٔ کا مطالعہ۔

فرمایا۔ میری باتوں کی قدر کرو یا نہ کرو۔ مگر خدا کی بات شکر گزاری اور فرمانبرداری سے قبول کرو۔ اپنے مکانوں کو خدا کے مکان بنا دو۔ انہیں ایک مسجد بناؤ اور اپنی اولاد کے صالح ہونے کے لئے دعا کرتے رہو۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے دعائیں کیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تمہیں توفیق دے جہاں تمہاری چارپائیاں ہوں جہاں تمہارے مکان ہوں خدا کی برکات نازل ہوں مکانوں کے بنانے میں خدا کی فرمانبرداری مدنظر ہو صالح اولاد عطا ہو۔

تاریخ اسلام کے دلچسپ واقعات

منشی غلام قادر صاحب فصیح سیالکوٹی نے تاریخ اسلام کا دلچسپ سلسلہ رسالوں کی صورت میں شروع کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضؓ کے سوانح میں سے مفصلہ ذیل انتخاب ناظرین کی دلچسپی و ہدایت کا موجب ہوگا۔

وصیت صدیق

یہ ابوبکرؓ بن ابو قحافہ کا آخری عہدنامہ ہے جس کا آخری قدم دنیا میں اور پہلا قدم آخرت میں ہے یہ ایسی گھڑی ہے جبکہ کافر مومن ہو جاتا ہے شریر اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے اور جھوٹا سچ بولتا ہے میں نے اپنا جانشین عمرؓ بن خطاب کو کیا ہے اسلئے اس کا حکم مانو۔ اور اس کی اطاعت کرو۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلا تو میری امید پوری کریگا۔ اگر خلاف کریگا تو اپنے اعمال کا اللہ تعالیٰ کے روبرو جوابدہ ہوگا۔ میری نیت نیک ہے لیکن میں نہیں کہہ سکتا آئندہ کیا پیش آنے والا ہے جو شخص برا عمل کریگا اسکو آخرت میں اسکی سزا بھگتنی پڑیگی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو تم پر۔

اپنے جانشین کو نصیحت

میں نے تم کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے اور میں تم کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہنا اور اچھی طرح سے یاد رکھنا۔ کہ اللہ تعالےٰ کوئی عمل رات کو قبول کرتا ہے مگر دن کو نہیں کرتا اور کوئی عمل دن کو قبول کرتا ہے اور رات کو نہیں کرتا بس ادا کرنے کا سب سے مقدم خیال رکھو۔ جب تک فرض ادا نہ کیا جاوے۔ نفل کو قبولیت کا شرف حاصل نہیں ہوتا۔ معزز اور صاحب نعمت وہی شخص ہو سکتا ہے جس نے دنیا میں حق کی پیروی کی اور آخرت کے دن اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری اترا۔ اور وہ شخص سخت بدنصیب ہے جو دنیا میں جہالت کا پیرو بنا رہا اور قیامت کے دن اسکی نیکیوں کا پلہ ہلکا نکلا ثواب اور عذاب دونوں کو اپنی نگاہ میں ہر وقت رکھنا چاہیئے۔ اور سچائی اور حق کو چھوڑ کر برائی اور جھوٹ کی طرف تھوڑا بھی نہ چلنا چاہیئے اپنے آپکو ہمیشہ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچائے رکھو اگر تم نے میری وصیت کے مطابق عمل کیا تو یقین جانو کہ تمہاری موت نہایت خوشگوار ہوگی اور موت کی تلخی تمہارے نزدیک بھی نہ آئیگی بلکہ حیات جاودانی اور ابدی سرور کے تم مستحق ہوگے لیکن اگر تم نے میری وصیت پر عمل نہ کیا اور اس کے خلاف اپنی روش اختیار کی تو یاد رکھو کہ موت تمہارے لئے بڑی سے بڑی چیز ہوگی۔

صدیق کی دعا

ان کے جانے کے بعد خلیفہ اول نے نہایت تضرع اور درد کے ساتھ اللہ کے حضور دعا مانگی کہ اے پروردگار میں نے یہ کام محض تیری رضامندی اور مسلمانوں کی خیرخواہی کے لئے کیا ہے کیونکہ مجھے خوف تھا کہ اگر میں ایسا نہ کرتا تو ان میں فتنہ پیدا ہوتا میں نے جس شخص کو تمام صحابہ میں سے بہتر سمجھا اسکو میں نے خلیفہ نامزد کر دیا ہے تاکہ وہ تیری شریعت کو قائم رکھے اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔ اے میرے پروردگار [illegible] نیک چلن خلیفہ اور رعایا کو اس کا تابع فرمان بنا [illegible]

معترضین کو خطاب

[illegible] میری [illegible] میں نے اپنے خیال میں جس شخص کو بہتر سمجھا اسکو تم پر خلیفہ مقرر کیا مگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

سفر ہفت روزہ

حمد سب ثنائیں اس قدوس سبّوح قدیم رحمٰن رحیم کے لئے ہیں جس کے قبضۂ قدرت میں ہر شے ہے۔ منفرد حضر میں وہی قادر توانا حیّ وقیّوم ہے جس کے سہارے سب کی زندگی ہے اور جس پر توکل کرنے سے سب کام درست ہو جاتے ہیں وہ پیارا خدا جس نے پیارا محمدؐ ہمارے لئے مبعوث کیا وہ نبیوں کا سردار جو ہمارا سیّد ہے۔ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وبارک وسلّم۔

مین قربان جاؤں تیرے نام پر اے میرے پیارے اللہ کہ تونے ہمیں ایسے نبی کے خدام میں شامل کیا۔ جس کی اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر ہیں پھر کیا درجہ ہے اس اُمت کے اولیاء کا سمجھنے والے خود سمجھیں۔

میں تیرے کس کس احسان کو یاد کروں اے میرے باری کہ تونے ہمیں احمدؐ کا ایک حقیقی غلام عطار کیا جس نے غلام کا حق ایسا ادا کیا کہ اپنے آقا کا ظل اور نمونہ بن گیا اور آقا اس پر ایسا مہربان ہوا کہ اس نے اپنے اور اس کے درمیان سے دُوئی کو اُٹھا دیا یہاں تک کہ وہ پکار اُٹھا۔ انا احمدؐ وانا محمدؐ

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احسان تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطان تیرا
کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

پھر اس پاک پروردگار کا احسان عظیم ہے کہ اس نے **احمدؐ** کے بعد ہمیں چاہِ ظلمت میں گرنے سے بچایا اور ہمیں ایک **نور** عطار کیا۔ جو انبیاء کے **دین** کا حامی اور حافظ۔ اپنے وقت میں ہوا۔ اللھم ایدہ وانصرہ۔ آمین یارب العالمین۔

اسی **نور** کی راہنمائی سے ہمارا یہ سفر شروع ہوا۔ صدر انجمن کے واسطے چندہ جمع کرنے کے لئے جب کہ اُمت کے پیرو جوان ہمت حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ایک ماہ کا سفر اپنے ذمہ لیا تو اس لمبے سفر سے قبل ایک ہفت روزہ سفر اختیار کرنے کا ارادہ انہوں نے ظاہر فرمایا جس میں فخر قوم اور صدر انجمن کے اعلےٰ کارکن حضرت مولوی محمد علی صاحب نے امرت سر تک جناب میر صاحب کی رفاقت کا ارادہ کیا اور یہ خادم حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح اس سارے سفر میں جناب میر صاحب کے ہمرکاب ہوا۔

ابتدائی سفر ۲۴۔ جون ۱۹۱۱ء کی صبح کو حضرت خلیفۃ المسیح نے دُعا کے ساتھ ہم کو رخصت کیا اور فرمایا کہ جمعہ کے خطبہ کا مضمون راستہ میں دوستوں کو پہنچاتے رہیں جس اکہ میں ہم سوار ہوئے اسمیں ہمارے ساتھ شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نومسلم بھی تھے جو آجکل قادیان میں تجارت کرتے ہیں۔ بسکٹ۔ بند بکرم۔ اسٹیشنری۔ لالٹین۔ بالٹیں وغیرہ اشیاء بیچتے ہیں۔ اور نہائت مستعدی سے اپنا کام کرتے ہیں۔ اسجگہ اس بات کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ قادیان میں نومسلموں کی جو ایک جماعت رہتی ہے اون میں سے اکثر کے نام عبد الرحمان ہیں۔ اور شناخت کے واسطے عبد الرحمان کے ساتھ کوئی دوسرا لفظ اضافہ لگا دیتے ہیں۔

(۱) عبد الرحمان قادیانی۔ ہمارے اس سفر میں رفیق تا بٹالہ جن کا اوپر ذکر ہوا۔ (۲) ماسٹر عبد الرحمان۔ جو جالندہری بھی کہلاتے ہیں اور کئی ایک عمدہ تصانیف وتالیف کر چکے ہیں اور تبلیغ کا سلسلہ ہمیشہ جوش کے ساتھ جاری رکھتے ہیں۔ (۳) عبد الرحمان لاہوری داماد حافظ حاجی احمد اللہ صاحب ہنوز تعلیم پاتے ہیں اس سال امتحان مولوی عالم دیا ہے۔
(۴) عبد الرحمان سابق کہنا سنگہ۔ کچھ تجارت کر کے اپنا گذارہ کرتے ہیں۔

ان کے سوائے دیگر نومسلموں کے نام یہ ہیں۔ شیخ عبد الرحیم۔ شیخ عبد الرب۔ شیخ محمد یوسف۔ شیخ عبد الستار۔ شیخ عبد اللہ۔ شیخ عبد العزیز۔ شیخ عبد الرسیم پٹیالوی۔ شیخ غلام احمد۔ واعظ

غرض شیخ عبد الرحمان صاحب قادیانی ہمارے ہمراہ ہوئے وہ اپنے تجارتی کام پر لاہور جاتے تھے۔ مگر میر صاحب کی تحریک پر انہوں نے اس دینی خدمت میں شمولیت کے لئے ہمارے ساتھ ایک شب بٹالہ میں ٹھہرنا منظور کیا۔ اللہ تعالےٰ اس کے عوض میں انہیں جزائے خیر دے۔ اور اون کے کاروبار میں برکت نازل کرے۔

حدیث کا منکر بڑا محروم اکہ پر سوار ہو کر جب ہم سفر کی دعائیں پڑھ چکے۔ تو میں نے اپنے رفقاء سے ذکر کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا بڑا احسان بنی نوع انسان پر ہے کہ ہر ایک موقعہ پر آنحضرتؐ نے انسان کو خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اور ایک بہشت میں داخل کر دیا ہے۔ سفر میں انسان کو دو باتوں کا خیال ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ سفر میں کیا کچھ پیش آوے سو اوس کے واسطے دعائیں سکھلائی ہیں۔ اللھم انی اسئلک خیر ھذہ السفر واعوذ بک من شرھا۔ وغیرہ۔ دوسرا خیال انسان کو اپنے اہل وعیال اور مال کا ہوتا ہے۔ اس کے واسطے یہ دعا سکھلائی اللھم انت خلیفتی فی الاھل والمال۔ اسیطرح اہل اور مال میں پیچھے تو ہی ہے۔

اس پر میر صاحب نے فرمایا کہ بدبخت چکڑالوی اور اس کے ہمخیال کیسے ہی بدنصیب ہیں جو ایسے پاک کلام سے فائدہ اُٹھانے سے محروم ہیں۔

ایک نشان کی یاد حضرت میر صاحب نے ذکر کیا کہ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) امرتسر میں تھے رشب جمعہ کو آپ نے وہاں کے ایک قاری کو خواب میں دیکھا کہ عورتوں کی طرح ہاتھ میں چوڑیاں پہنے ہوئے ہاتھ ہلاتے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔ اسی دن جب آپ نماز جمعہ کی طیاری کر کے مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کی مسجد میں گئے۔ تو اتفاقاً وہاں جمعہ ہو چکا تھا۔ ایک واقف ہندوستانی وہاں تھے انہوں نے کہا آیئے ایک اور مسجد ہے وہاں جاتے ہیں۔ وہاں جا کر جمعہ پڑھا۔ تو دیکھا وہی قاری صاحب جنہیں رات خواب میں دیکھا تھا وعظ کر رہے ہیں اور اسی طرح تکلف کے ساتھ ہاتھ مارتے ہوئے وعظ کر رہے ہیں۔

ایک اور نشان حضرت میر صاحب نے ذکر فرمایا کہ پنڈی لالہ ضلع گجرات میں ایک جاٹ نے بات سنائی کہ میں حج کو گیا تھا وہاں سے مدینہ چلا گیا وہاں میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ ایک جہاز پر ایک نہائت مقبول صورت آدمی بیٹھا ہے اور لوگ اِدہر اُدہر سے آکر اس جہاز پر سوار ہوتے ہیں اور وہ جہاز مشرق سے مغرب کو جا رہا ہے۔ جب میں ہندوستان میں آیا اور میں نے حضرت مرزا صاحب کو دیکھا۔ تو میں نے پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے۔ تب میں بیعت میں داخل ہوا۔

ایک خدائی کے مدعی کیساتھ مناسب سلوک حضرت میر صاحب نے ذکر فرمایا کہ کوئی شخص بے باکی سے دعوے خدائی کرتا تھا اور مومنوں کے دل دکھاتا تھا ایک جاٹ دیندار اس کی دلآزاری سے تنگ تھا ایک دن ... وہ شخص اپنے مکان پر اسے اکیلا مل گیا۔ جاٹ نے کہا۔ کیوں جناب خدا تم ہی ہو۔ اس نے کہا ہاں میں خدا ہوں۔ جاٹ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی۔ اٹھا کر کہا تونے میرا باپ مارا ہے یہ کہہ کر اس کی خوب خبر لی اور پھر کہا تونے میرے بیٹے کو مار دیا ہے اور اُسے خوب مارنے لگا اب وہ سمجھا یہ تو بڑی مشکل ہے۔ بولا کہ میں نے تیرے بیٹے کو نہیں مارا۔ جاٹ نے جواب دیا کہ سارا جہان گواہی دیتا ہے کہ تیرے باپ کو خدا نے مارا ہے صبر کرو۔ میں نے بہت صبر کیا۔ مگر اب تو ہاتھ آگیا ہے۔ اب صبر کہاں۔ اب تو بدلا لے کر ہی چھوڑونگا یہ کہا اور پھر خوب مارا یہانتک کہ اس نے توبہ کی اور اقرار کیا کہ میں خدا نہیں۔ عاجز کمزور ناتوان انسان ہوں۔

بٹالہ

بٹالہ میں ہم شیخ فضل حق صاحب کے مکان پر ٹھہرے۔ حکیم محمد اشرف صاحب کے مکان پر احباب جمع ہوئے اور چندہ ہوا۔ رات وہاں ٹھہر کر صبح امرتسر چلے آئے۔ بٹالہ میں چند ایک غریب احمدی ہیں۔ مگر انھوں نے اخلاص کے ساتھ جو ہو سکا وہ نقد دے دیا۔ شیخ صاحب اور دیگر احباب بٹالہ کی مہمان نوازی اور خاطر داری کے ہم شکور ہیں اللہ تعالے انہیں جزائے خیر دے۔ حکیم محمد اشرف صاحب نے کیا عجیب بات سنائی کہ انہوں نے مدت ہوئی۔ امرتسر میں ایک خواب دیکھا کہ چند سوار آئے ہیں اور مجھے ایک مکان پر لے گئے ہیں جہاں ایک بزرگ کے ساتھ کھانا کھایا اون سواروں نے بتلایا کہ یہ امام مہدی ہے۔ اور چار سال کے بعد ظہور ہوگا اس خواب کے چار سال بعد براہین احمدیہ چھپنی شروع ہوئی اور جب میں نے مرزا صاحب کو دیکھا تو وہی صورت تھی جو کہ میں پہلے خواب میں دیکھ چکا تھا۔

ایک عجیب واقعہ

علاقہ بٹالہ سے کسی شخص نے حضرت صاحب کے نام ایک خط لکھا تھا اس کا جواب جو بھیجا گیا اس پر اس گاؤں کا نام سہواً نہ لکھا گیا۔ خط بٹالہ میں آیا۔ اور اس شخص کے ایک ہمنام صاحب کو یہاں ملا اون کو خط کا مطلب سمجھ میں نہ آیا اور انھیں معلوم ہوا کہ یہاں قادیان کے کچھ آدمی آئے ہوئے ہیں وہ صاحب خط لے کر ہمارے پاس آئے میں نے خط دیکھ کر اصلی واقعہ سے انہیں اطلاع دی۔ پھر ہمارے دوستوں نے انہیں ہمارے وفد کے مقصد سے باخبر کیا تو انھوں نے بھی چندہ میں حصہ لیا۔ گویا یہ غلطی اسی لئے ہوئی تھی کہ وہ چندہ کے ثواب میں شامل ہو سکیں۔

۲۵ کی صبح کو ہم امرتسر آئے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب اسٹیشن پر ہمیں ملے۔

احباب امرتسر کے سامنے تقریر

۲۵ تاریخ کی شام کو یہاں عاجز نے مسجد احمدیہ میں مفصلہ ذیل تقریر کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ۔ نحمدہ۔ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و سیات اعمالنا۔

اما بعد۔ احباب من! خدا کی رحمت ہو تم پر اور اس کی برکت کہ تم نے اس کے رسول کو اس زمانہ میں پہچانا۔ اور من انصاری الی اللہ کی آواز پر لبیک کہا اور کسی لائم کی ملامت کی پرواہ نہ کی اور حق کو قبول کر لیا۔

خداوند تعالے کا شکر کرو اور اس کا احسان مانو کہ اس نے تمہیں سابقین اولین میں داخل کیا اور مسیح موعودؑ کے صحابہ میں شامل ہونے کا فخر عطا کیا آپ سلسلہ حقہ کے ممبر ہیں۔ واعظ ہیں۔ مبلغ ہیں اپنے مال اور اپنی جان سے نصرت کرنے والے ہیں۔

اس وقت جس امداد دینی کی طرف آپکو متوجہ کرنے کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ مال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ قادیان میں مدرسہ اور بورڈنگ کی عمارت کے واسطے کس قدر روپے کی ضرورت ہے بورڈنگ کا جو شاندار حصہ طیار ہوگیا ہے وہ بورڈروں کے آرام اور دوستوں کی راحت کو بڑھا رہا ہے اور دشمنوں کے دلوں کو جلا رہا ہے مگر اس کی تکمیل اور آگے مدرسہ کی تعمیر کے واسطے ہنوز بہت سا روپیہ درکار ہے یہ ابتدائی عمارتیں ہیں جو آئندہ آنے والی شاندار عمارت کے واسطے بطور بنیادی پتھر کے ہیں۔ مبارک ہیں جن کے ہاتھ سے یہ بنیادی پتھر رکھے گئے۔ کیونکہ ان کا ثواب دیرپا ہے اور آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس سب میں ان کا حصہ ہے۔ میرے بھائیوں احمدیوں کی جماعت ایک غریب جماعت ہے مگر خداوند تعالے کا ارادہ یہی ہوا ہے کہ وہ اس عالی شان محل کی بنیادی اینٹیں غریبوں کے ہاتھ سے لگوائے تاکہ اس کے نبی کی رسالت کا ایک نشان ہو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ابتدائی خدمات کے متعلق فرمایا کہ اگر انہیں سے کسی نے مٹھی کے برابر جو اللہ کے راہ میں دئے تھے تو بعد میں آنے والوں کا صدقہ اگر سونے کے پہاڑ کے برابر ہو تب بھی اون کا درجہ نہیں پا سکتا۔

اللہ تعالے کے راہ میں خرچ کرنے سے انسان کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جب کہ میر صاحب قبلہ زیادہ تر باغ کی درستگی میں مصروف رہتے تھے۔ ایک شب انہیں القا ہوا۔

کہاں تک کرے گا صفائی باغ

جلا میرے بندے تو دل میں چراغ

اس شعر میں اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ اب وہ وقت قریب ہے کہ آپ باغ کی صفائی کے کام کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ کے دلوں کی صفائی کی طرف متوجہ ہوں اور انہیں فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی طرف متوجہ کر کے ان کے دلوں کو نورانی کر دیں۔

میر صاحب کی یہ بھی ایک قربانی ہے کہ انھوں نے باغ کے کام کو جس میں کسی قدر اون کا ذاتی تعلق بھی تھا چھوڑ دیا اور محض اللہ تعالے کے کام میں لگ گئے۔ کیونکہ ہمارے سپرد جو باغ ہیں ہم تو اون کو چھوڑ نہیں سکتے اور قادیان کے ہر ایک مہاجر کو اپنے فرائض منصبی سے کوئی فرصت نہیں کہ اور کام کر سکیں۔ یہ تو کچھ خواجہ صاحب ہی کی ہمت ہے جو وہ اپنے دنیوی کاروبار کے ساتھ ساتھ آئے دن مختلف شہروں میں جا کر تائید دین اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالے انہیں تمام دنیوی کدورتوں سے محفوظ رکھے اور اون کے لئے دینی خدمات میں آسانی کے لئے تمام راہیں کھول دے۔ ؎

چہ خوش دارا ورا اے خدائے قادر مطلق

کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

میرے دوستو! وہ مبارک وقت جس میں اپنا مال اور جان اور عزت نور الدین نے خرچ کیا اور آج قوم کا سردار بن گیا ہے وہ وقت تو گذر گیا اور اب واپس نہیں آسکتا۔ وہ رحمت کی گھڑیاں اب کہاں۔ جب کہ خدا کا مسیح ہمارے درمیان تھا اور ہمیں اس کے حضور بیٹھنے اور اس سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل تھا وہ دن گئے۔ لیکن دوستو! اب بھی وقت کو غنیمت جانو **نور الدین** کے زمانہ کی قدر کرو۔ کہ ایسے نور کا ملنا مشکل ہے۔ اور ان بزرگوں کی قدر کرو۔ جو نہایت امانت اور دیانت کے ساتھ تمہارے دئے ہوئے روپے کو دینی راہوں میں خرچ کرتے ہیں۔ صدر انجمن کے تمام کاموں کے خود حضرت خلیفۃ المہدی نگران ہیں اکثر کام حضور سے پوچھ کر کئے جاتے ہیں۔ پھر حضرت صاحبزادہ صاحب جیسے باخدا انسان اس انجمن کے صدر ہیں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب جیسے متقی رات دن اس خدمت میں محو ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب حضرت شیخ صاحب۔ حضرت ڈاکٹر مرزا صاحب و حضرت شاہ صاحب کس قدر تکلیف اور ہرج اٹھا کر اس انتظام کی خاطر ہر اجلاس میں شامل ہوتے ہیں۔ کیا خدا ان لوگوں کی للٰہی محنتوں کو ضائع کر دیگا۔ ہرگز نہیں۔ غرض اس وقت کی قدر کرو اور سب سے زیادہ نور الدین کی قدر کرو۔ نور الدین اس زمانہ میں **ایک انسان** ہے کہ اس جیسا مقرب بارگاہ صمدانی اس وقت دنیا میں ایک نہیں اس کے حکم سے ہم تین آدمی قادیان سے اس وقت آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپکو اس ضرورت کی طرف متوجہ کریں۔ جو قادیان میں محسوس ہو رہی ہے لیکن پیشتر اس کے کہ میں اس کا ذکر کروں یہ ضروری جانتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا گذشتہ جمعہ کا خطبہ آپکو سناؤں۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے مجھے قادیان سے روانگی کے قبل یہ حکم دیا تھا کہ جہاں کہیں میں جاؤں اس خطبہ کے مضمون سے احباب کو آگاہ کروں وہ خطبہ یہ ہے۔

فرمایا۔ میری حالت یہ ہے کہ پانچوں وقت کی نماز بیٹھ کر پڑھتا ہوں۔ سجدہ زمین پر کرنا مشکل ہے۔ التحیات میں پاؤں کی حالت بدلانی پڑتی ہے باوجود اس ضعف کے

چونکہ دردمند دل رکھتا ہون اس لئے نہین کچھ سنانا چاہتا ہون۔

زمانہ مین آزادی کی ہوا چل رہی ہے۔ اکثر انگریزی خوان اللہ تعالےٰ اور اس کے انبیا ء کی بھی ضرورت مین کچھ متامل مین اور کچھ ہنسی اور پرانی جہالت یقین کرتے ہین پس ایسے وقت نصیحت کرنا مشکل امر ہے تاہم دردمند دل والا کیا کرے گا وہ تو کہے گا اور جس کو کہنے کی وحشت ہے وہ رُک نہین سکتا کہے گا کہ شاید کسی کو فائدہ پہونچے پس تمہین نصیحت کرتا ہون کہ تقوے اختیار کرو۔ تقوے کی راہون پر چلتے چلتے اس حد تک پہونچ جاؤ گے کہ تمہاری موت ایک فرمانبردارون کی موت ہو اور یہ حالت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے کہ انسان پہلے تقوے کی راہون کو اختیار کرے۔

اس وقت سب سے بڑا مرض جو اسلامیون مین ہے۔ وہ باہمی تفرقہ ہے ہماری آوازین مختلف مین۔ لباس مختلف کام مختلف۔ کھانا پینا مختلف۔ باوجود اس اختلاف کے ہم مین وحدت کی ایک بات ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم سب ملکر

خدا کی خادم جماعت

بن جائین۔ سو لوگون کا اس طرف تو کچھ خیال نہین اور بیہودہ بحثین لے بیٹھتے ہین جن سے سوائے اس کے کچھ فائدہ نہین کہ تفرقہ بڑہے۔

مین تمہین نصیحت کرتا ہون کہ تفرقہ ڈالنے اور تفرقہ بڑہانے والی باتین چھوڑ دین ایسی لغو بحثون سے جن سے نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا۔ موہنہ موڑ لو۔ اور سب نے ملکر واعتصموا بحبل الله جميعًا کے حبل اللہ۔ قرآن مجید کو محکم پکڑو۔ دیکھو۔ لڑکون مین ایک رسے کا کھیل ہے۔ اگر ایک طرف کے لوگ اور باتون مین لگ جاوین تو وہ رسے مین کس طرح جیت سکتے ہین اسی طرح اگر تم اور بحثون مین لگ جاؤ گے تو قرآن مجید تمہارے ہاتھون سے جاتا رہے گا

بعض آدمی ایسی باتون مین اپنا وقت ضائع کرتے ہین کہ مثلاً مسیح کا باپ تھا یا نہ تھا۔ ایسی بحثون سے کوئی دینی دنیوی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا ایسا ہی بعض لوگ صدر انجمن احمدیہ کے انتظامات پر اعتراض کرنے کے پیچھے پڑے رہتے ہین۔ سو تم سُن لو کہ میرے اور صدر انجمن احمدیہ کے تعلقات دوستانہ اور پیری مریدی کے رنگ مین ہین مین انکا پیر ہون اور وہ میرے مرید ہین۔ ہم ان پر حکمران ہین۔ جو چاہین منوا لیتے ہین۔ جو لوگ ان باتون مین بحث کرتے ہین وہ اپنا وقت ضائع کرتے ہین۔ انہین چاہیئے کہ ان باتون کو چھوڑ دین کیونکہ ادن کے واسطے یہ بحث فائدہ مند نہین بلکہ نقصان دینے والی ہے کیا انجمن تمہاری مرید ہے اور کیا اس تدبیر سے وہ تمہارے فرمانبردار ہو جاوین گے۔

نیز سُن رکھو کہ دین اسلام مین بہت توسیع ہے۔ صحابہ کرام آمین بالجہر بھی کہہ لیتے۔ آمین بالاخفا بھی کر لیتے سینہ پر ہاتھ بھی باندھتے اور ناف کے نیچے بھی۔ بسم اللہ جہراً بھی پڑھتے اور سراً بھی۔ اور بعض تابعین ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز ادا کرتے رہے ایسے اختلافات پر بحث کرنے کی ضرورت نہین صرف ان مباحثے سے بیہودہ تفرقہ پیدا ہوتا ہے دل اللہ سے ڈرنے والا مانگو۔ بہت بولنے کی عادت کم کرو۔ کہ بہت بولنے سے دل مرجاتا ہے اور سب کے سب ملکر اتحاد واتفاق سے کام کرو۔ خدا کا شکر کرو کہ ایک اللہ تعالےٰ کا بندہ آیا اور اس نے مختلف مذاہب والون کو اختلاف کی سے نکالکر بھائی بھائی بنا دیا۔

اس کے بعد اب مین پھر اس مطلب کی طرف رجوع کرتا ہون۔ جس کے واسطے ہم نے یہ سفر اختیار کیا ہے۔ تعمیر مدرسہ اور بورڈنگ کے واسطے ہمارے احباب نے بہت سے چندے لکھوائے ہین لیکن وہ سب وصول نہین ہوئے اور صدر انجمن کے اراکین نے حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ع جو تحریک کی تھی کہ سب احمدی احباب کم از کم ایک ماہ کی آمدنی اس مطلب مین دیدین اس کیطرف ہنوز پوری پوری توجہ نہین ہوئی۔ لیکن کام عمارت کا پورے زور سے شروع ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خزانہ صدر انجمن مین روپیہ بہت کم رہ گیا ہے۔ اور عمارت کا پورا کر دینا نہایت ضروری ہے اور اس کے علاوہ ماہواری اخراجات کی ادائگی کے لئے روپیہ درکار ہے۔ اس بات کو معلوم کر کے احباب قادیان مین تحریک ہوئی کہ وصولی چندہ کے واسطے کوشش کی جاوے حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ نے ایک ماہ اس خدمت کے واسطے سفر کرنا منظور فرمایا اور لمبے سفر سے قبل بٹالہ۔ امرتسر۔ گورداسپور کا سفر چند روز مین پورا کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اس ابتدائی سفر مین حضرت مولوی محمد علی صاحب جو اس سارے انتظام کے اعلےٰ کارکن ہین میر صاحب کے ساتھ امرتسر تک آئے ہین اور اس عاجز کو حضرت خلیفہ صاحب کے حکم سے ان ہر دو بزرگون کی ہمرکابی کا فخر عطا ہوا ہے۔ اس سفر کے شروع کرنے سے قبل اس چندہ کی ابتدا قادیان سے ہی شروع کی گئی۔

میرے دوستو! قادیان مین جو مہاجر رہتے ہین وہ اپنی اُن آمدنیون کو جو باہر رہ کر وہ حاصل کر سکتے تھے۔ پہلے سے ہی چھوڑ چکے ہین اور وہ قادیان رہنے کی خاطر صرف اُتنے پر راضی ہو گئے ہین۔ جسمین انکا گذارہ ہو۔ انہون نے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے قدمون کے قرب مین رہنے کی خاطر اور ان کے پاک خلیفہ حضرت نور کی روشنی سے مستفید ہونے کے لئے اور اہل بیت مسیح موعود بارک اللہ لہم فی کل امورہم بالخصوص حضرت صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب جو اس زمانہ مین علم لدنی سے يُكَلَّمُهُم فِي الْمَهْدِ کے مصداق ہین ان بزرگون کی حاشیہ نشینی سے فائدہ اُٹھانے کے لئے بیرونی زندگی کے آرامون کو ترک کر دیا ہے۔

قادیان مین جو بڑے بڑے لائق آدمی رہتے ہین وہ اگر باہر کہین ملازمت یا تجارت وغیرہ کرتے۔ تو یہان کی آمدنی کی نسبت دس گنا زیادہ کما سکتے۔ ایک مولوی محمد علی صاحب کو ہی دیکھو کہ اگر پیشہ وکالت کا اختیار کرتے۔ تو دو ہزار ماہوار سے بھی کیا کم حاصل کرتے بلکہ یہ تو ایسے لائق پلیڈرون کے دو چار روز کی آمدنی ہے سو اس آمدنی کے مقابلہ مین جو کچھ اب وہ لیتے ہین۔ ایک قوت لایموت ہے اور یہی حال تمام مہاجرین کا ہے بجز اس نابکار کے جس نے اپنے پیارے مسیح کے قدمون کی خاک کی طفیل نہ صرف دین ہی پایا ہے بلکہ دنیا بھی حاصل کی ہے۔ جو کچھ اس نالائق کو قادیان مین ملتا ہے۔ اگر یہ عاجز قادیان سے باہر نکلے۔ تو اتنے کے قابل نہین۔

غرض ان مہاجرین نے بھی اپنی ایک ایک ماہ کی تنخواہ اس کام کے واسطے دی ہے بعض صاحبان تو پوری تنخواہ دے چکے ہین بعض بہ اقساط ادا کر رہے ہین اور بعض کر چکے ہین۔ ماسٹر محمد دین صاحب اپنی دو تنخواہین دے چکے ہین۔ عبد المجید خان صاحب ایک غریب آدمی ہین انہون نے اپنی ساری تنخواہ ایک ہی ماہ مین دیدی ہے۔ مولوی صدر دین صاحب پہلے ایک تنخواہ پوری دے چکے ہین اب پھر ۳۰ دینے گئے ہین۔ حالانکہ مدرسہ مین ان کی خدمات جو کام کر رہی ہین اور انکی سعی سے مدرسہ نے جو رونق پکڑی ہے اس کے لحاظ سے تو وہ اس قابل ہین کہ اس چندہ مین سے بھی انکو کچھ اور دیا جاوے بجائے اس کے کہ ادن سے کچھ لیا جاوے اسی طرح تمام مہاجرین نے اپنی ہمت سے بڑھ کر حصہ لیا ہے اور قریب ۲۰۰۰ کے کل روپیہ قادیان سے ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے علاوہ اس چھ سو کے جو وہ پہلے دے چکے ہین اب پھر مبلغ تیس ۳۰ روپے اپنی جیب خاص سے دئے ہین اور ہماری روانگی سے قبل مبلغ ۶ ہمارے اس سفر کے خرچ کے واسطے بھی دئے ہین۔ ...... بٹالہ مین ہم ایک شب ٹھہرے وہان جو چند مخلص آدمی ہین انہون نے مبلغ ۵۰ روپے نقد دئے ہین اور کچھ اور بھجوانے کا وعدہ کیا ہے اور اسی مطلب کے واسطے اب ہم یہان پہونچے ہین ؟

برادران! یہ خداوند تعالےٰ کا کام ہے جسکی بنیاد حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے وہ تو بہرحال ہو کر رہے گا ہمارے واسطے تو مفت کا ثواب ہے۔ ؎

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

اللہ تعالےٰ کے راہ میں خرچ کرنے سے انسان کو کبھی کوئی گھاٹا نہیں ہوتا اس کے لئے دینے میں کوئی نقصان نہیں میںنے ایک دفعہ خواب میں دیکھا۔ کہ میری میز پر کسی پھل کے کچھ دانے پڑے ہیں حضرۃ میر ناصر نواب صاحب تشریف لائے اور انہوں نے ایک دانہ اٹھا کر کھایا۔ تو میں دیکھتا ہوں کہ پیچھے اتنے ہی دانے ہیں جتنے پہلے تھے انہوں نے پھر ایک اور اٹھا کر کھایا تو پیچھے پھر بھی اتنے ہی تھے اس سے ظاہر ہے کہ حضرت میر صاحب جو کچھ احباب سے لیتے ہیں وہ سب اللہ کے راہ میں جاتا ہے اسواسطے اس مال میں مصل کوئی کمی نہیں ہوتی۔ ؎

ز بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اس شعر میں لفظ ناصر شاید اسی طرف پہلے سے ہی اشارہ کرتا ہے کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کو اللہ تعالےٰ اس بات کی ہمت دیگا۔ کہ جماعت کو بذل مال کی طرف ہمیشہ متوجہ کرتے رہیں اس کام کے واسطے جس قدر تکلیف اور صعوبت لمبے سفروں کی میر صاحب موصوف نے اٹھائی ہے اور کسی نے نہیں اٹھائی اور پھر اس ساری محنت کے چندے میں سے اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں لیا بلکہ سب دینی کاموں کے واسطے لیا ہے۔ میر صاحب کا وجود بھی اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ایک نشان ہے کہ ایسے مخلص خداوند تعالےٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کے واسطے پیدا کر دئے ہیں۔ جو رات دن دین کی نصرت میں مصروف ہیں ؎

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگردان گر گہے آفت شود پیدا

وہی میر صاحب اب آپکے پاس آئے ہیں اور ان کے ہمراہ علی اور صادق ہے امید ہے کہ اب آپ صاحبان نصرت دین میں اعلےٰ ہمت دکھا کر اپنے صدق کا نمونہ دکھائیں گے۔

امرتسر میں مبلغ ڈیڑھ سو روپے کے قریب نقد چندہ جمع ہوا اور باقی احباب نے کیم جولائی کو روپے بھیجنے کا وعدہ فرمایا امرتسر کے ذکر میں جناب بابو صفدر جنگ صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس کا خاص شکریہ ضروری ہے جنہوں نے ہمارے وفد کے ساتھ ہمدردی کی۔ خود بھی چندہ دیا اور بعض دیگر سے بھی دلایا اللہ تعالےٰ بابو صاحب کو جزائے خیر دے اور ان کے نیک ارادوں میں برکات نازل کرے۔

کپورتھلہ امرتسر سے ہم کپورتھلہ گئے۔ معلوم ہوا کہ اکثر دوست وہاں نہیں ہیں تاہم کچھ چندہ ہو گیا۔ وہاں سے حاجی پورہ جانے کا ارادہ تھا۔ مگر وہاں کے رئیس محبی منشی حبیب الرحمان صاحب وہیں پہونچ گئے۔ اور ہمیں وہاں جانے سے اور اپنے آپکو مہمانداری کی تکلیف سے بچا لیا۔

احباب کپورتھلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی خدام میں سے ہیں۔ ان کی مجلس میں حضور علیہ السلام کی باتوں کا کچھ نہ کچھ تذکرہ آ ہی جاتا ہے۔ محبی مکرمی منشی ظفر احمد صاحب نے میں ذکر کر رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ ایک خدا پرست متقی جماعت طیار ہو جائے۔ ہمارا فرض سب سے پہلا یہ ہے کہ ہم اپنی حالت کو درست کریں۔ منشی صاحب نے کہا کہ ایک دفعہ حضرت موصوف نے فرمایا تھا۔

"میں تم کو مسیح پرست نہیں بنانا چاہتا۔ بلکہ مسیح بنانا چاہتا ہوں"

سبحان اللہ! خدا کے پیارے کا ارادہ اپنی جماعت کے افراد کے متعلق کیسا اعلےٰ ہے۔ اور کس عالی ہمتی کا نمونہ ہے۔

محاسبہ امرتسر اور کپورتھلہ کی جماعتیں اپنے حساب کتاب کو اپ ٹو ڈیٹ اور ستھرا رکھنے میں کمزور پائی گئی ہیں جو کچھ بھی وصول ہو یا نہ ہو۔ حساب کا معاملہ ہر جگہ بہت صفائی چاہتا ہے۔ رجسٹروں میں کاٹ نہیں ہونی چاہیئے۔ پنسل کا اندراج نامناسب ہے۔

کپورتھلہ سے واپس ہو کر کیم جولائی کو داخل دارالامان ہوئے فالحمد للہ۔

ریویو

زبدۂ ذکر خیر حاجی شاہ میان محمد شیر صاحب کے مختصر سوانح ان کے عقیدتمند نے تحریر کئے ہیں۔ قیمت ا/ ملنے کا پتہ۔ جناب شیخ محمد عظیم اللہ صاحب جنرل مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ چوک بزازہ۔ کانپور

الخاتون مرزا عرفان علی بیگ صاحب ڈپٹی کلکٹر رئیس اکبرآباد (مصنف آداب الہند۔ عیار۔ سفرنامہ حجاز) کی تصنیف الخاتون ہر سہ حصہ اُردو لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہے بالخصوص پردہ پر جو دیباچہ ہے وہ یورپ میں تہذیب کے دلدادہ لوگوں کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ حصہ اول میں دیباچہ اور تین ہندو دیویوں کا تذکرہ ہے۔ حصہ دوم میں اسلامی خواتین کا ذکر ہے اور حصہ سوم خواتین ہند کے سوانح تواریخ مستندہ سے لے کر درج کئے گئے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ بہت اعلےٰ ہے قیمت ہر سہ حصہ مبلغ ۳ہے۔ جو مؤلف کی محنت اور کتاب کی خوشنمائی کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ ملنے کا پتہ۔ جناب ڈپٹی صاحب پیلی بھیت

شورش ہند پر ایک نظر یہ ایک دوا ہے۔ جو پٹیالہ میں ٹھاکر مختار مہدی صاحب نے عین ضرورت کے وقت پولٹیکل مریضوں کے لئے تجویز کی۔ برطانیہ راج کے برکات کو ظاہر کرتے ہوئے برادران وطن کو ایک مفید نصیحت کی ہے۔ اس رسالہ کی قیمت پہلے ۲ر تھی۔ مگر علی گڈھ انسٹیوٹ کی سفارش پر کہ گورنمنٹ کی خیرخواہی میں ایسا مفید رسالہ جو لکھا گیا ہے۔ پبلک میں مفت تقسیم کرنا چاہیئے۔ ٹھاکر صاحب نے اس تجویز کو منظور فرمایا ہے۔ صرف ٹکٹ ڈاک بھیجنے سے درخواست کنندوں کو یہ رسالہ اب مل سکتا ہے۔ ملنے کا پتہ۔ ٹھاکر مختار مہدی صاحب۔ شیر دل والا دروازہ۔ ریاست پٹیالہ۔

رسالہ خفیہ تحریر قاری محمد حبیب الرحمٰن صاحب متخلص ناقص ترکی دروازہ علی گڈھ نے راز کی باتوں کو ہندسوں میں لکھنے کا ایک طریقہ ایجاد کیا ہے جس پر عمل کرنے سے وہ لوگ جو اپنے راز سے کسی اور کو آگاہ نہیں کرنا چاہتے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۲۰ ر ہے اور قاری صاحب موصوف سے مل سکتی ہے۔

آخر نقاب اُلٹ گیا یہ ایک انگریزی ناول کا ترجمہ ہے اصل ناول میں جو کچھ خوبی یا نقص ہے، وہ تو یورپ میں مصنف کے ذمہ ہے اس کے ذکر کی ضرورت نہیں لیکن یورپین خیالات کو جو اُردو جامہ ہمارے انڈین ناولسٹ ماسٹر ایم۔ جی۔ حسن صاحب نے پہنایا ہے۔ وہ ایسے ایسا فٹ آیا ہے۔ کہ اگر صاحب موصوف خود ہی نہ بتلا دیتے۔ تو اسے ضرور اُردو کے اور جنل ناولوں کی الماری میں جگہ دیجاتی قیمت اصلی فی نسخہ عہ۔ آجکل رعایتی قیمت صرف ۱۲ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ ماسٹر محمد غلام حسن صاحب آنریری کنٹرکٹر ورشی انجمن حامی تعلیم نسواں۔ ملتان۔

تذکرہ نجیبیہ طریقہ سہروردیہ میں مقدس بزرگ شیخ سے تعلق ہے۔ ان کا اسم گرامی حضرت شیخ ابو النجیب عبد القاہر ہے۔ حضرت موصوف علیہ الرحمۃ سہرورد کے رہنے والے تھے۔ ان کے سوانح محققانہ رنگ میں جناب مولوی شاہ حسن میاں صاحب پھلواری نے شائع کر کے اُردو دان پبلک پر احسان کیا ہے۔ فرضی قصوں اور بے اعتبار روایتوں سے کتاب کو پاک رکھا ہے اور خوب لیا ہے خدا کے پیارے بندوں کے اصلی اور صحیح واقعات کا

تذکرہ۔ ولون کی صفائی اور روح کی تازگی کا موجب ہوتا ہے۔ صاحبان ذوق کے واسطے ضروری ہے کہ ایسی کتابون سے فائدہ اُٹھائین۔ شیخ سہروردی علوم ظاہری اور باطنی ہر دو سے مالامال تھے۔ اس کتاب مین حضرت شیخ صاحب کا نسب نامہ آپکے اخلاق آپکے مُریدین۔ آپ کی کرامات۔ آپ کے معاصرین اور دیگر تمام ضروری باتین درج کیگئی ہین۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ سب اعلےٰ ہین۔ قیمت فی نسخہ ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ۔ جناب مولوی شاہ حسن میان صاحب بمقام پھلواری ضلع پٹنہ۔

الفرقان فی قرأۃ ام القرآن

یہ ایک ضخیم کتاب ۳۰۰ صفحہ کی مُصنفہ مولوی حافظ محمد ناظر حسن ہے۔ چونکہ جناب حافظ صاحب اپنے خط مین لکھتے ہین کہ اس کتاب کی اشاعت سے انکی غرض یہ ہے۔ کہ اہل علم اسے بغور مطالعہ کرکے ازروئے انصاف اس پر اپنی رائے لکھین اسواسطے ہم حافظ صاحب کا رقم کردہ اشتہار سردست درج اخبار کردیتے ہین اُمید ہے کہ کوئی لائق دوست اس کتاب کو پڑھ کر اس پر مناسب ریویو درج اخبار کرنے کے واسطے بھیجیگا۔

"نعم الوفاق"

تمام برادران اسلام کی خدمت مین اہل فقہ ہون یا اہلحدیث معروض ہے کہ مینے رسالہ الفرقان فی قرأۃ ام القرآن تالیف کیا ہے نہایت نادر اور جدید تحقیقات پر وہ مشتمل ہے مقصود اصلی بندہ کا یہ ہے کہ فریقین کے اغلاط فہمیہ کا ازالہ ہو اور حق نفس الامری مدلل بدلائل ہویدا ہو اور سب کے سب واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً سے متمسک ہون سو یہ بات بلا اس رسالہ کے دیکھے حاصل نہین ہوسکتی ہے اسلئے ہر گروہ کے سنجیدہ حضرات سے اُمید ہے کہ اسکو دیکھ لین اور اپنے مقتداؤن سے مشورہ لیوین اور جو کچھ رائے بروئے انصاف قائم ہو اُسکو بذریعہ اخبارات اسلامی کے عام پبلک پر ظاہر فرماوین تاکہ قبول حق کی ایک تحریک تازہ محققانہ عام ہو والسّلام۔ فقط۔ المکلف بندہ ناچیز محمد ناظر حسن نقشبندی صدر مدرس مدرسہ عربیہ چھتاری ضلع بلندشہر

کتب بیرونی

جو کتب متعلق بدر یک ایجنسی ہادن کو دوسرے دفتر سے لے کر پیک کرنا اور روانہ کرنے پر وقت اور محنت درکار ہوتی ہے۔ اسواسطے آئندہ ایسی کتابون پر ایک آنہ فی روپیہ کمیشن لگایا جائیگا۔ اور ایک روپیہ سے کم کی کتابین ہون۔ تب بھی ایک آنہ لیا جاویگا۔

ڈاک ولائت

تارکان گرجہ

رومی گرجا مین تو تارکان کی کوئی حد نہین لیکن رسالہ چرچ کوارٹرلی ریویو سے معلوم ہوتا ہے کہ کلیسائے انگلستان مین بھی ایک سو تارک اور پانچ ہزار تارکہ ہین۔ معلوم نہین کہ تعداد مین اتنے بڑے فرق کی کیا وجہ ہے۔ غالباً یہ ہو کہ عورتین اناجیل کے متعلق نئی تحقیقات سے ہنوز ناآشنا ہون اور پرانی ہوا تاحال ان کے سرون مین چکر کہا رہی ہے۔

پرتگال مین پادری

پرتگال مین بیچارے پادری صاحبان کا برا حال ہو رہا ہے۔ پکڑے جاتے ہین۔ دھمکائے جاتے ہین۔ قید کئے جاتے ہین۔ مارے جاتے ہین۔ جلاوطن کئے جاتے ہین۔ مگر این ہمہ آورد تو لست و الا معاملہ ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ سلطنت پرتگال نے آئندہ کے واسطے پادریون کو خزانہ سرکاری سے امداد دینی بند کردی ہے اور دراصل پادریون کا کوئی حق بھی نہ تھا مگر پادری صاحب ایسے بے وقوف ہین کہ زمانے کے رُخ کو نہین دیکھتے اور خواہ مخواہ سلطنت کے برخلاف لوگون کو بھڑکاتے ہین اور نتیجہ یہ ہوتا ہے جو ہو رہا ہے۔ اب تو دن بدن عیسائیت کو زوال ہے اور اسے صبر کے ساتھ انہیں برداشت کرنا چاہیئے۔

نئی کتابین

سنہ ۱۹۱۰ء مین امریکہ مین تیرہ ہزار پانچ سو ۱۳۵۰۰ کتابین چھپ کر شائع ہوئی ہین۔

عیسائیت اور فری میسنری

امریکن رسالہ لائف اینڈ ایکشن بابت مارچ اپریل ۱۹۱۱ء کے ایک مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ مین بعض پادریون نے فری میسنری کی خفیہ سوسائٹیون کی مخالفت کی ہے جسپر ایک صاحب نے مضمون لکھا ہے کہ یسوع صاحب نے خود خفیہ سوسائٹیون کی بنیاد قائم کی ہے۔ خدا کی سلطنت کو ایک راز بتلایا ہے اور مثلون مین گفتگو کی ہے تاکہ سب لوگ سمجھ سکین۔ پولوس نے بھی اسی کی تائید کی ہے۔ پہلے پادری بھی یہی کرتے چلے آئے خود گرجا کے پادریون سے قسم لی جاتی تھی کہ یہان کے راز مخفی رکھین۔ غرض جب انکی ابتدا ہی عیسائیت سے ہے تو اب عیسائیت کے ترک کے سوائے اس سے کیونکر الگ ہوسکتے ہین۔

بچے کی تندرستی

مولوی محمد حلیم صاحب انصاری منشی فاضل نے کئی ایک عربی کتابون کو اردو زبان مین ترجمہ کرکے اہل ہند پر احسان کیا ہے اس سلسلہ مین انکی تازہ تصنیف بچے کی تندرستی نام ایک خوبصورت چھپی ہوئی چھوٹی سی کتاب ہے۔ جو ملک مصر کے فاضل ڈاکٹر عبد العزیز نظمی خاص معالج اطفال کی کتاب صحۃ المولود کا سلیس اردو ترجمہ ہے۔ نوزادہ شیرخوار اور کم عمر بچون کی تندرستی ان کے رکھ رکھاؤ اور پرورش کے طریقے آسان ہدایتین اور دیگر موزون باتین بمعہ تصاویر اس کتاب مین درج ہے۔ پڑھی لکھی خواتین کو چاہیئے کہ اس کتاب کو ضرور مطالعہ فرماوین۔ قیمت فی نسخہ ۱۰/ ملنے کا پتہ۔ جناب محمد حلیم انصاری صاحب ردولوی۔ گوشہ خیر منزل۔ کوچہ پیسہ اخبار۔ لاہور۔

خداوند یسوع مسیح کا جلال سرکس مین

اورینٹل کا رنیوال شو آجکل پشاور مین وارد ہے۔ جس کے خیمے کے اندر بڑا بھاری بائیسکوپ ہے، اور جس کے ذریعہ سے تصویرین دکھائی جاتی ہین۔ علاوہ پروگرام کے ہر اتوار کی رات کو یسوع مسیح کی زندگی کے حالات بھی بتلائے جاتے ہین۔ خداوند یسوع مسیح کی زندگی کے حالات دیکھنے کی خاطر مین بھی گذشتہ اتوار کو سرکس مین گیا۔ سب سے پہلے جو تماشہ دکھایا گیا وہ خداوند یسوع مسیح کا مصلوب وغیرہ ہونا تھا۔ مصلوب ہونے سے پہلے مسیح نے اپنے رفقاء کے ہمراہ شراب کا دور چڑھایا۔ پہاڑی وعظ کیا۔ یہودیون نے چونکہ مسیح کے وعظ کو اپنے مذہب کے برخلاف سمجھا۔ ہرچند مسیح کو سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا۔ آخرکار یہودا اسکریوطی کے ذریعہ سے مسیح گرفتار کیا گیا۔ گرفتار ہونے پر یہودیون نے اس کے ساتھ نہایت قبیح سلوک کیا۔ کوئی اس کو گالیان دیتا۔ کوئی کوڑے لگاتا۔ کوئی تھوکتا وغیرہ وغیرہ۔ مسیح نے بہتیری کوشش کی کہ یہ موت کا پیالہ اس سے ٹل جاوے۔ مگر افسوس اِنہ ٹلا۔ مسیح کی گرفتاری پر مسیح کی مان روتی پیٹتی تھی۔ مگر لاچار اور بے بس تھی۔ آخرکار یہودی سپاہی حاکم کے فیصلہ کے بعد یسوع کو صلیب اٹھوا کر مصلوب ہونے کی جگہ پر لے گئے۔ وہان پہنچکر سپاہیون نے مسیح کے سب کپڑے اُتار لئے۔ فقط اس کے بدن پر ایک لنگوٹی باقی چھوڑی۔ کپڑے اُتارنے کے بعد دو چورون کے درمیان مسیح کو مصلوب کیا گیا۔ مصلوب ہونے کے بعد مسیح کا مُردہ قبر مین رکھا گیا جہان سے وہ زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا اور اپنے باپ (نعوذ باللہ منہ) کے دائین گھٹنے پر جا بیٹھا۔ ناظرین کے واسطے مسیح کے جلال کا ایک نمونہ پیش کیا جاتا ہے خدائی ہو تو ایسی ہو۔ جلال اور بادشاہت ہون تو ایسے ہون کیا یہ بھی اشاعت دین عیسوی کا ذریعہ ہے تاکہ مسیح آسمانون کو اُتر کر اب سرکس مین آ گیا ہے معلوم تو کچھ ایسا ہی ہوتا ہے کہ ذلیل ...

ضمیمہ تفسیر افسوس کہ اس ہفتہ بھی شائع نہ ہو سکا۔ جمعہ کا خطبہ آپ کے حضرت صاحبزادہ صاحب نے پڑھا۔

تصحیح بدر مطبوعہ ۲۹ جون کالم ۲ سوال دوم میں ایک آیۃ غلط چھپ گئی ہے جس کا مجھے افسوس ہے۔ صحیح یوں ہے۔ و من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا۔

بلا اطلاع وی پی نہ ہو حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ کیا اچھا ہو کہ جیسے آپ اطلاع دے کر وی پی کرتے ہیں۔ اصحاب بھی اسی طرح اطلاع دے لیا کریں۔ تاکہ مجبوراً واپس کرنے سے طرفین کا نقصان نہ ہو۔

صحابہ کا نمونہ شیخ غلام احمد صاحب واعظ لکھتے ہیں۔ ۸ میل پیدل چلا ہوں اور بعض جگہ بجائے روٹی کے درختوں کے پتے کھائے۔ الحمد للہ رب العالمین ؎

ایک حادثہ ہمارے مکرم دوست میاں غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس سوگا کے برادرزادہ میاں غلام مرتضےٰ خان صاحب اپنے مکان کی چھت پر نماز عشاء پڑھ رہے تھے تو ایک پستول کی گولی کسی شخص نے سڑک پر سے چھوڑی تھی اون کے ماتھے میں دائیں آنکھ کے اوپر آ لگی۔ گولی نکال دی گئی ہے۔ زخم بہت گہرا نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے بڑا ہی فضل کیا کہ جان بچ گئی۔ اگر..... ذرا اور دھتی تو پھر دماغ قریب تھا آنکھ بھی بچ گئی۔ اللہ تعالےٰ ہمارے بھائی کو صحت بخشے۔

جلسہ تاجپوشی بھیرہ میں محمد ظفر صاحب سکرٹری ایسوسی ایشن آف دی سکول بازبھیرہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایک جلسہ قائم ہوا جسمیں کئی اصحاب نے تقریریں کیں۔ مولوی دلپذیر صاحب نے عربی نظم پڑھی۔ اور ریزولیوشنز پاس ہو کر جناب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب اور کمشنر صاحب راولپنڈی اور ڈپٹی کمشنر کی طرف تاریں بھیجی گئیں۔

جلسہ تاجپوشی سٹروعہ (ہوشیارپور) میں چوہدری غلام احمد خان صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۲۲ جون کو جلسہ کیا گیا۔ جسمیں چوہدری غلام قادر خان صاحب نے گورنمنٹ کے احسانات اور اسکی اطاعت کے متعلق ایک مبسوط تقریر کی۔ اور پھر مٹھائی تقسیم ہوئی۔

مخالفین کا سلوک ہم سے سیدنا شاہ شفیع احمد احمدی سوانگڑہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے متعلقین سے ایک عورت مر گئی۔ مخالفین نے شرارت سے کوشش کی۔ کہ کوئی قبر نہ کھودے آخر سورج گڑھ کے احمدیوں کے دل میں ہمدردی کا جوش اٹھا انہوں نے خود قبر نکالی۔ اور اس طرح تجہیز و تکفین ہوئی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

قرآن شریف بمعہ انگریزی ترجمہ مولوی مرزا ابوالفضل صاحب نے قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ کے جو انہوں نے خود کیا ہے۔ شائع کیا ہے۔ یہ قرآن مجید دو جلدوں میں ہے۔ جسکی پہلی جلد میں نے دیکھی ہے۔ سب سے بڑی پسندیدہ بات جو اس میں ہے وہ یہ ہے کہ برخلاف دیگر انگریزی تراجم کے اس میں صرف ترجمہ ہی نہیں بلکہ اصل قرآن شریف عربی زبان میں لکھ کر ہر صفحے پر نیچے انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ لفظی ہے اور محنت سے کیا گیا معلوم ہوتا ہے۔ انگریزی لٹریچر میں یہ ایک مفید اضافہ ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ انگریزی کتب خانوں میں اس کی قدر کی جائیگی لیکن افسوس کہ قرآن شریف کی مستند اور الہامی ترتیب کو چھوڑ کر مولوی مرزا صاحب نے راڈول والی ترتیب نزولی کو لیا ہے۔ جو کسی صورت میں صحیح ہو ہی نہیں سکتی۔ ترجمہ میں بھی بہت اصلاح ہو سکتی ہے اور چاہیئے تھا کہ بجائے بائیں کے دائیں طرف سے صفحات شروع کئے جاتے پر تاہم اسلامی خدمت میں ایک مفید کوشش ہے۔ قیمت ہر دو جلد مبلغ دس روپے (عہ)

ملنے کا پتہ۔ جی۔ اے اصغر اینڈ کو۔ الہ آباد

ناطہ کی ضرورت ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک۔ منکسر المزاج۔ دیندار احمدی حاجی۔ عمر ۱۸ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔

محمد امین فضل کریم کالج اسٹریٹ ۶۸ کلکتہ

خواجہ صاحب کا لیکچر وزیرآباد میں احباب وزیرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ خواجہ صاحب کا لکچر بڑی دھوم دھام اور کامیابی کے ساتھ ہوا۔ ۴ جولائی ۱۹۱۱ء کو دوسرا لیکچر انشاء اللہ تعالےٰ ہوگا ؎

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان دار الامان

Reg. No. L. CCLXXVIII

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد | CCLXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن

جلد (۱۰)

مورخہ ۳۰ - رجب ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ - جولائی ۱۹۱۱ء مطابق ۱۲ ساون ۱۹۶۸

نمبر (۳۹)

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

مدینۃ المسیح

۱ - خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت امیر کی صحت اچھی ہے اہلبیت نبوی بھی بخیر و عافیت ہیں۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب مسجد مبارک میں امامت فرماتے اور مسجد اقصیٰ میں جمعہ پڑھاتے ہیں۔ حضرت امیر بھی جمعہ کے دن مسجد اقصیٰ میں تشریف لے جاتے ہیں۔

۲ - صاحبزادہ صاحب نے اس ہفتہ میں ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ کی تفسیر کرتے ہوئے یہ نکتہ معرفت بتایا کہ چونکہ آواز بلند میں ریا کا خوف تھا۔ اسلئے تضرع کی شرط لگائی پھر فرمایا۔ کہ جب ایک نیک و مقتدر انسان سے تعلق بہت سی برکات کا موجب ہے تو خدا تعالیٰ جو قدوس و علی کل شیٔ قدیر ہے اس سے تعلق کیوں نہ لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون کے پاک نتیجہ کا مثمر ہو۔ لوگ حاکموں سے تعلقات بڑھانے کے لئے بار بار ان کے پاس جاتے ہیں۔ منتیں اور خوشامدیں کرتے ہیں۔ پھر انکے دربار میں جانے اور ٹھہرنے کے لئے وقت مقرر ہوتا ہے لیکن خدا کا دربار ہر وقت کھلا ہے۔ نہ دربان کی خوشامد کی ضرورت نہ فیس کورٹ لگانے کی حاجت۔ نہ اس بات کا خوف کہ جس کے آگے دعا کیجاتی ہے وہ سو رہا ہے یا اسے فرصت نہیں یا سنتے سنتے اکتا گیا۔ پس انسان کی کیسی خوش نصیبی ہے اگر وہ ہر وقت اپنے مولیٰ کے حضور میں گر گر کر دعاؤں میں لگا رہے۔ صاحبزادہ صاحب ظہر کے بعد درس قرآن مجید دیتے ہیں۔

۳ - مفتی صاحب مخدوم مکرم۔ بدستور سفر میں ہیں۔ (۲۶ جولائی)

۴ - جناب میر ناصر نواب صاحب دورہ پر ہیں اور صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے عمارت کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں مولوی محمد علی صاحب کی تحریک کے مطابق حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی بھی میر صاحب کے ساتھ شامل ہیں۔ گوجرانوالہ سے پچاس روپے وزیر آباد سے ایک سو روپیہ پھر گجرات گورالی سے اسی قدر رقم جمع کر کے آپ ۲۱ جولائی لالہ موسیٰ میں پہنچے۔ اللہ تعالیٰ دین میں اخلاص کیساتھ کوشش کرنیوالے بھائیوں کا حافظ و ناصر ہو۔

ہم قادیانی نہیں، احمدی ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون۔ پس کسیکو اس نام سے پکارنا جسے وہ برا سمجھتا ہے ہرگز جائز نہیں۔ ہمارے عقاید کوئی پوشیدہ نہیں بارہا اس امر کا اعلان کیا گیا ہے۔ پس ہم حضرت احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہو کر احمدی کہلاتے ہیں ہمیں قادیانی یا مرزائی کہنا ہماری دل آزاری کرنا ہے کیونکہ ہم نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مرزا ہونے کی حیثیت سے قبول نہیں کیا کہ ہمیں مرزائی کہا جاوے اور نہ ہم قادیان کے پرستار ہیں کہ ہمیں قادیانی کہا جائے بلکہ یہاں کے اصلی باشندوں میں سے تو سوائے ایک دو کے کوئی احمدی بھی نہیں۔

بہت افسوس کی بات ہے۔ کہ جب یہ غلطی کسی سنجیدہ بزرگ یا مدعی تہذیب پارٹی کی طرف سے ہو چنانچہ علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ ۱۰ جولائی ۱۹۱۱ء میں باوجود اشتہارات کے کہ ہمارے دوستوں کے لیکچر ہو چکے ہیں۔ اڈیٹر نے کہا ہے کہ ہم احمدی ہیں جاں نثار اور فدائی ہیں۔ اور ہم احمدی کہلاتے ہیں [illegible] قادیانی کہا گیا ہے جسکا منشاء بجز [illegible] ہماری دل آزاری ہو۔

اورنگزیب ہندوؤں کا محسن

ریاست پڑہونہ کے رئیس راجہ برج نارائن صاحب لکھتے ہیں بنیاد اس ریاست کی ایک شکل میں شہنشاہ حضرت اورنگزیب عالمگیر نے ڈالی تھی چنانچہ میرا خاندان زیر بار احسان ہمیشہ انکا ثناخوان تھا۔ افسوس اب کہ جو اورنگ زیب کو ہندو کش کہکر مسلمانوں اور ہندوؤں کے تعلقات میں رخنہ اندازی کرتے ہیں جس نے اپنی حکومت کے زمانہ میں ہندوؤں کی ریاستیں قائم کیں اور ذمہ داری کے اعلیٰ عہدے ہندوؤں کو دئے۔ اسکی نسبت یہ روایت صحیح ہو سکتی ہے کہ سوا من جنیو توڑ کر روٹی کہاتا تہا۔

مختلف باتیں

سلطان محمد خامس فرمانروائے سلطنت عثمانیہ امسال حج بیت اللہ کا ارادہ رکہتے ہیں تاکہ تبھی حجاز ریلوے جدہ و مکہ ریلوے طیار ہو جاوے (کمیشن گزٹ) (۲) سابق شاہ ایران روس سے نکل آئے اور انکے بھائی نے پھر انکی شاہی کا اعلان کر دیا گورنمنٹ نے فی الفور محمد علی میرزا اور انکے بھائی کے خلاف مہم بھیجنے کا انتظام کیا ہے (۳) گورنمنٹ نے ایک گشتی چٹھی کے ذریعے مختلف سوسائٹیوں سے رائے طلب کی ہے کہ کیا مناسب ہے کہ [illegible] بنگال میں بھی مولویوں کی [illegible] کا لائسنس بالکل موقوف کر دیا جاوے (۴) [illegible]

(بدر ... قادیان میں ... معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے ... شائع ہوا۔)

خطبہ جمعہ

(از امیر المومنین رضؓ)

سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پڑھکر فرمایا۔ حضرت نبی کریم صلعم جب تشریف لائے۔ تو اس وقت ان کی بعثت کی بڑی ضرورت تھی۔ لوگ نہ اسماء الٰہی کو جانتے تھے۔ نہ صفات الٰہی کو نہ افعال سے آگاہ ۔ ۔ ۔ تھے نہ جزا و سزا کے مسئلہ کو مانتے تھے۔ انسان کی بدبختی اس سے بڑھکر کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اپنے مالک اپنے خالق کے نہ اسماء کو جانے نہ صفات کو۔

غرض لوگ اسکی رضامندی سے آگاہ تھے۔ نہ اسکے غضب سے۔ ایسا ہی انسانی حقوق سے بیخبر۔

سب سے بڑا مسئلہ جو انسان کو نیکیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ وہ جزا و سزا کا مسئلہ ہے۔ اگر شریف الطبع انسان کو معلوم ہو کہ اس کام کے کرنیسے میری ہتک ہوگی یا مجھے نقصان پہونچیگا۔ تو وہ کبھی اس کے قریب نہیں پھٹکتا۔ بلکہ ہر فعل میں نگرانی کرتا ہے۔ مختلف طبایع کے لوگ اپنے مالک کے اسماء صفات کے علم اور جزا و سزا کے مسئلہ پر یقین کرنیسے نیکیوں کی طرف توجہ کرتے اور بد افعالیوں سے رکتے ہیں۔

چنانچہ ملک عرب میں شراب کثرت سے پی جاتی اور الخمر جماع الاثم صحیح بات ہے پھر فرمایا۔ النساء حبائل الشیطٰن سوم ملک میں کوئی قانون نہیں تھا۔ ایسا اندھیر پڑا ہوا تھا۔ جن سعادتمندوں نے نبی کریم کے ارشاد پر عمل کیا۔ وہ پہلے بے خانماں تھے۔ پھر بادشاہ ہو گئے۔ خشن پوش تھے۔ حریر پوش بن گئے۔ نہ مفتوح تھے نہ فاتح۔ مگر اس اطاعت کی بدولت دنیا میں فاتح۔ قوموں کے امام خلفائے راشدین اور اعلیٰ مرتبت سلاطین کہلائے۔

یہ سب اس کتاب کی برکت تھی جسے اللہ نے ایسی اندھیری رات میں جسے لیلۃ القدر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اپنے بندے پر نازل کیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ایسے ہی حالات میں ہم میں ایک مجدد کو بھیجا۔ نبی کریم صلعم کے زمانہ میں شرک کا زور تھا۔ سو اسکی تردید میں آپنے پوری کوشش فرمائی۔ قرآن مجید کا کوئی رکوع شرک کی تردید سے خالی نہیں۔ اس زمانے میں لوگوں میں یہ مرض عام تھا۔ کہ دنیا پرستی غالب ہے۔ دین کی پروا نہیں اسلیئے آپ نے بیعت میں یہ عہد لینا شروع کیا۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ کیونکہ دنیا پرستی کا یہ حال ہے کہ جیسے جانور دونوں پر یکساں چلتا ہے۔ اور عقل حرام حلال کی تمیز کے حصول پر بہک رہی ہیں۔ فریب سے ملے دغا سے ملے۔ چوری سے ملے۔ سینہ زوری سے ملے۔ کسی طرح روپیہ ملے سہی۔ ملازم ایکدوسرے سے تنخواہ کا سوال نہیں کرتے۔ بلکہ پوچھتے ہیں۔ بالائی آمدنی کیا ہے۔ گویا اصل تنخواہ آمد میں داخل نہیں۔

مسلمانوں پر ایک تو وہ وقت تھا۔ کہ اپنی ولادت موت تک کی تاریخیں یاد رکھنے کا رواج تھا یا اب یہ حال ہے کہ لین دین شراکت تجارت ہے۔ مگر تحریر کوئی نہیں۔ اگر کوئی تحریر ہے تو ایسی بے ہنگم جسکا کوئی سر پیر نہیں۔ نہ اختلاف کا فیصلہ ہو سکتا ہے نہ اصل بات سمجھ آسکتی ہے ہمارے بھائیوں (احمدیوں) کو چاہیئے کہ وہ امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرونگا پر وہ دنیا وعظوں میں ہرگز روایت نہ کرو۔ نہ سنو مخلوق الٰہی کو قرآن مجید سناؤ۔ ہدایت کے لیئے کافی ہے۔

سلیمان کی انگشتری اور بھٹیاری کا بھٹ جھونکنے کا قصہ بالکل لغو اور جھوٹ ہے۔ اگر ایک پتھر میں جو جمادات سے ہے اتنا کمال ہے تو کیا ایک برگزیدہ انسان میں جو اشرف المخلوقات ہے۔ یہ کمال نہیں ہو سکتا۔ انبیاء کی ذات میں کمال ہوتے ہیں۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ پس تم خوب یاد رکھو کہ انبیاء دنیا میں کبھی ذلیل نہیں ہوتے۔ جیسے کہ سلیمانؑ کی نسبت شیاطین نے دنیا میں مشہور کیا۔ اگر دنیا میں کوئی کسی کی شکل بن سکتا ہے۔ تو امان ہی اٹھجائے۔ مثلاً ایک نبی وعظ کرنے لگے۔ اب کسی کو کیا معلوم کہ یہ نبی ہے۔ یا نعوذ باللہ کوئی برا آدمی ہے۔ خدا نے ایسی باتوں کا رد فرما دیا ہے۔ کہ ما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا تم ایسی باتوں سے توبہ کرلو۔ اگر کوئی ایسا وعظ سنائے تو صاف کہدو کہ انبیاء کی ذات جامع کمالات ایسے افتراؤں سے پاک ہے۔

کتابیں منگوانیوالے غور سے پڑھیں

بعض احباب بدر سے ایک آدھ کتاب منگواتے ہیں۔ تو ساتھ ہی ایسی کتابوں کا آرڈر بھی دیتے ہیں۔ جو دوسرے دفتروں میں فروخت ہوتی ہیں۔ بعض اوقات ایسے آرڈروں کی تعمیل میں ایک ایک دن ضائع جاتا ہے۔ لہذا آیندہ کے لیئے اطلاعاً عرض ہے۔ کہ ایک آنہ فی روپیہ کمیشن لیا جائیگا۔ اگر ایک روپیہ سے کم کی کوئی ایسی کتاب طلب کرے ۔ ۔ ۔ فی روپیہ کمیشن پر لیکر بھجواسکتے ہیں۔

مورکھہ سیدھ حصہ دوم

مورکھہ سیدھ ۔ ۔ ۔ ایک آنہ میں ملتا ہے۔ اسکے دوسرے حصہ کی تو جلدیں مولوی دلپذیر صاحب بھیروی نے مفت تقسیم کرنیکے لیئے ہمارے پاس بھیجی ہیں جو صاحب چاہیں محصولڈاک بھیجکر منگا لیں

الحق کی ضمانت

یہ خبر بہت افسوس کیساتھ سنی جائیگی کہ اخبار الحق دہلی سے گورنمنٹ پنجاب نے ایکہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے جو اسی ہفتہ میں میر قاسم علی صاحب نے جمع کرادی امید ہے کہ آیندہ کے لیئے بھی الحق کے چلن روش اسکے خریداروں سے اس غیر معمولی زیرباری کا معاوضہ دلوا دینگی ہمیں گورنمنٹ کے انصاف پر پورا بھروسہ ہے جب

سردار مہر سنگہ کا لیکچر نمبر ۲

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ سے ستبر جو دوصاحب اور جپ جی ہے۔ اور گرنتھ میں تو مختلف گروؤں کے اقوال ہیں از انجملہ گرونانک جی کے ہی ابتدائی اور آخری زندگی کے اشعار لکھے دیکھے گئے ہیں۔ تاہم ان کا اسلام ثابت ہے آخر میں ستیارتھ پرکاش کی اصل عبارت نقل کرکے آریوں کا عقیدہ ظاہر کیا ہے اور پھر اپنا عقیدہ دربارہ باوا نانک لکھکر سکھوں کو جتایا ہے۔ کہ تم سے زیادہ قریب کون ہیں مسلمان یا آریہ فی رسالہ ایک پیسہ کے حساب منگوا کر ذی استطاعت احباب مفت تقسیم کریں تا کہ سکھوں میں تبلیغ ہو۔

یہ صحیح نہیں

روزانہ پیسہ اخبار جس میں ہمارے سلسلہ کے متعلق تعصب آمیز بدزبانی ضرور ہوتی رہتی ہے۔ یہ چھاپا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے کسی جگہ یہ لکھا ہے کہ ہندو مسلمانوں کو اپنا ایک فرقہ سمجھ لیں اور قرآن کریم و احادیث وید کا ترجمہ ہیں یہ بالکل افترا اور بہتان ہے وہ اسلام جو تمام ادیان حقہ کا جامع اور جسکی کتاب تمام صداقتوں پر مشتمل ہے اسکی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ وہ وید کا ترجمہ ہو یا کسی ایسے مذہب کا فرقہ ہو جو اپنی صحیح تعریف بھی نہ کرسکے حضرت اقدس نے ایسا ہرگز ہرگز کہیں نہیں لکھا اور نہ کوئی احمدی ایسا کہہ سکتا ہے

فرق تو بڑا ہے

ہندوستان بڑی سنجیدگی سے لکھتا ہے کہ ماتا اور گئو ماتا میں کیا فرق ہے جب کہ وہ دودھ سے پرورش اور تمام سامان زندگی مہیا کرتی ہے انسان اور حیوان میں فرق تو ظاہر ہے گو ہندوستان کے فلسفی مزاج اڈیٹر کے نزدیک نہ ہو پھر ایک اور فرق بین ہے کہ مرنیکے بعد کوئی اپنی ماں کے چمڑے کے جوتے نہیں سلواتا۔

تصحیح۔ اقیموا الصلوٰۃ کی قیمت ڈیڑھ آنہ ہے۔

پیچھے پڑگئے

۔۔ ب دیتے ہیں ۔ تو گمان کرتے ہیں ہمیں کوئی وظیفہ یاد ہے جس سے تسخیر کرلیا ہے خداتعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ۔ سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعا (۲) و سخر لکم الیل والنھار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ جب یہ نعمت قرآن مجید میں پہلے ہی موجود ہے ۔ تو اسقدر گبراہٹ کی کیا ضرورت ہے ۔

دوسرا مرض مسلمانوں میں ناشکری ہے ۔ اور وہ حلال وحرام میں تمیز نہیں کرتے ۔ حلال رزق سے اولاد نیک صالح پیدا ہوتی ہے ۔ اور عبادت میں لذت ملتی ہے

فرمایا ۔ پہاڑوں کے فائدے ہیں ۔ از آنجملہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ ان تمید بکم ۔ جس کے چار معنے ہیں (۱) تاکہ تم ہلاک نہ ہوجاؤ (۲) پہاڑ تمہارے ساتھ جپسکر کرتے ہیں (۳) کہانا دیتے ہیں تمہیں (۴) زمین ایک طرف جھک نہ جائے ۔

فرمایا ۔ انسان کا ایک ایک بال بھی نعمت ہے دیکھو ایک بانکے جوان پر ایک بال بھی سفید آجائے جب تک موچنے سے نوچ نہ لے ۔ اسے قرار نہیں آتا ۔

فرمایا ۔ بدیوں سے بچنے کے لئے اسی بات کا مطالعہ سخت ضروری ہے ۔ کہ اللہ جیسی ہوئی باتوں کو جانتا ہے

۳ ۔ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا ۔ ہجرت یہ ہے ۔ کہ ایک چیز سے تعلق ہے ۔ اور اللہ اسے پسند نہیں کرتا ۔ بس اس تعلق کو محض اللہ کی رضامندی کے لیے چھوڑ دیا ۔ چنانچہ نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے ۔ کہ المھاجرمن ھاجر مانھی اللہ عنہ ۔

فرمایا ۔ اللہ کی رضا کے لیے کوئی چیز چھوڑ دیجائے تو اللہ اس سے بہتر بدلہ دیتا ہے حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ چھوڑا اس کا بہتر سے بہتر بدلہ پایا ۔ اسی ہجرت کا اجر ہے ۔ کہ ابتک ان کی قوم معزز سمجھی جاتی ہے ۔

فرمایا ۔ قرآن نے جو کچھ بتایا ہے غور کریں تو انسان کا دل اسکا فہم اس کی روح اس کو مانتی ہے صرف بھولی ہوئی بات یاد کرائی جاتی ہے ۔ اسی لئے قرآن کا

ہے ۔
کے نعوذ باللہ یہ معنے کہ عیسائیوں اور یہودیوں
۔۔ ں غلط ہیں ۔ انکو کیا معلوم

فرمایا ۔ انسان حرامخوری کرتا ہے ۔ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے ۔ مگر بدنتیجہ نظر نہیں آتا ۔ تو وہ دلیر ہوجاتا ہے ۔ مگر جب پیمانہ لبریز ہوتا ہے ۔ تو فوراً پکڑا جاتا ہے ۔

فرمایا ۔ ظاہر سے باطن کی طرف جانا مسلمانوں کا معمول بہیر رہا ۔ بلکہ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں ۔ کہ دل صاف چاہیئے اعمال خواہ کیسے ہوں ۔ یہ انکی غلطی ہے ۔

فرمایا ۔ انگریزوں کی صناعیاں (ریل ہوائی جہاز تار) دیکھ دیکھکر حیرت آتی ہے ۔ مگر مجھے اس سے بڑھکر تعجب آتا ہے ۔ انکے اس عقیدہ پر کہ وہ عاجز وغریب انسان کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں ۔

فرمایا ۔ اللہ کی کتاب اور نبی کریم کی ارشادات پر جو قوم متمسک ہے اس میں اختلاف کم ہے ۔ پھر جن میں خشیۃ اللہ ہے ان میں اور بھی اختلاف کم ہے ۔

فرمایا ۔ ہر روز اپنے کھانے کا مطالعہ کرو ۔ کپڑے کا مطالعہ کرو ۔ آمدنی کا مطالعہ کرو ۔ کہ حرام تو نہیں مشتبہ مال ہرگز استعمال نہ کرو ۔ کیونکہ اس سے دل سیاہ ہوجاتا ہے

فرمایا ۔ ہم سے سواد عام کے کیا ہوسکتا ہے ۔ حکومت تھوڑی نہیں ۔ کہ زبردستی منوایا جائے ۔

۴ ۔ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا ۔ انبیاء کرام ذات الٰہی کا بہت ادب کرتے ہیں ۔ ابو الانبیاء خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم فرماتے ہیں ۔ یطعمنی و یسقین فاذا مرضت فھو یشفین ۔ کھانا کھلانے اور پانی پلانے کو تو خدا کی طرف منسوب کیا ہے ۔ اور مرض کو اپنی طرف ۔ ایسا ہی سورہ کہف میں ایک ولی اللہ نے کشتی کا عیب ناک کرنا اپنی طرف منسوب کیا ہے ۔ فاردت ان اعیبھا ۔ غرض انبیاء کا مذہب یہ ہے کہ

والشر لیس الیک

فرمایا ۔ مجھے قرآن مجید سے محبت ہے اور بہت محبت ہے قرآن مجید میری غذا ہے ۔ میں سخت کمزور ہوتا ہوں ۔ قرآن مجید پڑھتے پڑھتے مجھ طاقت آجاتی ہے ۔

فرمایا ۔ بچپن سے خدا نے مجھے اس دین پر چلایا ہے جس پر میں اب ہوں ۔ اور میں چاہتا ہوں ۔ کہ اسی پر میرا خاتمہ ہو ۔

فرمایا ۔ مجھ کو خدا ہمیشہ قرآن سے عقلی دلائل سمجھاتا ہے یہ اس کا فضل ہے ۔

فرمایا ۔ قرآن مجید دنیا میں سے اختلاف دور کرنے کو آیا افسوس ہے کہ بعض بدبخت سمجھتے ہیں کہ قرآن میں اختلاف ہے حالانکہ قرآن مجید اختلافی مسائل میں ایک فیصلہ بتاتا ہے پھر اختلاف مٹا کر اس راہ پر چلاتا ہے جس پر چلنے سے خدا راضی ہو ۔ پھر اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے ۔ خدا کی رحمتوں سے انسان مالامال ہوجاتا ہے ۔

فرمایا ۔ عربی میں چار سو نام شہد کا ہے ۔

فرمایا ۔ جیسے بارش ہو ۔ تو زمین سے روئیدگی نکلتی ہے اسی طرح جب وحی آسمانی کا نزول دل پر ہو ۔ تو عجیب عجیب معارف وحقایق کھلتے ہیں ۔

فرمایا ۔ کہ جب مکھی کے پیٹ سے وحی الٰہی کے سبب شہد جیسی نافع چیز نکلتی ہے ۔ تو پھر انبیاء کے ذریعے وحی کے نزول سے کیا کیا فوائد مخلوق الٰہی کو پہنچ سکتے ہیں ۔

فرمایا ۔ جیسے بھوسہ اور خون میں دودھ موجود ہے مگر اسے سوا الٰہی مشین کے کوئی نکال نہیں سکتا ۔ اسی طرح دنیا میں صداقتیں تو موجود ہیں ۔ مگر وہ صرف وحی کے ذریعے الگ ہوسکتی ہیں ۔

۵ ۔ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا ۔ فضیلت اگر کھانے سے ہو ۔ تو پھر ہاتھی اور دیگر حیوانوں کی زیادہ قدر ہو ۔

فرمایا ۔ کام کرنیوالا اور نہ کرنیوالا ہرگز برابر نہیں ہوسکتے عرب میں امرا فصحا شعرا موجود تھے ۔ لیکن غور کرو کوئی ان میں سے خدا کے لیے بھی کام کرتا تھا ۔ ہرگز نہیں برخلاف اسکے حضرت نبی کریم دن رات خدا کے کام میں مصروف رہتے ۔ اسکا نمونہ ہم نے اس زمانہ میں بھی دیکھا حضرت صاحب کا حال یہ تھا ۔ کہ سر میں چکر اور اسہال ۔ مگر پھر بھی بڑا کام کرتے ۔ اور اکثر ہم نے آپ کی زبان سے سنا کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ۔ اور کام (دنیا کی اصلاح) ابھی ادھورے پڑے ہیں ۔

فرمایا ۔ تم میں سے کوئی سعادتمند ہو جو سوچے کہ خدا نے کیا کیا نعمتیں دی ہیں اور پھر اس نے مخلوق کی بہتری اور خدا کی رضامندی کے لیے کیا کام کیا ہے میں پاگلوں کو دیکھا ہے کبھی کسی نے کھانا کھانے کے وقت بجائے منہ کے کان میں نہیں ڈالا ۔ بلکہ اپنے مطلب کیلیے خوب دانائی سے کام لیتے ہیں ۔ پھر انسان کی اس میں کوئی خوبی نہیں کہ وہ اپنے نفس کی خواہشوں کے پورا کرنے میں ہوشیار ہو ۔ بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ وہ دوسروں

عُجب اور تکبّر

یہ دونوں لفظ گو ایک ہی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں لیکن ان میں کسی قدر فرق ہے۔ کیونکہ عجب میں صرف اپنی کسی طاقت یا کسی چیز پر گھمنڈ کرنا اور اترانا داخل ہے۔ اور تکبّر میں اس کے ساتھ دوسروں کی تحقیر کرنا بھی شامل ہے۔

جب غور سے دیکھا جاتا ہے۔ تو صاف طور پر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ کہ تمام گناہوں کی جڑھ تکبر ہوتا ہے کیونکہ گناہ احکام الٰہی کی نافرمانی سے ہوتے ہیں۔ اور نافرمانی کے لیئے جزو اعظم تکبر ہوتا ہے۔ یعنی کسی حکم کی نافرمانی کا خیال پیدا ہونیکے اسباب یا تو خود اس حکم کی تحقیر یا حکم کرنیوالے کی تحقیر یا اس حکم کو لانیوالے کی تحقیر یا اس حکم پر چلنے والوں کی تحقیر کا ذہن میں سما جانا ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بدبختی ہے۔ کہ جس کیوجہ سے انسان ان برکتوں سے جو کسی کام کے کرنے سے پیدا ہونیکا اسے خود بھی یقین ہوتا ہے۔ محروم رہجاتا ہے۔ جس دماغ میں اپنی بڑائی کا خیال دامنگیر ہے۔ وہ کسی دوسرے کی بات کو سننا تک بھی پسند نہیں کر سکتا۔ متکبر کے لیئے اپنی بڑائی کا فخر ہی ایک دنیا ہے جس سے باہر تمام عالم تاریک پڑا ہوا ہے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے مدنی الطبع بنایا ہے اور اسکی قوتوں اور طاقتوں کے پورے نشو و نما اور صحیح استعمال کے لیئے اسکو دوسروں کے نمونے اور اقوال و افعال اور انکے نتائج کے مطالعہ کا محتاج کیا ہوا ہے۔ انسان کی زبان عادت خصلت حرکات و سکنات معاشرت تحصیل وغیرہ سب اپنے اہل نواح سے ماخوذ ہوتی ہیں۔ جیسے لوگوں میں کسی شخص کو رہنے کا موقعہ ملتا ہے۔ انھیں کے سانچے میں اسکے حالات ڈھلتے جاتے ہیں۔ جانور کا بچہ جہاں لیجاؤ اپنی زبان اور جبلّت کو نہیں بدل سکتا۔ لیکن انسان کا بچہ بدل سکتا ہے۔ اور یہ خاصیت انسان میں اسی لیئے رکھی ہوئی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ترقیات کرتا جائے۔ اور اس اعلیٰ زینہ پر پہونچ جائے۔ جس پر پہونچانے کے لیئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ تشریف لاتے رہتے ہیں۔ اور اسی غرض کی تکمیل کے لیئے اللہ تعالےٰ ہمیشہ انبیاء اور مرسلین کو بھیجتا رہتا ہے۔ اور انکو وہ احکام تبلیغ کرنیکے لیئے تعلیم کرتا رہتا ہے۔ ہر ایک طبقہ سے اٹھکر اعلیٰ مدارج ترقیات پر پہنچا سکتے ہیں۔ اور انکی ذات شریف ان احکام کی تعمیل کا ایک صحیح عملی نمونہ ہوتی ہے۔ جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو احکام وہ خدا کی طرف سے لائیں۔ انکو لوگوں میں پہونچا کر انکو قبول کرکے اسپر عمل کریں۔ تا ترقی پر پہونچ سکیں۔ اور انتہائی گول رضا ... سکیں اور ان احکام پر عملدرآمد کرنیکے لیئے ان انبیاء کی ذات میں نمونہ دیکھ لیں۔ اور اسکے علاوہ اس بات کو دیکھ لیں کہ جو شخص خدا تعالےٰ کے حکموں پر چلتا ہے اسکی خدا تعالیٰ کن کن راہوں سے نصرت کرتا ہے اور کس طرح انکا کفیل اور وکیل ہو جاتا ہے۔ اور انکی حمایت کے لیئے کیسے کیسے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔

لیکن جس سر میں یہ بات ہو کہ جو کچھ میرے پاس ہے۔ وہ کسی کو بھی حاصل نہیں۔ میرا حسب و نسب سب سے اعلےٰ اور بلند ہے۔ میرا خاندان بڑا ہے۔ میرا علم بڑا ہے میری طاقت و قوت بڑی ہے۔ اور دوسرے میرے سامنے بالکل ہیچ ہیں۔ ایسا آدمی کب کسی کی بات کو سن سکتا ہے اور کب اسپر عمل کر سکتا ہے۔ اور کب کسی بہتر بات کے فیض اور برکت سے بہرہ اندوز ہو سکتا ہے۔

شیطان کا قصہ مذہبی تواریخ کے صفحات کی ابتدا کرتا ہے۔ یہ کوئی فرضی یا وہمی اور بے بنیاد واقعہ نہیں اس واقعہ کی تواتر سے شہادت مذہبی دائروں میں نہایت مستند طور سے چلی آتی ہے آدم کو پیدا کرنے سے جن برکات اور انعامات کا برسانا اللہ تعالےٰ کو منظور تھا۔ ان سے محروم ہونیکے لیئے شیطان نے سب سے پہلا جرم تکبر ہی کیا تھا۔ اسی تکبر نے اسکو خدا کا حکم ماننے سے باز رکھا۔ اور یہی عذر پیش کیا کہ میں اس سے حسب و نسب میں افضل ہوں۔ میری پیدایش آگ سے ہے۔ اور یہ خاک سے پیدا ہوا ہے۔ میں اسکے لیئے آپکا حکم ہی نہیں مان سکتا۔ اسکے دماغ میں یہ خبط سما گیا تھا۔ کہ آگ مٹی سے افضل ہوتی ہے۔

شیطان کا یہ قصہ تبلا رہا ہے کہ اسے اپنی بڑائی کے خبط نے ان تمام انعامات سے محروم کر دیا۔ جو ملائکہ نے حکم مان کر حاصل کر لیئے۔ حالانکہ ملائکہ نے بھی ایک جھگڑا کیا تھا اور خلافت کے لیئے اپنے حقوق پیش کرکے کہا تھا کہ آدم تو دنیا میں فساد اور خونریزی کریگا۔ اور ہم چونکہ ہمیشہ تیرے حمد کے تسبیحات کرتے رہتے ہیں اسلیئے ہمارا حق فائق ہے۔ لیکن انکا یہ کہنا تکبر کیوجہ سے نہ تھا۔ وہ تو الٰہی حکم بجا لاکر آدم کے حقوق کی ترجیح کو شیطان کے مقابلے میں مان گئے تھے۔ اور اس درخواست کے موقعہ پر بھی جب انکا امتحان لیا گیا تو خود بول اٹھے تھے لا علم لنا الا ما علّمتنا۔ اور جو فیصلہ اللہ تعالےٰ نے کیا تھا۔ اس سے انحراف ہوگئی۔

غرض تکبر ہدایت [illegible] میں ایک خطرناک روک ہے۔ متکبر کے دل میں جو باتیں اپنی بڑائی کی سمائی ہوتی ہیں۔ انکی درحاصل وہ حقیقت نہیں ہوتی جو وہ سمجھ بیٹھا ہوتا ہے۔ اسکا اندازہ اپنے متعلق ہمیشہ غلط ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ انسان بہت کچھ ترقیات کر سکتا ہے۔ لیکن کوئی ترقی ایسی نہیں ہوتی کہ جس کو انسانی طاقت حاصل نہ کر سکتی ہو۔ ان لوگوں کے سوا جنکو خدا نے خاص طور پر خرق عادت کے اظہار کا شرف بخشا ہے کوئی انسان خارق عادت ترقی نہیں کر سکتا۔ کہ جسکو حاصل کرنا انسانی قوت سے باہر ہو ایک سے ایک بڑھا جا رہا ہے۔ پھر کونسی گنجائیش ہے کہ کوئی آدمی اپنی کسی بات پر تکبر کر سکے تکبر ایک جھوٹ پر اترنا ہوتا ہے۔ یہ ایک غلط فہمی غلط اندازہ اور اپنے آپ کو دھوکہ میں ڈالنا ہوتا ہے۔ تکبر کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں۔ اس کے کان بہرے ہوتے ہیں۔ کہ وہ دوسروں کی خوبیوں کو نہ دیکھ سکتا ہے۔ اور نہ سن سکتا ہے اسکی حالت ایک دیوانے کی سی ہوتی ہے۔ جس کے اندر سے دوسروں کے جوہر دیکھنے قدر کرنیکی طاقت سلب ہو چکی ہوتی ہے۔ متکبر کی انتہا خدائی کا دعویٰ ہے۔ متکبر جاہل اور بیخبر رہتا ہے۔ اور دوسروں کے محاسن سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا وہ کچھ سیکھ نہیں سکتا اور نہ ہی بھلائی حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اپنے معلومات یا موجودات کے خزینہ کو ہمیشہ متعفن کرتا رہتا ہے۔ ہر ایک گناہ کی ابتدا تکبر سے ہی ہوتی ہے۔

متکبر ہمیشہ محروم اور نامراد رہتا ہے۔ اور کبھی فتح و نصرت کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ تکبر کا ذرا سا خیال بھی انسان کو محروم کر دیتا ہے انسان جس طاقت پر اتراتا ہے وہی طاقت اسکی محرومی کا موجب ہوتی ہے۔ عجب بھی ایک ایسی ہی چیز ہے۔ گو اس میں دوسروں کی حقارت کا خیال شامل نہیں ہوتا ہے لیکن اسکا نتیجہ بھی یہی ہوتا ہے۔ کہ انسان سے وہ نعمت چھین لی جاتی ہے۔ انسان کے دوسرے حقوق بھی اس کے لیئے سفارش نہیں کر سکتے۔ بلکہ حقوق باطل ہو جاتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

دعا کرو - پیر غلام غوث محمد قریشی ساکن گولیکے جو اس سال حج کرکے آئے ہیں اسہال و بخار سے بیمار ہیں احباب سے درخواست ہے کہ انکی صحت عاجلہ شفا کاملہ کی دعا کیجائے۔

سا)

جن لوگوں نے مسلمانوں کی موجودہ حالت پر دردِ دل اور سچی خیر خواہی سے غور کیا ہے۔ اور انکے زوال اور نکبت کے اسباب کو معلوم کرنیکے لیئے کچھ وقت خرچ کیا ہے۔ اور ان میں سے قومی پژمردگی کے آثار کو دور کرنیکے لیئے تروتازگی کی خوشگوار ہوا کو ان میں نفوذ کرنیکے ذرایعہ کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ اسبات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جن مضبوط اصول کی چٹانوں پر اسلام کی ترقی کا مدار ہے اور جن پاکیزہ چشموں کے پانی پر اس گلزار شادابی اور سرسبزی کا انحصار ہے۔ وہ بذات خود ایسے مستقل اور دائمی ہیں کہ کوئی گردش انکو باطل نہیں کرسکتی۔ اس میں کلام نہیں کہ اسلام نے بخل اور تنگ ظرفی سے کام نہیں لیا اپنا ہو یا پرایا جو کوئی ان اصول کو اپنا مسلک بناتا ہے وہی کامیابی کا پھل کھالیتا ہے۔ مسلمانوں نے یہ برے دن اسلام کو چھوڑ کر دیکھے ہیں اور غیروں نے بعض باتیں اسلام کی اختیار کرکے فائدے اٹھائے ہیں۔

اسبات کے تسلیم کرنے میں شک نہیں ہو سکتا۔ کہ احکام کی خلاف ورزی کرنیوالے حاکم کی حمایت اور پناہ کے سائے سے نکلجاتے ہیں۔ مسلمان اپنے اندر غور کرکے دیکھیں اور اپنی ضمیر کو صحیح کرکے اپنے سارے کارنامے اور اپنی روزمرہ کی ڈائری اپنے سامنے رکھکر اسے مطالعہ اور موازنہ کریں اور پھر اپنے متعلق آپ ہی فتویٰ دیں کہ کیا وہ احکام اسلام کی پابندی کرتے ہیں۔ ہرایک انصاف پسند راست گو آدمی خواہ وہ کسی فرقہ اسلامی سے تعلق رکھتا ہو اسکا جواب نفی میں دیگا۔

صرف چھوٹی چھوٹی باتوں میں خلاف ورزی احکام اگرچہ قابل معافی بھی ہوسکتی ہے۔ اور اسکے نتائج اور سزائیں معاف اور نظرانداز بھی ہوسکتے ہیں لیکن وہ اہم امور جو قومی تمدن کے شیرازہ کو درہم برہم کرنیکا موجب ہوتے ہیں اگر انکو توڑ دیا جائے۔ اور اس توڑنے پر ایسا اصرار کیا جائے۔ کہ بڑے بردبار کا صبر بھی ٹوٹ جائے۔ تو پھر صاف طور پر سمجھ میں آسکتا ہے کہ وہ قوم برباد ہو کر ہی رہیگی۔

ابتدائے آفرینش سے دنیا تجربہ کرچکی ہے کہ اندرونی نفاق خاندانوں اور قوموں کے تباہ کرنے میں سب سے موثر اور خطرناک ذریعہ ہوتے ہیں اسی کی طرف قرآن شریف نے ...ازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم اور دوسری ... جس سے منشاء الٰہی یہی ثابت ہوتا ہے ...اع کرنا ایک ایسی بری چیز ہے کہ جس سے بدبختی کی پھوٹ ایک قوم یا خاندان میں پڑجاتی ہے۔ اور قومیت کی عزت سب کی سب ملیا میٹ ہوجاتی ہے۔ یہ مرض مسلمانوں میں ایسا ہاتھ دھو کر پیچھے پڑا ہوا ہے کہ باوجودیکہ وہ سب کچھ سمجھتے ہیں لیکن پھر بھی باز نہیں آتے یہ تمام نقص جو قومی عمل کی تعمیر میں مہلکات کا کام کررہے ہیں سب اسی کا نتیجہ ہیں۔

جب اسلامی قومیت پہلے پہل بنی تھی تو سب سے پہلا اور ضروری کام یہی کیا تھا۔ کہ آپس کے جھگڑے تفرقے تنازعے سب چھوڑا دیئے گئے تھے پس انکا تفرقوں کی تاریکی سے نکلنا تھا کہ محبت اور اخوت کا آفتاب ابھر چڑھ آیا اور انکے اقبال کا ستارہ چمک اٹھا۔ مگر یہاں قوم تو در کنار گھر گھر میں پھوٹ پڑی ہے۔ اور یہ پھوٹ ان میں کچھ ایسا زبردست اثر کرگئی ہے۔ کہ انکو اپنے پنجے سے نکلنے نہیں دیتی

یہ بھی مسلمانوں کی بدبختی ہے۔ کہ اپنے لیئے ہمیشہ پیچ در پیچ جدید رستے تجویز کرتے رہتے ہیں۔ انکو یہ سمجھ لینا چاہیئے اسلام نے ترقی کے گر ایسے پائدار اور مختصر اور بے تکلف بتائے ہیں کہ انپر عمل کرنے میں نہ تو کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ اور نہ کچھ بڑے لمبے چوڑے ایثار کرنے پڑتے ہیں۔

کامیابی کا ایک مستحکم گر یہی ہے۔ کہ مسلمان اپنے عقاید اور اعمال کے لحاظ سے پورے طور پر اور پکے مسلمان ہوجائیں۔ وہ فضول عقاید اور رسم پرستی اور خلاف حق گزینی کے طریقے چھوڑدیں۔ اور اخلاص اور بے نفسی کیسا تھ سیدھے سادے مسلمان بن جائیں۔ اور قرآن شریف کے احکام کی تعمیل کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے نمونہ کو اپنا مسلک بنائیں۔ تو پھر ہر ایک مراد اور مقصد انکے دروازے پر خود بخود آن کھٹکھٹائیگا۔

بحیثیت ایک مسلمان ہونیکے یہ ماننا ضروری ہے کہ مرادات اور مقاصد کا عطا کرنا اور اپنی امور میں فلاح اور کامیابی دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اگر کوئی کسی کوشش پر بھروسہ رکھتا ہے۔ تو وہ کوشش بھی خدا تعالیٰ کی مرضی کے بغیر برومند نہیں ہوسکتی۔ ہرایک کوشش اسکی توفیق عطا کرنیسے ہوسکتی ہے۔ پس جبکہ یہ حال ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم اس خدا کو راضی نہ کریں اور اسکی رضا جوئی کے بغیر کوئی اور رستے اپنی بہتری کے تجویز کریں۔

سچی اصلاح ترقی اور کامیابی کا زینہ ہے۔ اسکے لیئے سب سے پہلا کام یہ ہے۔ کہ خیالات صحیح کیئے جائیں۔ باطل اور غلط اور فضول عقیدوں سے دماغ کا تنقیہ کیا جائے۔ اوہام پرستی کے گردوغبار سے اندرون دھو دیا جائے۔ اور دل کو اپنے قابو میں کرلیا جائے یہی ایک بڑا اہم اور ضروری کام ہے جسپر اصلاح سے عمل کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ اس تنقیہ کیلیئے ضروری ہے کہ کسی حاذق طبیب کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے

یہ لوگ جو مسلمانوں کے ترقی کے خیال میں سرشار ہو کر مختلف پیرایوں اور راہوں سے کوشش کررہے ہیں کاش اگر وہ اس حقیقت کی تہ تک پہونچیں۔ اور سطحی تجاویز کو چھوڑ کر اس اندرونی اور حقیقی سر کو سمجھیں جو اسلامی اخوت اور قومیت کا الٰہی آرزو ہے۔ تو انکو جلدی منزل مقصود نصیب ہوسکتی۔

خودغرضی اور خودروی کے استقبال کے لیئے اسلامی ترتیبات طیار نہیں اخلاص اور انکسار یہاں مقبول ہوتا ہے۔

دنیا میں تمام محاسن اور فنون اور علوم خاص ماہرین کے ذریعہ سے ترقی پاتے ہیں لیکن اسلام کی ترقی اور بہبودی کیلیئے معلمین کا طیار کرنا خاص طور پر اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھوں میں رکھا ہوا ہے۔ ایسے ماہر انکو خود طیار کرکے اللہ تعالیٰ دنیا میں بھیجتا رہتا ہے۔ انکو وہ سچا علم دیا جاتا ہے جس سے وہ مضرات کو خوب شناخت کرسکتے ہیں اور سچی راہوں کو منکشف کرکے انپر چلنے کے راہ عیاں کرسکتے ہیں

یہ زمانہ بھی کمال تنزل کا زمانہ تھا۔ خدا تعالےٰ نے اس میں بھی اس کے مطابق اپنا معلّم نازل کیا۔ اسکو مان لینا یا نہ مان لینا ایک جدا مسئلہ ہے لیکن بہی خواہان اور حامیان اسلام کا یہ فرض ضرور ہے کہ وہ ایک جماعت منتخب کرکے ایک اصلاحی لیگ قائم کریں جو مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کے اسباب پر غور کرے اور اس مامور کی باتوں کو سنے اور غور کرے پھر انپر فیصلہ کرکے جو کچھ وہ بہتر سمجھیں اسکو پبلک کے فائدہ کے لیئے شائع کردیں اور پبلک کو عمل کرنیکی ترغیب دیں

یوں تو لیگ اور انجمنیں بہت اغراض اور مقاصد کے لیئے قائم ہوتی ہیں لیکن کیا کوئی صاحب دل جماعت ایسا مجموعی اور مشترک لیگ قائم کرنیکے لیئے طیار نہیں ہوسکتا جو اس اعلیٰ غرض کو پورا کرسکے۔ اصل میں عقلمندوں کے نزدیک اپنی اعلےٰ اغراض کو حاصل کرنا ایک امر مقدم ہے ہمیں اس بات میں مضائقہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جو بات ہمکو حاصل کرنا ہے۔ وہ کس قسم کے آدمی سے حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص اعلیٰ مقاصد پر ہمیں پہنچاسکتا ہے وہی ہمارا مکرم اور محترم ہے

یہ ضروری ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کی نیابت سے ایک لیگ قائم کیا جاوے۔ اور اس لیگ میں سلسلہ احمدیہ کی نیابت سے اسکے اصول اور اغراض و مقاصد پر کافی غور کیجاوے۔ اور بعد کامل توجہ اور غور جو نتیجہ حاصل ہو اسکو متفقہ طور پر اعلان کر دیا جائے۔ اور یہ ضروری ہے کہ لیگ مین کارکن ممبر ایسے اصحاب ہوں۔ جنکو مختلف فرقہ اسلامی مسلم طور پر منتخب کرین اور نیز انکو اعتبار بھی ہو۔ مین انشاء اللہ اسپر پھر آئندہ بھی لکھونگا۔ لیکن گزارش کرتا ہون۔ کہ دیگر احباب بھی اس طرف توجہ کرین۔

ہندوستان میں برٹش حکومت کی برکات[3]

حکومت برطانیہ کے گوناگوں فیوض اور برکات سے ہندوستان متمتع ہو رہا ہے۔ نارتھ امریکن ریویو کے ذریعہ سے لارڈ کرزن صاحب اہل امریکہ کو ان برکات سے مطلع کرنیکے لیئے مختلف مضامین لکھ رہے ہیں چنانچہ انہوں نے پہلے مضمون میں لکھا ہے کہ ہندوستان کی تجارتی اور صنعتی ترقیات پر سوا پانچ ارب روپیہ برٹش سرمایہ کا خرچ ہو رہا ہے۔

ہندوستان کی حکومت دولت برطانیہ کی ملٹری طاقت کیلیئے ایک بڑی زبردست امداد ہے۔ اگرچہ فوجی تعداد آبادی ملک کی نسبت سے بہت ہی کم ہے۔ لیکن بہرحال دولت برطانیہ کے لیئے ایک مضبوط بازو کا کام کرتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ مہم افریقہ مین جب بوئروں سے مقابلہ کی مصیبت پیش آئی تو ۲۰۰ ۱۳ برٹش افسر اور برٹش فوج نو ہزار دیسی فوج ہندوستان سے بھیجی گئی۔ ایسا ہی ۱۳۰۰ برٹش اور بیس ہزار دیسی فوج اور ساڑھے سترہ ہزار خدام جنگ چین میں ہندوستان سے بھیجے گئے اور ان سے بڑی تقویت ہوئی۔

ہندوستان سے بہت سارے لوگ مختلف نو آبادیوں میں جا کر آباد ہوئے ہیں۔ چنانچہ چھیاسی ہزار ہندوستانی ٹرینیڈاڈ میں دس ہزار جمیکا میں ایک لاکھ پانچ ہزار برٹش گنی میں اور دو لاکھ چھ ہزار مارٹیس مین آباد ہو چکے ہین اسکے علاوہ دوسری حکومتوں کو بھی ہندوستانی مزدوروں سے بہت امداد ملی ہے۔ چنانچہ فرانس اور ڈچ کو بہت مزدور دیے گئے۔ ہندوستانی لوگ بحر الکاہل کے دور حصص تک پہنچ گئے ہیں چنانچہ جزیرہ فجی میں سترہ ہزار لوگ موجود ہین نٹال میں ایک لاکھ پندرہ ہزار ہندوستانی رونق افروز ہین یوگینڈا ریلوے پر بھی بیس ہزار ہندوستانیوں نے بنائی تھی۔ ہر سال پندرہ بیس آبادیوں کو جاتے ہین۔

ہندوستان نے برٹش قوم پر ہین۔ وہ بھی قابل غور ہین نوجوان فوجی برٹش افسروں کے لیئے ہندوستان سب سے بہتر جوانمردی کا مدرسہ ہے اور یہاں استعمال اسلحہ کے لیئے سب سے بہتر موقعہ ملتا ہے۔ اسی طرح ممبران سول سروس کیلیئے بھی برٹش اخلاق کے بنانیکے لیئے یہ ایک نہایت موزون تعلیمگاہ ہے۔ اسکے اثر کا احسان برٹش حکومت اور برٹش قوم دونو پر ہوتا ہے اسی طرح افسران محکمہ نہر۔ انجنیر اور محکمہ جات ڈاک تار جنگلات کے افسران اور منتظمان اور فنانسیر تمام دنیا سے بہتر طیار ہوتے ہین جو افسر ہندوستان طیار کرتا ہے وہ ہر طبقہ ملک مین بہت مفید طور پر کام آسکتے ہین یہانتک کہ نائجیریا اور چین وغیرہ میں بھی لوگ مفید ثابت ہوتے ہین یہ لوگ نظم سلطنت کے مشاق ہوتے ہین ولایت میں رہنے والے افسر ایسے کام اس عمدگی سے نہین کر سکتے ہندوستان میں رہنے سے ان لوگوں کے دلوں میں ایثار فرض منصبی کی معرفت اور ایثار نفس کے خصائل پیدا ہو جاتے ہیں خاموشی سے کام کرنا اور فرض منصبی ادا کرنا اور شیخی نہ بگھارنا اسجگہ سیکھا جاتا ہے اور ملک و خاندان کے لیئے برکت کا موجب ہوتا ہے۔

دلائی لامہ[4]

بدھ مذہب کا سب سے بڑا پیشوا دلائی لامہ ہوتا ہے۔ تبت اسکی جاگیر ہے۔ اور سب سے بڑے مشہور بدھ مندر بھی اسجگہ مین چھ سال کا عرصہ گزرا ہے کہ بعض پولیٹکل پیچیدگیوں کو حل کرنیکے لیئے لارڈ کرزن نے دلائی لامہ کو دارجلینگ مین لا ڈالا۔ ابھی تک وہ اسی جگہ ہے اسکے متعلق چینی حکومت کوشش کرنا چاہتی ہے۔ کہ وہ پھر تبت مین اپنی جگہ اصلی پر قائم ہو جائے۔ اور انکی اپنی مرضی بھی ایسی ہی ہے لیکن حکومت برطانیہ اسکے اس خیال کے ساتھ متفق نہیں ہو سکتی برٹش اہل الرائے دلائی لامہ کا انگریزی علاقہ میں رہنا انگریزی حکومت کے لیئے بہت مفید بیان کرتے ہیں اور ان کی حکومت ہندوستان کو ہندوستان کی تمدنی اور تجارتی ترقی کے لیئے ایک عجیب اضافہ خیال کرتے ہین انکا خیال ہے کہ چونکہ دلائی لامہ بدھ مذہب کا سب سے بڑا پیشوا ہے الٰہی جس جگہ وہ سکونت پذیر ہوگا اسی جگہ بدھ لوگ اسکے پاس کثرت سے آمد و رفت کرینگے۔ اور اس آمد و رفت سے انگریز رفت کے سبب ...

چند سوالوں کے جواب

قرآن شریف کی تعلیم جو بچپن میں دیجاتی ہے۔ وہ مضر ہرگز نہین۔ بلکہ از بس ضروری اور مفید ہے آپ اس فلاسفی پر غور کر لیں۔ جو نومولود کے کان مین اذان دینے کے متعلق ہے۔

بچپن میں بچہ کو جس طرف ڈالا جاوے وہ متوجہ ہو سکتا ہے۔ اور قرآن شریف کی طرف متوجہ کرنیکا اثر اسکی تمام زندگی پر پڑتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ قرآن مجید بامعنی پڑھانے سے کیا فائدہ۔ سو آپ پر واضح رہے کہ قرآن مجید کے الفاظ پڑھانا یہ بھی اسی بامعنی پڑھانیکی ایک سیڑھی ہے۔ جب بچہ آیات پڑھ سکیگا۔ تو پھر ترجمہ پڑھ لینے پر بھی تیار ہوگا۔ دوم مطلق الفاظ بھی اپنے اندر ایک برکت رکھتے ہیں اور یہ امر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

اگر بچے قرآن مجید کے پڑھنے سے بیزار ہوتے ہیں تو یہ قصور ان کے پڑھانیوالوں کا ہے خود حضرت امیر (فرماتے ہین) مینے بچپن میں قرآن مجید پڑھا اور ابتک اس کی محبت دن دونی رات چوگنی ہے۔ ہمارے بچے قرآن مجید بڑے شوق سے پڑھتے ہیں پس یہ خطرہ وہمی ہے۔ اور صرف طرز تعلیم کا قصور ہے۔ اگر قرآن مجید کو اوائل عمر مین نہ پڑھایا جاوے۔ جب کہ بچہ ہر طرح قابو میں ہوتا ہے تو بڑی عمر میں اسکے پڑھنے کی کیا حمایت ہو سکتی ہے۔ ہمارے سامنے ایسی نظیریں موجود ہین۔ جن بچوں کو پہلے قرآن شریف نہین پڑھایا گیا آخر وہ دین سے بالکل کورے رہ گئے اور پھر قرآن مجید کی طرف متوجہ نہین ہوئے۔

(۲) آپ نے پوچھا کہ شیخین رضی اللہ عنہم تجہیز و تکفین میں شریک ہوئے یا اور جنازہ پڑھا اسکے جواب میں واضح ہو کہ جنازہ تو ابتک تمام مسلمان پڑھتے مین اللّٰھم صل علی محمد ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ جنازہ کیا ہی ایک دعا ہے جو میت کے لیئے کیجاتی ہے شیخین نمازیں پڑھتے اور اپنی امامت سے پڑھاتے ہیں پس یہ سوال ہی ٹھیک نہین اور تجہیز و تکفین کوئی ایسا امر نہین جس مین سب مسلمان شریک ہون نبی کریم صلعم کی وفات پر متفرق کام تھے ایک تجہیز و تکفین دوم آپ کے بعد انتظام خلافت جس پر شیرازہ وحدت کا دارو مدار تھا۔ گھر کے لوگ جیسا کہ

...ات صاحب تناسخ کی قائل ہرگز نہ تھی

اگرچہ دیگر بیسیوں شہادتوں سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہی کہ گرونانک جی مہاراج خدا کے برگزیدہ بزرگ یعنی مسلمان تھے۔ مگر اب جو گرنتھ صاحب کا مطالعہ کیا گیا۔ تو انکے اسلام پر اور بیسیوں نئی شہادتیں پیدا ہو گئیں ہیں۔ ان سب کا ذکر کرنا تو ایک الگ رسالہ میں ہوگا۔ مگر کسی قدر یہاں لکھدینا ضروری ہے۔ تاکہ بعض معزز سکھ صاحبان گرو نانک دیو جی مہاراج کے اصل دہرم سے آگاہی حاصل کریں۔

اس میں کچھ شک نہیں ہی۔ کہ اہل ہنود اور اہل اسلام میں عام طور سے تناسخ یا اواگون کا ایسا مسئلہ ہے۔ جو دونوں کے درمیان حد فاصل یا مابہ الامتیاز کا حکم رکھتا ہی اسی بنا پر اکثر اہل ہنود اور بعض سکھ صاحبان صرف اسی خیال سے کہ گرونانک علیہ الرحمۃ کا تعلق اور اعتقاد اسلام کیساتھ ثابت نہو جائے۔ اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ گرو نانک علیہ الرحمۃ تناسخ کے قائل تھے گویا وہ مسلمان نہیں تھے مگر اب ہم انشاءاللہ بحوالجات گرنتھ صاحب ثابت کرینگے (بفضلہٖ) کہ آپ ہرگز تناسخ کے قائل نہ تھے۔ بلکہ تناسخ کی تردید انہوں نے صدہا شیدوں سے کی ہے جس سے کسی اہل نظر کو بھی انکار نہیں ہوسکتا۔ اور وہ حوالجات حسب ذیل ہیں۔

(۲۲۵) [illegible]

(۲۲۷) [illegible]

(۱۴۹) [illegible]

(ਜਪੁ)

[illegible]

تناسخ کا رد گرنتھ صاحب سے

جان تدھ بہاوے تاں پڑھنہ کتیباں ملاں شیخ کہاوینہ (صفحہ ۳۵)

۱۹۸ جاں تدھ بہاوے تاں ہووینہ راجے رس کس بہت کما وینہ (وار ماجھ کی تھا سلوک محلہ ۱)

۲۰۱ جیوڑے صاحب تیوڑ داتی دے دے کرے رجائی نانک مہر کرے جس اپنا سچ نام وڈیائی (ص ۱۳۶)

۱۴۹ آپے دات کرے داتار ؛ پورے ست گر سوں لگے پیار (راگ گوڑی محلہ ۳ چوپدے گوڑی گوآریری محلہ ۳)

نانک نظریں کرمیں دات۔ بہتا کرم لکہیا نہ جائے ؛ وڈا داتا تل نہ تمائے

کیتے بے لے مکر یا نحصہ ؛ کیتے موکہ کھائیں کہا نحصہ

کیتیاں دوکہ بہوکہ سد مار ؛ ایہ بہی دات تیری داتار

نبر خلاصی بہانے ہو سئے ؛ ہور آکہ نہ سکے کوئے

دیندا دے لیندے تھک پائیہ ؛ جگا جگنتر کہائی کہا نہہ

جو فرمائے تو تو پایئھ ؛

جپ جی صاحب صفحہ ۵

(۲) جناب فاروق رضی اللہ عنہ احراق حضرت بتول کے لئے ہرگز تشریف نہیں لے گئے۔ اور نہ انکی طاقت ایسی زبردست تھی تاآپ اگر یہ بات تسلیم کرینگے۔ تو جناب علیؓ کی شجاعت اور تلوار پر حرف آئیگا۔

کیا اسوقت باغیرت مسلمان صحابی موجود نہ تھے معاذ اللہ آپ انکو بزدل خیال کرتے ہیں جو مومن کی شان سے بعید ہے اگر آپ یہ مانیں گے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر بھی اعتراض ہوگا۔

عروات میں خدا تعالیٰ کا نہم بیان مرصوص فرماچکا ہی کبھی تنہا چھوڑ کر حضرات شیخین نہیں گئے اس بات کا خصم کے پاس کیا ثبوت ہی ان لوگوں کا بعد از رسالت مآب خلیفہ مقرر ہونا ان کے اعلیٰ درجہ کے ایمان اور صالح الایمان ہونیکا ثبوت ہی۔

کیونکہ خدا نے فرمایا۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا۔

اب تاریخ اس امر کی شہادت دیتی ہی کہ شیخین کی خلافت میں خوف کے بعد امن ہوا۔ اور دین میں تمکین ہوئی۔ جس سے ثابت ہوا کہ وہ مومن اور صالح اعمال تھے۔ پس اس آیت سے تمام الزامات کا دفعیہ ہوسکتا ہی

پھر یہ امر بھی قابل غور ہی۔ کہ مرض الموت میں جناب رسالتمآب نے بلا کسی مجبوری کے حضرت عائشہ صدیقہ کے ہاں رہنا پسند فرمایا۔ جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ جناب عائشہ اور اس کے والد بزرگوار (حضرت ابوبکرؓ) کے تعلقات آنحضرت صلعم کیساتھ کسقدر اخلاص اور محبت کے تھے کیونکہ آخر بیویوں کا حق تو مساوی تھا۔ پس ایسی حالت میں جناب خاتم النبیین اپنی لڑکی کے گھر میں چلے جاتے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔

بقایا دار توجہ فرماویں جن صاحبوں نے ۱۹۱۱ء کا چندہ سالانہ بلکہ ۱۹۰۹ء و ۱۹۱۰ء کا تا حال ادا نہیں فرمایا۔ وہ براہ مہربانی جلد ادا کردیں۔ ورنہ جو صاحبان چندہ دے چکے ہیں انکی حق تلفی ہوتی ہی۔ اور کارخانہ کے کام میں حرج ہوگا

ترجمہ (اے پروردگار) جب تیری ہی مرضی ہوتی ہے۔ تو لوگ بڑی بڑی کتابوں کو پڑھکر مولوی اور عالم فاضل و دانا بنجایا کرتے ہیں۔ اور اپنے تئیں ملاں اور شیخ کہلاتے ہیں اور تیرا ہی اذن ہوتا ہے تو راجے مہاراجے بنجاتے ہیں۔ اور دولت کما لیتے ہیں یعنی علم وفضل سے سرفراز ہونا اور حکومت جاہ وجلال اور دولت کا حاصل کرلینا کسی کے اختیار میں نہیں ہے اور نہ کوئی اپنے سابقہ جنم کے اعمال کا استحقاق رکھتا ہے۔ کہ وہ ضرور ہی دولتمند اور راجہ بنجاوے بلکہ یہ سب عطیات مالک حقیقی کے قبضۂ اقتدار اور رضا پر منحصر ہیں اسکے حضور کسی کو استحقاقاً دم مارنیکی گنجایش نہیں ہے) جب جب وہ بزرگ قادر کرتار چاہتا ہے۔ اپنے بندوں کو عطیات اور انعام و اکرام بار بار دیکر انہیں سیر کر دیتا ہے۔ اے نانک جس بندے پر وہ آپ نظر عنایت کرتا ہے۔ اسکو حقیقی بزرگی اور کمال سے سیراب کر دیتا ہے (یعنی جس پر اسکی پر از لطف وکرم نظر عنایت ہو۔ اسکو باران رحمت سے سیراب کر دیتا ہے اور جس پر نظر عنایت نہو وہ مفلس اور کنگال اور دوسروں کا محتاج رہتا ہے) اس پاک پروردگار سے جو اس کے بندوں کی محبت ہوتی ہے۔ وہ اسلیئے ہوتی ہے کہ بغیر کسی کے استحقاق اور اجرت یا مزدوری کے خود ہی داتا لوگوں پر انعام واکرام اور احسان بیپایان کرتا رہتا ہے اور اسکو یہ انعام مزدوری یا اُجرت کے طور پر نہیں عطا ہوتے ہیں۔ اے نانک وہ نظر عنایت و مہربانی سے ہی کرم کی بخشش کرتا ہے یعنی اسکی عنایات بیحسابات جو انسانوں پر ہیں۔ اسکی صفت رحمانیت کے ظہور کا نتیجہ ہیں اور انسانوں کے سابقہ جنم کے اعمال کی مزدوری اور اجرت کیطور پر نہیں ہیں۔ اسکی بخشش کثیر لکھی نہیں جاسکتی وہ بڑا سخی ہے اسکو ایک تِل کے برابر طمع نہیں ہے (خداوند عالم کا جود و کرم اسقدر کثیر ہے کہ احاطۂ تحریر اور تقریر سے خارج ہے یعنی یہ جود وکرم انسان کے محدود اعمال کا نتیجہ اور مزدوری نہیں) بہت سے انسان ایسے ہیں کہ باوجودیکہ ہمیشہ کا انپر جود وکرم ہمیشہ جاری وساری رہتا ہے مگر کافر نعمت ہوکر خدا کا شکر و سپاس ادا نہیں کرتے (شکر وسپاس نہ کرنے اور کافر نعمت بننے سے تناسخ کا خوب ہی کھنڈن ہوتا ہے کیونکہ ہندو یا آریہ جو گزشتہ جنم کے اعمال کا پہل اور نتیجہ استحقاقاً حاصل کرتا ہے اسے کیا حاجت پڑی ہے کہ خواہ نخواہ اپنی مزدوری اور تنخواہ کا شکریہ ادا کرے جسکے لحاظ اسنے جانکاہ محنت گزشتہ جنم میں اٹھائی تھی (لاحول ولا قوۃ) بہت سے انسان علم و ہنر سے نادان اور جاہل مطلق ہوتے ہیں۔ مگر وہ بھی شب وروز اسکے پرورش پاتے ہیں۔ اور بہت سے میں موجود ہیں کہ باوجود علم و ہنر عذاب میں مبتلا ہوکر نان شبینہ کے بھی محتاج ۔۔۔ مگر پھر بھی جو کچھ صحت عمر اور تہوڑا بہت جو جو عطیہ انپر ہو رہا ہے۔ اے قادر کردگار یہ بھی تیری ہی عطیے ہیں اگر تو یہ بھی دات انپر نہ کرتا۔ تو کون تجہپر اعتراض کرسکتا تھا۔ یعنی کوئی بھی اسکے فضل و احسان سے خالی نہیں ہے۔ بند و خلاص تنگی ترشی آسودگی امارت وغربت سب کچھ حکم الٰہی پر مبنی ہے کسی غیر کو اسکی مشیت میں مطلق دخل نہیں ہے جس طرح وہ چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ کسی کو اسکے حضور دم مارنیکی طاقت اور حوصلہ نہیں ہے اور نہ کوئی کلمہ شکایت کا منہ پر لاسکتا ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ بلکہ یوں ہونا چاہیئے۔ وہ داتا تو ہمیشہ دیتا ہی رہتا ہے۔ مگر لینے والے خود تھک اور اکتا جاتے ہیں کل جہان ہمیشہ اس کے دسترخوان پر کہاتا رہتا ہے۔ وہاں کوئی کمی نہیں ہے۔

یہ ان شبدوں اور اشعاروں میں سے بطور نمونہ از خروارے ہدیہ ناظرین کئے ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ گرو نانک رحمۃ اللہ علیہ اس امر کے قایل تھے کہ خدا تعالیٰ بغیر اعمال جنم سابقہ کے لوگوں پر اسقدر انعام واکرام کرتا رہتا ہے کہ حدو شمار سے یہ انعام باہر ہیں۔ لوگوں کے اعمال تو محدود ہی ہوتے ہیں مگر گرو نانک صاحب فرماتے ہیں کہ خدا کی بخششوں کو کوئی بھی گن نہیں سکتا۔ کہ بند و خلاص یعنی کسی کو گدا گر بنا دینا کسی کی روزی فراخ کرکے اُسے دولتمند اور بادشاہ بنا دینا اسی مالک حقیقی اور قادر داتا کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور کسی کو اسکی مشیت میں دخل اندازی جائز نہیں کیونکہ وہ مالک ہے۔ اسلیئے وہ کامل سخی ہے جس طرح چاہتا ہے اپنی حکمت اور علم کامل کو مدنظر رکھکر لوگوں پر نظر عنایت کرتا اور انہیں اپنی احسان بیکران سے مالامال کرتا رہتا ہے پھر فرماتے ہیں کہ قادر کرتار کی بخشش اسکی مخلوق پر اسقدر ہو رہی ہے کہ وہ لکھنے میں آنہیں سکتی۔

مگر آریوں اور ہندوؤں کے تناسخ کے سابقہ جنم یا موجودہ جنم کے اعمال تو احاطۂ تحریر میں آسکتے ہیں اسلئے گرو صاحب کا فرمانا کہ خدا کی رحمتیں اور عنایتیں اسقدر لاتعدا ولا تحصیٰ یعنی بیحد و حساب ہیں کہ انکا شمار کرنا انسانی علم وفکر سے خارج ہے قابل غور ہے سابقہ یا موجودہ جنم کے اعمال بلکہ خیالات بھی لکھی جاسکتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ دنیا خدا کی مہربانیوں اور لطف وکرم کو لے لے کر تھکجاتی ہے . . . مگر مرزد دراو

وہ مسلمان ۔۔۔ برار کاملہ سے موصوف اور تمام نقائص سے منزہ سمجھتے تھے۔ . . .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

جناب امیر کا ایک تازہ ارشاد نامہ

سوال۔ غیراحمدی خواہ کوئی کیوں نہو۔ اسکے پیچھے نماز جائز نہیں۔ میں نہایت ادب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ صحیح ہے یا نہیں اگر صحیح تو کس حکم قرآنی یا حدیث نبوی کے مطابق یہ حکم دیا گیا ہے۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مکرمت نامہ ۳۔ جون ۱۹۱۱ء کا لکھا ہوا۔ آج ۱۵۔ جولائی ۱۹۱۱ء میرے سامنے ہے۔ اس سے آپ قیاس کرسکتے ہیں کہ کسقدر علیل ہوں ۱۸۔ نومبر ۱۰ء کو گھوڑی سے گرا۔ اور بیماری کا سلسلہ برابر چلتا ہے ایک زخم ناسور کا رنگ پکڑ گیا ہے۔ غالباً نماز بیٹھکر پڑھتا ہوں۔

ایک وزیر کے اور پھر وزیر اعظم کے آپ فرزند ہو عقلمند ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہٗ وسعیٰ فی خرابھا اولئک ما کان لھم ان یدخلوھا الا خائفین ط اس آیت کریمہ پر آپ توجہ کریں۔ اس میں ارشاد ہے کہ مساجد میں خائف ہوکر حاضر ہونا چاہیئے۔ مگر ان علما کا ایسا حال ہے کہ مسجد کو ان لوگوں نے جنگ گاہ بنایا۔ اور وہاں فتاویٰ کفر کے سوا ان کے پاس کیا رکھا ہے مسلمان کو کافر بناتے ہیں اور بس یہ انکار ہمارے ساتھ نہیں علی العموم ان کے آپس میں ایسے ہی سلوک ہیں جن دنوں میں لودھیانہ میں تھا۔ ان دنوں . . . . شہر میں نہیں آسکتے تھے کبھی کبھی رات کو باہر کوٹھی پر ملے۔ اور ایک مولوی صاحب تھے۔ جنکو لودھیانہ میں نہیں بہا یوں . . . . اور ایک کا نام . . . . . یاد نہیں ان تینوں نے تنگ کیا اسکی کتابیں لے لیں۔ آخر ایک بزرگ نے . . . . . . انکو ہرکاروں میں ملازم کرکے ایک پہاڑی چوکی پر بھیجدیا۔ ایک نومسلم غلام احمد بیچارہ لودھیانہ میں چلا گیا۔ اسکو کیسی تکلیف دی۔ ایک لڑکا . . . . . . وہاں سے

بردیا نارتھ

ہمارے دوستو مخلص

ای مہربانی سے عرض ہے ... علیگڈھ کے سکرٹری نواب صاحب نے اس امر کو خوب سمجھا۔ اور احمدی لڑکوں کے لیے ایک کمرہ نماز کیواسطے الگ کرایا۔ آپ ذرہ عاقبت اندیش دل سے مشورہ لیں کہ ہم نے کیسا امن کا راہ اختیار کیا ہے گورنمنٹ انگریزی کثرت کا لحاظ کرتی ہے اور ہم ہیں کم آپ فنسوا حظا مما ذکروا بہ فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء پر بھی توجہ فرماویں کہ یہود و نصاریٰ کے باہم تباغض کی جڑھ اس آیت کریمہ میں کیا ارشاد فرمائی ہے۔

آپ مجھ سے وہ آیت و حدیث دریافت فرماتے ہیں جنکی بنا پر ہم لوگ انکے پیچھے نماز نہیں پڑھتے مجھے اس دریافت پر خوشی ہوئی وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیتنا یوقنون۔ امام بننے کے لیے اس آیت کریمہ میں ارشاد ہے کہ ائمہ وہ ہیں۔ جو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت فرماتے ہیں۔ جب کہ وہ صبر کرتے ہیں۔ اور ہماری باتوں پر یقین کرتے ہیں۔ آپ غور فرماویں کہ ایک آیت کے اندر تین شرطیں ہیں۔ کیا آپ فرماسکتے ہیں کہ یہ فتویٰ گر قاتل کافر کہنے والے زبردستی والے عورتیں چھیننے والے ان شرایط کے جامع ہیں۔ یہ انصاف آپ پر ہی ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے من قال لاخیہ المسلم یا کافر فقد باء بہ احدھما ہم یقیناً اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک لہ مانتے ہیں۔ ملائکہ۔ انبیا و رسل۔ کتب الٰہیہ پر ایمان نمازیں پڑھتے زکوٰتیں دیتے حج کرتے روزہ رکھتے ہیں اور یہ ہمارا ایمان ہے پھر جو ہمیں کافر کہتا ہے اور کافر سے بدتر ہم سے معاملہ کرتا ہے۔ وہ اس حدیث کے مطابق اپنے آپکو کیا فتویٰ دیتا ہے۔ ہم فتوے نہیں دیتے۔ قرآن کریم نے دو شخصوں کو بڑا ظالم ٹھہرایا ہے ایک وہ جو اللہ تعالےٰ پر افترا باندھے دوسرا وہ جو راستباز کو اور اسکی حق تعلیم کا انکار کرے قرآن مجید میں ہے ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً او کذب بالحق لما جاءہ۔ اب ظالم تر یا مرزا ہے یا یہ مکفرین۔ مرزا کو تو ہم مفتری نہیں مان سکتے۔ اب انکو کیا کہیں۔ یہ مضمون کسی قدر مفصل لکھنے کے قابل ہے۔ اور بیماری اجازت نہیں دیتی اگر مفید نہ ہوا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ پھر عرض کرونگا۔

(نور الدین) ۱۷۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

اویس

عالم میں جو مخلوق ہیں کیا انس کیا جنّ و پری
سب نام سے اللہ کے پاتے ہیں عیش و خوشتری
بندے جو ہیں اللہ کے کہتے ہیں تاج و افسری
ماں خانہ زاد انکی ہوئی ہر مہتری و بہتری
انسان جو انسان ہے رکھتا ہے شان مہتری
اسکے جمال و حسن کے عشاق ہیں حور و پری
کیونکر فدا اسپر نہو ہر خوبی و خوش منظری
اللہ نے بخشا اُسے تاج شہی و سروری
جو جو کہ پیارا ہوگیا آنکھوں کا تارا ہوگیا
مخلوق کیا جانے بھلا قرب خدا کی برتری
اسکی نرالی شان ہے وہ منظر رحمان ہے
وہ مصدر فیضان ہے باشان بندہ پروری
سر سے قدم تک اس میں ہے شان خدا جلوہ گر
اسکے قدم کی خاک ہے حسن بتان آذری
عقل و خرد فہم و ذکا ہو وے نہ جسجا تک رسا
پاوے کب اسکا مرتبہ انسان کی دانشوری
وہ سرو گل اندام ہے گلرو ہے اور گلفام ہے
نخل تمنا کی سدا اسکی رہیں شاخیں ہری
جو اسکی خاکپا ہوا مقصود کو وہ پا گیا
اکسیر اس نے مول لی دی تودۂ خاکستری
جس پر خدا ہو مہرباں کیوں اسے میں دل نہ جان
وہ خوبروے دہر رشک حور ہے زنگ پری
وہ نور ایمان و یقین ہے نور جان و نور دین
مشکیں ہے اسکی کہری ہر روز روئے بہتری
احمد کا منظور نظر محمود کا نور بصر
پیارا محمد کا ہے وہ رکھتا ہے شان دلبری
احمد کا دشمن جو ہوا مغضوب حق لاریب ہے
دشمن جو نور الدین کا ہے ہے نوردیں اس سے بری
جو دشمن احمد ہوا وہ موت لعنت کی مرا
اسکو نہوگی تا ابد قہر خدا سے جاں بری
دشمن ہے اسکا آسماں بیزار ہے اس سے زمین
دکھلا گئی ہیں زلزلے اپریل و ماہ فروری
طاعون و قحط زلزلے سارے نشان قہر ہیں
مقہور اسکے خصم ہیں ہے دوستونکو خوشتری

توبہ کرو اللہ سے آجاؤ راہ راست پر
ہوجاؤ اسکی خاک پا جو چاہتے ہو بہتری
اسیر فدا ہونگے وہ دل جو حق سے ہونگے متصل
جو ڈرتے ہیں اللہ سے رکھتے ہیں دل میں تھرتھری
روتا ہے جب مرد خدا کرتا ہے جب آہ و بکا
آتے ہیں ہر سو زلزلے پڑتی ہے عالم میں مری
تقویٰ کی رہ پر ہو چلے اللہ سے ہر دم ڈرے
فرمان حق پر سر دہرے الزام سے وہ ہے بری
شوخی شرارت چھوڑ دو اسلام کے اوپر مرد
اپنی بناؤ نیک خو ظاہر کرو نیک اختری
طالب ہو اللہ کے بندے نہ مال و جاہ کے
ہمدرد ہو مخلوق کے پاؤ گے حق سے برتری
پند اویس ای مہرباں ہاں بشنو ید از گوش جاں
یہ راست ہے میرا بیاں سمجھو نہ اسکو سرسری

(صوفی تصور حسین)

میرا سید و مولیٰ جو مسیح موعود کے نام سے آیا

فاش میگویم واز گفتہ خود دلشادم
بندۂ عشقم واز ہر دو جہاں آزادم

اپنا تو یہ عقیدہ ہے کہ اس وراء الوراء غیب الغیب ہمہ قدرت ہمہ علم ہستی کو کسی نے دیکھنا ہو تو سید الرسل خاتم الانبیا حضرت محمد سردار اصفیا علیہ التحیۃ والثنا میں دیکھے۔ اور اگر کسی کو اس خاتم خصص رسالت کی زیارت کرنیکا شوق ہو تو پھر جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود مہدی مسعود ہی کی ذات ستودہ صفات اسکے لیے آئینہ ہوسکتی ہے میرے مرشد کے وجود باجود ذات والاصفات میں مندرجہ ذیل دس خصوصیتیں تھیں جن سے وہ اقران و اماثل سے ممتاز اور لیس کمثلہ کی ذات سے ایک خاص الخاص برگزیدگی کا تعلق رکھنے والا ثابت ہوتا ہے۔

۱۔ آپنے بار بار اسبات کا علی رؤس الاشہاد بڑی تحدی و دعوی کیساتھ اعلان کیا۔ کہ میرے مقابلہ میں کسی کی دعا قبول نہوگی۔ یہاں تک کہ اگر مخالف دعا کرتا کرتا مر بھی جائے۔ تو بھی اسکا مقصد حاصل نہوگا۔ جو میری ذلت کا خواہاں ہوگا۔ وہ خود ہی ذلیل اور جو میری ناکامی کا جویاں ہوگا وہ خود ہی ناکام رہیگا اور جو میری ہلاکت کا طلبگار ہوگا۔ وہ خود ہلاک ہوجائیگا۔ مثال کے لیے لیکھرام۔ غلام دستگیر لکھو کے والے چراغدین محمد حسین) یہ چند نام ہی کافی ہیں۔

۲۔ آپنے اس زور شور کی طاعون میں جب کہ خدا کے غضب کی کھچی ہوئی تلوار لوگوں کے سر پر اور چلے سب جاتے

رہے اک حضرت تواب کا عالم تہا۔ اعلان کیا کہ (انی احافظک خاصہ) میں طاعون سے محفوظ رہونگا۔ بلکہ میرے دار کے اندر رہنے والے بہی اور اگر کوئی دشمن بہی دعوی کریگا۔ تو وہ ضرور ہلاک ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۳- جو مجہ سے ان الفاظ میں مباہلہ کریگا۔ جو گمراہی کے اعتقادات رکہتا ہے۔ وہ پہلے مرجاوے۔ تو ضرور میرا مخالف پہلے مریگا۔ (فتمنوا الموت ان کنتم صادقین) حقیقۃ الوحی پڑہیں۔ کتنے نادانوں نے اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری اور ناکامی کی موت کا شکار ہوئے۔

۴- سو دو سو بیمار قرعہ اندازی کے طور پر تقسیم کر دیئے جائیں ایکطرف مسیح موعود ہوں دوسری طرف تمام عالم کے فقرا گدی نشین۔ پہر دیکہیں کس کے بیمار صحتیاب ہوتے ہیں اس مقابلہ پر بہی کوئی نہ آیا۔ اور آپکا دعوی مسیحائی سچا نکلا۔

۵- آپنے قرآن مجید کے اعجاز کے ماتحت یہ دعوی کیا کہ میری کتابوں کی مثل کتاب لاؤ۔ تمام دنیا کے علماء و فضلاء کو انعامی وعدوں کیساتہ چیلنج دیا۔ مگر کسی کو جرأت نہوئی (لو نشاء لقلنا مثل ھذا) کہنے والوں کا منہ بند کرنیکے لئے دس ہزار کے انعام کیساتہ سیدا ہیں مقرر کیں مگر کوئی مرد میدان نہ نکلا۔

۶- آپ نے دعوی کیا کہ اس زمانہ میں علم قرآن جو مجہے دیا گیا ہے وہ کسی کو نہیں دیا گیا۔ اور جو حقایق و معارف مجہ پر کہلے ہیں وہ کسی پر نہیں کہولے گئے۔ اس تک پر آپ کئی دفعہ زر خالص ثابت ہوئے۔ اور لا یمسہ الا المطہرون کے رو سے نادان انسان کے منہ پر شکست کا پوڈر پہیرا جلسہ مذاہب میں آپکی تقریر بالا رہی اور لیظہرہ علی الدین کلہ کی قرآنی پیشگوئی پوری ہوئی۔

۷- آپ پر قبل از وقوع جبکہ حالات و قیاسات سے کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ کئی اخبار غیب کہلے۔ حقیقۃ الوحی میں دو سو سے زیادہ نشانوں کا ذکر ہے۔ یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی جن حالات میں کیگئی۔ پہر جس طرح باوجود مخالفت شدید پوری ہوئی اسکا تو کوئی عنادی سے عنادی بہی انکار نہیں کر سکتا۔ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول کی ماتحت آپ کی رسالت قائم کی اور بتایا کہ آپ خدا کے دوست ہیں کیونکہ راز کی باتیں خاص الخاص احباب سے ہی ہوا کرتی ہیں۔

۸- آپ کی تعلیم آپ کی صحبت آپ کی قوت قدسی یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ ثبوت کی محتاج ہو۔ عیاں را چہ بیان۔ چار لاکہ احمدی موجود ہیں انکا بحیثیت مجموعی تقوی و طہارت، اتباع سنت، پاک زندگی اس پر زبردست گواہ ہے۔

۹- اپنے مریدوں کو عرفان کے اس چشمہ پر پہونچایا۔ جہاں ایقان کا آب زلال پلایا جاتا ہے اسکی کتابوں پر اسکے ملائکہ پر یسنی سے چشم دید ایمان لائے۔ شہداء اللہ علی الارض ٹہرے۔

۱۰- آپ اپنے آنیکا مقصد پورا کرکے اٹہائے گئے۔ مسیح کی زندگی کا پایہ جس پر اسکی خدائی کا مجسمہ قائم تہا۔ توڑ دیا گیا۔ اور ایک جماعت پیدا ہوگئی۔ جس میں وحدت کی روح اور ان پاک عقاید کی تبلیغ کا ایک غیر معمولی جوش ہے۔ اگر آپ صادق نہوتے تو پہر لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین کی ماتحت قطع وتین ہو جاتی۔ غرض ان دس عدیم النظیر خوبیوں کیساتہ میرا محبوب قصر نبوت میں جلوہ افروز ہے۔ اور میں جہوم جہوم کر پڑہ رہا ہوں۔

دیرینہ سال پیرے پرورش بیک نگاہے
آندل کہ رم نمودے از خوبرو جوانان

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

مجموعہ درثمین اردو فارسی مجلد	۹ر	فتاوی احمدیہ	۲ر
سنت احمدیہ	۴ر	معیار الصادقین	۳ر
شہادۃ القرآن	۲ر	الاستخلاف	۳ر
چولہ گرونانک صاحب	۰	مجموعہ فتاوی احمدیہ	عصہ ر
ظہور المسیح	۲ر	ضرورت زمانہ	۸ر
ثنائی چکر	۱ر	کشف الاسرار	۳ر
صحیفہ آصفیہ	۲ر	مباحثہ رامپوری	۴ر
البرہان الصریح	۱ر	شرائط بیعت [illegible]	۸۰۵ر
فرزند علی بجواب ابراہیم	۲ر	خسری نہہ کلنک ورشن	۸ر
قرآن شریف مجلد [illegible]		مکتوبات احمدیہ [illegible]	۴ر
ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب	عصہ	رویائے صالحہ	۴ر
احسن القصص	[illegible]	مبادی الصرف	۳ر

مفت

مینی اینا الیکچر کفارہ سرکاری درسی کتابوں کے طرز خط اور تقطیع پر اکہزار چہپوایا ہے تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہیں جنکو ہم یہاں سے براہ راست روانہ کر دینگے اور کچہ جلدیں مختلف شہروں کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہیں کہ وہاں کے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کر دیں۔ انکے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں۔ عیسائی یا غیر عیسائی کی طرف

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ

Reg. No. L. CCLXXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر اس صد

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۰

مورخہ ۱۴ / ۱۵ شعبان ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسّلام مطابق ۳ و ۱۰ اگست ۱۹۱۱ء مطابق ۲۶ ساون سمت

نمبر ۴۰ و ۴۱

بھائیو اگر قادیان آو گے تم

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہٗ

نورِ دینِ مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہرروزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آ جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں نہ پائی جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدای قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و ز جزائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ عہ ضمیمہ درس قرآن مجید للعہ۔ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاوے گی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں انکو رسید عالیحدہ حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور کے نام ہونی چاہیئے

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے تھے۔ اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۲ بار آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۲۰ بار۔ ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لایغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شایع ہوا

نئی روشنی والے

اس عنوان سے ایڈیٹر اصلاح سخن نے ایک نظم لکھی ہے جسکے ایک دو بند قابل غور ہیں۔

وہ مسلماں ہوں مذہب سے سروکار نہیں۔
ہوں خدا اور نبی سے مجھے انکار نہیں!
بھید کی بات ہے یہ قابل اظہار نہیں
سینکڑوں ایسے مسلماں ہیں دو چار نہیں
ایک میں بھی ہوں از انجملہ اسی رنگ و ڈھنگ کا
کہ جو پابند نہیں صوم و صلوٰۃ و حج کا
رمضان آتے ہی بن جاتا ہوں جھوٹا بیمار
سب سے کہہ دیتا ہوں روزے کا ہو رکھنا دشوار
عذر شرعی میں تو ہے شبہ ہو جائز افطار!
مجھ سے بڑھ کر نہ جہاں میں کوئی ہوگا مکار
تیس دن کی نہیں بیشک یہ مصیبت اچھی
عید کے دن مری ہو جاتی ہے حالت اچھی

دو نئے مجتہد

میرٹھ کا میاں مٹھو جسکا مضمون تو کیسی ہیں یہ اصول ہے جیسا مال ویسا مول۔ لکھتا ہے کہ قرآن مجید کے رو سے خنزیر کے چمڑے کا استعمال اور خرید و فروخت جائز ہے۔ اور حدیث بھی اعتبار سے ساقط ٹھہرتا ہے۔ معلوم نہیں ان لوگوں کو باوجود مخالفت رسول اللہ صلعم سے بڑھکر قرآن دانی کا دعویٰ کیوں ہے۔ یہ نہیں جانتے کہ سنت نبوی تو قرآن مجید سے بڑھکر تواتر کیساتھ ہم تک پہونچی ہے ایسے چمڑوں کے استعمال کے متعلق ہم امت قائمہ کے تعامل کو دیکھ سکتے ہیں۔ مگر ان لوگوں کو سمجھائے کون؟ قرآن مجید میں ایک طرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم ہے۔ چنانچہ مفصلہ ذیل آیت جس میں حکم الٰہی یا اُنکا کا سے لیس کوئی [illegible] نہیں کرسکتا۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول فان تولوا فانما علیہ ما حمل وعلیکم ما حملتم وان تطیعوہ تھتدوا وما علی الرسول الا البلاغ المبین ۔ اور آپ کی خلاف ورزی سے بایں الفاظ فرمایا ہے فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ دوسری طرف السابقون الاولون من المہاجرین و الانصار کی متابعت کو والذین اتبعوھم باحسان اپنی رضامندی سے وابستہ کرتا ہے اور یہ نئے دلیر گروہ ہے کہ اپنے خود ساختہ من گھڑت کی پرستش موجب نجات قرار دیتا ہے۔ فبئس للظالمین بدلا۔

ہمیں افسوس ہے اگر شیخ نور الدین سوداگر چرم بھی

ان کے ساتھ مل جائیں

مرزا حیرت کی بکواس

کرزن گزٹ سال کے قابل دیکھنے جات کہ مرزا حیرت کیا ہیں۔ اور اپنی تجارت کو کن باتوں سے فروغ دینا چاہتے ہیں مسلمانوں میں معراج جسمانی و روحانی (جو ہمارے نزدیک زیادہ تر نزاع لفظی ہے) پر اختلاف ہے۔ آپ لکھتے ہیں اجی معراج کیا۔ یہ تو ہمیں بارہا ہو چکی ہے اور آسمانوں ستاروں سیاروں کی سیر میں نے بارہا کی ہے اور جب میں اپنے خالق کیطرف دھیان لگا کے بیٹھتا ہوں۔ تو کل کائنات میرے قدموں کے نیچے ہوتی ہے بارگاہ صمدی میں قدوسی مجھے حاضر کرتے ہیں (۲) قدسی مجھے بیدار کرتا ہے ...... جب میں اسطرح بیدار ہوتا ہوں فوراً مجھے معراج نصیب ہوتی ہے اور میں اپنے خالق کے دربار میں جہاں کل انبیاء اور رسل دست بستہ حاضر ہوتے ہیں۔ پہونچ جاتا ہوں۔" کاش مرزا حیرت کو خیال ہوتا۔ کہ یہاں تجون فلک سیر کے اثر کا ذکر نہ تھا۔ معراج تو اس نظارہ کا نام ہے جو جناب خاتم النبیین کو آئندہ تا قیامت ترقیات کا دکھایا گیا تھا۔ اور پھر پورا ہو رہا ہے اور آئندہ دنیا دیکھیگی۔ کاش مرزا حیرت اور ایسا قماش کے لوگوں نے اسے بچوں کا کھیل سمجھا۔ میں کہتا ہوں معراج اگر جسد عنصری کیساتھ بھی اور وہ باتیں واقعہ نہ ہوں جو دکھائی گئیں تو کچھ بھی نہیں۔

گلا گھونٹنا

ناگاہ ایک رسالہ پندرہ ورقہ اسمی حیات المسیح مولفہ حکیم مولوی خدا بخش ساکن رعد لوئی اس فقیر حقیر کی نظر سے گذرا۔ اگرچہ لکھنؤ اور فیض آبادی لوگوں کے ہاتھ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ مولوی صاحب زیر آیت یٰعیسیٰ انی متوفیک (یعنی) عن شہوتک وحظوظ نفسک۔ اور اخذ ناشی وافیا کے لکھتے ہیں کہ جس سے مولوی خدا بخش صاحب اور اُن کے ہمنواوں نے سمجھ لیا ہو کہ حضرت مسیح چوتھے آسمان پر چڑھ گئے اور یہ نہیں سوچتے کہ اس مجہول فقرہ اخذ ناشی وافیا سے بھی عیسیٰ علیہ السلام کی جان قالب سے نکلنا ہی ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس لفظ اخذ کے معنے مفسرین ماہرین اور محدثین کاملین نے گلا گھونٹنا اور موت کے ہی کئے ہیں۔ دیکھو ترجمہ مشکوٰۃ کتاب الفتن صفحہ ۴۶ سطر نمبری ۱۵۔ اور اسی طرح شرح کتاب بخاری کا ...... اور امام وہب نے حضرت مسیح کو وفات یافتہ لکھا ہے اور بیان تک لکھے ایمان کے مدت دراز تین دن سات ساعت عیسیٰ علیہ السلام کا نعش خاک پر پڑے رہنا اپنی اپنی تجویزوں میں اسی نے بیان بھی کر لیا کہ جس سے کسی مخالف کو شک و تردد نہ رہے۔ کو کے معنے زندہ ہی ... ابو بکر واسطی نے کس لفظ کا کیا ہے۔ دیکھو اس جگہ بھی ابو بکر واسطی نے لفظ توفی کے معنے صاف مار ڈالنا ہی کئے ہیں۔ اور بیان کے طور پر لکھ دیا کہ اللہ تعالے نے حضرت مسیح علیہ السلام کے جسم میں کوئی حالت کہ جو ہر ایک انسان کو اس کے زندہ رہنے کیلئے ضروری ہے باقی نہیں رکھی تو حکیم صاحب سچ کہنا کہ پھر اُن کے مردہ ہونے میں کونسی کسر رہ گئی۔ اس کے علاوہ اگر ابو بکر واسطی کی تاویل کو تسلیم بھی کر لیا جاوے تو ہم پوچھتے ہیں کہ کیا حضرت مسیح علیہ السلام میں باوجود نبی ہونے کے اس درجہ قوت شہوانیہ بڑھی ہوئی تھی کہ اللہ تعالےٰ کو اس کے مارنے کی ضرورت پڑی اور جناب عیسیٰ علیہ السلام اسقدر حظوظ نفسانیہ میں مشغول تھے۔ کہ خدا تعالےٰ کو اس کے مٹانے کی فکر پیدا ہوئی۔ غور کیجئے۔ کہ ابو بکر واسطی رحمہ کی توجیہ سے حضرت مسیح علیہ السلام پر کتنا بڑا الزام حظوظ نفسانیہ کے مبتلا ہونے میں عاید ہوتا ہے بلکہ ایک یہودی نہایت صفائی کے ساتھ ابو بکر واسطی کے اس قول سے استدلال کر سکتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام منصب نبوت کے قابل نہ تھے۔ کیونکہ جس انسان میں قوت نفسانیہ ایسی قوی ہو وہ کیونکر نبی ہو سکتا ہے۔ مولوی خدا بخش صاحب خدا کا خوف کیجئے اور ابو بکر واسطی کے واسطے ایک معصوم نبی کو ایسے سخت الزام کا مورد نہ ٹھہرائیے۔ جو کسی ادنیٰ پاک نفس انسان کیلئے بھی پسند نہیں کیا جا سکتا۔ پس صادق مسلمان وہی ہے کہ جو اپنی موت سے پہلے اس بات پر ایمان لاوے کہ حضرت مسیح ع کو مقدس وفات ہوئی۔ اور اب پھر کے وہ اس غمکدہ میں نہ آویں گے۔ والسلام۔

(راقم کمال الدین احمد احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ بشیر گنج ...)

انتقال پر ملال

شیخ علی احمد خان صاحب کیل چیف کورٹ پنجاب رئیس و معظم گورداسپور نے ۱۸ جولائی ۱۹۰۹ء کو اس جہان فانی سے ملک جاودانی کی طرف انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شیخ صاحب مرحوم خاندانی بارعب صاحب مروت و احسان متواضع۔ مہمان نواز۔ غریبوں کے مددگار۔ دوستوں کے معین و ہمدرد غمگسار۔ بیواؤں کے خبرگیر۔ یتیموں کے دستگیر۔ امورات مفید پنجاب میں سب سے زیادہ حصہ لینے والے (چہرہ خاک ... حسین بخش ممبر انجمن اسلامیہ ...) شیخ صاحب موصوف حضرت مرشدنا مرزا صاحب کے خاندان کی قانونی خدمات

...ح ہیں

فرمایا بعض لوگوں کو دہوکہ ہو ... لم تقولون ما لا تفعلون سے یہ سمجھتے ہیں کہ جس بات پر خود عمل نہ ہو اُسکو کہنا ہی نہیں چاہیئے۔ اس آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ جو قول و قرار پورا نہ کرنا ہو۔ وہ کہنا ہی نہیں چاہیئے دوسری آیت علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم سے استدلال غلط کرتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضؓ سے کسی نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا اذا رأیت شحًا مطاعًا وھویً متبعًا۔ او اعجاب کل ذی رای رایہ فعلیکم انفسکم جب تو دیکھے کہ ایک شخص دنیا کا حریص و متبع ہے۔ اور گری ہوئی خواہشوں کا پیرو ہے۔ اور خود پسندی کا یہ حال کہ اپنی ہی رائے پسند ہے تو اس وقت علیکم انفسکم کا موقعہ ہوتا ہے۔

فرمایا۔ میرا یہی دستور ہے کہ ایک حد تک کہتا ہوں پھر میں حضرت ابو بکر رضؓ کے قول پر عمل کرتا ہوں۔

۷ جولائی ۱۹۱۱ء اس سوال کے جواب میں۔ کہ مسجد حرام میں مشرکین کا آنا کیوں منع کیا گیا۔ فرمایا:۔ اس سوال کا پوچھنے والا یہودی یا عیسائی ہے تو اس کے لئے یہ جواب کافی ہے کہ سات گاؤں تھے۔ جو حضرت موسےٰ نے لیے ٹھیرائے کہ ان میں کسی قوم کے آدمی کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔

دوسرا جواب اللہ تعالےٰ اُسی رنگ میں سزا دیتا ہے جس میں نافرمانی ہو۔

مثلاً ایک شخص کے پاس ایک گھوڑی ہے۔ پڑوسی چور ہے وہ اُسے چرا لیتا ہے مگر اُسے چرا کر وہ اس سے فایدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ بلکہ دیکھ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ سو کوس کے اندر تو رکھ ہی نہیں سکتا۔ گویا جس مطلب کے لئے اس نے چوری کی اس سے محروم رہ گیا۔ ایسا ہی نا سے رونگٹا رونگٹا فایدہ اُٹھاتا ہے۔ تو آتشک سے بال بال دکھ میں ہوتا ہے۔ مشرکین عرب کا جرم تھا۔ کہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام میں آنے سے منع مساجد اللہ ان ... ب سزا بھی اُسی رنگ میں دی ... ن مسجد حرام کے نزدیک پھٹکنے نہ

تیسرا جواب یہ ہے کہ جب کوئی مذہب پیدا ہوتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت میں بڑے بڑے مخلص لوگ ہی شامل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ وقت بڑی مصیبتوں کا ہوتا ہے۔ مومن کے جان و مال پر ابتلا آتا ہے۔ اور بعض اوقات تو اس بستی میں رہنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ مخلص لوگ اس صبر کے اجر میں بادشاہ بنائے جاتے ہیں۔ اس وقت منافق اور گندے لوگ بھی طرح طرح کے حیلوں سے بیچ میں آگھستے ہیں۔ اور دین کی اکثر باتوں کو کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر نصاریٰ کو دیکھو کہ اب اصل انجیل تک ان کے پاس نہیں۔ ایک طرف تو علم طبقات الارض وغیرہ میں یہاں تک ترقی کی ہے کہ سب زمین کو چھان ڈالا۔ دوسری طرف دینی امور کا یہ حال کہ اپنے مذہب کی کتاب کا پتہ نہیں! ہندو یہ نہیں بتا سکتے کہ رام چندر جی اور کرشن مہاراج کا طرز عبادت کیا تھا۔

غرض ایک وقت مذہب پر آتا ہے کہ اس کے پیروؤں میں دنیا پرستی بڑھ جاتی ہے۔ اور اصل مذہب کیطرف توجہ کم ہو جاتی ہے تو قوم خدا کے احکام کو بھول جاتی ہے اور غیر قوموں کے اثر سے متاثر ہو کر انہیں کا رسم و رواج اختیار کر کے بعض اوقات اُنہیں میں ملجاتی ہے۔ اس خطرے سے محفوظ رکھنے کیلئے ضرور تھا کہ مکہ معظمہ غیر قوموں کے دخل سے بالکل پاک رہے تا دین بھی محفوظ رہے۔ اور اگرچہ بعض قسم کی تبدیلیاں پیدا ہونی ایک قدرتی بات ہے۔ مگر پھر بھی دوسری قوموں سے مسلمان نسبتاً بہت محفوظ رہے۔ عیسائیوں کے دو فرقوں کا طریق عبادت بھی نہیں ملتا۔ مسلمانوں میں امر مشترک تو ہے خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ والسلام

۹ جولائی ۱۹۱۱ء فرمایا کمانے میں تین باتیں نہ ہوں تو وہ کمانا غفلت کا موجب ہوگا۔

حلال ہو۔ یہ نہ سمجھو کہ چور بڑے ہی حرام خور ہوتے ہیں بلکہ جو چوری کا مال کماتا ہے وہ بھی حرام خور ہے۔ جو جعلسازی اور دھوکے سے مال جمع کرتا ہے۔ وہ بھی حرام خور ہے۔ جو کسی دکان میں مال شراکت رکھتا ہے۔ اور اس کا کوئی حساب و کتاب نہیں وہ بھی حرام خور ہے۔ جو اپنے منصبی فرض کو عمدگی سے ادا نہیں کرتا۔ اور ترقی تنخواہ کے لئے ہوشیار ہے وہ بھی حرام خور ہے غرض جو بالباطل مال کھا رہے ہیں وہ سب حرام خور ہیں۔

دوم یہ کہ جو کھانا **طیّب** ہو۔ یعنے وہ کھائے جو مناسب اور موجب ضرر نہ ہو۔ مثلاً کھانسی والا اگر ترش چیز کھاتا ہے تو وہ طیّب نہیں کھاتا۔ فالج والا اگر سرد اشیاء پیتا ہے تو طیّب کا استعمال نہیں کرتا۔ غرض جو کھاؤ پہلے دیکھ لو کہ بدن کیلئے مفید و پسندیدہ ہے یا نہیں۔

سوم لقمہ اُٹھاتے وقت اللہ کا نام لے اور شکر ادا کرے۔ روٹی پکانا اور تنور سے نکالنا میرے جیسی طبیعت کے انسان کے لئے تو ایک قسم کا معجزہ ہے۔ تین دفعہ آگ میں جانا پڑتا ہے اور میں آگ سے ایسا نفور کہ سردی میں بھی تاپ نہیں سکتا۔

لوگ حرام و حلال کا خیال نہیں کرتے۔ ایک عورت نے میرے سامنے ذکر کیا کہ ہم شادی کے موقعہ پر گائے کا گوشت کھلائیں گے۔ میں نے پوچھا کہاں سے حاصل ہوگی کہا ہمارے نوجوان بہت ہیں۔ جو ادھر ادھر سے پکڑ لاتے ہیں۔ پھر کہا کہ اپنے علماء کے لئے تو بکریاں ذبح کرتے ہیں میں نے کہا وہ تو چوری کی نہیں ہونگی۔ کہا نہیں وہ تو گڈریوں سے لیتے ہیں۔ اور وہ کیوں نہ دیں۔ اگر ذرا بھی انکار کریں تو ہم ان کا ریوڑ کا ریوڑ نہ غارت کردیں۔

اور پیر صاحب کی زیادہ خاطر ہے۔ اُن کے لئے مرغ کا گوشت ہوگا۔ میں نے پوچھا وہ کہاں سے لیں گے۔ کہا مولا ہون سے۔ پوچھا قیمتاً۔ کہا نہیں جو نے سے نور۔

غرض آجکل مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے۔ خوب سن لو کہ مردار خور الہیات کے علم سے بالکل ناواقف رہتے ہیں۔ یوروپ کی قوموں کو بھی دیکھ لو کہ الہیات کے باریک مسایل میں کچھ فہم نہیں۔ ایک انسان کو خدا کا بیٹا سمجھ لیا ہے۔ فرمایا کہ خون سے تشنج و استرخا پیدا ہوتا ہے۔ اور لحم الخنزیر سے اخلاق و عادات پر بُرا اثر ہو۔ اور ما اُھلّ لغیر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے وہ پاک عقاید کے لئے بدا ثر ڈالتا ہے۔ فرمایا بعض بداعمالیوں کیوجہ سے یہود سے رزق حلال چھین لیا گیا۔ مسلمانوں کو بھی یہی سزا ملی ہے۔ حلال طیب رزق تو مال غنیمت ہے۔

امیرنا نور الدین

تعلیم

جس نور کی ضیاء سے ایک عالم کو فیضیاب ہونا تھا۔ اس کی ۱۲۵۸ھ ہجری مطابق ۱۸۴۱ء کے اردگرد شہر بھیرہ میں ولادت ہوئی۔ اور بچپن کے زمانہ میں آپ نے قرآن شریف کا کچھ حصہ اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ سے اور باقی کل حصہ اور فقہ کی چند کتابیں پنجابی زبان میں اپنی والدہ ماجدہ سے پڑھیں اور سنیں۔ اس کے بعد ۱۲۷۰ھ کے اپنے کسی تعلق کے سبب سے لاہور میں تشریف لائے۔ اور وہاں پر آپ بیمار ہوگئے کچھ عرصہ تک علاج کرایا۔ اور کچھ عرصہ آپ کو فارسی اور خوشخطی پڑھنی اور سیکھنی پڑی۔ اور پھر آپ نے اپنے وطن مالوف کیطرف مراجعت فرمائی۔ اور ایک بزرگ میاں شرف الدین نامی آپ کے فارسی ٹیچر مقرر ہوئے۔ ہرچند آپ کو فارسی پڑھائی جاتی تھی۔ مگر آپ کو فارسی بان سے کچھ بھی ٹیسٹ نہیں تھا۔ آپ کے ہر دو اساتذہ شیعہ مذہب رکھتے تھے۔ مگر ان کو بحث مباحثہ سے کچھ بھی تعلق نہ تھا۔ لیکن آپ نے ان کے ذریعہ سے شیعہ مذہب کی حقیقت کو خوب معلوم کرلیا۔ اسی اثناء میں آپکے اخی مکرم و معظم بھیرہ میں تشریف فرما ہوئے اور انہوں نے باقاعدہ تعلیم عربی دینا شروع کی۔ اسی زبان سے آپ کو زیادہ ٹیسٹ تھا۔ اب جناب الٰہی کے فضل و کرم کا باب آپ پر کھولا گیا۔ کہ ایک شخص کلکتہ کے تاجر محمد امین نامی نے آپ کو قرآن کریم کے ترجمہ کے سیکھنے کیطرف متوجہ کیا۔ جو دراصل ہم سب لوگوں پر اللہ تعالےٰ کا فضل عظیم ہے۔ وذالک فضل اللہ علینا و علی الناس ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون۔ پھر ایک بمبئی کے تاجر نے مشارق الانوار اور تقویت الایمان کے پڑھنے کیطرف توجہ دلائی۔ آپ کو اُردو زبان چونکہ نہایت ہی پیاری معلوم ہوتی تھی اس لئے آپ نے ان ہر دو کتب کے تراجم کو خوب پڑھا۔ اور تھوڑے دنوں کے بعد پھر لاہور تشریف لے آئے۔ لاہور میں آپ بڑی دلچسپی کے ساتھ موجز پڑھتے تھے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد آپ پھر وطن تشریف لائے۔ اور وہاں سے آپ کو کسی خاص تقریب پر راولپنڈی جانا پڑا۔

ملازمت

وہاں پر آپ ایک ورنیکلر سکول میں داخل کرائے گئے۔ اور وہاں سے آپ کچھ عرصہ کے بعد ایسے کامیاب ہوئے کہ پنڈ دادنخاں لیکن چار سال کے بعد آپ نے اس ۱۸۵۹ء کے قریب (جبکہ آپ کی عمر ۱۸ سال کا واقعہ ہے) اس ہیڈ ماسٹری کیوقت ہی —

پھر سلسلہ تعلیم

اپنی عربی تعلیم کا سلسلہ بڑے شوق سے جاری ساری رکھا اس کے بعد پھر آپ کے والد صاحب بزرگوار علیہ الرحمۃ نے آپ کی باقاعدہ تعلیم شروع کرائی اور ایک نہایت لایق اُستاد مقرر ہوئے۔ مگر اس وقت جو استاد مقرر ہوئے۔ اُنکو ایک مسجد کی تعمیر کی تکمیل کے سبب بہت سفر کرنا پڑتا تھا۔ اور آپ یعنے حضرت امیر المومنین بھی اُن کے ہمراہ سفر و حضر کی تکالیف کی برداشت حصول علم کے لئے کرتے۔ آخر متواتر ایک سال کی کوفت کے بعد آپ نے اپنے بھائی صاحب مکرم سے اپنی تکالیف کا حال بیان کیا۔ وہ پھر آپ کو اپنے ہمراہ لاہور لائے۔ اور چند ایک اساتذہ کے سپرد کرکے خود اپنے وطن مالوف کی طرف تشریف لے گئے۔ اب حضرت امیر المؤمنین اپنے بھائی صاحب کے تشریف لیجاتے ہی ایک طالبعلم کی ترغیب سے ہندوستان کو تحصیل علم کے لئے روانہ ہوئے۔ اور رامپور پہونچے۔ وہاں پر آپ محنت کرنے سے بیمار ہوگئے۔ تو آپ کو علاج کی فکر پڑی۔ آپنے وہاں پر سب سے بڑے عالم طبیب کی تلاش کی تو آپ کو ایک نہایت بزرگ اور اعلےٰ پایہ کے طبیب کا حال معلوم ہوا۔ لیکن آپ وہاں سے مرادآباد پہونچے۔ جب آپ صحتیاب ہوگئے تو پھر مرادآباد سے اُسی حکیم صاحب موصوف کی خدمت میں لکھنؤ حاضر ہونے کے لئے مرادآباد کانپور ہوتے ہوئے لکھنؤ پہونچے چونکہ کچی سڑک تھی اور گاڑی میں آپ سوار تھے۔ گرمی کا موسم تھا گرد و غبار آپ کے چہرہ مبارک اور کپڑوں پر پڑی ہوئی تھی۔ جب آپ لکھنؤ پہونچے تو گاڑی سے اُتر کر حکیم صاحب کا مکان دریافت کرنے سے مکان گاڑی کے ٹھیرنے کی جگہ کے بہت ہی قریب تر نکلا۔ آپ اُسی حالت میں مکان میں داخل ہوئے۔ تو سامنے ایک بڑا کمرہ نظر آیا۔ اور اس پر ایک فرشتہ خصلت دلربا حسین سفید ریش سفید پوشاک زیب تن کئے چار زانو بیٹھا نظر آیا۔ جسکے پیچھے ایک نہایت نفیس گول تکیہ اور دونوں طرف دو چھوٹے چھوٹے تکئے لگے ہوئے تھے۔ اور ہال کے کنارے کنارے نمازکے [illegible] ہی ایک جانب قرینے سے بیٹھ گئے۔ اس گردآلودہ حالت اور نئے طریقے (السلام علیکم نے) جوکہ ہندوستان کے تکلفات سے نرالا تھا اُن سب کو حیرت میں ڈالدیا۔ اور ان میں سے ایک شخص نے جو اراکین لکھنؤ سے تھا۔ آپ کو مخاطب کرکے کہا آپ کس مہذب ملک سے تشریف لائے ہیں تو آپ نے اس طرح سے جواب دیا کہ بے تکلفیاں اور السلام علیکم کی بے تکلف آواز وادی غیر ذی زرع کے اُمّی اور بکریوں کے چرواہے کی تعلیم کا نتیجہ ہے صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و اُمّی۔ اس آپ کے جواب نے بجلی کا کام کیا۔ اور حکیم صاحب کو وجد طاری ہوگیا۔ اس حالت وجد میں حکیم صاحب نے ان سائل صاحب موصوف کو کہا کہ بادشاہ کی مجلس میں رہ کر ایسی زک کبھی پیشتر بھی اُٹھائی تھی۔ اور آپ سے دریافت کیا کہ آپ کا کیا مقصد اور کیا کام ہے۔ آپنے کہا میں طب پڑھنے کیلئے آیا ہوں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں تو بہت بوڑھا ہوگیا ہوں۔ اور اب پڑھانے سے قسم کھائی ہے اس لئے میں خود تو پڑھا نہیں سکتا۔ اس وقت رحم خداوندی نے حضرت امیر المومنین کی زبان مبارک سے یہ کلمات نکلوائے کہ شیرازی شاعر نے بہت ہی غلط کہا۔ جو یہ کہا۔ از ردن کل متحمل است وکفارہ یمیں سہل۔ اس پر ان کو دوبارہ وجد ہوا۔ اور چشم پرآب ہوگئے۔

قسم توڑ دی

اور ایک اور شخص عمدہ حکیم اور لایق مولوی کا نام لیکر کہا کہ میں آپ کو ان کے سپرد کردونگا۔ وہ آپ کو بہت اچھی طرح پڑھائیں گے۔ اس پر آپ نے جواباً فرمایا کہ ملک خدا تنگ نیست۔ پائے گدا لنگ نیست۔ اور حکیم صاحب کو پھر تیسری دفعہ وجد ہوا۔ اور فرمایا کہ ہم نے قسم کو توڑ دیا ہے۔ اس کے بعد حکیم صاحب حرم سرا میں تشریف لیگئے۔ اور باقی ماندہ لوگ بھی اپنے اپنے مکان کو چلے گئے آپ بھی وہاں سے اُٹھ کر اپنے بڑے بھائی صاحب کے ایک دوست کے مکان پر چلے گئے۔ انہوں نے آپ کو ایک علٰحدہ مکان رہنے کے لئے دیدیا۔ جہاں آپ کو اپنے کھانے وغیرہ کا بھی خود ہی انتظام کرنا پڑا۔ کھانا پکانا میں

دران

تو یہ کام سپرد ... ہوئے رزق کو خراب کرانا ہے۔ اور میں کس لائق ہوں کہ جو یہ کام میرے سپرد کیا گیا۔"

اس کے بعد آپ پھر حکیم صاحب سے ملنے کو گئے۔ اور اپنی اس قبولیّت دعا کا یہ اثر آپ نے دیکھا۔ کہ حکیم صاحب نے آپ کو کہا کہ آپ کل آئے اور پھر خود ہی بغیر اجازت چلے گئے۔ کیا یہ شاگردوں کا کام ہے؟ اور کہا کہ آپ ہمارے ہی یہاں رہا کریں۔ اور یہیں کھانا بھی کھایا کریں۔ پھر فرمایا کہ خیر رہنے کیلئے تو میں آپ کو مجبور نہیں کرتا۔ خواہ آپ یہاں رہیں یا جہاں آپکی طبیعت چاہے۔ مگر کھانا یہیں آپ کو کھانا پڑے گا۔

اس کے بعد حکیم صاحب نے آپ سے دریافت کیا۔ کہ کیا پڑھنا چاہتے ہو آپ نے کہا "طب"۔ اس پر سوال ہوا کہ کہاں تک۔ آپنے کہا۔ کہ کم از کم افلاطون کے برابر تو ہو جاؤں۔ اس پر حکیم صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور آپ کو پڑھانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد آپ کا ارادہ ہوا کہ مجھے رامپور جانا چاہیئے۔ ادہر یہ خیال دل میں اُٹھتا ہی اور ادہر نواب کلب علیخاں صاحب کا تار حکیم صاحب کے نام اس لئے آتا ہے کہ نواب صاحب کے ہاں ملازمت اختیار کرلیں۔ اور ان کے ایک چہیتے ملازم کا علاج کریں اب ادہر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھیں کہ جونہی مولوی صاحب اپنے استاد حکیم صاحب کی خدمت میں پہونچے۔ وہیں انھوں نے فوراً دریافت کیا۔ کہ بھلا اچھا یہ تو بتلائیں کہ میرے جیسے آدمی کے لئے نوکری بہتر ہے۔ یا آزادی سے طبابت کرنا مجھے اس وقت بیٹھے بٹھائے چار یا پانچسو روپیہ ماہانہ کی آمدنی ہے۔ آپ نے کہا نوکری کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص آپ کے پاس آکر اپنا سر یا نبضا کھجلانے لگے۔ تو معاً آپ کے دل میں خیال پیدا ہوگا۔ کہ مجھے کچھ دینے لگا ہے۔ چونکہ حکیم صاحب کے اس سوال سے پیشتر آپ نے حکیم صاحب کو رامپور جانے کی بابت بتلا دیا تھا۔ اور حکیم صاحب نے ان کو یہ نہیں بتلایا کہ وہ کہاں نوکری کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اب حکیم صاحب اس

... پڑہنے اور خیال کیا کہ دراصل اس ... قول و فعل ہی اس کے قبضہ قدرت کا نہیں ہے ... خدائے تعالے کو بہتر سے بہتر کرنا منظور ہوتا ہے ... یہ شخص کہتا اور عمل کرتا ہے۔ اسکے بعد حکیم صاحب مولوی صاحب کو اپنے ہمراہ لیکر رامپور پہونچے۔ جس بیمار کے علاج کیلئے حکیم صاحب گئے اسکی صحت وشفا کے لئے آپ کے اُستاد حکیم صاحب نے آپ کو دعا کی فرمائش کی۔ لیکن آپ نے جواب میں معًا یہ فرمایا کہ وہ نہیں بچے گا۔ کیونکہ میری طبیعت اس کے لئے دعا کیطرف راغب نہیں ہوتی۔ خدا کی قدرت کا کیا اندازہ ہے اُس نے آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ہر ایک لفظ کو بعینہ پورا کیا۔ اور وہ شخص انتقال کرگیا۔ اب اور خصوصیت سے سنئے کہ ان کے اُستاد حکیم صاحب نے ان سے کہا۔ کہ بھائی اس مریض کے مرنے سے نواب صاحب کے دوسرے حکیم صاحب کو ہمیں ہنسنے کا موقعہ ملگیا ہے۔ اس پر آپنے فرمایا۔ کہ آپ کیوں گھبراتے ہیں۔ انکے ہاتھ سے بھی کوئی ایسا شخص ہی مریض مرجائیگا۔ اب ناظرین قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں کہ وہ اپنے بندوں کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو کس طرح سے پورا کرتا ہے۔ چند ایام کے بعد نواب صاحب کا دوسرا ملازم ویسا ہی فیورٹ اسی مرض میں مبتلا ہوگیا۔ جسمیں کہ شہر کا ایک شخص اس جہان فنا سے رحلت کرچکا تہا۔ اور اس کے معالج وہ دوسرے حکیم صاحب مقرر ہوئے۔ اثناء علاج میں اس مریض کو خون کی قے ہوئی۔ جسپر وہ معالج حکیم صاحب بہت خوش ہوئے کہ اب میرا مریض بہت جلد شفا یاب ہو جائیگا۔ اور آپ کے استاد حکیم صاحب کو بھی یہ خبر پہونچی۔ انہوں نے حضرت مولوی صاحب موصوف و ممدوح سے اس امر کا ذکر کیا کہ اب وہ مریض بہت جلد تندرست ہو جائیگا۔ کیونکہ اس کو خون کی قے ہو چکی ہے جو کہ کامیابی کی بڑی بھاری علامت ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ "کیا اس کو خون کی قے ہوئی ہے؟" حکیم صاحب نے جوابدیا۔ "ہاں"۔ تو آپ نے فرمایا۔ آپ یقین فرمائیں کہ وہ مریض بالکل مرچکا۔" اُدہر آپ نے زبان مبارک کو حرکت دی۔ ادہر اس مریض کے لئے قسام ازل نے اس کے رشتہ حیات منقطع فرماکر ملک الموت کو اس کی طلبی کے لئے تعینات کردیا۔ اور وہ بھی اس سرائے بیوفا کو الوداع کہکر عالم بقا کو سدہار گیا۔

دیکھئے ناظرین ایک طرف اس مریض کی شفا کی جلد ہونے کی دو حکیم تصدیق کریں اور آپ جو کچھ فرمائیں وہ خدا تعالے فوراً ہی پورا کرے۔ پھر آپ دو سال کے بعد وہاں سے حدیثوں کی تکمیل اور عربی پڑھنے کیلئے کہیں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو حکیم صاحب نے آپ کو نہایت مہربانی و شیریں زبانی سے میرٹھ یا دہلی جانیکا مشورہ دیا۔ اور کہا ہم آپ کو معقول خرچ ان ہر دو شہروں میں بھیجتے رہا کریں گے۔ لیکن جن اساتذہ سے آپ نے تحصیل علم کا ارادہ کیا تھا۔ کچھ ایسے امور میں گرفتار تھے کہ جس کے سبب سے آپ کو انسے فائدہ حاصل کرنیکا اس وقت بھی کوئی موقعہ نہ مل سکا اس کے بعد آپ بھوپال تشریف لیگئے انہیں ایام میں اپنے پہننے کے لئے دو واسکٹیں بنوا رکھی تھی جن کو آپ ہمیشہ زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ ان میں ایک واسکٹ کسی بندہ خدا نے اُٹھالی۔ آپ نے یہ خیال فرماکر کہ ہر ایک صابر کو خدا تعالے اعلےٰ سے اعلےٰ نعم البدل عطا فرماتا ہے۔ دوسرے واسکٹ کو خدا کے لئے کسی کو دیدیا۔ اسکے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد وہاں پر ایک امیر درویش نوجوان ایک خطرناک مرض میں مبتلا

علاج میں کامیابی

ہوا۔ اس نے اپنے ایک آدمی کو کہا کہ کسی ایسے طبیب کو لاؤ کہ جسکو یہاں کوئی نہ جانتے۔ اور وہ ایسی آسان دوا بتلائے کہ جسکے بنانے میں ہمیں اپنے ملازموں کو اطلاع نکرنی پڑے۔ اس پر اس شخص نے اس امیر نوجوان سے کہا کہ ایک نوجوان صالح طالبعلم طبیب ہے اگر آپ کہیں تو اس کو بلالاؤں اس نے کہا۔ کہ ہاں ضرور لاؤ۔ اس پر وہ شخص آپکی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کو اپنے ساتھ لیگیا امیر نوجوان اپنے مکان کے سامنے اپنے باغیچہ میں کرسی پر بیٹھا ہوا تہا۔ دیکھتے ہی آپ کے لئے فوراً کرسیں منگوائی گئیں۔ آپ اُن کو دوا بتلاکر تھوڑی دیر کے بعد واپس چلے آئے۔ اور اس کو کہہ آئے کہ شام کو اس علاج کے بعد مجھے خبر کریں۔ شام تک اس کو بہت فایدہ ہو گیا۔ اور بہت ہی جلدی وہ تندرست ہو گیا۔ تو اس نے آپ کو اتنا روپیہ نقد اور خلعت دی کہ آپ پر

حج کعبہ

حج فرض ہو گیا۔ اور آپ فوراً ہی مکہ معظمہ کی جانب برائے حج ... روانہ ہوئے

آپ مکہ معظمہ میں ڈیڑھ سال رہنے کے بعد مدینہ منورہ کو ایک نہایت ہی بزرگ مسیحا دم کیساتھ روانہ ہوئے۔ اور پھر وہاں سے اپنے وطن مالوف کو مراجعت فرمائی تو آتے ہی وہاں کے علماء سے مخالفت کا بازار گرم ہوگیا۔ سچ ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

اس کے بعد اپنے وطن میں طبابت کرنی شروع کی جس میں آپ کو بہت کامیابی ہوئی۔ پھر آپ کے پاس جو خطرناک مریض آنے شروع ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کے دست مبارک سے سب کو شفا بخشی تو آپ کی بہت شہرت ہوگئی۔ اس پر ایک شخص اہل ہنود سے مدقوق ہوکر علاج کے لئے حضرت امیرالمؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کو بھی خدا تعالےٰ نے بہت جلد شفا عطا فرمائی۔ اب اس مریض مذکور کے ماموں صاحب اور

توکل علی اللہ

وزیر اعظم ریاست نے رئیس ... سے حضور کا تذکرہ کیا۔ ...... رئیس نے آپ کو اپنے پاس بڑے عزت واحترام سے جگہ دی۔ اب آپ ... تشریف لے گئے۔ وہاں ایک روز رئیس ...... کے سامنے باتیں کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ کا میرے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ میں اگر کہیں جنگل بیابان میں بھی ہوں۔ تب بھی خدا تعالےٰ مجھے رزق پہونچائیگا اور میں کبھی بھوکا نہیں رہونگا۔ اب بگوش ہوش سننا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ اپنے پیارے دوست کیساتھ کیسی وفا کرتا ہے۔ ایک عرصہ بعید اور مدت مدید کے بعد حضور امیرالمؤمنین رئیس ..... کیساتھ کہیں جا رہے تھے۔ جس پڑاؤ پر رئیس ... نے قیام کرنا تھا۔ اسکے نزدیک اس وقت پہونچے۔ جبکہ آفتاب کے چہرہ پر شب تار کی فوج کی چڑھائی سے جوکہ بڑے زور شور کیساتھ بڑہی چلی آتی تھی۔ اور جس کی زندگی فوج کے دل جلے لفروں کے دھوئیں سے دنیا تاریک و تار ہوتی جاتی تھی۔ مردنی چھائی ہوئی تھی۔ اور ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ کہ اتنے میں رئیس ..... نے صاف الفاظ سے اپنے مشیروں اور ہمراہیوں کو حکم دیا کہ سب کے سب آگے چلیں تمام امراء و رفقاء رئیس ... باگیں پھیر دیں اور بڑی تیز رفتار کیساتھ ہوئے۔ اب وہ پر خوف چہرہ نظروں سے غائب ہوگیا۔ اور شب تاریک کے لشکر نے تمام دنیا پر پھیل کر ہر جگہ تصرف حاصل کرکے ڈیرے جما دیئے۔ ادہر ہمارے مسافر اندھیرے میں ٹھوکریں کھاتے گرتے پڑتے ایک بنگلہ میں جا ٹھہرے۔ جسمیں صرف امراء وزراء اور بڑے بڑے علماء و حکماء اور نواب ہی ٹھہر سکتے ہیں مگر جنکے کھانے پینے کا سامان وہاں پر کچھ نہیں ہوتا۔ ان کو خود ہی سب کچھ مہیا کرنا ہوتا ہے۔ رئیس نے اس مکان میں پہونچکر جسکے قرب وجوار میں سوائے جنگل کے اور کچھ نہ تھا۔ حضرت امیرالمؤمنین سے کہا کہ مولوی صاحب اب آپ اپنے خدا کا وعدہ سچا کرکے دکھلادیں۔ اور بتلادیں کہ آپ اس وقت بھوکے رہینگے یا نہیں۔ آپ نے ہنسکر فرمایا۔ نہیں نہیں میں تو بھوکا ہرگز نہیں رہونگا۔ کیونکہ میں تو بادشاہ کیساتھ (یعنے اللہ کے ساتھ) یہ کہکر آپ اپنے کمرہ میں تشریف لیگئے۔ اور آرام کرنے لگے۔ ناظرین اب آپ خدائے قادر کی طاقت وقدرت کا مطالعہ غور سے فرمادیں کہ وہ رئیس جو خود ہی ایک من کا اسطرح امتحان لیتا تھا اس کو خدا نے کہا کہ .....

...... تو میرے پیارے بندے کی آزمائش کیا کرتا ہے تو تو میری آزمائش کرتا ہے۔ دیکھ میں .... تجھ سے ہی یہ بات پوری کراؤنگا۔ رئیس ..... نے سمجھا۔ کہ کہیں نورالدین نے مجھے بادشاہ کہا ہے اب میری کیا بادشاہت رہے گی۔ اگر میں نے اس کو آج کھانا نہ کھلایا۔ اس پر رئیس ... نے سوائے مولوی صاحب کے اپنے تمام مصاحبوں کو جمع کرکے کہا۔ کہ خواہ ہم میں سے چار یا پانچ آدمی جان سے بھی جاتے رہیں تو بلا سے۔ کوئی پرواہ نہیں۔ آج جسطرح ہوسکے نورالدین کو کھانا کھلاؤ خواہ ہمیں کہیں سے ہی کھانا لانا پڑے۔ قہر درویش برجان درویش۔ ان سب لوگوں میں سے خوراک دیہات وغیرہ سے لانے کے لئے چند آدمی روانہ ہوئے۔ اندھیری رات رات میں پہاڑوں کے اوتار چڑہاؤ کو طے کرتے ٹھوکریں کھاتے اُفتاں وخیزاں ایک گاؤں میں پہونچے۔ اور بہت سی جھڑکیں .... کھاکر اور بہت سا روپیہ خرچ کرکے کچھ آٹا۔ کچھ گھی۔ کچھ انڈے وغیرہ وغیرہ کھلایا گیا۔

---

(۱۷)

چند سوالوں کے جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط میں نے حضرت امیر کو پیش کیا۔

سوال اول کے بارے میں فرمایا۔

مدین جو ایمان لایا ہوں تو اللہ کی کتاب پر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اجماع امت پر۔ باقی جو عجائبات قدرت ہیں وہ جسکو سمجھایا ہے وہی بیان کرنیکا اہل ہے۔ تجلّو تجلّی عرش و کعبہ کی حقیقت نہیں بتائی گئی وما انا من المتکلفین۔

اور نہ یہ عجائبات ضروریات دین میں داخل ہیں و من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ۔

سوال دوم:۔ علم حق در علم صوفی گم شود۔ کے معنے آپ دریافت کرتے ہیں و جواب یہ نہ تو قرآن ہے نہ حدیث۔ یعنی خدا کا کلام ہے نہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ ایک صوفیانہ خیال ہے آپ ایسا نہ سمجھیں کہ ہر بات ٹلتا ہے۔ اس لئے سنئے۔ خدا کا علم اس کی اپنی ذات پاک کے متعلق ہے اور صوفی کا علم صوفی کی ذات سے وابستہ ہے۔ ایک دوسرے میں یہ علم حلول نہیں کرتے۔ صوفی کو وہی علم ہوسکتا ہے جو صوفی کے تعلق ہو۔ اور علم الہی اللہ کی ذات میں ہے وہ صوفی کے علم میں گم ہے یعنی نہیں۔ یعنی صوفی کے علم سے جناب الہی کا علم نہیں مل جاتا۔ دوم یہ معنے ہیں کہ علم حق یعنی سچا علم صوفیوں کے علم میں گم رہتا ہے۔ یعنی تمام سچے علوم صوفیوں کے علم میں آجاتے ہیں۔

سوال سوم:۔ طالب مطلوب میں فانی ہوتا ہے۔ یا برعکس اور فنا و بقا وجودی ہے یا شہودی؟

جواب۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ جو مطلوب ہے وہ طالب بھی ہے۔ آپ نے سنا ہوگا۔ ؎

عشق در معشوق از عاشق فزوں وارد اثر

پس طالب و مطلوب ایک نقطہ پر آکر متحد ہوجاتے ہیں

معرفت حاصل ہیں ... ات کے حصول کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید میں بھی اِنّ السّمع والبصر و الفؤاد کل اولٰئک کان عنہ مسؤلا۔ آیا ہے۔

سوال پنجم :- سورہ واقعہ میں ایک جگہ ثلّۃ من الاوّلین و ثلّۃ من الاٰخرین اور پھر اُسی سورۃ میں قلیل من الاٰخرین بھی فرمایا۔

جواب :- آپ غور سے دیکھیں مُقرّبون کے بارے میں ثلّۃ من الاوّلین و قلیل من الاٰخرین فرمایا اور اصحٰب الیمین کے لئے ثلّۃ من الاوّلین و ثلّۃ من الاٰخرین فرمایا

یعنی ثلّۃ من الاٰخرین قلیل من الاٰخرین دو الگ الگ گروہوں کیلئے فرمایا۔

(د) کسی آیت سے سبقت خلق سمٰوٰت اور کسی سے سبقت خلقت ارض ثابت ہوتی ہے۔

(**جواب**) یہ بھی صحیح نہیں والارض بعد ذٰلک دحٰھا آیا ہے جس سے صرف اتنا معلوم ہوا کہ دحو ارض بعد میں ہوئی۔

(**ج**) انّ المتقین فی ظلٰلٍ وعیونٍ اور ظلّ تو بمقابل ضوء قمر و شمس ہوتا ہے۔ اور قرآن مجید میں ہے۔ لا یرون فیہا شمسًا ولا زمہریرًا۔

(**جواب**) سایہ تو عرش کا بھی حدیث میں آیا ہے۔ خدا کے فضل کا سایہ بھی ہے صرف سورج سے ہی سایہ کا تعلق نہیں ہے۔ اور دنیا میں پیشگوئی تو جسطرح پوری ہوئی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

سوال ششم :- صنارۂ قلندر۔ سزوار بہ من نمائی
کہ دراز و دور دیدم رہ و رسم پارسائی

(**جواب**) ایک اور بزرگ نے کہا ہے ؎

روح پدرم شاد کہ مے گفت بہ اُستاد
فرزند مرا عشق بیاموز دگر ہیچ

انسان کو جب جناب الٰہی کا فضل جذب کر لیتا ہے تو پھر ضرورت مجاہدات نہیں رہتی۔ اسے رہِ قلندر سے صوفیاء نے تعبیر کیا ہے۔ مجاہدات سے پہنچنا ایک مشکل راہ ہے۔ اور عشق الٰہی کا جذبہ دم کے دم میں کہیں

م ۔ واہ گورو نے خوب سمجھائی۔
سرسوں پھولی آنکھوں میں
نگل گئی پربت کو رائی +
سرسوں پھولی آنکھوں میں

جواب گورو کی کلام سے حیرت بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ باتیں جو بہت سی کتابیں پڑھنے سے سمجھ میں نہیں آتیں ایک دم کی صحبت سے حل ہو جاتی ہے۔ اس وقت پہاڑوں کے پہاڑ تل میں سما جاتے ہیں۔ ایک شخص نے پچھلے دنوں رویا دیکھا کہ پہاڑ اس کی آنکھ میں جذب ہو گیا۔ جسکی تعبیر یہی کہ قرآن کے علوم اُسے آگئے۔ پس جبکہ خدا کا فضل ہو اور مرشد برحق مل جائے۔ اس کا دل وسیع ہو جاتا ہے اور جو باتیں پہاڑوں سے زیادہ سخت اور عظیم ہوتی ہیں۔ وہ اس کے اندر آجاتی ہیں۔

سوال ہشتم :- نزد بعض فقیر دو قدم۔ و نزد بعض سہ قدم۔ و نزد حضرت مجدد ہفت قدم۔

(**جواب**) دو قدم وصول الی اللہ تو یوں ہے کہ فنا نفس ہو گیا۔ پھر فناء عن المخلوق۔ اور اللہ کو مقدّم کر لیا۔ تقسیم یوں کہ پھر عبادت اتباع کے رنگ میں نہ رہے۔ بلکہ لذت کا خیال ہی نہ ہو۔ ہفت قدم یہ کہ پانچ لطائف سلطان الاذکار۔ مراقبہ معیّت کے بعد جذب الٰہی پیدا ہو جاتا ہے۔ اخیر میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتٰب یتلٰی علیہم ان فی ذٰلک لرحمۃ وذکرٰی لقوم یؤمنون۔ پس آپ ایسی باتوں میں نہ پڑیں جو انسان میں کوئی روحانی ترقی پیدا نہیں کر سکتیں۔ بات وہی حق اور پختہ ہے جو یا خدا کا کلام ہے یا خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلّم کا۔ باقی سب ہیچ ۔ والسّلام۔

ایک محبِ صادق

جناب میر فضل احمد صاحب حیدر آباد دکن سے لکھتے ہیں۔

بدرِ صادق۔ اگر آفتاب نبوت و خلافت سے نور گزیں ہو کر فلک احمدیت پر ایسی لطیف ٹھنڈک سے درخشاں نہ ہوتا تو صحرائے ظلمت و عصیان کے بھٹکے ہوئے کیسے راہ یاب و منور ہوتے۔ خداوند کریم نے اپنے فضل خاص سے دور اُفتادوں کے اقتباس انوار نبوت و خلافت کیلئے آپ جیسے کریم الصفات کو ہمارا ذریعہ اور مخدوم بنا دیا ہے۔ الحمد للہ علےٰ ذٰلک +

شملہ میں لیکچر

جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب چند دن کے واسطے اپنے ایک کام کے واسطے شملہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ جماعت شملہ نے آپ سے درخواست کی کہ یہاں ٹاؤن ہال میں آپ ایک لیکچر دیں۔ آپ نے اس تجویز کو پسند کیا۔ منشی برکت علی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ شملہ اسسٹنٹ سکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی سے ٹاؤن ہال کے واسطے ملے۔ جنہوں نے اپنی فراخدلی سے مورخہ ۲ جولائی ۱۹۱۱ء اتوار کے دن کے واسطے ٹاؤن ہال کا روم مفت عطا کیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو بہتر سے بہتر جزا دے۔ آپ نے اپنی اس نیک دلی سے تمام جماعت احمدیہ کو اپنا ممنون احسان کیا۔ پہلے بھی آپ اپنے اس حسن سلوک کے نمونے دکھا چکے ہیں۔ گذشتہ سال آپ نے ٹاؤن ہال مفت دیا تھا۔ اور اگست آئندہ میں بھی مفت دیا ہے۔ منشی برکت علی صاحب کا وجود جماعت کے لئے بہت بابرکت ہے۔ ایسے موقعوں پر عمدہ سے عمدہ انتظام کرنے کیواسطے اللہ تعالےٰ نے آپ کو خاص ہمّت اور توفیق عطا فرمائی ہے۔ آپ کی ہی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آپ نے اس موقعہ کیواسطے اور گذشتہ سال میں اور آئندہ اگست کے واسطے ٹاؤن ہال کا ایسا عمدہ انتظام کیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کا وجود اسم بامسمٰی کرے آپ کی کوششوں کو بارآور کرے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے متمتع کرے۔

ٹاؤن ہال کا انتظام ہو جانیکے بعد ایک اشتہار انگریزی میں چھپوایا گیا۔ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اتوار کے دن روم ٹاؤن ہال میں ۱۱ بجے دن کے

"اسلام کے امتیازی نشانات"

پر زیر صدارت جناب میر محمد خاں صاحب پلیڈر چیف کورٹ اردو میں لیکچر دیں گے۔ یہ اشتہار ۵۰۰ کی تعداد میں چھاپ کر جمعہ اور ہفتہ کے دن پبلک میں تقسیم کیا گیا۔ اتوار کو ۱۱ بجے کے قریب لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے ۱۱½ بجے ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنا لیکچر شروع کیا۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ جناب میر محمد خانصاحب پلیڈر صدر جلسہ ہوئے۔ آپنے اپنی افتتاحی پریزیڈنشل تقریر میں پبلک کو بتایا کہ ڈاکٹر صاحب "اسلام کے امتیازی نشانات"

پر لکچر دیں گے۔ بعدہٗ ڈاکٹر صاحب نے اپنا لکچر شروع کیا جسکا خلاصہ نیچے درج ہے:۔

اوّل آپنے تشہد۔ اعوذ۔ اور الحمد پڑھا۔ پھر فرمایا:۔ کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی ایسی اصلاح کریں کہ ہر ایک کے واسطے باصلاح ثابت ہوں۔ آجکل نفاق کیوجہ مذہب کی ناواقفیت سے ہے جسکے ذمہ وار ہمارے لیڈر ہیں۔ جو اپنے اندر کی اصلاح نہیں کرتے اور دوسروں کی اصلاح کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ تمام انبیاء اور بزرگان دین پہلے اپنی اصلاح کرکے پھر خلق کی اصلاح کرتے۔ اسلام نے ایسی تعلیم کو پیش کیا ہے جسپر انسان عمل کرنیسے باخدا اور با اخلاق انسان بن سکتا ہے۔

مذہب کی اصلی غرض سچے خدا کی پہچان اور اس کی محبت میں محویت اور مخلوق سے ہمدردی ہے۔ گناہ کی کثرت اس حالت میں ہوتی ہے جب خدا تعالےٰ کی معرفت میں کمی ہو۔ مثلاً یہ ناممکن ہے کہ لوگوں کی موجودگی میں بازار میں لوٹ لی جاوے یا خلاف قانون کوئی کام کیا جاوے۔ کیونکہ اسبات کا یقین ہوتا ہے کہ اگر یہاں ایسا کام کیا تو فوراً اس کا نتیجہ بھگتنا ہوگا یعنے پولیس کے ہاتھوں میں پکڑ کر جیلخانہ جانا ہوگا۔ پس اسوقت جو گناہوں میں اس قدر دلیری بڑھ رہی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ دل میں خدا تعالےٰ کی معرفت نہیں۔ اگر دل میں معرفت ہو تو یہ کسطرح سے ہو سکتا ہے کہ جب انسان دنیا کے جرایم سے اسقدر بچتا ہے تو خدا تعالےٰ سے نہ بچے۔ انسان کا مقصد اعظم یہی ہے کہ گناہوں سے بچے اور خدا تعالےٰ کی محبت اور رضا میں محو ہو جاوے اپنا ہر ایک کام اور اپنی ہر ایک حرکت و سکون کو اللہ تعالےٰ کے ارادہ کے ماتحت کردے۔ دوسرے لفظوں میں یہی بہشتی زندگی ہے۔ اس کے بالمقابل ان لوگوں کی زندگی جو گناہوں میں گرے ہوئے ہیں۔ اور اپنی شہوات نفسانی پر چلتے ہیں۔ جہنمی زندگی ہے۔

نجات حاصل کرنے کیلئے کامل معرفت کی ضرورت ہے جب معرفت ہوگی تب قدر دانی خوف اور محبّت پیدا ہوں گے۔ جو کہ ذریعہ نجات ہیں۔ مثلاً جب اس بات کا علم ہوتا ہے کہ فلاں چیز زہر ہے تو کوئی اس کو نہیں کھاتا کیونکہ جب اس زہر کی معرفت ہوگئی۔ تو اس سے خوف پیدا ہوگیا۔ انسان تو انسان حیوانات میں جب کسی چیز کی معرفت ہو جاتی ہے جو موجب خوف ہو تو اس سے بچ جاتے ہیں۔ مثلاً اگر بکریوں کے ریوڑ میں بھیڑیا

سے مقابلہ کے لئے گذر شے

کو اس بات کا علم ہو جائے تو حملہ نہ کرے۔ یا مثلاً اگر آگ جل رہی ہو۔ اور ایک شیر اور آگ کے دوسری طرف اس شیر کا ایک شکار ہو تو کبھی شیر آگ سے نکلکر اپنے شکار پر حملہ نہ کریگا۔ کیونکہ اُسے اسبات کا علم ہے۔ کہ اگر آگ میں گھسونگا تو مر جاؤنگا۔ غرضیکہ جسوقت کسی چیز کی معرفت ہوگی تو اگر وہ موجب احسان ہے تو اس کی محبّت دل میں پیدا ہوتی۔ اور اگر وہ موجب خوف ہے تو اسکی طرف سے دل میں خوف پیدا ہوگا۔ اس طرحسے جب انسان کو اللہ تعالےٰ کی کامل معرفت ہو تو وہ ضرور گناہوں سے بچیگا اور کبھی گناہ کے نزدیک تک نہ جاویگا۔ اور جسقدر معرفت میں کمی ہوگی۔ اس قدر گناہ میں دلیری ہوگی اگر معرفت میں کوئی نقص ہو تو وہ پورا فایدہ نہیں دے سکتی۔ کیونکہ ناقص معرفت سے نہ تو پورا خوف اور نہ ہی پوری محبت پیدا ہوگی جو کہ ذریعہ نجات ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کے احسانات کی انسان کو پوری معرفت ہو۔ تو اس انسان کو اللہ تعالےٰ کے ساتھ کامل درجہ کی محبّت ہوگی۔ خلاصہ یہ کہ کامل محبّت اور کامل خوف کیلئے کامل معرفت کیضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ کی کامل معرفت سے انسان اس وقت بہرہ ور ہوتا ہے۔ جب اپنے نفس کی قربانی کرکے اپنے آپ کو کلیۃً طور پر اللہ تعالےٰ کے احکام اور رضا کے نیچے رکھدے نہ اپنی کسی خواہش کو دخل دے نہ کسی حکم کے ماننے میں گریز اور دل کی تنگی ہو اسلام کے معنے ہیں ذبح ہونے کے لئے اپنی گردن کو رکھدینا کامل درجہ کی فرمانبرداری کرنا اپنے ارادے اور مرضی کو خدا تعالےٰ کے ارادہ اور مرضی کے ماتحت کر دینا۔ اسکے لئے ضرورت ہے کامل محبت و عشق کی اور اس کے لئے کامل معرفت کی۔

اسلام کی تعلیم ایسی ہے کہ اس پر عمل کرنیسے انسان باخدا اور با اخلاق انسان بن سکتا ہے اسلام کی تعلیم کے دو حصے ہیں۔ ایک تو خدا تعالےٰ کے متعلق دوسرا مخلوق کے متعلق۔ جو تعلیم خدا تعالےٰ کے متعلق ہے اس میں نہایت عمدگی سے خدا تعالےٰ کو پیارا اور محسن بنا کر دکھایا گیا ہے کیونکہ حسن اور احسان ہی دو ایسی چیزیں ہیں جن سے محبت پیدا ہوتی ہے (یہاں ڈاکٹر صاحب نے قرآن مجید کی مختلف آیات جن میں اللہ تعالےٰ کے حسن و احسان کا ذکر ہے پڑھکر سنائیں) اللہ تعالیٰ کی صفات کو جب تک پورا نہ مانا جاوے۔ توحید قایم نہیں رہ سکتی۔ اللہ بغیر آنکھوں کے دیکھتا ہے۔ اور بغیر کانوں کے سن سکتا ہے۔ اس کو علم حاصل کرنے کیلئے کسی استاد کیضرورت نہیں بلکہ اس کا علم اس کی ذاتی صفت ہے۔ جو مذہب اللہ تعالےٰ کو جمیع صفات کاملہ کے ساتھ پیش نہیں کرتے وہ اس کی صفت میں نقص روا رکھتے ہیں مثلاً یہ عقیدہ کہ خدا تعالےٰ روح یا مادہ کو پیدا نہیں کر سکتا۔ گویا اس کی صفت میں نقص رکھتا ہے۔ اس عقیدہ کو مان کر اللہ تعالےٰ کی صفات کامل نہیں رہ سکتیں۔ کامل توحید کامل ایمان اور کامل معرفت کا ذریعہ ہے۔ اگر توحید میں کوئی نقص ہوگا تو ایمان اور معرفت میں بھی ضرور نقص ہوگا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ کے صفات کو نہایت اعلےٰ بیان کیا گیا ہے۔ (اس جگہ ڈاکٹر صاحب نے ایسی آیات پڑھکر سنائیں)۔ اعمال میں اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ محبّت صدق اور اخلاص سے ہوں ان میں کسی قسم کے شرک کی ملونی نہ ہو پوری ہمّت اور کوشش لیے ہوں۔ کہیں اپنی محنت اور کوشش کا ناز نہ ہو۔ بلکہ نتیجہ خدا تعالےٰ پر چھوڑا جاوے۔ اسلام کی تعلیم کا دوسرا حصہ مخلوق کے متعلق ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے انّ اللہ یامرکم بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ۔ یعنی عمل یا انصاف کرو کہ نیکی کا عوض نیکی ہے پھر اس سے بڑھکر احسان کرو کہ جیسی نیکی کوئی تمسے کرے اس سے بڑھکر اس سے کرو۔ یا ایسے انسان کیساتھ نیکی کا سلوک کرو جسنے تمہارے ساتھ کوئی نیکی کا ثبوت نہیں دیا۔ پھر اس درجہ سے بڑھکر یہ کہ مخلوق خدا کیساتھ طبعی جوش کیساتھ سلوک کرو۔ جس میں نہ معاوضہ کا خیال ہو نہ شکر کا جیسے ماں اپنے بچے سے محبت کرتی ہے۔ کہ اس نیکی اور محبت میں کسی معاوضے اور شکر کا خیال نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ محبت طبعی جوش سے ہوتی ہے۔ اس کے موئید قرآن کریم کی یہ آیات ہے ویطعمون الطّعام علےٰ حبّہٖ مسکیناً ویتیماً واسیراً۔ کہ حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ فضیلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کیلئے کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں۔ مسکینوں۔ یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔ عفو کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد

اور شریروں اور ظالموں و سزا نہ دیجا دے - بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ محل اور موقعہ گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا - پس مجرم کے حق میں اور بنزعام خلایق کے حق میں جو کچھ فی الواقعہ بہتر ہو وہی صورت اختیار کیجائے - بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سی توبہ کرتا ہے اور بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے اور بھی دلیر ہو جاتا ہے - تورات میں عفو کی تعلیم کے بجائے سختی کی تعلیم تھی - جیساکہ اگر کوئی آنکھ نکالے تو آنکھ نکالو دانت نکالے تو دانت نکالو - یہ تعلیم صرف بنی اسرائیل کے حال کے مناسب تھی - کیونکہ ان کے خیالات اور حوصلے پست ہو چکے تھے - جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تو انہوں نے اس سختی کی تعلیم کو نہایت نرمی کیساتھ تبدیل کر دیا - جیساکہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسری گال بھی اسکی طرف پھیر دو - یہ تعلیم اس وقت کے مناسب حال تھی لیکن یہ دونوں تعلیمیں وقتی تھیں مکمل نہ تھیں - مکمل تعلیم صرف قرآن شریف نے ہی پیش کی - جیساکہ اوپر بیان ہوا - حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے خود فرمایا کہ میں صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنیکے لئے آیا ہوں -

قرآن مجید کی تعلیم تمام انسانوں کیلئے ہے - جیساکہ اس نے خود وعدہ کیا ہے - اس لئے اس کی تعلیم بھی جامع ہے جیساکہ عفو کی تعلیم کو مکمل کر کے پیش کیا ہے - اور ہر ایک موقعہ شناسی کو اپنے اندر لے لیا ہے - پھر قرآن شریف میں ارشاد ہے ادفع بالتی ھی احسن فاذ الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ہ یعنی جو شخص شرارت سے کچھ یاوہ گوئی کرے تو تم نیک طریق سے صلحکاری کا اس کو جواب دو تب اس خصلت سے دشمن بھی دوست ہو جائیگا - عام سوسائٹی اور ایک دوسرے کیساتھ سلوک اور غیر اقوام کیساتھ سلوک کے متعلق قرآن شریف میں یہ تعلیم ہے وقولوا للناس حسنا ولا یسخر قوم من قوم الخ یعنے لوگوں کو نیک بات کہو - ایکدوسرے

ب نہ لگاؤ برے نام رکھو - بدگمانی
...ر بد کر نہ پوچھو - ایک دوسرے کا
...کسی پر بہتان یا الزام نہ لگاؤ -

...ن مجید نے کھولکر بیان کر دیا ہے کہ انسان کیلئے اسکے اعمال و عبادت کے کیا نتیجے ہیں - دنیا پرستوں کے انجام کو سورۃ التکاثر میں بیان کیا ہے جس میں بتا دیا ہے کہ دنیا پرست انسان حرص کی غفلت میں پڑے رہتے ہیں - لیکن وہ دنیا میں ہی دوزخ کو محسوس کرتے ہیں یعنی ان کی زندگی دنیاوی آلایشوں اور کدورتوں کے سبب دوزخی زندگی ہوتی ہے - پھر مرکر اس کو آنکھوں سے دیکھیں گے اور اس میں گرکر یقین کی حالت تک پہونچ جاویں گے ان آیات میں تین حالتوں کا ذکر ہے - علم الیقین عین الیقین - حق الیقین - جسکی مثال آگ کی مثال سے سمجھ میں آجاتی ہے - کہ دور سے دھواں دکھائی دیتا ہو - تو یہ گمان ہوتا ہے کہ آگ ہوگی - یہ علم الیقین ہے - پھر اگر نزدیک جاکر آگ کو دیکھیں تو یہ عین الیقین ہوگا - اور اگر آگ میں ہاتھ ڈالکر اس کی گرمی کو محسوس کرکے یقین ہو جاوے کہ یہ آگ ہے - تو یہ حق الیقین ہے - اس طرح ان آیات میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جہنم کے وجود کا علم الیقین تو اس دنیا میں ہو سکتا ہے - عالم برزخ میں عین الیقین حاصل ہوگا - اور عالم حشر اجساد علم حق الیقین کے کامل درجہ تک پہنچا دیگا - حقیقی راحت اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کو ملتی ہے - جس نے خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق لگایا ہوا ہو - اور خدا پرست انسان ہو ایسے لوگوں کے حق میں ارشاد ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان یعنے خدا سے ڈرنے والے خلق انسان کی واسطے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی جنت ہے - مومن اور کافر کے اعمال کے نتائج کو ان آیات میں بیان فرمایا ہے - ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا - ویسقون فیھا کاسا کان مزاجھا زنجبیلا انا اعتدنا للکفرین سلسلا واغللا وسعیرا ہ ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا ہ یعنے متقیوں کو جو خدا میں محو ہیں ان کو ایسا شربت پلایا جاتا ہے - جس سے ان کے دل پاک صاف ہو جاتے ہیں - اس کی ملونی کافوری ہے یعنے دنیا کی محبت ان کے دلوں میں سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے - جیساکہ کافور زہریلے مادے کو دبا دیتا ہے - اس کافوری پیالے کے بعد وہ پیالے پیتے ہیں جنکی ملونی زنجبیل ہے - زنجبیل

کے دو معنے ہیں - ایک تو پہاڑ پر چڑھنا - دوسرے سونٹھ پہلے معنوں کے لحاظ سے یہ مطلب ہوا کہ روحانی حالت کی پوری قوت پاکر بڑی بڑی گھاٹیوں پر چڑھ جاتے ہیں - اور بڑے مشکل کام ان کے ہاتھوں سے انجام پذیر ہوتے ہیں - اور خدا کی راہ میں حیرتناک جانفشانیاں دکھاتے ہیں دوسرے معنوں کے لحاظ سے یہ مطلب ہوا کہ ان میں حرارت غریزی کو پیدا کرکے ان میں ہر قسم کی سختی کے مقابلے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے - ان کے بالمقابل دنیا پرست اس دنیا میں بھی دوزخ میں ہیں اور آخرت میں بھی دوزخ میں ہوں گے - مطلب یہ کہ وہ دنیا کی گرفتاریوں میں اس قدر سرگردان رہتے ہیں کہ گویا پا بزنجیر ہیں - ان کے دلوں میں ایک سوزش لگی رہتی ہے - کہ یہ کام ہو جائے یہ مال حاصل ہو جائے - فلاں جائداد ہاتھ لگ جائے سو دنیا میں بھی ان چیزوں سے ان کی زندگی تلخ ہوکر دوزخ کا نمونہ بن جاتی ہے اور آخرت میں بھی اس کا نتیجہ بھگت کر دوزخ میں جا پڑینگے - متقیوں کے بارے میں جو کافوری اور زنجبیل شربت کا ذکر ہے - اس سے یہ بھی مطلب ہے کہ برائیوں کو ترک کیا جاوے اور اس کے عوض میں نیکیوں کو اختیار کیا جاوے - صرف ترک بدی ہی نیکی نہیں - انسان ایسا متقی کسطرح بن سکے اس کا علاج خود قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے - اسلام رہبانیت کی تعلیم نہیں دیتا - بلکہ دنیا کے ساتھ ہی انسان کو متقی بنا دیتا ہے - متقی کا ہر ایک دنیوی کام دینی کام بن جاتا ہے - کیونکہ وہ سب کچھ خدا تعالےٰ کے لئے کرتا ہے - قرآن مجید میں ارشاد ہے - قد افلح من زکھا یعنے متقی بننے کا گر یہی ہے - کہ تزکیہ نفس کرو - دوسرے یہ کہ انسان کی کوشش کیساتھ خدا تعالےٰ کے فضل کی ضرورت بھی ہے - جسکے متعلق فرمایا - ادعونی استجب لکم - واذا سالک عبادی عنی فانی قریب والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - تیسری شرط کونوا مع الصادقین یعنے اچھے لوگوں کی صحبت میں رہو - ان کی کتابیں پڑھو - ان کے حالات پڑھو یا سنو - یہ ذریعے خدا تعالےٰ تک پہونچنے کے ہیں خدا تعالےٰ کے ساتھ ذاتی محبت اس قدر ہو کہ اس کے احکام کو ماننے سے کام ہو بہشت یا دوزخ کی خواہش یا خوف نہ ہو - اس وقت انسان پر اللہ تعالےٰ کے فضل کی بارش ہوتی ہے - اور اسے بہت کچھ دیا جاتا ہے - اسی توفیق ملتی ہے کہ ہر ایک عضو اور ہر ایک کام خدا تعالےٰ کو

ماتحت ہوکر کام کرے - خدا تعالےٰ کے حکم پر اپنی رضا و خواہش و نفسانیت نہیں رہتی - جب انسان خواہشات پر موت وارد کر لیتا ہے تو اس وقت خدا تعالےٰ کی رحمت رجوع کرتی ہے - اس کے الہام سے مشرف ہوتا ہے - معرفت الٰہی کے لئے قوٰے دیئے جاتے ہیں - ایسے فانی انسان کو خدا تعالےٰ مقرب بنا لیتا ہے - اس دنیا میں دیدار الٰہی اور ثمار الٰہی سے متمتع ہوتا ہے - چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ یعنے وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے - اور باطل خداؤں سے الگ ہوگئے - پھر استقامت اختیار کی ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور غمگین مت ہو - اور خوش ہو کہ تم اس خوشی کے وارث ہوگئے - جسکا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے - ہم اس دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے والی ہیں - یہ باتیں صرف وعدہ ہی وعدہ نہیں بلکہ اپنے ساتھ یقینی ثبوت رکھتی ہیں - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو وعدے ہوئے وہ سب پورے ہوئے چنانچہ وعدہ تھا - جاء الحق وزھق الباطل اور وما یبدئ الباطل وما یعید - سو عرب سے باطل اس طرح نکلا - کہ پھر کبھی واپس نہ آیا - نشکر خزانے وغیرہ جن جن کا وعدہ تھا سب کچھ آپ کو ملا - آپ کے فیض سے صحابہ رضا اور ہزارہا اہل دل متمتع ہوئے - جن کے وجود سے خدا تعالےٰ کی مدد کے آثار ظاہر ہوئے آج تک ایسے لوگ ہوتے رہے - اور ہمارا زمانہ بھی خالی نہیں رہا - ایسے ہی لوگوں سے ہستی باری تعالےٰ کا یقینی ثبوت ملتا ہے - قرآن پاک کا وعدہ ہے کہ انسان کو مکالمہ الٰہیہ تک پہونچاتا ہوں اور اس دنیا میں بہشتی زندگی محسوس کرا دیتا ہوں - اور اسلام میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں - جن سے اس وعدہ کی تصدیق ہوئی - اس قسم کا وعدہ دوسری الہامی کتب میں نہیں - اور نہ ہی ایسے لوگ دوسرے مذاہب میں ہوئے فقط *

ڈاکٹر صاحب کا لکچر ایک بج کر ۱۰ منٹ پر ختم ہوا - لکچر کے خاتمے پر پریزیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ احباب کو چاہیئے کہ ڈاکٹر صاحب کے لکچر پر غور کریں اور نتایج کو سوچیں - اپنے پر اثر لکچر سے حاضرین کو محظوظ کر کے ڈاکٹر صاحب تین بجے شام کی گاڑی میں لاہور تشریف لیگئے منشی برکت علی صاحب ہمراہ گئے - کیونکہ وہ تین دن کیواسطے کسی کام پر جا رہے تھے *

کلام امیر

اِس اخبار کے کسی دوسرے مقام پر بھی کلام امیر لکھا جا چکا ہے -

۱۰ - جولائی سنہ ۱۹۱۱ع

فرمایا :- سورہ نحل کے آخری رکوع سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ نعمتیں پانچ چیزوں سے حاصل ہوتی ہیں -

جو چاہتا ہے کہ دنیا میں سکھ یا آرام پائے - آخرت میں بزمرہ صالحین مبعوث ہو - خدا تعالےٰ اُسے اپنا برگزیدہ بنائے اپنی جناب سے دین و دنیا کے امور کی ہدایت کرے - صراط مستقیم حصول مقصد کی اقرب راہ پر چلائے تو اُسے چاہیئے کہ حضرت ابراہیم کی مانند سارے جہان کی خوبیاں اپنے اندر جمع کرے -

اللہ کے تمام اسماء کا فرمانبردار رہو - راستباز ہو - شرک نہ کرے - اور خدا کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر کرے -

فرمایا :- ایک بزرگ نے لکھا ہے - اگر میں رات غفلت میں گذارتا ہوں - تو صبح میرا گدھا بھی میرے کام سے غافل و سست ہوتا ہے -

فرمایا :- مولوی فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی کا ذکر ہے - کسی نے اُن سے پوچھا کہ جنت میں حوریں ہوں گی - تو آپ کا کیا طرز عمل ہوگا - فرمایا :- میں کہونگا کہ جاؤ بیٹھ کر قرآن پڑھو - یہ اپنا اپنا ذوق ہے

فرمایا :- انسان جب اپنی اصلاح کرے تو ضروری ہے کہ دوسروں تک تمام حق پہونچائے - وہ بھی لٹھ ماروں کیطرح نہیں بلکہ حکمت اور احسن طریق سے - بالتی ھی احسن کا حصول موقوف ہے - اس پر کہ انسان مناظرات کی خود خواہش نہ کرے - دعا سے بہت کام لے - اور خدا کے حضور نہایت منکسر اور متواضع ہو - مناظرہ سے کسی انسان پر برتری و بڑائی مقصود نہ ہو - بلکہ محض للہ احقاق حق مطلوب ہو -

فرمایا :- مقدمات میں لوگوں کو کئی سہارے ہوتے ہیں کوئی کہتا ہے - ہمارا مجسٹریٹ ہے - کوئی کہتا ہے ہمارا وکیل ہے - مگر اللہ کی معیت انکے ساتھ ہے جو متقی اور محسن ہوں ہزارہا تھی ہے - ہم ہو ... رہے ہیں - جو اب میں خلیفہ نے ایک کاغذ پر الم الم لکھ بھیجا - محمود کو اللہ نے عقل و فراست بخشی تھی - وہ سمجھ گیا - کہ اشارہ ہے الم تر کیف فعل ربک باصحٰب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل کی طرف - پھر جب مسلمانوں میں نافرمانی کاہلی سستی پڑ گئی دنیا میں منہمک ہوگئے - تو باوجودیکہ پانچ لاکھ فوج بغداد کے اندر موجود تھی - ہلاکو نے انکا نام و نشان مٹا دیا - اور ہزار کے قریب ایسے لوگ جن پر مدعی سلطنت ہونے کا گمان ہو سکتا تھا - زندہ دیواروں میں چنوا دیئے گئے - پھر ہسپانیہ میں کتنی بڑی زبردست سلطنت تھی - مگر جب سستی تکبر بڑا آگئی - اور حرص آگئی تو نام و نشان نہ رہا - مسلمانوں کی درخواست تھی کہ ہمیں کتابیں تو لیجانے دو - انتخاب کی اجازت ہوئی - جب تین لاکھ کتابوں کا انتخاب کر کے جہاز میں لاد چکے - تو وہ جہاز ڈبو دیا گیا -

اب مسلمانوں کے آگے ان باتوں کا ذکر تقریباً ایسا ہے جیسے کسی اندھے کے آگے کسی خوشنما پھول کی تعریف کی جائے - ہاں یوں سمجھ میں آ سکتا ہے کہ کوئی تمہیں ایسے گھر سے نکالدے پھر دل پر کیا گذرتی ہے - یہ مصیبت کا زمانہ مسلمانوں پر کیوں آیا - محض اپنی ہی غفلت و کاہلی اور خدا کے احکام کی نافرمانی سے -

خدا تمہیں قرآن شریف کا سچا متبع بنائے - حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سچا متبع بنائے - دنیا کی ہوا و ہوس تمہیں خدا سے غافل نہ کر دے - تمہارے دل نرم ہوں اور اس غیظ و غضب سے بچو جو انسان کو اندھا کر کے جہنم میں لے جاتا ہے - تمہارے دل گندے نہ ہوں تمہاری زبان پر گندے کلمات نہ آویں - تم ایسے نہ ہو کہ تجارت کی شراکت میں حساب کتاب کی پرواہ نہ رکھو - یا سود لو - اللہ سے ڈرو -

۲۰ - جولائی سنہ ۱۹۱۱ع

فرمایا :- حیٰوۃ طیبہ قرآن مجید سے حاصل ہوتی ہے - اس لئے اسے خدا نے روح فرمایا ہے - اگر تم قرآن مجید پر عمل کرو گے - تو ایک زندہ قوم بن جاؤ گے - ورنہ مردہ ہو -

ملام پر اعتراض کریں - یہ
ری ہوشیاری کا وقت ہے - چاہئے
مضبوط پکڑیں - اور اس سے آگا ہی

(۱) پانچ وقت نماز باجماعت ادا کریں -
(۲) قرآن کو ترجمہ کے ساتھ ضرور پڑھو -
(۳) تکبر - بڑائی - چھوڑ دو -
(۴) بری صحبتوں سے لازمی طور پر کنارہ کش رہو -
(۵) لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ذکر بہت کرتے رہو -

... رہتا ہو ... ہیں ہے - بغض - خود پسندی - ناجائز طور سے روپیہ کمانا - سستی - کاہلی - حرص - دو شخصوں کو آپس میں لڑوا دینا - تجارت میں حساب و کتاب نہ رکھنا اکثر پایا جاتا ہے - تم سب لوگ ایسی بداخلاقیوں سے بچو -

جن کے گھروں میں ایسی عظیم الشان کتاب موجود ہو ان کے اعمال ایسے خراب ہوں تو افسوس کی بات ہے استغفار - لاحول بہت پڑھو - اور دعاؤں میں لگے رہو - کہ ان فتن سے اس طرح بچ سکوگے -

۲۱ جولائی ۱۹۱۱ء

عصر کے بعد ایک دوست کو مخاطب کرکے فرمایا -

اس وقت مسلمانوں میں مذہب سے ناواقفیت بہت ہے اور اس کا برا اثر یہ ہے کہ ہندو جنکا کوئی مذہب نہیں وہ بھی ان پر اعتراض کرتے ہیں - میں ایک دفعہ ایک رئیس کا علاج کر رہا تھا - دربار میں بیٹھے تھے - اس نے دوائی پینی تھی - میں تاڑ گیا کہ اور تو سب یہیں بیٹھے رہیں گے - مگر مجھے اٹھنا پڑے گا - اس میں ایک مسلمان کی سخت ہتک ہے - اس لئے میں نے سوال کیا کہ ہندو کسے کہتے ہیں کہا جو گائے کا گوشت نہ کھائے میں نے کہا کہ اتفاق ہی ایسا ہوا ہے کہ میں گائے کا گوشت نہیں کھاتا - تو کیا میں آپ کے خیال میں ہندو ہوں - سوچ کر کہنے لگا - جو بودی رکھے - میں نے ایک سنیاسی کو پیش کر دیا نادم ہو کر کہا - جو جینؤ پہنتے ہیں ایک سکھ بیٹھا تھا - اس سے میں نے پوچھا کیوں صاحب آپ جینؤ پہنتے ہیں - اس نے کہا نہیں - تب وہ رئیس بولا جو وید مانے - ایک جینی بیٹھا تھا - میں نے پوچھا یہ ہندو ہے یا نہیں اور یہ دوائی پینے کیوقت بیٹھا رہیگا یا نہیں - پھر تناسخ کا فرق بتایا تو میں نے ایک برہمو کو پیش کر دیا - اس پر وہ رئیس کہنے لگا - میں خود ہی اٹھ کر دوسری جگہ دوائی پی لونگا - آپ تکلیف نہ کریں -
اب غور کرنے کی بات ہے کہ جن لوگوں کا اپنا مذہب

ایک پیغام بٹالے والوں کے نام

(بتقریب جلسہ انجمن احمدیہ)

صبا یہ مژدہ سنا دے بٹالیوالوں کو
کہ زیر کر لیا احمدؐ نے گورے کالوں کو

جو فتوی کفر کے دیتے تھے سخت نادم ہیں
ملے قرار کہیں بھی نہ خستہ حالوں کو

ادہر کمال مرے میرزا کا یہ دیکھو!
کہ جمع کر لیا دنیا کے باکمالوں کو

ہمارے ہاتھ سے اک جام پیکے مست ہوئے
بھلاتے پھرتے تھے واعظ جو ایزگالوں کو

نظر نہ آتی ہو اسلام کی اگر تصویر
تو کیا ہوا جو سجایا بھی ایزگالوں کو

نجات کب عدو سے ہوئی ہمیں حاصل
خدا نے روک لیا دشمنوں کی چالوں کو

کسی کلید سے یہ قفل دل نہیں کھلتے
خدا ہی کھولے تو اب کھولے انکے تالوں کو

نہ لو شرارت و شوخی سے کام مذہب میں
کہ دہرم گال بنا دے یہ دہرم پالوں کو

خدا کے پاک ناموں کو گالیاں دینا
ذرا بھی شرم نہیں آتی بدخصالوں کو

جو کملی والے کو دل دے چکے ہیں کمبل پوش!
نہیں دھیان میں لاتے کسی کی شالوں کو

اسی ماننے کی بابت ہے بقتل الخنزیر
سنبھالو جوش سے توحید حق کے بھالوں کو

صحابہ رضہ نے تو نثار اپنی جان بھی کر دی
تم اور کچھ نہیں قربان کردو بالوں کو

جو بوالحکم - تھا ابوجہل بن گیا آخر!
سمجھنے والے سمجھتے ہیں ان مثالوں کو

جو مرغ سدرہ ہو اس کے لئے زمیں پہ عبث
بچھائے پھرتا ہے صیاد اپنے جالوں کو

ثمود و عاد سے فرعون سے جو گذرا تھا
ضرور آئینگا پیش انکے خیالوں کو!

تمہارے پاس معارف کا چشمہ بہتا ہے
بٹالیوالو! اٹھو بھر لو تم پیالوں کو!

یہ معرفت کا خزانہ ہے اسکی قدر کرو
کہ مفت ملتا ہے سارے نکوخصالوں کو

تمہاری گھر میں مسیحا تمہارے گھر میں نبی
محب کو ڈھونڈتے پھرتے ہو تم حوالوں کو

تمہارے گھر میں وہ محبوب چلکے خود آیا -
اور آکے پیار کیا اپنے چاہ والوں کو

یہ خاکساری نہیں ہے کہ تیل سٹی کا!
لگاؤ اے مرے پیارو تم اپنے بالوں کو

ہے خاکساری کہ مہدی کے خاکپا ہو کر
مٹاؤ اپنے منیٰں اور ان خیالوں کو

جو شک ہو کوئی تو بیشک نکال لو آ کر!
خدا کے فضل سے کردینگے حل سوالوں کو

مطیع ہو کے رسولوں کی نعمتیں لے لو
مخالفت سے کرو جمع مت وبالوں کو

جو نقد جان بھی دیدو تو پھر بھی پا نہ سکو!
لٹا رہے ہیں یہاں مفت ایسے لالوں کو

جو دیکھ پاتے جھلک اک بھی میرے یوسف کی
تو چیرتے ابھی آپ خوش جاؤن کو

الٰہی دین ترا پھیل جائے دنیا میں!
سنے گا کون سوا تیرے میرے نالوں کو

شراب شوق اگر جام میں نہیں ملتی!
تو اوک سے ہی پلا دے تو پینے والوں کو

طفیل امی یثرب یہ فضل ہو تیرا!
کہ پھل لگے مرے گلشن کے نونہالوں کو

رشید بندے ترے یاد دیں ہیں اکمل
شکار کرتے رہیں علم کے غزالوں کو

بقایا دار توجہ فرماویں

جن صاحبوں نے تا حال ۱۹۱۱ء کا چندہ نہیں دیا - بلکہ ۱۹۰۹ء و ۱۹۱۰ء کا - وہ ضرور توجہ فرماکر اپنا ذمگی بقایا صاف کریں

ریویو

ملیریا - یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ۴۸ صفحہ کا مصنفہ میجر بھولا ناتھ صاحب انڈین میڈیکل سروس ودنگ آباد مفید معلومات کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے - جو میجر صاحب نے غالباً مفت تقسیم کیا ہے اس رسالہ میں موسمی بخارات کے اقسام اسباب - علاج اور عوارض پر محققانہ بحث کیگئی ہے - اور ساتھ ہی علاج بھی لکھا گیا ہے - قابل دید کتاب ہے -

مفصلہ ذیل آٹھ کتابیں جناب حاجی حکیم مولوی ابوالمسرور اور عبد الغفور صاحب سے بمقام رمضانپور ڈاک خانہ برگبہ ضلع مونگیر علاقہ بنگال ملسکتی ہیں۔

(۱) تحفۃ الحاج - مصنفہ حکیم صاحب موصوف قیمت ۲ر اس کتاب میں حج عمرہ وغیرہ کے متعلق تمام ضروری مسایل جنکی حاجیوں کو ضرورت پیش آتی ہے درج ہیں - حاجیوں کو چاہیئے کہ سفر حج سے پہلے ایسی کتاب کا ضرور مطالعہ کریں - سفر میں آسانی ہوگی اور مکہ معظمہ میں پہونچکر تمام شعائر کی عظمت کے مطابق عبادات ادا کرنے میں بہت مدد ملیگی -

(۲) ہدایۃ الحجاج - مصنفہ حکیم صاحب جو صرف ۴ر قیمت پر حاجیوں کے واسطے عمدہ رفیق سفر ہے - گھر سے چلکر مدینہ تک کے سفر کے ضروریات کا اس میں ذکر ہے - بمبئی سے کیا کچھ ساتھ لینا چاہیئے اور جہاز کی ضروریات کیا ہیں - قافلے کسطرح چلتے ہیں - تمام ضروری باتوں کا اس میں تذکرہ ہے -

(۳) تسہیل المنہج الی منسک الحج - قیمت ۱ر یہ چھوٹا رسالہ ۱۲ صفحہ کا عربی زبان میں محمد بن اسمٰعیل الامیر الحلابق الصنعانی کے رسالہ کی تلخیص ہے - اس میں حج کے مناسب بیان کئے گئے ہیں -

(۴) مصباح اللغات المصریہ - حصہ اول ۲۴ صفحہ قیمت ۳ر - اس رسالہ میں ملک شام اور مصر کی وہ جدید لغات جمع کی گئی ہیں - جو پورانی کتب لغت میں نہیں ملسکتیں - جو لوگ اخبارات عربیہ پڑھنا چاہیں یا ان ممالک کی سیر کرنا چاہیں - ان کیواسطے یہ کتاب بہت امداد دینے والی ہے - جدید لٹریچر نے عربی میں بہت سے نئے الفاظ داخل کر دیئے ہیں جو عام فہم نہیں ہیں - ان کے سمجھنے کیواسطے اس کتاب سے بہت مدد مل سکتی ہے -

(۵) مصباح اللغا ۲۶ صفحہ قیمت ۲ر اسمیں بھی مذکور سے الفاظ جمع ہیں - لیکن بیان میں ہے - بہر حال پہلے حصہ کیساتھ مفید -

(۶) مفید الاحناف مترجم اردو - مصنفہ حکیم موصوف - اس کتاب میں بہت سے فقہی مسایل جو اہل حدیث اور حنفیوں کے درمیان اختلافی ہیں - ان کے جواب مطابق مذہب علماء حنفیہ بمعہ حوالجات دیئے گئے ہیں - قابل قدر کتاب ہے - قیمت کتاب پر درج ہے -

(۷) نافع الاحناف مترجم - مذکورہ بالا کتاب کا دوسرا حصہ قیمت ۶ر - اس کتاب میں علمائے حنفیہ کے حوالہ سے اختلافی مسایل کو حل کیا گیا ہے - کتاب درمختار کے اکثر حوالے لئے گئے ہیں - اہل حدیث اور حنفی علماء ہر دو کے واسطے لازم ہے کہ اس کتاب سے فایدہ حاصل کریں -

(۸) شفاء المتملل فی مسئلۃ الطہر المتخلل - مصنفہ حکیم صاحب موصوف - یہ ایک عربی رسالہ بقیمت ۲ر فی نسخہ ہے - جس میں طہر کے متعلق فقہا کے مشہور اختلافی مسئلہ پر مفصل بحث کی گئی ہے - علماء کے دیکھنے کے لایق ہے -

سالانہ رپورٹ

صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۰۹-۱۰ء بسبب مشکلات مطبع غیر معمولی دیر میں اب چھپکر شایع ہوئی ہے - یہ رپورٹ گذشتہ سالانہ جلسہ پر احباب کو سنائی گئی تھی - اس واسطے اس میں سے کچھ اقتباس کرنے یا اس پر کچھ ریمارک کرنے کی ضرورت نہیں - کیونکہ انجمن کا مالی سال اب قریب الاختتام ہے - اور اگلے سال کا بجٹ عنقریب بیرونی انجمنوں کے پاس جانے والا ہے - اس واسطے اس وقت اس رپورٹ کو دیکھنا رائے دینے والوں کو اپنی رائے قایم کرنے میں مدد دیگا

باوجود اپنی مشہور ... صاحب نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی - جس پر ہمیں سخت افسوس ہے - اب افسوس کیساتھ ہم اُسے اپنے اخبار میں درج کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اخبار عام اپنی رائے کو واپس لیتا ہے یا نہیں ؟ -

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار عام لاہور

آپکا اخبار مطبوعہ ۵ - اپریل میری نظر سے گذرا جس میں آپ نے عنوان مذکورہ کے ماتحت احمدی فرقہ کی خصوصیات وضعداری عقاید پر رائے زنی کی ہے - جیسا کہ آپ نے خود اس آرٹیکل میں ظاہر فرمایا ہے - اس خاص مضمون کا محرک آپ کو میرا ایک اعلان ضروری ہوا ہے - جو مورخہ ۲۳ مارچ کے بدر میں شایع ہوا تھا - اس مضمون میں بہت سے امور قابل تشریح ہیں لیکن چند امور کو خلاصۃً پہلے لیکر یہاں پر درج کرنا ضروری جانتا ہوں -

امر اوّل - شروع میں آپ تحریر کرتے ہیں - کہ جسطرح ہندو مسلمان اور عیسائی وجود باری تعالےٰ کے قایل ہیں اُسی طرح تینوں مذاہب میں آئندہ زمانہ کے متعلق بھی ایک خاص بات میں مساویہ اتفاق ہے - وہ یہ کہ ہندؤں میں کلکی اوتار کا انتظار ہے جو دہرم کا جھنڈا از سر نو گاڑیں گے - جبکہ تمام زمین پر دھرم قریب قریب نابود ہوگا - اور الحاد اور بیدینی کی دنیا کا دور عالمگیر ہوگا - اس طرح مسلمانوں کو مہدی آخر الزمان کے ظہور کی امید لگی ہے - وہ تمام زمین پر دین پھیلا دیں گے - اور کفار کو تہ تیغ بیدریغ کرکے اسلام کی برکت کا جلوہ روشن کریں گے - بجنسہٖ یہی اعتقاد انجیل مقدس کے پیروں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے کہ وہ زمین پر وارد ہوکر سچے دین کو از سر نو تازہ اور زندہ کریں گے - جائے غور ہے کہ ان عظیم اور خاص باتوں میں ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کے بنا کی عقاید کیسے مساوی ہیں -

امر دوم - لیکن قادیانی فرقہ کے مسلمان بھائیوں کا عقیدہ ہے - کہ آنیوالے مہدی آخر الزمان اور عیسیٰ علیہ السلام جنکا شوق سے انتظار تھا وہ آچکے ہیں! وہ

علی یو مہدی

آخرالزمان اور عیسٰے علیہ سلام کے اعتقاد عظیم کیلئے اتنا ہی کافی نہیں ہے - معمولی باتیں لوگ بھی اب تک (بہت) پیشین گوئیاں کرتے ہیں - وہ ہرچند صحیح ہوتی ہیں - تو بھی وہ مہدی آخرالزمان یا عیسٰے علیہ السلام ہونے کے دعویدار نہیں ہیں -

امر چہارم:- عیسائی بزرگان کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام سولی پر لٹکائے جانے سے مرگئے - خدا نے پھر زندہ کرکے اُن کو آسمان پر بلا لیا - تمام غیر قادیانی مسلمانوں کا بھی از روئے قرآن شریف کے یہی عقیدہ شروع سے چلا آتا ہے - کہ عیسٰے علیہ السلام ہلاک کئے جانے کے بعد بھی زندہ کئے گئے - اور چوتھے آسمان پر اب تک موجود ہیں - لیکن مرزا صاحب کا عقیدہ اس کے خلاف ہے - وہ کہتے ہیں کہ عیسٰی علیہ السلام صلیب سے بچکر "مرہم عیسٰی" کے لگانے سے اچھے ہوکر یروشلم کی راہ براہ خشکی کشمیر میں آگئے تھے - اور سری نگر میں محلہ خان یار کے اندر جو عیسٰے صاحب کی قبر کہلاتی ہے وہیں ان کا اصل مدفن ہے - اس موقعہ پر دلچسپی عامہ کیلئے ظاہر کردینا خالی از لطف نہ ہوگا - کہ بیشک سری نگر کے محلہ خان یار میں ایک مقبرہ موجود ہے جسکو وہاں کے مسلمان عیسٰے صاحب کی قبر بتلاتے ہیں - لیکن صرف عیسٰی صاحب کی قبر کہلانے سے مرزا صاحب کا دعوٰی مقبول نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ دیگر تاریخی ثبوت مصدقہ نہ ہو - کیا عجب کہ یہ مقبرہ کسی خدارسیدہ بزرگ کا ہو جسکا نام بھی عیسٰی ہو -

امر پنجم:- میرزا صاحب خلد آشیان خود فرماتے تھے - کہ برٹش گورنمنٹ کا اگر امن ساتھ نہ ہوتا - تو اُنکی زندگی محال تھی - باوجود اس اعتراف کے میرزا صاحب نے عیسٰی مسیح کو مردہ کہا - انجیلی واقعات کی تردید و تضحیک میں دقیقہ نہ چھوڑا - لیکن برٹش گورنمنٹ باوجود عیسائی ہونے کے اُن مذہبی حملوں کی پرواہ نہیں کرتی -

امر ششم برٹش گورنمنٹ کی بہترین خیرخواہی ہماری رائے ناقص میں یہ ہے - کہ کسی ہمسایہ فرقہ پر زیادتی نہ کی جاوے - جو اس کی دل شکنی اور شورش کا باعث ہو ...کا شور مچایا جاوے - اور عملی طور ...اختیار کیجاوے - تو گورنمنٹ عالیہ ...کی ہرگز روادار نہ ہوگی -

امر ہفتم:- اخبار بدر میں یہ دکھلانے کی کوشش کیگئی ہے - کہ شیعہ کیسے نالایق ہیں - وہ کیسی غلطی پر ہیں! یہانتک مضایقہ نہیں لیکن اس سے بڑھکر جو بات شدت سے قابل اعتراض معلوم ہوتی ہے - ہماری رائے ناقص میں یہ ہے کہ تمام بزرگان شیعہ کو یزید پلید کی اولاد سے ہونے کا اعلان ڈنکے کی چوٹ کیا گیا ہے - چودہ سو سال کے بعد اس راز کا انکشاف قادیانی بھائیوں کے لئے ہی مقرر تھا - کہ شیعہ لوگوں کا محرمی ماتم محض ریاکاری ہے کہ خود ہی امام حسین کو قتل کیا اور اب آپ ہی اس کا ماتم کرتے ہیں یہ مضمون آپنے برابر چودہ کالموں میں ختم کیا ہے - اور مجھکو امید ہے کہ مفصل جواب باصواب کے واسطے آپ ... اپنی قیمتی اخبار میں کافی گنجایش نکالکر مشکور فرماوینگے - لہذا میں کوشش کرونگا - کہ ہر ایک امر کا جواب مختصر اور مدلل ہو -

انداز تحریر سے ہرچند بعض مواقعہ کے پڑھنے سے بے انصافی مترشح ہوتی ہے - مثلاً حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دعاوی کو چھوٹا منہ بڑی بات - فرمایا اُن کے مشن کو تمام مذاہب کے عقاید کی توہین و تضحیک کرنیوالا تمام اہل مذاہب میں شورش اور دل آزاری پھیلانے والا اور اس عمل سے امن پسند گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کے مقاصد میں بھی خلل ڈالنے والا - اور سب سے بڑھکر شیعوں کو قاتلان حسین قرار دیکر بغوبیت کا مرتکب بتلایا ہے - اور ساتھ ہی ساتھ اپنی نیک نیتی کا یقین دلانے کی کوشش بھی کی ہے - تاہم چونکہ آپ نے حضرت مرزا صاحب کو جابجا مؤدبانہ الفاظ سے ذکر فرمایا ہے - میں آپ کا سب سے پہلے شکریہ ادا کروں گا اور پھر ہر ایک امر کا جواب نمبروار عرض کرتا ہوں -

جواب امر اوّل - آپ ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کا عقیدہ وجود باری تعالےٰ میں ساوی قرار دیتے ہیں - لیکن اُن کے عقاید کے لحاظ سے تو صریحاً مختلف ہے - ہندو اگر سناتن ہوں تو برہما - شو - وشن اگر آریہ ہوں تو خدا - مادہ اور روح اور عیسائی باپ بیٹا - روح القدس تینوں کے مجموعہ کو خدا قرار دیتے ہیں - حالانکہ مسلمان بلحاظ ذات اور صفات کے خدا کو وحدہٗ لاشریک لہٗ مانتے ہیں - باقی رہا آیندہ زمانہ میں تینوں مذاہب کے موعودوں کا ظہور - آپ کو تسلیم ہے کہ انکا ظہور اس وقت مقدر ہے - جبکہ زمین پر دہرم قریب نابود ہو جائیگا اور الحاد اور بیدینی کی ہوا کا زور عالمگیر ہوگا - اب آپ سے دریافت طلب ہے کہ موجودہ زمانہ سے بڑھکر دہرم کی کمزوری اور الحاد اور بیدینی کا زور کس زمانہ میں ہوا یا آیندہ تصور میں آسکتا ہے - پس ان موعودوں کے منتظروں اور امیدواروں کے لئے کیا یہ زمانہ قابل غور نہیں ہے - کیا بزرگوں کے نوشتے غلط ہیں - یا کہ اُن کے معتقدوں کو معرفت اور شناخت کی کمی ہوگئی ہے -

جواب امر دوم:- قادیانی فرقہ نے ایک طرف ایسی بیدینی اور لامذہبی کا طوفان عالمگیر دیکھکر اور دوسری طرف عین ضرورت کے مطابق ایک پکارنے والے کی آواز کو سنکر کمال شرح صدر سے قادیان کو سرچشمہ ہدایت تسلیم کرلیا - مہدی اور مسیح موعود کے ایک ہی وجود کے متعلق ابن ماجہ میں جو حدیث کی کتاب ہے ایک حدیث سے تسلی ہوسکتی ہے - جسکے یہ معنے ہیں - کہ وہی مسیح ہی مہدی ہوگا - خواجہ حسن بصری صاحب کی نسبت سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ انہوں نے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کی نسبت فرمایا تھا - کہ اگر مسلمانوں میں کوئی مہدی آنا تھا - تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہی ہے - ورنہ سوائے مسیح موعود کے کوئی مہدی نہیں ہے پھر دعوٰی مہدویت و مسیحیت کیسا تھا مرزا صاحب نے جو مذہبی خدمات انجام دی ہیں - وہ خود اس کے صادق ہونے کی کافی شہادت ہیں - یہ یاد رہے - کہ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ اسی پہلی صدی ہجری میں ہوگذرے ہیں - اور علامہ سیوطی نویں صدی میں - دیکھئے ہم احمدیوں نے کیسا جلدی مہدی کو شناخت کرلیا لیکن دوسرے مسلمانوں کے لئے سخت مشکل کا سامنا ہے سنیوں کا مہدی ابھی پیدا ہی نہیں ہوا - شیعوں کا مزعومہ مہدی ایک ہزار برس سے پیدا ہو چکا ہے - پھر شیعوں میں ایک مہدی نہیں بلکہ بارہ مہدی ہیں -

جواب امر سوم:- مرزا صاحب کے ملہم من اللہ ہونے پر سینکڑوں شواہد موجود ہیں - صرف ایک پنڈت لیکھرام والی پیشینگوئی ہی نہیں ہے - مگر اس میں کیا شک ہے - کہ اس پیشینگوئی نے بھی دو عظیم الشان مذاہب حق و باطل کا فیصلہ کر دیا - آپ اس کو معمولی

سائیں لوگوں کی باتوں سے مشابہت دیتے ہیں۔مگر یہ ثابت کرنا آسان نہیں ہے۔کہ جو اثر اس پیشگوئی کی تکمیل سے فریق مخالف پر پڑا کیا سائیں لوگوں کی باتوں کا بھی ایسا ہی اثر ہوتا ہے۔

جواب امر چہارم۔آپ لکھتے ہیں۔مسیح کے سولی پر ہلاک ہونیکے جسطرح عیسائی بزرگان قایل ہیں۔اسیطرح تمام غیر قادیانی مسلمانوں کا بھی از روئے قرآن شریف یہی عقیدہ شروع سے چلا آتا ہے یہ خیال آپکا خصوصًا مسلمانوں کے بارہ میں از روئے قرآن بہت کچھ اصلاح طلب ہے کیونکہ کوئی مسلمان مسیح کو سولی کی موت سے ہلاک شدہ نہیں مانتا۔اور نہ قرآن میں ایسی کوئی آیت ہے بلکہ قرآن مجید میں تو قتل اور صلیب مسیح دونوں کا انکار ہے۔چنانچہ آیا ہے کہ مَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ۔ جیسا کہ تاریخ کلیسیا کے مطالعہ کرنے والوں سے مخفی نہیں ہے۔قدیم عیسائیوں میں ایک ایسا فرقہ بھی ہو گذرا ہے۔جنکا عقیدہ تھا کہ اصل مسیح مصلوب نہیں ہوا۔بلکہ کوئی اور وجود مصلوب ہو گیا ہے۔یہی خیال عیسائی نومسلموں کے ذریعہ اہل اسلام میں بھی شایع ہو گیا۔لیکن محققین اسلام نے فورًا اس کی تردید بھی فرما دی ہے چنانچہ تفسیر جمل میں زیر آیتہ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ ابو حیان رح کا فیصلہ اسی بارہ میں نا طق ہے۔وہ فرماتے ہیں لم نعلم کیفیتہ القتل ولا من القی علیہ الشبہ ولم یصح بذٰلک حدیث کہ ہم کو نہ مسیح کے قتل کی کیفیت معلوم ہے۔نہ یہ کہ کس شخص پر مسیح کی شبیہ کہ مصلوب ہونیکے متعلق کوئی حدیث نہ ہو۔اور کتب میں مرہم عیسےٰ اور مرہم حواریون کا وجود بھی قدیم سے پایا جاتا ہو۔تو پھر اس کے سوا اور کون عقیدہ قابل تسلیم ہے۔کہ مسیح کو دوسرے تمام پیغمبروں کیطرح جنکا ذکر قرآن مجید میں بار بار آیا ہے۔دشمنوں کے منصوبوں کو خاک میں ملا دینے والا اور اُن کی مضبوط گرفت سے نجات پاکر اپنے وطن سے ہجرت کر جانے والا تسلیم نہ کیا جاوے محلہ خان یار میں جو مقبرہ عیسٰی کا ہے۔اسکی تصدیق مقامی شہادت اور تاریخ کشمیر سے کیجا چکی ہے۔.......

جو کہ میرے خیال میں اسکی شہادت سے کم نہیں۔جو کچھ مدت پہلے مہاتما بدھ کی خاکستر کے متعلق علاقہ پشاور سے برآمد ہوتے پر بہم پہونچائی گئی محلہ خانیار میں آپ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مقبرہ عیسٰی اب تک ہے۔باوجود اس کے ہم اس کو عیسےٰ کا مقبرہ نہ کہیں تو موسیٰ کا مقبرہ مان لیں۔

جواب امر پنجم:۔بیشک مرزا صاحب تمام عمر برٹش گورنمنٹ کی معدلت گستر مداح رہے۔اور اپنی جماعت

دی ہے۔لیکن یہ تعلیم گورنمنٹ برطا وقت اور فرمانبردار ہونے کے ہے۔باقی رہا

اس کا تعلق سلطنت سے نہیں ہے۔چرچ اور سلطنت صدیوں سے علیحدہ علیحدہ ہو چکے ہیں۔مسیح علیہ السلام کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے۔انجیل اور بائبل اور قرآن و تواریخ سے دلایل لیکر لکھا ہے۔جو سب کے لئے قابل غور ہے مخالفین اتنا نہیں سوچتے کہ مرزا صاحب اگر مسیح کو ذلیل ثابت کرنیوالے ہوں۔تو پھر ایسے ذلیل کے مثیل بننے میں خود ان کی دفعت کیا رہ جاتی ہے۔برٹش گورنمنٹ کے جو احسانات احمدیہ فرقہ پر ہیں۔بمقابلہ دوسرے مذاہب کے زیادہ اور سوا نہیں ہیں۔لیکن یاد رہے۔کہ احمدیہ فرقہ کی خدمات اس بارہ میں گورنمنٹ کیلئے خاص توجہ کی مستحق ہیں۔کیونکہ جیسا کہ آپ خود امر اول میں ظاہر فرما چکے ہیں۔ہندو اور مسلمان دونوں قومیں ایسے موعودوں کی منتظر ہیں۔جو بوقت ظہور تمام دنیا کے غیر مذاہب اور غیر اقوام کو نیست و نابود کر دیں گے اور اپنے دھرم اور دین کا از سر نو پرچار کرنے والے ہوں گے۔ہندوؤں کو چھوڑ کر ہم مسلمانوں کو لیتے ہیں۔مسلمانوں کے دونوں قدیم فرقوں کے عقاید کے لحاظ سے سنیوں کا مہدی آور شیعوں کا مہدی اور ہے۔سُنّی مہدی کی نسبت نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے مستقل کتابیں تالیف کی ہیں۔جس میں اس خونی مہدی کی نسبت خاص طور پر لکھا ہے کہ نصاریٰ کو قتل کرے گا۔اور انگریزی حکام ہند کو پا بزنجیر کرکے اپنے پاس حاضر کریگا۔شیعوں کے مہدی کے کارنامے کم تر نہیں ہیں۔

منجملہ اُن کے ملا باقر مجلسی نے حیوۃ القلوب میں لکھا ہے کہ اہل فرنگ کی بادشاہت بہت مدت رہے گی۔یہاں تک کہ مہدی انکی حکومت کو برطرف کریں گے۔پھر اُسی مصنف نے اپنی کتاب حق الیقین میں لکھا ہے۔کہ حضرت امام حسین رض خروج فرما دیں گے۔اور فتوحات ممالک پر حضرت علی رض ان کو مقرر کریں گے۔جس میں ہند کا نام بھی لکھا ہے۔ایسے موعودوں پر ایمان رکھتے ہوئے۔کس فرقہ کا منہ ہے کہ وہ خود کو گورنمنٹ کا خیر خواہ ظاہر کرے۔اور صرف احمدیہ جماعت کو گورنمنٹ کی امن پسند پالیسی کو لگاتار نبھانا ہے۔وہ مرزا صاحب سرے سے جنہوں نے ایسے خونی مہدیوں کی تمام روایات و احادیث کی

ان کو خاص الخاص ہوا ... گورنمنٹ ٹھہرایا جاوے یہ کسقدر خلاف توقع انصاف ہے۔انجیلی واقعات کی تضحیک و تردید جو خود یورپ کے فلاسفروں اور ذی تھنکروں اور مؤرخوں نے کی ہے۔مرزا صاحب کی تصانیف میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔لیکن آج تک نہیں سُنا گیا۔کہ ایسے گروہ کو گورنمنٹ نے خود یا حضرات پادری کے کہنے سننے سے مخل امن اور بغاوت پسند گروہ قرار دیا گیا ہو مرزا صاحب نے جو کچھ مسیح کے متعلق لکھا ہے۔وہ تمام از روئے انجیل صلیب اور وفات اور قبر سے ہے مسیح نے خود تو قصہ صلیب و قبر کی کیفیت پر یونس نبی کی تمثیل سے روشنی ڈالی ہے۔اگر صلیب پر مسیح کو مردہ مانا جائے تو یونس نبی کی مچھلی والی تمثیل سے مشابہت پوری نہیں ہوتی۔پس اس میں تضحیک کا کیا شائبہ ہو سکتا ہے۔بلکہ اس سے تو مسیح کا صادق نبی ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

جواب امر ششم:۔ہمسایہ فرقوں کی دل آزاری سے احمدیہ مشن کی شان اعلےٰ ارفع ہے۔دل آزاری اور ہے اور اظہار امر حق اور۔دل آزاری کا میگزین ستیارتھ پرکاش ہے۔جس کے مضامین سے آپ ہی شاید بیخبر نہ ہوں گے۔یا شیعوں کی تصانیف قدیم و حال جنکے ہر صفحہ سے للہی بغض و دل آزاری کی بو آتی ہے یا اُن کے پرانے تبرّا جس میں تبرّا بازی ہوتی ہے۔یا ان کا نیا تبرّا جواب اہل سنت کا بنوریں بنایا ہے۔جسمیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابہ رض کی توہین کرکے عیسائیوں اور ہندوؤں کو دکھائی جاتی ہے۔مرزا صاحب نے اگر انجیل سے حسب فرمودہ مسیح علیہ السلام یونس نبی کیطرح صلیب سے مسیح کی نجات ثابت کی یا ۱۳۱۱ھ کے کسوف و خسوف سے اپنے دعوے مہدویت پر استدلال کرکے مسلمانوں پر حجت قائم کی۔یا ڈیرہ بابا نانک سے گرونانک صاحب کا چولہ نکلوایا۔تو اس کا نام دل آزاری نہیں ہے یہ تو اظہار امر حق ہے اگر یہ ایک زمانہ میں ہر فرقہ کو اپنے حال پر چھوڑ دینے والا اصول قابل پذیرائی ہوتا۔تو دنیا میں نہ کوئی پیغمبر آتے نہ کوئی اوتار ظاہر ہوتے۔نہ کوئی کتاب الہامی نازل ہوتی۔حضرت عیسےٰ

...ری
...ی سمجھکر
...ی اور مالدوں اور

تہذیبوں اور سچ کے ابہلی ضرورت ہے - جن لوگوں کو امر حق سننے کی تاب نہیں - اور ایسے لوگوں کو مجنوں اور مخل امن ظاہر کرتے ہیں - خدا کرے وہ خونی مہدیوں کیوقت امن و امان کی زندگی بسر کرسکیں - اڈیٹر صاحب کیا یہ سب موعود آپ کے زریں اصول ست بچن اور کج دار و مریز پر عمل کریں گے - یا اس کے مخالف جسطرح ان کو خدا کا حکم ہوگا - اگر عمل کریں گے تو پھر کشت وخون کی ندیاں بہانے کی کیا ضرورت اور عمل نہیں کرینگے تو وہ بھی مخل امن ہونگے یا نہ ؟ -

جواب امر ہفتم :- اس موقعہ پر تو آکر آپ نے اپنی نیک نیتی کا اظہار خوب کر دیا ہے - آپ تحریر فرماتے ہیں - کہ اس سے ماقبل جو کچھ لکھا گیا تھا - وہ تمہید محض تھی - اصل مطلب کی بات تو اب شروع ہوگی اب میری عرض سنئے وہ یہ ہے :- کہ ۲۳ - مارچ کے بدر میں خاکسار راقم کیطرف سے شیعہ صاحبان کو مخاطب کر کے ایک ضروری اعلان چھپا تھا جسمیں اصل رسالہ تحقیق واقعات کربلا کے ایک خلاصہ کا ذکر تھا - کہ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قاتلان حسین مظلوم خود شیعہ ہی ہیں - اس سے آپ نے یہ نتیجہ نکالا کہ میرا مدعا اس اعلان سے یہ تھا کہ نعوذ باللہ شیعہ لوگ یزید کی اولاد سے ہیں - مجھکو معاف فرمایئے گا - اگر میں یہ عرض کروں کہ آپ نے یہ نتیجہ نکالنے میں عجلت سے کام لیا ہے - آپ کو اس مسئلہ کی تحقیقات کا شوق تھا - تو اصل ٹریکٹ کو طلب کر کے اس کو اول سے آخر تک مطالعہ کرتے پھر اس پر تنقید فرماتے - آپ کو اس بارہ میں سخت تعجب ہے کہ شیعہ کسطرح قاتلان حسین رضہ مظلوم ہوسکتے ہیں ؟ کہ چودہ سو سال کے بعد اس راز کا انکشاف کیا قادیانی بھائیوں کیلئے ہی مقرر تھا - آپ کو اوپر کے جواب سے واضح ہوگیا ہوگا کہ ہر ایک مسئلہ میں ہماری ذاتی رائے اور اختراع کو ذرا دخل نہیں ہے - بلکہ ہر ایک دعوے کی تائید ہر ایک مذہب کے مسلمات اور ان کی اپنی کتابوں سے کی گئی ہے - اس طرح اس خاص مسئلہ میں بھی ہمارے پاس کافی سے زیادہ دلایل موجود ہیں - اور ہمارے کئی ایک مشہور و معروف محققین بھی اس راز کو معلوم کر چکے ہیں - مثلاً مرحوم نواب محسن الملک جس کی لیاقت علمی - سنجیدگی مزاج خلوص نیت میں کسی صاحب کو شک وشبہ کی گنجایش نہیں ہے

انہوں نے بھی اپنی مشہور تصنیف آیات بینات میں ڈنکے کی چوٹ اعلان کیا ہے کہ قاتلان حسین رضہ شیعان کوفہ ہی ہوتے ہیں - واقعہ کربلا چونکہ ایک سچا اور تاریخی واقعہ ہے - اس واسطے ہر ایک محقق کا فرض ہے کہ وہ اول سے آخر تک سلسلہ وار واقعات اور ان کے اسباب کی چھان بین کرے - اب مجھسے دریافت کیجیئے کہ مجکو اس بحث میں پڑنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی سنئے گذشتہ سال کے محرم میں اخبار وکیل امرتسر میں بدعات محرم پر کئی اشاعتوں میں مضمون نکلے جسکے جواب میں شیعہ اخباروں میں اب تک شور واویلا مچا ہوا ہے - منجملہ اُن کے رسالہ اصلاح میں جو ایک فاضل شیعہ کی اڈیٹری سے کھجوہ ضلع سارن سے ماہوار پر شایع ہوتا ہے - نہایت تعجب سے یہ لکھا گیا - کہ قاتلان حسین رضہ مہاجرین و انصار کے نام لیوا اور اُن کی ذریت تھی - بلکہ ایک متعصب شیعہ کی تصنیف میں میں نے دیکھا - کہ حضرت عمر فاروق رضہ قاتل حسین رضہ ہیں چنانچہ کسی شیعہ کا شعر بھی لکھا ہے :-

بر عمر باد اکہ آئین جفا از بیش اوست
قتل مظلومانِ دشتِ کربلا از پیش اوست

اسی طرح امروہہ کے ایک شیعہ کی کتاب میں جسکا نام مرقع کربلا ہے دیکھا کہ قاتلان حسین رضہ صحابہ رضہ کے شاگردوں میں سے تھے اس کے ساتھ جیسا کہ آپ نے خود تحریر فرمایا ہے - لکھنؤ - بمبئی وغیرہ شہروں میں کئی دفعہ محرم کے موقعہ پر افسوسناک ہنگامے برپا ہوچکے ہیں اور اتفاق فریقین کے لئے سرتوڑ کوششیں کی گئی ہیں - مگر سب بیفائدہ ثابت ہوئی ہیں - شیعہ بھائیوں کیحالت ان دنوں میں قابل رحم ہو چکی ہے - گو ضروریات زمانہ سے مجبور ہوکر یہ صاحبان دوسرے مسلمانوں کیساتھ شریک ہوتے رہتے ہیں - مگر پھر بھی اصل بات یہ ہے کہ چند تاریخی غلط فہمیوں کیوجہ سے ان کے دل سُنیوں کی کیطرف سے ہمیشہ مختلف رہے ہیں - چونکہ اس وقت ہماری قوم کو اتفاق اور وحدت کی اشد ضرورت ہے - اس واسطے ہی خواہان قوم و ملت مختلف طور پر اپنی اپنی جگہ تجاویز سوچ رہے ہیں - مگر ابھی تک کسی بزرگ نے ان اندرونی کادشوں کو جو اعتقادی رنگ میں شیعوں کے سینوں میں مخفی ہیں - دور کرنے کی کوشش نہیں فرمائی اور جب تک ان معتقدات کی کمزوری بیان نہ کیجاوے دلوں میں خلوص اور اتحاد کا جوش پیدا ہونا برائے نام کا حکم رکھتا ہے - اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے میری

یہ پہلی کوشش ہے - اور خدا جانتا ہے کہ میری نیت اس سے شیعہ صاحبان کی دل آزاری ہرگز نہیں ہے بلکہ محض اظہار حق ہے - بقول آپ کے عشرہ محرم میں جو تقدیس کا اظہار کیا جاتا ہے - وہ سرے سے اصول اسلام کے خلاف ہے - بلکہ جیسا کہ آنریبل سر امیر علی صاحب نے اپنی مشہور کتاب سپرٹ آف اسلام میں لکھا ہے عشرہ محرم کی یادگار خلیفہ مطیع کے عہد میں معزالدولہ ابن بابویہ کی قایم کردہ بدعت ہے - نہ خدا کا حکم ہے نہ رسول کا نہ کسی امام کا - بلکہ ایک شخص کی خوش اعتقادی کا کرشمہ ہے - قطع نظر اس کے موجودہ زمانہ میں جس بیہودہ طریق پر اس یادگار کو دکھلایا جاتا ہے - علاوہ ہزارہا روپیہ کے بیجا اسراف کے سیدنا حسین رضہ جیسے محترم و مقدس بزرگ کی شان کے سراسر خلاف ہے - چونکہ مضمون بہت طول پکڑ گیا ہے - اس واسطے مناسب ہے کہ میں آپ سے اس طوالت کی معذرت خواہی کر کے سر دست قلم کو تھام لوں - اگر ضرورت ہوئی تو پھر حاضر ہو جاؤنگا - آپ کے ملاحظہ کے واسطے اصل ٹریکٹ موسوم بہ "ماتم حسین" ارسال خدمت ہے - آپ خود ہی ملاحظہ فرماویں - اور لاہور کے کسی فاضل شیعہ عالم کو بھی دکھلائیے - اگر کوئی امر اصلاح طلب ہوا تو میں اصل رسالہ تحقیق واقعات کربلا میں اس سے استفادہ کرونگا - فقط

(خاکسار خادم حسین خادم احمدی)

معیار الادیان از علم الابدان

حمایت اسلام میں یہ عمدہ کتاب ہے (اڈیٹر)

یعنی (مذہبوں کی کسوٹی دلایل طب ہے) دنیا میں بے شمار مذاہب ہونے ہوئے مگر انکے منجانب اللہ ہونیکی جانچ و پڑتال کی کسوٹی (جو تسلیم کردہ ہر مذاہب ہو) دنیا میں موجود نہ تھی - چونکہ علم طب کے دلایل اصولی و فروعی ہر اہل مذہب کے تسلیم کردہ ہیں اسواسطے یہ کتاب علم طب کے دلایل سے مذہب منجانب اللہ صحیح ہونے کی جانچ پڑتال کیواسطے طیار کی ہے - طب کے دلایل سے سچے مذہب کے امورات اعتقادی و اعمالی کو تصدیق و سچا کر کے دکھایا گیا ہے - اور منکرین لامذہبوں کے واسطے طب سے ہی ثبوت مذہبی کے دلایل پیدا کئے ہیں - مثلاً اللہ تعالےٰ کی ہستی اور وجود کو نہ ماننے والوں کیواسطے ثبوت کے دلایل اور رسولوں کی ضرورت اور ان کی شناخت کے علامات و دلایل اور فرشتوں و شیطان و دوزخ بہشت

اور قیامت کے وجود - مرنے کے بعد آرام یا عذاب - ب اعمال ہونے کے دلایل وضوء کی طبی اسراری تاثیر اور نماز پراس کا اثر عبادت کی بے نظیر تعریف ینخ بنا اسلام کی صداقت بمقابلہ دیگر مذاہب کے تقدیر اور تدبیر کا حد اثر ہر آدمی کے بدن میں خلیفۃ اللہ ہونے کی قدرتی الہی مہر و نشان کے ثبوت کا اظہار - ختنہ کرنا و داڑھی رکھنے کے طبی بدنی فوائد کے دلائل وغیرہ وغیرہ سب مذہبی امورات اعتقادی و اعمالی طب کے دلایل سے ہی تصدیق کئے ہیں - علم طب کس کو گمان تھا کہ ایسے ایسے نکات اسراری برآمد کرے گی کہ جو مذہب منجانب اللہ کو تصدیق کریں گے (ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء) چونکہ یہ کتاب علم طب مسلمہ ہر فرد بشر سے مُصدّق دین الہی ہے لہذا اس کا ملاحظہ ہر فرد و بشر پر فرض عین ہے - بالخصوص علماء دین اور فرقہ اطباء کے نہایت دلچسپ اور علمیت بڑھانیکا باعث ہے - اطباء اس کو دیکھیں گے کہ ان کی غریب طب میں کیسے کیسے عجیب غریب اسراری نکات و دلایل موجود ہیں - کہ جو آسمانی کتاب کی صداقت کرنے تک ہاتھ مارتے ہیں - قیمت ایک روپیہ (عہ) طلبی بذریعہ وی پی - درخواستیں معہ حوالہ اخبار ہوں - بنام حکیم عنایت اللہ خان مقام وڈالہ کہنہ ضلع کے [illegible] ضلع سیالکوٹ

اخبار الحق کی ضمانت

پچھلے اخبار میں ناظرین بدر اس خبر کو پڑھ چکے ہیں کہ گورنمنٹ نے پریس ایکٹ کے ماتحت اخبار الحق دہلی سے ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی ہے جو کہ داخل کردی گئی ہے !

ہم مسلمان ہیں اور ہمارا کام ہے اطاعت اپنی گورنمنٹ کی فرمانبرداری کرنا - اور اس کے راتب اور قرائن کو بسر و چشم قبول کرنا ہمارا مذہبی فرض ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے دوست میر قاسم علی صاحب نے فوراً ضمانت داخل کردی اور اس پر کوئی واویلا نہیں مچایا - ہندو اخبارات کی طرح کوئی شور و شر نہیں کیا - بلکہ قوم سے بھی کوئی چندہ نہیں کیا - اور ہم نہیں جانتے کہ کس تکلیف سے ایک ہزار روپے بہم پہنچا کر فوراً ضمانت داخل کردی ہے - یہ سب کچھ ہوا مگر جہاں ہم ہر طرح گورنمنٹ کی اطاعت کرنے کو ملتجا ہیں - وہاں ہم کو یہ بھی یقین ہے کہ گورنمنٹ ہمارے معقول عذرات کو ضرور سنیں گی - اور اس ضمانت کے

سبب مسلمانوں کے دلوں

کی تلافی ضرور کرے گی - کہا گیا

مضامین سخت الفاظ میں لکھے

سے یہ ضمانت طلب کیگئی ہے - لیکن [illegible]

اضافی الفاظ ہیں - ہمیشہ مقابلہ سے دیکھنا چاہیئے - کہ کس کے الفاظ میں زیادہ درشتی ہے - اور پھر یہ دیکھنا چاہیئے کہ ابتدا کس کیطرف سے ہوئی ہے - اگر الحق میں کوئی لفظ سخت ہے - تو وہ ضرور اندفاعی ہے الحق نے کبھی افنسو پارٹ نہیں لیا - ہاں ناپاک لوگوں کی گندہ دہنی کا جواب دیا - اور وہ بہت مفید ہوا - الحق کے مضامین کبھی مفسدہ انگیز نہیں ہوئے - بلکہ وہ ہمیشہ

مفسدہ کو دبانے والے ہوئے

اصل بات یہ ہے کہ آریاؤں نے ہندو اخبار کے لٹریچر کے طرز کو بہت خراب زبان عطاء کی ہے - اور پبلک کا مذاق دن بدن بگڑ رہا ہے - ہندو اخبارات کی سخت زبانی اور دشنام دہی کو سن سن کر مسلمان سخت تنگ آگئے تھے - بلکہ خطرہ تھا کہ وہ بیجنگ آجاتے مسلمانوں کے موجودہ اخبار اپنی متانت کو چھوڑنا نہ چاہتے تھے - پبلک کا مذاق چاہتا تھا کہ جیسے اخبارات ہندوؤں کے ہیں اُسی رنگ میں مضامین اسلامی اخباروں میں نکلیں - ناچار مسلمانوں کے ایک دو اخباروں نے ایسا طرز اختیار کیا - جس سے اسلامی پبلک کے جوش ٹھنڈے ہو جائیں - اور مفاسد کا خطرہ جاتا رہے -

ان میں ایک الحق ہے - مگر باوجود اس پالیسی کے الحق نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے - اس نے مخالفین کے متعلق جب کبھی کچھ لکھا ہے - انہیں کے اپنے الفاظ میں لکھا ہے - اپنی طرف سے کبھی کچھ نہیں بڑھایا ان کے الفاظ کو گاہے اس واسطے دُہرایا ہے - کہ انہیں ان الفاظ کے متعلق احساس پیدا ہو کر اپنی زبان بدلنے کی خواہش پیدا ہو -

الحق ہمیشہ سے گورنمنٹ کا خیر خواہ پرچہ ہے - سڈیشن کو جڑہ سے اکھاڑنے کے لئے اس نے ہمیشہ پر زور قلم سے مدد کی ہے - گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ایسے خیر خواہوں کی ہمیشہ دلجوئی کرے - اور مخالفین کے شور و شر کیوجہ سے اپنے ہی خواہوں کی گوشمالی کے پیچھے نہ پڑ جائے -

ہم اپنے معزز دوست میر قاسم علی صاحب کو صلاح دیتے ہیں کہ وہ اس حکم کے برخلاف صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کے پاس اپیل کریں - اور تمام واقعات کو صحیح طور پر صاحب

سے امداد

اعلان

تمام احمدی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے واسطے چندہ جمع کرنے کے لئے اس وقت تک ذیل کے پانچ اصحاب کو وصولی چندہ کی اجازت دی گئی ہے - شیخ غلام احمد صاحب واعظ - حکیم محمد صالح صاحب - چوہدری غلام سرور صاحب قانونگو - ڈاکٹر محمد امین صاحب ہیڈ منسٹری اسسٹنٹ - منشی محمد عبد اللہ صاحب منشی پٹواری تحصلان - ان احباب کے علاوہ اگر کسی کے مقرر کرنیکی ضرورت سمجھی جاوے گی - تو سرٹیفکیٹ کے علاوہ ہر محصل یا واعظ کو دیا جاتا ہے - بذریعہ اخبار احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کردیا جاویگا - بغیر اس کے کسی صاحب کو چندہ وصول کرنے کی یا چندہ دینے کی اجازت دفتر ہذا کیطرف سے نہیں ہے - غلطی سے بچنے کیخاطر یہ اعلان کیا جاتا ہے - نیز یہ بھی اطلاع دیجاتی ہے کہ ہر محصل کے پاس رسید بکس ہوگی اور چندہ دینے والوں کو رسید باقاعدہ دیجاوے گی جسکی ایک نقل محصل اپنے پاس رکھیگا -

سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

نوٹ مدرسہ کے لئے جو اجازت طلباء کو چندہ وصول کرنے کی دیجاتی ہے - وہ صرف ایام تعطیلات موسم گرما کے لئے ہے جو اس دفعہ ۱۶ اگست ۱۹۱۱ء سے ۳۰ ستمبر تک ہونگی ایسے طالبعلموں کے نام شایع کئے جاویں گے - اور ہر ایک طالب علم کو سند دیجاویگی - جس کے دکھانے کے بغیر وہ چندہ وصول کرنے کا مجاز نہ ہوگا - اور رسید بکیں دیجاویں گی - اور ہر ایک رقم جو کوئی صاحب دیں مناسب ہوگا کہ رسید بک پر دونوں طرف یعنی مثنی اور اصل پر اپنے سامنے اندراج رقم کرالیں اور رسید لے لیں

جنازہ غائب مستری علم الدین ساکن موضع این ڈالی کے چھوٹے بھائی میاں غلام علی احمدی فوت ہو گئے ہیں احباب جنازہ غائب پڑھیں -

دعا برادر غلام محی الدین اقبال چک ۱۹۹ اپنے فرزند زینہ کیلئے دعا خیر کی استدعا کرتے ہیں -

ہمارے [illegible]یم بخش صاحب نو مسلم دریافت کرنا چاہتے ہیں - کہ قرآن شریف میں بت پرستی کے برخلاف صریح حکم ہے اور تمہارے ہندوستان میں اس طرح کا عملی نمونہ متھرا اور قنوج میں موجود ہے کہ جو پہلے بتخانے تھے اب خدا کی عبادت کے گھر ہیں - آپ بھی ویدوں میں سے ایک صریح حکم اور ویدوں کے ماننے والوں سے اس کے صریح عملدرآمد کا ایک نمونہ دکھا دیں - پھر ہم مان لیں گے - ورنہ خالی باتیں بنانا بیکار ہے

ایک عام کے مسلمان کی گستاخی (عمداً و قصداً) اور عام مسلمانوں کی بدمذاقی

ہمارے پاس یہ مراسلت ایک غیور احمدی کیطرف سے پہونچی ہے - جس سپرٹ میں اکبر شاہ خان نے مسٹر اقبال پر اظہار رنج و افسوس کیا ہے وہ قابل تعریف ہے - مگر شیخ صاحب کی مثال شاید اس بچے کی مانند ہو جو اپنی کمی معلومات سے جب کسی بات پر دق ہوتا ہے - تو جھنجلا کر ناگفتنی باتیں بھی کہ دیتا ہے - بزرگان عاقبت اندیش بھی اس نادانی کی حرکت پر چشم پوشی ہی کر لیتے ہیں پس شیخ صاحب کو معافی مانگنے کا موقعہ دینا چاہیئے - شعر کو جادو تو کہا ہی گیا ہے - پس اگر دوسرے مسلمان سحرزدہ ہو کر اپنا احساس کھو بیٹھے ہوں تو کچھ تعجب کی بات نہیں تاہم حمایت الاسلام بہ حیثیت باڈی کے اس الزام سے بری نہیں ہو سکتی کہ اس کے اجلاس میں ایسی نظمیں پڑھی جاویں - جنہیں مذہب اسلام پر صریح حملہ کیا گیا ہے - مثلاً منشی احمد حسین خاں صاحب کی نظم جسمیں داڑھی پر بڑی دلیری سے مضحکہ اوڑایا گیا ہے اور یہانتک کہ دیا گیا - مذہب کو ملتی داڑھی سے کچھ واسطہ نہیں - خرگوش ہے کہ چھپ رہے جھاڑی میں یہ کہیں " اور پھر یہ نظم کئی اسلامی رسایل میں حتے کہ ہمدمی نے بھی چھاپی اور اس پر کوئی نوٹس نہیں لیا گیا - افسوس ہے مسلمانوں پر اور ان کی غیرت پر - کیا اسی بوتے پر گلے ہے - کہ ہم سچے مسلمان ہیں - اور ہمیں مسیح و مہدی کی کچھ ضرورت نہیں [illegible] صاحب اگر اس بات کو سمجھتے کہ مسلمان اب وہ مسلمان نہیں رہے تو انہیں کبھی ایسا شکوہ کرنے کی ضرورت نہ پڑتی - جو سراسر گستاخی و بے ادبی سے لبریز نظر آتا ہے گو ان کے پاس طبیعت کے رنگ و شاعرانہ ترنگ کے لحاظ سے کئی عذر ہوں! بہرحال وہ مراسلت یہ ہے :- (اکمل)

ایک چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کرے تو اس چھوٹے کو سب ذلیل سمجھتے ہیں - ایک شاگرد اپنے استاد کی جناب میں یا ایک بیٹا باپ کی خدمتمیں نامناسب لب و لہجہ استعمال کرے تو عام طور پر لوگوں کو خوشگوار نہیں معلوم ہوتا - پھر اگر ایک مرید اپنے مرشد کی شان میں گستاخی کرے تو اور بھی زیادہ ناشدنی سمجھا جاتا ہے - ایک اُمتی اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نامناسب الفاظ استعمال کرے تو اور بھی بڑھ کر نالایق اور گشتنی قرار دیا جاتا ہے - اور کوئی ملک کوئی قوم کوئی مذہب ایسا نہیں جو ایسے گستاخوں کا حامی ہو - لیکن افسوس صد افسوس کہ ایک نام کا مسلمان اوس معبود حقیقی خالق کائنات حضرت رب العزت کی جناب میں وہ لب و لہجہ اختیار کرتا ہے جو ایک بازاری اپنے بازاری بھائی بند سے بھی استعمال نہیں کر سکتا - خدا تعالے پر اپنے احسان جتاتا ہے - خداوند تعالے کو اپنا ممنون منت ٹھہراتا ہے - خدا تعالے کو خدائی کے ناقابل قرار دیکر خدائی کرنا سکھاتا ہے - خدا تعالے کو ظالم بدعہد بیوفا قرار دیتا ہے اور اپنے آپ کو خدا تعالے کا محسن ثابت کرتا ہے - اور اپنے احسانات کا زیر بار بناتا ہے - غرضکہ ذات مجموعۂ کمالات اور موصوف بہ جمیع صفات حسنہ کو مجموعہ عیوب بیان کرتا ہے اور انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں پڑھکر سناتا ہے - اور مسلمان پروانہ وار اس بکواس پر فدا ہوتے ہیں - مسلمان اخبار اور رسالے بڑے شوق سے شایع کرتے اور خوش ہوتے ہیں - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ہاں یہ سچ ہے کہ کبھی راز و نیاز کے عالم میں انسان خداوند تعالے سے اسطرح دعائیں مانگتا ہے - دعا کے الفاظ عام لوگوں کے سامنے بیان نہیں کر سکتا - لیکن ایک عام جلسہ میں اور اسلام کی حمایت کے جلسہ میں محض اپنی لفاظی جتانے کے لئے ایسی فضول اور بیہودہ بکواس کہ جسکا نہ کوئی سر ہے نہ پاؤں - اور جو دنیا مذہب پرستی اور دھرم بیل کی بیہودہ سرائی (جو انہوں نے خدا تعالے کی نسبت کی ہے) سے بھی کئی حصہ بڑھی ہوئی ہے - اشاعت کسقدر قابل افسوس ہے - ممکن ہے کہ اس نظم کی قبولیت کو دیکھکر اب کوئی اور شاعر خداوند تعالے کی ماں بہن قرار دیکر مغلظات سنائے - اور پنجاب کے خوش بخت میاں مٹھو سے بھی بازی لیجانے کی کوشش کرے - اے ذات باری سے تعلق رکھنے والو - اے غیور مسلمانو! اس نظم سے جسکا نام **شکوہ** ہے اور جو انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں پڑھی گئی تھی - اپنی بیزاری ظاہر کرو - کیا اب بھی تم تسلیم نہیں کرتے کہ دنیا میں ایک مسیح و مہدی کے آنیکی کس قدر ضرورت تھی -

(اکبر شاہ خاں)

ایک عجیب ریویو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب چشمہ مسیحی میں ثابت کیا تھا کہ متی مرقس وغیرہ کی انجیلوں کا ماخذ و منبع یہودیوں کی پورانی تصانیف ہیں - اس کتاب کو چھپے ہوئے کوئی چھ سال کا عرصہ گذرا ہوگا - اب کوئی یسوعی حافظ جان عبد اللہ نام نور افشاں میں اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے روتے چلاتے ہیں - کہ مرزا صاحب نے انجیلوں پر حملہ کیا - حالانکہ قرآن شریف میں لکھا ہے - کہ انجیل خدا کا کلام ہے - بیشک مسٹر جان یہ ٹھیک ہے قرآن میں ایسا لکھا ہے - مگر قرآن میں یہ نہیں لکھا کہ ہر ایک مجہول الکنہ شخص اوٹھکر جو کتاب لکھے اس کو تم انجیل تسلیم کر لو - خدا کا کلام خدا کے نبیوں پر اترتا ہے - متی مرقس وغیرہ نبی چھوڑ کر ملہم بھی نہ تھے - انہوں نے سرسری طور پر ایک قصہ لکھا یا کسی نے لکھکر انکیطرف منسوب کر دیا تم نے اس کو کتاب مقدس بنا لیا - معلوم نہیں آپ کس چیز کے حافظ ہیں - آنکھوں کے یا کسی انجیل کے - بہرحال آپ پڑھ سکتے ہیں - تو خود - ورنہ تکلیف کر کے کسی پادری صاحب سے پڑھوا کر سنیں کہ یورپ کے محقق یسوعی ان انجیلوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں - کتاب انسکلوپیڈیا برٹینکا - انسکلوپیڈیا ببلیکا وغیرہ میں کیا لکھا ہے - یسوع مسیح تو وفات پا چکے اور ان کے شاگردوں میں کوئی ایسا پیدا نہیں جو تمہاری آنکھیں کھول سکے - مگر امید ہے کہ ان کتابوں کے مطالعہ سے آپ کی آنکھیں کھلجائیں - مسٹر جان فرماتے ہیں کہ نیا مسیح نے مسلمان علماء کے دل ہلا دیے ہیں - ہم کہتے ہیں کہ اگر مسلمان علماء کے دل ہلجاتے تو یورپین پادریوں کو اتنے بڑے سفروں کی صعوبت اُٹھاکر مٹی خانوں کی بوسونگھنے

نورافشانی کمیٹی توجہ کرے

جب کبھی ہم یسوعی صاحبان کے متعلق کوئی چھوٹا سا نوٹ اخبار بدر میں لکھ دیتے ہیں۔ اور وہ بھی نور افشاں کے کسی حملہ کے جواب میں ہوتا ہے۔ تو نور افشاں کے ایڈیٹر بر خلاف تعلیم یسوع واویلا مچانا شروع کرتے ہیں۔ کہ بدر نے مار لیا کھا لیا۔ یہ کیا وہ کیا۔ اور اپنا یہ حال ہے کہ کوئی اخبار اس امر سے خالی نہیں جاتا کہ اسلام پر تمسخر ہو اور اناپ شناپ اعتراض نہ کئے جائیں۔ ہم تو نور افشاں کے بیسیوں آرٹیکل پڑھ کر خاموش رہتے ہیں۔ مگر آخر کچھ کہنا ہی پڑتا ہے ۲۹۔جولائی کے پرچہ میں نور افشان نے اخبار اہل فقہ سے حضرت مرشد صاحب مرحوم علیہ الرحمۃ کے متعلق ایک لمبی عبارت نقل کرکے اپنے تین صفحے سیاہ کئے ہیں۔ اور اخیر میں نوٹ چڑھایا ہے کہ جو شخص بار بار اپنی باتوں کو بدلے وہ قابل اعتبار نہیں۔

اس نورافشانی حیلہ بازی کو دیکھکر مجھے بنگالہ کی ایک یسوعی لیڈی یاد آئی ہیں۔ جس نے مذہبی گفتگو کے درمیان مجھے کہا کہ اسلام کا مذہب اس واسطے سچا نہیں ہے کہ اس کے مطابق عورتوں میں کوئی روح نہیں۔ اور عورتیں مرنیکے بعد فنا ہو جائیں گی۔ نہ بہشت جائیں گی نہ دوزخ جب میں نے لیڈی صاحب سے اس قول کا حوالہ مانگا۔ تو وہ ایک یسوعی پادری کی ایک کتاب اُٹھا لائیں۔ کہ اس میں لکھا ہے۔ میں نے کہا لیڈی صاحبہ ہمارے کتب خانوں میں بہت سی ایسی کتابیں ہیں جن کو یہودیوں نے تصنیف کیا ہے۔ اور ان میں لکھا ہے کہ یسوع کی ولادت ناجائز تھی۔ اور وہ مصریوں کا شاگرد تھا۔ ان سے کچھ جادو اور شعبدہ بازیاں سیکھ کر لوگوں کو بہکاتا تھا۔ اور بیگانی عورتیں بہکا کر ساتھ لئے پھرتا تھا۔ کیا آپ پسند کریں گی کہ میں وہ کتابیں آپ کو دوں۔ اور آپ اسکو پڑھیں لیڈی صاحب بولیں۔ یہود کی تصنیف عیسائیوں کیواسطے سند نہیں ہو سکتی۔ میں نے عرض کی کہ اگر یہ قاعدہ درست ہے۔ تو پھر عیسائی کتاب اسلام کیواسطے کسطرح سند ہو سکتی ہے۔ یہ جواب سنکر لیڈی صاحبہ کی آنکھیں کھلیں اور انہوں نے وہ کتاب رکھدی۔ تب میں نے انہیں قرآن شریف کی وہ آیتیں نکالکر دکھلائیں جنکے رو سے مردوں کیطرح عورتیں بھی اپنے نیک اعمال کا ثمرہ جنت میں پائیں گی۔

نور افشاں جانتا ہے کہ اہل فقہ احمدیوں کا دشمن ہے اس کی بات ہمارے حق میں سند پکڑنا کن اصول کے ماتحت جائز ہو سکتا ہے۔

یہ مان لیں۔ اور نور افشان یقین کر لیں کہ جو شخص بار بار اپنی باتوں اعتبار نہیں۔ تو بھائی نور افشاں یہ رونا تو پورانا ہے۔ خداوند یسوع پہلے تو بادشاہ بننے کی اور جنگ کرنے کی تیاریاں کرتے رہے۔ حواریوں کو تاکید کی۔ کہ پوشاک بیچکر بھی تلواریں خرید کریں۔ (لوقا ۲۲ باب ۳۶ آیت)

لیکن جب دیکھا کہ یہ بات بنتی نہیں نظر آتی۔ تو صلح کے شاہزادے بن بیٹھے۔ اور حکم نازل کیا کہ جو دائیں گال پر طمانچہ مارے اس کے آگے بائیں پھیر دو (متی ۵/۳۹)

پھر پہلے تو فرماتے رہے کہ اُن سے مت ڈرو جو جسم کو مار ڈالتے ہیں (لوقا ۱۲/۴)

لیکن جب اپنی باری آئی۔ تو یہ قانون بدل دیا۔ اور یہودیوں سے ڈر کر بھاگتے پھرے۔ (یوحنا ۷/۱)

پہلے تو یسوع نے ایک جگہ یہ عقیدہ قایم کیا کہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے (یوحنا ۱۴/۲۸)

پھر دوسری جگہ آپ باپ کے ساتھ ایک ہو بیٹھے۔ (یوحنا ۱۰/۳۰)

ایک جگہ فرمایا کرتے تھے کہ میں کسی پر سزا کا حکم نہیں کرتا (یوحنا ۱۲/۴۷)

دوسری جگہ خود ہی عدالت کے مالک بن بیٹھے (یوحنا ۵/۲۲)

پہلے یہ کہتے رہے کہ میں شریعت کو منسوخ کرنے نہیں آیا۔ پھر ساری شریعت پر پانی پھیر دیا کہاں تک شمار کیا جائے۔ بلکہ یہ ادل بدل تو یسوعیوں کے خداوند کا اس وقت کے بعد بھی رہا۔ جبکہ وہ بقول اُن کے باپ کے داہنے طرف تخت پر جلوہ گر ہوا۔ کیونکہ اپنی زندگی کے بیسیوں سال بعد جب اُسے خیال ہوا۔ کہ اپنے زمینی سوانح سے لوگوں کو باخبر کرے۔ تو متی کو الہام کیا۔ کہ یوسف یعقوب کا بیٹا تھا (متی ۱/۱۶)

اور لوقا کو القاء کیا کہ نہیں یوسف ہیلی کا بیٹا تھا۔ (لوقا ۳/۲۳)

متی کو کہا میں بچپن میں مصر گیا تھا۔ (متی ۲/۱۴)

اور لوقا کو کہا کہ میں پیدائش کے بعد یروشلم لایا گیا تھا پھر واپس ناصرت کو۔ اور پھر ہر سال یروشلم کو آتے رہے۔ (دیکھو لوقا باب ۲۔ آیت ۲۲ تا ۴۲)

مرقس کو بتلایا کہ بپتسما پانے کے بعد میں فی الفور جنگل چلا گیا۔ اور چالیس دن وہاں رہا (مرقس ۱/۱۲) اور یوحنا کے کان میں جا پھونکا کہ بپتسما پانے کے تیسرے دن ایک شادی کی دعوت میں شامل ہوا تھا (یوحنا ۲/۱)

مدینۃ المسیح

حضرت امیر ماشاء اللہ بخیر و عافیت ہیں آپ نے ایکدن فرمایا کہ چونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے والذین اتبعوہم باحسان۔ اس لئے میں چاہتا ہوں السّٰبقون الاوّلون من المہاجرین والانصار کے فتاوی جمع کئے جائیں۔ اگر خدا تعالےٰ کسی کو توفیق دے۔

اہلبیت مسیحا بخیریت ہے۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے ۴۔۵۔۶۔ اگست تین دن نماز استسقاء پڑھائی اللہ تعالےٰ اپنے عاجز بندوں کی دعائیں سن لے۔ ۱۵۔اگست تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ڈیڑھ ماہ کے لئے موسمی تعطیلیں ہوں گی اسد فو رمضان المبارک کی خاطر تعطیلیں نہیں ہوئی۔ بورڈنگ ہوس کے برآمدوں پر چھت پڑ رہی ہے۔ اور امید ہے کہ تعطیلوں کے درمیان انشاء اللہ مکمل ہو جائیگا۔ عمارت فنڈ کے لئے چندوں کے متعلق خاص طور سے یاددہانی کی جاتی ہے۔ حضرت میر ناصر نواب اسی کام کیواسطے سفر میں ہیں۔ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب بمعیت بعض دیگر احباب ۱۹ و ۲۰۔ اگست کو شملہ میں لیکچر دینے کیواسطے تشریف لیجائیں گے۔ حضرت خواجہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ اس ماہ میں ان کے لیکچروں کا پروگرام یہ ہے: وزیر آباد ۴۔ اگست۔ ہوشیارپور ۶۔ اگست۔ امرتسر ۱۲۔۱۴۔اگست اور لکھنو مسلم یونیورسٹی کانسٹیٹوشن کمیٹی ۱۸ و ۱۹۔ ۲۰۔اگست ۱۹۱۱ء

عینک کی شناخت

چشمہ سے کھولکر گلاس الگ نکال لیا جائے اور پھر اس کو جس طرح سے کہ روپے کو آدمی انگلی پر بجا کر کھرا کھوٹا پہچانتے ہیں وہی حالت پتھر و شیشی کی ہے۔ یعنی اگر پتھر ہوگا تو صاف آواز آئیگی ورنہ شیشے ہونے سے خواہ کرسٹل ہی کیوں نہ ہو بھدی آواز آئیگی اور معلوم ہوگا کہ خراب روپیہ ہے دوسرے پیبل پتھر کبھی زنگ کسی کا نہیں ہوگا۔ صاف شفاف گلاس ہوگا

قسطنطنیہ کے حصہ استنبول میں تباہ کن آتشزدگی سے دو میل رقبہ کے اندر کئی ہزار مکانات خاک سیاہ ہو گئے ایک آتشزدہ مکان سے ایک شہتیر گرنے سے وزیر جنگ کے سخت ضرب آئی۔ بطالہ میں بھی جو یہودیوں کی آبادی ہے آگ لگ گئی جس سے ہزار مکانات خاکستر ہو گئے آگ کے ایک ساتھ کئی کئی مکانات سے نمودار ہونے سے

ہیں جمع ہوئے - نماز کے بعد ایک مہر... یہ کہ حضرت خواجہ وعظ شروع کریں۔ لوگوں کو بڑی بڑی امیدیں تھیں - کہ حضرت خواجہ آج وعظ میں بڑے معارف وحقایق بیان کریں گے - لیکن آپنے صرف چند ہی لفظوں میں وعظ کا خاتمہ کر دیا - چنانچہ فرمایا کہ اے لوگو! تشنہ لبو! استسقاء طلبو! اگر دنیا کی نعتیں حاصل کرنا چاہتے ہو - تو ایسے آدمی کو وعظ کیلئے کیوں کھڑا کرتے ہو - جو دنیا اور دنیا کی گوناگون نعمتوں کو پرکاہ سے بھی کم بے حقیقت سمجھتا ہے - اسلئے اگر تم چاہتے ہو کہ مینہ برسے - اگر تم چاہتے ہو کہ ناچ سستا ہو جائے - اور تم پیٹ بھر کر کھاؤ - تو حسن کو اس حسن کو جو تارک الدنیا ہے کچھ عرصہ کیلئے بصرہ سے باہر نکالدو - اللہ کی رحمتیں پھر نازل ہونی شروع ہو جائینگی - چنانچہ ایسا ہی ہؤا - آپ بصرہ سے باہر تشریف لیگئے اور بارش موسلا دھار شروع ہو گئی +

عجیب غریب سوال و جواب

آپ سے ایکدفعہ ایک طفل ایک مست مجذوب ایک مخنث اور ایک عورت نے الگ الگ کلام کیا - وہ کلام کیا تھا حسن بیان کا ایک نمونہ تھا - اور معارف وحقایق کا ایک دفتر اہل دل اس کلام کو سنیں اور مزے لیں - اسکی کیفیت اس طرح ہے - کہ ایک لڑکا ہاتھ میں چراغ لئے جاتا تھا - آپ نے پوچھا یہ روشنی کہاں سے لائے - لڑکے نے چراغ بجھا دیا اور کہا - پہلے اب یہ بتائیے کہ وہ روشنی اب گئی کہاں - آپ نے ایک مست مجذوب کو دیکھا کہ وہ کیچڑ میں گرتا پڑتا جا رہا ہے - آپنے فرمایا اے مست قدم ثابت کرکے رکھہ کہ گرنے سے بچ جائیگا اس نے کہا میں تو مست مجذوب کیچڑ میں گر پڑا تو کیا ہؤا - اور نہ گرا تو کیا ہؤا - دونوں حالتیں میرے لئے یکساں ہیں - پہلے تو اپنا قدم ثابت رکھہ کہ تو مرد ہوشیار اور عقل ہے - اگر اس حالت میں گر پڑا تو دعویٰ عقلمندی ومردی جاتا رہیگا - ایک مخنث کا دامن آپ کے پاؤں سے اڑ گیا - اس نے کہا - اے صاحب مجھے بے پردہ نہ کرو - میرا حال دنیا جانتی ہے لیکن انجام کار کیا ہوگا - اس کا علم صرف خدا ہی کو ہے - ایک مرتبہ ایک خوبصورت عورت برہنہ سر ہاتھ منہ کھولے غصہ میں بھری ہوئی اپنے شوہر کی شکایت لئے فرقان سے

... آپ نے فرمایا کہ اسے ... ڈھانپ لے - پھر اپنے ... عورت نے کہا اے حسن میں خدا ... میں اسقدر از خود رفتہ ہو گئی ہوں کہ ... کا ہوش نہیں ہے - اگر تو بھی خدا خالق کی دوستی ... کی محویت سے کام لیتا تو میری طرف کبھی دھیان ہی نہ کرتا - اور تجھے معلوم ہی نہ ہوتا - کہ میرے سر پر کپڑا ہے یا نہیں ہے +

تین چیزوں کی ممانعت

سعید بن جبیر نے ایک مرتبہ عرض کیا - کہ مجھے کچھ ہدایت فرمایئے - آپ نے فرمایا تین چیزوں کی ممانعت کرتا ہوں - اول یہ کہ بادشاہوں سے بہت خلا ملا نہ کرنا کہ انجام اس کا تیرے حق میں برا ہے - بادشاہوں کی شفقت وعنایت پر زیادہ بھروسہ نہ کرنا کہ ان کو آنکھہ بدلتے کچھ دیر نہیں لگتی - دوسرے یہ کہ کسی نامحرم عورت سے خلوت میں نہ بیٹھنا - خواہ وہ رابعہ وقت کیوں ہی نہ ہو - اور خواہ تو اسے قرآن شریف کی تعلیم ہی کیوں نہ دیتا ہو - تیسرے یہ کہ مزامیر سے پرہیز کرنا - خواہ تو مردان خدا ہی سے کیوں نہ ہو - کیونکہ مزامیر سے دل قابو میں نہیں رہتا - اور انسان ڈگمگا جاتا ہے

کلمات طیبات

آپ سے کئی کلمات منسوب ہیں - لیکن یہاں چند خلاصہ کے طور پر لکھے جاتے ہیں -

(۱) بھیڑ آدمی سے زیادہ آگاہی رکھتی ہے - کیونکہ چرواہے کی آواز پر فوراً نقل وحرکت کر دیتی ہے - لیکن تعجب ہے کہ آدمی خدا کے حکم کی شناخت نہیں کر سکتا -

(۲) بدوں کی صحبت سے گریز کرو - نہیں اپنی تھوڑی بہت نیکیاں بھی گنوا بیٹھوگے -

(۳) جس نے قناعت اختیار کی وہ خلق سے بے نیاز ہؤا - جس نے خلق سے کنارہ کشی اختیار کی وہ سلامت رہا - جس نے شہوت ترک کی وہ آزاد ہو گیا - جس نے چند روزہ صبر اختیار کیا - اس نے ہمیشہ کی سعادتمندی حاصل کر لی -

(۴) ورع کے تین درجے ہیں - ایک یہ کہ جب بولے حق بولے خواہ خوشی میں ہو یا ناخوشی میں - دوسرے یہ کہ جس چیز میں خدا کا غصہ ہو اس سے اپنے تمام اعضاء کو نگاہ رکھے - تیسرے یہ کہ اللہ تعالٰے کی رضامندی اور خوشنودی کا ہر وقت خیال رکھے یہ باتیں ہزار سال کی نماز اور روزہ سے افضل ہیں -

(۵) ایک شخص نے کہا - فلاں شخص ستر سال کی عمر میں اب دم توڑ رہا ہے - فرمایا یہ نہ کہو اس طرح کہو کہ وہ ستر سے جانکنی کی حالت میں تھا - اب نجات حاصل کر رہا ہے -

(۶) عقلمند وہ ہے جو دنیا کو خراب کرے اور آخرت کو سنوارے نہ یہ کہ آخرت کو خراب کرے اور اس کی خرابی میں دنیا کو بنائے -

(۷) دنیا میں کوئی سرکش گھوڑا تیرے نفس سے زیادہ سخت لگام دینے کے قابل نہیں -

(۸) اگر تو یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تیرے بعد دنیا کا کیا عالم ہوگا تو دوسروں کی موت سے عبرت حاصل کر کہ ان کی موت کے بعد دنیا کا کیا حال ہے -

(۹) جو شخص دوسروں کی بات تیرے پاس لاتا ہے - تیرے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ اسی طرح تیری بات اوروں سے جا کر نہ کہتا ہوگا -

(۱۰) جو نماز حضور دل سے نہیں ہے وہ عذاب کا پیش خیمہ ہے -

(۱۱) میرا کلام سنو - کیونکہ میرا علم تم کو فایدہ دیگا - اور میری بدعملی تم کو نقصان نہ پہنچا سکے گی +

(۱۲) جس دل میں دنیا کی محبت ہے وہ دل زندہ نہیں بلکہ مردہ ہے + (صوفی)

بالکل جھوٹ

کسی محمد حسین دہلوی نے روزنامہ پیسہ اخبار میں چھپوایا ہے کہ حضرت علامہ نورالدین ایدہ اللہ بنصرہ العالمین مولوی سید نذیر حسین دہلوی کے شاگرد اور مرید ہیں - یہ سیاہ جھوٹ ہے جو کہ پیر ومرشد برحق کے حق میں ایک لائبل ہے - نامہ نگار کو اسکی فوراً تردید کرنی چاہیئے - خدا نے نہیں چاہا کہ جو خدا کے برگزیدہ نبی کا اول المکفرین ہو - وہ آپ کا استاد یا مرشد بنے - بلکہ ہمارے میاں نذیر حسین صاحب تو تین چار سوالات کے جواب میں فیل ہو کر اس بات کی شہادت دے چکے ہیں - کہ وہ اس قابل نہ تھے معلوم نہیں پیسہ اخبار کیسے نامہ نگار رکھتے ہیں - جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت غلط اطلاعیں دینا اپنا فرض خیال کرتے ہیں +

نماز جمعہ کا میموریل

حضرت خلیفۃ المسیح کیطرف سے ۲۰ جولائی کے بدر میں جو میموریل شایع ہؤا ہے اسے بالعموم تمام اسلامی اخبارات نے پسند کیا ہے مگر علیگڈھ کی پارٹی اور بعض دیگر کی یہ رائے ہے کہ یہ میموریل بعد تاجپوشی گورنمنٹ ہند کے سامنے پیش ہو اور کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کیطرف سے گورنمنٹ میں پیش ہو نہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کیطرف سے - چونکہ اہل اللہ کو تو کام سے غرض ہوتی ہے ان کا یہ مقصود نہیں ہوتا کہ ہمارا نام ہو اس لئے حضور نے فرما دیا اچھا - اب پروونشل مسلم لیگ پنجاب کے بعض ممبروں نے آل انڈیا مسلم لیگ میں تحریک کی ہے کہ یہ معاملہ انکی معرفت گورنمنٹ میں پیش ہو - جہاں کہیں لوگ اسکی متعلق جلسہ کر کے کوئی رزولیوشن پاس کرنا چاہیں احمدی احباب اس معاملہ میں انکی تائید وامداد کریں -

وی پی آتے ہیں جن صاحبان نے ۱۹۱۱ء کی قیمت تاحال

دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

مجموعہ درثمین اردو فارسی مجلد ۹ر

سیرت احمدیہ	۴ر	معیار الصادقین	۳ر
شہادۃ القرآن	۲ر	الاستخلاف	۲ر
چولہ گرونانک صاحب	۔ر	مجموعہ فتاوی احمدیہ	عہ
ظہور المسیح	۶ر	ضرورت زمانہ	۸ر
تنہائی چکر	ار	کشف الاسرار	۳ر
عقیقہ آصفیہ	۲ر	مباحثہ رامپوری	۲ر
المیزان الصحیح	½	شرائط بیعت ۱۲۵ ۵۰	۸ر
شری شد کلنک درشن	۸ر	قرآن شریف مجلد بہ جلد	
احسن القصص	۲ر	چرمی ترجمہ شاہ رفیع الدین	
مبادی الصرف	۲ر	صاحب	عہ آر
مکتوبات احمدیہ مجلد ۸ر	۴ر	رویاے صالحہ	۴ر
عقاید احمدیہ	۲ر	فرزند علی	۳ر

مفت

ہمنے اپنا لیکچر کفارہ سرکاری کتابوں کی طرز خط اور تقطیع پر ایک ہزار چھپوایا ہے۔ تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے۔ عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ جنکو ہم یہاں سے براہ راست روانہ کردیں گے اور کچھ جلدیں مختلف شہروں کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہیں۔ کہ وہاں کے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کردیں۔ ان کے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں۔ عیسائی یا غیر عیسائی کیطرف سے صرف کارڈ آنے پر بذریعہ بک پیکٹ روانہ کیا جاویگا۔

(محمد صادق عفی عنہ ایڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور)

کتاب الصیام

:۔مفصلہ ذیل مضامین کا جامع رسالہ مصنفہ قاضی اکمل صاحب۔ وجہ تسمیہ رمضان۔ روزہ رکھنے کا مقصد۔ دوسرے فواید۔ ماہ رمضان کے تقرر کی حکمت۔ روزہ کب رکھنا چاہیئے۔ رمضان کیسا مبارک مہینہ۔ روزہ رکھنے والیکا درجہ۔ روزہ کے لئے نیت ضروری روزہ کیحالت میں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے۔ روزہ رکھنے کا وقت۔ کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ روزہ کے نواقص۔ ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کس وقت روزہ کھولنا چاہیئے۔ روزہ کھولتے وقت کیا دعا پڑھیں۔ مقام رمضان اعتکاف۔ عید الفطر۔ امام کے متعلق۔ طریق نماز عید۔ صدقۃ الفطر کس پر۔ آیات و حدیث۔ قیمت صرف ۲ر

ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے اُنیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

(۳) ایک احمدی نوجوان عزیب الطبع قوم کا آرائیں ضلع گوجرات کا باشندہ ہے عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپیہ ماہوار (بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وٹرنیری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں۔

(۴) ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۹ سال خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔

(محمد امین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ) ۱۶

احسن القصص

یہ سورہ یوسف کا ترجمہ اور اس کی تفسیر ہے جو قاضی اکمل صاحب نے لکھی ہے ترجمہ تحت اللفظ بڑی توجہ و محنت کیساتھ بطور نمونہ کیا گیا ہے پھر ہر لفظ و آیت کی تشریح نہایت بسط سے کیگئی ہے جسقدر میٹریل ملکا وہ جمع کردیا گیا ہے اور ان تمام الزاموں کو اٹھا دیا گیا جو حضرت یوسفؑ کی ذات پر لگائے گئے تھے اور اس بیان کو سیدنا خاتم النبیینؐ کے آیندہ حالات کی نسبت بطور پیشگوئی بتایا گیا ہے اس کے علاوہ جسقدر اخلاقی نتایج نکل سکتے تھے وہ نکالے گئے ہیں آخیر میں اسی قصہ کو تصوف کے رنگ میں اپنے وجود پر وارد کرکے دکھایا گیا ہے۔ لکھوائی چھپوائی کاغذ اعلے ہے قیمت صرف ۲ر رکھی گئی ہے تمام احمدی دوست اسے منگوا کر پڑھیں اور غربا میں مفت تقسیم کریں یہ کتاب بدر بکڈپو سے ملسکتی ہے

احسن القصص

حضرت امیر المومنین نے پڑھکر فرمایا سورۃ یوسف میں چند مقامات تھیں انکو آپ نے خوب حل کردیا جزاکم اللہ مجھے بہت پسند ہے +

دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ یہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے۔ یہ دوا ۲۶ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ۳ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے۔ اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے۔ اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی ڈاکٹروں نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی اشتہا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہوجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۳ تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسی لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے اداے قیمت ہر نقد یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے +

انصار بدر توجہ فرماویں

معزز ناظرین اس اخبار کو دیکھکر یہ معلوم کرسکتے ہیں کہ کسقدر حقایق و معارف کا خزانہ انکے لئے جمع کرکے نذر کیا جاتا ہے۔ کیا بدر کا اتنا حق نہیں کہ آپ لوگ ایک برخوش دل لیکر اس کے خریدار بڑھانے کیطرف توجہ فرماویں کئی خریداروں نے تاحال ۱۹۰۹-۱۹۱۰ء کا چندہ سالانہ ادا نہیں کیا۔ پھر خریدار بھی اتنے نہیں جتنی کہ امید کی جاسکتی ہے۔ اسلئے سب خریداران بدر کو توجہ دلائی جاتی ہے۔

کہ خریدار پیدا کریں!

صلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

قادیان ضلع گورداسپور

تمام قیمت پیشگی ع۸ر
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | مسیح وقت مہدی ہم مجدّد بر سرایں صد

چار روپے پیشگی

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

نمبر ۳۴

مورخہ ۲۱ - شعبان ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۱۷ اگست ۱۹۱۱ء مطابق ۲ بہادوں ۱۹۶۸

(جلد ۱۰)

بھائیو! گر قادیاں آؤگے تم | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نُور دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

افطار غروبِ آفتاب کے تین منٹ اور احتیاطاً ۵ منٹ بعد تک چاہیئے!

اگست ۱۹۱۱ء	رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ	انتہائے وقت سحر		وقت افطار		ستمبر ۱۹۱۱ء	رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ	انتہائے وقت سحر		انتہائے وقت افطار	
		گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ			گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۲۶	۱	۴	۴۲	۶	۵۸	۱۰	۱۶	۴	۵۶	۶	۴۳
۲۷	۲	۴	۴۳	۶	۵۷	۱۱	۱۷	۴	۵۷	۶	۴۲
۲۸	۳	۴	۴۴	۶	۵۶	۱۲	۱۸	۴	۵۸	۶	۴۱
۲۹	۴	۴	۴۵	۶	۵۵	۱۳	۱۹	۴	۵۹	۶	۴۰
۳۰	۵	۴	۴۶	۶	۵۴	۱۴	۲۰	۴	۶۹	۶	۳۹
۳۱	۶	۴	۴۷	۶	۵۳	۱۵	۲۱	۵	۰	۶	۳۸
یکم ستمبر	۷	۴	۴۸	۶	۵۲	۱۶	۲۲	۵	۱	۶	۳۷
۲	۸	۴	۴۹	۶	۵۱	۱۷	۲۳	۵	۲	۶	۳۶
۳	۹	۴	۵۰	۶	۵۰	۱۸	۲۴	۵	۳	۶	۳۵
۴	۱۰	۴	۵۱	۶	۴۹	۱۹	۲۵	۵	۴	۶	۳۴
۵	۱۱	۴	۵۲	۶	۴۸	۲۰	۲۶	۵	۵	۶	۳۳
۶	۱۲	۴	۵۳	۶	۴۷	۲۱	۲۷	۰	۶	۶	۳۲
۷	۱۳	۴	۵۴	۶	۴۶	۲۲	۲۸	۵	۷	۶	۳۱
۸	۱۴	۴	۵۵	۶	۴۵	۲۳	۲۹	۵	۸	۶	۳۱
۹	۱۵	۴	۵۶	۶	۴۴	۲۴	۳۰	۵	۹	۶	۳۰

عام قاعدہ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سورج کے طلوع سے ایک گھنٹہ بیس منٹ پہلے صبح صادق شروع ہوتی ہے :-

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

حُقّہ نوشی

کی بے ہودہ اور مضرت رساں رسم کے خلاف مولوی محمد اسمعیل صاحب ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہے - اور وہ چاہتے ہیں کہ اگر کسی دوست کے پاس کوئی اور رسالہ اس مضمون پر تماکو نوشی کی تائید میں یا اس کے خلاف ہو وہ مولوی صاحب کو مذکورہ بالا پتہ پر بھیج دے - بعد ملاحظہ وہ رسالہ واپس کرنیکا وعدہ کرتے -

کتب خانہ احمدیہ سیالکوٹ

سلسلہ احمدیہ کے متعلق کتب یا رسالہ جات کی فروخت کا موقعہ نکل آیا شیخ حق علی صاحب ساکن محلہ حاجی پورہ نے جو پہلے امرتسر میں پھر پشاور میڈیکل شاپ کے ذریعہ خدمت مخلوق الٰہی کرتے رہے ہیں، اب انہوں نے سیالکوٹ میں ایک دوکان اسی خدمت کیلئے کھولی ہے - ان کا منشاء یہ ہے کہ اس خدمت میں احباب سلسلہ احمدیہ کے بھی خادم بنیں - وہ چاہتے ہیں کہ دارالامان جو جو بزرگ اصحاب فروخت کتب کا خیال بیرونجات میں رکھتے ہیں - یا ان کو ضرورت احباب سلسلہ میں یا عام طور پر اشاعت فروخت کتب کی ہے - تو وہ شیخ صاحب سے خط و کتابت کریں اور ان سے کمیشن کا باہمی فیصلہ کر کے ہر ایک قسم کی کتابیں فروخت کے واسطے اُن کے پاس ارسال کریں - وہ خوشی سے اس خدمت کے بجا لانے پر تیار رہیں +

حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے رسالہ تاریخ اسلام پر

تاریخ اسلام محنت کیساتھ لکھی گئی ہے اور مصنف نے عمدگی کیساتھ کوشش کی ہے کہ صحابہ رض کے اندرونی تعلقات کی خوبی اور پختگی پر روشنی ڈالیں - اور آپ نے ثابت کیا ہے کہ خلفاء و دیگر صحابہ رض کی نسبت اختلاف رائے صرف نقطہ خیال کے اختلاف کیوجہ سے پیدا ہوا ہے باوجود دلچسپ ہونے کے کتاب کا نفس مضمون "تاریخ کی حد سے باہر نہیں نکلا - چونکہ صحابہ رض کی زندگی ہر زمانہ کے مسلمانوں کے لئے رہنما ہے - اس لئے امید ہے کہ تاریخ اسلام کا سلسلہ بہت مفید ہوگا (نورالدین)

نوٹ - ہر ایک رسالہ ۴۸ صفحہ پر مہینہ میں دو بار شایع ہوتا ہے - قیمت سالانہ چار حضرت خلیفۃ المسیح نے خود اس رسالہ کو بخشا ہے -

ملنے کا پتہ :- غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام

ریویو

محبت رسول - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھنے کے معنے آپ کے اخلاق حسنہ اور درود شریف کے ثواب کا ذکر ہے - حجم ۷۶ صفحے قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ر

مرغوب القلوب - شیخ محمد شمس الدین صاحب تبریزی قدس سرہ العزیز کے کلمات طیبات جو تصوف سکھاتے ہیں - قیمت ۱ر حجم ۴۴ صفحے +

دس جنتی - عشرہ مبشرہ دس جلیل القدر صحابہ رض کے مختصر حالات زندگی حجم ۶۴ صفحے - قیمت ۲ر

بارہ امام - جنہیں اہل تشیع معصوم و امام جانتے ہیں حجم ۴۶ صفحے قیمت ۔ ۔ ۔ ۴ر

پنجتن پاک - حضرت صلے اللہ علیہ وسلم - جناب فاطمہ زہراء - جناب علی - جناب حسنین رض کے حالات زندگی حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۵ر

مفصلہ ذیل پانچوں رسالے خوشخط سرکاری کتب کی تقطیع وطرز پر لکھوائی و چھپوائی کے لحاظ سے قابل قدر ہیں - اور ایسی کتب کا مطالعہ ایک مومن کیلئے مفید ہے - دو تین روائتیں مصنف نے ایسی لکھدی ہیں جنکا ذکر اگر نہ ہوتا تو بہتر تھا - احمدی احباب منگوا کر پڑھیں

ملنے کا پتہ :- مولوی علی محمد رامدتہ مل تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور

نامہ نگار فنڈ

نامہ نگاروں کے مضامین کی طرف میں پہلے بھی ناظرین کو توجہ دلاچکا ہوں - اکثر نامہ نگاروں کے مضامین ایسے عمدہ ہوتے ہیں کہ درج اخبار کرنے سے احمدیہ برادران کو بہت فایدہ ہوسکتا ہے - مگر بسبب کمی گنجائش وہ مضامین پڑے پڑے پورانے ہو جاتے ہیں - اور ان کے چھپنے کی باری نہیں آتی - حالانکہ اڈیٹوریل صفحات بھی اکثر نامہ نگاروں کے واسطے وقف کر دیئے جاتے ہیں - لہذا آیندہ کے واسطے یہ تجویز کی گئی ہے کہ نامہ نگاروں کے مضامین کے واسطے زاید اوراق لگائے جائیں - اور اس کے واسطے علیحدہ فنڈ کھولا جاوے امید

[illegible] اس واسطے [illegible] کے نام وی پی کیا جائیگا جنکی طرف سے قیمت اخبار سال رواں تا حال وصول نہیں ہوئی - واضح ہو کہ اخبار کا سال ۳۰ - اکتوبر کو ختم ہوا کرتا ہے - اور یکم نومبر سے نیا سال شروع ہوتا ہے - جن صاحبان کا حساب سال کے کسی دوسرے ماہ سے شروع ہوتا ہے - مثلاً جولائی یا اگست - ان کیطرف سال آیندہ کی پیشگی کی قیمت وصول کیواسطے وی پی کیا جاویگا - اخبار کے جاری رکھنے کے واسطے روپیہ کی سخت ضرورت ہے +

خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ آنا چاہیئے - اور ہر صاحب کو چاہیئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کریں - اور نیز اپنا نمبر خریداری دیا کریں -

جلسہ احمدیہ - چوہدری غلام احمد صاحب کریام سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں انجمن احمدیہ کا جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا - ایک شخص دوران جلسہ میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا -

نماز جنازہ - (۱) ملک عادل شاہ صاحب اپنے فرزند محمود احمد مرحوم کیواسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں - (۲) ڈاکٹر محمد عظیم مرحوم کنٹونمنٹ ہسپتال بریلی بعارضہ بخار تین یوم بیمار رہکر اس دار فانی سے ملک بقا کو کوچ کر گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون -

کون حج کو جانیوالا ہے - شیخ میران بخش احمدی صاحب محلہ نلوت انبالہ شہر حج پر جانا چاہتے ہیں اور کسی احمدی رفیق راہ کی تلاش میں ہیں اگر کوئی صاحب جانیوالے ہوں تو شیخ صاحب موصوف کیساتھ خط و کتابت کریں -

ضرورت کمپونڈر - ہمارے ایک دوست اطلاع دیتے ہیں کہ ایک جگہ ایک کمپونڈر کی ضرورت ہے درخواستیں معرفت دفتر بدر آویں - ہر درخواست کے ساتھ دو آنہ کے ٹکٹ ہونے چاہئیں - درخواستیں انگریزی میں - نقول سندات ساتھ ہو -

حضرت میر ناصر نواب صاحب - اضلاع سرحدہ کا دورہ کرتے ہوئے اور بہت سا روپیہ تعمیر فنڈ کیلئے جمع کرتے ہوئے براہ ایبٹ آباد کشمیر کو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور اسلامی خدمت کیلئے [illegible] واپس لائے (آمین)

نوٹ - جن صاحبوں کی چٹ پر [illegible] ہو وہ صاحب اپنے پتہ کی صحت یا تبدیلی [illegible] فوراً اطلاع دیں - (مینیجر)

۲۲ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ میں نے حضرت صاحب کے سامنے ایک دفعہ ایک واقعہ عرض کیا۔ کہ ایک شخص نے ایک رئیس کو نصیحت کی کہ شراب نہ پیا کرے۔ رئیس نے کہا جو شراب پیتا ہے اسی کے دروازے پر شراب نہ پینے والے بھیک مانگنے آتے ہیں۔ جس سے وہ نادم ہؤا۔

اس وقت حضرت صاحب نے فرمایا کہنے والے نے اخلاص سے نہ کہا ہوگا۔ ورنہ ایسا جواب سنتا۔ اتفاق سے ایک دفعہ مجھے اس شہر میں جانا پڑا۔ مجھے حضرت صاحب کی بات یاد تھی۔ میں نے چاہا کہ محض اللہ کے لئے اس رئیس کو کچھ کہوں۔ چنانچہ میں گیا۔ اور بڑی جراءت سے درشتی کے ساتھ میں نے حق کہا۔ اور وہ مجھے کچھ بھی نہ کہہ سکا۔ بلکہ بڑی عزت کی۔

فرمایا۔ قرآن مجید میں آیا ہے ونحشرھم یوم القیمۃ علے وجوھھم عمیا وبکما وصما اور دوسرے مقام پر یوں بھی فرمایا کہ:۔ (۱) ورا المجرمون النار مجرم لوگ آگ کو دیکھیں گے (۲) سمعوا لھا شھیقا وھی تفور۔ اس کا شور سنینگے (۳) دعوا ھنالک ثبورا۔ موت کو پکاریں گے +

ان تین آیات سے ثابت ہے کہ دوزخیوں کے کان۔ آنکھ۔ زبان کام دیں گے۔ پس ان میں توفیق یہ ہے کہ اس پہلی آیت میں جو فرمایا کہ وہ بہرے گونگے۔ اندھے۔ ہوں گے۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کوئی حجّت قویہ اپنی نجات کے لئے پیش نہ کر سکینگے اور وہ ایسا نظارا نہ دیکھیں گے جو خوش کن ہو۔ اور ایسی بات نہ سنیں گے جو خوشی پہونچائے +

۲۳ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ اللہ تعالے نے ہماری طرف بھی ایک موسٰی (حضرت سیّدنا محمّد علیہ الصلوٰۃ والسلام) تسع آیات کے ساتھ بھیجا پس جو اُن کے خلاف کرتا ہے۔ وہ بھی فرعون کی طرح مثبور یعنی رسومات اور عادات میں محبوس ہے۔ شرک مت کر۔ ناجائز روپیہ نہ کماؤ نہ ناجائز خرچ کرو۔ زنا نہ کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔ کسی کو دُکھ نہ دو۔ قتل نہ کرو۔ اگر لڑبازی سے نہ چلو کسی کو بجا گالی مت دو۔ مقابلہ کے وقت مت بھاگو۔ بیاج نہ کھاؤ۔

فرمایا۔ غضب۔ رسوم۔ عادات کی پابندی چھوڑ دو۔ حرص میں نہ بڑھو۔ غفلت نہ کرو۔ علم حاصل کرو۔ تو اس پر عمل بھی کرو۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ آئیندہ آنیوالی قومیں تمہارا نمونہ پکڑینگی پس تمہارا فرض نازک ہے۔

۲۴ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا جس چیز کا ایمان ہوتا ہے۔ اس کے مطابق عمل بھی ہوتا ہے کسی کا عقیدہ صحیح ہو اور اعمال صالحہ نہ ہوں یہ غیر ممکن بات ہے۔

خدا نے نجات۔ ایمان۔ اعمال صالحہ اور فضل سے فرمائی ہے۔

(۱) تلکما الجنۃ ... اورثتموھا بما کنتم تعملون

(۲) بشر الذین امنوا وعملوا الصلحت ان لھم جنت

(۳) الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ۔

فرمایا۔ اللہ تعالے نے مالھم بہ من علم فرمایا کر عیسائیوں کا جو رعب دنیوی ساز و سامان کے اعتبار سے بڑھ جاتا ہے اتار دیا ہے۔ کیونکہ وہ علم دین سے بالکل جاہل ہیں۔

۲۵ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ مومن کا کام یہ ہے کہ جس مکان جس لباس۔ جس غذا۔ جس صحبت سے غفلت پیدا ہو اُسے چھوڑ دے۔ ہجرت کی اصل یہی ہے۔

فرمایا:۔ ثنوی قوم دو خدا مانتے ہیں۔ ایک یزدان۔ ایک اہرمن۔ مگر اُن سے بڑھکر آریہ مشرک ہیں۔ جو مادہ۔ روح۔ فضا۔ زمانہ۔ خدا کو غیر مخلوق مانتے ہیں۔ عیسائیوں نے تین خدا کہے ہیں۔ ایک اور قوم ہے جو کسی اور کو بھی ویسا ہی علیم و خبیر متصرف مانتے ہیں۔ جیسے خدا کو اور وں کیلئے بھی سجدے اور قربانیاں اور دعائیں کرتے ہیں۔ پھر بد ترین شرک ہے اللہ کا ند بنانا۔ ایک طرف سے آواز آرہی ہے حی علے الصلوٰۃ حی علے الفلاح۔ دوسری طرف وہ اپنے کاروبار میں منہمک ہیں اپنے احباب کی مجلس میں سرگرم ہیں۔

فرمایا:۔ اصحاب کہف ایک قوم کا نام ہے۔ ایک تو ان کا نشان ہے کہ جو عجیب کچھ نہ کچھ لکھا ہوتا ہے۔ دوم وہ پہلے ایسے ملک میں ہجرت کر کے گئے۔ جو ایک کنارہ پر ہے۔ اور سورج اس سے ہمیشہ دکن کیطرف رہتا ہے۔

فرمایا:۔ میرا دل چاہتا ہے تمہارے معاملات دینوی بالکل صاف ہوں۔ اور تم خدا کے حکم کی تعمیل میں چھوٹے سے چھوٹا معاملہ بھی ہو تو اسے لکھ لو۔ فاکتبوہ صغیرا او کبیرا۔

ایک سفر میں چند بھائی میرے ساتھ تھے۔ وہ خرچ کرتے تھے۔ میں نے کہا لکھ لو۔ تو انہوں نے میری تحقیر کی اور کہا ہم بھائی بھائی ہیں۔ تم ہم میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہو۔ آخر ایک موقعہ پر جا کر وہ سخت لڑے۔ تب میری بات کی قدر معلوم ہوئی۔

فرمایا۔ جو تم لوگ یہاں رہتے ہو۔ وہ دوسرے کے لئے نمونہ ہو۔ پس تمہارا یہاں رہنا بڑا خطرناک ہے سنبھل کر رہو۔ اور اپنے تئیں قرآن مجید کے سچے متبع بناؤ۔ اللہ تم کو قرآن پر عمل کی توفیق دے۔

۲۷ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت تین علاج حضرت حق سبحانہ نے فرمائے ہیں۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا (۲) و اتل ما اوحی الیک من کتب ربک قرآن شریف اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک لوگوں کی صحبت میں رہنا جو مستفاد ہے۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم ... اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ غافلوں کی صحبت و تعلق سے کنارہ کشی کی جائے غافل وہ ہے جو یاد الٰہی نہ کرے۔ اور گری ہوئی خواہشوں کے پیچھے پڑا رہے۔ ...

۲۹ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ سورۃ الکہف کا ... واضرب لھم مثلا رجلین میں بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل کا ذکر ہے۔ بنی اسرائیل نبوت۔ سلطنت دونوں باغوں کے مالک تھے (بائیبل میں بھی اسکی تمثیل ملی) بنی اسمٰعیل کو حقارت سے دیکھتے۔ خدا نے نبوت بھی چھین لی۔ اور سلطنت بھی۔ عبرت کا مقام ہے یہود دنیا میں بالشت بھر زمین کے مالک نہیں اور نہ کوئی انکا ناصر۔ ولم تکن لہ فئۃ ینصرونہ من دون اللہ وما کان منتصرا

شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ○

مومنوں کو مژدہ ہو کہ وہ مبارک مہینہ آگیا۔ جس کے برکات کا انتظار گیارہ مہینے سے لگ رہا تھا۔ اس موقعہ پر مفصلہ ذیل تحریر ناظرین بدر کی روحانیت بڑھانے کا موجب ہوگی +

واضح ہو کہ روزہ ایمان کا چہارم ہے۔ اس لئے کہ ایک حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ اور دوسری میں فرمایا اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ اس سے معلوم ہوا کہ روزہ ایمان کے نصف کا نصف ہے۔ یعنے چوتھائی ہے۔ اور چونکہ روزہ کو نسبت خدائے تعالیٰ کیطرف اور سب ارکان اسلام میں سے ہے۔ تو اس خاصیت کے سبب اس کو اوروں پر فوقیت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا قول اس باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ سب نیکیاں دس گنے ثواب سے سات سَے گنے تک ہوں گی۔ مگر روزہ رکھنا کہ وہ خاص میرے واسطے ہے۔ اور میں ہی اس کی جزا دونگا۔ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ یعنے صبر والوں کو ثواب ان کا بے حساب ملیگا۔ اور روزہ صبر کا آدھا ہے تو اس صورت میں اس کا ثواب بھی قانون حساب سے باہر ہوگیا۔ اور اس کی فضیلت میں یہی جاننا کافی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا یَذَرُ شَھْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ لِاَجْلِیْ فَالصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اور فرمایا لِلْجَنَّۃِ بَابٌ یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ لَایَدْخُلُہٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ وَھُوَ مَوْعُوْدٌ بِلِقَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ جَزَاءِ صَوْمِہٖ اور فرمایا لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ

اور فرمایا ہر چیز کا دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔ اور فرمایا روزہ دار کا سونا عبادت ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھلجاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیطان باندھ دیئے جاتے ہیں۔ اور ایک پکارنیوالا پکارتا ہے کہ اے طالب آگے بڑھ اور اے طالب شر بس کر۔ اور وکیع رض اس آیت کی تفسیر میں کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ھَنِیْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَۃِ فرماتے ہیں کہ وہ دن روزے کے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں کھانا اور پینا چھوڑ رکھا تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے زہد اور روزہ کو مباہات میں یکجا فرمایا ہے۔ اور ارشاد کرتا ہے کہ اے جوان میرے لئے اپنی خواہش چھوڑ دینے والے اور میری رضا میں اپنی جوانی خرچ کرنیوالے تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کوئی میرا فرشتہ ہو۔ اور روزہ دار کے باب میں فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرشتو میرے بندے کو دیکھو کہ اپنی شہوت اور لذت اور کھانا اور پینا میرے سبب سے چھوڑ دیا ہے اور بعضوں نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ کہ ان کا عمل روزہ تھا اس لئے کہ صابروں کے حق میں فرمایا ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صابر کے لئے ثواب اونڈیل کر ڈھیر لگا دیئے جائیں گے کہ وہم و اندازہ میں نہ آ سکیں۔ اور ایسا ہی ہونا شایاں ہے۔ اس لئے کہ روزہ خدائے تعالےٰ کے لئے ہے۔ اور اسکی طرف منسوب ہونے سے اس کو شرف ہے۔ ہر چند ساری عبادتیں اُسی کے لئے ہیں۔ مگر روزے کو ایسا شرف ہے۔ جیسا خانہ کعبہ کو ہے۔ گو زمین بالکل خدائے تعالےٰ کی ہے۔ اور یہ شرف دو وجہ سے ہے۔ اول یہ کہ روزہ رکھنا۔ چند چیزوں سے باز رہنا اور ترک کرنا بعض افعال کا ہے۔ اور یہ امر باطنی ہے اسمیں کوئی عمل روزہ خدائے تعالےٰ کے دشمن پر دباؤ اور غالب ہونا ہے کیونکہ شیطان ملعون کا وسیلہ شہوات ہیں۔ جو کھانے پینے سے قوی ہوتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ شیطان آدمی میں خون کے چلنے کی جگہوں میں پھرتا ہے۔ پس اس کی راہوں کو بھوک سے تنگ کرو۔ اور یہیں لحاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عایشہ رض کو فرمایا۔ **کہ جنت کے دروازے کھٹکھٹایا کر** اُنہوں نے عرض کیا کہ کس چیز سے۔ آپ نے فرمایا کہ بھوک سے۔ پس چونکہ روزہ خاصکر شیطان کا بیخکن اور اس کی راہوں کو بند کرنیوالا اور اُس کے راستوں کا تنگ کرنیوالا ہے۔ اس وجہ سے مستحق اسکا ہوا کہ خاص خدائے تعالےٰ کیطرف منسوب ہو کیونکہ دشمن خدا کی بیخکنی میں خدا تعالےٰ کی نصرت ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا بندے کو مدد کرنا اس بات پر موقوف ہے کہ بندہ اس کی نصرت کرے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ غرض کہ شروع کرنا کوشش کا بندے کی جانب سے ہے۔ اور ہدایت کا عوض دینا اللہ تعالےٰ کیطرف سے چنانچہ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ اور شہوات کے تغیر اُن کو توڑنے سے کرتی۔ اسی لئے کہ شہوات شیطانوں کی چراگاہ ہیں پس جب تک یہ ہری بھری رہیں گی اُن کی آمدورفت موقوف نہ ہوگی۔ اور جب تک آتے جاتے رہینگے تب تک بندے کو اللہ تعالےٰ کا جلال ظاہر نہوگا۔ اور اسکی لقا سے محجوب رہے گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر بنی آدم کے دلوں پر شیاطین دورہ نہ کرتے رہتے تو وہ آسمان کے ملکوت کو دیکھنے لگتے۔ غرضکہ اس جہت سے روزہ عبادت کا دروازہ اور سپر ہوا ہے +

اب جاننا چاہیئے کہ روزے کے تین درجے ہیں

گذری۔ اور خواص کا روزہ یہ ہے کہ آنکھ زبان ہاتھ پاؤں اور تمام اعضا کو گناہ سے روکا جائے اور اخص خواص کا روزہ اسطرح ہے۔ کہ دل کو بُری ہمتوں اور دنیوی فکروں سے روزہ رکھایا جاوے اور سوائے خدا تعالےٰ کے اور چیزوں سے مطلقًا اس کو روک دیا جاوے۔ اس قسم کا روزہ خدا تعالےٰ اور آخرت کے سوا اور چیزوں میں فکر کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاں جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہوتی ہے۔ اس کا فکر اس روزہ کو افطار نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ زاد آخرت ہے۔ دنیا میں سے نہیں یہانتک کہ اہل دل فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص کی ہمت دن کو اسباب میں مصروف ہو کر افطار کی چیز کی فکر کرلینی چاہیئے تو اس پر خطا لکھی جاوے گی۔ اس وجہ سے کہ خدا تعالےٰ کے فضل پر اعتماد کم کیا۔ اور اس کے رزق موعودہ پر یقین تھوڑا ہوا اور یہ رتبہ انبیاء اور صدیقین اور مقربین کا ہے۔ اور ہم اس مرتبے کی تفصیل میں تقریر قولی کو طول نہیں دیتے۔ مگر عمل کی روسے اسکی تحقیق بتلاتے ہیں۔ کہ وہ روزہ اس وقت حاصل ہوتا ہے کہ تمام ہمت سے خدا تعالےٰ کی طرف آدمی متوجہ ہو۔ اور خدا تعالےٰ کے غیر سے منہ پھیر لے۔ اور اس آیت کا مضمون اس پر چھا جاوے قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ اور خواص کا روزہ یعنی نیک بخت لوگوں کا جو اعضا کو گناہوں سے باز رکھنے سے ہوتا ہے۔ وہ چھ باتوں سے پورا ہوتا ہے۔ **اوّل** نظر کا نیچے رکھنا اور جو باتیں بُری اور مکروہ ہیں ان کی طرف ان کو نہ جانے دینا اور جن چیزوں کے دیکھنے سے دل بٹتا ہو اور خدا تعالےٰ کی یاد سے غفلت ہوتی ہو اُن سے نظر کو روکنا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ نظر کرنا ایک زہر کا بجھا ہوا تیر ہے شیطان کے تیروں میں سے جو کوئی اس کو خدا تعالےٰ کے خوف سے

چھوڑ دے اسکو ایسا ایمان عنایت کرے گا جسکی حلاوت وہ اپنے دل میں پائے گا۔ اور حضرت جابر رضؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپنے فرمایا خَمْسٌ يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْكَذِبُ وَالْغِيْبَةُ وَالنَّمِيْمَةُ وَالْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ وَالنَّظْرَةُ بِشَهْوَةٍ **دوم** زبان کا بند رکھنا بیہودہ بات اور جھوٹ اور غیبت اور چغلی اور فحش اور ظلم اور جھگڑے اور بات کاٹنے سے اور سکوت کو اس پر لازم کرنا اور ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن میں مصروف رکھنا۔ کہ یہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوری رح فرماتے ہیں کہ غیبت روزہ کی مفسد ہے۔ اور اس روایت کو اُن سے بشیر بن حارث رح نے روایت کیا ہے۔ اور لیث حضرت مجاہد رضؓ سے راوی ہیں۔ کہ دو خصلتیں روزہ کی مفسد ہیں۔ غیبت اور جھوٹ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روزہ سپر ہے۔ جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے۔ تو فحش نہ بکے نہ جہالت کرے اور اگر کوئی اس سے لڑائی کرے یا گالی دے تو چاہیئے کہ کہدے میں روزہ دار ہوں۔ دو عورتوں نے روزہ رکھا۔ اور بھوک اور پیاس کی اُن کو آخر روز میں اسقدر شدت کہ قریب ہلاکت ہوگئیں۔ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں افطار کی اجازت کے لئے کسی کو بھیجا۔ آپ نے ان کے پاس ایک پیالہ بھیجا۔ اور آدمی سے ارشاد فرمایا کہ اُن دونوں کو کہنا کہ جو کچھ تم نے کھایا ہو اس کو اس پیالہ میں قے کردو۔ ایک عورت نے نصف پیالہ خون تازہ اور گوشت تازہ سے بھر دیا۔ اور دوسری نے بھی یہی چیزیں قے کیں یہانتک کہ پیالہ لبالب ہوگیا۔ لوگوں نے اس سے تعجب کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں نے جو چیز اللہ تعالےٰ کی حلال کی ہوئی تھی اس سے روزہ رکھا۔ اور جو ان پر خدا تعالےٰ نے حرام کی تھی اس سے افطار کیا ایک ان میں سے دوسرے کے پاس بیٹھ گئی۔ اور دونوں نے لوگوں کی غیبت شروع کی۔

یہ گوشت پیالہ میں وہی ہے جو ان دونوں نے لوگوں کا گوشت کھایا تھا۔ **سوم** بری بات کے سننے سے کانوں کو باز رکھنا۔ اس واسطے کہ جن امور کا کہنا حرام ہے۔ ان کا سننا بھی حرام ہے۔ اور اسی جہت خدا تعالےٰ نے سننے والوں اور حرام خواروں کو برابر ذکر فرمایا چنانچہ ارشاد ہے سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ اور فرمایا لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ پس غیبت کو سُن کر خاموش رہنا حرام ہے۔ اور فرمایا اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اور اسی نظر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُغْتَابُ وَالْمُسْتَمِعُ شَرِيْكَانِ فِي الْاِثْمِ **چہارم** ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء کو بُری باتوں سے روکنا اور افطار کے وقت شکم کو شبہات سے باز رکھنا۔ کیونکہ اگر حلال سے دن بھر بند رہے اور حرام پر افطار کیا تو روزہ کچھ نہ ہوا۔ اور ایسے روزہ والے کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص ایک محل بنا دے اور ایک شہر کو منہدم کرے۔ اس لئے کہ حلال کھانے کی کثرت مضر ہوتی ہے اور روزہ اس کی کمی کے لئے ہوتا ہے۔ اور جو شخص کہ بہت سی دوا کھانے کے ضرر سے ڈر کر زہر کھانا اختیار کرلے وہ بیوقوف ہے۔ اور حرام کھانا ایک زہر ہے جو دین کو ہلاک کرتا ہے۔ اور حلال ایک دوا ہے کہ اس کا کمتر کھانا مفید اور زیادہ کھانا مضر ہے اور روزے سے غرض حلال کی کمی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صَوْمِهٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ اس میں بعضوں نے یہ کہا ہے۔ کہ مراد اس شخص سے ہے جو حرام پر افطار کرے اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ وہ شخص مراد ہے جو طعام حلال سے رُکا رہے اور افطار لوگوں کے گوشت یعنی غیبت سے کرے جو حرام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ شخص مقصود ہے جو اپنے اعضا کو گناہوں سے نہ بچاوے **پنجم** یہ کہ افطار کے وقت حلال غذا اتنی نہ کھاوے کہ

کہ پیٹ تن جاوے کیونکہ خدا تعالے کے نزدیک کوئی ظرف اتنا بڑا نہیں جتنا شکم حلال سے پر ہے اور ایک وجہ یہ ہے کہ روزے سے آدمی شیطان کو کسطرح دبا دیگا اور شہوت کو کیسے توڑے گا۔ جس صورت میں کہ تمام دنیا کی بھوک و پیاس کا تدارک افطار کے وقت کر لیگا۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھانے کے اقسام روزہ میں زیادہ ہی ہوتے ہیں چنانچہ عادت ٹھہر گئی ہے کہ سب کھانوں کو رمضان کے لئے رکھ چھوڑتے ہیں۔ اور رمضان میں اتنا کھا جاتے ہیں کہ اور دنوں میں کئی مہینے میں بھی نہ کھاویں۔ اور ظاہر ہے کہ روزہ سے مقصود پیٹ کا خالی رکھنا اور خواہش کا توڑنا ہے بایں غرض کہ نفس تقویٰ پر قوی ہو جاوے اور جس صورت میں کہ صبح سے شام تک تو معدہ کو ٹالا یہاں تک کہ اس کی خواہش جوش میں آئی۔ اور رغبت قوی ہوئی پھر لذیذ چیزیں کھائیں۔ اور خوب سیر کر دیا تو صاف بات ہے کہ اسکی لذت اور قوت دوبالا ہوگی اور وہ خواہشیں ابھریں گی کہ اگر بالفرض بے روزہ رہتا۔ تو نہ ابھرتیں۔ غرضکہ روزہ کی روح اور اصل یہ ہے کہ جو قوتیں کہ برائیوں کیطرف کھینچنے کے وسیلے اور شیطان کے داؤ ہیں وہ ضعیف ہو جاویں۔ اور یہ بات بدوں کم کھانے کے میسّر نہیں ہوتی یعنی اتنی ہی غذا کھاوے جتنی بدوں روزہ رکھنے کے ہر شب میں معمول تھا۔ اور جس صورت میں کہ دوپہر کی غذا اور شب کی غذا کو ایک ساتھ کھا لیا۔ تو روزہ سے فائدہ نہ ہوگا۔ بلکہ مستحب یہ ہے کہ دن کو زیادہ سووے تاکہ بھوک اور پیاس کو معلوم کرے اور قوتوں کے ضعیف ہونے پر آگاہ ہو۔ اور کچھ ایک حصہ رات کو بھی بیدار رہے تاکہ تہجد اور وظایف پر آسانی ہو۔ اور کیا عجب ہے کہ اس صورت میں شیطان اس کے دل کے گرد نہ پھٹکے اور وہ آسمان کے ملکوت دیکھ لے۔ اور شب قدر اسی رات کا نام ہے جس میں کچھ ملکوت آدمی پر منکشف ہوں۔ اور خدا تعالے کے قول سے بھی یہی مراد ہے کہ فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اور جو شخص اپنے دل اور سینے کے درمیان غذا کی آڑ کرے گا۔ وہ اس سیر ملکوت سے محجوب رہیگا اور جو آدمی اپنا معدہ خالی رکھیگا اس کو بھی حجاب دور ہونے کے لئے اسی قدر کافی نہیں۔ جب تک کہ اپنی ہمت کو غیر اللہ سے خالی نہ کرے ... کہ تمام ... یہی ہے۔ اور اس سبب کی ... کی کمی ہے +

شتم: یہ کہ بعد افطار کے دل خوف ورجا سے وابستہ اور متردد رہے معلوم نہیں کہ اس کا روزہ مقبول ہو کر مقربین کے زمرہ میں اس کا شمار ہوا یا روزہ نامنظور ہوا خفگی کے مستحقوں میں منصور ہوا۔ اور ہر عبادت کے فارغ ہونے پر اسی طرحکا حال ہونا چاہیئے چنانچہ حضرت حسن بصری رح سے مروی ہے۔ کہ عید کے روز اُن کا گذر کسی قوم پر ہوا۔ جو ہنس رہی تھی آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے رمضان کے مہینے کو اپنی مخلوقات کے لئے دوڑنے کا میدان مقرر فرمایا ہے کہ سب آدمی اس کی اطاعت کیلئے اس کے اندر دوڑیں تو کچھ لوگ تو آگے بڑھ کر اپنے مطلب کو پہونچ گئے اور کچھ پیچھے رہ کر ناامید ہوئے۔ پس حیرت ہے کہ جلدی کرنے والے اپنے مطلوب کو پہنچے اور باطل والے محروم رہے۔ اوس روز میں ہنسی اور کھیل کرنے والے سے بڑا تعجب ہے۔ بخدا اگر حقیقت حال واضح کر دیجاوے۔ تو مقبول آدمی کو اتنا سرور ہو کہ اس کو کھیل سے باز رکھے۔ اور نامنظور کو اتنا غم ہو کہ اس کو ہنسی سے روک دے۔ اور احنف بن قیس سے کسی نے کہا کہ تم بوڑھے بزرگ شخص ہو اور روزہ تمکو ضعیف کر دیتا ہے بہتر ہے۔ کہ اس کے لئے کوئی اور سبیل کرو فرمایا کہ میں روزہ کو ایک بڑے لمبے سفر کے لئے تیار کرتا ہوں۔ اور خدا تعالے کی طاعت پر صبر کرنا اس کے عذاب پر صبر کرنے کی نسبت کہ بہت آسان ہے۔ بالجملہ روزہ میں چھ باتیں باطنی یہ تھیں جو مذکور ہوئیں۔ اب اگر یہ کہو جو شخص شکم اور شرمگاہ کی شہوت سے باز رہنے پر کفایت کرتا ہے۔ اور ان باتوں کو بجا نہیں لاتا تو فقہا یہ کہتے ہیں کہ اس کا روزہ درست ہے پس اس کے کیا معنے ہیں کہ فقہا تو درست بتا دیں۔ اور تم صحیح نہیں بتاتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ظاہر کے فقہا ظاہر کی شرطوں کا اثبات ایسی دلیلوں سے کرتے ہیں۔ جو باطنی شرطوں میں ہماری بیان کی ہوئی دلیلوں سے نہایت ضعیف ہیں خصوصاً غیبت وغیرہ کے باب میں مگر چونکہ فقہائے ظاہری حکم ایسی ہی چیز پر لگاتے ہیں جسمیں غافل اور دنیا کے متوجہ لوگ بھی داخل ہو سکیں اسلئے ان کو شروط ظاہری کے بموجب صحیح کہنا ہیں جو ... حق ... ہے جیسے ... اور پیاسا وغیرہ کا نہ ہونا اس کو اپنی عادت کریں۔ اور شہوات سے رکنے میں حتے الوسع فرشتوں کی اقتدا کریں۔ کہ وہ شہوات سے پاک ہیں اور انسان کا مرتبہ چوپاؤں کے مرتبہ سے تو اوپر ہے اس لئے کہ نور عقل سے اپنی شہوات کے توڑنے پر قادر ہے اور فرشتوں کے مرتبہ سے نیچے ہے۔ بایں وجہ کہ اس پر شہوات غالب ہیں اور ان کے دبانے میں مبتلا کیا گیا ہے۔ اسی لئے جب کبھی یہ شہوات میں ڈوبتا ہے تو اسفل السافلین میں اتر جاتا ہے اور بہائم کے زمرہ میں لاحق ہو جاتا ہے۔ اور جس وقت کہ شہوات کو اکھاڑتا ہے تو اعلے علیین کی طرف ابھر کر فرشتوں کے کنارہ سے جا لگتا ہے۔ اور فرشتے اللہ تعالے کے نزدیک ہیں اور جو کوئی انکا اقتدا کرتا ہے۔ اور اُن کی سی عادتیں اختیار کرتا ہے۔ وہ بھی ان کیطرح خدائے تعالے سے قریب ہو جاتا ہے۔ کہ قریب کا ہمشکل بھی قریب ہی ہو جاتا ہے۔ اور یہ قرب مکان اور فاصلے کے اعتبار سے نہیں بلکہ صفات کے لحاظ سے ہے۔ پس جبکہ روزہ کی اصل ارباب عقل اور اہل دل کے نزدیک یہ ٹھہری تو ایک غذا کے دیر کر دینے اور شام کو دونوں کو ایک ساتھ کھا لینے اور دن بھر اور شہوات میں ڈوبے رہنے سے کونسا فائدہ ہے اور اگر اس جیسے روزہ سے بھی فایدہ ہوتا تو اس حدیث شریف کے کیا معنے ہیں کہ کم مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صَوْمِهٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ۔ اور اسی وجہ سے حضرت ابو درداء رضی نے فرمایا ہے کہ دانا آدمیوں کا سونا اور افطار کرنا کیا خوب ہے بیوقوفوں کے روزہ اور بیداری کو کیسا برا جانتے ہیں۔ اہل یقین و تقویٰ کا ایک ذرہ مغالطہ والوں کی پہاڑوں کے برابر عبادت سے افضل اور غالب ہے اور اسی وجہ

کھاتے پیتے ہیں۔ اور روزہ دار ... مرے ... دہ
لوگ ہیں کہ بھوکے پیاسے تو رہتے ہیں۔ مگر اپنے اعضا
کو مقید نہیں رکھتے۔ اور روزہ کے معنے اور اس کی اصل
کے سمجھنے سے یہ معلوم ہوگیا۔ کہ جو کوئی کھانے اور صحبت سے
تو بچا رہا اور گناہوں کے ارتکاب سے روزہ کو افطار کرے
اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی وضو میں اپنے کسی
عضو پر تین بار مسح کرے کہ ظاہر میں تو تین بار ہوگیا۔ مگر
اصل مقصود جو ہونا تھا۔ وہ چھوڑ دیا۔ تو اس کی نماز بباعث
اس کی جہالت کے اسی پر واپس کی جاوے گی۔ اور جو شخص
کہ کھانے سے افطار کرے اور اپنے اعضاء کو برائیوں سے باز
رکھے۔ تو اس کی مثال ایسی ہے کہ وضو میں کوئی اپنے اعضاء
کو ایک ایک بار دھووے تو اس کی نماز انشاء اللہ مقبول ہوگی
اس لئے اصل فرض کو ادا کیا گو فضیلت کا تارک ہوا۔
اور جو شخص کھانے پینے سے روزہ رکھے اور اعضاء سے
روزہ رکھے یعنے ان کو برائیوں سے روکے۔ اس کی مثال
ایسی ہے۔ کہ اپنے ہر ایک عضو کو تین بار دھووے تو یہ
شخص اصل اور فضیلت دونوں کا جامع ہوگا۔ جو مرتبۂ کمال
ہے۔ اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
إِنَّ الصَّوْمَ أَمَانَةٌ فَلْيَحْفَظْ أَحَدُكُمْ أَمَانَتَهُ
اور جب کہ آپ نے یہ آیت پڑھی إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ
أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا تو اپنے دست مبارک
کو اپنے کان اور آنکھ پر رکھکر ارشاد فرمایا۔ کہ کان سے
سننا اور آنکھ سے دیکھنا امانت ہے اور اگر سننا دیکھنا
روزہ کی امانتوں میں سے نہ ہوتا۔ تو آپ یہ ارشاد نہ
فرماتے کہ اگر کوئی لڑائی کرے تو کہدو کہ میں روزہ دار
ہوں۔ یعنے میں نے اپنی زبان کو امانت رکھا ہے۔ میں
اس کی حفاظت کرتا ہوں۔ تیرے جواب دینے میں اس کو
کیسے چھوڑ دوں۔

اور جبکہ معلوم ہوا کہ ہر ایک عبادت کیلئے ایک ظاہر
اور ایک باطن اور ایک پوست ہے اور ایک مغز اور اس
کے پوست کے بہت سے درجے ہیں اور ہر درجے کے
بہت سے طبقات ہیں۔ کہ اب تم کو اختیار ہے چاہو
مغز کو چھوڑ کر پوست پر قناعت کرو۔ یا زمرہ اہل خرد
میں داخل ہونا پسند کرو۔

... لائیٹ

اس شریعت کو بدلو

بائبل کے پڑھنے والوں پر ظاہر ہے۔ کہ بائبل کے دو حصے ہیں۔ ایک
پورانا عہد نامہ کہلاتا ہے۔ اور دوسرا نیا عہد نامہ
پورانا عہد نامہ وہ ہے۔ جس میں حضرت موسےٰ پر اتری
ہوئی شریعت اور دیگر انبیاء کے صحف اور یہودیوں کی
تاریخی کتب شامل ہیں۔ نیا عہد نامہ اُسے کہا جاتا ہے۔
جن میں یسوع کے حالات چند آدمیوں کے لکھے ہوئے
اور یسوع کے حواریوں اور غیر حواریوں کے چند خطوط
درج ہیں۔ اس قابل قدر مجموعہ میں سب سے زیادہ قابل توجہ
موسیٰ کی شریعت ہے۔ اور سب سے اول شمار ہونی چاہئے
اور غیر حواری پولوس کے نام کے خطوط ہیں جو سب سے
آخر رہنے چاہئیں۔ موسیٰ خدا کا نبی شریعت کا لانیوالا
ہے۔ اور پولوس جو نبی چھوڑ حواری بھی نہ تھا۔ بلکہ یسوع
کی زندگی بھر جیسا کہ موجودہ اناجیل سے ظاہر ہے اس
کا جانی دشمن رہا۔ اس شریعت کو منسوخ کرنیوالا ہے۔
میں جب کبھی سلسلہ احمدیہ کے آیندہ پر غور کرتا ہوں اور
بلحاظ مماثلت مسیحیت پورانی تاریخ کو آنے والے زمانہ کے
صفحات میں پڑھنا چاہتا ہوں۔ تو پولوس کا خیال میرے
دل میں زلزلہ ڈال دیتا ہے۔ کہ ... کرے کہ اس قوم
میں بھی ایسا شخص پیدا ہو جو شریعت محمدی کو غیر ضروری قرار
دے۔ اور صرف مرزا صاحب پر ایمان لانے میں نجات
کی بنیاد رکھے۔ ہاں حضرت مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے چند اشعار ضرور تشفی دیتے ہیں۔ کہ وہ فتن جو مسیح اور
اس کی جماعت پر پڑے تھے۔ اُن سے خدا ہم کو بچا لے گا۔

اور وہ یہ ہیں :۔

بخبر کیا جانے کہ دلبر سے ہمیں کیا جوڑ ہے
وہ ہمارا ہو گیا اس کے ہوئے ہم جاں نثار
میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
اک شجر ہوں جسکو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار
پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمدؐ جس پہ میرا سب مدار

ہمارا مسیح صرف مسیح ہی نہیں۔ بلکہ وہ احمدؐ بھی ہے
اور محتمل بھی ہے۔ اور ہم اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے
امید واثق رکھتے ہیں۔ کہ پولوس سا فتنہ پرداز کوئی ہم
میں نہ ہوگا۔ ہاں خدا تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق خدا
تعالےٰ کے نبی اور رسول آیا کریں گے۔ جو ضرورت زمانہ
کے مطابق خدا تعالےٰ کے احکام سناتے رہینگے۔ اور ہم
نہیں سمجھ سکتے کہ کیا ہی شان ہوگی۔ اس نبی اللہ کی جسکے
متعلق وحی الٰہی نے خبر دی ہے کہ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ
مِنَ السَّمَاءِ۔ گویا خدا آسمان سے اترا ہے۔ الہامی
پیشگوئیوں کی صحیح حقیقت اپنے وقت پر ہی جاکر کھلتی ہے
پہلے سے انسان کیا قیاس کر سکتا ہے۔

غرض پولوس نے جسکو خواہ مخواہ رسول کا لقب دیا گیا تھا
شریعت کی بالکل صفائی کر دی تھی اور اعتقادی اور عملی رنگ
میں یسوعی دنیا کسی شریعت کی پابند نہیں۔ تاہم دس احکام
موسیٰ جو الواح پر اترے تھے۔ اُن کو اب تک یسوعی لوگ اپنی
کتابوں میں لکھتے اور یاد کرتے چلے آتے ہیں۔ لیکن اب
جیسا کہ رسالہ کرسچن بابت ماہ جولائی ۱۹۱۱ء مطبوعہ شہر ڈلنز
اطلاع دیتا ہے۔ کہ پادریوں کی ایک انجمن میں پادری صاحب
نے دس احکام کی ترمیم کا ایک رزولیوشن پیش کیا ہے۔
جسکے جواب میں ایک رومی پادری کارڈینل گنبس صاحب نے
سختی سے جواب دیا ہے کہ یہ کفر ہے کہ خدا کے کلام میں ہم
کچھ تبدیلی کریں۔ رسالہ کرسچن کا اڈیٹر اس پر نوٹ چڑھاتا ہے
کہ گنبس صاحب خفا کیوں ہوتے ہیں۔ دس احکام موسوی
کے عوض میں تو خداوند یسوع نے خود ترمیم کرکے صرف دو
احکام مقرر کر دیئے ہوئے ہیں۔ کہ خدا سے محبت کرو اور پڑوسی
سے اور بس۔ بائبل تو خود ہی اپنی حالت پر قایم نہیں رہی۔
الّا اس میں بہت کچھ کمی بیشی ہو گئی ہے۔ لیکن اب رہی سہی عبارات
کی ترمیم تحریف یسوعی محققین کرنے لگے ہیں۔ خدا ہی خیر کرے
رسالہ مذکور کا ایڈیٹر اس پر لکھتا ہے۔ کہ خداوند یسوع مر گیا
ہے۔ اگر وہ زندہ ہے تو کیوں نہ براہ راست اس سے
دریافت کیا جائے کہ ان احکام میں کہاں تک تبدیلی جائز ہے
اس زمانہ میں یسوع کی زندگی کا ثبوت دینے کیواسطے ایک
بیچارے ڈوئی صاحب اُٹھے تھے۔ اور مدعی ہوئے تھے۔ کہ
یسوع زندہ ہے اور مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے سو وہ اسلامی
نبی کے مقابلہ میں نہ صرف خود ہی ہلاک ہو گئے۔ بلکہ اپنے الہام
کنندہ کی وفات کا بھی ثبوت دے گئے۔

نماز جنازہ :۔ برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میری والدہ محترمہ نے گذشتہ پنجشنبہ کو رحلت فرمایا۔ مرحومہ احمدیہ
تھیں سب بھائیوں سے درخواست ہے کہ مرحومہ کا جنازہ پڑھکر مجھے ممنون فرمائیں

شیخ غلام احمد صاحب

پونچھ سے واپس خیگا نبگیال سے ہوکر چکوال گئے ہیں۔ وہاں سے گوجر خان۔ مسہ کوال۔ جہلم ہوتے ہوتے ہوئے امید ہے کہ ۲۳۔ اگست تک قادیان پہونچ جائیں گے

کُنجاہ

شیخ نور الدین صاحب کنجاہی کی درخواست ہے کہ ان کے فرزند ارجمند عزیز القدر محمد نواب الدین پاس یافتہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی تقریب پر چند آدمی یہاں سے بھیجے جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے عاجز راقم (محمد صادق ایڈیٹر بدر) اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو حکم دیا ہے کہ کنجاہ جائیں۔ تاریخ شادی اس ماہ کے آخر میں ہے۔ راستہ میں بعض ضروری کاموں کیواسطے عاجز کو چند روز ٹھہرنا پڑے گا +

مدینۃ المسیح

حضرت امیر المومنین کی صحت بفضل اللہ تعالیٰ اچھی ہے۔ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب شملہ لکچر دینے کیلئے تشریف لے جانے والے ہیں۔ گرمی سخت پڑ رہی ہے خدا کی رحمت کے نزول کا انتظار ہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول و مدرسہ احمدیہ ۱۵۔ اگست ۱۹۱۱ء سے بہ تقریب تعطیلات موسم گرما ۳۰ ستمبر تک بند ہو گئے ہیں۔ طلباء ۱۶۔ اگست کی صبح کو یہاں سے اپنے اپنے وطنوں کو چلے گئے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخیر و عافیت رکھے اور سلامتی کیساتھ واپس لائے۔ ایام رخصت میں اپنے والدین اور اقرباء کیواسطے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہوں اور یہاں کی تربیت کا نیک نمونہ اپنے وطن کے سامنے پیش کریں۔

اطلاع

لیکچر کفارہ ایک ہزار مفت تقسیم ہو چکا اب ۲ر قیمت پر جو صاحب چاہیں منگوالیں۔

کتاب الصیام

مفصلہ ذیل مضامین کا جامع رسالہ مصنفہ قاضی اکمل صاحب۔ وجہ تسمیہ رمضان کا۔ روزہ رکھنے کا مقصد۔ دوسرے فوائد۔ ماہ رمضان کے تقرر کی حکمت۔ روزہ کب رکھنا چاہیئے۔ رمضان کیسا مبارک مہینہ۔ روزہ رکھنے والے کا درجہ۔ روزہ کے لئے نیت ضروری۔ روزہ کی حالت میں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے روزہ رکھنے کا وقت۔ کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ روزہ کے نواقض۔ ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کس وقت روزہ کھولنا چاہیئے۔ روزہ کھولنے وقت کیا دعا پڑھیں۔ مقام رمضان۔ اعتکاف۔ عید الفطر۔ امام کے متعلق طریق نماز عید۔ صدقۃ الفطر کس پر ہے اور کتنا۔ مدلل آیات و حدیث قیمت صرف ار

ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۲ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گوجرانوالہ جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں۔ اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے ایس روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرمادیں دفتر بدر میں اطلاع دیں ۲ ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

۳۔ ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گوجرانوالہ کا باشندہ ہے عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں

۴۔ ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال۔ خواندہ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔

(محمد امین دفتر کریم کالج سٹریٹ کلکتہ)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ یہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۱۰ محصولڈاک ۱۰ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنتا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے۔ اور خوشبو بھی تازہ پتیوں [illegible]

پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ اپھارا کم ہونا وغیرہ پیٹ کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۲ تک ۵ر

(ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ)

مُفرّح یاقوتی

بنا کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت للعہ نقد یا بذریعہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے۔

رسید زر

۹۔ جون ۱۹۱۱ء

محمد شریف صاحب ۱۵۰۱ ۲۵ ۶ر غوث محمد صاحب ۲۵۱۰ عصر
رئیس الدین احمد ۱۳۵۲ للعہ محمد یوسف صاحب ۲۷۵۹ ۶ر

۱۰۔ ۱۲۔ جون ۱۹۱۱ء

علی احمد صاحب ۱۵۹۱ ۶ عمر الدین صاحب ۹۳۰ سے
میر مراد علی صاحب ۱۰۵۵ للعہ عبد الرحمن صاحب ۲۴۳۰ للعہ

مورخہ ۱۳ جون ۱۹۱۱ء

عطا محمد صاحب ۲۷۴۷ ۶ر

۱۶۔ ۱۴۔ جون ۱۹۱۱ء

عمر الدین صاحب ۶۴۵ ۶ر لعل شاہ برق ۷۷۶ عصر
عبد الرحمان صاحب ۵۹۳ للعہ شمس الدین صاحب ۲۰۹۳ ۶

۱۷۔ ۱۸۔ جون ۱۹۱۱ء

شیخ تیمور صاحب ۱۲۰۱ سے حسن محمد صاحب ۱۱۹۸ ۶ر

۱۹۔ ۲۰۔ جون ۱۹۱۱ء

محمد عمر صاحب ۱۲۹۷ للعہ برکت علی صاحب ۲۷۰۰ للعہ

۲۳۔ ۲۴۔ جون ۱۹۱۱ء

عبد الکریم صاحب ۲۷۷۳ ۶ر رحمت اللہ بیگ ۱۸۷۴ ۶
اللہ دتا صاحب ۲۷۵۳ للعہ

یکم جولائی ۱۹۱۱ء

عالمگیر خان ۱۳۵۹ عصر سید منظور علی صاحب ۲۲۷۴ ۶ر
فضل احمد صاحب ۱۰۹۲ عصر

BADR – QADIAN

عام قیمت پیشگی عا ۲۸
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

Reg. No. L. CCLXXXVIII

الیس اللہ

ضمیمہ درس قرآن مجید

قیدہ مرزا غلام احمدؐ

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

جلد ۱۰

نمبر ۳۴

(للعہ)
(پیشگی چار روپیہ)

مورخہ ۲۸ شعبان ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ اگست ۱۹۱۱ء مطابق ۹ بھادوں سمت ۶۸

بھائیو! گر قادیاں آؤ گے تم
نوردین مصطفےٰ پاؤ گے تم

ایڈیٹر ڈاکٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ

رمضان شریف میں اخبار نہیں نکلیگا

بہ سبب بعض وجوہات کے جنکے اظہار کی سردست ضرورت نہیں اخبار بدر ماہ رمضان میں نہیں چھپ سکیگا۔ اگلا پرچہ ۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو انشاء اللہ تعالےٰ شایع ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت بفضلہ تعالےٰ روز بروز ترقی پر ہے۔ ہر صبح قرآن شریف کا درس دیتے ہیں۔ مگر ہنوز بہ سبب ضعف تحریر اور مطالعہ کا کام بہت کم کر سکتے ہیں۔

رخصت جمعہ کے میموریل کے متعلق ہر جگہ کی اسلامی انجمنیں اور اخبارات تائید کر رہے ہیں۔ مگر یہ کام آل انڈیا مسلم لیگ کرے گی۔

امرتسر امرتسر میں جناب خواجہ صاحب کے دو لیکچر باوجود غیر احمدیوں کی مخالفت کے بہت کامیابی کے ساتھ ہوئے۔ افسوس ہے کہ ہمیں جو دشمن ملے وہ بھی نادان دشمن ہیں۔ خواجہ صاحب کے کئی لیکچر سن چکے ہیں۔ اور دیکھ چکے ہیں کہ اسلام کی تائید میں اُن سے بہتر بولنے والا ان میں کوئی نہیں۔ پھر ان کے لیکچر تائید اسلام میں حارج ہوتے ہیں۔ اور دعوےٰ کرتے ہیں کہ ہم اہل اسلام ہیں۔ انصاف!!!

اڈیٹر جیساکہ پہلے اطلاع دیجا چکی ہے۔ مفتی محمد صادق صاحب سفر کنجاہ میں ہیں۔

جواب خط جو صاحب چاہتے ہیں وہ وایسی کارڈ یا وایسی لفافہ بھیجا کریں۔

رسالہ کفارہ جو مفت تقسیم کرنیکے واسطے ایک ہزار چھاپا گیا تھا سب تقسیم ہو چکا ہے۔ اب پہلے اڈیشن کے چند نسخے برائے فروخت موجود ہیں۔ جن صاحبان کو مطلوب ہوں منگوا سکتے ہیں۔ قیمت ۲ر فی نسخہ

بدر بک ڈپو پچھلا حساب پڑتال کرنیکی خاطر ایک ماہ بند رہے گا۔ اس واسطے کتابوں کے آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

ثنائی ہرزہ درائی اس رسالہ میں اہلحدیث کے اس کورس کو دکھایا گیا ہے۔ جو انہوں نے باایں ہمہ ادعائے اتباع سنت اس زمانہ کے برگزیدہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ۔ اور اس کی پاک جماعت کی شان میں بطور نصاب تعلیم تیار کیا ہے۔ میر قاسم علی صاحب کو خدا جزاء خیر بخشے۔ جو بات کہتے ہیں۔ ابن خزرجو کی تحریر سے اس پر دلیل بھی لاتے ہیں۔ وہ دلیل ایسے کھلے الفاظ میں دی ہے کہ سوائے تسلیم کے چارہ نہیں رہتا۔ اس رسالہ کے مطالعہ سے یہ بھی واضح ہو جائیگی کہ میر صاحب جو بظاہر سختی کرتے ہیں وہ

کلوخ انداز را پاداش سنگ است۔

کے اصل پر ہے۔ اور قرآن مجید کی آیت فمن اعتدٰی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدٰی علیکم اور حضرت اقدس کے اس شعر کی تصدیق ہے ~

یہ گماں مت کر کہ یہ سب بدزبانی ہے نفاق
قرض ہے واپس ملیگا تجھ کو یہ سارا ادھار

حجم ۲۷ صفحہ لکھوائی چھپوائی عمدہ قیمت صرف ۲ر ایم قاسم علی ایڈیٹر الحق۔ تیرا ہا بیرم کاں سے طلب کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا!
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و خوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ عا معہ ضمیمہ درس قرآن مجید للعہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار نہیں جاری ہو سکتا خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب معذور رسید زر اخبار میں چھاپی جادیگی علیحدہ رسید نہ دیجادیگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چند ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے (تمام ترسیل بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

کلام امیر

۳۰ جولائی ۱۹۱۱ء فرمایا:- وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ - یہ نصاریٰ کا ذکر ہے۔

ایک بزرگ نے کسی کے ہاتھ میں خلاف شرع کوئی چیز دیکھی بزرگ نے اس چیز کو لیکر توڑ دی۔ وہ کسی رئیس کا مصاحب تھا اس کے آگے ذکر کیا۔ اس نے اس بزرگ کو بلایا۔ اور ویسی چیز اپنے ہاتھ میں رکھکر پوچھا پوچھا۔ کہ ایسی ہی چیز آپ نے کسی اور کے ہاتھ میں دیکھی تھی۔ کہا ہاں۔ پوچھا پھر کہا۔ اس ہاتھ میں قوی تھا لیکر توڑ دی۔ اب آپ کے مقابلہ کی مجھ میں طاقت نہیں۔ اس لئے دل سے برا مناتا ہوں۔ رئیس نے کہا پھر ہمارا کیا علاج اس پر کہا کہ آپ کے متعلق ایک آیت قرآن مجید میں ہے۔ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا۔ غرض یہ ساز و سامان دنیوی یہ شان و شوکت ایک دن فنا ہونے والا ہے اس پر گھمنڈ نہیں چاہیئے۔ فرمایا شفق کے معنے ہیں ڈرنیوالا اور ڈرانیوالا۔ ہندوستان میں اور معنے لئے جاتے ہیں۔

۲- اگست ۱۹۱۱ء فرمایا:- غیر مذاہب کے مقابل میں تم بڑی جرأت و صفائی سے کہہ دو کہ اسلام نے خدا کی مخلوق کے ابتداء کا کوئی زمانہ مقرر نہیں کیا۔ کوئی حد بندی نہیں فرمائی۔

وہ ازل سے خالق ہے۔

فرمایا:- آگ کو لڑائی سے عجیب تعلق ہے۔ پہلے جب لڑائی یا مشورہ کے لئے دعوت ہوتی تھی تو یہی آگ ہی جلائی جاتی تھی۔ پھر بارود لاؤ یہ بھی آگ ہی ہے۔ تیز و تلوار کو درست کرنے کے لئے بھی آگ ہی چاہیئے۔ پھر بندوق توپ یہ سب آگ ہی ہیں۔

فرمایا:- خود رائی خود پسندی مسلمانوں میں بہت بڑھ گئی ہے وہ کسی سے مشورہ ہی نہیں کرتے۔ اور اپنے مخالف رائے سننے کی تاب ہی نہیں رکھتے سستی۔ کاہلی۔ باہمی رنجشیں سقدر بڑھ گئی ہیں کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

فرمایا:- جیسا مجھے ایک اور ایک دو پر یقین ہے۔ اسی طرح مجھے اس بات پر یقین ہے کہ یاجوج ماجوج وہ قومیں ہیں جو کشمیر ایران۔ بخارا کے شمال میں ہیں۔ چینی دیوار یورال کی آرمینا اور آذر بائیجان کے درمیان کی دیوار ان قوموں کے حملوں کے روکنے کیلئے بنائی گئی۔

فرمایا:- ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا میں سبب کے تین معنے ہیں (۱) علم (۲) پہاڑ کے رستے (۳) مناظرہ۔

۳- اگست ۱۹۱۱ء فرمایا:- کٓهٰيٰعٓصٓ میں اسماء الٰہی کی طرف اشارہ ہے۔ کبیر للتعال۔ کافی۔ ہادی۔ یجیر ولا یجار علیہ۔ عالم عزیز۔ صادق۔ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین ان کے معنے نہ کرتے تو میں کبھی نہ کرتا۔ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ

فرمایا:- اولاد کی خواہش بھی کئی وجوہ سے ہوتی ہے۔ بعض عورتیں بانجھ کہلانا پسند نہیں کرتیں (۲) شریکوں کا مال قبضے میں آجائے۔ (۳) ہمارے مال و اسباب کا کوئی وارث ہو (۴) ہمارا نام رکھنے والا کوئی ہو۔ انبیاء کو بھی اس بارہ میں خواہش ہوتی ہے۔ مگر اس لئے کہ کوئی سچے علوم اور نیکیوں کا وارث ہو۔

فرمایا:- مجکو بھی خدا تعالےٰ نے ایسی عمر میں اولاد دی ہے کہ جبکہ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا کا زمانہ ہے اور میں خدا کے فضل پر امید رکھتا ہوں کہ میری اولاد اچھی ہوگی!

فرمایا:- یہ نسخہ بہت مجرب ہے اور اب بھی نشان ہے کلام نہ کرے اور ذکر الٰہی میں شاغل رہنے سے قوت بڑھ جاتی ہے۔

شیعوں میں تسبیح فاطمہ مشہور ہے۔ اور سنی بھی سمجھتے ہیں کہ خاتون جنت نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا کہ مجھے دو تکلیفیں ہیں۔ ایک چکی پیسنی پڑتی ہے دوم پانی کا مشکیزہ بھی خود ہی لانا پڑتا ہے۔ اور اپنے ہاتھ دکھائے۔ اور لونڈی کی التجا کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھے اس سے بہتر شے بتلاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار۔ اللہ اکبر ۳۳ بار اور اس کے بعد لا الہ الا اللہ پڑھ لیا جاوے۔ اور سونے کے وقت بھی۔ جن لوگوں کا میں معتقد ہوں۔ ان میں سے ایک نے لکھا ہے کہ اس میں سر یہ تھا کہ ذکر اللہ سے ضعف گھٹ جائیگا اور پھر یہ شکایت پیدا نہ ہوگی۔

فرمایا:- مومن کی خلوت گاہ شیطان سے لڑائی کرنیکا ذریعہ ہے اس لئے اسے محراب کہتے ہیں۔

۵- اگست ۱۹۱۱ء سورہ مریم رکوع ۲ کا درس دیتے ہوئے فرمایا:- پہلے حضرت زکریا کی دعاوں کا ذکر کیا۔ پھر مریم کا۔ کہ کسطرح ... نے انہیں امامیاں دیں۔ ابھی ... ہے۔ کہ دین اسلام ان مشکلات سے نکل جانا چاہیئے ... بڑی امیدیں رکھیں ... کے معنے ہیں ... میں دھوپ ہو ... نام تجویز کرنا غلط بات ہے۔

فرمایا:- مِتُّ قَبْلَ هٰذَا۔ موت کی دعا منع ہے۔ اس کے معنے ہیں۔ میں بے ہوش ہو گئی ہوتی۔ فرمایا:- تَحْتَكِ سَرِيًّا یعنے تیرے نیچے ایک سردار ہے۔

فرمایا:- قرآن مجید کوئی تاریخ کی کتاب نہیں کہ مسلسل واقعات کا ذکر کرے جیسے یحییٰ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى کے بعد يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ فرما دیا اور درمیانی واقعات کا ذکر نہیں فرمایا۔ ایسا ہی یہاں فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا فرما دیا۔ اور یہاں مصر سے واپس آنیکا ذکر ہے تحملہ کے یہ معنے نہیں کہ گود میں اٹھائے لائی۔ بلکہ سوار کرکے لائی۔ دو دیگر مقام پر یہ محاورہ قرآن مجید میں ہے۔ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ۔ اب اس کے یہ معنے تو نہیں کہ ان لوگوں نے درخواست کی کہ نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) ہمیں اپنی گود میں اٹھا لیں بلکہ سواری مہیا کرنے کے معنے ہیں۔

فرمایا جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا سے مراد عجیب امر لائی ہو۔ اور کیوں ایسا نہ ہو (وہ کہتے ہیں) تیری ماں بھی نیک پارسا تھی۔ تیرا باپ بھی اچھا آدمی تھا۔ اچھوں کے اچھے ہوتے ہیں۔ يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ اس لئے فرمایا کہ وہ ہارون کی قوم میں سے تھیں جیسے قریش ... جیسے ...

فرمایا:- مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا - حقارت سے ان لوگوں نے کہا کہ یہ کل کا لونڈا ہے اس سے کیا بات کریں اس کے دودھ کے دانت ہیں۔

اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا۔ اس بات پر قرینہ ہے کہ آپ اس وقت بچے نہ تھے ...

اختلاف سے بچو

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ :- پر فرمایا:- میں تم میں اگر اس قسم کی بحثیں ہوں۔ کہ خلیفہ اور فلاں کے کیا تعلقات ہیں اور پھر اس پر فیصلہ کرنے لگ جاؤ تو مجھے سخت رنج پہنچتا ہے۔ تم مجھے خلیفۃ المسیح کہتے ہو۔ میں تو اس خطاب پر بھی پھولا نہیں۔ بلکہ اپنی قلم سے کبھی لکھا بھی نہیں۔ میں اللہ کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ میں اس بیہودہ بحثیں کرنیوالے لوگوں کو اپنی جماعت میں نہیں سمجھتا میں تمام جماعت کے

سکارگھ

اگر میری مدد کے حیلہ

ہیں ان کی مدد پر تھو کتا بھی نہیں - امر محالف
ہیں تو وہ خدا سے جاکر کہیں جسنے مجھے خلیفہ بنایا - میرا صدیق اکبر کی نسبت ہی عقیدہ ہے - کہ سقیفہ بنی ساعدہ نے خلیفہ نہیں بنایا - نہ اس وقت جب ممبر پر لوگوں نے بیعت کی نہ اجماع نے ان کو خلیفہ بنایا - بلکہ خدا نے بنایا - خدا نے چار جگہ قرآن میں خلافت کا ذکر کیا ہے اور چاروں بار اپنی طرف اس کی نسبت کی ہے - حضرت آدم کے بارے میں فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفہ پھر حضرت داؤد کی نسبت ارشاد کیا یاداود انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض - پھر صحابہ کرام کے لئے فرمایا لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم - اور پھر سب کے لئے فرمایا فجعلنٰکم خلائف فی الارض - پس میں بھی خلیفہ ہوا - تو مجھے خدا نے بنایا - اور اللہ کے فضل ہی سے ہوا - جو کچھ ہوا اور اسکی طاقت بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا - دیکھو! میرا یہ زخم ناسور کی صورت اختیار کر گیا ہے - دس ڈاکٹروں نے اس پر زور مارا مگر کچھ بھی نہ کر سکے میں نے خود خطرناک سے خطرناک ناسوروں کا علاج صرف دوائی کھلا کر کیا ہے - اور مجھے پورا یقین تھا - کہ ناسور اچھا ہو سکتا ہے - ہاں وہ ناسور وقت طلب ہے جو مقعد کے قریب ہو - یہ سب کچھ اس لئے ہوا - تاتم جانو! کہ اللہ کے اختیار میں ہے - تمہیں چاہیئے دنیا کماتے - آپ کھاتے - بیوی بچوں کو کھلاتے اس سے بچتا تو دوسرے کے نفع اور مخلوق کی شفقت پر خرچ کرتے - پھر اس سے وقت بچے تو الحمد پڑھو لاحول پڑھو - استغفار کرو - درود پڑھو - لاالہ الا اللہ کا ذکر کرو - تمہارے پاس ان لغو کاموں اور باتوں کے لئے وقت کہاں سے آگیا - اپنے اخلاق کی کمزوریوں کی اصلاح کرو - گندی گالیاں تمہارے منہ سے نہ نکلیں - تم میں طمع و حرص نہ ہو - تجارت میں حساب و کتاب رکھو - ملازمت میں فرض منصبی کو ایمانداری سے ادا کرو -

ایک اور بحث بھی ہے - کہ مسیح بے باپ تھا -

یں ہزار
ے نہیں اس بات
ے مبروں کے ماہالوں اور
ں تصیق کرتے پھریں - یہ باتیں
روحانیت میں داخل نہیں - ہم نے آج جو
بہایا وہ درد دل سے سمجھایا ہے - اللہ تعالیٰ
ہی سمجھ دے - اُسی کے قبضہ میں سب کے دل ہیں -
تم شکر کرو - کہ ایک شخص کے ذریعہ تمہاری جماعت کا شیرازہ قایم ہے - اتفاق بڑی نعمت ہے - اور یہ مشکل سے حاصل ہوتا ہے - یہ خدا کا فضل ہے کہ تم کو ایسا شخص دیدیا - جو شیرازہ وحدت قائم رکھے جاتا ہے وہ نہ تو جوان ہے اور نہ اس کے علوم میں اتنی وسعت جتنی اس زمانہ میں چاہیئے - لیکن خدا نے تو موسیٰ کے عصا سے جو بیجان لکڑی تھی اتنا بڑا کام لے لیا تھا - کہ فرعونیت کا قلع قمع ہو گیا - اور میں تو اللہ کے فضل سے انسان ہوں - پس کیا عجب ہے کہ خدا مجھ سے یہ کام لے لے - تم اختلافات اور تفرقہ اندازی سے بچو نکتہ چینی میں سے حد سے بڑھ جانا بڑا خطرناک ہے - اللہ سے ڈرو - اللہ کی توفیق سے سب کچھ ہو گا -

۶ - اگست سنہ ۱۹۱۱ء

فرمایا: - حضرت ابراہیم خدا کے بڑے پیارے بندوں میں تھے - اور اپنی ذات میں کمالات کے جامع تھے - ہمیں تو ان کے والد کا نام بھی کسی صحیح روایت سے معلوم نہیں - پھر بھی ان کی مقبولیت کا یہ حال ہے کہ تمام یوروپ - تمام امریکہ - تمام مسلمان تمام عرب یہود مجوسی ان کی عظمت کے قایل ہیں - کوئی بڑا ہی بدبخت ہو جو منکر ہو -

بعض اولیاء و انبیاء کو عجیب مقبولیت ہے - یہ بھی خدا کی ایک شان ہے -

سید عبد القادر جیلانی رح کو برا کہنے والے بہت کم ہیں - ہاں رافضی ہوں تو ہوں -

فرمایا: - سچ بولنا بڑا وصف ہے - یہ بڑا ہی کٹھن رستہ ہے - آٹھ پہر میں اس کی طرف بھی غور کرو کہ تمنے کہانتک سچ بولا ہے - میں ایمان رکھتا ہوں کہ جس نے زبان پر قابو پایا اس نے بہت سے عیوب پر قابو پالیا -

فرمایا: - نبی کے معنے خدا سے خبر پاکر اطلاع دینے والا

اور بہت ہی بڑائی والا -

فرمایا: - جسقدر لوگ اپنے آرام کی فکر کرتے ہیں اگر کچھ دیر اس بات میں بھی لگائیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے

فرمایا: - حضرت ابراہیم کے اپنے باپ کو دو باتیں فرمائیں (۱) لارجمنک (۲) واہجرنی ملیا میں تجھے سخت سست کہوں گا - اور مجھ سے الگ ہو جا - چونکہ آپ نے خدا کے لئے ایسا کیا - اس لئے اللہ نے اس کے عوض میں وہبنا لہ اسحٰق و یعقوب فرمایا - یعنے حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب ایسے برگزیدہ بیٹے - اور سخت زبانی کے مقابل پر جعلنا لہم لسان صدق علیا فرمایا - یعنے انکا ذکر جمیل دنیا میں کر دیا -

فرمایا: - مومن میں یہ تین وصف تو ضرور ہوں - امر بالمعروف ہو نہی عن المنکر - راستباز ہو -

فرمایا داہنے ہاتھ سے نیک کام کرنے کا حکم ہے اس کے تین نام ہیں - سیدھا ہاتھ - راست - یمین - اس کا مطلب یہ ہے - کہ راستی سے لو اور راستی سے دو - سیدھے طور پر کام کرو - سیدھے طریق پر لو - یمن و برکت کے طریق پر لو - اور یمن و برکت کے طریق سے دو -

فرمایا: - انسان کے لئے تنہائی کبھی یمن و برکت کا موجب نہیں ہوتی -

فرمایا خَلف برے معنوں میں آتا ہے - اور خَلَف کا اطلاق اچھے پر ہوتا ہے -

فرمایا حضرت جبرائیل سے ایک دفعہ حضرت نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا تم ہر روز کیوں نہیں آتے تو انہوں نے حسب حال یہ آیت پڑھ دی - وما نتنزل الا بامر ربک - اب بعض مفسرین نے اس کو یہ سمجھکر کہ یہ خاص جبرائیل کے لئے ہی ہے - مشکلات میں پڑے ہیں - یہ طریق تفسیر ٹھیک نہیں - اس رکوع میں تو جنتیوں کا ذکر ہے - وہی کہتے ہیں کہ ہم جنت میں اللہ کے حکم سے ہی پہنچے ہیں -

۷ - اگست سنہ ۱۹۱۱ء

فرمایا: - جب انسان کی صحت ہو - اس کے پاس مال ہو - جتھا ہو - حسن ہو - کامیابی ہو - تو وہ خدا اور آخرت سے بے پرواہ ہو جاتا ہے -

فرمایا: - تمام تعلیمات حقہ کا مجموعہ قرآن مجید ہے اور ان تمام کی دلایل بھی اس میں موجود ہیں -

فرمایا: - صحابہ رض تابعین - تبع تابعین نے جو مراتب پائی وہ سب قرآن مجید کے اتباع سے پائے -

بدر

BADR — QADIAN

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

عام قیمت پیشگی ۲ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ — مرزا غلام احمد

Reg. No. L. CCLXXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد ہر

جلد ۱۰

مورخہ ۲۹ شوال ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسّلام مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء

بھائیو! اگر قادیاں آؤ گے تم — نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نمبر ۴۴ و ۴۵

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عُسر اور یُسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلّت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک جگہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھکر اسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اُس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتابِ حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و ز خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحقِ لعنت است
منکر آں مورد لعنِ خدا
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از شقیات
نزد ما کفر است خسران تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ ۲ مع ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہوسکتا خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجا جاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر۔ قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے +

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۲ بار۔ آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۲ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرایط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرایط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اسپر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور

(بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر۔ پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

مبارک

۲۷۔ ستمبر ۱۹۱۱ء کو حضرت نواب محمد علیخاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے مشکوے معلے میں دختر نیک اختر پیدا ہوئی۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں۔ کہ لڑکی کا ہونا خدا تعالےٰ کی ایسی نعمت ہے کہ قرآن شریف میں پہلے اس کا ذکر کیا گیا ہے پیچھے لڑکے کا +

مبارک

ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے دوست سردار محمد ایوب خاں صاحب سالدار ۵۷ کیمل کور منٹگمری کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے چوتھا فرزند نرینہ عطاء فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ مولود مسعود کی صحت و عافیت کے ساتھ نیک دراز زندگی عطا فرمائے +

دُعا مدد

بندہ کے لئے اخبار میں مندرجہ ذیل شایع کردیں ممنون و مشکور ہونگا کہ سب احباب دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ پچھلے گناہ معاف کرے اور آیندہ صراط المستقیم پر چلاوے اور اعمال صالح کی طاقت عطا فرمائے +

خاکسار عبد الغنی از کنجاہ ضلع گجرات

سفر کنجاہ

عاجز رمضان شریف سے چند روز قبل حضرت کے حکم سے ہمراہی مولوی غلام رسول صاحب وزیرآبادی و عرب عبد المحی صاحب ایک نکاح کی تقریب پر کنجاہ گیا تھا۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ کسی اگلے اخبار میں ہدیہ ناظرین کیجائے گی +

مفت

از مظفر گڑھ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ میرے پاس مفصلہ ذیل کتب موجود ہیں۔ اگر کسی انجمن میں یا کسی اور شخص کو خاص ضرورت ہو۔ تو میں بھیج سکتا ہوں۔ مگر درخواست کنندہ کو محصول ڈاک ادا کرنا ہوگا۔

رسالہ تشحیذ الاذہان ۱۹۰۹ء و ۱۹۱۰ء
رسالہ ریویو آف ریلیجنز ؍؍ ؍؍
جلد ہائے اخبار بدر ؍؍ ؍؍
و تفسیر القرآن +

خاکسار
عنایت اللہ کورٹ انسپکٹر پولیس
از مظفر گڑھ

تبلیغ عجیب

دوستی بہ بندہ رسالہ عبد الحکیم مرتد دادہ فرمود کہ در تردید آں ہر چہ آید معروض دارید۔ بندہ بعد از مطالعہ ایں چند سطور آں رسالہ تحریر نمودہ واپس کرد۔ و نیز رسالہ طیبہ حضرت سید محمد احسن صاحب امروہی موسوم بہ حیات الانبیاء فی وفات الانبیاء و ایضاً تحریر حضرت امیر المومنین و ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کہ فاضل محمد علی صاحب اند برائے مطالعہ اوشاں فرستادہ امید کہ مفید خواہد افتاد۔ و شکوک او رفع خواہد شد و تحریر بندہ اینست کہ بار دیگر منقول میگردد۔ ھو المستعان +

مخفی مباد کہ مدعیان الہامات مسترقہ در حیات جناب مستطاب امام برحق و صادق مصدق حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام دو شخص بودند کہ در شیوۂ تکفیر و تکذیب بر جمیع مکفراں و مکذباں مگر گوی سبقت بردہ بودند +

چنانچہ یکے الٰہی بخش صاحب عصا و دوم عبد الحکیم خاں بل ہو خوان میباشد۔ و طرفہ ماجرائیکہ موجب ازدیاد ایمان و پختگی ایقان مومناں و برق بنیاد بر باد معاندان و مخالفان طائفہ مبارکہ احمدیہ است۔ آنست کہ عدد اسم عبد الحکیم مطابق با عدد مسیلمہ مے برآید +

و ایضاً عدد رسالہ مضاف الیہ الٰہی بخش صاحب عصا موافق با عدد اسود عنسی مے نماید۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ خربت خیبر۔ فتدبر +

و گذارش آنکہ طریق تطبیق عدد اسود عنسی ۲۶۲ با عدد صاحب عصا ۲۶۲ چنین است کہ یائے مشددہ عنسی را باید کہ یازدہ ۱۱ عدد گرفتہ شود۔ چراکہ حرف مشدد در اصل دو حرف اند پس یائے مشددہ را نیز دو حرف شمردہ مجموعہ یی و ہمزہ قرار باید داد کہ بدل یائے آمدہ است در اینصورت جمل اسود عنسی (۲۶۲) میشود کہ ہمیں جمل صاحب عصا ۲۶۲ میباشد +

دوم طریقش آنکہ عدد یائے مشددہ عنسی کہ در اصل دو یا میباشند۔ بیست ۲۰ گرفتہ شود کہ بایں طور جمل اسود عنسی (۲۷۱) دو صد و ہفتاد و یک میگردد و در مقابل آں صاحب عصا را صاحب عصی باید نوشت کہ از رُوئے معنی ہمیں صورت مناسب حال عصیان مآل او و ہم دال بر اسم رسالہ تکفیر و تکذیب اشتمال اوست و دریں صورت کہ الف عصا بیا رگردی او بہ حرف یا گرائیدہ مصور بہ عصی میشود۔ جمل صاحب عصا ۲۷۱ نیز دو صد و ہفتاد و یک می برآید نزد بندہ ایں طریق صاف ترم از طریق اولینہ است۔ فاعتبروا یا اولوا الابصار۔ والسلام۔ بندہ محمد ابراہیم احمدی۔ از خیرپور

کسی غیر ملک میں جا آیا اور ہوتی ہے۔ تو د. ں. یا پُرانے وطن کی محبت فطرتاً جوش مارتی ہوئی کئی طرز سے اپنا اظہار کرتی ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ نو آبادی کی بستیوں کے نام پُرانے وطن کے شہروں کے ناموں پر رکھے جاتے ہیں۔ دُور جانیکی ضرورت نہیں۔ لائل پور کی نوآبادی میں جتنے نام نئے گاؤں کے رکھے گئے ہیں وہ اکثر آبادکاروں کے پہلے وطن کے نام پر ہیں۔ ایسا ہی کشمیر کے بہت سے شہر اور گاؤں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ یہاں کے رہنے والے بیت المقدس کے گردونواح سے یہاں آئے تھے اور انہیں کھوئی ہوئی بھیڑوں کو تبلیغ کی خاطر حضرت عیسےٰ کو اتنا لمبا سفر اختیار کرنا پڑا حضرت عیسےٰ کو ابتدائی عمر میں ملک مصر کا لمبا سفر اختیار کرنا پڑا اور آخری عمر میں کشمیر آنا پڑا۔ غالباً انہیں لمبے سفروں کے طے کرنے کے سبب اور اس سبب سے بھی کہ وہ اپنے ملک میں نہ ٹکتے تھے بلکہ ہمیشہ سیاحت میں رہتے تھے۔ . . . . ان کا نام مسیح ہوگیا۔ کیونکہ مسیح کے معنے سیاحت کرنے والے کے ہیں۔ جب انگریزوں کا ایک حصہ انگلستان چھوڑ کر امریکہ میں جا آباد ہوا تو وہاں بھی یہی حال ہوا۔ اور آج ملک امریکہ میں بہت سے شہروں کے نام لنڈن اور لورپول اور یارک وغیرہ ہیں جو بتلا رہے ہیں کہ یہ باشندے کس ملک سے آئے ہیں لیکن ایک ہی نام کے بہت شہر ہوجانے کے سبب ڈاک والوں کو خطوط رسانی میں مشکلات پڑتے ہیں اور ماہواری رسالہ فری کامریڈ نام جو کہ شہر ولیسٹ فیلڈ سے شایع ہوتا ہے۔ ماہ جون کے پرچہ میں تجویز پیش کرتا تھا کہ ڈاک خانوں کی انجمنیں بین الاقوام کوئی ایسا معاہدہ منظور کرائے جسکے رو سے ایک شہر کا نام دوسری جگہ نہ رکھا جائے +

خط و کتابت

خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ یا جوابی لفافہ آنا چاہیئے۔ اور ہر صاحب کو چاہیئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ اور نیز اپنا نمبر خریداری دیا کریں۔ (ایڈیٹر)

کچھ بدر کے لئے

کے بعد بدر ناظرین اور خرید ... ی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ خریداروں کے ساتھ ناظرین کا لفظ نہ صرف بڑھایا گیا ہے بلکہ پہلے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اہلِ وطن اور بالخصوص مسلمانوں کے طرز و طریق کے مطابق آج کل کے بڑے خیر خواہوں کی فہرست میں ان لوگوں کی تعداد بہت بڑھی ہوئی ہے جو اگرچہ اخبار کو خرید تو نہیں کرتے مگر کسی نہ کسی ذریعہ سے اُسے پڑھ ضرور لیتے ہیں۔ ایسے ہی دوستوں کی تعداد ماشاء اللہ ہمارے پاس بہت سی ہے اور گو ہمیں یہ دعوےٰ کرنے کا کبھی موقعہ نہیں ملا کہ ہمارے خریدار دس ہزار ہیں۔ تاہم یہ تو ہمیں بلا مبالغہ کہنے کا فخر حاصل ہے کہ بدر کے پڑھنے والے کم از کم **دس ہزار** اشخاص ضرور ہیں۔ جو نہایت شوق کے ساتھ بدر کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور میری رائے میں ایسے ناظرین بعض خریداروں سے اچھے ہیں۔ اس جگہ میرا اشارہ ان خریداروں کی طرف ہے جو سال بھر اخبار اپنے نام منگواتے ہیں۔ اور قیمت کا وی پی سال میں **تین دفعہ** واپس کرتے ہیں۔ ایک اوّل۔ دوسرے درمیان تیسرے اخیر سال میں۔ اور اس طرح نہ صرف سال بھر اخبار مفت پڑھتے ہیں۔ بلکہ اس پڑھنے کی تکلیف اُٹھانے کے عوض میں کارخانہ کو وی پی کے ٹکٹوں کا زائد جرمانہ کرتے ہیں مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ ظاہر کرنا پڑا ہے کہ ایسی ہی مشکلات کا سامنا بدر فنڈ کو بھی بھگتنا پڑا ہے۔ اور جن وجوہات سے اخبار رمضان شریف میں بند رہا۔ ان میں منجملہ بعض دیگر امور کے یہ **ناد ہندگان کی مہربانی** بھی شامل ہے۔ بدر کا بقایا جو بعض خریداروں کے نام چلا آتا ہے۔ اُس کی مقدار سینکڑوں سے بڑھ کر ہزاروں میں قدم رکھتی ہے۔ بدر کے ان ایام میں بند رہنے کا جہاں ہم کو دلی رنج ہے وہاں ہمیں اس ناخوشگوار تجربہ نے ایک خوشی بھی دی ہے اور وہ خوشی ان احباب کے خطوط سے حاصل ہوتی ہے جو کہ بدر کے نہ پانے سے بے تاب ہو کر **عاشقانہ خطوط** لکھنے

...یک مصیبت کا سامنا
... بیانات سے ظاہر ہوتا
...نت احمدیہ کو ایک **رُوحانی غذا**
... سلسلہ حقہ کی خدمت بجا لا رہا ہے۔ اور احباب کو اُس کی قدردانی کا احساس ہے مشکل تو یہ ہے کہ خریداروں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اگر تعداد معقول ہو تو چند لوگوں کی نادہندگی کسی دقت میں نہ ڈالے۔ اس واسطے جن امور کو مدِ نظر رکھ کر میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں۔ اُن میں سے پہلی بات یہ ہے کہ نہ صرف خریدار بلکہ ناظرین با تمکین بھی بدر **کے خریداروں کے بڑھانے** میں ساعی ہوں۔ اور خریدار بھی وہ جو پیشگی قیمت عطا فرماویں اور پہلا۔ دوسرا۔ تیسرا یا حد چوتھا پرچہ وی پی کرنیکی اجازت دیں۔ ورنہ مابعد کے وعدے کے خریدار تو بہت مل سکتے ہیں لمبے تجربے نے یقین دلایا ہے کہ ایسے وعدے عموماً پورے نہیں ہُوا کرتے امید ہے کہ تمام ناظرین اس کی طرف توجہ کرینگے اور اس مضمون کو بے پرواہی سے بُھلا نہ دینگے +

دوسرا امر جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ احباب کو مناسب ہے کہ اخبار کو ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ اخبار کی خریداری کا اصل مطلب یہ ہے کہ اُسے پڑھا جائے۔ اور اس سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ مگر اس عرصہ میں ہم پر یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ بعض دوست اخبار کا مطالعہ تو نہیں کرتے۔ ہاں ہر جمعہ کو اُس کی آمد کا انتظار بڑے شوق سے ضرور کرتے ہیں۔ رمضان شریف سے قبل جو اخبار شائع ہوا تھا۔ اُس میں صاف لفظوں میں چھاپ دیا گیا تھا کہ ماہ رمضان میں اخبار شائع نہ ہوگا باوجود اس اطلاع کے بعض احباب کی طرف سے برابر شکایتی خطوط آ رہے ہیں کہ "۲۸۔ اگست کے بعد کوئی پرچہ نہیں آیا" "کیا سبب ہے" "اخبار بند تو نہیں ہو گیا" "ہمارے نام کا پرچہ کیوں نہیں آیا" "کہیں وی پی کی واپسی سے ناراض تو نہیں ہو گئے" جہاں تک ہو سکتا ہے ہم بدر کا کوئی پرچہ ناغہ نہیں کرتے جب تک کہ پہلے سے اطلاع نہ کر دیں۔ احباب کو مناسب ہے کہ اخبار کو ضرور اوّل سے آخر تک مطالعہ کر لیا کریں۔ تاکہ بے فائدہ خط و کتابت کی تکلیف انہیں نہ اُٹھانی پڑے +

ایک اور دقت جو ایسے خط نویسوں کو اس دفعہ اُٹھانی پڑی یہ ہوئی کہ مجھے اچانک کسی کام کے سبب یہاں سے لاہور اور وہاں سے ریاست خیرپور حیدر آباد سندھ اور کراچی جانا پڑا اور اس **سفر کراچی** پر تئیس ۲۳ روز لگ گئے۔ میرے پیچھے تمام ڈاک بند رہی اور کسی دوست کو کسی خط کا جواب نہ جا سکا۔ پہلے جب کبھی میں کسی سفر پر جاتا تو میرے بعد **قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب آف گولیکی** خطوط کا جواب دیتے تھے اور تمام کاروبار بدر کا طے کرتے تھے۔ مگر اب کے وہ بھی بدر میں نہ تھے کیونکہ وہ یکم ستمبر سے دفتر تشحیذ الاذہان میں چلے گئے ہیں دفتر تشحیذ میں ایک ایسے آدمی کی ضرورت تھی جیسے کہ قاضی صاحب ہیں۔ اور حضرت صاحبزادہ **مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب** کی خواہش کو پورا کرنے کی خاطر پیدو پرائٹر صاحب بدر نے اس تکلیف کو گوارا کیا کہ قاضی صاحب کو وہاں جانیکی اجازت دیں +

قاضی صاحب موصوف کا ذکر درمیان میں آ گیا ہے تو اس امر کا اظہار فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ قاضی صاحب جتنا عرصہ بدر میں رہے۔ اُن سے مجھے بہت آرام حاصل ہُوا جس کے واسطے مَیں ان کا مشکور ہوں اللہ تعالےٰ انہیں جزاءِ خیر دے۔ علاوہ معمولی سفروں کے میں یہاں سے ایک دفعہ تین ماہ برابر غیر حاضر رہا مگر قاضی صاحب کے یہاں ہونے کے سبب مجھے پیچھے کا کوئی فکر نہ تھا۔ وہ ایک لائق ایڈیٹر اور ہوشیار مینیجر ہیں۔ زود نویس اور فہیم منشی اور محرر ہیں تصنیف و تالیف کے وقت ایک قابلِ فخر عالم فاضل ہیں۔ ادیب ہیں۔ شاعر ہیں۔ کتنا کام ہو اُسے محنت کے ساتھ پورا کر دکھانے والے ہیں۔ اخبار بدر کی مینیجری اور ایڈیٹری کا ہر ایک کام وہ خود اس توجہ سے پورا کرتے تھے کہ سوائے نگرانی کے میرے لئے کچھ باقی نہ رہتا تھا۔ اور ایسے محتاط اسسٹنٹ کے ہوتے ہوئے نگرانی کی بھی چنداں احتیاج نہ ہوتی تھی۔ یہ صرف حضرت میاں صاحب کا حکم تھا جسکی عزت ہم پر فرض ہے کہ مَیں نے ان کو یہاں سے جانے کی اجازت دی۔ اُن پر مجھے اتنا اعتماد تھا۔ کہ مَیں نے اپنی پرائیویٹ چٹھیوں کے کھولنے اور پڑھنے کی بھی ان کو اجازت دے رکھی تھی مجھے اس

بات کی خوشی ہے کہ تشحیذ کے رسالے نے جسکی
ترقی کا میں ہمیشہ دلسے خواہاں ہوں ایک ایسے لائق
اور تجربہ کار آدمی کی خدمات کو محفوظ کرلیا ہے۔ اور
مَیں امید کرتا ہوں کہ تشحیذ کی ناظم کمیٹی انکی خدمات
کی قدر کرے گی ٭

احباب کو یہ اطلاع دیکر کہ سردست میں بدر
میں کام کرنے کے واسطے اکیلا ہوں ۔معمولی محرر جو
ہے وہ بھی نیا ہے اور سارا کام مجھے خود دیکھنا پڑتا
ہے ۔میں یہ عرض بھی کر دینا چاہتا ہوں کہ موجودہ
صورت میں مجھے لیکچروں وغیرہ میں شمولیت کے
واسطے باہر جانا مشکل ہوگا۔اگرچہ میرا جانا ہمیشہ
حضرت۔ کے حکم کے ماتحت ہُوا کرتا ہے۔ اور اگر
حضرت کا حکم ہوگا۔تو آیندہ بھی بہرحال بسروچشم اُنکی
تعمیل ہوگی۔لیکن بعض دفعہ احباب بیرونجات
سے خود تحریک کردیتے ہیں اور میرا نام لکھدیتے ہیں
کہ اُس کو بھیجا جائے۔ایسے دوستوں کی اطلاع
کے واسطے مَیں نے یہ چند سطور لکھی ہیں +

مُسلمانوں کی ترقی کا راز

اخباروں میں صبح و شام شور و پکار ہو رہی ہے کہ یہ قوموں کی
بیداری کا زمانہ ہے۔ ہر طرف قوم قوم کی صدا بلند
ہو رہی ہے۔ جو رسالہ اُٹھاؤ اس میں بھی مضمون
ہے اور جو اخبار کھولو۔اس میں یہی قصہ ہے یورپ
امریکہ تو پہلے سے ہی بیدار مانا گیا ہے۔ مگر بیداری
کا تازہ نمونہ پرتگال کی رپبلک نے بنا دکھایا ہے
اور ایسا کہ ہسپانیہ کے پیٹ میں بھی کھلبلی سی مچ
گئی ہے۔اور جاپان نے اپنی بیداری کے ثبوت
میں روس کو ایسا تھپیڑ لگایا ہے۔ کہ اُس کی آواز سے
یورپ امریکہ کے بھی کان کھڑے ہوگئے ہیں۔ چین
میں بھی ہل چل مچ گئی ہے۔ یہ تو غیر اسلامی سلطنتیں
ہیں اور ان کے ساتھ ہمیں اس مضمون میں چنداں
سروکار نہیں۔ مگر کہتے ہیں کہ ٹرکی بھی انگڑائی لیکر
سیدھا ہوگیا ہے کیونکہ باسنیا اور سرویا کے صوبوں
کے نکلنے سے ترکی بابا کی توند ہلکی ہوگئی ہے۔ اور
ہمسائیوں کی آواز سُنکر ایران بھی گھبرا کر اُٹھ بیٹھا
ہے۔لیکن اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور ہنوز
اُسے کچھ سوجھائی نہیں دیتا کہ کیا کرے ۔مصر کے مسلمان
بھی سیلف گورنمنٹ کے خواہاں ظاہر ہوتے ہیں

اور افغانستان .
نئی تعلیم کے کالج بنے
منصوبے بھی سر کھجلانے لگ گئے!
سلسلہ البیہ کو چاہ ضلالت کا مزا چاہیے
ہی ہو۔ یہ تو ہندوستان کے باہر کی باتیں ہیں
مگر ہمیں ان کے ذکر کو طول دینے کی کیا ضرورت
ہے ۔جبکہ خود ہمارے ملک اور ہمارے وطن میں
بیداری کی ہائے دُہائی دن رات مچائی جا رہی
ہے۔ نوجوان آریہ بھائی۔ بلکہ آرین بہنیں بھی
پبلک سٹیج پر نکل کھڑی ہوئی ہیں۔ اور جاگو جاگو
آریو نیند نہ کرو پیار کا گیت سریلے باجے کے ساتھ
بازاروں میں گایا جا رہا ہے۔مسلمان بھائی بھی قوم
قوم کا نعرہ بلند کرنے لگ گئے ہیں۔ ہر امر میں اتفاق
و اتحاد کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ آل انڈیا مسلم
لیگ بنگئی ہے جس نے سب مسلمانوں کو بلحاظ
قوم کے ایک جگہ جمع کر دیا ہے ۔ اُس میں سُنّی
شیعہ۔ اہلحدیث۔ احمدی سب ایک جگہ پر بیٹھتے ہیں
گویا آل انڈیا مسلم ایک قوم کا نام ہے جس میں
مسلم کی غالبًا یہ تعریف ہے کہ جو شخص کہے کہ میں
مسلم ہوں وہ مسلم ہے ۔ اور بس۔ سب مسلمانوں کے
واسطے متحدہ کوشش کے ساتھ ایک ہی تعلیمی مرکز
مسلم یونیورسٹی ۔بننے لگا ہے۔ مسلمان اخباروں نے
بھی ملکر ایک انجمن اپنے لئے بنا ڈالی ہے۔ جابجا
واعظ اور لیکچرار پھر رہے ہیں جو قومی اتحاد کیخاطر
اپنے ذاتی عقائد کے اظہار کو قربان کر دینا ضروری
جانتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ خدا تعالٰے
سب کی نیک نیت میں برکت دے ٭

پولٹیکل امور پر بحث کرنا بڑے بڑے مدبرین
کا کام ہے ۔ہمارے لئے اس میں تداخل شائد
جائز نہ سمجھا جائے۔ ہم نہیں جانتے کہ لفظ
بیداری سے اُن لوگوں کی کیا مراد ہے۔ اور
وہ کیسے اعلٰے مطالب اس لفظ کے استعمال سے
حل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اتنا تو ظاہر ہے کہ اب
تک جن ملکوں میں بیچارے مسلمانوں نے یہہ
پولٹیکل ڈوس حلق انداز کی ہے ان کی انتڑیاں
آرام میں نہیں ہیں۔ ہمارے ملک کے پُرانے
بوڑھوں کا خیال ہے کہ فرنگی دوائی دلیسیوں کے
مزاج کے موافق نہیں ۔ یہ غلط ہو یا صحیح مگر اس

الاثر دوائی ہے جسنے
اندر جاتے ہی ب... یں پھیلا دی ہے۔ یہ تو موجودہ
حال ہے۔ آیندہ معلوم نہیں کہ کیا ہو اور کیسی
گذرے ٭

یہ سب کچھ جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے موجودہ
حالتِ زمانہ کا ایک نقشہ ہے اس پر ہم یہاں اپنی
کسی رائے کا اظہار کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ہمارا منشاء
اس مضمون سے صرف یہ ہے کہ چونکہ اس قدر زلازل
جو خیالات اور حالات میں آ رہے ہیں۔ انہیں قومی
ترقی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم بھی ایک
دفعہ پھر حقیقی ترقی کے اُس راز سے پبلک کو آگاہ
کردیں جو ہم پر کھولا گیا ہے ۔ کس بشنود یا نشنود
من گفتگوئے میکنم +

پولٹیکل بیداریوں کے ذکر کو چھوڑکر ہم اُس
بیداری کی طرف اہلِ وطن و ملّت کو متوجہ کرنا چاہتے
ہیں جس کی صدا ایک ربّانی انسان نے چار دانگ
عالم میں بلند کی ہے ۔ وہ کہتا ہے ؎

سونیوالو جلد جاگو یہ نہ وقتِ خواب ہے
جو خبر دی وحیِ حق نے اُس سے دِل بیتاب ہے

یہ اُس بشیر و نذیر کی آواز ہے جو خدا سے خبر پاکر
ہمیں ہماری نقصان کی راہوں سے ڈراتا اور ہماری
نجات حقیقی کی راہ ہمیں دکھاتا ہے ۔ فی زمانہ قومی
ترقی کے واسطے جس قدر کوششیں کی جا رہی ہیں
وہ سب فروعی امور کے متعلق ہیں۔ تعلیم ۔تجارت
حرفت ۔صنعت ۔ پریس۔ یہ سب فروعی امور ہیں۔ اور
ان کے لئے متفردانہ کوششیں بیشک مفید ہیں مگر
اسی صورت میں جبکہ اصل اپنی جگہ پر مضبوط اور مستحکم
ہو۔ وہ اصل کیا ہے ؟ وہ اصل **ایمان** ہے۔
ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی
مجلس مبارک میں ایک شخص حاضر ہوا جس نے
ڈاڑھی صاف چٹ کرائی ہوئی تھی۔ اُس نے بیعت
کی درخواست کی۔ حضور نے اُس کی درخواست
قبول فرمائی۔ جب وہ بیعت کرکے ایک طرف ہُوا
تو کسی حاضر وقت نے عرض کی کہ حضور یہ شخص ریش

ہیں پانی دیا جاتا ہے

ہیں۔ خالی شاخوں پر ... ووہ ب تک خوشنما رہینگی۔ غرض اصل ایمان ہے۔ ایمان کی فکر چاہیئے۔ اگر ایمان حاصل ہوگیا۔ تو سارے بیڑے پار ہیں۔ ورنہ دو چار قدم چلے اور منجدھار میں ڈبکوں ڈوں۔ پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوگا۔ ایمان ہی تھا جس نے عرب کے بادیہ نشینوں کو چین سے سپین تک کا بادشاہ بنادیا اور علوم و فلسفہ میں یورپ کا اُستاد بنادیا +

اسی ایمان کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے اور اُس کو دلوں میں جانشین کرنے کیلئے اللہ تعالے نے اپنا ایک مامور اس زمانہ میں بھیجا۔ اور اپنے مکالمہ و مخاطبہ سے اُسے مشرف کیا۔ اس کو ہمارے واسطے ایک دردناک دل عطا کیا کہ وہ رات دن ہمارے لئے دُعاؤں میں مصروف ہوا۔ اُس نے ہماری خیرخواہی کے لئے اپنی آواز آسمان تک پہنچائی۔ مگر افسوس کہ دُنیا کے مُسلمانوں نے اُس کی قدر نہ کی اور اُسے حقیر جانا۔ یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْھِمْ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ۔ اگرچہ وہ رسول ہمارے درمیان اب نہیں۔ مگر اُس کی رُوحانی قوت اپنا کام کر رہی ہے اور اُس کے خلیفہ اول صدیق ثانی حضرت نور کے پاک انفاس سے فائدہ حاصل کرنے کا ایک عظیم الشان موقعہ موجود ہے۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے خدا کی آواز کو سُنا اور اُسے قبول کیا۔ ورنہ یاد رکھو کہ پہلے مسیح کی عداوت کا جو پھل پہلے یہود نے پایا۔ وہی تلخ پیالا تمہارے لئے طیار ہے۔ خدا کے غضب سے ڈرو اور توبہ کرو۔ اپنی حالت کی اصلاح کرو۔ اور اعمال صالح میں کوشاں ہو۔ یہی تمہاری ترقی کا راز ہے۔ تم مانو یا نہ مانو تمہارا اختیار ہے۔ ؎

من از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکرِ کن بارے
خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہشیارے

+

... بماند
... زمانہ نماند

نواب میر محبوب علیخان صاحب بہادر بالقابہ
... والئے ریاست حیدرآباد دکن کی وفات کی خبریں اور مرثیئے اور آپ کے محامد و مناقب اخبار و رسائل میں چھپ چکے ہیں۔ اور ناظرین اُن سے مطلع ہو چکے ہیں۔ حضور نظام صرف تین روز بیمار رہ کر ۲۔ ماہِ رمضان کو اِس عالم فانی کو چھوڑ گئے۔ حضور نظام کی سخاوت۔ شہ زوری۔ انصاف پروری۔ خوش نظمی۔ رحمدلی اور متانت کے سب مداح ہیں۔ ایسے خوبیوں سے بھرے ہوئے بادشاہ کی وفات کا رنج اہلِ ہند کو عموماً اور اہلِ اسلام کو خصوصاً جسقدر ہوسکتا ہے وہ ظاہر ہے۔ دنیا رفتنی اور گذاشتنی ہے۔ کون ہے جو اس میں رہا اور کون ہے جو رہے گا۔ اس دنیا میں ہوشیار وہ ہے جو آیندہ کے واسطے اپنا سامان مہیا کرلے۔ اور ہر وقت سفرِ آخرت کی طیاری میں مصروف رہے حضرت مرشد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

براست آنکہ بر موت دارد نگاہ
بریدہ ز دنیا دو دیدہ براہ
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار

انسان جو نیک اعمال کرتا ہے وہ اُس کے ساتھ جاتے ہیں۔ اور اُس کے لئے توشہ عاقبت بنتے ہیں اور پیچھے بھی اُس کے لئے نیکی کی یادگار چھوڑ جاتے ہیں +

حضور نظام کی عدل گستری کی مداح ان کی تمام رعایا ہے مگر ہم اِس لحاظ سے خصوصیت کے ساتھ ان کے شکرگذار اور احسانمند ہیں کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے ممبروں کی ایک بڑی تعداد ریاست حیدرآباد کے مختلف شہروں میں حضور نظام کے زیرِ سایہ بڑے امن کے ساتھ اپنے دِن گذار رہی ہے۔ ہاں ہمیں اب تک یہ نہیں معلوم ہوا کہ جو خاص پیغام بنام صحیفہ آصفیہ (مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کے مراسلہ کے ساتھ بحضور نظام بھیجا گیا تھا۔ اُس پر انہوں نے کچھ توجہ بھی فرمائی تھی۔ یا وہ یونہی پڑا رہ گیا اور آپ

پینتالیس ۴۵ سال کی چھوٹی سی عمر میں یہاں سے چل بسے۔ صحیفہ آصفیہ میں نہایت مدلل پیرایہ سے اس زمانہ کے عظیم الشان مجدد اور مصلح کی ضرورت اور صداقت کو ثابت کیا گیا تھا منجملہ دیگر عذاب الٰہی کے جو اس زمانہ میں وارد ہوئے ہیں موسٰی ندی کی طغیانی کی تفصیل کرتے ہوئے حضور شاہِ دکن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہامی شعر کی طرف توجہ دلائی گئی تھی ؎

دبدبۂ خسروی ام شد بلند
زلزلہ در گور نظامی فگند

اور نیز اس الہامِ الٰہی کی طرف متوجہ کیا گیا تھا۔ "دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیری مخالفت کرتے ہیں پکڑے جائیں گے۔ صحن میں ندیاں چلینگی۔ سخت زلزلے آئینگے۔ میں تجھے ایک عجیب طور پر عزت دونگا۔ اور اُس کے ساتھ دنیا پر بڑا رعب ڈالونگا" ہم نہیں جانتے کہ یہ وحی الٰہی اپنے اندر کیا کچھ پیشگوئیاں ہنوز مخفی رکھتی ہے اور جہاں ہم موجودہ نظام **نواب میر عثمان علیخان صاحب** بہادر بالقابہ کو ان کی مسند نشینی پر مبارک باد کہتے ہیں وہاں ہم اس عرض کے پیش کردینے کو ضروری سمجھتے ہیں کہ حضور اُس تبلیغ کو ایک دفعہ توجہ کے ساتھ پڑھ یا سُن لیں جو دو سال گزرے حضور کے والد ماجد کی خدمت میں پہنچائی گئی تھی۔ اُس پر توجہ کرنا حضور کے واسطے موجب برکات ہوگا کاشکہ کوئی سلطنت کا حقیقی خیرخواہ ہمارے ان کلمات کو جو دردِ دل کا نتیجہ ہیں۔ والئے دکن تک پہنچادے۔ اُس نیاز نامہ کا لکھنے والا حضور نظام سے نہ دولت کا خواہاں تھا اور نہ جاہ کا طالب نہ کسی عزت و رتبہ کا خواہشمند۔ بلکہ اُس نے صرف اس شوق میں اس قدر تکلیف اٹھائی تھی اور ایک رسالہ لکھکر اور نہایت خوشخط چھپوا کر اور شاہی تحفہ کے لائق جلد کرا کر حضور میں بھیجا تھا کہ ہند کا سب سے بڑا والئے ریاست اِس مقدس پیغام سے بیخبر نہ رہے۔ مبلغ کا اجر خدا کے ذمہ ہے۔ اور تبلیغ سے فائدہ حاصل کرنے والا اپنے نفس کا اور اپنے اہل و عیال اور لواحقین کا بھلا کرتا ہے۔ ہم تو ہر بہانہ سے خدا کا پیام مخلوقِ خدا کو پہنچانا چاہتے ہیں۔

آگے رہی اپنی اپنی قسمت۔ حضرت مرشد مرحوم فرماتے ہیں۔ ؎

دریغ و درد قوم من ندائے من نمے شنود
زہر در میدہم پندش مگر عبرت شود پیدا

حضرت خلیفۃ المسیح رضؓ کے پُردرد کلمات

جماعت توجّہ سے سُنے اور عمل کرے

عید کی نماز حضرت صاحبزادہ میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب نے پڑھائی اور انہوں نے ہی نماز کے بعد عید کا خطبہ پڑھا جو اسی اخبار میں ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ خطبہ عید کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے لاٹھی کے سہارے سے کھڑے ہو کر ایک وعظ کیا جو درج ذیل ہے۔ آپ کی آواز بہ سبب ضعف علالت ان دنوں بہت دھیمی ہو رہی ہے۔ مگر اس وقت خاص خداداد طاقت سے آپ نے بہت بلند آواز میں اپنی جماعت کو یہ دردناک نصیحت سُنائی جس سے سامعین پر رقت طاری ہوئی اور سب طرف سے استغفار اور رونے کی آواز آنے لگی۔ احباب کو لازم ہے کہ اس نصیحت کو توجہ کے ساتھ کئی بار مطالعہ کریں اور سب چھوٹے بڑے اس پر عمل کریں۔ خدا نے اپنے فضل سے ہم کو یہ **نور** عطا کیا ہے جس کے ذریعہ سے ہماری قوم کا شیرازہ بندھا ہوا ہے اور ہم دن رات حق و حکمت کی باتیں سُنتے اور ہدایت کی راہ پاتے ہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اس کی بے قدری کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور میں ملزم ٹھیریں۔ دنیا کی لعن تو ہم بہت سُن چکے ہیں۔ پر اگر خدا کو بھی ہم نے ناراض کیا تو پھر ہم سے بڑھ کر بدنصیب کوئی نہ ہوگا۔ میرے دوستو! دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اپنے گناہوں کی بخشش چاہو۔ ضد کو چھوڑ دو۔ صبر کی عادت ڈالو۔ اور کسی اختلاف میں نہ پڑو۔ یہ خیال نہ کرو کہ میرے بھائی نے اختلاف کی بات کی ہے میں بھی اس سے اختلاف کرونگا۔ بلکہ اختلافات کو مٹا

دو۔ میرے دو
نہیں جنکے سبب
پڑی ہے۔ پس ہوشیار ہو جاؤ۔ حضرت
جو "ان تنازعات کو نہ چھوڑے گا میں ا
ہرگز اپنی جماعت میں نہ سمجھونگا"۔ میں نے ذیل کا مسودہ کاپی نویس کو دینے سے پہلے حضرت صاحب کو دکھلایا۔ تب آپ نے اسکو درست کر کے چھاپنے کے واسطے پاس کیا۔ اور فرمایا۔ "**جو اِن تنازعات کو نہ چھوڑے گا۔ مَیں اُسے کم از کم اپنی جماعت میں ہرگز نہ سمجھوں گا**" +

(ایڈیٹر)

میاں صاحب نے آج عید کا خطبہ پڑھا ہے اور گزشتہ جمعہ کے دن بھی انہوں نے لطیف سے لطیف وعظ تمہیں سُنایا تھا۔ اور اگر تم لوگ غور کرتے تو وہ بہت ہی الطف بات ہوتی۔ مَیں نے اُس خطبہ کی بہت قدر کی ہے اور اب بھی کرتا ہوں۔ وہ اپنے اندر نکاتِ معرفت رکھتا تھا۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ بہت سے شریف الطبع لوگوں نے اس سے فائدہ اُٹھایا ہوگا۔ مگر بعض بلید الطبع۔ گندے۔ نابکار۔ اور پلید طبع لوگ ہوتے ہیں۔ مَیں ہنوز اُس خطبہ کی لذّت میں تھا۔ اور اس سے مجھے فرصت حاصل نہیں ہوئی تھی۔ کہ میرے سامنے ایک خبیث طبع شخص نے ایک لمبا تنکا یعنی رقعہ کسی کی غیبت میں پیش کر دیا۔ آہ۔ اُن معرفت کے نکتوں نے اُسے کوئی فائدہ نہ دیا۔ خدا کے کلام کی عجیب در عجیب باتوں سے بھی ایسے لوگ کچھ حاصل نہیں کرتے تو ہم انہیں کیا کہیں۔ یہ گندے بیمار ہیں۔ لطیف غذا بھی انکے مُنہ میں جا کر گندی ہو جاتی ہے +

مَیں نے تم سے معاہدہ لیا ہے کہ شرک نکرو۔ شرک کی باریک در باریک راہیں ہیں۔ بعض لوگ دُعا کے واسطے مجھے اس طرح سے کہتے ہیں کہ گویا مَیں خدا کا ایجنٹ ہوں اور بہر حال اُن کا کام کرا دوں گا۔ خوب یاد رکھو۔ میں ایجنٹ نہیں ہوں مَیں اللہ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ میری ماں اَعوان قوم کی ایک عورت تھی۔ خدا کے فضل نے اُسے علم

جیب ...
یا ہے۔ دُعاؤں میں
گڑ گڑانا اور قسم قسم کے الفاظ میں دُعا کرنا مجھے بتایا گیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ تعلیم دی ہے۔ میں ان دُعاؤں میں کبھی کبھی قبولیت کے اثر بھی دیکھتا ہوں۔ مگر جماعت کے بعض لوگ دُعا کرانے کی درخواست میں بھی شرک کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی تمہارا معبود نہیں۔ کوئی تمہارا کارساز نہیں۔ مَیں علم غیب نہیں جانتا۔ نہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میرے اندر فرشتہ بولتا ہے۔ اللہ ہی تمہارا معبود ہے۔ اسی کے تم ہم سب محتاج ہیں۔ کیا مخفی اور کیا ظاہر رنگ میں اُس کی طاقت بہت وسیع ہے۔ اور اُس کا تصرف بہت بڑا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے۔ کر دیتا ہے۔ اِس کا ایک نظارہ اِس امر میں دیکھو کہ تم بھی مرزا کے مرید ہو۔ اور مَیں بھی مرزا کا مرید ہوں۔ مگر اُس نے تمہیں پکڑ کر میرے آگے جُھکا دیا اِس میں نہ میری خواہش تھی اور نہ مجھ پر کسی انسان کا احسان ہے۔ میرے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہ تھی۔ اور نہ یہ تمہاری کوششوں کا نتیجہ ہے۔ دیکھو میں بیمار ہوا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اِس کے بچنے کی اُمید نہیں۔ مگر میں زندہ بولتا موجود ہوں۔ خدا ہی کا علم کامل ہے۔ اُس کا تصرّف کامل ہے۔ اُسی کے آگے سجدہ کرو۔ اُسی سے دُعا مانگو۔ روزہ۔ نماز۔ دُعا وظیفہ۔ طواف۔ سجدہ۔ قربانی۔ اللہ کے سوائے دوسرے کے لئے جائز نہیں۔ بے ایمان شریروں نے لوگوں کے اندر شرک کی باتیں گھسا دی ہیں۔ کہتے ہیں قبروں پر جاؤ۔ اور قبر والے سے کہو کہ تو ہمارے لئے خدا کے آگے عرض کر۔ اِسلام نے ہم کو اس طرح کی دُعا نہیں سکھائی +

سو تم شرک کو چھوڑ دو۔ اور چوری نہ کرو۔ جو شخص نوکر ہے اور اپنے فرائض منصبی کو ادا نہیں کرتا وہ چور ہے۔ جو شخص تجارت کرتا ہے اور اپنے لین دین کا حساب صاف نہیں رکھتا اور اُس کا معاملہ صاف نہیں۔ وہ چور ہے۔ اُس کے مال میں چوری

ہے۔ جعل ساز۔ ٹھگ

اکل بالباطل کرتے ہیں۔

تم شرک نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ بدکاری نہ کرو۔ بدکاری آنکھ کی بھی ہوتی ہے۔ بدکاری کان کی بھی ہوتی ہے اور بدکاری زبان کی بھی ہوتی ہے کسی بدکاری کے بھی نزدیک نہ جاؤ۔ کسی پر بہتان نہ باندھو۔

ابو داؤد میں ایک حدیث آئی ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا۔ کہ تمہاری طبائع خواہشات۔ چال چلن۔ لباس۔ خوراک۔ تربیت۔ پرورش سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس لئے تم لوگوں میں اختلافات ہوتے ہیں۔ تم اپنے اختلافات کو مجھ تک نہ پہنچایا کرو۔ ان سے میرا دل دُکھی ہوتا ہے۔ پس تم کو میں بھی اسی طرح کہتا ہوں۔ کہ ایسی باتیں مجھ تک نہ پہنچاؤ۔ مگر تم پہنچاتے ہو۔ اور میرا دل دُکھاتے ہو۔ تم میں بعض شریر۔ گندے اور ناپاک لوگ ہیں۔ وہ تمہیں آپس میں لڑانا چاہتے ہیں۔ ان میں بغض اور کینہ کا مرض ہے۔ وہ بدقسمت ہیں وہ بہت بد قسمت ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ توبہ کریں اور جلد توبہ کریں۔ تم لوگ تفرقہ کو چھوڑ دو۔ اور جھگڑے سے منہ موڑ لو۔ کوئی تمہارا اختلافی مسئلہ نہیں جس کا اللہ تعالے کے محض فضل وکرم اور اس کی تعلیم سے میں فیصلہ نہیں کرسکتا۔ تم اکثر جاہل ہو۔ اور میں پھر خدا نے مجھے علم دیا ہے۔ اللہ تعالے نے مجھے نیکی کی راہ پر آگاہی دی ہے۔ تم میں گندے باہم لڑانے والے بھی ہیں۔ اور وہ سخت گندے ہیں۔ وہ اس حکم الٰہی سے غافل ہیں۔ جو اللہ تعالے فرماتا ہے۔ وَلَا تَنَازَعُوا۔ اور آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ فَتَفْشَلُوا پس بودے ہو جاؤ گے۔ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ۔ اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی۔ تم نے مجھے دُکھ دیا ہے تمہاری تحریریں میں نے پڑھی ہیں اور اُن سے مجھے سخت رنج پہنچا ہے۔ تم میں سے بعض چھوٹے چھوٹے لڑکے مجھ بڈھے کو سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ود نخود بلا اجازت

ور جوش بھرے کلمات

ہیں۔ ان سے میرا دل بہت رنجیدہ

ہوں نے مجھے بہت دکھ دیا ہے۔

عرص آپس میں لڑائیاں چھوڑ دو۔ کینے چھوڑ دو اگر دوسرا کوئی تمہیں کچھ کہے تو اُس کی باتوں پر صبر کرو۔ ایسا نہ کرو۔ کہ وہ تمہیں ایک ورق لکھے تو تم اُس کے جواب میں چار ورق لکھو۔ صبر کے سوائے کبھی لڑائی ختم نہیں ہوتی۔ میں نہیں جانتا کہ میرا مرید کون ہے۔ میرا مرید وہی ہے۔ جو ان معاہدات پر عمل کرتا ہے جو اس نے میرے ساتھ کئے ہیں۔ میرا مرید وہی ہے جو ان باتوں پر عمل کرے جو حضرت صاحب نے حکم دیئے تھے بعض لوگ صرف تماشا کے طور پر باتیں سُنتے ہیں۔ وہ بدقسمت ہیں۔

مجھے کوئی غیب کا علم نہیں۔ میرا زخم باجرے کے دانہ کے برابر ہے۔ میرے گیارہ دوست ڈاکٹروں نے بڑے بڑے زور سے علاج کیا ہے مگر وہ اب تک اچھا نہیں ہوا۔ میں بچپن سے شرک سے بیزار۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا بدل معتقد اور زبان سے قائل ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان پر رحم کرے جس سے میں نے یہ پاک تعلیم پائی۔ محمد رسول اللہ کا اعتقاد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا متمم جزو ہے اس کو بھی میں نے ابتدا سے پایا ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

کوئی میری باتوں کو پسندیدگی سے لے یا ناپسندیدگی سے۔ مجھے نہ اس کی پرواہ ہے نہ اُن کی میرا کام اس وقت تبلیغ ہے۔ ہاں میرے دل میں ایک جوش ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے درمیان جو تنازعات ہیں وہ دُور ہو جائیں۔ تم ان جھگڑوں کو چھوڑ دو۔ ورنہ یاد رکھو کہ تم دنیا سے نہیں جاؤ گے جب تک کہ دُکھ نہ پالو۔ لڑائی تنازع نہ کرو۔ توبہ کرو۔ جو حاضر ہے وہ سُن لے۔ جو نہیں اُس کو حاضرین سُنا دیں۔ جو تم میں ان باتوں پر عمل کرنے والا ہے۔ اُس کا بھلا ہوگا۔ اور جو نہیں مانتا۔ اُس کو میں اللہ کے حوالہ کرتا ہوں۔

والسلام علیکم

مراسلات

توضیح مزید

اوّل

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تجہیز وتکفین وجنازہ میں حضرت شیخینؓ کی عدم شرکت کے متعلق گذارش ہے کہ یہ اعتراض بھی شیعہ صاحبان سے مخصوص ہے۔ اور اکثر جہلا کیا کرتے ہیں افسوس ہے شیعہ علماء پر کہ وہ اپنے مومنین کو اس واقعہ کی کیفیت سے آگاہ نہیں کرنا چاہتے۔ ورنہ اُن کی کتابوں اور دیگر تواریخ میں نہایت مفصل طور پر جو مذکور ہے وہ کافی ہے ہر دفعہ ہر اعتراض کی تشریح کیلئے ہفتہ وار اخباروں کے کالم کہاں کفایت کرسکتے ہیں۔ مختصر کیفیت یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرہ عائیشہ صدیقہؓ میں فوت ہوئے اور وہیں مطابق سنت انبیاء دفن ہونا تھا۔ حجرہ کی وسعت اسی قدر تھی کہ ایک وقت میں صرف دس آدمی جنازہ پڑھ سکیں۔ جنازہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کسی میدان میں نہیں رکھا گیا تھا۔ کہ ایک ہی وقت میں سب مسلمان جمع ہو کر جنازہ پڑھتے۔ بلکہ اُسی تنگ حجرہ میں جنازہ پڑھا گیا۔ اور تین دن تک مدینہ منورہ ومضافات کے پیر وجوان وخورد سال اہل اسلام نے جنازہ پڑھا اور کوئی شخص بھی باقی نہ رہا جس نے جنازہ نہ پڑھا ہو۔ دیکھو روضۃ الصفا وحیوٰۃ القلوب مجلسی جلد دوم وکافی۔

اگر کوئی شیعہ صاحب اس تصریح بیان کے بعد سب کو تمام جنازہ پڑھنے والوں کی فہرست دکھائے ورنہ یہ تصریح غلط ہوگی۔ اور پھر اس میں حضرات شیخینؓ کا نام نہ نکلے تو ہم ذمہ وار۔ اعتراض کا دوسرا حصہ غالباً یہ ہوتا ہے۔ کہ عین تجہیز وتکفین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت شیخین بغرض حب ریاست سقیفہ بنی ساعدہ میں چلے گئے۔ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اُنکے جانیکا اصل سبب اسوقت کونسا پیدا ہوا۔ کیا اُنکے جانے سے انصار وہاں جمع نہیں ہوئے تھے۔ اور ان میں خلافت کے سوال پر بحث نہیں ہو رہی تھی۔ جو الزام حب ریاست کا شیخین پر عائد کیا گیا ہے اسکے پہلے مستحق ومورد از روئے انصاف انصار ہیں۔ اور شیخین کے فضائل کتب شیعہ میں بالفرض نہ سہی لیکن انصار کے فضائل تو بکثرت ہیں۔ پھر ایسے بزرگوں سے ایسا فعل کیوں

سرزد ہُوا؟ شیعہ اس کا جواب دیں۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ ایسا ہی مجمع اس وقت میں جناب سیدہ کے گھر میں بھی ہو رہا تھا۔ ان کو بھی حب ریاست کا الزام دینا چاہیئے۔ اس کی تشریح جواب احراق خانہ بتول میں کی جائے گی ✦

انصار کے اجتماع اور سوال خلافت کے چھیڑ بیٹھنے کی خرابی پر ہمارے شیعہ صاحبان توجہ ہی نہیں کرتے۔ کافی میں اتفاق سے مجھ کو ایک ایسی حدیث مل گئی جس سے اس خرابی کا اندازہ ناظرین کر سکینگے اس حدیث کا مضمون یہ ہے کہ آیت ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی تاویل اس وقت معلوم ہوئی جبکہ انصار نے کہا منا امیر و منکم امیر۔ اب اس فساد کو روکنا لازم تھا یا نہ؟ اور جنہوں نے بروقت روکا۔ انکا ہمکو مشکور ہونا چاہیئے یا نہ؟ وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک طرف تجہیز و تکفین کا کام تھا دوسری طرف دین کی حمایت اور ملت اسلام کی حفاظت۔ ان دونو میں سے دیکھنا چاہیئے کہ کونسا ضروری و مقدم ہے ہمارے خیال میں اس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روح پرفتوح کو خورسند کرنیوالا کام جسکا مرنا جینا خدا کے واسطے تھا۔ (مَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) دوسرا کام مقدم تھا۔ خود خداوند کریم فرماتا ہے أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ۔ ان سب کوائف پر نظر ڈالنے سے منصف مزاج معترض خود غور کرلے کہ یہ اعتراض کسقدر رکیک اور بیجا ہے ✦

دوم | احراق خانہ بتول رضی اللہ عنہا کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تشریف لے جانا

یہ روایت اور اسقاط حمل حضرت سیدہؓ اور حضرت علیؓ کے گلوئے مبارک میں رسی ڈالکر مسجد تک کھینچے لئے جانا اور زبردستی بیعت کرانا منجملہ ان روایات کے ہیں جو متعصب شیعوں نے بلا لحاظ حرمت و شجاعت خاندان اہلبیت کرام برخلاف حضرات شیخینؓ ایجاد کی ہیں۔ خداوند کریم صحابہؓ کرام کے حق میں فرماتا ہے كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ جس سے ثابت ہے کہ دشمنی کی باتیں اگر صحابہؓ میں مروج تھیں تو زمانہ قبل اسلام میں ہونگی۔ ورنہ بعد اسلام کے خدا نے خود انکے دلوں میں الفت ڈالدی تھی۔ اب ایک راوی یا مورخ کہتا ہے کہ انہیں لوگوں میں فلاں موقعہ پر عداوت کی آگ بھڑکی تھی کہ کسی نے کسی کے گھر کو جلایا۔ دوسرے کو پابہ زنجیر کھینچ کر بیعت لی تھی۔ لیکن جس شخص کا ایمان ہے۔ وہ لامحالہ قرآن کی خبر کو ترجیح دے ۔ روایت کو مہمل خیال کر کے دیوار پر پھینک دے۔ شیعہ معترضین اپنے ایمان بالقرآن کو پہلے ذرا جانچ لیں۔ تو بہتر ہوگا۔ پھر بفرض محال اگر حضرت عمرؓ نے ایسا فرمایا بھی تو اس کا جواب حسب روایات فریقین وہی ہے کہ خلافت کا قیامت خیز مسئلہ چھڑا ہوا تھا۔ انصار اپنی جگہ کوشاں تھے۔ بنی ہاشم حضرت مرتضیٰؓ کو مجبور کر رہے تھے عبداللہ بن زبیر ہاشمی کے علاوہ بابا ابوسفیان بھی بایں ضعف و پیری مصروف کار تھے۔ اس شورش محشر نما کا اندازہ ائمہ کرام کی اس حدیث سے کرلینا چاہیئے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ یعنے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ جب حضرت عمرؓ نے دیکھا ہوگا کہ مجمع سے نکلکر اس فساد کی تحریک جناب مرتضوی کے گھر میں بھی ہو رہی ہے اور نہ صرف بنی ہاشم بلکہ دوسرے لوگ بھی سازش کو مضبوط کر رہے ہیں۔ تو ممکن ہے اُنہوں نے ایسا فرمادیا ہو۔ لیکن یہ فرمانا محض تنبیہ کے لئے تھا۔ نہ کسی عناد کے لئے۔ اگر عناد کے لئے ہوتا تو بعد میں جو برادرانہ تعلقات مابین جناب مرتضوی کے اور حضرت عمرؓ کے ہوئے۔ وہ ممکن نہ تھے۔ منجملہ انکے یہ ہے کہ جناب علیؓ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر سے کردیا تھا جس کا ذکر کتاب فروع کافی کتاب الطلاق باب المتوفی عنہا زوجہا صا۳۱ مطبوعہ لکھنؤ میں بدیں الفاظ ہے اِنَّ عَلِيًّا تُوُفِّيَ عُمَرُؓ أَتَى أُمَّ كُلْثُوم فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ اور یہ تعلق مصاہرت بحکم آیہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ کے صریح مخالف ہے جو شان مرتضوی سے بالکل بعید ہے کہ اس کے مرتکب ہوئے ہوں۔ لفظ وَلِيٌّ کے معنے کتب لغت میں رفیق و دوست کے علاوہ مصاہرت یعنی خسر و داماد بنانے کے بھی ہیں اور عَدُوٌّ کی ضد ہی میں ولی آیا ہے فتدبروا الخ ✦

پس اگر شیخین برحق خلیفے نہ ہوتے تو بحیثیت جائز خلیفہ الرسول ہونے کے جناب علی کا فرض تھا کہ وہ بھی حفاظت دین کی خاطر برخلاف شیخینؓ کے ایسی ہی سختی فرماتے۔ لیکن انہوں نے حفاظت ۔۔۔ تلوار سے اپنے دشمنوں کو سیدھا کیا۔ اور ۔۔۔ ردد و تامل نہیں فرمایا پھر حضرت عمر نے تو بطور فہمایش صرف زبان سے خانہ بتول کو جلانے کی دھمکی دی ہوگی۔ اور وہ مورد عتاب شیعہ ہو گئے۔ لیکن ان شیعہ قدیم پر کبھی غور نہیں کیا۔ جنہوں نے کربلا میں اہل بیت کے خیموں کو جلا کر راکھ کردیا ✦

سوم | غزوات میں جناب شیخین کا بھاگنا۔ اس بارہ میں ہم کو علامہ شبلی کی تحقیق کا شکریہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ جنہوں نے الفاروق میں ہرایک غزوہ کے متعلق جناب عمرؓ کی موجودگی و شجاعت کو خاص طور پر دکھلانے کا التزام مدنظر رکھا ہے۔ اس کثرت کے ساتھ کوئی شیعہ کسی منافق کے بارہ میں بھی شمول غزوات نبویؐ وغنایم میں بہرہ اندوز ہونے کو ثابت نہیں کرسکتا ✦

شیعہ کی بے انصافی اور نادان دوست اہلبیت نبویؐ ہونے کا اسی سے اندازہ کرلینا چاہیئے۔ کہ غزوات نبویؐ میں تو سب فتوحات کا سہرا جناب مرتضوی کے سر مبارک پر باندھتے ہیں۔ اور جناب شیخین کو سب سے زیادہ بزدل اور بھگوڑے بتاتے ہیں۔ لیکن بعد وفات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسی شاہ مردانؓ کو انہی بھگوڑوں اور بزدلوں کا دست بستہ غلام اور دنیا جہان کا ڈرپوک بتادیتے ہیں۔ اگر غزوات نبویؐ میں سب فتوحات جناب مرتضوی کے دم قدم سے حاصل ہوئیں۔ جس سے اہل سنت چشم پوشی کرتے ہیں۔ تو اس چشم پوشی کا سب سے پہلے الزام خود خداوند کریم پر عاید ہوتا ہے۔ جس نے اس امر واقعہ کے بیان کرنے سے اغماض کیا۔ کیا اچھا ہوتا اگر قرآن میں کسی جگہ لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار کی آیت نازل کردیتا۔ ہم اس موقعہ پر حیران ہیں کہ قرآن کو مقدم رکھیں۔ یا مخالف روایات ضعیفہ کو۔ قرآن میں جہاں تک غور کیا جاتا ہے۔ بدر حنین وغیرہ جیسے نازک اوقات جنگ میں جو فتوحات حاصل ہوئیں۔ زیادہ تر ان کا باعث الٰہی آسمانی تائید اور نزول ہزارہا ملائکہ جتلاتا ہے۔ ذکر بدر

مخلص جناب علی،

پھر وہی خدا جو بدر وغیرہ کے موقعوں پر بمقابلہ مشرکین وکفار کمزور مومنین کی کمریں بندھاتا۔ اور جنگ پر آمادہ کرتا ہے۔ خلافت کے موقعہ پر بقول شیعہ سب سے زیادہ دشمنان خدا اور رسول کے مقابلہ میں خلیفہ برحق کی نصرت وتائید سے کیوں ہاتھ اُٹھا لیتا ہے؛ بلکہ اس خلیفہ برحق کے مخالفوں کی تائید کرتا اور ان کی کامیابی کے اسباب تازہ بتازہ مہیا کرتا جاتا ہے جس سے لامحالہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ خلیفہ برحق اس وقت نہ تھا۔ بلکہ کوئی دوسرا اور تھا۔ یا اس کی خلافت اس سنت قدیم سے دوسرے درجہ پر تھی۔ جس کی نسبت اس کا قسمی وعدہ ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا +

والسّلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکپائے امیرالمومنین خادم حسین خادم۔ بھیروی

مسیح موعود

القول الطیّب

پُرانی نوٹ بُک سے کچھ

جب سے مجھے اللہ تعالےٰ نے یہ توفیق دی کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی خدمت میں حاضر ہوں (اور میری پہلی حاضری ۱۸۹۰-۹۱ء کے موسم سرما میں تھی اور اُسی میں عاجز داخل بعیت ہُوا تھا) تب سے میری عادت رہی ہے کہ حضرت کے اقوال کو یاد رکھتا اور دوسرے احباب کو جاکر سُناتا اور اکثر اپنی نوٹ بُک میں لکھ لیتا۔ اِن پُرانی نوٹ بُکوں میں سے کچھ ہدیہ ناظرین ہر اخبار میں آیندہ کیا جائے گا۔ انشاء اللہ +

نوٹ بُک میں عموماً مختصر نوٹ ہوتے ہیں جن سے اصل بات پر آجائے۔ لیکن بعض جگہ پورے الفاظ بھی محفوظ ہوتے ہیں (صادق)

۱۸۹۹ء کا ذکر ہے۔ عاجز ان دنوں لاہور میں ملازم تھا۔ کسی رخصت کی تقریب پر حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی خدمت میں حاضر ہوا +

فرمایا۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ قد افلح مَنْ زَکّٰھَا۔ اُس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیہ نفس کے واسطے صحبتِ صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔ جھوٹ وغیرہ اخلاق رذیلہ دُور کرنے چاہئیں۔ اور جو راہ پر چل رہا ہے۔ اُس سے راستہ پوچھنا چاہیئے۔ اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ غلطیاں نکالنے کے بغیر اِملا درست نہیں ہوتا۔ ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہوتے۔ آدمی ایسا جانور ہے کہ اُس کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے تو سیدھی راہ پر چلتا ہے۔ ورنہ بہک جاتا ہے +

کلام امیر

۳۔ اگست ۱۹۱۱ء

ایک غیر احمدی کا خط پیش ہُوا۔ کہ "مجھے آپ کے میموریل جمعہ کے ساتھ اتفاق ہے۔ میں اپنے خیال کے مطابق کسی مسیح کی آمد کا منتظر نہیں ہوں۔ اور نہ کسی کی ضرورت ہے۔ اور نہ خلیفۃ المسیح کی ضرورت ہے۔ البتہ نیکوکار خدا پرست رہبروں کی ہر زمانے میں ضرورت ہے اور مرزا صاحب مرحوم اور جناب کی مثال جتنے بزرگ دنیا میں پیدا ہوں کم ہیں +

فرمایا۔ یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایسے فقرات بولنے والے لوگ کیا مطلب اپنے الفاظ کا رکھتے ہیں۔ مرزا صاحب کا دعوےٰ تھا کہ میں مسیح ہوں۔ مہدی ہوں۔ خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے وہ برابر اپنے الہام سُناتے رہے۔ اب یا تو ایسا شخص اپنے دعوے میں سچا ہے اور اس قابل ہے کہ اُسے مسیح مان لیا جائے اور یا وہ خدا پر افتراء کرتا ہے اور قرآن شریف میں لکھا ہے کہ مفتری سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔ راہیں تو دو ہی ہیں۔ معلوم نہیں یہ تیسری راہ کہاں سے لوگوں نے فرض کر لی ہے +

۶۔ اگست ۱۹۱۱ء

روپے کی حرص کو چھوڑو

فرمایا۔ انسان میں روپیہ کی خواہش کم نہیں ہوتی۔ ہر وقت روپیہ چاہتا ہے۔ میں نے ایک رئیس کو دیکھا کہ اسے کیمیا گری کا شوق تھا۔ چاہتا تھا کہ سونا چاندی بنالے۔ جب میں نے اُسے بہت سمجھایا کہ یہ لغویات ہے اور بدلائل اسے قائل کرکے اس نامعقول حرکت سے باز رکھنے کی کوشش کی اور اُسے کوئی جواب نہ آیا تو کہنے لگا۔ اچھا مولوی صاحب میں اس خیال پر پچانوے ہزار روپیہ خرچ کر چکا ہوں۔ اب تو میں بہت تجربہ کار ہو گیا ہوں اور نسخوں کی حقیقت سمجھنے لگا ہوں۔ آپ مجھے پانچہزار روپیہ اور خرچ کر لینے دیں۔ لاکھ تو پورا ہو جائے۔ پھر دیکھا جائے گا۔ جن لوگوں کے دلوں میں روپے کی حرص ہے۔ وہ حرص کبھی کم نہیں ہوتی +

درخواست جنازہ

(۱) چوہدری اللہ دتا صاحب ساکن دانا زید کا ... مخلص الدین ... احمدی فوت ہوگئے ہیں

(۲) سید روشن علی صاحب موقع بمبئی ... جی میں فوت ہوگئے ہیں

× × × × × ×

اعلان

انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے ماتحت مولوی ابو محمد عبداللہ صاحب ساکن کھیوا تحصیل پسرور کو ضلع سیالکوٹ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے فراہمی چندہ کی اجازت دیجاتی ہے احباب ہر طرح سے ان کی مدد کریں۔ انکے پاس انجمن احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے رسیدبکیں ہونگی۔ ایک رسید انکے پاس رہے گی اور ایک رقم دینے والے کو کاٹ کر دینگے۔ (محمد علی سکرٹری)

ضرورت ملازم

ہمارے ایک معزز احمدی دوست کو جو پنجاب میں فوجی رسالدار ہیں۔ ایک دیانتدار ملازم کی ضرورت ہے جسکے سپرد گھوڑے کی خدمت کے علاوہ گھر کے معمولی کاروبار ہونگے۔ تنخواہ مبلغ دس (۱۰) روپیہ ماہوار خشک یا اس کے قریب مفصّل حالات مجھ سے معلوم ہوسکتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

ضرورت اُستاد

جماعت احمدیہ میرٹھ کو ایک اُستاد کی ضرورت ہے جو چھوٹے بچوں کو قرآن شریف پڑھائے اور بڑوں کو ترجمہ قرآن شریف پڑھائے۔ خط وکتابت کے واسطے پتہ۔ منشی حامد حسین خانصاحب احمدی دروازہ خیر نگر۔ میرٹھ +

مُسلمان محنتی نہیں

فرمایا۔ آج کل کے مسلمان تو یہ چاہتے ہیں۔ کہ کام کاج کچھ نہ کریں۔ محنت مشقت کوئی نہ اُٹھائیں۔ اور پھر کھانا پینا بھی اچھا ہو۔ اور کپڑا بھی عمدہ پہننے کو ملجائے۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ بغیر دقت اور تکلیف کے دُنیا میں کچھ میسّر نہیں آتا۔ بالمقابل ہندو قوم محنت کرتی ہے۔ ہر ایک مشکل میں سے جس طرح بن پڑتا ہے گذر جاتی ہے۔ اس واسطے مُسلمانوں کے بالمقابل کامیاب ہوتی ہے۔ مُسلمانوں کو چاہیئے کہ سُستی کو چھوڑدیں ہر بات کو مشکل اور تکلیف دہ کہہ کر گھر میں نہ بیٹھ رہیں۔ بلکہ کام کریں۔ مومن بہادر ہوتا ہے وہ کسی کی بات سے خایف نہیں ہوتا +

مباحثہ تحریری ہونا چاہیئے

میرٹھ میں کسی مولوی صاحب نے احمدی برادران سے مباحثہ کرنا چاہا تھا۔ برادران میرٹھ نے یہاں خط لکھا۔ اور یہاں سے شرائط مباحثہ لکھ کر روانہ کی گئیں جنمیں سے ایک یہ شرط تھی۔ کہ مباحثہ تحریری ہوگا۔ اس شرط کو مولوی صاحب غیر احمدی نے منظور نہ کیا۔ اور جواب میں لکھا کہ تم ۔ی لوگ خایف ہو۔ اس واسطے ایسی شرائط لگاتے ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ یہ عجیب بات ہے کہ وہ ہمیں خایف بتلاتا ہے۔ کیا وہ شخص خایف ہے جو اپنے ہاتھ کی تحریر دشمن کے قبضہ میں دینا چاہتا ہے۔ یا وہ شخص خایف ہے جو اپنی تحریر فریق مخالف کو دینا پسند نہیں کرتا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ ہماری تحریر لے لو۔ اور اپنی بھی تحریر دو +

فرمایا۔ زبانی بحث میں آوازیں ہوا میں اُڑ جاتی ہیں۔ ہر فریق پیچھے سے کہہ سکتا ہے کہ میں نے یہ بات کہی تھی یا نہیں کہی تھی۔ ہوا کے پرندوں کو کون پکڑے جو اس امر کا ثبوت ہوسکتے ہیں کہ آیا فی الواقعہ اُس نے کیا کہا تھا۔ تحریر میں جو بات آ جاتی ہے وہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ اس واسطے ہم ہمیشہ تحریری مباحثات کو پسند کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں تحریر کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے علاوہ جو حاضر ہوں۔ دوسرے لوگ بھی بعد میں اِن تحریروں کو پڑھ کر فائدہ اُٹھا[ویں]۔ [خدا تعالیٰ نے] اپنی تعلیم کو کتاب کے ر[نگ میں نازل] فرمایا ہے۔ ذٰلک الکتاب +

شرائط مباحثہ

اس ضمن میں ر[یہ بات] ذکر کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جہاں کہیں احمدی احباب کو کسی مخالف فریق سے مباحثہ کی ضرورت پیش آوے۔ وہاں مفصلہ ذیل باتوں کو ضرور مدّنظر رکھنا چاہیئے

(ایڈیٹر)

(۱) شرائط مباحثہ وہاں کی جماعت کو خود بخود طے نہیں کرلینی چاہئیں۔ کیونکہ ہماری جماعت کے لوگ عموماً سیدھے سادھے ہیں۔ اور مولویوں کی کارروائیوں سے واقف نہیں ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ شرائط مباحثہ جو ان کے نزدیک ضروری ہوں بمعہ وہاں کے مفصّل حالات کے لکھ کر یہاں حضرت خلیفۃ المسیح کے پاس بھیجدیں۔ اور یہاں سے پھر شرائط مباحثہ جو لکھ کر بھیجی جائیں ان کے مطابق فریق مخالف سے فیصلہ کرلیں +

(۲) تاریخ مباحثہ خود بخود کبھی مقرّر نہ کریں۔ کیونکہ بعض دفعہ یہاں سے کوئی صاحب جو اُس مباحثہ میں پیش کرنے کے لائق ہوں۔ عین اُن تاریخوں پر روانہ نہیں ہوسکتے۔ اِس واسطے پہلے یہاں سے دریافت کرلینا چاہیئے۔ کہ کونسی تاریخیں مباحثہ کے واسطے موزون ہونگی +

(۳) مباحثہ ہمیشہ تحریری منظور کرنا چاہیئے اس سے مخالفین کو بیہودہ باتیں بنانے اور گالیاں دینے اور بکواس کرنے کا موقعہ نہیں رہتا۔ نیز وہ بعد میں اپنے کہے ہوئے سے انکاری نہیں ہو سکتے۔ اگر تحریر نہ ہو تو آج کل کے مولویوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ابھی ایک بات کہتے ہیں۔ پھر ایک منٹ کے بعد مُنکر ہو جاتے ہیں +

(۴) بعض دفعہ مخالفین یہ شرطیں پیش کرتے ہیں کہ کسی کو حَکَم اور فیصلہ کنندہ مباحثہ میں مقرّر کیا جائے۔ یہ بالکل بیہودہ بات ہے۔ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان مباحثہ کے وقت کسی ثالث یا فیصلہ کنندہ یا حَکَم مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔ موقعہ پر سُننے والے لوگ خود اپنے واسطے فیصلہ کرسکتے ہیں کہ کس کے دلائل زبردست [ہیں۔ ...] اس کو قبول نہ کرینگے غیر مذہب والے ادمی ۔ ۔لامی عقاید کے فیصلہ کے واسطے مقرر کرنا کسی غیرت مند مُسلمان کا کام نہیں ہوسکتا۔ اگر اِس طرح مذاہب کا فیصلہ ہوسکتا تو آج تک جسقدر مذاہب ہیں۔ اُن میں کوئی اختلاف نہ ہوسکتا۔ غرض کسی خاص شخص کو کبھی حَکَم یا فیصلہ کنندہ نہیں بنانا چاہیئے +

(۵) جس شہر میں مباحثہ ہو اُس شہر کے چند معزز رؤس کو حفظ امن کا ذمہ وار بنالینا چاہیئے۔ اور نیز گورنمنٹ سے اجازت حاصل کرلینی چاہیئے اور چونکہ فریق غیر احمدیہ کی تعداد ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے۔ اِس واسطے یہ دونوں کام اُن کے سُپرد کرنے چاہئیں۔ اور جب تک وہ گورنمنٹ کی اجازت حاصل نہ کرلیں۔ اور کسی رئیس کو حفظِ امن کا ذمہ وار نہ بنالیں۔ اور اِن ہر دو امور کے واسطے تحریری کاغذ نہ لاویں تب تک مباحثہ منظور نہیں کرنا چاہیئے اور نہ دوسری شرائط طے کرنی چاہئیں +

۲۶۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

نو قسم کے مفسد

فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ ایک جماعت بنانے کا ارادہ کرتا ہے۔ اور کوئی مصلح دنیا میں بھیجتا ہے تو انہیں لوگوں میں سے جنکی وہ اصلاح کرنا چاہتا ہے ایک مفسد گروہ پیدا ہو جاتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم جیسے شاندار نبی کے زمانہ میں بھی ایسے مفسد کھڑے ہوئے۔ اور وہ نو طرز کے آدمی تھے اور مفسد عموماً نو قسم کے ہی ہوتے ہیں۔ سورہ شعراء میں ان کی تفصیل ہے۔ یہ لوگ آپ کے کاموں میں بڑے ہارج اور مفسد ہوئے۔ وہ کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ بلکہ بڑے درجہ کے لوگ تھے۔ اس واسطے آنحضرت صلعم کو اُن کی شرارتوں کے سبب اور ان کے ہدایت کی طرف رجوع نہ کرنے کے سبب بہت غم اور حزن تھا۔ کہ یہ لوگ ہمارے کام میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے

... قاضی ومفتی کے سامنے ... نے شراب پی ہے۔ تو وہ گواہ طلب کرینگے۔ ملزم سے جواب طلب کرینگے۔ ممکن ہے وہ اِنکار کرے یا بیماری کا عذر کرے کہ ڈاکٹر نے پلادی۔ یا کسے کسی نے جبرًا پلادی۔ سب باتوں کو سُنکر قاضی فیصلہ دیگا۔ اور اُسے بری کرے گا یا سزا دیگا۔ لیکن یہ اُس کا کام نہیں۔ کہ وہ نصیحت شروع کرے۔ برخلاف اس کے ناصح کا یہ کام نہیں کہ وہ تحقیقات کرے کہ آیا جو شخص اُس کے سامنے ہے اُس نے فی الحقیقت کوئی بُرا کام کیا ہے یا نہیں۔ بلکہ اُس کا کام نصیحت ہے وہ نیکی کی خوبیاں ظاہر کرتا ہے اور بُرائی کی بدیاں بتلا دیتا ہے +

فرمایا۔ مجھے قاضی ومفتی بننے کا شوق نہیں میں جو کچھ کہتا ہوں۔ یہ ناصحانہ باتیں ہیں بعض لوگوں کو غلطی لگتی ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے میرے معاملہ میں کوئی تحقیقات نہیں کی اور نصیحت کرتے ہیں۔ لیکن نصیحت کے لئے تحقیقات کی ضرورت نہیں۔ +

خدا کے ملنے کی راہ

فرمایا۔ میں بہت بزرگوں سے جو بزرگ اور عالم اور صوفی مشہور ہیں۔ ہمیشہ دریافت کرتا رہا ہوں کہ خدا کے ملنے کی کونسی راہ ہے +

ایک صاحب نے فرمایا کہ عشق مجازی سے عشق حقیقی حاصل ہوتا ہے۔ پہلے کسی خوبصورت عورت کے عاشق بنو۔ پھر اس عشق سے خدا کا عشق پیدا ہوگا۔ کس قدر لوگ اس طریق سے زناء اور بدنظری میں گرفتار ہوئے ہیں۔ اور اسی طرح چرس گانجا۔ افیون۔ بھنگ کی عادتیں ایسی بدصحبتوں میں پڑکر لوگوں کے شاملِ حال ہوگئی ہیں +

بعض لوگ اس گند میں اور بھی آگے بڑھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ خوبصورت لڑکوں کا عشق کماؤ +

ایک اور سے ہم نے پوچھا تو وہ فرمانے لگے کہ راگ سے بڑھ کر کوئی شے خدا سے ملانیوالی نہیں میں نے کہا۔ اچھا ہمیں بھی وہ راگ سنوائیے جس سے

...رمایا کہ پانچ سال ... ہیں اما + ... نے کہا کہ حزب البحر کے وظیفہ سے ... بشرطیکہ چلتے ہوئے دریا میں شیخ سے سُنا چاہئے۔ اور خود بھی پڑہیں۔ مینے یہ بھی تجربہ کیا دریا میں حزب البحر کو سُنا۔ خدا تعالےٰ نے مجھے جس طرح اُس دریا میں غرق ہونے سے بچایا اُسی طرح غلط پیرو پر چلنے سے بھی بچایا۔ اور اپنے ملنے کی حقیقی راہ دکھائی +

ایک صاحب نے فرمایا قصیدہ غوثیہ کے پڑہنے سے خدا ملتا ہے ایک اور کہنے لگے کہ درود مستغاث پڑھو +

زمانہ طالب علمی میں ایک صاحب مجھے ملے تو انہوں نے فرمایا۔ گناہوں سے بچنے کا علاج موت کا یاد رکھنا ہے۔ یہ بات البتہ معقول ہے حدیث میں بھی آیا ہے کہ موت لذتوں کو دُور کرتی ہے اور انسان کو خدا کی طرف متوجہ کرتا ہے +

بعض لوگ اپنے مریدوں سے غیر شرع کام کراتے ہیں۔ ایک پیر کے پاس ایک مولوی مرید ہونے کو گیا۔ انہوں نے اُسے کہا کہ مولوی تیرے سر میں علم کا کیڑا ہے۔ وہ اِس طرح نکل سکتا ہے کہ جس مسجد میں تم نماز پڑھاتے تھے اُس کے محراب میں کُتیا پالو۔ وہیں بچے دے +

غرض بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے خلقت کو جناب الٰہی کی راہ سے روک دیا ہے +

میں نے بہت دنیا دیکھی ہے اور بہت کتابیں پڑھی ہیں۔ مگر کوئی کتاب میں نے دنیا میں ایسی نہ دیکھی نہ پڑھی نہ سُنی ہے۔ جو قرآن شریف کے برابر ہدایت نامہ ہو +

فرمایا۔ پولیس کا محکمہ ایسا ہے جسکی بدظنی ایک حد تک سودمند ہوسکتی ہے +

فرمایا۔ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک مذہبی ایک دنیا دار۔ یرید ان یخرجاکم من ارضکم بسحرھما ویذھبا بطریقتکم المثلیٰ کہ کر دونوں کو بھڑکایا ہے +

فرمایا۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کسی کو اپنی مسجدوں میں نماز پڑھنے۔ روٹی۔ پانی سے منع نہ کرو۔ بہت ظالم ہے جو خدا کی مسجد میں اللہ کا ذکر کرنے سے روکے اور پھر یہ فعل لغو ہے کیونکہ جعلت لی الارض مسجدًا کا حکم ہے تو پھر تمام زمین سے کوئی کسی کو نکال بھی نہیں سکتا۔ مسجد شد ہمہ روئے زمین +

فرمایا۔ اما ان تلقی۔ یہ ایک ادب تھا۔ جو ساحرانِ موسےٰ کے کام میں آیا۔ اور اس برکت میں ان کو ہدایت نصیب ہوئی +

فرمایا۔ فاوجس فی نفسہٖ خیفۃً موسےٰ سے یہ نہ سمجھو کہ حضرت موسےٰ ساحروں سے ڈر گئے کیونکہ پیغمبران الٰہی کی شان میں آیا ہے۔ لا یخشون احدًا الا اللہ۔ پس ان کو خوف تھا۔ کہ لوگ مرتد نہ ہوجاویں +

فرمایا۔ سرپ فرعون اس دوائی کو کہتے ہیں جس کو آگ پر رکھنے سے سانپ بنجاتا ہے مفسرین نے لکھا ہے کہ رسیوں میں پارہ تھا۔ آگ پر رکھنے سے ہلنے لگے۔ دونوں کا علاج عصا ہے۔ جو حضرت موسےٰ کے ہاتھ میں تھا +

فرمایا۔ اس زمانے کے علماء فالقی السحرۃ سجدًا سے سبق لیں کہ جب حق ظاہر ہوجائے تو مان لیں۔ مگر مینے تو ناقص العلم طالبعلموں کو بھی دیکھا ہے کہ وہ اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں اور نہیں مانتے +

جب میں رامپور تحصیل علم کے لئے گیا تو میرے دِل پر ہندوستانیوں کے علم کا بہت رعب تھا۔ ایک دفعہ شرح جامی کے ایک فقرہ پر بحث ہورہی تھی۔ میری سمجھ میں ایک جواب آیا۔ تو مین نے پہلے سوال کی تقریر کی پھر اس کا جواب دیا۔ اس پر سب لوگ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ مجھے اس بات کی تلاش تھی کہ کسی سبب سے بڑے عالم کا پتہ لگ جائے۔ اسواسطے مینے کہا جو آپ کا بڑا عالم ہے اسکے پاس محاکمہ کرالو۔ چنانچہ وہ ایک عالم کے پاس گئے وہاں جاکر میں نے تمام معاملہ عرض کیا۔ تو انہوں نے میری تصدیق کی اور کہا کہ مولوی صاحب آپ کا جواب بالکل صحیح ہے۔ بس اس دن صرف مجھے مولوی کہلانے کی خوشی ہوئی۔ کہ پچھلا پڑھا ہوا صحیح ہوگیا +

فرمایا۔ مسلمانوں کے علماء کا مذاق ایسا خراب ہو رہا ہے کہ وہ کسی کی بات کو ماننا اپنی کسرِشان سمجھتے ہیں۔ انکی کتابیں دیکھ جاؤ۔ ان قلت فاقول اعترض علیہ۔ رد علیہ۔ فیہ سے پُر ہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا

ہوں۔کہ جب حق بات ہو۔ تو اُسے فوراً مان لو۔اور اس پر مباحثہ مت کرو +

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تم کو پاک کرے۔تم گالیاں زبان پر نہ لاؤ۔ نہ غضب میں آؤ۔ نہ حرص کرو۔ ناعاقبت اندیشی سے ڈرو۔میں دُعا کرتا ہوں۔تمہیں ایمان نصیب ہو۔عمل صالح کرو۔جنّت عدن میں داخل اور خدا کے حضور مومن بن کے جاؤ +

۱۱-اگست ۱۹۱۱ء

فرمایا۔جب ظلم حد سے بڑھ جاتا ہے۔تو خدا تعالےٰ پکڑ لیتا ہے۔اس میں کسی فرعون کی خصوصیّت نہیں۔ بلکہ اگر مرزائی بھی ایسا ہوگا تو وہ بھی پکڑا جائے گا +

ابن ابی لیلیٰ کے پاس ایک مجرم پکڑا آیا۔آپ نے اُسے سزا دی۔مگر نرم۔اس نے عرض کیا کہ پہلی دفعہ کا جرم ہے تخفیف فرمایئے۔آپ نے دُگنی سزا دی اور فرمایا کہ تم نے جھوٹ بول کر عدالت کی توہین کی +

ایک شخص نے پوچھا کہ حضرت وہ تو رحم کے قابل تھا۔آپ نے سزا بڑھا دی۔ فرمایا خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے ویعفو عن کثیر۔جس سے معلوم ہُوا کہ وہ پہلی دفعہ نہیں پکڑتا۔پس اس کی گرفتاری اس کو ثابت کرتی ہے کہ یہ جُرم کئی دفعہ اس سے ہو چکا ہے۔آخر دوستوں نے اس مجرم سے منوا لیا کہ واقعہ میں یہ جُرم کئی دفعہ کر چکا ہوں۔اور اللہ تعالےٰ ستاری فرماتا رہا +

فرمایا۔علم توجّہ کا یہ مسئلہ ہے جب انسان کسی امر پر پورا بھروسہ کر لیتا ہے تو پھر خطرہ نہیں رہتا

فرمایا۔جب کسی حاکم سے تکلیف پہنچے تو بجائے اس کے کہ اس حاکم کا مقابلہ ہو۔اپنے اعمال کی اصلاح کرلو۔کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کذالك نولی بعض الظالمین بعضاً۔پس جب تک تم خود ظالم نہیں تم پر ظالم حکمرانی نہیں کرے گا +

فرمایا۔امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں لکھا ہے ہے۔آپ نے بارش میں ایک لڑکے کو دوڑتے دیکھا فرمایا علےٰ رسلك یا صبّی مزلة وذلقة لڑکے نے کہا میں گروں گا تو میرا ہی پاؤں ٹوٹے گا آپ سنبھل کر چلیئے کہ آپ کے پھسلنے سے جہان پھسلیگا امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں۔اس سے بڑھ کر کوئی نصیحت

مجھے مؤثر نہیں
میں بھی قرآن مجید بر...
کے ساتھ سُناتا ہوں۔بہت
اپنے ذوق کے ہیں۔انکو علےٰ العموم ظاہر ہے۔
بھی دُعا چاہیئے۔کیونکہ اگر میں غلطی کروں تو اس کا اثر بہت وسیع ہے +

فرمایا۔لوگ کہتے ہیں فلاں زبان محدود ہے محدود کیا ہوتی ہے عقلا و فصحاء قوم خود ہی زبان کو وسعت دے لیتے ہیں۔طغیان کہتے ہیں مذہبی حد سے باہر نکل جانے کو۔انبیاء بھی جب آتے ہیں تو حدود اللہ مقرّر کرتے ہیں۔جو قوم اُن سے گذرے اُسے طاغیہ کہتے ہیں +

فرمایا۔عجلت الیك رب لترضی سے استنباط ہوا۔کہ نماز میں اوّل وقت جانا چاہیئے +

فرمایا۔الناس علےٰ دین ملوکھم حاکم قوم کا اثر محکوم پر ضرور ہوتا ہے۔مثال کے طور پر بال ہی لو۔سکھوں کے عہد میں لوگ بڑے بڑے بال رکھتے تھے۔مگر اب قینچی سے ایسے کتراتے ہیں کہ گویا ہیں ہی نہیں۔پھر بھی بعض برداشت نہیں کرسکتے +

اسی طرح فرعون اور اس کی قوم گائے پرست تھے اسی لئے اس کا تاج گؤ مکھی تھا۔بنی اسرائیل پر بھی اس کا اثر ہوا۔اور اس عظمت کو نکالنے کے لئے حضرت موسےٰؑ کی معرفت حکم آلہی ہوا۔کہ وہ دُشمنی گائے ذبح کردو۔اِنَّ اللّٰہ یامرکم اَنْ تذبحوا بقرۃ اور اللہ حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کردو +

لوگ رسوم کے بہت تابع ہیں۔جتنی دولتمند قوم ہے ان کے نزدیک گیؤ ہنیا حرام ہے ہزاروں لاکھوں بکرے ذبح ہوتے ہیں۔اور شور نہیں مچاتے۔برخلاف اسکے گائے پر شور پڑتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ گائے ذبح کرنے کا رواج عام نہیں کیا گیا +

فرمایا۔چار باتیں ہوں تو اللہ معاف کر دیتا ہے

(۱) آدمی اپنی اصلاح کرلے +
(۲) ایمان لائے +
(۳) عمل صالح کرے +
(۴) جو بُری بات چھوڑ دی ہے۔اسکے بالمقابل اچھی بات اختیار کرے +

...ن سے بچو۔...ن کی قدر
...ہمارا ایکڑ دو +

فہرست مبائعین

پہلے اخبار بدر میں نئے بیعت کنندوں کے نام چھپا کرتے تھے۔مگر افسوس ہے کہ بسبب عدم گنجایش ایک عرصہ سے یہ سلسلہ بند ہے۔اب پھر اس سلسلہ کو شروع کیا جاتا ہے اور بیعت کنندوں کے نام ہر ہفتہ انشاء اللہ لکھے جایا کرینگے۔پہلے اُن کے نام لکھے جاتے ہیں جنکے اس عرصہ میں لکھے جانے سے رہ گئے ہیں +

۵۴۷۳

مسمات محبوب بی بی صاحبہ ہمشیرہ میر نثار علی حیدرآباد دکن
حافظ محمد عبدالمجید۔ڈائرکٹر کارخانہ میراں منشی کریم بخش اینڈ سنز تاجران کوہ منصوری
میاں محمد دین صاحب۔معرفت خداداد رسائیدار ۳۱ کورز کراچی
ملاں احمد جی صاحب عطار۔ بازار چڑوا کوباں شہر پشاور
چوہدری دیوان خانصاحب۔موضع دیولی تحصیل ظفروال
میاں نور الٰہی صاحب موضع سیدا۔ڈاکخانہ بزرگوال ضلع [illegible]
منشی محبوب الدین صاحب ملازم ڈسٹرکٹ کمشنر آئی سی برٹش ایسٹ افریقہ
مسمات ربیعہ صاحب بنوں معرفت عبدالستار صاحب مہاجر
میاں محمد حسن صاحب ملازم بارکماسٹری سرائے ملاں بابا دروازہ چرسیاں کوہاٹ
منشی محمد سیف الدین صاحب صدر قانون گو۔لورالائی بلوچستان
میاں نورالدین صاحب ہربالی ضلع بلہاری معرفت عبدالقادر
میاں جان خاں۔مسکوٹ۔توپخانہ ۔ ۔ ۔ میرٹھ
شمشیر علی " " " "
بابو عبدالحق " " " "
بابو احمد جی صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر۔ کوہاٹ
چوہدری شیر محمد صاحب ۔ کھکھا نوالی ضلع سیالکوٹ
مسمات رسول بی بی صاحبہ اہلیہ رحیم بخش۔ڈرائیور رام تانارہ
مسمات سید بی بی صاحبہ اہلیہ منشی فیض احمد صاحب موضع طالب پور۔ضلع گورداسپور

جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک تک ۲۸

دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں۔ جن سے تمام دنیا ابتک حیران اور ششدر چلی آتی ہے۔ اور جن کے مطالعہ سے عجیب نورانی اثر دل پر پڑتا ہے اور دین و دنیا کی فلاح حاصل ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے ہے کہ یہ سلسلہ اہل اسلام کے لئے نہایت مفید ہے حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت عہ ر محصول معاف + المشتہر غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ

پیغام شفا۔ یا۔ دواء زہ

یہ دوا امراض معدہ و اطفال و دیگر متعدد امراض کے دفعیہ کے لئے سفر و حضر میں نعمت الٰہی ہے فی شیشی ۸ آنہ۔ حکیم مخدوم محمد اعظم۔ بھیرہ۔ پنجاب +

بیعت نامہ
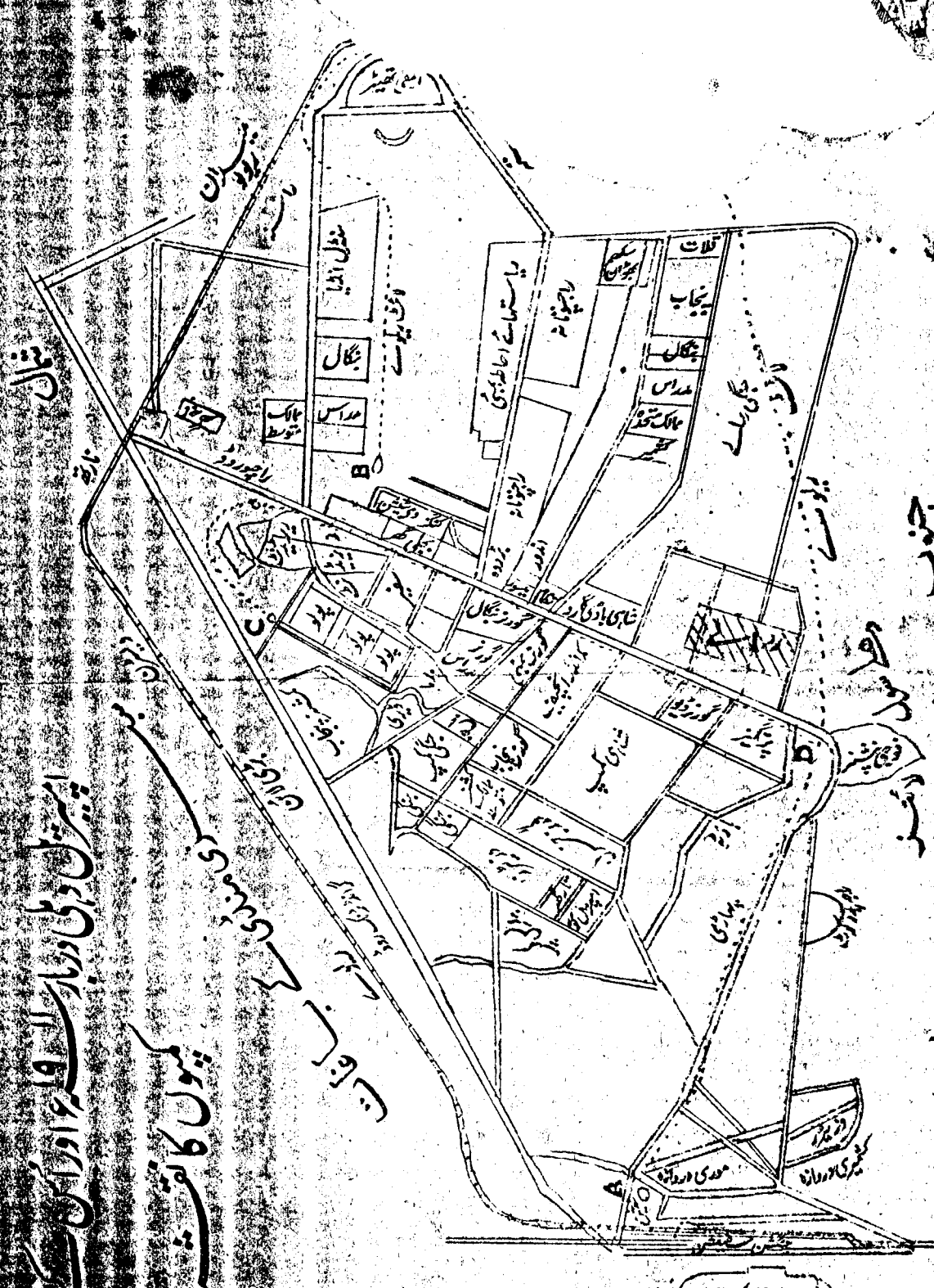
منکہ حبیب اللہ ولد پیر بخش لیٹ انجن ڈرائیور اودھ روہیل کھنڈ ریلوے ساکن موضع نوار گڈھ ضلع سلطانپور کا ہوں بدل اقرار کرتا ہوں کہ میرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود تھے اور آپ کی آواز اللہ کی آواز تھی۔ اور پختہ یقین رکھتا ہوں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور اب اس وقت سے اُسوقت تک کہ قبر میں داخل ہوجاؤں شرک سے مجتنب رہونگا اور پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہونگا۔ لہذا بحضور حضرت خدا بین نور الدین خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ مجھ کمترین حبیب اللہ کی بیعت قبول فرماکر نام میرا بیچ اخبار بدر فرمایا جاوے تاکہ ہر خاص و عام کو ظاہر و ہویدا ہوجاوے۔ والسلام

حبیب اللہ طالب علم مدرسہ جامع العلوم کانپور +

جلسہ سیالکوٹ

احباب سیالکوٹ نے ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر کو جلسہ احمدیہ قرار دیا تھا۔ جو نہایت کامیابی سے ہوا۔ فصلہ ذیل صاحبان نے تقریریں کیں۔ مولوی سرور شاہ صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ مولوی محمد مبارک علی صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ شیخ تیمور صاحب۔ چوہدری فتح محمد صاحب۔ مولوی صدر الدین صاحب۔ چوہدری نصر اللہ صاحب۔ حاضرین و سامعین کی تعداد ہر جلسہ میں بہت بڑی ہوتی تھی۔ انتظام قابل تعریف تھا +

عاجز راقم کو بھی اس جلسہ میں شامل ہونیکا حکم ہوا تھا۔ اور میری بھی ایک تقریر ہوئی۔ لہذا جمعہ سے پیرتک

قادیان سے غیر حاضر

تبدیلی

میری محمود کوٹ پر،

میں خواہشمند ہوں کہ میرا یہاں رہنا جماعت مطلع کیا جاوے تاکہ میں کسی بھائی کی جو سفر میں اس طرف آئے خدمت کرسکوں۔ اور اُنکی صحبت سے مستفیض ہوسکوں۔ کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ باعث ناواقفیت اور بے علمی کے ایک اچھے بھائی کی صحبت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اسواسطے عرض ہے کہ بذریعہ اخبار بدر شائع کیا جاوے کہ میں محمود کوٹ اسٹیشن۔ ضلع مظفر گڈھ پر اسٹیشن ماسٹر ہوں۔ اور اگر کسی بھائی کا اس طرف آنیکا اتفاق ہو تو وہ مہربانی کرکے مجھے ملے اور اگر کچھ فرصت ہو تو میرے پاس ٹھیر کر اپنی صحبت سے فیض مند کرے

الراقم قاسم علی اسٹیشن ماسٹر محمود کوٹ ضلع مظفر گڈھ +

درخواست جنازہ

(۱) حاجی الٰہی بخش صاحب کتب فروش گجرات کے نام نامی سے اکثر احباب واقف ہیں۔ یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ شائع کرتے ہیں کہ حاجی صاحب لاہور میں بمرض ہیضہ گرفتار ہوکر وفات پاگئے برادران احمدیہ لاہور نے ہر طرح سے برادر مرحوم کی عیادت کی اور تجہیز و تکفین و تدفین میں اس مسافر کی امداد کی۔ برادرم مرحوم ایک مخلص جوشیلے احمدی تھے۔ اپنی ہمت اور سمجھ کے مطابق سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہتے تھے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جنت نصیب کرے۔ ان کے فرزند ارجمند مولوی رحیم بخش صاحب کو اور ان کے دیگر پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور احباب گجرات کو ان کا نعم البدل عطا کرے +

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ پڑھیں۔ مرحوم کی وصیت تھی کہ انہیں مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جائے۔ اسواسطے ان کی لاش بطور امانت سردست لاہور میں دفن کی گئی ہے +

(۲) ہمارے مکرم دوست سردار محمد ایوب صاحب رسالدار مراد آباد سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد بزرگوار بعارضہ مرض اسہال مبتلا ہوکر اس عالم فانی سے رحلت کرگئے ہیں۔ اور احباب سے درخواست دعائے مغفرت کرتے ہیں +

عرق پودینہ

مفرح یاقوتی

بدر
BADR – QADIAN
عام قیمت پیشگی ۸/
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید
Reg. No. L. CCLXXXVIII
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمدؑ ۔ مسیح وقت مہدی ہم مجدد
جلد ۱۱ ۔ مورخہ ۱۸ شوال ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۱ء
بھائیو اگر قادیاں آؤ گے تم ۔ نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم
ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عُسر اور یُسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے مُنہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک جگہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اُس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام او
بادۂ عرفان ما از جام او
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شدہ با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و ز خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر اند
منکر آں مورد لعن خدا
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ ۲ معہ ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہوسکتا خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب کے معذور رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں انکو فوراً رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے +

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہدان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۲ بار۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اُسکے متعلقین کیلئے دُعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بھی بڑھاتے ہیں آج میں نورالدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے

(بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر۔ پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا +)

قادر و مقتدر پاک نرالا کیا کہنا	سم کو کردے ابھی تریاک نرالا کیا کہنا
جیک دکھلائی ذرا تونے تجلی اپنی	جل گئے سب خس و خاشاک نرالا کیا کہنا
نوح کو تونے کیا جسم بشر میں داخل	خاک کو خوب کیا پاک نرالا کیا کہنا
سانس کی آمد و شد پر ہی فقط موت و حیات	یہ بٹھائی ہے عجب ڈاک نرالا کیا کہنا
تونے سب پیدا کئے بہتری انسان کو	آگ ہو ڈھاک ہو یا تاک نرالا کیا کہنا

(اشک)

کلام مسیح موعود

سنہ ۱۸۹۹ء کی نوٹ بک سے کچھ

فرمایا۔ رات کے وقت جب سب طرف خاموشی ہوتی ہے اور ہم اکیلے ہوتے ہیں۔ اُسوقت بھی خدا کی یاد میں دل ڈرتا رہتا ہے کہ وہ بے نیاز ہے +

فرمایا۔ جب انسان کو کامیابی حاصل ہو جاتی ہے اور عجز و مصیبت کیحالت نہیں رہتی۔ تو جو شخص اسوقت انکسار کو اختیار کرے اور خدا کو یاد رکھے وہ کامل ہے :

چوں بدولت برسی مست نگردی مردی

عاجز نے اپنا ایک خواب حضرت کے حضور میں عرض کیا تھا جو رات کو دیکھا تھا اور صبح پورا ہوا۔ **فرمایا۔** جس چیز کا وجود نہیں اور وہ چیز موجود نہیں۔ اللہ تعالے پہلے سے اسکی خبر دیتا ہے دہریہ لوگ کیوں اسپر غور نہیں کرتے +

فرمایا۔ مجھے الہام ہوا ہے "گورنر جنرل کی دعاؤں کی قبولیت کا وقت آگیا" +

فرمایا۔ گورنر جنرل سے مُراد رُوحانی عہدہ ہے +

مبارک ۔ مبارک ۔ مبارک

درس مسجد اقصےٰ میں

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ گزشتہ پیر ۹۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء حضرت خلیفۃ المسیح نے پھر درس قرآن شریف مسجد اقصےٰ میں شروع کردیا ہے۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ جن دنوں میں حضور کی طبیعت علیل تھی۔ اور شیطان اپنے دوستوں کے کانوں میں بدخبریں حضور کے متعلق پھونکتا پھرتا تھا۔ اُن دنوں جماعت احمدیہ کے بہت سے مقدس ممبروں نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ حضور پہلے کی طرح مسجد اقصےٰ میں درس دے رہے ہیں اگرچہ مسجد اقصےٰ میں آپنے کئی دفعہ وعظ کیا ہے۔ مگر باقاعدہ درس کے شروع کرنے کا یہ پہلا ہی دن ہے حضور کو درس کیواسطے مسجد میں دیکھکر بہت سے احباب اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو یاد کرکے چشم پُرآب ہو رہے تھے اور دل خدا تعالےٰ کے شکریہ میں سجدہ میں تھے۔ درس قرآن شریف میں بھی سجدہ کا موقعہ ... عجیب بات ہے کہ جہاں سے درس شروع ہوا وہ آیت بھی خدا تعالےٰ کے فضل کا ذکر کرتی ہے۔ پارہ ۱۹۔ رکوع ۱۷۔ ولقد اتینا داؤد و سلیمان علماً وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علےٰ کثیر من عبادہ المومنین حضور والا کو بھی اللہ تعالےٰ نے اپنا خاص علم عطا فرمایا ہے اور مومنوں پر اتنی بڑی فضیلت دی ہے کہ انہیں مومنوں کا امام بنادیا ہے۔ اور جیسا کہ سلیمان کے قابو میں جن۔ انس اور طیر تھے۔ ایسا ہی حضور کے قابو اللہ تعالےٰ نے سخت اور معتدل اور نرم مزاج لوگوں کی ایک جماعت ایسی طرح کردی ہے جس سے اُسکے خاص فضل کا اظہار ہوتا ہے۔

(فالحمد للہ ثم الحمد للہ)

ضمیمہ کے درس کے متعلق مشورہ

اب جیسا کہ احباب کو معلوم ہو چکا ہے۔ حضور نے درس اُنیسویں پارہ سے شروع کیا ہے۔ لیکن اخبار کے ساتھ درس ۲۸ پارہ تک چھپ چکا ہے۔ احباب کا کیا مشورہ ہے۔ آیا پچھلے دو پارے پورے کئے جائیں یا یہیں سے دوبارہ شروع کردیا جائے۔ جلد مطلع فرمادیں +

انجمنہائے احمدیہ

گزشتہ ایام میں انجمنہائے احمدیہ کے جلسے شملہ اور سیالکوٹ میں ہوئے۔

نادون سے خبر آئی ہے۔ کہ تمام احمدی اور غیر احمدیوں نے عید کی نماز وہاں حکیم شہامت خانصاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کے پیچھے ادا کی۔ مونگیر اور بھاگلپور میں مخالفین سلسلہ نے بہت شور مچا رکھا ہے۔ اور احمدی برادران کو ہر طرح سے ایذاء دیتے ہیں بلکہ ایسا ظلم روا رکھا گیا ہے۔ کہ ایک احمدی کو اُسکے گھر میں آکر پیٹا۔ کیا گورنمنٹ توجہ نہ کریگی۔ اور ان ظالموں کا قرار واقعی انسداد نہ کریگی۔ علاقہ سرگودھا کے بعض مولویوں نے ہماری جماعت کے علماء کو چیلنج دیکر خواہ مخواہ کی تکلیف دی جب ہمارے احباب وہاں پہنچے۔ تو کوئی غیر احمدی مولوی بالمقابل نہ آیا۔ سوائے ایک کے جسے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اُس نے بھی مباحثہ سے انکار کیا۔ اور ہمارے علماء لاچار واپس آگئے

۸۔ اکتوبر کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کا اجلاس ہوا۔ برہما کی انجمن کے لائق کارکن سکرٹری ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب اپنی حساب کی کتابیں ساتھ لائے تھے۔ محاسب نے ملاحظہ کیا قابل تعریف پایا۔ دیگر انجمنوں کو بھی اس کا نمونہ اختیار کرنا چاہئیے +

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ زخم کے متعلق ... ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ ہنوز اسکے اندر کوئی ٹکڑا ہڈی کا باقی ہے۔ میرا بھی یہی خیال ہے زخم ناسور کی طرح نہایت باریک سوراخ ہے +

حضرت مسیح موعود کے اہل بیت میں خیریت ہے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب بخیر و عافیت ہیں +

مونگیر سے سید وزارت حسین صاحب بمعہ اہل بیت اور بھاگلپور سے بابو اختر علیصاحب انسپکٹر پولیس بمعہ اہل بیت تشریف لائے ہیں سید بشارت احمد صاحب اپنے وطن حیدرآباد کو واپس تشریف لیگئے۔ مگر جو لطف حضرت کی صحبت کا انہوں نے یہاں رہکر اُٹھایا ہے اُس نے اُنکے دل کا وطن نواب ہمیشہ کے واسطے قادیان بنا دیا ہے۔ بابو فرزند علیصاحب ایام تعطیلات دسہرہ میں تشریف لائے دو روز قیام فرمایا +

مدرسہ تعلیم الاسلام اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء قریباً سب واپس آگئے ہیں۔ مدرسہ اپنے قابل فخر صدر اور اس کے اسسٹنٹوں کے ماتحت ترقی کر رہا ہے +

جمعہ

گزشتہ جمعہ کے دن حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطبہ میں نعمت دُعا کے عجائبات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دُنیا میں کسی مطلب کے حصول کیواسطے جسقدر کوشش محنت عقل۔ زر۔ ایک انسان خرچ کرسکتا ہے اُسی قدر دوسرا بھی کرسکتا ہے اور ممکن ہے کہ ایک خاص منفعت یا نتیجہ کے پاس کوئی شخص باوجود سچا ہونے کے اپنی تدابیر سے ناجائز فائدہ اٹھالائے اور اپنے بالمقابل فریق کو نقصان پہنچاسکے لیکن جو شخص ظاہری سامانوں کی بجائے خدا کیطرف جھکتا ہے اور اس سے استقلال سے دُعا مانگتا ہے اُسے کوئی شے ضرر نہیں پہنچاسکتی بڑے بڑے اٹل کام دُعا کے ذریعہ سے ٹل جاتے ہیں۔ تعجب ہے کہ مسلمانوں نے اس عظیم الشان ہتھیار کے استعمال سے غفلت کی اور ایسی ذلت میں گرے +

وعظ حضرت خلیفۃ المسیح

خطبہ جمعہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے تقویٰ کی تاکید پر ایک مختصر تقریر کی۔ فرمایا۔ زخم میں درد کے خوف سے میں سجدہ بھی نہیں کرسکتا۔ لیکن ایک دوست کی خواہش کو پورا کرنیکے واسطے میں کھڑا ہوا ہوں۔ کہ کچھ وعظ کروں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ اس آیت شریف میں دوبار تقوے کا حکم دیا گیا ہے اور پہلی دفعہ تقی کو اپنی حالت کی درستگی کے واسطے یہ چابی دیگئی ہے کہ وہ دیکھے کہ جو کام میں کرنے لگا ہوں۔ کل اُسکا نتیجہ کیا ہوگا۔ اور دوسری چابی یہ بتائی ہے کہ تم جان رکھو کہ اللہ تعالےٰ تمہارے ہر حال سے خبردار ہے۔ جو لوگ باہمی لوگوں میں جنگ کراتے ہیں میرا دل اُنسے دُکھتا ہے اور کہا ...

کلام امیر

۱۴- اگست سنہ ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ ہمارے ملک میں پُرانی رسوم کو خوب مضبوط رکھا گیا ہے۔ سامری کو یہ ذلّت کی سزا دیگئی تھی۔ کہ وہ جب بازاروں میں چلے تو لا مساس کہتا پھرے مجھے کوئی نہ چھوئے۔ اِس ملک میں چوہڑے۔ میگھ۔ بٹوال۔ دکن کے ملک میں اڈھیڑ بھنگی۔ جب کسی گھمسان یا بازار میں چلتے ہیں۔ تو پوش پوش کہتے جاتے ہیں۔ گویا اپنی ذلّت کا خود اقرار کرتے ہیں۔ اُن کے کسی بڑے کو یہ سزا دیگئی ہے۔ تو اب قوم میں چلی آتی ہے +

پھر رفتہ رفتہ دورِ زمانہ سے یہ ذلّت کی بات عزت کی بھی سمجھنے لگے۔ ہندو مسلمانوں کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اور لا مساس کہتے ہوئے چلتے ہیں۔ حالانکہ ذلّت ان کی ہے +

فرمایا۔ قبر پر طواف۔ سجدہ۔ کسی بزرگ سے التجا۔ کسی کو اللہ کہنے کے یہی معنے ہیں +

فرمایا۔ خدا تمہیں حُسنِ ظن دے۔ اعمالِ بد کی اصلاح کر کے خدا کے ہو جاؤ +

۱۵- اگست سنہ ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ چوبیس ہزار میل زمین کا محیط ہے کوئی ایسا بادشاہ نہیں گزرا۔ جس کا قبضہ سب پر ہوا ہو پس تھوڑی سی حکومت پر انسان اتنا غرہ کیا کریں +

فرمایا۔ قرآن مجید ایسی پاک کتاب مسلمانوں کے گھروں میں ہو۔ اور پھر جرایم پیشہ بھی انہی میں سے زیادہ ہوں۔ تو کیسے افسوس اور قلق کی بات ہے +

۱۶- اگست سنہ ۱۹۱۱ء

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اقترب لِلنّاسِ حِسَابُھُمۡ جس شخص یا قوم یا جماعت کا حساب ہونا ہوتا ہے وہ جو کس رہتی ہے۔ پس آدمیوں کو اس حساب کے لئے کس قدر ہشیار رہنا چاہئیے +

فرمایا۔ تفسیروں میں جہاں طاعون کا ذکر ہے ستر ہزار موتیں بڑی بھی جاتی ہیں۔ لیکن اب تو ہر سال لاکھوں آدمی اس سے مرتے ہیں۔ مگر جب ذرا افاقہ ہوتا ہے۔ لوگ اپنے میں کوئی تبدیلی نہیں کرتے۔ جو مشرک ہیں وہ شرک پر جمے ہیں۔ جو چور ہیں وہ چوری سے نہیں ڈرتے۔ جو دغاباز ہیں وہ دغابازی پر قائم۔ جو تجارت چھوڑ ... ہیں۔ جو ملازم ہیں و ... ... ہنوں میں سست +

فرمایا۔ ذکر محدث کے معنے ہیں نئے نئے پیرایوں میں کلام بھیجتے رہے۔ یہی معنے صحیح ہیں۔ کیونکہ کلام کو مَیں اللہ تعالےٰ کی صفت مانتا ہوں۔ اور متکلّم خدا کی ذات ہے اور مَیں قرآن مجید کو مخلوق نہیں مانتا +

فرمایا۔ مَیں نے کوئی منصوبہ باز ایسا نہیں دیکھا کہ اُسے خدا کا خوف ہو۔ اور موت یاد ہو +

فرمایا۔ قرآن مجید تمہیں مومن بنانا چاہتا ہے تمہارے دلوں کی غفلت دُور کرنے کے لئے تمہیں اخلاقِ فاضلہ سکھانے کے لئے تم میں خشیۃ اللہ پیدا کرنیکے لئے زیادہ آیا ہے۔ دیکھ لو حج۔ زکوۃ۔ روزہ وغیرہ کے ایک سو پچاس حکموں سے زیادہ نہیں۔ رکوع بہ رکوع اخلاق کی سنوار چاہتا ہے۔ پس یہ کتنا غلطی ہے کہ پنجگانہ نماز پڑھتے ہیں اور کیا چاہیئے۔ افسوس مسلمانوں نے قرآن کے اُس حصّہ کو جو اخلاق کے متعلق ہے چھوڑ رکھا ہے +

فرمایا۔ میری یہ حالت ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں۔ سجدہ کرنا مشکل۔ ایک دن خطبہ لمبا پڑھا تو اَب تک بیٹھے میں دَرد سے آرام نہیں آیا۔ اور یوں بھی اب عمر کا تقاضا ہے موت کا وقت قریب ہے قریب کیا فتوے لگ چکا ہے۔ میں تمہیں کھول کھولکر احکامِ الٰہی سُناتا رہتا ہوں۔ اب بھی یہ کہکر سبکدوش ہوتا ہوں۔ کہ تم چالاکیوں سے سُستیوں سے جھوٹوں سے فریبوں سے۔ بدکاریوں سے جھوٹی ترکیبوں سے بڑے آدمی نہیں بن سکتے۔ بلکہ بڑا بننے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ ہے :-

قرآن مجید پر عمل !

خدا تعالےٰ فرماتا ہے انه لذکر لك ولقومك یہ قرآن مجید تیرے اور تیری قوم کے شرف کا موجب ہے۔ پس بناوٹی چیزوں سے بڑائی ڈھونڈکر اپنا نقصان نہ کرو +

فرمایا۔ رمضان شریف تو اس واسطے ہوتا ہے کہ لوگ بھوک پیاس کی برداشت کریں۔ اور صابر بننے کی مشق کریں۔ مگر ہمارے مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ رمضان میں اُلٹے ان کے خرچ پہلے سے دُگنے چوگنے بڑھ جاتے ہیں +

خلاصہ بجٹ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان
بابت سال سنہ ۱۱-۱۹۱۲ء

آمد

نمبر شمار	نام مد	اصل آمد ۱۰-۱۹۰۹ء	اصل آمد ۱۱-۱۹۱۰ء	بجٹ منظور شدہ ۱۱-۱۹۱۰ء	بجٹ تجویز کردہ ۱۲-۱۹۱۱ء	کیفیت
۱	تعلیم	۱۱۴۱۳	۵۸۴۷	۱۶۸۰۰	۲۰۶۹۰	
۲	مدرسہ احمدیہ	۱۱۵۷	۶۹۱	۵۹۰۰	۵۴۰۰	
۳	اشاعت اسلام	۹۳۱۷	۳۳۴۸	۱۴۰۰۰	۲۱۰۰۰	
۴	مقبرہ بہشتی	۱۵۳۷۹	۱۲۶۴۰	۱۵۱۰۰	۹۷۰۰	
۵	جائداد	۱۵۳۹۶	۱۳۰۷۳	۶۸۵۰۰	۴۱۷۹۴	
۶	مساکین	۰	۱۶۵۲	۲۵۰۰	۲۵۰۰	
۷	زکوٰۃ	۱۳۴۵	۸۳۷	۱۵۰۰	۱۵۰۰	
۸	یتامےٰ	۸۱۰	۴۳۲	۱۵۰۰	۱۵۰۰	
۹	بیت المال	۱۱۸۱۵	۶۸۴۹	۱۷۰۰۰	۱۸۵۰۰	
۱۰	متفرقات شفاخانہ	۱۵۱	۴۲۹	۱۴۶۰	۶۵۶۰	
۱۱	بورڈراں	۰	۰	۲۱۰۰۰	۳۴۵۰۰	
۱۲	امانت	۰	۰	۰	۵۰۰۰	
۱۳	مستقل فنڈ	۱۴۱۰	۶۶۴	۳۰۰۰	۳۰۰۰	
	کل میزان	۶۸۱۹۳	۴۴۴۶۲	۱۲۶۲۶۰	۱۷۱۶۴۴	

و بعد منہائی رقوم منتقل شدہ اصل آمد ۱۵۷۲۴۴

خرچ

اصل خرچ ۱۰-۱۹۰۹ء	اصل خرچ ۱۱-۱۹۱۰ء	بجٹ منظور شدہ ۱۱-۱۹۱۰ء	بجٹ تجویز کردہ ۱۲-۱۹۱۱ء	کیفیت
۹۸۷۳	۶۲۷۶	۱۴۱۲۲	۲۱۱۸۹	[illegible]
۲۲۶۷	۱۵۷۴	۶۲۵۴	۸۶۸۸	
۷۵۸۴	۳۸۹۴	۱۲۵۹۰	۱۹۷۱۰	
۲۱۰۷	۱۰۱۲	۴۰۷۲	۵۳۰۷	
۲۲۱۳۰	۳۳۵۹۸	۴۷۲۳۶	۵۲۴۷۲	
۱۰۷۰	۱۰۷۶	۲۳۰۰	۲۳۷۰	
۱۴۶۳	۱۰۱۲	۱۳۳۰	۱۴۴۰	
۷۴۵	۵۲۳	۱۳۰۰	۲۱۲۰	
۱۲۶۰۹	۷۸۶۵	۱۶۴۸۲	۱۸۳۵۰	
۳۲۷۷	۲۷۸۲	۶۱۷۸	۵۱۶۰	
۰	۸۲۸۷	۳۰۰۰۰	۳۳۸۲۶	
۰	۰	۰	۵۰۰۰	
۰	۰	۰	۰	
۶۲۹۲۵	۵۷۸۹۹	۱۵۳۸۶۴	۱۷۸۶۶۲	

ایڈیٹوریل

مرحبا ٹھیرو نہیں۔ آگے بڑھو

سیالکوٹ کا جلسہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و خوبی سرانجام کو پہنچا۔ اور اُسکی مختصر رپورٹ دوسری جگہ درج ہے۔ اسکے مختلف اجلاسوں کے پریزیڈنٹ مختلف اصحاب تھے اور سب سے آخری پریزیڈنٹ جناب چودھری محمد امین صاحب وکیل سیالکوٹ تھے۔ چوہدری صاحب موصوف اگرچہ میرے وقت میں صدر جلسہ نہ تھے تاہم میری تقریر نے ان کی طبیعت پر ایک ایسا اثر کیا ہوا تھا۔ کہ وہ میرے مضمون پر ریمارکس کرنے کے بغیر نہ رہ سکے اور میں خوش ہوں کہ انہوں نے ایسا کر کے اپنے عندیہ کو ظاہر کیا اور اپنی پوزیشن کو صاف کرنے کی کوشش کی۔ یُوں بھی احمدیوں کے ایک جلسہ کی صدارت کو قبول کرنے کے بعد ضروری تھا کہ وہ اپنے غیر احمدی احباب کے حُسن یا بدظن سے بچنے کے واسطے یہ جتلا دیتے کہ وہ احمدی نہیں ہیں۔ لیکن مولوی سرور شاہ صاحب کے بیانات پر ریمارکس کا حق جو صدارت کی کُرسی نے انہیں عطاء کیا اُس سے انہوں نے کما حقہٗ فائدہ اُٹھایا۔ اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرتے۔ بلکہ سچ تو یوں ہے کہ اپنے وقت کے لیکچرار کی تقریر پر کچھ کہنا اگر پریزیڈنٹ کے فرائض میں داخل ہے تو اس سارے جلسہ میں یہ حق صرف انہوں نے ہی ادا کیا۔ یا منشی فرزند علی صاحب نے پہلے اجلاس میں کیا تھا۔ ورنہ باقی پریزیڈنٹ صاحبان نے اپنے احمدی لیکچراروں کی عزت و تعظیم میں اس قدر خاکساری کو اختیار کیا کہ ان کے اوّل یا آخر میں کوئی کلمہ بھی بولنا گویا اُن کے نزدیک خلافِ ادب تھا +

میرے وقت کے پریزیڈنٹ میرے مکرم اور قدیمی مہربان جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب بی اے تھے جو سیالکوٹ میں سب ججی کے معزز عہدہ پر ممتاز اور حضرت مسیح موعود کے قدیمی خدام میں سے ہیں مگر ہمارے بیرونی احباب کے درمیان وہ غالباً اس طرح جلد شناخت کئے جا سکینگے کہ وہ ہمارے مکرم معظم دوست حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر گجراتی کے بھائی ہیں اور سلسلہ حقہ کی محبت و خدمت میں ... ہیں +

انہوں نے صرر ... ی کہ مجھے پبلک کے سامنے انٹروڈیوس کریں کیونکہ ایڈیٹر خود ہی انٹروڈیوس شدہ ہوتے ہیں۔ اور میرا لیکچر ایسے تنگ وقت میں ختم ہوا کہ وہ اگر کچھ ریمارکس کرنا بھی چاہتے تو شائد سامعین کو بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بہر حال انکی صدارت خاموشی سے گزر گئی۔ لیکن چوہدری محمد امین صاحب نے میرے مضمون پر ریمارکس کئے ہیں چوہدری صاحب کا شکرگذار ہوں کہ انہوں نے اپنے بیان میں جتنی دفعہ میرا نام لیا مجھے اپنا دوست کر کے پکارا۔ اور میں نہیں جانتا کہ میں اُن کے اس لُطف و کرم کا حق کہ انہوں نے میرا نام اپنے دوستوں کی فہرست میں تما کیا کس طرح ادا کروں۔ سوائے اسکے کہ اُنکے حق میں دُعائے خیر کروں۔ جو میں نے کئی بار کی ہے اور پھر بھی کرونگا۔ وما توفیقی الا باللہ

میرا لیکچر اس مضمون پر تھا کہ احمدیوں کا اسلام اور غیر احمدیوں کا۔ اس لیکچر میں غیر احمدیوں کے اسلام کی جو تصویر میں نے کھینچی تھی۔ وہ چوہدری صاحب موصوف کو بہت مہیب معلوم ہوئی۔ اور اُنہوں نے یہ شکوہ کیا کہ احمدیوں کے اسلام کے بالمقابل جس اسلام کی تصویر کھینچی گئی ہے وہ تو ایسی ہے کہ اب میں ڈرتا ہوں کہ اپنے لئے غیر احمدی کا لفظ استعمال کروں۔ حالانکہ پہلے میرا خیال تھا کہ غیر احمدیوں کے دو اقسام ہیں ایک وہ جو مخالفین سلسلہ احمدیہ ہیں اور مرزا صاحب کے حق میں کفر کا فتوے دیتے ہیں اور دوسرے وہ جو مثلاً وفات مسیح کے قائل ہیں۔ حضرت مرزا صاحب اور اُن کی جماعت کے مداح ہیں۔ گاہے سلسلہ احمدیہ کے چندوں میں بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور اس کو اپنے لئے کار ثواب جانتے ہیں۔ بعض احمدیہ احباب کے ساتھ اُن کے تعلقات دوستانہ ہیں۔ اور ہر طرح اِن کی مدد کرنے کو طیار ہیں۔ لیکن بیعت مرزا صاحب میں داخل نہیں اور انہیں لوگوں میں سے میں ہوں +

ہم چوہدری صاحب موصوف کے مشکور ہیں اُنکی اُس ہمدردی اور خیر خواہی کے لئے جو وہ ہمارے احباب کے ساتھ رکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ اُنہیں جزائے خیر دے۔ کہ انہوں نے سلسلہ کے ساتھ عناد نہیں رکھا اور حق کے مخالفین میں سے نہیں بنے۔ ان کی یہ بات قابلِ تعریف ہے کہ بہت سے مسائل میں وہ ... ے نہیں ہیں۔ وہ اُن لوگوں کی طرح بیہ... ح کو آسمان پر زندہ قرار دیکر ختم نبوت کے منکر نہیں بنتے۔ وہ خونی مہدی کے منتظر ہو کر صاحب بہادر کے سامنے منافق بننے کی حاجت نہیں رکھتے۔ اور ان نیکیوں کے عوض میں خداء غفور الرحیم سے ان کو کریڈٹ credit ملیگا وہ لوگ اس نور کو جو آسمان سے نازل ہوا بجھانا چاہتے ہیں۔ پر آپ انکے ساتھ شامل نہیں۔ بلکہ آپ اُس نور کو اچھا سمجھتے ہیں +

پر خدا اسنے جو کہا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ سو چوہدری صاحب اُس قبول نہ کرنے والی دنیا میں شامل ہیں۔ اور اس معاملہ میں وہ اُن کے بھائی بند ہیں۔ نہ کہ ہمارے خدا نے اپنے مسیح کو کہا۔ اصنع الفلک۔ ایک کشتی بنا اور لوگوں کو چڑھا۔ سو چوہدری صاحب اُس کشتی میں سوار نہیں ہوئے۔ وہ اہلِ کشتی کے ساتھی نہیں۔ خدا نے اپنے بندے کو کہا۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مومنون۔ لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا قبول کروگے۔ یا نہیں۔ پھر ان کو کہدے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤگے یا نہیں۔ سو چوہدری صاحب نے اِس شہادت کو سُنا مگر وہ قبول کرنے والوں اور ماننے والوں میں شامل نہیں +

مرزا صاحب نے آپ کو کہا انی اُمرت من الرحمٰن فاتونی۔ میں خدا کی طرف سے خلیفہ مقرر کیا گیا ہوں۔ پس تم میری طرف آجاؤ۔ چوہدری صاحب نے اِس آواز کو سُنا۔ اُسے اچھا جانا پر قبول نکیا۔ پس ان امور کے لحاظ سے وہ اُس جماعت میں شامل ہیں۔ نہ کہ اِس میں +

خدا عالم الغیب ہے اور وہ سب دلوں کو جانتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ کریگا وہ غفور الرحیم ہے اور شدید العقاب بھی ہے۔ پھر اُس کی رحمت اُس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے میرے لیکچر میں میرے بیان کا مخاطب کوئی خاص شخص نہ تھا۔ میں نے غیر احمدیوں کے اسلام کا فوٹو کھینچا ہے اور فوٹو بھی صرف اختلافی امور کا۔ میرے لیکچر میں آپ کو وہ ایک مہیب اور بدشکل دیو نظر آیا ہے لیکن

ہے کہ آپ ہماکی کوئی ٹانگ ناک کارد کند سے کاٹ چکے ہوں ... اسے زخمی اور پژمردہ کر چکے ہوں۔ لیکن جب تک کہ آپ اُسے قطعاً ہلاک نہ کردیں آپ خطرہ سے خالی نہیں +

مَیں جانتا ہوں کہ چوہدری صاحب موصوف کی ہمرنگ ایک جماعت اس زمانہ میں پیدا ہو چلی ہے اور میں خوش ہوں۔ کہ ان لوگوں نے ایک قدم بلکہ کئی قدم آگے کو اُٹھائے ہیں۔ اور وہ ترقی کی طرف بڑھے ہیں۔ لیکن انہیں اتنے پر خوش نہیں ہونا چاہیئے اور آپ وہیں اٹک کر اُس کے عوض میں ہمیں پیچھے ہٹا لینے کی امید نہیں رکھنی چاہیئے کیونکہ ہم جس جادۂ مستقیم پر علے البصیرت کھڑے ہیں اس سے ایک قدم بھی ہمارے لئے اِدھر اُدھر جانا گناہ ہے۔ جہانتک انہوں نے قدم مارا ہے وہ اُن کے لئے موجب ثواب ہے پر ہم اُدھر کو جھکیں تو ہمارے لئے گناہ ہوگا۔ سو میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جوان مردو ہمت کرو۔ اور آگے قدم بڑھاؤ۔ اور عزت کے گھر میں داخل ہو جاؤ۔ اگر تمہاری اس ترقی پر تمہاری ہدایت کے کسی حریص نے تمہارے لئے آفرین و مرحبا کا نعرہ بلند کیا ہے تو وہ اِس واسطے نہیں کہ تم وہیں کھڑے ہو کر اُس آفرین و مرحبا کی لذت میں سرشار ہو جاؤ۔ اور مست ہو کر وہیں گر جاؤ۔ اگر تمہیں پھر بے حرکت پا کر ہمارے کسی اولوالعزم نے تمہیں اطلاع کی ہے کہ تمہارے قدموں کے نیچے کی زمین ہنوز کھوکھلی ہے۔ تمہارے خطرہ پر تمہیں آگاہ کیا ہے اور تمہاری غفلت پر تمہیں ملامت کی ہے تو اُسے بُرا نہ مناؤ۔ وہ تمہاری خیرخواہی کی بات کہتا ہے۔ بڑھو۔ ہاں بڑھے چلو۔ یہانتک کہ امن کے مقام پر پہنچ جاؤ۔ ہماری تو یہی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُمت محمدیہ کی اصلاح کرے۔ آمین +

ہمارے پریسیڈنٹ کون ہوں

اِس موقعہ سے فائدہ اُٹھا کر میں یہ بات بھی کہدینا ضروری جانتا ہوں۔ کہ ہر ایک انسان پر اسکی طاقت کے مطابق بوجھ ڈالنا چاہیئے۔ وہ شخص جو ہمارے عقائد کے ساتھ پورے طور سے متفق نہیں۔ اُس کو اپنے لیکچر کا پریسیڈنٹ بنانا اس کی طبیعت پر ایک ایسا بوجھ ڈالنا ہوگا۔ جو اس کے مناسب حال نہیں احمدیہ کا ذکر آنے کی ضرورت ... ہو۔ اور ایسے موقعہ پر کوئی غیر احمدی صدر جلسہ ہو جائے تو چنداں حرج نہیں۔ لیکن جہاں اوّل سے آخر تک لیکچرار کا اور لیکچر کا انتظام کرنے والوں کا منشاء یہ ہو کہ احمدیت کی صداقت کے دلائل بیان کئے جائیں۔ وہاں سوائے ایک مخلص احمدی کے دوسرے کا کام نہیں کہ صدارت کے فرائض کو نبہا سکے۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ آیندہ جہاں کہیں جلسے ہونگے۔ احباب اس امر کو مدِنظر رکھینگے۔ غیر احمدیوں میں بڑے بڑے لائق آدمی موجود ہیں۔ جو اپنے اپنے موقعہ پر صدارت کی کُرسی کو بڑی عمدگی سے زیب دے سکتے ہیں اور دیتے ہیں۔ لیکن عقائد مذہبی کا معاملہ بالکل جُدا گانہ ہے +

ہمارے امام کون ہوسکتے ہیں

پریسیڈنٹی کا معاملہ بھی ایک حد تک امامت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ مگر امامت اور پھر امامت نماز ایک ایسی اعلیٰ خصوصیت اپنے اندر رکھتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب ابتدائے دعوے کے ایام میں ایک مدت غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پورانی طرز کے مطابق پڑھتے رہے لیکن بالآخر اللہ تعالےٰ کی وحی کے ماتحت انہیں یہ حکم دینا پڑا کہ احمدیوں کے واسطے قطعاً حرام ہے کہ کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھیں۔ خواہ وہ مکفر ہو یا مکذب یا متردد ہو۔ وہ لوگ جو ہماری تکفیر تکذیب نہیں کرتے مگر بیعت میں بھی داخل نہیں ہوتے۔ وہ متردّدین میں ہیں اور سچ تو یہی ہے کہ جس نے بیعت نہیں کی وہ نہ ماننے والا ہے۔ کوئی بڑا نہ ماننے والا ہوا۔ کوئی چھوٹا نہ ماننے والا ہوا۔ بحیثیت نہ ماننے والا ہونے کے سب کے سب اُس دائرہ سے باہر ہیں جو خدا نے حفظ و امن کی زمین کے گرد کھینچا ہے گو کوئی بہت دور ہے۔ اور اُس دائرہ کے وجود سے ہی آگاہ نہیں۔ اور کچھ نزدیک ہیں جو محیط دائرہ کے قریب ہیں۔ اور اُن سے امید ہو سکتی ہے کہ رینگتے رینگتے اندر داخل ہو جائیں۔ مگر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو لوگ دائرہ سے باہر ہیں وہ اندر والوں کے امام نماز بنیں۔ اندر والا تو دُعا مانگتا ہے کہ اے خدا ہم کو ان میں سے نہ بنا جو دائرہ سے باہر رہ گئے۔ پھر کیا وہ باہر والے کو اس واسطے اپنا امام بنائے کہ نماز کے اندر وہ خدا کے سامنے اُن لوگوں کا ایک نمونہ پیش کر سکے۔ جن میں سے وہ بننا نہیں چاہتا۔ فتدبر +

جلسہ احمدیہ سیالکوٹ

جیسا کہ پچھلے اخبار میں اطلاع دیجا چکی ہے سیالکوٹ کا جلسہ دو روز بہت کامیابی کے ساتھ ہوا +

احمدی برادران مفصلات سیالکوٹ کے علاوہ اضلاع گجرات و سیالکوٹ کے مفصلات سے بھی تشریف لائے تھے۔ ایک وسیع پنڈال عقب مسجد کبوتراں والی طیار کیا گیا تھا۔ اگرچہ انہیں ایام میں سیالکوٹ میں عیسائیوں۔ اور ہندوؤں کے جلسے بھی تھے اور مسلمانوں نے بھی ہمارے جلسہ کا اشتہار پڑھ کر ایک جلسہ اپنا بنانے کی کوشش کر لی تھی۔ تاہم غیر احمدی کثرت کے ساتھ ہر اجلاس میں شامل ہوتے رہے۔ اور تمام اجلاس بڑی رونق کے ساتھ ہوئے۔ پنڈال باوجود بہت وسیع ہونے کے بالکل بھر جاتا تھا +

انتظام جلسہ ایسا اعلےٰ تھا جیسا کہ سیالکوٹ کے مدبرین سے امید تھی۔ ایک خاص خوبی کی بات جو کہ مَیں نے سیالکوٹ کے ناظمین جلسہ میں دیکھی ہے وہ ہر جگہ کے ناظمین کے واسطے قابل تقلید ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص جس کام پر مقرر کیا گیا ہے اُس نے اپنی ڈیوٹی کی سرانجام دہی پر لیکچروں کے سُننے اور جلسوں کی رونق دیکھنے کی لذت کو قربان کر دیا۔ مثلاً ماسٹر غلام محمد صاحب بی اے۔ اور چوہدری مولا بخش صاحب کی ڈیوٹی کھانا طیار کرانے اور احباب کو کھلانے پر تھی۔ یہ ہر دو صاحبان صبح سے عشاء تک اِس کام میں مصروف رہے اور نہایت خوش اسلوبی سے مہمانوں کی ان ضروریات کو پورا کیا۔ اور کبھی یہ خواہش نہ کی کہ لیکچر کے سُننے کے واسطے پنڈال میں جائیں۔ قیام فیما اقام اللہ کے نمونہ پر ان لوگوں نے عمل کیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزاءِ خیر دے۔ اگر لیکچروں کا سُننا صرف لذت سمعی کے واسطے ہے تو وہ کچھ شے نہیں۔ اور اگر حصول ثواب کے واسطے ہے تو مَیں امید کرتا ہوں کہ اِن ہر دو صاحبان نے

سامعین سے بہت بڑھ کر ثواب کمالیا ہے +

لیکچروں کے مضامین کی ترتیب بہت اعلےٰ تھی۔ اور ہر ایک لیکچرار نے اپنے مضمون کو نہایت عمدگی سے نبھایا۔ مخدومی چوہدری نصر اللہ صاحب کی بحث **وفات مسیح** پر ایک سیر کُن بحث تھی۔ مولوی صدرالدین صاحب نے **ضرورت زمانہ** پر جس فصاحت اور بلاغت سے پُرمعنی تقریر کی اور جس دَرد سے حالتِ زمانہ کا نقشہ کھینچا۔ اس نے سامعین پر رقت طاری کردی۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اپنے مضمون اور وقت کے **راجا** تھے۔ اپنے صوفیانہ موتیوں کا ذخیرہ جب انہوں نے پبلک کے سامنے پیش کرنا شروع کیا اور ایک سے ایک بڑھ کر معرفت کا نکتہ آگے رکھا تو سامعین پر عجیب حالت طاری ہوئی۔ مولوی مبارک علی صاحب نے **عربی قصیدہ** کے ساتھ اپنے مضمون کو شروع کیا اور سلسلہ عالیہ کے بانی پر سے اعتراضات کو ایسی عمدگی سے دُور کردیا کہ ازالۂ اوہام کا مجموعہ سامعین کے سامنے پیش کردیا۔ حضرت خواجہ صاحب نے اپنی روانیٔ تقریر میں بجائے دو کے تین گھنٹہ تک سامعین کو محوِ حیرت بنا رکھا۔ جو مقبولیت خدا نے انکے لیکچروں کو عطا کی ہے وہ اُن کے شاملِ حال تھی۔ اور **علوم کے دروازے** جو اُن پر کھلے ہوئے تھے انہوں نے پبلک پر کھول دینے میں کوئی بخل نہ کیا۔ ان کے بعد صادق نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اسلام کا وہ مقابلہ کیا۔ کہ احمدیوں کے واسطے موجب ازدیاد ایمان [illegible] اور غیر احمدیوں کو اپنے ایمان کی فکر پڑ گئی۔ پھر ہمارے نوجوان شیخ تیمور ایم۔ اے نے سیرت مسیح موعود پر ایک ایسی جامع اور لطیف تقریر کی کہ بائد و شائد۔ شیخ صاحب غالباً پہلی دفعہ اسٹیج پر آئے تھے۔ پر میرے محبوب کا بیان انہوں نے ایسے دلکش پیرایہ میں کیا کہ وہ خود بھی محبوب بن گئے۔ پھر حضرت سید سرور شاہ صاحب نے احمدیت کے فوائد بیان کرتے ہوئے غیر احمدیوں پر اُن کا **ننگ و عار** کھولدیا۔ سب سے آخر ہمارے نوجوان دوست چوہدری فتح محمد صاحب نے گورنمنٹ برطانیہ کی برکات کو اس عمدگی سے بیان کیا کہ لوگوں کے دل بول اُٹھے کہ خدا گورنمنٹ کی **فتح** ہی رکھے۔ اسکے بعد دعا کرتے ہوئے سید حامد شاہ صاحب نے جلسہ ختم

...ب عبدالحی صاحب قرآن شریف پڑھا۔ اور ... نوجوان نے درثمین کے اشعار پڑھے +

ان اجلاس میں پریزیڈنٹ مفصلہ ذیل صاحبان تھے۔ منشی فرزند علی صاحب بی۔ اے۔ چوہدری نصر اللہ صاحب وکیل۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب بی اے۔ چوہدری محمد امین صاحب وکیل۔ جو صاحبان صدر جلسہ ہوا کرتے ہوں۔ انکے واسطے تھنکس کے ووٹ جلسہ ہی میں پاس ہوا کرتے ہیں۔ مگر یہاں سیدھے سادھے مُسلمانوں کا جلسہ تھا وہ ایسی رسومات کو بیچارے کہاں جانیں۔ لہٰذا اُسکے عوض میں میں اخبار میں صدر صاحبان کے لئے جزاکم اللہ الخیر کا ووٹ پاس کرتا ہوں۔ احباب کہیں۔ آمین +

احباب سیالکوٹ نے تجویز کی ہے کہ ان تمام لیکچروں کو ایک **کتاب** کی صورت میں چھاپ کر شائع کردیں اور اگر ایسا کیا گیا تو مَیں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ ایک نہایت ہی لطیف مجموعہ ہوگا۔ اِسوقت ہر ایک لیکچر میں سے چند سطر کا اقتباس مَیں بطور نمونہ درج ذیل کرتا ہوں +

(۱) چوہدری نصر اللہ صاحب

اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ کے متعلق مَا قَتَلُوْا کو دُہرایا۔ مگر مَا صَلَبُوْہ کو نہیں دہرایا۔ اس کے راز کیطرف توجہ کرو +

(۲) حضرت مولوی صدرالدین صاحب

ضرورت زمانہ آج سے تیس سال پہلے خود ہند کے مشہور شاعر **حالی** صاحب بیان کرچکے ہیں اور انکی مسدّس کی صداقت اور لطافت کو عام مسلمین قبول قبول کرچکے ہیں۔ ملاحظہ ہوں اُنکے اشعار

بنوّت نہ گر ختم ہوتی عرب پر
کوئی ہم پر مبعوث ہوتا پیمبر
تو ہے جیسے مذکور قرآن کے اندر
ضلالت یہود اور نصاریٰ کی اکثر
یونہی جو کتاب اُس پیمبر پہ آتی
وہ گمراہیاں سب ہماری جتاتی

(۳) مولوی غلام رسول صاحب

مسیح اور مہدی کے آنے کی جو علامات بطور گواہ تھیں وہ تو پُوری ہوگئیں۔ اور مسیح و مہدی کوئی نہیں آیا۔ بھلا ... لو اجازت دیتی ہے کہ دعوے دائر ... ے بھی قبل اپنے گواہوں کو پیش کردے +

(۴) حضرت خواجہ صاحب

مصلحین دو قسم کے ہوتے ہیں۔ زمانی اور ربّانی۔ زمانی وہ جنکو ایوولیوشن دینوی امور کی اصلاح کے واسطے پیدا کرتا ہے۔ اور خلقت اِن کا ہم خیال ہونے کو طیار ہوتی ہے اور ربّانی وہ ہیں جنکو خدا ایسے وقت میں لاتا ہے کہ الہام کا زمانہ میں انکار ہوچکا ہوتا ہے وہ خلقت کو خدا کے قرب میں لانا چاہتے ہیں۔ زمانی مصلح اس زمانہ کے دیانند دھارا ج تھے اور سر سید اور ربّانی حضرت مرزا صاحب +

(۵) صادق

ختم نبوت کے تین ہی معنے ہو سکتے ہیں۔ آنحضرتؐ آخری نبی تھے۔ اگر عیسےٰ پہلے زندہ موجود تھا۔ آنحضرت کی زندگی میں زندہ موجود رہا۔ اور آپ کے بعد زندہ موجود ہے تو پھر آخری نبی عیسیٰ ہوا۔ آنحضرتؐ پر تمام نبوّتوں کا خاتمہ تھا۔ ... ہر امر پر آپ کو سب سے بڑھ کر کمال حاصل تھا۔ مگر غیر احمدیوں کا اسلام بعض دیگر انبیاء میں ایسی خوبیاں بیان کرتا ہے جو آنحضرت میں ہیں۔ آنحضرتؐ نبیوں کی مُہر تھے۔ مُہر وہ ہے جو کسی پروانے کی تصدیق کرے +

احمدی مانتے ہیں کہ اُس مُہر کی تصدیق سے نبی بنائے اور آیندہ بنائیگی۔ مگر غیر احمدی کہتے ہیں وہ مُہر جب سے بنی ہے۔ بیکار پڑی ہے۔ ہر سہ معنوں کے لحاظ سے احمدیوں کا اسلام ختم نبوت کا قایل ہے اور غیر احمدیوں کا ختم نبوّت کا مُنکر ہے +

(۶) شیخ تیمور صاحب

حضرت مرزا صاحب کو باوجود اسقدر مشکلات کے جو مخالفین اُن پر ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور باوجود اِس قدر عظیم الشان ذمہ داری کے ہر وقت محبّت آلہی اور خدا کی تسبیح میں مصروف رہتے ہوئے ایک فرحت اور خوشی کی حالت حاصل تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ **الجنّت حقٌ** +

(۷) مولوی سرور شاہ صاحب

قرآن شریف میں ہستی باری کی جو سب سے زیادہ زبردست دلیل تھی۔

اس کو بھی غیر احمدی علماء نے انتہائی دلیل قرار دیا ہے۔ پھر باقی کیا رہا +

(۸) سید حامد شاہ صاحب کی رباعیات بقیمت

ایک آنہ فی جلد۔ انجمن احمدیہ سیالکوٹ سے مل سکتی ہیں ایک آخری رباعی درج ذیل ہے +

سچ بات کفی کہدی ہے حوالہ بخدا ہو
ہم کو تو بھی رنج ہے کیوں ہم سے جدا ہو
کافر نہیں کہتا کوئی کافر نہ بنو تم
ہم خوش ہیں مسلمان ہمیں بنکے دکھاؤ

خطبہ عید*

(بروز عید الفطر۔ ۲۵۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کا وعظ بعد نماز عید۔ در مسجد اقصےٰ)

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اذ قال الحواریون یعیسی ابن مریم ھل یستطیع ربک ان ینزل علینا مآئدۃ من السماء قال اتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین ۰ قالوا نرید ان ناکل منہا و تطمئن قلوبنا و نعلم ان قد صدقتنا و نکون علیہا من الشٰھدین قال عیسی ابن مریم اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا لاولنا و اخرنا و ایۃ منک وارزقنا و انت خیر الرازقین ۰ قال اللہ انی منزلھا علیکم فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدا من العالمین ۰

انسان اپنے نفس کی خوشی کے لئے بہت سی مختلف خواہشات اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ اُسے آرام ملے۔ سکون حاصل ہو۔ عزت ہو۔ خوشی ہو۔ راحت ہو۔ فرحت ہو۔ ان خواہشات کو پورا کرنے کے واسطے وہ مختلف طرز کی کوششیں کرتا ہے۔ اور ہر قسم کے سامان مہیا کرتا ہے۔ دانا لوگوں نے جب فطرت انسانی کا مطالعہ کیا اور دیکھا کہ ان خواہشات کا پورا کرنا انسان کی فطرت میں داخل ہے تو انہوں نے ایسی تدابیر سوچیں جن سے یہ فطری تقاضاء بھی پورا ہوا اور کوئی مفید مطلب نتیجہ بھی نکل آئے۔ اس کوشش کی سب سے چھوٹی سی مثال گڑیوں کے کھیل میں پائی جاتی ہے۔ جب دیکھا گیا کہ لڑکیوں میں قدرتاً کھیل کی طرف میلان ہے۔ تو انکے واسطے ایک ایسا کھیل ایجاد کیا گیا جو نہ صرف تفریح کا کام دے اور قوے کی نشو و نما میں مدد دے۔ بلکہ ان کی تعلیم و تربیت کا موجب ہو جائے۔ گڑیوں کا کھیل ایسا ہے کہ اُس میں لڑکیاں سینا۔ پرونا۔ کھانا۔ پکانا۔ اور آئندہ زندگی کے تمام ضروری حالات سے واقف ہو جاتی ہیں کبھی گڑیا کا پاجامہ سیا جا رہا ہے۔ کبھی اُس کا کرتہ بن رہا ہے۔ پھر گڑیا کا بیاہ ہوتا ہے۔ اِس طرح کھیل میں ہی اُن کا تمام چال چلن سنوارا جاتا ہے۔ اِن کے خیالات میں ترقی ہوتی ہے۔ ان کے نشو و نماء میں مدد ملتی ہے +

یہ تو انسانی تدابیر کا نتیجہ ہے۔ مگر انسان کیا اور اُس کے ذہنی قوے کیا۔ جب اللہ تعالےٰ اس طرح انسان کے فطرتی تقاضاء کو پورا کرنے کے واسطے کوئی مفید حکمت بتلاتا ہے تو وہ بہت ہی اعلیٰ بات ہوتی ہے۔ اور اُس میں بڑے بڑے فوائد نظر آتے ہیں اللہ تعالےٰ چونکہ خود خالق ہے وہ خوب جانتا ہے کہ انسان کی فطرت میں بھی یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ خوشی کی خواہشمند ہو۔ اسواسطے اللہ تعالےٰ نے اسکی خوشی کے لئے عید کا دن مقرر کیا ہے۔ اور اس میں بہت سی باریک حکمتیں رکھ دی ہیں اور انسان کے لئے بڑے بڑے منافع کی باتیں اس میں شامل کر دی ہیں۔ عید یا خوشی کا دن چونکہ فطرت انسانی میں داخل ہے اسواسطے تمام قوموں میں عید منائی جاتی ہے۔ عیسائیوں کی عید عنقریب دسمبر کے آخر میں ہونے والی ہے۔ جسکو کرسمس کہتے ہیں۔ ایک اور عید عیسائیوں کی ایسٹر میں ہوتی ہے۔ ہندو بھی دسہرہ اور ہولی مناتے ہیں۔ سکھ بھی عید کرتے ہیں۔ یہودیوں میں بھی فرعون کی غلامی سے بچنے کے دن سال بسال عید ہوا کرتی ہے اور اس کے سوائے اور بھی ان کے درمیان عیدیں ہیں۔ غرض کل قوموں میں عید منانے کا دستور چلا آتا ہے۔ یہی انسانی فطرت کا تقاضاء ہے۔ اس سے قوے میں نشو و نماء ہوتا ہے۔ لیکن حقیقتاً عید دل کی خوشی سے ہوتی ہے۔ اگر کسی کے گھر میں رات چوری ہو گئی ہو اور اُس کا تمام مال لوٹا گیا ہو تو وہ صبح کیا عید منائیگا۔ یا کسی کے ہاں ماتم ہو گیا تو وہ کیا عید کرے گا جبتک کہ دل میں راحت نہو۔ کوئی عید نہیں۔ صرف کپڑوں کی طیاری اور کھانے پینے کا نام عید نہیں ہے مگر عید دل کی خوشی سے بنتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے واسطے دو عیدیں مقرر کی ہیں۔ اور ہر دو میں بڑی حکمتیں رکھ دی ہیں۔ ہر دو میں اِس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ دل کی سچی راحت جس کو تم تلاش کرتے ہو۔ وہ ہم بتلاتے ہیں کہ کس طرح مل سکتی ہے۔ پہلی عید کے قبل ایک ماہ کا روزہ مقرر کیا ہے۔ کہ جب انسان اپنی خواہشات کو اللہ تعالےٰ کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اور اُس کے لئے بھوک پیاس برداشت کرتا ہے۔ تو یہ اُس کے واسطے ایک خوشی کا مقام ہے۔ اللہ تعالےٰ کی اِس عبادت کے بعد وہ ایک عید مناتا ہے +

دوسری عید میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی طرف اشارہ کر کے ہر مسلمان کو جسے استطاعت ہو قربانی دینے کا حکم ہے۔ اِس میں یہ سر ہے کہ تم حضرت اسماعیل کی طرح اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دو۔ حقیقی عید یہی ہے۔ مگر یہاں کیسی مشکل ہے کہ برخلاف اِسکے آجکل کے مسلمان عید کے دن گندے افعال کرتے ہیں۔ عیش و عشرت میں دن گزارتے ہیں۔ بجائے اسکے کہ دل کی خواہشوں کو قربان کریں۔ زنا اور فسق و فجور میں مبتلا ہوتے ہیں +

حضرت مسیح کے حواریوں نے خواہش کی کہ ہمیں مائدہ ملے تاکہ ہمارے لئے عید ہو۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ مائدہ تو اُترے گا مگر مال و دولت پاکر انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔ اور فرعون بنجاتا ہے۔ اللہ کے پیاروں پر حملے کرنے لگجاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اگر مائدہ پاکر تم میری مرضی کے خلاف چلوگے۔ تو میں ایسی سزا دوں گا۔ جو کبھی کسی کو نہ ملی ہو۔ جب خدا کی نعمت ملتی ہے تو اُس کے ساتھ ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ خدا کے عذاب سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیئے۔ خدا اندھا کر دے بہرہ کر دے۔ جذام ہو جائے۔ مرگی پڑ جائے۔ پاگل بنجائے۔ ننگ و ناموس جاتا رہے۔ عذاب الٰہی کو کون برداشت کر سکتا ہے۔ عیسائیوں کو دیکھو۔ انہوں نے خدا ہی نیا بنا لیا ہے +

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یہ ایسا سخت گناہ ہے۔ کہ

* پچھلے اخبار میں اس خطبہ کے چھاپنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ مگر اس میں چھپ نہ سکا۔ اسواسطے اس اخبار میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے +

قریب ہے اِس سے آسمان وزمین پھٹ جائیں۔ پیشگوئیوں سے ظاہر ہے کہ کوئی ایسا سخت وقت آنیوالا ہے۔ ابتلاء سے بچنے کے واسطے اللہ تعالٰے نے عید کے دِن جو خوشی کا دِن ہے بجائے پانچ کے چھ نمازیں مقرر کردی ہیں۔ اس میں اشارہ ہے کہ جب مال و دولت آرام و راحت حاصل ہو تو عبادت زیادہ کرو۔ جب انکی خواہشات بڑہیں تو نماز بھی ایک اور بڑھادی۔ جب چھ نمازیں پڑھینگے تو ان کی توجہ اللہ تعالٰے کے حضور میں اور بھی بڑھ جائیگی +

مسلمانوں نے جب اس کے برخلاف کیا تو اُن پر ہر طرف سے دُکھ کی مار پڑی۔ ملک چھینے جا رہے ہیں۔ عزّت و مال جاتے رہے۔ سب سے زیادہ ذلیل ہوگئے ہیں۔ دیکھو مراکش مُسلمانوں کی سلطنت ہے۔ مگر جرمن اور فرانس اُس پر قبضہ کرنے کے واسطے علانیہ آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں۔ گویا اسلامی بادشاہ کی کوئی ہستی ہی نہیں۔ اور اُس کے ملک کو اپنا حق جانتے ہیں۔ اور اُس کی کوئی عزّت اُنکے دِلوں میں نہیں۔ ہمارے بادشاہ بھی ذلیل ہوگئے۔ اللہ تعالٰے نے اِن ابتلاؤں سے بچنے کا یہ علاج مقرر کیا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر عبادت کرو۔ صدقہ دو۔ حج کے لئے سفر اختیار کرو۔ قربانیاں دو۔ افسوس ہے کہ مُسلمان خیال کرتے ہیں کہ عید ایک میلہ ہے۔ اور دنیوی راحت کیلئے ہے۔ اصلی راحت تو اللہ تعالٰے کی رضا سے حاصل ہوتی ہے۔ خدا تعالٰے ہم سب کو توفیق دے کہ ہم حقیقی راحت کو سمجھیں اور پائیں +

پیامِ اصلاح

انجمن اتحاد و ترقی مسلمانانِ پنجاب لاہور نے ایک دو ورقہ نصیحت کا چھاپ کر مسلمانوں میں تقسیم کیا ہے جس میں مسلمانوں کو تجارت کی طرف متوجہ ہونے کا بڑے زور سے مشورہ دیا گیا ہے۔ کہتے ہیں :-

ہندو بھائیوں کے علاوہ ہمارے ملک میں ایک نہایت قلیل التعداد قوم پارسیوں کی بھی آباد ہے جو بوجہ تجارت جیسے گنج بخش پیشہ کے ہاتھ میں رکھنے کے معزز ترین اقوام میں شمار ہوتی ہے +

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے جدّی پیشہ ۴۴ تجارت سے اتنے عرصہ بیگانہ رہنے کے باعث ہمنے اپنے آپکو بام عروج سے قعرِ تباہی میں گرالیا اور اب اِس حالت کو پہنچ گئے ہیں کہ جو قومیں کبھی ہماری قدمبوسی کو باعثِ افتخار سمجھتی تھیں۔

ریویو

جنگ بدر سے لے کر جنگ یرموک

تک ۲۸ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۷ رسالوں میں شایع ہوئے ہیں جنسے تمام دُنیا اتبک حیران اور ششدر چلی آتی ہے۔ اور جنکے مطالعہ سے عجیب نورانی اثر دل پر پڑتا ہے اور دین و دُنیا کی فلاح حاصل ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے ہے کہ یہ سلسلہ اہلِ اسلام کیلئے نہایت مفید ہے حجم ۲۸۸ صفحے قیمت عہ محصول معاف۔ المشتہر غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

الرحلۃ الحجازیہ سفرنامۂ حج

مرتبہ جناب مولوی حکیم حاجی محمد عبد الغفور صاحب ساکن موضع رمضان پور پرگنہ بہار ضلع مونگیر منقلو ڈاک خانہ برگھہ۔ یہ کتاب حاجی صاحب کی ڈایری (روزنامچہ) ہے جوکہ انہوں نے اپنے سفرِ حج میں لکھی تھی۔ گھر سے چلنے سے لیکر واپس گھر پہنچنے تک کے تمام حالات روزمرّہ درج ہیں۔ عازمانِ حج کے واسطے مفید معلومات کا ذخیرہ ہے۔ اور دوسروں کے واسطے اِس کے پڑھنے سے ایک حاجی کے تمام دلچسپ حالات معلوم ہوجاتے ہیں۔ گویا ایک حاجی صاحب اپنے سفر سے واپس آکر اپنے تمام حالات ہمارے سامنے ذکر کر دیتے ہیں۔ یہ کتاب مذکورہ بالا پتہ پر حاجی صاحب موصوف سے ملسکتی ہے۔ قیمت کتاب پر درج نہیں ہے +

ایڈورڈ گزٹ

کے چند پرچوں کے دیکھنے کا ہمیں اتفاق ہوا ہے یہ اخبار سات آٹھ ماہ سے ایبٹ آباد ضلع ہزارہ سے شائع ہوتا ہے اِسکے ایڈیٹر قومی خیرخواہی میں ایک پرجوش نوجوان منشی قلندر خانصاحب ہیں۔ جو برادرانِ وطن کی ظاہری اور باطنی چوٹوں کے سامنے سینہ سپر کئے ہوئے اپنی قوم اور اپنی گورنمنٹ کی خیرخواہی میں بڑی ہمّت و حوصلہ کے ساتھ مصروف ہیں۔ قوم کو چاہیئے کہ ان کی حوصلہ افزائی کرے۔ قیمت اخبار معزز عہدہ داروں سے مبلغ چھ روپے سالانہ۔ اور عوام سے صرف دو روپیہ سالانہ ہے +

تصدیق کلامِ ربّانی

مطبع الحق کا کیا ہے مخالفین کے اعتراضات کے جوابات کے واسطے کوئی توپ خانہ ہے۔ آئے دِن دشمنانِ اسلام بالخصوص آریوں کے مقابلہ کے واسطے ایک نہ ایک آراستہ پیراستہ قواعد داں رسالہ وہاں سے نکلتا رہتا ہے۔ اسوقت جو نیا رسالہ ہمارے سامنے ہے وہ ۱۹۲ صفحہ کا ہے۔ اور ہمارے مکرم دوست جناب مولوی سید صادق حسین صاحب مختار عدالت فوجداری و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ و ممبر دیانند مت کھنڈن سبھا دہلی کی تازہ تصنیف ہے۔ میر صاحب موصوف کے اکثر مضامین ہمارے احباب دیکھ چکے ہوئے ہیں۔ اسواسطے وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ کن پُرزور دلائل سے انہوں نے آریوں کی کتاب مسلمانوں کے بانی کی کہانی کا جواب اِس کتاب میں دیا ہے۔ اِس کتاب میں اُن کتابوں کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔ جو ردِّ آریہ میں علمائے اسلام نے طیار کیا ہے۔ ویدک ایشور کا حُلیہ اور قدیم آریوں کی تہذیب اور ہر طرح کے تحقیقی اور الزامی جواب بہت دلچسپ ہیں یہ کتاب بقیمت ۸ فی جلد دفتر اخبار الحق دہلی سے مِل سکتی ہے +

عبرت

آجکل کے سُست مزاجوں کے واسطے یورپ نے جو جو سامان مہیا کئے ہیں انمیں سے ایک ناول خوانی ہے۔ انگریزی میں تو کوئی ناولوں کا شمار نہیں۔ پر اُردو میں بھی اِس قدر ناول پھیلے ہیں۔ اور ملک میں اِس کثرت سے پڑھے گئے ہیں کہ بہت نوجوان کیا بوڑھے بھی ناول خوانی کے سوائے اور لٹریچر کو ہاتھ بھی نہیں لگاتے۔ ایسے گئے گزروں تک بھی کچھ دینی باتیں پہنچانے کے واسطے بعض محبانِ قوم نے مذہبی اور اخلاقی ناول لکھنے شروع کئے ہیں۔ جن کا ایک تازہ نمونہ اِس وقت ہماری میز پر ہماری مکرمہ محترمہ مسز کرم الٰہی کی تصنیف بنام عبرت ہے۔ ایک اسم بامسمی قصہ ہے اِس میں منجملہ دیگر مفید باتوں کے فوائدِ پردہ پر بھی بحث ہے اور تعلیم نسواں کی خوبیوں کو عمدہ پیرایہ میں جتلایا گیا ہے جا بجا صداقت اسلام کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اللہ تعالٰے مصنفہ کو جزاءِ خیر دے اور انہیں اِس سے بہتر شغل دینی میں لگنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

یہ کتاب دفتر الحق دہلی سے بقیمت ۸ فی جلد ملسکتی ہے +

تبلیغی کارڈ

میاں محمد یمین سہارنپوری نے تبلیغی کارڈ چھاپ کر شائع کئے ہیں۔ جنپر ایک طرف حضرت صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ابنِ مریم مرگیا حق کی قسم کے ۱۲ شعر درج کئے ہیں + فی سینکڑہ ۶ ر محمد یمین قادیان

نبی اللہ کے ظہور کا پہلا حصّہ

مصنّفہ منشی محمد ظہیر الدین صاحب احمدی اروپی مصنّف ردّ چکڑالوی وویدکے ظہور میں فتور۔ یہ کتاب بہ قیمت ۵ ر فی نسخہ حاجی الٰہی بخش رحیم بخش احمدیاں۔ تاجران کتب گجرات پنجاب سے مِلسکتی ہے +

ایسے مشیروں سے خدا کی پناہ

بنارس میں کوئی انجمن مشیر المسلمین ہے۔ اُس نے ہمارے بنارس جانیکی کاروائی کو اب چھ ماہ کے بعد چھاپا ہے۔ چھ ماہ شاید اس واسطے لگائے ہیں کہ بدر میں جو رپورٹ لکھی گئی تھی۔ وہ لوگونکو بھول جائے تو پھر غلط بیانی آسان ہوجائے۔ اللہ رحم کرے مسلمانوں کے حال پر۔ بڑے فخر کے ساتھ جو کارروائی اس مشیر نے بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ غیر مسلمین کے سامنے جلسہ مذاہب میں خواجہ صاحب نے اسلام کی تائید میں جو لیکچر دیا تھا۔ اُس لیکچر کی تردید کرکے اس مشیر نے چھاپ دی ہے۔ سبحان تیری قدرت۔ اسلام کیوں نہ ترقی کرے۔ کہ اُس کو گھر میں ہی ایسے مشیر مل گئے۔ اور ملے بھی مفت۔ یہ مشیر مسلمانوں کو حکم کرتا ہے کہ جو شخص مرزائیوں کو **کو کافر نہ جانے وہ خود کافر و مرتد ہے**۔ اب ہم اپنے اُن دوستوں کو جو سلسلہ حقہ اور اُس کے بانی کو اچھا جانتے ہیں مگر ہنوز داخل بیعت نہیں ہوئے۔ صلاح دیتے ہیں کہ برادران کافر تو تم بن چکے اب الگ رہنے کا کیا فائدہ۔ آؤ۔ ایک سو ہوجاؤ۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ وہ نہ ہو کہ نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے +

بدر کامل

مصنّفہ بابو محمد حسین صاحب احمدی کلرک لاہور چھاؤنی۔ جنکے زورِ قلم سے اخباری دُنیا بخوبی واقف ہے۔ ایک آریہ کے ۲۰ بیس سوالات کے جواب میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اور مذہبی ناولوں کی طرز میں پیش کرنیکا جو اضطراری طریق بعض لوگوں نے اختیار کیا ہے۔ اُس کا ایک نمونہ ہے اور مذہبی ناولوں کا نمبر ۲ ہے بجواب معقول اور مدلّل دیئے گئے ہیں۔ جن لوگوں کو آریاؤں سے واسطہ پڑتا ہے۔ وہ خصوصًا اس کتاب کا مطالعہ فرمادیں۔ یہہ کتاب بقیمت ۴ ر فی جلد منشی دوست محمد صاحب احمدی مینیجر مسلم ٹریکٹ سوسائٹی لاہور سے ملسکتی ہے +

گوشت خوری

پر ایک سیر کن بحث مؤلفہ منشی برکت علی صاحب بقیمت ۳ ر دفتر بدر سے یہ کتاب مِل سکتی ہے +

مباحثہ مونگیر حصّہ اوّل

احباب کو معلوم ہے کہ علمائے مونگیر و بنگال کے چیلنج پر یہاں سے چند علماء مباحثہ کے واسطے گئے تھے۔ جو کہ وہاں کے علماء کے فرار کے سبب چل نہ سکا۔ اُس مباحثہ کے تفصیلی حالات مرتبہ حکیم خلیل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ نے چھپوائے ہیں جو کہ بقیمت ۴ ر دفتر اخبار الحق دہلی سے مِل سکتا ہے۔ اس میں دیگر حالات کے علاوہ وہ عربی عبارت بھی بمعہ ترجمہ درج کی گئی ہے جو مطابق شرائط مباحثہ ہمارے علماء نے مخالفین کے سامنے پیش کی تھی۔ اور جس کے ڈر سے وہ بھاگ کھڑے ہوئے +

بیس ۲۰ سوالات کے معقول جوابات

آریوں کے مشہور کردہ درشن نند کے اعتراضوں کے جواب جناب آغا رفیق بلندشہری نے بہت عمدگی سے دیئے ہیں۔ قابلِ دید کتاب ہے اور قابلِ قدر انجمن نورٌ علیٰ نور حامی اسلام کیمپ میرٹھ نے اس کتاب کو شائع کیا ہے +

چشمۂ آریہ

یہ کتاب ایک مسیحی صاحب بنام ایس۔ ایم۔ پی۔ کی تصنیف ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ موجودہ آریہ مذہب کہاں سے نکلا ہے۔ اور عجیب درعجیب انکشاف آریوں اور اُنکے بزرگوں کے مذہب کے متعلق اس کتاب میں درج ہیں۔ جنکا لطف کتاب کے پڑھنے سے ہی حاصل ہوسکتا ہے +

ایس۔ ایم۔ پی صاحب۔ منصف مزاج آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب میں صفائی سے اقرار کیا ہے کہ جو توحید اسلام میں ہے وہ عیسائی مذہب میں نہیں۔ لکھتے ہیں :-

"خدا کی وحدانیت میں کسی دوسرے اور تیسرے کا شریک ہونا اسلام ایک لمحہ کے واسطے روا نہیں رکھتا خواہ وہ کسی قسم کا کیوں نہو۔ آریوں کا یہ قول کہ تین وجود ازلی ہیں ایک طور سے تثلیث کی حمایت ہے"۔

یہ کتاب بقیمت ۱۳ ر فی جلد پادری گلزاری لال صاحب پاسٹر ایم۔ اے چرچ ۵۹ سول لین کانپور سے مِلسکتی ہے +

ملازمین مطبع

مطبع بدر میں ایک پریسمین اور دو کل کشوں کی ضرورت ہے +

دُعا مدد

قاضی غلام حسن صاحب حصار سے اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کی پہلی بیوی بیمار ہیں۔ گھر میں بہت بے چینی اور تکلیف ہے احباب سے التجاءِ دُعا ہے +

روزوں کی فلاسفی

اس میں حنفی مذہب کے مطابق روزوں کے متعلق تمام مسائل ہیں۔ یہ کتاب مالک و ایڈیٹر رسالہ ضیاء الاسلام مراد آباد سے مِل سکتی ہیں +

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر چالیس سال ملازم سرکار بمشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس ۱۲۵ روپے ماہوار۔ کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہوسکتے ہیں +

(۲) ایک شریف خاندان آدمی غیر احمدی اپنی ایک دختر نابینا کنواری عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت فرمادیں۔ باشندگان میرٹھ، دہلی، مظفر گڑھ، سہارنپور وغیرہ کو ترجیح ہوگی +

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقا۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہوکر اپنی لڑکی کا جسکی عمر ۲۳ سال۔ گندم رنگ۔ جسم اور قد درمیانہ۔ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک قرآن شریف اور اردو خواندہ مطیع فرمانبردار۔ بخت پز قطع برید۔ دوختنے سے واقف ہے۔

احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جسکی عمر ۲۲ سے ۲۳ برس تک ہو۔ اوّل تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ یا کم سے کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو۔ یا بیس روپیہ ماہوار جائیداد کی آمدنی۔ یا اور کوئی ذریعہ ۲۰ روپیہ ماہوار آمدنی کا ہو۔ اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ مظفر نگر۔ سہارنپور۔ وغیرہ کے باشندگان کو ترجیح ہوگی +

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔ درخواست کے ساتھ ۱ ہر کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں۔ اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے اُنیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی +

(۶) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہلِ حاجت سید غلام حسین صاحب وٹرنیری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو +

(محمد آبین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ)

نامہ نگار صاحبان

کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ بدر کے کالموں میں گنجایش کم ہے اور مضامین باہر سے بہت آتے ہیں۔ خود یہاں کے مضامین ایڈیٹوریل نوٹس۔ خطبہ۔ کلامِ امیر وغیرہ کے واسطے پوری جگہ نہیں ملتی۔ اگر بیرونی صاحبان کچھ امداد کر کے ایسے مفید مضامین کے واسطے زائد اوراق لگوا دیا کریں تو خوب ہو +

سرریو مبایعین

(جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

عائشہ بی بی ہمشیرہ فیض احمد۔ موضع طالب پور ضلع گورداسپور

گوہر بی بی والدہ فیض احمد " " "

بابو فضل الٰہی صاحب میڈیکل اسسٹنٹ کومو برٹش ایسٹ افریقہ +

میاں محمد ابراہیم صاحب۔ قاضی ولی چک بھاگل پور +

سید مہر علی صاحب۔ مولود۔ ضلع لدھیانہ +

ہمشیرہ ولی داد رحمت بی بی۔ بنگلہ کوٹ خدایار ضلع لائلپور۔

سید محمد صاحب۔ گھالیاں۔ سنزاہ۔ سیالکوٹ +

عبدالرحمٰن صاحب خانسامان ساکن جھانسی۔ حال نوشہرہ ضلع پشاور بنگلہ

حیات محمد صاحب گھالیاں۔ سنزاہ۔ سیالکوٹ +

میاں غلام محمد صاحب پسر غلام قادر۔ دوالمیال +

چوہدری غلام محی الدین ٹھیکدار نوشہرہ ضلع پشاور +

گلاب دین صاحب میانوالی مہاران ڈاکخانہ گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ

پیر احمد صاحب رالی لوبک تحصیل رعیہ +

سید فیض علیشاہ صاحب معرفت عطاء اللہ وٹرنیری دفعدار سیول کورٹ ۲۷ کسولی۔ انبالہ +

نور دین صاحب دکاندار جرمن بازار۔ نروبی۔ برٹش ایسٹ افریقہ +

میاں اللہ دتا صاحب۔ اوچہ۔ سنزہ۔ سیالکوٹ +

میاں رحیم بخش صاحب زمیندار " "

شیخ فرزند علی صاحب سیمل باڑہ۔ صالحپور۔ کٹک +

اہلیہ الہ داد صاحب بھاگاں صاحبہ۔ الہ داد کنسٹیبل ۳۶۵ پولیس گجرات +

امام بی بی صاحبہ معرفت الہ داد کنسٹیبل ۳۶۵ "

جناب سیف الرحمٰن صاحبزادہ۔ موضع عبدگاہ۔ مازید خیل ڈاکخانہ بڑہ بیر۔ ضلع پشاور

منشی محمد سلطان صاحب ٹھیکداراں۔ گوبند پور۔ تہرا پر جہلم سیکنڈ ڈویژن +

کرم داد صاحب موضع سرشارہ ضلع میرپور تحصیل کوٹلی ریاست جموں +

چوہدری عنایت علی صاحب وڑائچ۔ ڈرافسمین سروے ڈیپارٹمنٹ نروبی برٹش ایسٹ افریقہ +

منشی محمد فاضل صاحب میونسپل سرویر الہ آباد۔ کوٹھی شیروالی +

امانت بی بی صاحبہ بنت نظام الدین

علی بخش صاحب دبجواں کی اہلیہ صاحبہ

نور گل صاحب معرفت ڈاکٹر محمد دین بازار جہانگیر پورہ پشاور

سید محمد حسین شاہ صاحب گھالیاں۔ سنزاہ۔ سیالکوٹ +

شیخ خدا بخش صاحب ٹالی والہ متصل مسجد مسماۃ جیبا۔ ویکفیلڈ گنج لدھیانہ +

محمد بخش صاحب۔ نازکہ۔ ضلع جالندھر +

منشی عثمان پٹواری۔ چوک پولیس۔ شہر ملتان +

میاں احمد بخش صاحب کلاہ فروش۔ بازار کالا منڈی۔ اندرون حرم دروازہ۔ ملتان +

شاہ محمد صاحب ولد میاں لنگر صاحب احمدی۔ موضع ڈھو تحصیل کھاریاں۔ ضلع گجرات +

مسمات امام بی بی صاحبہ زوجہ میاں لنگر احمدی " "

الٰہ بخش صاحب چٹھی رساں۔ وزیر آباد +

عبداللہ خان صاحب محرر۔ دفتر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ خیبر

ثناء اللہ صاحب۔ فیروز والہ تحصیل گوجرانوالہ +

عبدالرحمٰن صاحب۔ رسالہ پولیس فورٹ سنڈیمن بلوچستان +

والدہ محمد صدیق صاحب راج بی بی صاحبہ معرفت منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک۔ قلعہ میگزین +

فتح خاں صاحب۔ بھوچال کلاں ضلع جہلم +

مولوی جلال الدین صاحب مدرس اوّل۔ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ

سید کاکا شاہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ و ۲ دختران معرفت عطاء الٰہی جنڈانوالہ۔ ڈاکخانہ چنیوٹ روڈ لائلپور +

منشی سعید الدین صاحب ولد محمد رحیم الدین صاحب کوہ چکڑوتہ

چوہدری نظام الدین آباد کار۔ دیہہ ۲۲ ڈاکخانہ راد تیالی ضلع حیدرآباد سندھ

منشی رحیم الدین صاحب سوال نویس۔
شیخ عبدالرحمٰن صاحب طالب علم

احمد خان صاحب خانساماں۔ معرفت حافظ عبدالعزیز صدر سیالکوٹ

محبوب علی صاحب۔ محلہ جلال نگر۔ پرگنہ سورجگڈہ ضلع مونگیر

چوہدری اکبر خان صاحب پٹواری۔ معرفت منشی مولا بخش صاحب بھٹی احمدی سیالکوٹی +

فیض احمد صاحب ولد خدا بخش۔ موضع بہوڈی للیاں۔ بدوملہی سیالکوٹ +

اخبار عالم پر ایک سرسری نگاہ

آہ! ایک وہ وقت تھا کہ اگر دس مسلمان کہیں چلے جاتے تو سینکڑوں کیا ہزاروں ان کے رعب کے سبب کانپتے تھے۔ آج وہ وقت ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے شہر پر شہر اور ملک پر ملک نکلا جارہا ہے۔ سلطان مراکو زندہ موجود ہے اور جرمن اور فرانس میں اسکے حصوں کی بابت تنازع ہو رہا ہے۔ ایران مسلمانوں کا ہے مگر اُس کے تجارتی انفلوانس کے حصول کا عہد و پیمان یورپ میں ہو رہا ہے۔ **طرابلس** مسلمانوں کا۔ ترکوں کا۔ یورپ کے اخبار بھی کہتے ہیں ترکوں کا۔ پر اٹلی کہتا ہے نہیں میرا۔ اِس پر ترکوں اور اطالیوں میں اعلانِ جنگ ہو گیا۔ اطالی بیڑا جنگی جہازوں کا طرابلس میں پہنچ گیا۔ طرابلس پر قبضہ کر لیا ہے اور ترک اندر کی طرف چلے گئے ہیں اور جنگ کی طیاریاں کرتے ہیں۔ کیسی بے رعبی چھا گئی ہے۔ کاش کہ مسلمان اب بھی سمجھیں کہ ع شامتِ اعمالِ شاں آورد ایام چنیں

ہمعصر وطن فرماتے ہیں یہ **قربِ قیامت** کی علامت ہے۔ بالکل درست ہے۔ بجا ہے۔ ہم تو مدت سے یہی پکار رہے ہیں۔ شکر ہے کہ اب اہلِ وطن کی بھی آنکھیں کھلیں۔ فرماتے ہیں "آثار قیامت میں سے ایک علامت مدتوں یہ بتائی جارہی ہے کہ اسلامی سیاسی اثر کا تقریباً نابود ہو جانا قرب قیامت کی نشانی ہے" اور "دوسری نشانی اخلاق کا عام انحطاط ہے"۔ سو دونوں باتیں پوری ہوگئیں۔ اب ذرا اُس کی بھی تلاش کیجئے جو قرب قیامت میں آنے والا ہے۔ کلکتہ اور لاہور کے مسلمانوں نے بڑے بڑے **جلسے** کئے ہیں۔ اٹلی کی اِس زبردستی پر نفرین کی ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ کو توجہ دلائی ہے کہ ترکوں کو انصاف دلائے۔ اطاکیہ میں والنیٹر جوق در جوق اُٹھ رہے ہیں۔ جوشِ جنگ بڑھ رہا ہے سُنا جاتا ہے **شاہِ ایران** گرفتار ہو گئے۔ ایک انگریزی سیاح یورپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ اب ایران پر قبضہ کر لیا جائے۔ امن عامہ کا قائم رکھنا ضروری ہے۔ کیوں نہ ہو۔ ہمارے ایک دوست نے ایران اور ٹرکی کے انقلاب کو مسلمانوں کے استحکام پر **مینار بلند** کی نشانی بتلایا تھا۔ وہ ذرا غور فرماویں۔

اخباروں والے چاہتے ہیں بادشاہ سلامت کی آمد پر

پریس ایکٹ

...رایا گم نہیں جنگ اٹلی و ٹرکی بادشاہ کی نہ ہو جائے۔ ہماری **مسلم پریس** ایسوسی ایشن کو بھی اس پر توجہ کرنی چاہیئے بشرطیکہ مسلمانوں کی مشترکہ قسمت میں سے حصہ لینے سے وہ بچ نکلے۔ کیونکہ اخباروں میں اُس پر کچھ حسن ظن کیا جارہا ہے۔ اللہ خیر کرے +

نواب وقار نواز جنگ نے تسلیم کیا ہے کہ فی زمانہ **نبی** ہو سکتا ہے۔ مگر لغوی نبی۔ اچھا پایا۔ کچھ تو مانو۔ شکر ہے کہ جو نبی کے لفظ کی دہشت تھی وہ تو تم سے دُور ہوئی خدا چاہے گا تو اور آگے ترقی کرو گے۔ **اہلِ حدیث** فرماتے ہیں "مسلمان وہ ہے جو آنحضرت کو اپنا امام رہنما جانکر ان کی الہامی کتاب قرآن شریف کو واجب العمل جانے"۔ اِس تعریف سے بھلا حضرت مرزا صاحب کیونکر باہر رہ گئے۔ غور کیجئے؟ سہارنپور میں **چماروں** نے بھی کانفرنس کی ہے۔ خوب کیا۔ **ہندو** لفظ کی کیا تعریف ہے؟ اخبار ہندوستان کے نامہ نگار لکھتے لکھتے تھک گئے۔ کوئی جامع مانع تعریف ہی بننے میں نہیں آتی۔ وزیدگا ٹیم کے پرنسپل سری نواس صاحب نے جھگڑا مکایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ ہندو وہ ہے جو ہندوستان میں پیدا ہوا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ پھر مسلمانوں سے کیوں جنگ ہے؟۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نے قادیان کے اسکول سے علیحدہ ہو کر **بٹالہ** کے مشن اسکول میں نوکری کر لی ہے۔ اچھا ہے بٹالہ کے احمدیوں کو ایک سابق مہاجر مل گیا۔ **رنگون** سے مولوی ابو سعید عربی اطلاع دیتے ہیں کہ مرزا حیرت برہما سے نامراد لوٹے اور رنگون میں مولویوں میں عید کے دن کاغذی جنگ ہوئی۔ ایک کہے میرے پیچھے پڑھو۔ دوسرا کہے میرے پیچھے پڑھو۔ ۱۹۰۸ء میں برطانیہ میں ۶۰۳۴ **دوالئے** نکلے + ہندوستان میں ہندو مسلمانوں میں **کشیدگی** بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اِسکے ذمہ وار زیادہ تر اخبار نویس ہیں۔ ہمعصر اخبار عام نے بھی اپنا طرز بدل لیا ہے۔ شاید پہلے طرز کو ہندو خریداروں نے پسند نہیں کیا۔ یا مسلمان خریداروں کی تعداد کچھ کم ہو گئی ہے۔ اخبار **ملت** اخبار ہندوستان کی حقارت کرتا ہے کہ اُسکے پڑھنے والے چھوٹے اور کم فہم لوگ ہیں۔ یہ ٹھیک ہے مگر برادر من ہندوؤں نے جو مطلب حاصل کیا ہے وہ عام فہم زبان اور ارزانی قیمت کے

...تک پہنچکر حاصل کیا ہے۔ آپ لٹریچر کی اعلیٰ پروازیوں میں رہیں اور وہ اپنا مقصد پورا کر جائیں +

*

مامور کو مانو

یا حسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون

خاکسار نے مدت سے بذریعہ خط کے بیعت قبول کر لی ہوئی ہے۔ اور مماتِ مسیح علیہ السلام پر ایمان بالیقین لایا ہوا ہے کہ کوئی مسیح نہیں آئے گا۔ جو پہلا مسیح ہے وہ مر چکا ہے۔ جسکے مرنے کی ثبوت میں حضرت صاحب نے تیس آیات قرآنیہ و اکثر احادیث نبویہ دی ہوئی ہیں۔ اے مومنو مسیح کی موت پر ایمان لاؤ۔ اور افسوس اوپر بندوں کے جو آئے اُن کے پاس رسول مگر تھے اُنکے ساتھ مسخریاں کرتے۔ ایسا ہی مخالفوں ہمارے نے حضرت فداہ ابی وامی کے جھٹلانے پر زور باندھا۔ مگر اللہ جل جلالہ نے اُن کی برکتِ عظمیٰ سے لوگوں اور دنیا و مافیہا نور سے معمور کیا۔ اور خدا اپنے بندوں کو ہمیشہ اسی طرح برگزیدہ کرتا ہے +

پس ہر ایک مخالف کو اللہ جل جلالہ اپنی سیدھی راہ پر چلاوے۔ آمین۔ ثم آمین۔ اِنَّ ھٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہ۔ والسلام۔ خاکسار عبدالعزیز (مولوی) +

حضرت میر صاحب قبلہ فرماتے ہیں

از ناصر نواب بہ مکرمی اخویم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض ہے کہ آپ بدر میں شائع فرماویں کہ یہ عاجز سفر کشمیر سے واپس قادیان میں آگیا ہے تاکہ احباب مطلع رہیں۔ اور مجھ سے خط و کتابت قادیان کے پتہ سے کریں۔ خصوصاً چند اشخاص زیادہ توجہ فرماویں۔ اللہ دتا بھٹی سدہ نی۔ علاقہ ملتان۔ ذوالفقار علیخان صاحب افسر محکمہ آبکاری ریاست رام پور۔ محمد عثمان صاحب ہیڈ ڈرافسمین محکمہ ریل الہ آباد۔ میر مردان علی صاحب نائب صدر محاسب حیدر آباد دکن +

ناصر نواب از قادیان ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء +

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب

کی اعلیٰ قابلیت کی قدردانی میں گورنمنٹ نے مناسب جانا کہ بغیر امتحان کے اُن کو فرسٹ گریڈ کا ڈاکٹر بنایا جائے۔ ڈاکٹر صاحب کو مبارک ہو

عیسائی مشنری

اخبار خواں پبلک کو یاد ہوگا کہ اعلٰے حضرت امیر عبدالرحمن خان مرحوم فرمانروائے دولت خداداد افغانستان کے حضور میں عیسائی پادریوں کی طرف سے ایکدفعہ یہ درخواست پیش ہوئی تھی کہ مسیحی مشنریوں کو افغانستان میں وعظ کرنے اور تہذیب پھیلانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے بیدار مغز امیر کیجانب سے اس کا یہ جواب ملا تھا کہ "جو تہذیب آپ نے چین میں پھیلائی ہے اُسکا نتیجہ یورپ کی تمام طاقتوں کا متفقہ حملہ ہوا ہے یہی تہذیب آپ یہاں بھی پھیلائینگے۔ افغان عموماً جاہل ہیں۔ اگر کسی نے غصہ میں آکر کسی پادری کو مار ڈالا تو ہم ذمہ دار نہونگے۔" اس جواب کا یہ نتیجہ ہوا کہ آجتک پادریصاحبان نے کم اس طرف رُخ کرنیکا ارادہ بھی نہیں کیا +

امیر مرحوم نے جوبات آجسے ایک مدت پہلے کہی تھی۔ اُسے انگریز مدبرین کے تجربہ نے بھی صحیح تسلیم کیا ہے۔ وزیر خارجیہ انگلستان کو مقدونیہ واطنہ دادنہ) کے معاملات میں دو دفعہ کہنا پڑا کہ "قصور وار خود عیسائی ہوئے۔" حال ہی میں لوگوس واقعہ مغربی افریقہ کے پادری صاحب نے شکایت کی کہ جنوبی نائیجیریا میں عیسائیوں پر تشدد ہو رہا ہے۔ اِس کا جو معقول جواب گورنر نائیجیریا نے دیا ہے اُس سے واضح ہوتا ہے کہ انگریز حکام اس مقدس گروہ کے نبض شناس ہوگئے ہیں۔ سر والٹر ایجرٹن فرماتے ہیں "مغربی افریقہ کے کسی ملک میں مشنریوں کو اسقدر رعائتیں اور آسانیاں نہیں حاصل ہیں جسقدر کہ جنوبی نائیجیریا میں ہیں۔ اور نہ کسی دوسرے ملک میں مشنریوں کی اتنی کثرت ہی ہے افسوس ہے کہ) دیرینہ شکایتوں کو نئے لباس میں ظاہر کیا جاتا ہے بات اصل میں یہ ہے کہ مسیحی مشنری اور نئے بپتسمہ پائے ہوئے دیسی اپنے رؤسا کی اطاعت نہیں کرتے اور اُنہیں اُلٹا ناراض ہونیکا موقع دیتے ہیں۔ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ قیصر کے ملک میں رہکر قیصر کی حکومت کا جُوا گردن سے اُتار دیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیوں کو اپنی حرکات کا خمیازہ اُٹھانا پڑتا ہے دیسی رئیسوں کو شکایت ہے کہ جو آدمی عیسائی ہوتا ہے وہ ہماری حکم عدولی کرتا اور بات بات کی شکایت اپنے پادری کے پاس لے جاتا ہے +

مذکورہ بالا عبارت سے حسب ذیل نتائج نکلتے ہیں۔ (اول) عیسائی پادریوں کو بے بنیاد شکایت کی عادت ہو ہی گئی ہے (دوم) باوجود کثیر التعداد مشنری افواج کے اُنکو وہاں فتوحات حاصل نہیں حالانکہ اسلام اس ملک میں بسرعت تمام پھیل رہا ہے (سوم) رعایا کو حکمرانوں سے گستاخی کا برتاؤ کرنا سکھایا جاتا اور اعلٰی حکومت کے راہ میں رکاوٹیں اور مشکلیں پیدا کیجاتی ہیں +

ان آثار و نتائج کے ہوتے ہوئے کچھ عجب نہیں اگر پادریوں کا یہ قیاس پورا ہو کہ وہ دن قریب ہے جب تمام نائیجیریا مسلمان ہو جائیگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس کے پورا کرنے والے بھی وہی مسلمان ہونگے جنکی نسبت اصولیا ع "ہزار خندہ کفر است بر مسلمانی" کی مصداق بنی ہوئی ہیں + (از وکیل)

ضرورت نکاح

ایک صالح نوجوان حافظ قاری سید اور دستکار کو عمر ۲۲ سال کنوارے کے لئے جن کی آمدنی ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار ہے۔ ایک احمدی خواندہ خوبصورت پندرہ سولہ سالہ کنواری کی ضرورت ہے یہ ہرگز ضروری نہیں کہ سید یا امیرزادی ضروری ہو۔ بلکہ خواندہ ضرور ہو۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار الاسلام لاہور ہو +

ضرورت

ایک سب اسسٹنٹ سرجن مسلمان کی شمالی لینڈ ہول میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ ایکسو پچیس روپیہ ماہوار۔ مکان و پانی سرکاری ملے گا۔ درخواستیں بہت جلد ایجنٹ جنرل صاحب بمبئی کے نام پر بھیجدیں۔ پہلے تین سال کا اقرارنامہ دینا پڑے گا۔ اسکے بعد استعفٰی دے سکتے ہیں

The agent general for
The Somali Africa
Rughboy buildings
Apollo street
Bombay

۹ - جون ۱۹۱۱ء

رسید زر

محمد شریف صاحب ۲۵۵۱ ۱۲/ رئیس الدین احمد صاحب ۱۵۳۰ للعہ
غوث محمد صاحب ۲۵۱۰ ۱۲/ محمد یوسف صاحب ۲۷۵۹ ۱۲/

۱۰ - جون ۱۹۱۱ء

علی احمد صاحب ۱۵۹۱ عہ/

۱۲ - جون ۱۹۱۱ء

میر مراد علی صاحب ۱۰۵۵ للعہ عبدالرحمن ۲۴۳۰ للعہ

۱۳ - جون ۱۹۱۱ء

عطا محمد صاحب ۲۷۴۷ ۱۲/

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

بھیگرمی کا موسم آیا جہاں [illegible] ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا ۲۶ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ۱ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے بڑی نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی اشتہا کا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۲ تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ [illegible] کلکتہ

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسٰے لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہشتی مفرح اور مقوی ہے [illegible] سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے [illegible] اخبار بدر سے بادائے قیمت للعہ/ نقد یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے +

درخواست جنازہ

[illegible] کی والدہ صاحبہ [illegible] دار فانی سے بپرواز جاودانی رحلت فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون لہذا خدمت میں عرض پرواز ہوں [illegible] بذریعہ اخبار بدر احمدی احباب سے [illegible] جنازہ [illegible] جاوے

خاکسار
عبدالرحمن فرزند حاجی [illegible] احمدی [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

۲۴ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ... نومبر سنہ ۱۹۱۱ء

(جلد ۱۱)

(نمبر ۵)

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر۔ اور یسر۔ اور نعمت و بلا۔ میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موںھ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم۔ یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردئ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم

آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہرِ او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسلِ ربُّ العباد

آں ہمہ از حضرتِ احدیت است
منکرِ آں مستحقِ لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزاتِ انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ روزانہ درس قرآن شریف ہوتا ہے + حضرت ام المومنین جناب بیوی صاحبہ معہ فرزند اکبر حضرت صاحبزادہ صاحب و میر محمد اسحٰق صاحب و والدہ میر صاحب موصوف لدھیانہ میں ہیں سنا گیا ہے کہ وہاں حضرت صاحبزادہ صاحب کا ایک لیکچر ہوگا۔ احباب لدھیانہ کو چاہیئے کہ ضرور اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں + گذشتہ جمعہ کی صبح کو ارشاد انگریزی کا جلسہ لائبریری ہال میں ہوا + بابو محمد عثمان آپنے قبایل کے ہمراہ یہاں آئے ہوئے ہیں + اس ہفتہ میں حکیم غلام محی الدین صاحب کوٹ رحیم یار خان سے اور دیگر کئی ایک دوست متفرق مقامات سے تشریف لائے + حکیم محمد عمر صاحب فیروزپور سے واپس قادیان آگئے ہیں + ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب چند روز کے واسطے میانوالی تشریف لے گئے ہیں + گذشتہ جمعہ کا خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح نے خود ہی پڑھا۔ خود ہی پیش امام نماز ہوئے + منشی محمد اشرف صاحب ہیڈ کلرک دفتر محاسب اپنی رخصت پوری کر کے واپس آگئے ہیں + ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم سابق مہر سنگھ بخیر و عافیت یہاں موجود ہیں اور اپنی خدمات میں مصروف ہیں مگر ان کی نسبت کوئی صاحب ننکانہ کے میلے سے کہتے ہیں کہ وہ پھر سکھ ہو کر اپنے وطن کو چلے گئے ہیں۔ ایسی خبریں اڑانے والے صاحبان کو سن رکھنا چاہیئے کہ ماسٹر صاحب تو گرو نانک صاحب کے پکے اور اصلی شاگرد ہیں۔ ان کو کیا ضرورت ہے کہ گرو صاحب کے احکام کو چھوڑ کر کسی اور کے پیچھے لگیں +

غلطی صفحات پچھلے اخبار ۹ نومبر کے پرچے کے آخری دو صفحات پر غلطی سے ۱۹-۲۰ نمبر صفحہ لگایا گیا۔ چاہیئے تھا ۱۵-۱۶۔ کیونکہ ضمیمہ کے صفحات الگ ہیں ناظرین درست کریں +

ضرورت نکاح ایک ککے زئی شریف لڑکی عمر سولہ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ آنے چاہیئیں +

اخبار احمدیہ

لکھنؤ میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی تحریک سے احمدیوں کی نماز جمعہ برادر کبیر الدین کے مکان پر ہونے لگی۔ ایک جمعہ حضرت مولوی صاحب موصوف نے پڑھایا دوسرے میں مولوی رونق علی صاحب نے زکوٰۃ و خیرات کے بامحل مصرف کی طرف توجہ دلاتے ہوتے جتلایا کہ زمانہ صحابہ کی طرح اب بھی تحصیل صدقات کا محکمہ ایک مرکز میں قائم ہوا ہے جو قادیان ہے + **منصوری** سے بابو فخر الدین احمدی لکھتے ہیں کہ عیسائیوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے مگر ان کا عجیب حال ہے۔ عقل سے کوسوں بھاگتے ہیں۔ ہماری انجیل اور بائبل میں یہ لکھا ہے اور وہ لکھا ہے۔ ثبوت مانگا۔ تو خداوند یسوع کو مانو۔ روح القدس ملے گا۔ اس کا ثبوت پوچھو۔ تو اب ٹفن کا وقت ہے۔ پھر ملینگے + **بھاگلپور** سے خبر آئی ہے کہ عیدگاہ کا مقدمہ احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہوا۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے واسطے عید کا وقت مقرر ہوا۔ ہر دو وہیں نماز پڑھیں گے + **ڈبرو گڈھ ملک آسام** میں بھی مسجد کا جھگڑا اٹھا۔ جو احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہوا۔ فالحمد للہ۔ وہاں کے غیر احمدیوں نے احمدی برادران کی بہت ہتک عزت کی تھی۔ اور احمدی برادران کا اب حق تھا کہ ان پر نالش کرتے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ کہ اس کو جانے دیں اور حوالہ بخدا کریں +

دعا مدد (۱) محمد فیروز الدین صاحب قریشی خواستگار ہیں کہ احباب انکے بیمار والد حکیم چراغ علی صاحب کے واسطے دعا کریں +

(۲) برادر عبدالرحمٰن صاحب مدرس احمدی بوتالہ بیمار ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں +

ریویو حکیم محمد سعید الرحمٰن صاحب دہلوی ساکن کوچہ پنڈت متصل جنگلی کنوآں کرشٹان والی گلی دہلی نے ایک رسالہ بنام **معراج ترقی** چھاپ کر شائع کیا ہے جس میں مسلمانوں کو بدلائل عقلی و نقلی اپنی تجارت کو اپنے ہاتھ میں رکھنے کے عظیم الشان فوائد جتلائے ہیں حکیم صاحب کی خواہش ہے کہ یہ رسالہ متمول مسلمانوں کی امداد سے ایک لاکھ مفت دربار دہلی کے موقعہ پر تقسیم ہو۔ تمام خط و کتابت مذکورہ بالا پتہ پر ہونی چاہیئے +

خطبہ جمعہ

گذشتہ جمعہ کے خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ قرآن شریف اللہ تعالےٰ کا کلام ہے جس طرح خدا تعالےٰ کی کوئی حد و بسط نہیں۔ اسی طرح اس کے کلام کی بھی کوئی حد و بسط نہیں لہٰذا کلام الٰہی کی تفسیر کو ہم کسی خاص معنی میں محدود نہیں کر سکتے۔ قرآن شریف اللہ تعالےٰ کا کلام ہے بظاہر چاہیئے تھا کہ خدا ہی اس کی کوئی تفسیر کر دیتا۔ مگر خدا تعالےٰ نے اپنی کتاب کی کوئی تفسیر نازل نہیں فرمائی پھر نبی کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی قرآن شریف کی کوئی تفسیر نہیں کی۔ ان کے بعد خلفائے راشدین کا حق تھا۔ انہوں نے بھی کوئی تفسیر نہیں کی۔ پھر فقہ کے آئمہ اربعہ گزرے ہیں۔ حضرت امام حنیفہ ۸۰ ہجری میں ہوئے بہت قریب وقت میں تھے صحابہ کو دیکھا۔ مگر کوئی تفسیر قرآن شریف کی نہ لکھی۔ پھر امام شافعی ہوئے امام مالک ہوئے امام احمد حنبل ہوئے۔ مگر کسی نے قرآن شریف کی تفسیر نہیں لکھی پھر محدثین۔ بخاری۔ ترمذی۔ ابو داؤد بڑے شاندار لوگ گزرے ہیں۔ پر انہوں نے بھی کوئی تفسیر نہیں لکھی صوفیائے کرام میں خواجہ معین الدین۔ شہاب الدین سہروردی۔ حضرت مجدد صاحب شاہ نقشبند۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی بڑے عظیم الشان لوگ ہوئے علم ظاہر کے ساتھ علم باطن بھی رکھتے تھے۔ مگر کسی نے کوئی تفسیر نہیں لکھی حضرت شیخ شہاب الدین کی ایک تفسیر ہے۔ مگر اس میں انہوں نے اپنی کوئی تحقیقات نہیں لکھی میں نے بھی ایک تفسیر لکھی تھی اور [illegible] نے اصرار کیا کہ جلد چھپواؤ۔ مگر میں نے سوچا کہ میری [illegible] کو دیکھ کر بعد میں آنیوالے لوگ ان معنوں پر حصر کرنے لگ جائیں گے کہ یہی معنے ہیں اور بس۔ اور اس طرح قرآن شریف کے حقائق و معارف کا دروازہ وہ آئندہ کیلئے اپنے اوپر بند کر لیں گے۔ خدا کریم کی کتاب میں ہر زمانہ کے مباحثات کا اس میں جواب ہے۔ [illegible] ہر زمانہ کیلئے لما فی الصدور ہے۔ اسکو محدود نہیں کر دینا چاہیئے۔ [illegible] چاہیئے کہ تفسیر کے [illegible] باہر نکلیں اللہ تعالیٰ کے [illegible] قرآن شریف میں [illegible] ضروریات اسلام ہیں۔ کلمہ شہادت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔ یہ سات ہوئے۔ ایسا ہی سات عقائد ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان [illegible] رسول۔ کتب الٰہیہ [illegible] جنت و نار شامل ہیں یہ کل چودہ باتیں ہیں جو تمام [illegible] میں مشترک ہیں جو ان کا منکر اسلام سے باہر ہے۔ یہ چودہ [illegible]

القول الطیّب

(پُرانی نوٹ بک سے کچھ)

میری فروری ۱۸۹۸ء کی نوٹ بک کے ایک صفحہ پر ذیل کا نوٹ لکھا ہے۔اُسوقت میں لاہور میں تھا +

الہامات حضرت (مرزا) صاحب (منقول از) خط مولوی عبدالکریم صاحب (مرحوم) یکم فروری ۱۸۹۸ء

(۱) اِنَّ اللّٰہ لایغیّر ما بقوم حتّٰی یغیّروا ما بانفسھم +

(۲) انہ اوی القریہ +

(۳) انی مع الرحمٰن اتیک بغتةً +

(۴) ان اللّٰہ موھن کید الکافرین +

فرمایا۔ لوگ میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ تو کہہ جاتے ہیں۔کہ دین کو دُنیا پر ترجیح دونگا۔لیکن یہاں سے جاکر اِس بات کو بھول جاتے ہیں۔وہ کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اگر وہ یہاں نہ آوینگے۔ دنیا نے ان کو پکڑ رکھا ہے۔اگر دین کو دُنیا پر ترجیح ہوتی تو وہ دُنیا سے فرصت پاکر یہاں آتے۔ (منقول از) خط خواجہ کمال الدین صاحب۔یکم فروری ۹۸ء

کلامِ امیر

مُسلمان مومن ایک شخص نے عرض کی۔کہ مسلمان اور مومن میں کیا فرق ہے۔ فرمایا۔ قرآن شریف میں اسلام کو ایمان بھی کہا گیا ہے +

انشورنس ایک شخص نے عرض کی کہ کیا یہ جائز ہے۔کہ میں اپنی زندگی کو انشیور کرا لوں۔تاکہ میرے بال بچے کے واسطے بعد میں روپیہ جمع ہو۔ فرمایا۔ کیا تم اپنے بچّوں کے رازق ہو۔خدا کے پاس اُن کے لئے چندہ جمع کراؤ +

نعمت کی قدر کرو فرمایا۔انسان تندرستی کی حالت میں بیمار کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔اِسی طرح حسین۔جمیل۔بدشکل کو حقارت سے دیکھتا ہے۔ اُمراء غربا کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔بعض آسودہ حال لوگ اُیسے ہوتے ہیں کہ ان کو خشیت اللہ بہت ہوتی ہے اور اِس غرض سے کہ ہماری راحت قائم رہے۔ضرورتمندوں کی دستگیری کرتے ہیں۔جس طرح دُنیا کے مفلس ہوتے ہیں۔اِسی طرح دین کے بھی مفلس ہوتے ہیں۔ان کی بھی دستگیری ضروری ہے +

فرمایا۔ آدمی جب مصیبت میں پڑتا ہے تو پھر سوچنے لگتا ہے۔لیکن مبارک ہیں وہ لوگ جو پہلے ہی سے سمجھ سوچکر کام کرتے ہیں اور مخلوق کی ہمدردی میں مصروف رہتے ہیں۔تاریخ پر لوگ غور نہیں کرتے اور صحابہ کرام کے حالات پر تدبر نہیں کرتے۔یہود کے حالات کو دیکھو اور اپنے ہندوستان کے بادشاہوں کے حالات کی طرف توجہ کرو۔انسان جب حدّ سے بڑھ جاتا ہے اور طغیانی کرنے لگتا ہے تو اُس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا +

عمل کرو فرمایا۔ مرزائی بننے یا احمدی کہلانے سے نجات نہیں حاصل ہوتی ہے۔کام کرنا چاہیئے +

تکبّر نہ کرو فرمایا۔ انسان منی سے بنا ہے۔منی کے بھی ایک کیڑے سے۔کیڑے کو پھر چوسنے اور حرکت کرنے کی طاقت ہے اور آگے چلو تو انسان صرف مٹّی سے بنایا گیا ہے۔جس میں حرکت بھی نہیں۔وہ زبوں حالت بھی اس پر آچکی ہے۔پھر جب یہ جوان ہوتا ہے۔کیسی کیسی چُستیاں دکھلاتا ہے کبھی قطب جنوبی کو جاتا ہے۔کبھی قطب شمالی کو۔پھر جوانی کے دن بھی گزر جاتے ہیں۔اِنسان کہتا ہے چٹاپٹ گزر گئے۔حالانکہ چٹاپٹ کہاں گزرے۔سالہا سال لگتے ہیں۔تب جوانی کے دن گزرتے ہیں۔صحت اور طاقت کے دنوں۔کی قدر نہیں کی جاتی۔کھیل کے وقت لڑکے خیال کرتے ہیں۔کہ دین دُنیا کیا چیز ہے۔وہی کھیل کا میدان اور ہار جیت ان کا مقصد ہوتا ہے +

سلطان محمود کی غلطی فرمایا۔ سلطان محمود پر اللہ تعالےٰ رحم کرے۔اُس نے عربی کی بجائے فارسی دفتر جاری کیئے۔اِس لئے مسلمانوں کا عربی کے ساتھ تعلق کم ہوگیا۔فارسی کے لئے بہت کوششیں کی گئی تھیں۔اب اُس نے بھی ہندوستان سے ڈیرہ ڈنڈا اُٹھالیا ہے۔عربی زبان سے تعلق گیا۔ تو اہل عرب اور قرآن شریف سے دلچسپی گئی۔دین میں ضعف آگیا۔قرآن شریف کا شغل دن بدن گھٹتا چلا گیا +

سادگی اختیار کرو فرمایا۔ آج کل مُسلمان سادگی کو نہیں جانتے خواہ مخواہ اپنے اخراجات بڑھا لیتے ہیں جس مسلمان کو دیکھو۔ہزاروں کا مقروض ہے۔محنت کے وقت عذر کر دیتے ہیں کہ ہم سے محنت نہیں ہوسکتی اور چاہتے ہیں کہ کھانا پینا اچھا ملجائے۔ دیکھو میں باوجود اِس پیرانہ سالی اور ضعف کے اپنی دوکان چلاتا ہوں۔بہت سے بیماروں کو روز دیکھتا ہوں۔گویہ رزق کے لئے ایک پردہ ہی ہے +

یہ آیت حدیث نہیں ہے فرمایا۔ بعض فقرات اِس طرح مشہور ہوجاتے ہیں کہ ناواقف انہیں قرآن شریف کی آیت یا کوئی حدیث خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔حالانکہ وہ کلمہ نہ قرآن شریف میں ہوتا ہے نہ کسی حدیث میں۔اسی قسم کے کلمات میں سے ایک ہے۔لاعفو فی الکبائر۔اور ایسا ہی ایک اور کلمہ کسی اور کا بنایا ہوا ہے۔لاتتحرک ذرة الا باذن اللّٰہ +

مذہب محدّثین فرمایا۔ نیل الاوطار۔محلّی بن حزم فتوحات مکیہ۔ان کتابوں کے دیکھنے سے محدّثین کے مذہب کا حال معلوم ہوسکتا ہے۔یہی اعلےٰ درجہ کی کتابیں ہیں۔جو محدّثین کے مذہب کو ظاہر کرتی ہیں +

حادث فرمایا۔کل موجودات محسوسات جن کا ہم کو علم ہے۔وہ تو سب حادث ہیں۔باقی وہ چیزیں جو ہمارے مشاہدہ سے باہر ہیں۔انکی نسبت بحث کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں۔جو اعیان و عوارض ہم نے دیکھے ہیں وہ سب حادث ہیں +

خدا تعالےٰ کی ذات غنی ہے فرمایا۔ مولوی محمد اسمٰعیل شہید صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا لکھنؤ میں ایک فلسفی سے مباحثہ ہوا۔مولویصاحب نے اُسے کہا کہ ہم تمہارے فلسفہ کے اصول کے مطابق بحث نہیں کرتے۔ہم تو اِس طرح سے فیصلہ کرنے کو طیار

ہیں کہ تو اور ہم ایک کوٹھڑی میں بند ہو کر بیٹھ جائیں۔ اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالےٰ خود ہی اصل بات کو کس طرح ظاہر کر دیتا ہے۔ اس بات کو سُنکر حضرت (مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا۔ کہ اگرچہ اس طریق سے فیصلہ کرنے کے لئے کوئی شخص مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کے مقابلہ پر نہیں آیا۔ تاہم یہ ایک خطرناک بات ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی ذات تو غنی ہے ✣

کربلا کیوں متبرک

فرمایا۔ تعجب ہے کہ اہلِ شیعہ کربلا کو متبرک سمجھتے ہیں۔ اور وہاں اپنے مُردوں کی لاشیں لے جاتے ہیں۔ اور اُسی جگہ دفن کرتے ہیں۔ حالانکہ کربلا تو وہ مقام ہے۔ جہاں حضرت امام حسین پر ایسی سخت مصیبت اور تکلیف وارد ہوئی تھی ✣

عناصر میں تمیز

فرمایا۔ مثنوی میں لکھا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ عناصر میں تمیز اور ادراک نہیں ہوتا۔ مگر دیکھو۔ پانی نے نوح کو اور اُن کے دشمنوں کو پہچان لیا۔ اور اسی طرح پانی نے موسےٰ اور فرعون کو پہچان لیا۔ اور ہر ایک کے ساتھ اس کے مناسب حال سلوک کیا۔ اور آگ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو پہچان لیا۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ کلر زمین میں گناہ بہت ہوتے ہیں۔ اور باغ والی زمین نیکیاں بہت ہوتی ہیں۔ کیونکہ سبزہ زار کے درخت بھی تسبیح کرتے ہیں ✣

بیڑا غرق کرنے والے وظیفے

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے ایک صاحب نے یہ وظیفہ بتایا ہے کہ تم ہر روز یا خضر یا خضر پڑھتے رہا کرو۔ روزانہ تین روپے تم کو ملجایا کرینگے۔ فرمایا۔ جب سے کہ مُسلمانوں نے یہ وظیفے شروع کئے ہیں۔ تب ہی سے ان کا بیڑا غرق ہونے لگا ہے ✣

اذان پر کیوں ناراض ہوتے ہیں

فرمایا۔ تعجب ہے کہ ہندو اور سکھ آپس میں ایکدوسرے کو گندی گالیاں بلند آواز سے دیتے ہوئے سُنتے ہیں اور بُرا نہیں مناتے۔ لیکن جب اذان سُنتے ہیں تو سخت ناراض ہوتے ہیں۔ حالانکہ اذان میں خدا تعالےٰ کی تعریف اور اچھی باتیں ہیں۔ اور کیا ہی پیارے کلمات ہیں۔ ذٰلك بانّھم قوم لا یعقلون ✣

شہید

فرمایا۔ شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ مطعون۔ جو طاعون سے مرے۔ مبطون۔ جو دستوں کی بیماری سے مرے۔ جس پر دیوار گرے اور وہ مرجائے۔ جو پانی میں ڈوبکر مرجائے۔ شہید فی سبیل اللہ۔ جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں لڑکر مرجائے۔ شہادت کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایمان بھی ہو۔ ورنہ ابوجہل بھی تلوار سے مارا گیا تھا ✣

قیامت میں سایہ کِس کو ملے گا

فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے عرش کے سوائے کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ اور وہ سایہ سات شخصوں کو ملیگا۔ (۱) امامِ عادل منصف بادشاہ۔ (۲) جوان جو اپنی جوانی میں خدا تعالےٰ کی عبادت میں لگا رہا ہے۔ (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں ہی لگا رہتا ہے۔ ہر وقت اس خیال اور انتظار میں ہے کہ کب نماز کا وقت ہوتا ہے کہ مسجد کو جائے۔ (۴) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے دوستی کرتے ہیں۔ (۵) وہ شخص جسے کوئی بڑے رتبہ والی خوبصورت عورت بلائے مگر وہ اللہ تعالےٰ کے ڈر کے سبب نہ جائے۔ (۶) وہ شخص جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں اس طرح خرچ کرے کہ ایک ہاتھ سے دے تو دوسرے کو خبر نہ ہو۔ (۷) وہ جو اللہ تعالےٰ کی شاہنشاہی کے خوف سے ڈر کر علیحدگی میں بیٹھ کر روئے ✣

بدعت

فرمایا۔ باوجود حاجت کے جو کام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہُوا ہو۔ اُس کو بدعت کہتے ہیں ✣

خدا تعالےٰ کی ناراضگی کی ایک علامت

فرمایا۔ جب خدا تعالےٰ کسی پر ناراض ہوتا ہے تو اُسے جھوٹ بولنے کی عادت بہت ہو جاتی ہے ✣

یہ تفریق کیوں

فرمایا۔ اس ملک میں عورتیں نماز کے وقت سینے پر ہاتھ باندھتی ہیں۔ اور مرد نیچے۔ معلوم نہیں یہ فرق کس طرح پیدا ہُوا۔ قرآن شریف اور حدیث میں اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا ✣

قرض سے بچو

فرمایا۔ قرضدار آدمی جھوٹا ہو جاتا ہے۔ وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا۔ اور بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے ✣

عبودیت

فرمایا۔ ہر حال میں اللہ تعالےٰ اپنے بندے کو عبودیت سکھاتا ہے۔ مثلاً زبان کو حکم ہے کہ جھوٹ نہ بولے۔ یہ بھی عبودیت ہے۔ پھر سچ بولنے کے متعلق فرمایا۔ کہ غیبت نہ کرو۔ گو بات سچی ہی ہو۔ پھر فرمایا۔ کہ لنگڑے کو لنگڑا نہ کہو۔ گو وہ ہے اور سچ ہے۔ مگر ایسا کہنے سے بھی منع فرمایا۔ ایسا ہی بعض مجاز کے بولنے سے بھی منع فرمایا ہے ✣

تراویح

فرمایا۔ رمضان شریف میں تراویح کا پڑھنا ضروری ہے اور باجماعت پڑھنی چاہئیں۔ کیونکہ اب فرضیت کا ڈر نہیں رہا۔ تراویح میں محدثین اور فقہاء کا بڑا اختلاف ہے۔ مالکیوں کے ہاں ۳۶ رکعت ہیں۔ اور حنفیوں میں بیس رکعت ہیں۔ محدثین میں گیارہ رکعت سے زیادہ ثابت نہیں۔ مَیں خود بھی گیارہ رکعت کو پسند کرتا ہوں۔ لیکن مخالف کسی کا نہیں ہوں ✣

تجارت سے بہتر

فرمایا۔ میں نے ایک دفعہ سورۂ جمعہ پر خطبہ پڑھا اور ارادہ یہ کیا کہ اس کو (سورۂ جمعہ کی تفسیر کو) طبع کرا کر ایک آنہ فی کاپی کے حساب سے فروخت کرینگے۔ اس زمانہ میں کالج بنانے کا خیال تھا۔ اور چندہ کی ضرورت تھی۔ خیال ہُوا کہ اس کا روپیہ اس چندہ میں لگائینگے۔ جس وقت نماز میں سجدہ میں گیا تو الہام ہُوا کہ قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ واللہ خیر الرازقین ✣

پہلے ہی میدان صاف ہُوا

فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر عرب میں ایک عظیم الشان جنگ ہوئی تھی۔ جس میں بڑے بڑے سرداران قوم جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بظاہر ہرگز ماننے والے نہ تھے۔ آپس میں لڑکر قتل ہوگئے تھے۔ بڑے بڑے سردار اُس میں مارے گئے تھے ✣

حجاج

ایک شخص نے حجاج شاہِ اسلام پر کچھ اعتراض کئے تھے۔ جنکے جواب حضرت امیر کے حکم سے مولانا مولوی فضل دین صاحب مختار نے لکھے ہیں۔ جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں۔

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مکرم مخدوم جناب حکیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ کہ آپ کے سوال کا جواب آپ کو تحریر کرکے ارسال کروں۔ سو عرض ہے +

(۱) حجاج کے دل میں بیت الحرام کی کیسی عظمت اور حرمت تھی۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ اُس نے خود حج بیت اللہ کیا۔ عقد الفرید کی دوسری جلد میں جہاں حجاج کے خطبات نقل کئے گئے ہیں۔ اُسکے حج کا تذکرہ لکھا ہوا موجود ہے +

(۲) پھر خانہ کعبہ کے حملہ کا تذکرہ جو آپ نے کیا ہے اُس کی بابت یہ عرض ہے۔ کہ حجاج عبدالملک کا نوکر تھا۔ اس لئے اُس کی ذات اس میں کہاں تک ملزم اور قصور وار ٹھیرائی جاسکتی ہے۔ آپ خود غور فرماسکتے ہیں +

(۳) اگر حجاج نے از روئے مذہب دو سلطنتوں کی ایک وقت میں ہونے کو اسلامی تعلیم کے لحاظ سے جو وحدت ہونی چاہیئے۔ اُس کے معانی سمجھا اور عبداللہ بن زبیر کا دعویٰ اُس کے خلاف سمجھکر اس کو باغی تصور کیا۔ تو وہ کہاں تک متہم ہوسکتا ہے۔ حکیم صاحب! کسی شخص پر کوئی الزام لگانے اور بُرا کہے تو کوئی کسی کی زبان کو بند نہیں کر سکتا مگر مسلمان کو کسی کے متہم کرنے میں احتیاط چاہیئے اور خدا سے خوف۔ حجاج مرگیا اور اس کا معاملہ خدا کے سُپرد ہوگیا۔ اُس کی عیب شماری سے کیا فائدہ +

(۴) جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ اکثر مؤرخین بنوامیہ کے دشمن گزرے ہیں اور بعض دوسرے خوف کی وجہ سے اپنا مافی الضمیر پورے طور پر ظاہر نہیں کرسکے +

(۵) حجاج کے جو کچھ اپنے کلمات منقول ہیں اور تاریخوں میں موجود ہیں۔ اُن سے تو ظاہر ہے۔ کہ وہ اپنے اعمال کے نتائج سے غافل نہ تھا۔ فکر معاد اور اللہ تعالےٰ کے ذکر اور خوف کا جو بیان اُس کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ اُن کو پڑھ کر دل جرأت نہیں کرتا کہ اُسکی زندگی کو ایک ظالمانہ زندگی اور اُس کے افعال کو ظلم پر مبنی قرار دیا جاوے۔ جو شخص محاسبہ کا خوف رکھتا ہو اور دُنیا کو ایک گذشتنی چیز سمجھتا ہو۔ اور اتباعِ شریعت کو نجات کا ایک وسیلہ یقین کرتا ہو۔ اس سے انحراف اللہ تعالےٰ کی نافرمانی۔ اُس کی نسبت یہ خیال کرنا کہ وہ بہت بیباک تھا۔ اور اپنے اعمال میں اتنا جری تھا جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ ایک قسم کا اعتداء معلوم ہوتا ہے +

(۶) حجاج کیا حیثیت رکھتا تھا اور کس وضع کا انسان تھا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے چند خطبات اس غرض کے لئے آپ کے پیش کروں۔ ان میں آپ غور فرماویں +

(۷) حجاج کو ضرورت نہ تھی اگر وہ واقع میں بُرا تھا کہ اپنے کلام اور گفتگو میں خشیت الٰہی کے امور بیان کرتا جو کچھ وہ کرتا تھا اُس کو اُس سے کوئی مانع نہ تھا کہ وہ نفاق اختیار کرتا۔ اگر اُس کے دل میں یہ امور نہ تھے اور نہ وہ ان کا عامل تھا۔ تو معلوم نہیں ہوتا کہ اس قسم کے لاحاصل بیانوں سے اُس کو کیا فائدہ تھا۔ اور اس قسم کی باتوں کے بیان کرنے کی اس کو کیا ضرورت تھی۔ حجاج نے محمد قاسم کے نام جبکہ اُس کو ہند کی مہم پر متعین کیا گیا تھا بہت سے مکتوب لکھے تھے۔ اُن میں سے ایک خط میں جو حجاج نے لکھا تھا یہ مضمون ہے۔ محمد قاسم کو لکھا ہے۔ ہمیشہ تلاوت قرآن میں مصروف رہا کرو۔ دعائیں پڑھتے رہا کرو خدا تعالےٰ کا ذکر ہر وقت زبان پر ہو۔ توفیق الٰہی سے نصرت کے خواہاں رہو۔ خدا عزوجل تجھ کو نصرت دیگا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کو اپنا مددگار بناؤ۔ اور ایک خط میں محمد قاسم کو حجاج لکھتا ہے۔ پانچ وقت کی نماز پڑھا کرو۔ اور تکبیر و قرأت و قیام و رکوع و سجود و قعود میں تضرع و زاری خدا کے روبرو کیا کرو۔ ہر وقت زبان پر ذکر الٰہی جاری رکھو تاکہ کام کا انجام بخوبی ہو کسی کو قوت و شوکت بے عنایت الٰہی کے میسر نہیں ہوتی۔ اگر خدا تعالےٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھو گے تو امید قوی ہے کہ فتح و نصرت قرین و معین ہوگی +

حکیم صاحب! جس شخص کے ایسے خیالات پاکیزہ ہوں اس کی نسبت بے دھڑک یہ کہدینا کہ وہ بیباک تھا مومن کی شان سے بعید معلوم ہوتا ہے کیا اُس کو۔ ان باتوں کا جو اُس کے خطبات اور مکتوبات میں منقول ہیں کچھ بھی پاس نہ تھا۔ اگر حجاج مُسلمان تھا تو ضرور اُس کو کچھ خوف خدا بھی دل میں ہوگا۔ اور اُن امور کا پاس بھی کرتا ہوگا +

(۸) موعودہ خطبات ذیل میں مندرج ہیں:-

پہلا خطبہ

اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کی۔ پھر کہا کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کے گذارہ کا آپ ذمہ لیا ہے اور آخرۃ کے طلب کرنیکا حکم دیا ہے اگر آخرۃ کا آپ ذمہ لے لیتا۔ اور اُس کی مشقتوں سے ہم کو سبکدوش کرتا اور دُنیا کی طلب کا ہم کو حکم دیتا تو کیسے ہم خوش قسمت ہوتے۔ تمہارے علماء تو مرتے جاتے ہیں اور جاہل لوگ علم سیکھتے نہیں۔ تمہارے شریر انسان تو یہ نہیں کرتے۔ میں تمہیں بہت حریص پاتا ہوں اس چیز میں جس میں اللہ تعالےٰ کافی ہے اور جس چیز کا تمہیں حکم ہوا ہے اس کو ضائع کر رہے ہو۔ قریب ہے کہ علم اُٹھا لیا جاوے۔ اور علم کا اُٹھنا علماء کے چلا جانے سے ہوگا۔ خبردار میں تمہیں ایسا پہچانتا ہوں کہ بیطار کا علم گھوڑے کے بارے میں ممکن ہے کہ ناقص رہے مگر میرا علم تمہارے بارے میں خطا کر ہی نہیں سکتا۔ قرآن نہیں پڑھتے مگر بکواس کے لئے۔ نمازیں آخر وقت میں پڑھتے ہیں۔ دُنیا نقد اسباب ہے جس سے نیک و بد ہر روز نفع اُٹھاتے ہیں اور آخرۃ ایک مقررہ وقت میں آئے گی۔ جس میں قادر مقتدر مالک حکم کرے گا۔ خبردار اللہ سے بچے رہو۔ اسکی فرمانبرداری میں لگے رہو اور جان رکھو کہ تم اُس سے ملنے والے ہو تو کہ نیک اپنی نیکی کا بدلہ پائیں۔ اور بدکار اپنی بدی کی سزا اُٹھائیں۔ خبردار نیکی تمام کی تمام جنت کا سامان ہے اور بُرائی سب کی سب دوزخ کا سامان ہے جو ذرہ بھر نیکی کرے گا۔ اُس کا بدلہ پائیگا۔ اور جو بُرائی ذرہ بھر ہوگی۔ اُس کا بھی بدلہ ملے گا میں تمہارے لئے اور اپنے لئے گناہوں کی سزا کا اللہ تعالےٰ سے بچاؤ چاہتا ہوں +

دوسرا خطبہ

اے اللہ تعالےٰ۔ گمراہی میری نظر

میں گمراہی کی شکل میں کرکے دکھا۔ تو کہ میں اُس سے بچوں اور ہدایت بھی ہدایت کے رنگ میں میرے پیش کرتا کہ اسکی میں اتباع کروں۔ اور مجھے میری اپنی جان کے سپرد نہ کر کیونکہ اس طرح تو میں گمراہ ہو جاؤنگا۔ اللہ کی قسم میں نہیں پسند کرتا کہ جسقدر دنیا گذر چکی ہے میں اس کو اپنی پگڑی کے ساتھ خریدوں۔ اور جو باقی رہا۔ دنیا سے فانی ہے۔

تیسرا خطبہ

مالک بن دینار نے کہا کہ میں جمعہ پڑھنے کو نکلا اور منبر کے قریب بیٹھا تو حجاج منبر پر چڑھا اور کہا۔ ایک انسان ہے کہ اپنی جان کا ہر وقت حساب کرتا رہتا ہے اور ایک ایسا آدمی ہے جو اپنے رب کا ہر وقت خیال رکھتا ہے اور ایک ایسا آدمی ہے جو اپنے اعمال میں دغا رکھتا ہے اور ایک ایسا انسان ہے جو اپنے اُس کاغذ میں جو اپنی میزان میں بیٹھ کے پیچھے پاکر پڑھے گا ہر وقت فکر میں لگا رہتا ہے اور ایک ایسا انسان ہے جو اپنی ہمت کے ساتھ امر بالمعروف میں لگا رہتا ہے۔ اور اپنی خواہش کے وقت بری بات سے ڈانٹ دیتا ہے اور ایک ایسا انسان ہوتا ہے جو اپنے دل کی لگام ویسے ہی اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے جیسے کہ اپنے اونٹ کی مہار ہاتھ میں رکھتا ہے۔ پھر اگر حق کی طرف بُلایا تو اسکی اتباع کی اور اگر باطل کیطرف کھینچا تو اسے روک لیا +

حجاج بن یوسف منبر پر کھڑا ہوا کہہ رہا تھا اے لوگو اپنے نفسوں کو روکو۔ کیونکہ جب ان کو ہر ایک چیز دیتے رہیں۔ جو ان کی خواہش ہو تو ہر ایک چیز کے مانگنے کی عادت ہو جائے گی۔ اور اگر نفس سے کوئی چیز مانگی جائے تو نفس دینے سے انکار کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ایسے انسان پر رحم فرماوے کہ جس نے اپنے نفس کے ایک مہار ڈالدی۔ جب نیکی کا موقعہ پایا تو اس کو اس میں لگا دیا اور اللہ کی نافرمانی سے روکے رکھا۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جو صبر اللہ تعالےٰ کے محرمات سے رکھنے میں ہوتا ہے وہ بہت آسان ہے۔ بہ نسبت اُس صبر کے جو اللہ کے عذاب پر انسان کرتا ہے +

حجاج کہتا تھا کہ جس انسان پر ایسا وقت بھی آتا ہے جو اُس وقت میں نہ تو اللہ کو یاد کرتا ہے اور نہ اُس وقت میں اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہے اور نہ اپنی آخرت کا فکر کرتا ہے۔ ایسا انسان بہت مستحق ہے اس بات کا کہ قیامت میں اس کا افسوس لمبا ہو اور اُس کا پچھتانا غیر منتہی ہو +

ڈبل اخبار

یہ اخبار بھی پچھلے اخبار کی طرح ڈبل نکالا گیا ہے۔ اِسی طرح انشاء اللہ دو اخبار اور ڈبل نکالے جائیں گے +

(ایڈیٹر)

مفصلہ ذیل کتب کارخانہ بدر قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ سے مِلسکتی ہیں:-

سنت احمدیہ نماز روزے کے متعلق تمام فقہی مسائل آیات و احادیث سے دلائل دیئے گئے ہیں ۴ر

(۲) معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول۔ مسیح موعودؑ کے دعاوی کے ثبوت ۳ر

(۳) شہادۃ القرآن۔ ابراہیم سیالکوٹی کی شہادۃ القرآن حصہ اوّل کا جواب - ۲ر +

(۴) ظہور المسیح وفات مسیح کا ثبوت۔ تمام مخالف کتابوں کے جواب ہیں۔ آیۃ استخلاف کی عجیب و غریب تفسیر ۶ر

(۵) عقاید احمدیہ وہ عقاید جن میں ہم احمدی دوسرے غیر احمدی مسلمانوں سے ممتاز ہیں۔ مدلل بہ آیات و احادیث ۳ر +

(۶) احسن القصص سورۂ یوسف کا ترجمہ و تفسیر قابل دید بطور نمونہ ۲ر +

(۷) الاستخلاف آیات قرآنی سے شیعہ کے تمام اعتراضوں کا دندان شکن جواب ہے ۳ر +

(۸) مجموعہ فتاوی احمدیہ۔ حضرت اقدسؑ نے اپنی زندگی میں جن مسائل پر فتوے دئیے وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہیں سہ جلد ۱۲ر +

المفتی

۳۳۸

ناجائز تجارت

ایک شخص کا سوال پیش ہوا "بعض آدمی ایسا کرتے ہیں۔ کہ کوئی سرمہ یا دوائی یا کوئی اور ایسی کارآمد چیز مثلاً جرابوں کے جوڑے۔ یا گھڑیوں کے زنجیر وغیرہ غرض کوئی ایسی چیز لے کر۔ فرضاً جرابوں کے ۵۰۰ جوڑہ لے کر۔ ہر ایک جوڑہ کو ایک ایک کاغذ میں باندھکر ۵۰۰ پیکٹیں تیار کرتے ہیں۔ اور ان پانچسو پیکٹوں میں سے ایک پیکٹ میں دس روپیہ کا نوٹ ہے اور دو پیکٹوں میں پانچ پانچ روپیہ کے دو نوٹ ڈال دیتے ہیں۔ اور سب پیکٹوں کو خوب ملا دیتے ہیں۔ یعنی اپنے آپ کو بھی یہ خبر نہیں رہتی کہ نوٹ کس کس پیکٹ میں ہیں پھر ہر ایک پیکٹ کی کچھ قیمت رکھ دیتے ہیں۔ مثلاً ہر ایک پیکٹ کی قیمت ۴ر رکھ دی۔ اب جو جو آدمی اُن کو خریدنا چاہتے۔ وہ ۴ر آنے مالک کو دیدے۔ تو اُس کا نام رجسٹر میں درج کرلیا جاتا ہے۔ پھر ایک تاریخ مقررہ کو (جو کہ پہلے سے مقرر کرلی جاتی ہے) سب پیکٹیں خریداروں کو تقسیم کردیجاتی ہیں اور اُنہی میں وہ نوٹ والی پیکٹیں بھی تقسیم ہو جاتی ہیں یہ ایک مال کو جلدی فروخت کرنے کا ڈھنگ ہے۔ وہ جراب جسکی قیمت ۴ر رکھی گئی ہے۔ وہ قریبًا بازار سے بھی پرچون اتنے ہی کو ملتی ہے۔ کوئی دو چار پیسے کا فرق ہو۔ تو ہو سکتا ہے۔ اب یہ خاکسار بڑے ادب سے آپ سے دریافت کرتا ہے کہ یہ ڈھنگ شرعًا جائز ہے یا نہیں +

فرمایا۔ یہ جوا بازی ہے اور شرعًا جائز نہیں +

۳۳۹

قرأت نماز میں سورتوں کی ترتیب

فرمایا۔ یہ جائز ہے کہ نماز کے اندر کی پہلی رکعت میں کوئی آخری سورۃ پڑھی جائے۔ اور دوسری رکعت میں اُس سے قبل کی سورۃ پڑھی جائے +

۳۴۰

دونوں رکعتوں میں ایک سورۃ

فرمایا۔ جائز ہے کہ دونوں رکعتوں میں ایک سورۃ پڑھی جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ صبح کی نماز میں ہر دو رکعت میں سورۂ اذا زلزلت پڑھی تھی +

ایڈیٹوریل ریمارکس

پہاڑی وعظ

یسوعی اخبار نور افشاں بہت خفا ہے کہ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی جو گفتگو ڈلہوزی کے پہاڑ پر ایک پادری صاحب کے ساتھ ہوئی تھی۔ اور اب رسالہ تشحیذ میں چھپتی ہے۔ اس کا نام صاحبزادہ صاحب موصوف نے پہاڑی وعظ کیوں رکھا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ پہاڑی وعظ کے مقابل دنیا کی کوئی تحریر اور نوشتہ نہیں ٹھیر سکتا اور مسیحی ۱۹ سو سال سے اب تک اسے پڑھتے ہیں + ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یسوعی لوگ ۱۹ سو سال سے اُسے پڑھتے ہیں۔ بلکہ ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہودی لوگ حضرت مسیح سے بھی کئی سو سال قبل اُسے پڑھتے تھے۔ کیونکہ یہ وعظ انہیں الفاظ میں یہودیوں کی کتب مذہبی میں موجود ہے۔ اور حضرت عیسےٰ نے وہیں سے یاد کر کے اسے اپنے شاگردوں تک پہنچایا۔ اور بہت اچھا کیا۔ لیکن کیا اس سے یہ لازم آئے گا کہ اور کسی تعلیم کا نام پہاڑی وعظ نہیں ہو سکتا ؟ ہرگز نہیں۔ انجیل کا پہاڑی وعظ ایک اخلاقی تعلیم کا نمونہ ہے۔ کمزور یا طاقتور۔ ناقص یا کامل۔ ادنےٰ یا اعلےٰ۔ اس بحث میں پڑنے کی سردست ضرورت نہیں۔ اگر معزز ہمعصر نے خواہش ظاہر کی تو اس پر پھر کچھ لکھا جائے گا۔ لیکن جو نتیجہ صاحبزادہ صاحب اور پادری صاحب کی گفتگو سے پیدا ہوتا ہے وہ بہر حال اس سے بہت اعلےٰ درجہ رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کفارہ ایک باطل مسئلہ ہے جس کے واسطے کوئی دلیل عقلی یا نقلی یسوعی صاحبان کے پاس نہیں ہے۔ پس جو شخص اس گفتگو سے فائدہ حاصل کر کے کفارے کے بھروسے کو چھوڑ کر اپنے ایمان کی درستگی کی طرف مائل ہوگا اور خدا کے فضل کو تلاش کرے گا وہ یقیناً اُن اعلیٰ اخلاق تک پہنچے گا۔ جو اُس کے واسطے نجات کا موجب ہوں ابطال کفارہ کا خیال انسان کو ایسے عمدہ اخلاق پر پہنچاتا ہے کہ اگر صاحبزادہ صاحب اپنے مضمون کا نام آسمانی وعظ رکھتے تو زیادہ موزون ہوتا۔ کیونکہ اس سے انسان میں علو ہمتی پیدا ہو کر آسمانی لوگوں سے ایک نیک تعلق پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح خدا کی محبت میں ترقی کرتا ہوا وہ رُوح القدس کے نزول کا مستحق ٹھیرتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہمارے عیسائی بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور ان کو ہدایت کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین +

الحکم بند نہو

الحکم سلسلہ حقہ کا سب سے پہلا اور پُرانا اخبار ہے۔ وہ ایسے وقت میں جاری ہوا تھا۔ جبکہ قوم کو اسکی سخت ضرورت تھی۔ مگر ایک اخبار کے جاری کرنے کا کام مدبرین زمانہ کی نگاہ میں قمار بازی سے بڑھ کر نہ تھا۔ کیونکہ جماعت قلیل تھی۔ اور اخبار خوانی کا مذاق کم تھا۔ ایسے وقت میں ایک اخبار جاری ہوا۔ اور اب تک وہ قوم کی خدمت میں مصروف ہے۔ ہر ایک چیز کی خوبیاں اور نقائص اُس کے شامل حال ہیں۔ دُنیا میں کوئی شئے قدوس۔ سبوح ہونے کا دعوےٰ نہیں کر سکتی۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ الحکم کی خدمات قابل قدر ہیں اور قوم کا فرض ہے کہ اُسے بند نہ ہونے دے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرمایا کرتے تھے کہ **الحکم** اور **بدر** ہمارے دو بازو ہیں ان کے ذریعہ ہمارے الہامات فوراً تمام ملک میں شایع ہو جاتے ہیں۔ بعض مالی مشکلات کے سبب جن کی تفصیل اخبار الحکم میں کیجاتی رہی ہے۔ کارخانہ الحکم سخت مقروض ہے۔ اِسی کے سبب سے اخبار مشکلات میں ہے۔ اور اس کی اشاعت میں بے ترتیبی واقعہ ہو رہی ہے۔ پھر بھی اُس کے مالک کی ہمت ہی کہ وہ اب تک اُسے نکالے چلے جاتے ہیں اور بالکل بند نہیں ہونے دیا۔ اب تازہ اخبار میں انہوں نے ایک اپیل قوم کے آگے رکھی ہے کہ اس قرضہ کی ادائیگی کا انتظام کیا جائے۔ جو تجویز انھوں نے پیش کی ہے۔ میرے خیال میں قوم کے متمول احباب کے آگے کوئی بڑی بات نہیں۔ بلحاظ الحکم کا ایک پُرانا خریدار ہونے کے میں نے خود بھی اس امداد میں حصہ لیا ہے۔ اور بدر کی طرف سے بھی اِس مالی امداد میں شمولیت ہوئی۔ گو موجودہ حالات کے لحاظ سے وہ بہت ہی قلیل ہے۔ میں اِس تحریک کا اقتباس درج ذیل کرتا ہوں :-

"میں پھر تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ اپنے اِس خادم کی خبر لو میں یہ تحریک کبھی نہ کرتا۔ مگر اس تحریک کا محرک دراصل وہ مبارک وجود ہے جس کو خدا تعالےٰ نے اپنی پاک وحی میں اولوالعزم کہا جسکو فضل عمر کہا اور اس کے عجیب عجیب نام رکھے جو ہمارے لئے برکت اور فضل ہے یعنی صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد انہوں نے الحکم کی ضرورتوں اور مشکلات سے متاثر ہو کر

دس روپیہ مجھے بھیجے ہیں

اور تحریک کی ہے کہ میں تحریک کروں۔ میں اس دس روپیہ کی رقم کو دس کروڑ سے بھی زیادہ قیمتی سمجھتا ہوں اس لئے کہ یہ اس ہاتھ سے ملے ہیں جو آیۃ اللہ ہے۔ یہ اس دل سے نکلی ہوئی تحریک ہے جو مظہر انوار سماوی ہے خدا کے فضل سے یہ ضرور بابرکت ہوگی اور نتیجہ خیز۔ پس میں احباب اور سرپرستان الحکم میں سے چار سو ایسے احباب کو بلاتا ہوں جو حضرت صاحبزادہ صاحب کی اس مبارک سنّت کی تقلید کریں اور الحکم کی مشکلات میں اس کے ناصر ہوں۔ بعض ایسے احباب ہیں جو اکیلے سو سو روپیہ دے سکتے ہیں۔ الحکم کے خریداروں میں سے چار سو ایسے آدمیوں کا نکلنا کچھ بھی مشکل نہیں اور یہ رقوم کم از کم دسمبر ۱۹۱۱ء تک آ جانی چاہئیں تاکہ جنوری ۱۹۱۲ء خدا تعالےٰ چاہے تو الحکم پہلی سی شان سے نکل سکے" +

آجکل کے صوفی

پیر جماعت علیشاہ صاحب کی تیز زبانی

بلکہ بدزبانی تو مشہور ہی ہے۔ کئی جگہ انہوں نے خواہ مخواہ اپنے مخالف خیال کے لوگوں کو مار اپیٹا۔ دنگہ فساد ہوا۔ اور عدالت تک نوبت پہنچی۔ پیر صاحب کے متعلق ایسی ہی خبروں کا ایک مجموعہ اخبار برق سخن سیگز بن ٹنگلو نے شایع کیا ہے۔ جس میں پیر صاحب کی بعض حرکات بیجا سے مشتعل ہو کر مضمون نویس نے نثر و نظم میں بہت سی گالیاں پیر صاحب موصوف کے حق میں برملا لکھی ہیں۔ اِن کو چھوڑ کر کیوں کہ اُن سے ہمیں سروکار نہیں۔ واقعات کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ گو پیر صاحب ہمیں اور ہمارے مرشد کو گالیاں دینے میں مشاق ہیں۔ مگر ہم پیر صاحب موصوف کے پیرو نہیں ہیں۔ الغرض اخبار مذکور لکھتا ہے :-

تین چار سال کے پیشتر جماعت علیشاہ صاحب بنگلور آئے تھے اور چند مذہبی امورات میں اُن سے بیجا حرکات وقوع میں آئے تو علمائے کرام بنگلور نے اُن سے استفتاء کیا اور خوب اڑے ہاتھوں لیا۔ . . . جہلا اور عوام الناس شاہ صاحب کی تائید کرنے لگے . . . بڑی قباحت یہ ہوئی کہ اُن جہلا اور عوام الناس کی عورتیں اور بہو بیٹیاں۔ شاہ صاحب کے حلقۂ مریدی میں پھنس گئیں۔ یہ حلقہ ایسا تھا کہ اس میں شرعی پردہ کی بھی کچھ ضرورت نہیں تھی۔ صدہا خوب رو مرید عورتیں اور جوان لڑکیاں بناؤ سنگار کے ساتھ شاہ صاحب کے فرودگاہ پر رات دن موجود رہتی تھیں . . . . ان عورات کے پدر و برادر و شوہروں کو دیکھو تو باہر دروازہ پر تمام رات انتظار میں اونگھتے بیٹھے ہوئے ہیں[۱]۔ یہ تمام حالات اُس وقت لوگوں نے پرچوں میں چھپوا کر شائع کر دیا۔ . . . تین چار سال کے بعد شاہ صاحب کے مرید و مریدن کو اپنے پیر کا اشتیاق و شوق پیدا ہو گیا ہوگا تو انہوں نے تجویز کر کے شاہ صاحب کو علی پور سے بلالانے کے لئے ایک دو حواریوں کو روانہ کر دیا۔ جب ہم نے یہ کیفیت سُنی تو اُسی وقت پیشگوئی کی تھی کہ ”اب کے بار جماعت علیشاہ صاحب کی کچھ وقعت بنگلور میں نہ ہوگی“ یہ ہماری پیشگوئی ٹھیک نکلی . . . . ہمیں یہ کیفیت پہنچی کہ عید الفطر سے پہلی جمعہ کو شاہ صاحب نے اپنے وعظ میں جناب سر قاضی صاحب کی شان میں اپنی زبان سے بہت کچھ کرفتی جھاڑی تو ان کی اس سخت کلامی پر سرکار نے ان سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت لی تاکہ بار دیگر زبان سے کرفتی نہ جھاڑیں۔ ہم نے بھی ہر کس و ناکس کی زبان سے یہی کیفیت سنی۔ معلوم نہیں کہ یہ واقعہ کہاں تک سچ ہے . . . ہمیں معتبر لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ ۵ر شوال المکرم بروز جمعہ بکر قصابوں کی مسجد میں شاہ صاحب نے کھڑے ہو کر کہا۔ صاحبو! اتنے روز میں نے وعظ کیا۔ مگر آجکا روز میں نفسانیت کا بیان کرتا ہوں میرا دل جلتا ہے۔ میرا دل بھر کر ہے۔ میرے دل کا بخار نکال کر بعد اللہ و رسول کی باتیں بولونگا۔ میں تمام انڈیا پھرا۔ ہر ایک قریہ دیکھا۔ مگر بنگلور کے مردود آدمیوں کے مانند کہیں نہیں دیکھا۔ دوسرے ملکوں کے مسلمان لوگ کافروں کو مسلمان بناتے ہیں۔ مگر بنگلور کا مردود قاضی غفار مسلمانو کو کافر بناتا ہے۔ . . . صاحبو! اس مردود لعنتی غفار پر لعنت بھیجو۔ حواریوں نے لعنت بھیجدی تو سید محمود صاحب نے اُٹھ کر کہا۔ شاہ صاحب! خانہ خدا میں قاضی صاحب کی غیر حاضری پر کس لئے لعنت و ملامت کرتے ہو . . . سید محمود صاحب اتنا کہتے ہی شاہ صاحب نے نہایت غصہ ہو کر کہا۔ مارو اس کافر ملعون کو۔ شاہ صاحب کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہی . . . . سید محمود صاحب کی کمر میں ہاتھ دیکر زمین پر پٹک مارا۔ . . عرض ان تینوں کی زد و کوب سے سید محمود صاحب بیہوش ہو گئے . . . اور سید محمود صاحب نے عالیجناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر کی عدالت میں فوجداری نالش مندرجۂ ذیل لوگوں پر دائر کر دی ہے . . . . نالش کی کیفیت جماعت علیشاہ کو معلوم ہوئی تو یکایک انہوں نے کعبۃ اللہ جانے کی افواہ اڑادی اور فوراً بنگلور سے فرار ہو گئے . . . . افسوس ہے ان مولویوں پر جنکو ہم ہادی۔ رہبر۔ ورثۃ الانبیاء سمجھتے ہیں۔ اُن میں یہ نفسانیت۔

سکھ معذور ہیں

جناب باوا نانک صاحب کے جنم دن سکھوں نے ہر جگہ پنجاب میں جلسے کئے ہیں اور باوا صاحب موصوف کی سوانح اور تعلیم پر تقریریں کی ہیں۔ اور لیکچر دیئے ہیں۔ جنکے ضمن میں بعض جگہ سکھوں نے آریوں کے حق میں سخت کلامی کا برتاؤ کیا ہے۔ اس پر آرین اخبارات شور مچاتے ہیں۔ مگر ہماری رائے میں جب کہ دیانند کی ستیارتھ پرکاش دنیا میں موجود ہے۔ سکھوں کو اس سخت کلامی کے لئے ایک حد تک معذور سمجھنا چاہیئے۔ کس کا دل گردہ ہے کہ اپنے پیشوا و مذھبی کے حق میں ایسے ناپاک الفاظ سُنے جو دیانند مہاراج نے باوا نانک اور حضرت عیسےٰ اور آنحضرت کے حق میں استعمال کئے ہیں اور خاموش رہے۔ ہماری رائے میں آریہ صاحبان کے واسطے لازم ہے کہ بجائے سکھوں پر ناراض ہونے کے وہ ستیارتھ پرکاش کی اصلاح کر لیں۔ آخر اُن کے نزدیک بھی دیانند معصوم نہ تھا۔ غلطی سے پاک نہ تھا۔ ستیارتھ پرکاش پہلے بھی اصلاح کے کئی ایک چولے بہن چکی ہے۔ ایک اور بھی سہی یہ نیا جنم جو محض نیک نیتی پر مبنی ہے آریوں کی کتاب کے واسطے مبارک ہوگا۔ کوئی حرج کی بات نہیں۔

ماتا کو بچاؤ

آجکل ہمارے ہندو اہل وطن اس بات پر بڑا زور دے رہے ہیں کہ گائے کا ذبح کرنا اور کھانا ہندوستان میں سے بند کیا جائے۔ کیونکہ ہندو اُسکی پرستش کرتے ہیں اور وہ اُنکی ماتا ہے۔ اگر صرف کسی جانور کا دودھ پینے سے وہ ہماری ماں بن سکتی ہے تو بھینس ماتا۔ بکری ماتا۔ اونٹنی ماتا۔ غرض بہت سی ماتائیں نکل آئینگی۔ اور تمام انسان چارپایوں کی اولاد بن جائینگے۔ ہمارے اہل وطن کا یہ غلط خیال ہے کہ انکے ہاں گائے کی عظمت سوائے اسکے کہ وہ دودھ دیتی ہے کسی اور وجہ سے بھی ہے۔ کوئی ہندو گائے کو ایشور کا اوتار نہیں مانتا۔ بلکہ اُسکی عزت صرف ایک مفید دودھ دینے والا جانور ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور اُس کے اس فائدہ کو قائم رکھنے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ عمدہ اور وسیع پیمانہ پر کیٹل فارم یا گئو شالے بشرطیکہ یہ لفظ صحیح ہو۔ بنائے جائیں۔ اور عمدہ گایوں کی نسل بڑھانے کی تجویز کی جائے۔ نہ یہ کہ مسلمان یا عیسائی اپنے مذہب کے کسی جائز امر کو ناجائز قرار دیں۔ ہاں اگر ہندو صاحبان اُس تجویز کو قبول کریں۔ جو اس زمانہ کے اوتار نے انکے سامنے پیش کی ہے۔ تو ممکن ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اس معاملہ میں انکے ساتھ ہم زبان ہو جائے۔ ہم اُس تجویز کو پھر ایک دفعہ پبلک تک پہنچانے کے لئے پیغام صلح سے اس جگہ نقل کر دیتے ہیں:-

اگر اس قسم کی صلح کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں۔ اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر طیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے

جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک تک

۲۸۔ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۷ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں جنسے تمام دنیا ابتک حیران اور ششدر چلی آتی ہے اور جنکے مطالعہ سے عجیب نورانی اثر دلپر پڑتا ہے اور دین و دنیا کی فلاح حاصل ہوتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے ہے کہ یہ سلسلہ اہل اسلام کے لئے نہایت مفید ہے حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت ۱۲ر محصولڈاک معاف۔

المشتہر

غلام قادر فصیح۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ

---

[۱] یہ تین سال کی بات ہے نیز اس سے خواہ مخواہ بدظنی کرنا درست نہیں۔ ایڈیٹر

اور وید اور اسکے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لینگے اور اگر ایسا نہ کرینگے۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ ہندو صاحبان کی خدمت میں ادا کرینگے۔ اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں۔ اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا۔ کہ ہم حضرت محمد مصطفٰے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں اور آیندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے۔ جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کرینگے ✝

پس اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں۔ اور اُن پر ایمان لادیں تو یہ تفرقہ کہ جو گائے کی وجہ سے ہے۔ اس کو بھی درمیان سے اُٹھا دیا جائے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں۔ ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں ✝

حکم

پچھلے اخبار میں ناظرین نے پڑھا ہوگا کہ "صدر انجمن کا ماہواری جلسہ ہوا۔ . . . عاجز راقم کو عہدہ محاسبیت سے سبکدوش کرنے کا حکم ہوا" ان فقرات میں لفظ حکم پر ہمارے ایک مکرم معظم بزرگ شاکی ہیں۔ کہ یہ استعمال لفظ حکم کا صحیح نہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ انجمن نے میری مرضی کے خلاف مجھے اس عہدہ سے سبکدوش کیا ہے۔ حالانکہ واقعہ یوں نہیں ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ بسبب کم فرصتی کے مدت سے میں خود خواہشمند تھا۔ اور انجمن نے میری درخواست پر یہ فیصلہ فرمایا ہے۔ یہ درست ہے لیکن بہرحال صدر انجمن کے حکم کے سوائے کوئی ایسی تبدیلی ہو نہ سکتی تھی اور اگر صدر انجمن جیسے معزز و ممتاز انسٹیٹیوشن کے رزولیوشن ہمارے واسطے احکام و ارشادات نہیں کہلا سکتے تو پھر کونسی مجلس دنیا میں ہوگی جس کے واسطے یہ الفاظ زیبا ہوسکیں گے ✝

دفتر میں خط و کتابت کرتے نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت [illegible]

منیجر

رسید زر

۳۰۔ اگست ۱۹۱۱ء

غلام حیدر صاحب ۲۱۶۴ عہ محمد شفیع صاحب ۱۳۰۰ عہ
ولی محمد صاحب ۲۲۶۵ للعہ ولی محمد صاحب ۱۵۷۲ عہ
مراد بخش صاحب ۱۹۸۸ للعہ محمد دین صاحب ۲۲۱۸ عہ
رحمت اللہ صاحب ۲۱۹۲ للعہ بدرالدین صاحب ۲۵۵۹ سے
مولا بخش صاحب ۱۸۸۷ للعہ حکیم محمد حسین صاحب ۲۵۵ صہ
کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۳ للعہ حاکم بیگ صاحب ۲۷۶۰ عہ
غلام احمد صاحب ۳۷۶ للعہ الٰہی بخش صاحب ۲۷۵۱ عہ
صاحب دین صاحب ۳۷۳۱ للعہ شفیع احمد صاحب ۲۱۲۳ عہ
پیراندتا صاحب ۲۱۷۷ سے شیخ جھنڈو صاحب ۲۵۵۳ عہ
فیروز علی صاحب ۲۹۶ عہ ضیاء الدین صاحب ۲۶۶۴ عہ
محمد دین صاحب ۲۷۸۶ عہ غلام نبی صاحب ۳۷۷ عہ

۳۱۔ اگست ۱۹۱۱ء

شیخ نیاز محمد صاحب ۱۰۳ سے شیخ عطاء محمد صاحب ۲۱۵۹ للعہ
حافظ محمد یوسف صاحب ۹۲۴ سے جان محمد صاحب ۱۱۷۸ للعہ
امام الدین صاحب ۲۶۹۲ سے محمود حسن صاحب ۱۳۴۵ للعہ
اللہ رکھا صاحب ۲۵۶۳ عہ محمد شریف صاحب ۲۵۵۴ عہ
فضل الرحمن صاحب ۱۵۷۴ عہ نادر علی شاہ صاحب ۱۶۵۰ عہ
میرزا ظہور علی بیگ صاحب احسان الغنی صاحب ۲۷۸۵ عہ
۲۶۰۷ عہ حافظ عبد المجید صاحب ۲۵۸۰ عہ
تاج الدین شاہ صاحب ۱۷۸ للعہ عمرالدین صاحب ۲۷۶۳ عہ
حافظ غلام رسول صاحب ۱۴۵ للعہ غلام جبار صاحب
غلام قادر صاحب ۲۰۶۸ للعہ ۲۵۵۷ عہ

یکم ستمبر ۱۹۱۱ء

چوہدری نتھو خان صاحب ۹۹۱ سے مرزا عبد الکریم صاحب ۲۲۵ عہ
میاں حبیب اللہ صاحب ۶۶ سے مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۱۹۴ عہ
منشی عطا محمد صاحب ۲۷۴۵ عہ شیر زمان صاحب ۲۵۰۷ عہ
منشی عبد العزیز صاحب ۲۵۷۵ عہ غلام رسول صاحب ۸۰۱ عہ
خانزادہ عبد اللہ خان صاحب، عنایت علی صاحب ۲۲۱۱ للعہ
عبد الحق صاحب ۲۵۷۰ عہ
عبد الحق صاحب ۲۱۳۰ للعہ
میاں محمد رمضان صاحب ۱۱۸۲ عہ کرم داد صاحب ۲۱۵۶ للعہ
چوہدری فضل قادر صاحب ۲۷۵۰ عہ سربلند صاحب ۸۱۷ للعہ

۲۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

حکیم صدرالدین صاحب ۲۳۴۸ للعہ محمد حسین صاحب ۱۳۱۴ عہ
عبد العزیز صاحب ۱۹۳۱ للعہ محمد جان صاحب ۲۵۶۱ عہ

میاں محمد بخش صاحب ۲۰۸۷ عہ بابو عمر بخش صاحب ۲۵۵۲ عہ
عزیز الدین صاحب ۱۷۷۶ عہ مولوی غلام رسول صاحب ۱۳۲ سے

۴۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

جی کے قصبہ سیالکوٹ سے شاہ سرن صاحب ۲۳۹۵ عہ
منشی عبد الرحیم صاحب ۲۶۶۶ عہ ملاں موتی صاحب ۲۷۶۲ عہ
بابو محمد عبد اللہ صاحب ۱۵۴۱ للعہ میاں محمد بخش صاحب ۱۷ للعہ
ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲۰ للعہ میر مراد علی صاحب ۱۰۵۵ للعہ
بابو وزیر محمد صاحب ۱۵۶۷ عہ مرزا عزیز احمد صاحب ۱۱۱۴ سے
شیخ محمد بخش صاحب ۱۷۷۲ للعہ منشی ظفر حسین صاحب ۱۵۳۵ للعہ
بابو غلام محمد صاحب ۲۳۷۴ للعہ بابو عطا محمد صاحب ۱۶۴۵ للعہ
بابو محمد نظام الدین صاحب ۱۸۹۱ عہ منشی اعجاز حسین صاحب ۲۴۷ عہ
محمد اسمٰعیل صاحب ۲۵۷۷ عہ غلام سرور صاحب ۲۴۸۵ سے
محمد حسین طالبعلم ۲۶۰۴ عہ احمد رضا صاحب ۲۵۴۶ عہ
نواب علی صاحب ۲۵۶۵ عہ بابو عبد الغفور صاحب ۲۳۲۲ للعہ
سلطان علی خان صاحب ۲۳۷۷ عہ علم الدین صاحب ۲۸۱۴ للعہ
محمد حافظ صاحب ۲۷۷۸ عہ بابو امام الدین صاحب ۹۵۹ للعہ
اللہ دتا صاحب ۲۷۷۷ عہ شیخ نظام الدین صاحب ۲۵۸۴ عہ
منشی غلام محمد صاحب ۲۷۳۹ عہ عبد اللہ صاحب ۱۵۴۴ عہ

۵۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

سید محمد اسمٰعیل صاحب ۱۸۳۴ عہ علی احمد صاحب ۲۷۷۶ عہ
منشی عنایت علی صاحب ۲۳۱۴ للعہ سید محمد علی شاہ صاحب ۲۵۲۶ عہ
محمد بخش صاحب ۲۷۹۱ عہ نور محمد صاحب ۲۷۲۵ عہ
مولوی عبد الرحمن صاحب ۱۴۸۷ عہ

۶۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

حکیم محمد حسین صاحب ۱۰۷۳ للعہ شیخ علی بخش صاحب ۱۱۰۹ سے
منشی عبد الحق صاحب ۲۷۱۳ عہ اصغر علی صاحب ۹ للعہ
نصیر خان صاحب ۱۴۴۱ للعہ جیون بخش صاحب ۲۴۳۱ سے
مستری اروڑا صاحب ۲۵۸۷ عہ محمد سلطان صاحب ۱۹۴۲ للعہ
میر حامد شاہ صاحب ۱۲۳۲ للعہ محمد بخش صاحب ۲۸۲۰ للعہ

۷۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

میاں ولی محمد صاحب ۷۶۹ عہ فضل کریم صاحب ۲۴۵۷ سے
نظام الدین صاحب ۲۱۰۲ للعہ عمرالدین صاحب ۱۶۵۷ للعہ

۸۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

محمد اسمٰعیل صاحب عہ سردار خان صاحب ۲۴۷۸ عہ
قائم علی صاحب ۲۰۷۸ عہ مولوی عبد المجید صاحب ۲۴۳۶ عہ
شیخ جان محمد صاحب ۲۴۰۷ عہ غلام حسین صاحب ۲۷۹۷ عہ
غلام محمد صاحب ۲۷۶۹ عہ سلطان احمد صاحب ۱۴۳۳ للعہ

نظم اکمل

احباب کو اطلاع ہے کہ اکمل صاحب اپنے قدیمی وطن گولیکی میں ہیں۔ وہاں سے انہوں نے ایک نظم بھیجی ہے جسکی سرخی انہوں نے رکھی ہے "ہوا سے باتیں" اور درس قرآن کے سننے والوں سے دُعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالےٰ اکمل صاحب کو اور روحانی ترقی عطا کرے تاکہ وہ "خدا سے باتیں کرنے لگیں" بہرحال نظم ہدیہ ناظرین ہے (ایڈیٹر)

ہوا سے باتیں

گولیکی سے اکمل کا پیام + درس سننے والوں کے نام

اس میں شک نہیں کہ ہوا سے باتیں دیوانوں کا کام ہے۔ مگر جب سے اپنے محبوب کا یہ شعر پڑھا ہے ؎ اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام
نقد پا لیتے ہیں وہ اور دوسرے امیدوار + میں تو دیوانگی ہی کو فرزانگی سمجھتا ہوں ؎ کیا ہے گوہر عقل و ذکا نذر شہ خوباں۔ میری فرزانگی ہے یہ کہ دیوانوں میں رہتا ہے۔ خیر میں دیوانہ ہی سہی۔ مگر مثل مشہور ہے۔ دیوانہ بکار خویش ہشیار۔ اپنا کام نکال ہی لیتا ہوں۔ اور جو کچھ کہنا ہے کہہ جاتا ہوں +

پیام میرا انہیں دے جو درس سنتے ہیں
ریاض نور کا گلہائے نصح چنتے ہیں

بوقت عصر ہیں بزم امام میں شامل
گروہ پاک صحابہ کرامؓ میں شامل

عرب کے خوست کے کابل کے الٰہ آباد کے لوگ
دکن کے سندھ کے کشمیر کے بہار کے لوگ

ہر ایک ملک کے ہر صوبے ہر دیار کے لوگ
ہر ایک ذات ہر اک ذرع ہر قطار کے لوگ

سیالکوٹ کے گجرات و شاہپور کے ہیں
بتاؤں نام میں کس کس کا پتلے نور کے ہیں

ہزاروں چاند کے ٹکڑے بشکل نورانی
متاع حسن کی کردی جنہوں نے ارزانی

ہزاروں عاشق صادق ہزاروں شیدائی
قتیل خنجر ناز و اداء ہرزائی

ہزاروں کشتۂ تیغ اداء دلبر ہیں
نثار کوچۂ جاناں فداء دلبر ہیں

نگاہ یار کے زخمی نثار ہونے لے ہیں
طراٰلبس کے شہید اُن کے سامنے کیا ہیں

یہ بھانت بھانت کی بولی کے بولنے والے
زبان ستائیش باری میں کھولنے والے

کوئی ہے ایم اے تو کوئی ہے مولوی فاضل
غرض کسی نہ کسی بات میں ہر اک کامل

حکیم و منشی و حاجی و مفتی و قاضی
خدا تو آن سے ہے راضی خدا سے وہ راضی

عدو کے واسطے میکسم کی توپ ہیں گویا
وہ اپنی قوم کی امید و ہوپ ہیں گویا

نہیں ہے اور کوائلی کے ٹوپ کی کچھ قدر
اسی طرح سے نہیں ان کو یوپ کی کچھ قدر

ہزاروں حاکم اعلےٰ بنے ہوئے محکوم
جو پہلے شان تھی ان کی کسی کو کیا معلوم

ہزاروں ایسے کہ محمود سے ایاز ہوئے
سراپا ناز تھے آکر ہمہ نیاز ہوئے

کسی کے نور کا ایسا ظہور ہے ہر وقت
کہ بلدہ طیبہ رب غفور ہے ہر وقت

امیر ایسا کہ یتلوا علیہم آیاتہ
مرید ایسے کہ مشہور فی اطاعاتہ

ترانے بلبل باغ حجاز کے سن لو
فسانے غور سے راز و نیاز کے سن لو

ہزار نغمے سنائیں گے گو طیور یہاں
مگر یہ درد یہ رقت کہاں یہ سوز کہاں

پلا رہا ہے جو ساقی اسے چڑھا جاؤ
پیاس ہو کہ نہ ہو خم کے خم اڑا جاؤ

یہ مومنوں کی شراب طہور ہے واللہ
نشے میں اس کے ابد کا سرور ہے واللہ

یہ وقت پھر نہ ملے گا ضرور قدر کرو
ہلال الفت قرآن کو دل میں بدر کرو

تمہارے سینے منور ہوں نور سے اسکے
اندھیرے میں جو ہو شیطان کوئی وہ کھسکے

تمام گلشن احمدؑ کی آبیاری کرو
جہاں میں چشمۂ کوثر کی نہریں جاری کرو

دلوں پہ سکہ تمہارا ہے بیٹھے جہاں جاؤ
نمونہ نیک بنو دشمنوں کو شرماؤ

جو کچھ زبان سے بولو وہی عمل ہووے
تمہاری زندگی عالم میں بے خلل ہووے

غلام احمدؑ مختار بن کے پھیلو تم
فرنگیوں سے بھی سن لو ندائے "ہیلو" تم

دکھاؤ اٹھ کے زمانے کو تم کمال اپنا
ہر اک دکان میں پہنچا کے چھوڑو مال اپنا

مگر خیال تمہارا ذرا ادھر بھی ہے؟
بلاکشان محبت کی کچھ خبر بھی ہے؟

تڑپ رہا ہے کسی کے فراق میں کوئی
ہے بے قرار کسی اشتیاق میں کوئی

کسی کی یاد میں بے تاب ہوتا جاتا ہے
تڑپ تڑپ کے وہ سیماب ہوتا جاتا ہے

ہوئی ہے آشتی چشم و گوش کیوں ایسی
نہ دیکھنا ہو نہ سننا تو زندگی کیسی

غرض یہ بھول نہ جانا ضرور یاد رہے
"ہمیں جو یاد رکھے یا الٰہی شاد رہے"

کہ تم سوار ہو۔ یا مردی تو لے بھی ہے
تمہارے ساتھ میں اکمل برہنہ پا بھی ہے

چبھے ہیں پاؤں میں کانٹے وہ چل نہیں سکتا
مہیب دیو سے آگے نکل نہیں سکتا

کہیں نہ پیچھے سر رہگذار رہ جائے
کسی شکاری کا ہو کے شکار رہ جائے

غریب بھائی ہے للہ کچھ مدد کرنا
کہ سارے پھولوں میں ہی پھول خوشنما کرنا

حضور باری میں اس کے لئے دعا کرنا
مراد اپنی وہ پائے یہ التجا کرنا

جو اس سے میل کرے واصل الٰہی ہوا
اور انکشاف حقائق اسے کماہی ہو

ایک عورت کی بہادری

ہمعصر تفریح لکھتا ہے کہ جگدیش سوانہ (سلطان پور) کی ایک جوان عورت تنہا ایک گاؤں میں روانہ ہوئی۔ اور اس کا گزر گاؤنکے اندر سے ہوا۔ یہاں عموماً ڈاکو مخفی رہتے ہیں۔ اور اکثر وارداتیں کرتے رہتے ہیں اور ایسے ظالم ہوتے ہیں کہ یہاں سے کسی شخص کا بغیر کپڑے حوالہ کئے سلامت نکل جانا مشکل ہے۔ غرض یہ کہ اس عورت کو ایک موذی ڈاکو نے آ گھیرا جسکے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی۔ ڈاکو نے حکم دیا کہ کل زیور اپنا اُتار دے۔ ورنہ دیکھ لے یہ تلوار۔ عورت بہت بہادر تھی۔ مگر چمکتی ہوئی تلوار نے اس کے ہوش باختہ کردئیے۔ اپنے سب زیور اُتار رکھدیئے۔ پھر ڈاکو نے اُسکے کانوں کو دیکھا کہ ان میں بھی کچھ ہے ڈاکو نے کہا کہ یہ بھی اُتار دے۔ ورنہ کان کاٹ لونگا۔ بیچاری عورت نے ڈنڈیاں بھی اُتار دیں۔ مگر اُسپر بھی ڈاکو کی ہوس نہ بجھی اور پھر ڈاکو نے حکم دیا کہ بدن کے کل کپڑے اُتار دے۔ اسمیں عورت نے اپنی بیعزتی سمجھی اور جان دینے پر تیار ہوگئی عورت نہایت عقلمند تھی کہ ایسے نازک وقت میں اُس کو داؤ سوجھ گیا۔ عورت نے ہاتھ جوڑے اور ڈاکو کے قدموں پر سر رکھ کر یہ التجا کی کہ تو صرف اپنا کرتہ مجھے اُتار دے تاکہ اسے پہن کر اپنے گھر چلی جاؤں اور سب کپڑے تجھے دیدوں۔ ڈاکو کو اُسکی التجا پر رحم آگیا۔ اُس نے تلوار ہاتھ سے رکھی اور کرتہ اتارنے لگا۔ جیسے ہی کرتہ اُسکے گلے میں پہنچا اور مُنہ کرتہ کے اندر ہوا۔ عورت نے تلوار اُٹھا کر اُسکی گردن پر ایسی ضرب لگائی کہ اُسکا سر تن سے جدا ہوگیا۔ عورت تمام زیور اور سر کو بغل میں دبو چکر پولیس کی چوکی میں پہنچی اور وہ تحفہ تھانیدار کی نذر کیا اور تمام ماجرا سنایا۔ تھانیدار...

اور نہ اُسے سلطان سے [illegible] ۔

ایک میموریل بادشاہ سلامت کے حضور میں پیش کرنے کو طیار کیا ہے کہ ہمیں اس بے نوائی کے عالم سے نکالا جائے۔ ضرور ہے کہ قیصر کا رحم ان کے متعلق حرکت میں آئے جن کے باپ دادا بہت عرصہ نہیں ہوا کہ شاہ ہند کہلاتے تھے + چین میں بغاوت کا زور بڑھتا جاتا ہے باغی چاہتے ہیں کہ ملک میں جمہوری حکومت قائم کی جائے بادشاہ کوئی نہ ہو۔ انتخاب سے پریذیڈنٹ مقرر کیا جائے خطرہ ہے کہ پیکن پر باغی قبضہ کرلیں + ایران میں روس کی چھیڑ چھاڑ روز افزوں ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر پارلیمنٹ کو دبایا جاتا ہے۔ اور مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور کیفیتیں طلب کی جاتی ہیں + افغانستان سے بھی ایک اخبار نکلنا شروع ہوا ہے۔ نام سراج الاخبار رکھا گیا ہے + جنگ طرابلس کا سلسلہ جاری ہے۔ اٹلی والوں نے پہلا جرنیل موقوف کر دیا ہے۔ نیا مقرر کیا ہے۔ نئے جرنیل نے جوش میں پھر آگے بڑھنے کی کوشش کی ہے اور ساحل کے اندر تھوڑی دور تک جانے میں کامیاب ہوا ہے۔ روڑ کے نامہ نگار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس جنگ میں اٹلی بہت نقصان اٹھا چکا ہے۔ اور اٹلی کا روزانہ خرچ ڈیڑھ کروڑ روپیہ ہے۔ جس سے امید ہے جلد جلد افلاس کو پہنچے گی۔ اٹلی کی رعایا بھی اس جنگ پر ناراض ہے کئی ایک تاجروں کا دوالا نکل گیا ہے۔ ایک نے خودکشی بھی کرلی ہے + ترک پرجوش ہیں اور آخر تک جنگ کرنے کو طیار ہیں۔ مصر کے لوگوں نے بہت بڑی مالی امداد دی اور بہت سے والنٹیر روانہ ہوئے۔ ہندوستان سے بھی کچھ والنٹیر جانے والے سُنے گئے ہیں + لاہور میں ہلال احمر کی انجمن قائم ہوئی۔ اور ترک مجروحین کے واسطے بہت سا چندہ دیا ہے۔ امیر کابل بھی جنگ کی خبروں کو بڑے شوق سے روزانہ سنتے ہیں۔ قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام مستعفی ہوئے۔ ان کی جگہ نئے مقرر ہوئے + شیخ محمد حسن صاحب نابالہ ریاست پٹیالہ سے لکھتے ہیں کہ وہاں ۸ - نومبر کو سخت ژالہ باری ہوئی۔ جو ۲۰ منٹ تک جاری رہی۔ اس آفت ناگہانی میں لڑکے لڑکیاں اور بڈھے جو باہر تھے۔ ان کی جانیں تلف ہوگئیں۔ ژالہ بیضہ کبوتر سے بڑا تھا۔ خدا کی پناہ +

[illegible]

اس سے پتہ ملتا ہے کہ ہر قسم کی جاندار مخلوق اپنی اپنی جنس کے ساتھ اپنی خواہشوں اور ضروریات وغیرہ کے اظہار کے لئے پیدایشی اور طبعی طور پر کچھ نہ کچھ ایسے اشارے کرنے اور آوازیں نکالنے کی قابلیت رکھتی ہے کہ جسے وہ اپنا مطلب نکال سکے یا اپنے ہمجنسوں کو اپنے یا ان کے مفید مطلب کچھ کہہ سن سکے مثلاً ایک چیونٹی کو جب کسی میٹھی یا اپنے کھانے کے قابل چیز کی اپنی غیر معمولی قوت شامہ کے ذریعہ خبر ملتی ہے تو پھر وہ اپنی ہمجنسوں کو اس کی اطلاع دے کر اور ان کی رہبری کر کے وہاں تک پہنچاتی ہے۔ نیز شہد کی مکھی بھی رسدار پھولوں کی تلاش کر کے اپنی ہمجنسوں کو ان سے خبردار کر دیتی ہے +

محقق اور ریچارشل انسان جس جس لائن میں کام کر کے کچھ نئی معلومات دریافت اور ظاہر کرتے ہیں وہ ایک گونہ حیرانی میں ڈالنے والی ہونے کے علاوہ سوچنے اور سمجھنے والوں کے لئے ہر پہلو سے مہان پربھو کی پُراز حکمت رچنا کو ظاہر کرتی ہیں اور جس طرح پر بیرونی ہر قسم کی معلومات کے محقق اپنی اس قسم کی نئی نئی تحقیقاتوں کے ذریعہ دُنیا کو حیرانی میں ڈالتے اور دُنیاوی علوم کی دُنیا میں نسلاً بعد نسلاً اضافہ ہوا فرماتے کرتے چلے جاتے ہیں اسی طرح رُوحانی دُنیا کے محقق بھی نسلاً بعد نسلاً مہان ایشور کے پاک سوکھشم گنوں اور آتما و پرماتما کے سمبند اور اس سمبندھ سو ترکی اور اتمکا کے متعلق نئے سے نئے سادھن اور رُوحانی ترقی کے وسائل معلوم کرتے اور انہیں اپنے ہمجنسوں پر ظاہر کرتے رہتے ہیں + [illegible]

سمرنا ازمیر میں ترکی گورنمنٹ نے بیس اطالین جہاز گرفتار کرلئے۔ اس وقت ٹریپولی میں ترک خشکی پر اطالیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ بیس ہزار سنوسی اور ایک لاکھ عرب اُن کے ساتھ ہیں۔ اگرچہ بحری لڑائی میں ترک کسی طرح اٹلی کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ تاہم یہ حالت دیر تک قائم نہیں رہے گی خشکی کی لڑائی میں ترکوں اور عربوں کی فتح یقینی ہے۔ مطابق بیان ترکی اخبارات

لیکن [illegible] فتح معلوم [illegible]

واصف نے اخبار "محروسہ" میں حسب ذیل چٹھی چھپوائی ہے +

"آج ہمارے چند دوست قسطنطنیہ سے قاہرہ پہنچے اور بیان کیا کہ شیخ الاسلام نے پارلیمنٹ کے ایک جلسہ میں دول یورپ کے دولت علیہ عثمانیہ کے خلاف اتحاد کرنے اور طرابلس کے متعلق اٹلی کے ساتھ ان کی خفیہ اور علانیہ تائید کا ذکر کر کے صدر اعظم کو زور سے مشورہ دیا کہ وہ اس رویہ سے مسلمانوں کے دلوں کو جو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے اس کی جانب دول کو متوجہ کریں چنانچہ صدر اعظم ممدوح نے دول کو ہز ایکسیلنسی شیخ الاسلام کے خیالات سے مطلع کیا۔ اس پر سوائے انگلستان کے جملہ دول نے سکوت اختیار کیا۔ انگلستان نے یہ جواب دیا کہ ترکی کے خلاف اٹلی کی مدد سے اس کو کچھ سروکار نہیں۔ اور وہ ترکی فوجوں کے مصر سے گزرنے دینے سے مطلق تعارض نہیں کرے گا۔ بنابریں مصری گورنمنٹ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عثمانی فوج کو طرابلس کے لئے مصر کے راستے سے گزر جانے دے۔ فرید واصف +

رسید زر

۸ - ستمبر ۱۹۱۱ء

حکیم نواب علی صاحب ۱۵۸۱ عہ
میاں پیر محمد صاحب ۹۹۳ ۵ے
قاضی نذیر حسین صاحب ۶۰۶ ۱ے
مرزا محمد احسن بیگ صاحب ۵۰ للعہ
محمد عبد اللطیف ۹۴۷ ۲ ۱۲
قاضی فیض الٰہی صاحب ۱۴۸ عہ

۹ - ستمبر ۱۹۱۱ء

منشی غلام محی الدین صاحب ۲۵۱۱ عہ
مولوی فضل کریم صاحب ۲۵۹۴ للعہ
منشی کبیر الدین صاحب ۱۸۲۴ للعہ
محمد لطیف صاحب ۲۹۲۳ عہ
ملک محمد مبارک صاحب ۱۵۵ للعہ
میاں نور احمد صاحب [illegible] عہ
قاضی زین الدین صاحب ۲۸۱۴ للعہ

۱۱ - ستمبر ۱۹۱۱ء

مولوی الٰہی بخش صاحب [illegible] ۵ے
حافظ محمد اسحاق صاحب [illegible] للعہ
حکیم علی احمد صاحب [illegible] ۵ے
منشی محمد اشرف بیگ صاحب [illegible] للعہ
منشی محمد الدین صاحب [illegible] للعہ
میاں سوہن خان صاحب ۲۷۶۸ ۱۲
محمد خان صاحب [illegible] عہ

فہرست مبائعین

(نومریدین جنھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

محمد کرم الٰہی صاحب پشاوری۔ قلعہ پھلور۔ ضلع جالندہر
میان محمد بخش صاحب۔ شیخپور۔ ضلع گوجرات
غلام محمد صاحب۔ پنشنر۔ ڈاک خانہ جہلم
محمد نثار الحق صاحب۔ پورب سرائے ضلع مونگھیر
سندا صاحب۔ فریدآباد۔ سیدوالہ۔ منٹگمری
اہلیہ میان رحیم بخش صاحب۔ گورنمنٹ ہائی سکول۔ میان والی
ہمشیرہ مولوی عبد الحق صاحب چک ۹۵۔ ڈاکخانہ چنیوٹ روڈ
دلاور خان صاحب معرفت شیخ عبد الوحید انصاری معرفت مولوی
غلام حسن صاحب۔ سب جسٹرار۔ پشاور۔
رحمت اللہ صاحب۔ ننگیرہ۔ ڈاک خانہ سیدوالہ
عبد المجید صاحب۔ بادگیری۔ معرفت مولوی بشارت احمد صاحب
اہلیہ " " بشارت منزل۔ حیدرآباد دکن
حافظ محمد احمد صاحب " " " " " "
اہلیہ " " " " " " " " "
عبد القادر صاحب فرزند " " " " " "
عبد الصمد صاحب " " " " " "
عبد الباری صاحب " " " " " "

عیدکارڈ۔ عید رومال

ہماری پہلی ایجاد عیدکارڈ اور دوسری ایجاد عید رومال جس قدر مقبول ہوئے ہیں اس کا اندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے جو لوگ پہلے منگانا بھول جاتے ہیں انہیں وقت پر عیدیہ نا منگانا پڑتے ہیں چونکہ عید آنے والی ہے اسلئے آپ ابھی سے فرمائش بھیجدیجیو تاکہ وقت پر دوستوں کو یہ مناسب تحفہ بھیج سکیں۔

رومال ریشمی موزون اشعار و احادیث سے مزین فی ۲/ درجن ۱۲
رومال ٹرچہ " " " " " ۲/ " " ۸/
رومال کاغذی " " " " " " ۲/ " ۴/
عیدکارڈ لفافون میں جانیوالے مقامات متبرکہ کے نقشون سے مزین ۱/ درجن ۱۲/
عیدکارڈ سنہری پیسے میں پوسٹ ہونیوالے۔ فی ۲/ درجن ۶/
عیدکارڈ سیاہ مقامات متبرکہ کے نقشون کے علاوہ اشعار سے مزین فی۔ / درجن ۳/

المشتہر منیجر عیدکارڈ و عید رومال۔ لاہور۔ اندرون دہلی دروازہ

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہین +

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی اپنی ایک دختر نابینا کنواری کا عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت فرماویں۔ باشندگان میرٹھ۔ دہلی۔ مظفرگڑھ۔ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دی جاوے گی +

(۳) ایک غیر احمدی احمدیون کے اتقار پابند صوم و صلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جس کی عمر ۲۳ سال گندم رنگ جسم اور قد درمیانہ۔ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک قرآن شریف اور اُردو خواندہ مطیع و فرمانبردار سخت و نیز قطع و برید دوخت سے واقف ہے۔ احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس تک ہو اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ کم از کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو۔ یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار آمدنی کا ہو۔ اضلاع میرٹھ دہلی مظفرگڑہ۔ سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہوگی۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔ درخواست کے ساتھ ہم کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۲ سال قوم زمیندار اور اِرائیں ساکن راجکی ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے ہان نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماوین دفتر بدر میں اطلاع دیوین +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائین ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ۲ عہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہان ہے اہل حاجت سید غلام حسین دیٹرزی اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی

عمر ۳۵ سال خواندہ۔ اصل وطن [illegible] ضلع جہلم [illegible] کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو +
محمد امین نصف کریم کالج سٹریٹ کلکتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

مشہور دوائین

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہان تہان ہیضہ کا آنا جی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا ۲۰ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے وقت پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ر محصول ڈاک ایک شیشی سے لے کر ۲ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولائتی پودینہ کی ہری پتیون سے یہ عرق بنایا گیا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی متلی۔ اشتہا کا کم ہونا ریاح کی علامتیں سب دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸ر محصول ایک سے ۲ تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن۔ تارا چند دت اسٹریٹ ۵ ۔ سٹریٹ کلکتہ

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہت ہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور طالی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے یا دوا خانہ سے قیمت فی تولہ ساڑھے چار روپے ڈالعہ پا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے +

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۔ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

BADR QADIAN

عام قیمت پیشگی ... بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

قادیان ضلع گورداسپور

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۱

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر این ... | Regd. No. L. | الیس بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد

یوم نو ۲۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ ۔ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۸ مگھر سمبت

کس کو بھایا ہے اگر قادیاں آوٴ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | نور دین مصطفےٰ پا وٴ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت ۔فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عُسر و یُسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت رضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مُنہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اُوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام او | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جاں شود با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ما ست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ما ست
از ملائک و از خبر ہائے معاد | ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت ا ست | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر ا ست | منکراں مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما ست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
یک قدم دوری ازاں روشن کتاب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ اہل بیت اللہ تعالے کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں درس قرآن شریف روزانہ مسجد اقصے میں بعد نماز عصر ہوتا ہے اور صبح کے وقت حضور خلیفۃ المسیح عورتوں کو درس قرآن شریف دیتے ہیں جس میں ایک بڑی جماعت عورتوں کی حاضر ہوتی ہے۔ حضرت اُمّ المومنین بمعیت حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب وجناب مولوی فاضل میر محمد اسحٰق صاحب بخیر وعافیت واپس قادیان پہونچ گئی ہیں حضرت صاحبزادہ کا ایک لکچر لودیانہ میں ہوا اس ہفتہ میں حاجی مَنّد محمد صاحب غزنی سے بابو عبد الحمید صاحب لاہور سے ودیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرب صاحب مولوی فاضل عبد الحی ایک کتاب بنام احمدیہ پاکٹ بک تالیف کرکے چھپوانے کی فکر میں ہیں۔ جس میں انھوں نے سلسلہ حقہ کے دلائل کو جمع کیا ہے۔ شیخ یعقوب علی صاحب کسی پرائیوٹ کام پھگواڑہ تشریف لے گئے ہیں۔ ڈاکٹر آلٰہی بخش صاحب میانوالی سے بخیریت واپس آگئے ہیں اور خبر لائے ہیں کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اب بفضلہ تعالےٰ تندرست ہیں۔ **مہمان خانہ** قادیان کے ہوشیار اور لائق کارکن امیر احمد صاحب قریشی صاحب آنیوالے مہمانوں کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ سب جاڑے کا بستر لحاف وغیرہ ساتھ لایا کریں۔ یہاں اتنا سامان نہیں کہ مہیا کیا جاسکے۔ گذشتہ اتوار کو بٹالہ سے ایک ٹیم یہاں میچ کے واسطے آئی یہاں کے بچوں نے اُن سے ہاکی کا میدان جیتا۔ مولوی حافظ روشن علی صاحب کی بیوی لڑکا پیدا ہونے کے چند روز بعد فوت ہوگئی۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل۔ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا ہے۔
سیالکوٹ سے خبر آئی ہے۔ حافظ عبد العزیز صاحب سیالکوٹی جن کا نکاح یہیں قادیان ہوا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ مولود مسعود نیک ہو اور صحت کے ساتھ لمبی عمر پائے۔
میاں محمد یوسف صاحب ایک احمدی رفیق خان صاحب کے ہمراہ مردان ضلع پشاور سے تشریف لائے اور دو دن یہاں مقیم رہے۔
لکھنؤ سے خبر آئی ہے کہ وہاں کی احمدی جماعت نے ایک مسجد میں بہ اجازت اس کے متولی کے بامامت مولوی رونق علی صاحب احمدی رودلوی نماز جمعہ ۱۰ر نومبر کو ادا کی۔ اس جمعہ میں چند غیر احمدی بھی شریک ہوئے۔ مولوی صاحب موصوف نے خطبہ میں من جملہ اور لطائف کے یہ بھی بیان فرمایا۔ کہ اسلام اپنی انتہائی تنزل کو پہونچ چکا

تو پھر اس کو اس کی اصلی حالت پر لانے کے لئے ایک عظیم الشان مجدد مبعوث کیا گیا ہے۔ جس نے دین محمدی کو زندہ کر دیا اور اسلام کے قالب میں ایک نئی رُوح پھونک دی۔ اس مامور من اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نسبت ہے۔ اس کی تمثیل ایسی ہے۔ جیسے بانسری بجانے والے کے ہونٹوں سے اتصال رکھتی ہے۔ اور بجانے والا اپنے نغمہ کو بذریعہ بانسری کے لوگوں کے کانوں میں پہونچاتا ہے اور بظاہر وہ آواز بانسری کی آواز کہی جاتی ہے مگر فی الحقیقت بجانے والے کی آواز ہوتی ہے۔ اسی طرح اس مامور من اللہ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس رُوح کے ساتھ ایسا کامل اتصال ہے۔ کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی رُوح اقدس اس مامور من اللہ کے ذریعہ سے سب کام کرتی ہے۔ اور اس مامور کی آواز آنحضرت صلعم ہی کی آواز ہے اسلئے اس مامور من اللہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز کہا جاتا ہے۔

اطلاع جس بھائی کو کاغانی لوئیان یا میرانی تولہ سے، یا میمے کا سرمہ فی تولہ ۶ع مطلوب ہو درخواست یا قیمت بھیجدے۔ راقم محمد یمین احمدی از مقام داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ۔

سالانہ جلسہ - احمدیہ قادیان میں ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ دسمبر کو ہوگا۔ بروز بدھ - جمعرات - جمعہ -

درخواست جنازہ - برادر علی احمد اپنے بھائی امانت خان کی اہلیہ مرحومہ کے واسطے درخواست جنازہ احباب کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

ضرورت ملازمت - ایک لڑکا جو روٹی پکانا جانتا ہے کسی احمدی کے پاس اس کام پر نوکری کرنا چاہتا ہے۔

قیصر معظم جارج کی عزت میں جبرالٹر کی رونق افروزی بسبب تندی موسم منسوخ رہی۔

گورنمنٹ نے جنگ طرابلس کے متعلق جو اعلان غیر جانبداری کا شائع کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی لڑنے والی سلطنت کی فوج میں بھرتی نہ ہو نہ ان کے لئے کوئی جہاز بنائیں جرمنی میں سخت زلزلہ ۱۷ - نومبر کو محسوس ہوا۔

طرابلس میں بارش سخت ہو رہی ہے اس سے بھی اٹلی کا نقصان ہے۔ آج ایک خبر آئی ہے کہ اٹلی والوں نے طرابلس کو بالکل خالی کر دیا ہے۔ خبر ہنوز تصدیق طلب ہے۔

چین میں بغاوت جاری ہے۔ یورپین فوجیں بھی وہاں اپنے جہازوں میں چلی گئی

ڈاک ولائت

اس سے بڑھکر خود غرضی کا نمونہ کہاں ملیگا؟ امریکہ کا اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۹ ستمبر ۱۱ء کے پرچے میں لکھتا ہے۔ عیسائی یسوع کو کیوں مانتے ہیں؟ کیا اس لئے کہ اس نے کوئی اخلاقی تعلیم دی؟ ہرگز نہیں۔ پھر کیا اس لئے کہ اس نے کوئی نیک کام کیا؟ ہرگز نہیں پھر کیا۔ اس لئے کہ اس نے عمر بھر غریبوں کے ساتھ بسر کیا اور امیروں کو برا کہا؟ ہرگز نہیں۔ پھر کیا اس لئے کہ اس نے لعزر سے پیار کیا اور دولت مندوں سے نفرت کی؟ ہرگز نہیں۔ پھر کس واسطے عیسائی لوگ یسوع کو مانتے ہیں۔ صرف اس واسطے کہ وہ صلیب پر مرگیا اور ان کے گناہوں کا کفارہ ہوا (بخیال ان کے) کیا خالص خود غرضی کی کوئی مثال اس سے بڑھکر دنیا میں ہوسکتی ہے؟

پوپ کی دیانت کوئی صاحب جیمز ایف مارٹن نام مذکورہ اخبار کے پرچے مورخہ ۲۱ - اکتوبر ۱۱ء میں رقمطراز ہے۔ یہ پوپ اپنے پہلے پوپوں کی طرح جرم کو جرم نہیں سمجھتا۔ اٹلی کے طرابلس پر قزاقانہ حملے کو صرف اس واسطے جائز قرار دیتا ہے۔ کہ اس طرح مشن کے کام میں سہولت حاصل ہوگی۔ اس لئے پوپ نے حکم دیا ہے کہ اٹلی کی کامیابی کے واسطے دعائیں مانگی جاویں تعجب ہے کہ تمام دنیا میں ایک واحد دیانت دار رومن کیتھلک عیسائی نہیں ہے۔

عیسائی سیاحوں کے معلومات کا نمونہ ایک عیسائی سیاح مین رو ڈمس والیس نام بیت المقدس کی سیر کرکے واپس اپنے وطن کو گئے ہیں جو ملک امریکہ میں ہے۔ اور انھوں نے وہاں کے ایک رسالہ بنام ناٹی لس میں اپنا سفرنامہ شائع کیا ہے۔ رسالہ مذکور کے ماہ نومبر ۱۱ء کے پرچہ میں ان کے سفرنامے کا دوسرا نمبر شائع ہوا ہے۔ اس میں من جملہ اپنے دیگر معلومات کے وہ مذہب بابی اور بہائی کے متعلق بھی اپنی تحقیقات لکھتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اس فرقے کے بانی کا نام عبد البہا تھا۔ عبدل کے معنے ہیں خدا [illegible] اور بہاء کے معنے ہیں طا[illegible]

[illegible] ہم کی تمنی کی نگاہ [illegible] نظم تنویری

کلامِ مسیح موعودؑ

(پورانی نوٹ بک سے کچھ)

(سنہ ۱۸۹۶) فرمایا حضرت مسیح کی آمد کے واسطے جو لفظ آیا ہے وہ نزول ہے اور رجوع نہیں ہے۔ اوّل تو واپس آنے والے کی نسبت جو لفظ آتا ہے وہ رجوع ہے اور رجوع کا لفظ حضرت عیسٰی کی نسبت کہیں نہیں بولا گیا۔ دوم۔ نزول کے معنے آسمان سے آنے کے نہیں ہیں۔ نزیل مسافر کو کہتے ہیں +

فرمایا۔ ہم نے جو مخالفین پر بعض جگہ سختی کی ہے۔ وہ ان کے تکبّر کو دُور کرنے کے واسطے ہے۔ وہ سخت باتوں کا جواب نہیں۔ بلکہ علاج کے طور پر کڑوی دوائی ہے۔ الحق مُرٌّ۔ لیکن ہر شخص کے واسطے جائز نہیں کہ وہ ایسی تحریر کو استعمال کرے۔ جماعت کو احتیاط چاہیے ہر ایک شخص اپنے دل کو پہلے ٹٹول کر دیکھ لے کہ صرف ضد اور دشمنی کے طور پر ایسے لفظ لکھ رہا ہے یا کسی نیک نیت پر یہ کام مبنی ہے +

فرمایا۔ مخالفین کے ساتھ دشمنی سے پیش نہیں آنا چاہیئے۔ بلکہ زیادہ تر دُعا سے کام لینا چاہیئے۔ اور دیگر وسائل سے کوشش کرنی چاہیئے +

کلام امیر

مجتبی مکرمی سید بشارت احمد صاحب جو چند روز قادیان میں رہے۔ تو وہ ایک عاشقِ صادق کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہتے اور حضور کی باتوں کو اکثر قلمبند کرتے رہتے۔ اُنہوں نے از راہِ عنایت ایک ڈائری بھیجی ہے۔ اس اخبار میں سب سے اوّل اُسی کو ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

فرمایا۔ کہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ مکان میں رہنا چاہیئے ورنہ بڑے بڑے نقصانات ہوتے ہیں۔ اور ہم نے خود دیکھا ہے کہ انسانی شرم حیا جاتی رہتی ہے +

فرمایا۔ ولن اکلم الیوم۔ لفظ لن مدت دراز کے لئے نہیں کہا جاتا ہے اور لفظ لا چونکہ اونچا جاتا ہے یہ دوام کے لئے آسکتا ہے۔ جو لوگ کہ شرار تناروئیت کے قائل نہیں ان کا اس سے رد ہو سکتا ہے کہ وہاں لن فرمایا ہے نہ کہ لا +

فرمایا۔ میں ابتدا سے غور کرتا آیا اور اب بھی غور کرتا ہوں۔ اگرچہ کہ بوڑھا ہو گیا ہوں۔ مگر اب بھی فرصت کے اوقات میں سوچتا رہتا ہوں لیکن پھر بھی ابتک میری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیا بات ہو جاتی ہے کہ جس قدر علم زیادہ ہوتا جاتا ہے اسی قدر لوگوں کی بیباکی بڑھتی جاتی ہے +

فرمایا۔ کہ السلام علیکم کو رواج دیں۔ اسکی یہانتک تاکید ہے کہ اگر خالی مکان میں بھی کبھی جانا ہو تو السلام علینا وعلے عباد اللہ الصالحین کہیں +

فرمایا۔ امراء کا فرقہ اباحی ہوتا ہے الّا ماشاء اللہ +

فرمایا۔ ہندو۔ چینی۔ جاپانی۔ یہ ایرانی مذہب کی ہی گویا شاخ ہیں +

فرمایا۔ عیسائیوں کی دیکھا دیکھی سکھوں نے بھی گرو صاحب کی نسبت یہ معجزہ مشہور کر رکھا ہے کہ انہوں نے مرا ہُوا ہاتھی زندہ کیا تھا۔ غالباً انہوں نے یہ خیال کیا کہ انسان تو چھوٹی چیز ہے البتہ ہاتھی عظیم الشان چیز ہے اس میں معجزہ کی اور بھی شان ہے +

فرمایا۔ مسیح کے دو کاندھوں والے فرشتوں کے جواب میں فرمایا کہ ہر ایک شخص کے دونوں بازوؤں پر بھی کراماً کاتبین رہتے ہیں۔ اور اس بات کو سب جانتے ہیں اور پھر یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ جمعہ کی نمازیں جو لوگ۔ آتے ہیں تو مسجد کے دروازہ پر بھی دو فرشتے ہر ایک کا نام لکھتے کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن آجتک ان ہر دو کو بھی کسی نے نہ دیکھا تو پھر مسیح کے کاندھوں والے فرشتے کیوں دکھلائی دیں +

فرمایا۔ حقیقت و مجاز کا تفرقہ تیسری صدی میں ہُوا ہے ورنہ اس سے پہلے حقیقت و مجاز تھا ہی نہیں +

فرمایا۔ وُحِیٌ قبر کے کتبہ کو کہتے ہیں اور وحی بھی اس ہی لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی انسان کے دل میں مثل پتھر کندہ کے گڑ جاتی ہے +

فرمایا۔ ایک بزرگ محی الدین ابن عربی کے شیخ تھے وہ اپنا گذارہ اس قسم سے کیا کرتے اور کچھ ایسے تکلّف سے رہتے جیسے کوئی بادشاہ کا مہمان ہو۔ تو تکلّف کرتا ہے۔ ایک مولوی نے پوچھا کہ حضرت نہ تو آپ پکاتے ہیں اور نہ کوئی کاروبار معیشت مہیا کرتے ہیں۔ پھر آپ کیونکر اس طرح گذارہ کرتے ہیں۔ تو فرمایا۔ خبردار۔ خاموش رہیو کیا تم کو خبر نہیں۔ کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر مہمان ہو۔ تو وہ خود ہی اپنی ضروریات کے لئے کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ میزبان تمام ضروریات کا کفیل ہوتا ہے تو پھر میں جبکہ خدا کا مہمان ہوں کہ جس کا گھر تمام جہان ہے تو پھر مجھ کو اپنے ضروریات کے لئے کیسے اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ چونکہ مولوی ہوتے ہیں ہشیار۔ وہ ایک کتاب اُٹھا لائے اور سامنے پیش کر دی۔ کہ دیکھئے حضرت حدیث میں تو لکھا ہے کہ انسان کسی کے گھر جاوے تو تین دن سے زائد مہمان نہ رہے۔ محی الدین ابن عربی کہتے ہیں کہ یہاں تو میں بھی حیران ہو گیا۔ اور سمجھ گیا کہ اس سوال پر تو شیخ بھی لاجواب ہونگے۔ لیکن تھوڑی دیر کے سکوت کے بعد شیخ نے مجھے فرمایا کہ دیکھو جی ان کی حدیث کی قرآن سے مطابقت کر کر جواب دیدو۔ قرآن میں چونکہ لکھا ہے کہ (یوماً عند ربّک کالف سنۃ) تو پس اس لحاظ سے ہم تین ہزار سال تک بھی مہمان رہ سکتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ ابیانی حالت ہے اور بسا اوقات ہم نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے +

فرمایا۔ کُن پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ خطاب کس کی جانب ہے۔ اگر کہو کہ مخلوقات و اشیاء کے جانب تو یہ اعتراض ہوگا کہ پھر کُن کے کہنے کے پہلے جب یہ موجود تھے تو کُن کے بعد کیا پیدا ہُوا۔ فرمایا۔ جواب یہ ہے کہ کن کا اطلاق علم الٰہی پر ہے۔ چونکہ اس کا مخاطب علم الٰہی

ہی ہے۔ یورپ کے بعض نو مسلم انگریزوں کی یہ خواہش
پیش کی گئی کہ نماز کا ترجمہ انگریزی زبان میں کرکے بھیجدیا
جائے۔ فرمایا کہ الحمد اور قل ھو اللہ تو عربی زبان میں
پڑھنا ضرور ہے۔ باقی دعائیں اپنی زبان میں پڑھ لیا کریں
اگر اس قدر عربی بھی نہیں آسکتی۔ تو پھر ایسوں کی
ضرورت بھی نہیں +

فرمایا۔ حضرت صاحبؑ تو ترجمہ کے بہت مخالف تھے
فرمایا کرتے تھے کہ یہ جو حدیثوں کا ترجمہ ہوا ہے تو اصل
الفاظ سے روک دیتا ہے +

فرمایا۔ ایک بزرگ حج کو جا رہے تھے اور ایک
دنیادار مرید بھی ساتھ تھا۔ اُس نے ایک وقت کہا کہ
شیخ ریت میں نعلین کے تسمہ ٹوٹ جایا کرتے ہیں چند
تسمہ ہمراہ رکھ لینا چاہیئے۔ انہوں نے تو انکار کر دیا لیکن
ہشیار مرید نے ساتھ رکھ لیا۔ جب دونوں چلے تو اتفاقاً
راستہ میں شیخ کی نعلین کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ مرید سے کہا کہ ہمارا
تسمہ ٹوٹ گیا ہے۔ ذرا دیکھنا کہ یہاں کہیں تسمہ تو نہیں چونکہ
حج کے لئے بہت سے قافلہ جاتے ہیں ممکن ہے کسی
کا تسمہ گر گیا ہو۔ جب مرید نے تلاش کیا تو ایک تسمہ مل ہی گیا اور
پھر آگے بڑھے۔ اتفاقاً دوسرے وقت پھر تسمہ ٹوٹ گیا
پھر بھی مرید کو تلاش کرنے کو کہا۔ چونکہ کوشش انبیاء کی
سنت ہے پس پھر تلاش پر اور ایک تسمہ مل گیا۔ مرید نے
عرض کیا۔ شیخ میں تو ناحق بوجھ اُٹھا کر اپنے ساتھ تسمہ
لایا۔ یہاں تو ضرورت پر خود ہی تسمے ملتے ہیں +

مکہ معظمہ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ کہ نہر زبیدہ خاتون فرات
و دجلہ سے نہیں لائی گئی۔ بلکہ بہت سے چشموں کو جمع کر کے نکالی
گئی ہے۔ اور جبکہ اُس کا حساب انجینئروں نے پیش
کیا تو اس وقت وہ دجلہ کے محل پر بیٹھی ہوئی تھی۔
اُس وقت کئی کروڑ کی بڑا اور بھی پیش کی گئی تو وہ
کاغذات دریا میں پھینک کر کہا کہ جو کام خدا کے
لئے ہو۔ اُس کا حساب کیا۔ فرمایا۔ پہلے مسلمان بڑے
اولوالعزم تھے اب وہ بات نہیں رہی۔ بدوؤں کی
مسافر نوازی وصلہ رحمی پر فرمایا۔ چند ہندوستانی راستہ
بھٹک کر جنگل میں یکایک ایک قزاق بدوی کے
مکان پر چلے گئے۔ اُس نے دریافت کیا کہ کیسے یہاں
پر پہنچ گئے تو سبھوں نے کہا کہ ہم راستہ بھول گئے ہیں
پھر اس نے پوچھا کہ سچ سچ کہو کہ تمہارے ہاں کچھ پیسہ
بھی ہیں یا نہیں۔ چونکہ وہ سب فلاش ہو گئے تھے
سبھوں نے صاف صاف کہدیا کہ ٹکا بھی پاس نہیں
جب اُن کے کہنے پر اُسے یقین آگیا۔ تو تب اُس نے
کہا کہ اچھا یہ جو خربوزہ کا کھیت ہے اُس کو لوٹ لو۔ وہ
لوگ خوشی خوشی تمام کھیت صاف کرنے لگے اور
خوب خوب کھایا ... ... جب وہ اچھی
طرح سستا لئے تو دوسرے روز بدوی نے کہا کہ اب
چلو۔ میں تم لوگوں کو راستہ پر چھوڑ دیتا ہوں۔ چنانچہ اُس نے
اپنے نئے مہمانوں کو لیکر بڑی بڑی پیچدار گھاٹیاں طے
کرانے ہوئے راستہ پر لا کھڑا کر دیا۔ اور پھر پوچھا کہ سچ
کہو تمہارے ہاں کوئی پیسہ وغیرہ تو نہیں۔ لہذا اُس نے
اپنے مزید اطمینان کے لئے جامہ تلاشی لی اور کہا کہ
اگر تمہارے نزدیک سے کچھ نکلتا تو میں تم سب کو مار
ڈالتا۔ اور پھر کہنے لگا کہ دیکھو یہ کھیت جو تم نے لوٹ لیا
اور اُجاڑ دیا۔ یہ میرے تمام سال کا آذوقہ اور کمائی تھی
لیکن تم کو مفلس دیکھ کر میں نے اُسے لٹا دیا۔ اب کہو کہ
تم لوگ رکھ کر بھی ہم کو نہیں دیا کرتے تو پھر ہمارا لے
لینا ظلم کیسے ہوا۔ ہم کبھی ظلم نہیں کرتے مجھے یہی بتلانا
مقصود تھا۔

سید بشارت احمد

خدا تعالیٰ کی معیت

فرمایا۔ ہمارا خیال ہمارے دماغ میں
بھی ہوتا ہے۔ اور دوسری جگہ بھی چلا جاتا ہے۔ اِسی
طرح خدا تعالےٰ کے نزول کو سمجھو۔ اس سے نہ تو استواء
علی العرش میں فرق آتا ہے۔ اور نہ تبدیل مکانی کی
ضرورت ہے۔ پھر خواب کے عجائبات پر فکر کرو۔ ظاہر
ہے کہ نزول کے واسطے جسم کی ضرورت نہیں حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ -
حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان
اللہ معنا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ کا ساتھ ہونا
اور ہر جگہ موجود ہونا یکساں نہیں ہوتا کسی نہ کسی رنگ
کا فرق ضرور ہوتا ہے۔ ورنہ ماننا پڑے گا کہ جس طرح اللہ
تعالےٰ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا اسی طرح
سے فرعون کے ساتھ بھی تھا +

فرمایا۔ ہم مانتے ہیں کہ معراج آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو ہوا۔ بیداری بھی تھی اور جسم بھی تھا
مگر اُس کی کیفیت کیا تھی۔ یہ جُدا بات ہے۔ معراج
میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال کو جنت
میں اپنے آگے آگے چلتے پایا۔ بلال کے پاؤں کی جوتوں
کی آہٹ سُنی۔ یہ قابل غور بات ہے +

فرمایا۔ دیکھو ایک لفظ ہے بیٹھنا پھر اس کے کس
قدر معانی ہیں۔ دیوار بیٹھ گئی۔ تخت پر بادشاہ بیٹھا۔ کسی کی
محبت دل میں بیٹھ گئی۔ ساہو کار بیٹھ گیا۔ (دیوالہ نکل
گیا) کسی کی بات ہمارے دل میں بیٹھ گئی +

ظاہر ہے کہ سب بیٹھنے ایک طرح کے نہیں ہیں۔
اللہ تعالےٰ کی ذات چونکہ وراء الورا۔ اور لیس کمثلہ ہے
اس لئے اس کا بیٹھنا بھی اور اسکی معیت بھی جدا کیفیت
کی ہے۔ اللہ تعالےٰ کو کسی پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے۔ خدا
تعالےٰ کی ذات پر جس قدر شبہات پیدا ہوتے ہیں وہ اسی
وجہ سے ہوتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی ذات کو لوگ قیاس
کر لیتے ہیں اور کسی نہ کسی چیز سے اُسکی تشبیہ دے لیتے ہیں +

اقرار کو پورا کرو

فرمایا۔ جو سُنتے ہیں۔ وہ اُنہیں اور جن تک آواز نہیں پہنچتی۔
ان کو سُنا دیں۔ کہ تم کو بیعت کرنے پر کوئی مجبور نہیں کرتا۔
کوئی مارتا نہیں کہ ضرور بیعت کرو۔ ہم کسی کو بلاتے نہیں۔
کسی پر زور نہیں دیتے۔ یہاں بعض عورتیں ہیں جو بیعت میں
داخل نہیں۔ حالانکہ ان کے مرد ہیں۔ ان عورتوں پر کوئی
زور نہیں ڈالا جاتا۔ پس جب بیعت اپنے ارادے اور خوشی
سے ہے تو اُس پر پکے رہو۔ اپنے عہد کو پورا کرو۔ بعض
آدمی بڑے مضبوط اور راستباز ہوتے ہیں۔ جب اقرار
کرتے ہیں۔ اُس پر قائم رہتے ہیں۔ اور اُسے پورا کرتے
ہیں۔ لیکن بعض لوگ اس خیال میں رہتے ہیں۔ کہ اگر
بیعت کرنے کے بعد کوئی نفع دنیوی حاصل ہو گیا۔
تب تو پیر صاحب بڑے اچھے اور سلسلہ عمدہ۔ اور اگر
ذرا ابتلاء آگیا تو پھر کچھ بھی نہیں۔

واقعات انبیاء سے سبق

فرمایا۔ انبیاء کا جو بیان قرآن شریف میں ہے اس
میں ہمارا حصہ یہ ہے کہ
ہم غور کریں کہ مومن پر کیسے ہی مصائب آجاویں۔ اور
بظاہر ہلاکت نظر آوے۔ اور بڑے مشکلات دکھلائی
دیں۔ اور نفس کمزوری دکھلائے کہ تو تباہ ہو جائے گا
تو نفس کو جواب دینا چاہیئے کہ تو جھوٹ کہتا ہے۔ اِس
سے بڑھ کر سخت ابتلاء انبیاء پر آئے۔ مگر وہ تباہ نہ ہوئے
بر سبب اپنے ایمان کے اور راستبازی کے وہ ہمیشہ
کامیاب ہوتے رہے۔ اس طرح ہم بھی انشاء اللہ کامیاب

ہونگے۔ خدا تعالےٰ ہماری نصرت کرے گا +

فرمایا۔ تکالیف۔ مصائب کا آنا ضروری ہے۔ مقدمات ہوتے ہیں۔ عداوتیں کی جاتی ہیں لیکن یہ سب تھوڑے وقت کے واسطے ہے۔ آخر فتح مومن کی ہے +

قرآن نعمتِ الٰہی ہے

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے موسےٰ کو کتاب دی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتاب دی۔ ہاں۔ مجھے بھی کتاب دی۔ یہ اللہ تعالےٰ کا انعام سب مومنین پر ہے +

بہادر سپاہی

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے بہادر سپاہی بنو۔ بنی اسرائیل کے معنے ہیں۔ بہادر سپاہی کے بیٹے۔ بنی اسرائیل کو مخاطب کرکے جو احکام ہیں۔ وہ تمہارے لئے بھی ہیں +

لفظ ام المومنین کا غلط استعمال

فرمایا۔ کسی شخص نے میری بیوی کو ام المومنین لکھا ہے۔ مجھے یہ ناگوار ہے۔ ہمارے دوستوں کو سوچ سمجھ کر لفظ بولنا چاہیئے۔ میری بیوی تمہاری ماں نہیں۔ ہاں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی کو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ماں فرمایا ہے۔ دوسروں کو ماں نہیں کہا۔ ہاں ان معنوں میں ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ ہمارے بچوں کو ایماندار بنائے۔ اور ان کی ماں اُن مومنین کی اُم ہے +

المفتی

۳۴۱

ہاتھ دھوکر سکھانا

ایک شخص کا تحریری سوال پیش ہوا کہ مجالسِ طعام میں دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوکر تولیہ یا رومال سے صاف نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ شریعت کا حکم ہے۔ آپ براہ بندہ نوازی اطلاع فرماویں۔ کہ کوئی صحیح حکم اس بارہ میں موجود ہے یا نہیں +

حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا۔ السلام علیکم۔ ہرگز قرآن کریم اور حدیث نبی رؤف رحیم میں ہاتھ دھوکر سکھانے کی مخالفت نہیں۔ ہاں ایک بار سرورِ کائینات فخر موجودات خاتم النبیین والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل فرمایا۔ توکسی نے رومال دیا تو آپنے اسوقت رُومال لیا نہیں جس سے معلوم ہوتا کہ رومال حسبِ عادت دیا گیا۔ اور اسوقت نہیں لیا۔ مگر مخالفت نکالنی غلط ہے + نورالدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ

سال گزشتہ میں بعض احباب کی تحریک پر یہہ سوال کہ آیا سالانہ جلسہ ایام تعطیلات کرسمس ماہ دسمبر میں ہُوا کرے یا ایام تعطیلات ایسٹر ماہ اپریل میں انجمنہائے احمدیہ کے سامنے رکھا گیا تھا۔ اس وقت اُن تفصیل کی ضرورت نہیں کہ کن انجمنوں نے ایک کو ترجیح دی اور کن نے دوسرے کو اور کیا وجوہات ترجیح کی تھیں۔ اس سوال کا آخری فیصلہ ۵- نومبر کے جلسہ معتمدین میں ہوگیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی استصواب کرکے آیندہ سالانہ جلسہ کی تاریخیں ۲۷- ۲۸- ۲۹- دسمبر قرار دی گئی ہیں۔ سال گزشتہ میں ۲۵- دسمبر سے جلسہ شروع کیا گیا تھا۔ مگر بہت سے احباب جنہوں نے دُور سے آنا تھا پہلے اجلاسوں میں شامل نہ ہوسکے۔ اسلئے تعطیلات کی درمیانی تاریخیں تجویز کی گئی ہیں۔ تاکہ دُور و نزدیک سے احباب کم از کم پورے تین یوم کے لئے جلسہ میں شامل ہوسکیں۔ یہ خیال کہ ملک معظم کی تاجپوشی کے متعلق جو جلسہ دہلی میں ہونے والا ہے وہ ہمارے احباب کے اپنے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے میں مانع ہوگا۔ صحیح نہیں ہے۔ جلسہ تاجپوشی ۱۲- دسمبر کو ختم ہو جاوے گا۔ اور پورے دو ہفتہ بعد ہمارا سالانہ جلسہ شروع ہوگا اور یہ وقت ان احباب کے لئے جنہیں جلسہ دہلی میں حصہ لینے کی ضرورت پڑی ہے۔ وہاں سے فراغت پاکر اپنے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے کافی ہے +

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر گزشتہ دو تین سال میں جو رعایت تخفیف کرایہ کی مِل جایا کرتی تھی وہ اس سال حاصل نہیں ہوسکی۔ اور محکمہ ریلوے نے ان رعایتوں کے علاوہ جو معمولی طور پر تعطیلات کرسمس کے موقعہ پر ہُوا کرتی ہیں کسی مزید رعایت کے دینے سے انکار کیا ہے۔ اس لئے کسی درخواست کے کانسشن سرٹیفکٹوں کے لئے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ مَیں اپنے دوستوں پر یہ حسن ظن رکھتا ہوں کہ ریل کے کرایہ میں ایک خفیف سی رعایت کا نہ ملنا خدا کی راہ میں قدم اُٹھانے میں ان کے لئے روک نہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کا یہ کس قدر احسان ہے کہ سفر کے لئے اس نے ایسی آسان راہیں پیدا کر دی ہیں۔ ورنہ ہمارے زمانہ سے پہلے کس قدر صعوبتیں اُٹھاکر لوگ سفر کیا کرتے تھے۔ کامیابی اور ترقی کی یہ علامت ہے کہ ہر ایک مشکل کے وقت قوم کی ہمت اور بھی بڑھے۔ اور ایک عظیم الشان غرض اور مقصد کے بالمقابل مشکلات ایسی ہی معلوم ہوں جیسے ایک پہاڑ کی بلندی پر چڑھنے کے لئے رستہ کے چھوٹے چھوٹے پتھر یا چھوٹی چھوٹی خاردار جھاڑیاں۔ پس اس سالانہ اجماع میں شمولیت کے لئے میں اپنے دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بلند ہمتی سے کام لیں اور اگر کوئی مشکل نظر آئے تو اسپر غالب آنے کے لئے اور بھی ہمت کو بلند کریں۔ بہت سے دوست ہیں جو چھوٹے چھوٹے عذروں کی وجہ سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم رہجاتے ہیں میرے دوستو! چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے سامنے قربان کرنا سیکھو جب تک اس گُر کو ہاتھ میں لیکر کام نہ کروگے۔ کامیابی کا مُنہ دیکھنا مشکل ہے۔ یاد رکھو کہ دُنیا کی ہر ایک غرض دین کے مقاصد کے سامنے ایک حقیر چیز ہے۔ کیا ایک سال میں پانچ سات یا دس دنوں کے لئے تم اپنے وطنوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور ایک نہایت خفیف حصہ اپنے مال کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لئے خرچ نہیں کر سکتے؟ جب تم ان باتوں کو مانتے ہو تو عملی طور پر ان کو کر کے دکھاؤ۔ ورنہ خالی مان لینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے۔ کون جانتا ہے کہ جب وہ ایک نیکی کے موقعہ کو ہاتھ سے دیدیگا تو اس کے کفارہ کے لئے پھر اسے دوسرا موقعہ بھی ملجائے گا۔ پس جو موقعہ ملتا ہے اسے غنیمت سمجھکر اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور اللہ تعالےٰ سے دُعا کرو کہ وہ کسی مشکل کو تمہاری راہ میں روک نہ ہونے دے +

سالانہ جلسہ کی اطلاع کے ساتھ میں ایک دوسرے اہم امر کی طرف اپنے احباب کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سوال ہے۔ یہ بات احباب سے پوشیدہ نہیں۔ کہ لنگر خانہ خود اسوقت دو ہزار روپے کا مقروض ہے۔ اور مزید براں مہمانخانہ کی توسیع کے لئے روپے کی اشد ضرورت ہے۔ ان ضرورتوں پر اب تیسری ضرورت اس مد کی جلسہ سالانہ کے اخراجات ہیں۔ مَیں نے گزشتہ ماہ میں احباب کو ان تینوں ضرورتوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور مَیں امید

۳۴۲

عید میں نوافل

فرمایا۔ عیدگاہ میں اس وقت نماز عید کے سوائے کوئی اور نماز نفل وغیرہ پڑھنی جائز نہیں +

کرتا ہوں کہ ہمارے دوست ان ضروریات کے لئے فکر میں ہونگے۔ مگر سر دست اخراجات جلسہ سالانہ کا سوال مجھے دوبارہ پیش کرنے کی سخت ضرورت ہے کیونکہ ۳۰ نومبر تک کافی روپیہ اخراجات کے لئے ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہیئے تاکہ اطمینان سے ضروری اشیاء مہیا کر لی جاویں۔ اخراجات جلسہ کا تخمینہ تین ہزار روپے سے کم کسی صورت میں نہیں۔ کیونکہ تین دن خاص جلسہ کے اور ایک ایک دن آنے جانے کا۔ کل پانچ دن یہ ہیں اور علاوہ بریں احباب کی آمد در اصل ۲۲۔ دسمبر سے شروع ہو جاتی ہے اور یکم جنوری تک اچھا مجمع رہتا ہے۔ اس طرح پر جلسہ سالانہ در اصل قریباً گیارہ دن رہتا ہے۔ جن ایام میں سے پانچ یوم فی وقت دو ہزار آدمی کی اوسط ہوگی اور چھ یوم ایک ہزار کے۔ اس طرح پر گویا سولہ ہزار آدمی کا انتظام ایک دن کے لئے کرنا ہے۔ اور ادنے خرچ ۳/ یومیہ فی کس لگانے سے بھی جس میں کھانے کے علاوہ دیگر ضروریات بھی شامل ہونگی۔ تین ہزار روپے خرچ ہوتا ہے۔ اگر یہ خرچ پورا سالانہ جلسہ کے اخراجات کے بلوں میں نظر نہیں آتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ عموماً پانچ یوم سالانہ جلسہ کے رکھ کر باقی خرچ لنگر خانہ میں ڈالدیا جاتا ہے۔ اور ان مہینوں میں لنگر خانہ کا خرچ اس وجہ سے بڑھا رہتا ہے۔ بہر حال اگر جلسہ ضروری ہے۔ تو اس کے اخراجات کے لئے تین ہزار روپے کی ضرورت بھی ہے۔ اور یہ اٹل ضرورت ہے اور اسے پورا ابھی احمدی جماعت نے ہی کرنا ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ جو لوگ ان ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ ان کے نام خدا کے دفتر میں ہی لکھے جاتے ہیں۔ اور نام بنام ان کا شکریہ ہم لوگ ادا نہیں کر سکتے مگر ایسا کرنا ممکن بھی نہیں ہے +

اور یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ یہ امور فرائض میں داخل ہیں۔ جو شخص دیتا ہے وہ اپنے فرض کو ادا کرتا ہے۔ اور یہی دینے والے کے لئے زیادہ برکت کا بھی موجب ہے۔ کیونکہ اس سے قربانی کی رُوح نشوونما پاتی ہے۔ پس میں یہ کہوں گا کہ یہ ضرورت اب سب ضرورتوں پر مقدم ہے۔ بحیثیت قوم احمدی قوم کا یہ فرض ہے کہ پہلے اس خرچ کو پورا کر کے پھر دوسری ضروریات کی طرف توجہ کرے۔ خدا کی راہ میں دینے کی بہت سی راہیں ہیں مگر ایک وقت ہوتا ہے کہ بعض ضرورتوں کو دوسری ضرورتوں پر مقدم کرنا پڑتا ہے۔ میں یہ بھی سب احباب کو اطلاع دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے کوئی وقت گنوایا نہ جاوے۔ اور ہر جگہ فوری کارروائی کیجاوے۔ اس سے پہلے یہ تجویز کی گئی تھی کہ سب احباب ایک ایک روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے دیں۔ مگر چونکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس طرح پر چندہ فراہم کرنیکا کا نہ ہی موقعہ ہوتا ہے اور نہ ہی اس وقت ایسا انتظام ہو سکتا ہے۔ اور علاوہ بریں اس وقت سب فنڈوں میں روپے کے کم ہونے کی وجہ سے بدوں روپیہ جمع ہوئے اخراجات جلسہ کا انتظام پہلے سے ہو نہیں سکتا لہذا سب انجمنیں اس تجویز پر فوری عملدرآمد کریں۔ ایک روپیہ فی کس کم از کم چندہ وصول کیا جاوے۔ اور جو احباب زیادہ وسعت رکھتے ہیں وہ زیادہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اگر ساری جماعت میں چار سو آدمی پانچ پانچ روپے دینے والے کھڑے ہو جاویں اور ایک ہزار آدمی ایک ایک روپیہ۔ تو یہ رقم آسانی سے پوری ہو سکتی ہے۔ اگر مخلص احباب توجہ فرماویں تو یہ تعداد جو اوپر لکھی ہے کچھ زیادہ نہیں ہے۔ کانفرنسوں وغیرہ جلسوں میں شمولیت کے لئے پانچ پانچ روپیہ صرف ٹکٹ داخلہ کے بھی لوگ خوشی سے دے دیتے ہیں +

انجمنہائے احمدیہ کے سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی انجمنوں کے اجلاس اس تحریک کے پہنچتے ہی فی الفور کریں۔ اور فی الفور فہرستیں مرتب کر کے اور روپیہ وصول کر کے اطلاع دیں۔ ۳۰۔ نومبر تک جسقدر چندے وصول ہونگے ان کی اطلاع انشاء اللہ تعالیٰ سب احباب کو دیجاوے گی۔ مکرر التماس ہے کہ اس تحریک پر فوری کارروائی ہو +

محمد علی سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۹۔ نومبر ۱۹۱۱ء

ڈبل اخبار

حسب وعدہ یہ تیسرا ڈبل اخبار ہے جو بمعہ ضمیمہ ۲۰ بیس صفحہ پر شائع کیا جاتا ہے +

ایڈیٹر

رسید زر

[illegible]

تمبر ۱۹۱۱ء

منشی عبد العزیز صاحب [illegible] پیر پارشاہ صاحب [illegible]

محمد سیف الدین صاحب [illegible] بابو محمد علی صاحب [illegible]

تمبر ۱۹۱۱ء [illegible]

منشی محمد ادریس صاحب [illegible] میاں محمد دین صاحب [illegible]

تمبر ۱۹۱۱ء [illegible]

منشی غلام محمد صاحب [illegible] شفیع الدین صاحب [illegible]

جان محمد صاحب [illegible] ڈاکٹر [illegible] خان صاحب

چوہدری سیف الرحمن صاحب [illegible]

۱۵ تمبر ۱۹۱۱ء [illegible] سید محمد صادق صاحب [illegible]

بابو محمد حسین صاحب [illegible] منشی [illegible] الدین صاحب [illegible]

تمبر ۱۹۱۱ء [illegible]

میر شارت علی خانصاحب [illegible] شیخ محمد بخش صاحب [illegible]

تمبر ۱۹۱۱ء

نعمت اللہ خانصاحب [illegible] منشی عبد اللہ صاحب [illegible]

منشی واحد حسین صاحب [illegible] چوہدری باغ الدین صاحب

محمد شفیع صاحب [illegible]

تمبر ۱۹۱۱ء [illegible]

چوہدری حسین بخش صاحب [illegible]

تمبر ۱۹۱۱ء [illegible]

ماسٹر قادر بخش صاحب [illegible] مرزا محمد [illegible] بیگ صاحب [illegible]

۲۲ تمبر ۱۹۱۱ء [illegible] منشی محبوب عالم صاحب [illegible]

مولوی محمد صدیق صاحب [illegible] محمد جعفر خانصاحب [illegible]

۲۳ تمبر ۱۹۱۱ء [illegible]

عبد الحکیم صاحب [illegible] منشی [illegible]

دین محمد صاحب [illegible]

مولوی عبد الرحمن [illegible]

تمبر ۱۹۱۱ء [illegible]

مولوی غلام رسول صاحب [illegible] میاں [illegible] صاحب [illegible]

ایڈیٹوریل

اصلاح شدہ انجیل

مسٹر نتھومل صاحب نور افشاں میں لکھتے ہیں "ہمارا دین محبت کا دین ہے اور محبت کی بنیاد پر سب کچھ بنا ہے۔" اور پھر کلام کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں "پر محبت نہ رکھوں تو میں کچھ نہیں" وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ ٹھیک ہے اور عمدہ ہے۔ مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ سب ہاتھی کے دانت نہیں۔ جو صرف دکھانے کے ہیں۔ اور جو کھانے کے ہیں وہ اگرچہ تعداد میں بتیس ۳۲ ہوں گے مگر مسٹر نتھو کا دعوےٰ ہے کہ میں ان میں سے چالیس گالیاں نکالوں گا پس کیوں ایسا نہیں کیا جاتا کہ ایک کانفرنس کر کے مسٹر نتھو انجیل میں یہ اصلاح پیش کریں کہ "یہ ہمارا دین گالیوں کا دینا ہے۔ بیس گالیاں۔ چالیس گالیاں۔ سو گالیاں" انجیل میں آئے دن اصلاح تو ہوتی ہی رہتی ہے پہلے جو بائبل ہند میں شائع کی گئی تھی اس میں اور آج والی میں بہت جگہ الفاظ کا فرق ہے۔ ولائت میں بھی اصلاح شدہ بائبل شائع ہوئی ہے اگر ایک اصلاح ہمارے خوشابی مہربان کی بھی مان لی جائے گی تو پادری صاحبان کا کیا حرج ہے

اکلوتے کی اکلوتی دُعا

وارث دین یسوعی صاحب نے اپنی دُعاؤں کے ذریعہ سے بیماروں کو اچھا کرنے کی چوتھی کتاب شائع کی ہے ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ بیمار کے لئے دُعا کرتا ہوں اور وہ اچھا ہو جاتا ہے اس کتاب میں صرف تصدیق نامے ہیں اور کچھ نہیں بات تو اچھی ہے کہ کسی کو فائدہ ہو لیکن ایک سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ یسوع کی اپنی دُعا تو بقول مؤرخین متی مرقس وغیرہ قبول نہ ہوئی حالانکہ جہاں تک تاریخ نویسوں سے پتہ لگتا ہے اس غریب نے ساری عمر میں ایک ہی دُعا مانگی تھی کہ صلیبی موت کا پیالا ٹل جائے اور دُعا مانگتا مانگتا زمین پر گر گیا اپنے دوستوں سے بھی التجا کی کہ دُعا کرو۔ اسی میں ساری رات گذر گئی مگر دُعا قبول نہ ہوئی۔ بیمار دن کو جو اس نے اچھا کیا وہاں اُس نے کوئی دُعا نہیں کی بلکہ صرف حکم کرتا تھا جس طرح مسٹر نکولا کے تماشہ میں لاہور میں لوگوں نے دیکھا ہو کہ وہ جس کو حکم دیتا وہ سو جاتا۔ جس کو حکم دیتا جاگ وہ جاگتا غرض ویسے کام مسمریزم اور ہپنوٹزم اس زمانہ میں بہت دکھا رہے ہیں۔ اور اگر اس کا نیک استعمال کیا جاوے تو یہ عمدہ کام ہے اور اگر ایسی قوت سے کسی کے مال مویشی کو ضائع کر دیا جاوے تو وہ اچھا نہیں بہرحال قبولیت دُعا کے متعلق ہم سُننا چاہتے ہیں کہ کیا کبھی یسوع کی کوئی دُعا بھی قبول ہوئی تھی؟ کیونکہ خداوند کے اکلوتے کی اکلوتی دُعا جو ہمیں معلوم ہے وہ اس کے برخلاف گواہی دیتی ہے۔

ویدک مت کی توحید

لائل گزٹ ۱۲۔ نومبر کے پرچہ میں رائے زن ہے۔ کہ "مسلمان مت ویدک دہرم کو ہی آہستہ آہستہ نگل رہا ہے۔" ہمارے خیال میں معزز ہمعصر نے اپنے مطلب کے اظہار کے واسطے جو پیرایہ اختیار کیا ہے وہ درست نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اسلام کی کوشش سے ویدک دہرم کے ماننے والے رفتہ رفتہ اپنے اصلی مذہب پر قائم ہوتے چلے جاتے ہیں جناب گورو نانک مہاراج جب حج سے مشرف ہو کر وطن میں تشریف لائے تو انہوں نے ہزاروں ہندوؤں کو بُت پرستی سے چھوڑا کر توحید اسلامی پر قائم کر دیا۔ ایسا ہی دیانند جی مہاراج نے اپنی قوم کو جتلا دیا کہ وید توحید کا مذہب رکھتے ہیں۔ بُتوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ ویدک مت پر چلنے کے مدعیوں کی ایک بڑی جماعت توحید کی طرف قدم بڑھانے لگی ہے اور ہم حُسن ظن رکھتے ہیں کہ ویدوں کا اصلی مذہب توحید ہی ہے اور اُمید کرتے ہیں۔ کہ رفتہ رفتہ سب توحید اسلامی پر پورے طور سے کاربند ہو جاوینگے

سکھ کیوں گرتے جاتے ہیں

معزز ہمعصر لائل گزٹ رقمطراز ہے کہ سکھ دن بدن گرتے جاتے ہیں "ٹھاکر دوارے بُت خانے اُن سے نہیں چھوٹے شرادھ وہ کرتے ہیں چھوت چھات کے بندھنوں میں وہ بندھے ہوئے ہیں اوتاروں کو وہ مانتے ہیں بلکہ اپنے ست گوروں سے بھی وہ کئی دیوی دیوتاؤں کو بڑھ چڑھ کر رتبہ دیتے ہیں۔ جنیو ہر وقت وہ زیب تن رکھتے ہیں۔ غرضیکہ وہ ہو بی کے کتے نہ گھر کے نہ گھاٹ کے ہو رہے ہیں" اور ہندو ازم کہا جاتا ہے۔ ہمعصر مذکور اس کا یہ علاج بتلاتا ہے۔ کہ سکھ صاحبان اپنی تہذیب جداگانہ قائم کریں ان کے رسم ورواج بالکل علیحدہ ہوں اور اپنے ہوں۔ ممکن ہے کہ یہ علاج کسی حد تک مفید ہو لیکن ہماری رائے میں سکھ صاحبان کو یہ ادبار صرف اس واسطے حاصل ہو رہا ہے کہ وہ اپنے بزرگ پیشوا باوا نانک صاحب مہاراج کے ست بچنوں پر عامل نہیں رہے۔ اور بعض پولیٹکل غلط فہمیاں اور پیچیدگیاں جو مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان واقع ہوئیں۔ ان کو انھوں نے اپنے مذہب کی بناء سمجھ رکھا ہے حالانکہ سچ یہ ہے کہ اُن کے مذہب کی بناء اُن اقوال پر ہے جو باوا نانک صاحب نے فرمائے اور سکھائے اور وہ خود اُن پر عامل رہے سکھوں کو چاہیئے کہ اب جب کہ اہل اسلام کے ساتھ ان کے پولیٹکل جھگڑوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ وہ مسلمانوں کے ساتھ اُن تعلقات کو قائم کریں جو باوا صاحب نے رکھے ہوئے تھے۔ اسلامی فقرا کو ملیں ان کی روحانیت سے فیضان حاصل کریں اسلامی متبرک مقامات پر جایا کریں اور حقیقت اسلام سے آگاہی حاصل کر کے حقیقی نجات کے وارث بن جائیں۔

جلسہ کی طیاری

جلسہ کے متعلق ایک اعلان صدر انجمن کے سکرٹری صاحب نے شائع کیا ہے جو اسی اخبار میں ہدیہ ناظرین ہوتا ہے جس فراخدلی کے ساتھ سکرٹری صاحب نے احباب احمدیہ کی گذشتہ دینی خدمات کا اعتراف کیا ہے اور جس دردِ دل کے ساتھ اُنہوں نے موجودہ مالی ضروریات کی امداد کی طرف انہیں توجہ دلائی ہے وہ اس پر کچھ زیادہ کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ قادیان میں آنا ہر موسم اور ہر وقت میں مفید ہے اور جو آتے ہیں اور یہاں رہتے ہیں وہ اس فائدے کو محسوس کرتے ہیں لیکن جلسہ کی برکات ایک جداگانہ رنگ رکھتی ہیں۔ بہت سے مقدس انفاس کا اجتماع اور ان پر حضرت امیر ایدہ اللہ کی دعائیں جلسہ میں شامل ہونے والوں پر ایک خاص رنگ چڑہاتی ہیں جس سے ان کے منازل سلوک بآسانی طے ہو جاتے ہیں۔ مگر جہاں یہ رنگ خاص ہے وہاں اس کی طیاری کے واسطے اخراجات بھی خاص ہیں اور جگہ تو دیکھا گیا ہے۔ کہ اکثر گدی نشین اور سجادہ نشین سالانہ جلسہ یا بالفاظ دیگر عرس شریف صرف اس واسطے کرتے ہیں یا کم از کم اُس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ان کے تمام قسم کے سال بھر کے اخراجات کیواسطے کافی رقم ان کے پاس جمع ہو جاتی ہے یہاں کا جلسہ اس غرض کے لئے ہے کہ روپیہ جمع ہو اور نہ اور کوئی دنیوی ملونی اس میں ملانا مقصود ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ ان خاص اخراجات کا بوجھ آخر قوم کے ہی سر پر ہے اور اس کے نبھانے کی سب سے عمدہ صورت یہی ہے کہ جلسہ سے قبل اخراجات جلسہ کے واسطے خاص طور پر چندہ کیا جاوے بیرونی احباب کے نام سکرٹری صاحب نے یہ اعلان بھیجوا دیا ہے اُمید ہے کہ احباب قادیان بھی اس میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیں گے۔ اگر کوئی اور شخص ان سے مانگنے نہ جائے تو اپنے ثواب کو اس طرح زیادہ کر سکتے ہیں کہ خود ہی صدر انجمن کے دفتر محاسب میں جا کر اپنا چندہ جمع کرا دیں۔ دفتر محاسب

مسجد مبارک (چھوٹی مسجد) کے نیچے ہے۔

عید الضحیٰ عید قریب آتی جاتی ہے۔ چندہ عید فنڈ اور یہاں کے مساکین کے واسطے رقم کہال قربانی کے بھیجنے میں احباب مستعد رہیں ان مدات سے ہر سال خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو خاص امداد حاصل ہوتی ہے۔ امید ہے کہ پچھلے سالوں کی طرح اس سال بھی احباب کی نظر توجہ خصوصیت سے اسطرف رہے گی اور عید کے موقعہ پر جو چندہ ہوگا وہ جلد یہاں روانہ کر دیا جاوے گا۔

علماء کی ضرورۃ اس زمانہ میں جب کہ ہر طرف یوروپین تعلیم۔ یوروپین لباس اور یوروپین خیالات کا سیلاب قدیمی علوم کو بہائے لے جا رہا ہے وہاں اہل اسلام میں ایسے علمار کا بھی قحط ہوتا جاتا ہے۔ جو دینی علوم کے اس کی تمام شاخوں میں پورے طور سے ماہر ہوں اور مذہبی ضروریات میں قوم کی راہنمائی کر سکیں۔ احمدیہ قوم کو خاص ضرورۃ ہے کہ اس طرف توجہ رکھیں۔ مسلمانوں کی تعلیم یافتہ پارٹی کی نگاہ اس معاملہ میں اسی فرقہ کی طرف اپنی امیدیں لگائے ہوئے ہے اور ایسے علمار کے طیار کرنے میں حضرت خلیفۃ المسیح خصوصیت سے متوجہ ہیں اور بہت سا وقت اسی کار خیر میں گزرتا ہے اس کے بعد مدرسہ احمدیہ میں ہمارے معزز علمار کے زیر تعلیم ایسے علمار کی جماعت طیار ہو رہی ہے۔ قوم کو چاہیئے کہ اپنے مستعد بچوں کو بھیج کر اس اصلی اور ضروری کام میں مدد دیں اسکے علاوہ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ جہاں کی جماعتیں اس امر کو برداشت کر سکتی ہیں وہاں ایک ایک عالم لوگوں کے دین سکھلانے کے واسطے متعین کیا جاوے۔ جو احباب کو قرآن و حدیث پڑھائے اور غیروں کیواسطے مبلغ ہو۔

سرحد کی علیحدگی تقسیم بنگالہ کا ذکر کرتے ہوئے اخبار عام نے رائے دی ہے کہ صوبہ سرحدی کی پنجاب سے علیحدگی کا اثر برا ہوا ہے کیونکہ تب سے ڈاکے بہت پڑتے ہیں۔ ہماری رائے میں معزز ہمعصر کا یہ خیال درست نہیں ڈاکوں کے اسباب اور ہیں اور موجودہ سرحدی قانون ان کے روکنے کی بہترین ترکیب ہے۔

آج کل کے مسلمان مسلمانوں کی موجودہ حالت کا نقشہ ایڈیٹر صاحب وکیل ان الفاظ میں کھینچتے ہیں۔

"ہم ہیں کہ روز بروز قعر تنزل میں گرتے جاتے ہیں تعلیم کی ہم میں کمی ہے۔ جاہلانہ زندگی سے ہم کو عار نہیں خدا کے احکام ہم بھولے ہوئے ہیں قرآن کریم کی مقدس تعلیمات کو ہم نے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اخلاق ہمارے تباہ ہو رہے ہیں۔ معاشرت ہماری بگڑی ہوئی ہے سوسائٹی کو ہم نے اخلاقی کمزوریوں کا مخزن بنا رکھا ہے۔ جائدادیں ہماری رہن و بیع ہوتی جاتی ہیں فسق و فجور میں ہم مبتلا ہیں بزرگوں کا اندوختہ ہماری وجہ سے تباہ ہو رہا ہے۔ عزت کا احساس ہم کو نہیں ہے۔ خودغرضی کی بلائیں ہم پر مسلط ہیں۔ قومی کاموں میں ہم دلچسپی نہیں لیتے ذاتیات کا ہم میں زور ہے تباہ کاریوں سے ہم کو الفت ہے۔ قوم کی عظمت و سربلندی کا ہم کو خیال تک نہیں آتا انسانیت و شرافت ہمارے نزدیک بے معنی الفاظ ہیں۔ برتری و بزرگی کے جذبات ہم سے مسلوب ہو رہے ہیں۔ فلاح و بہبود کا کوئی کام بھی کرتے ہیں تو اس کو ناکارہ محض کی صورت میں چھوڑ دیتے ہیں۔ مسلم یونیورسٹی بناتے ہیں تو قومی آزادی اور قومیت کے پاک جذبات کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں چندے کے وعدے کرتے ہیں۔ تو وفا کو ہمیشہ کے لئے بھول جاتے ہیں۔ الی غیر ذالک من الخزیات ...... کیا ایسے شرمناک تنزل کی زندگی کے ہوتے ہوئے ہم مسلمان کہے جا سکتے ہیں؟"

یہ نقشہ بالکل درست ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیش گوئی کے مطابق ہے جو آخری زمانہ مسیح موعود کے وقت اہل اسلام کی حالت کے متعلق کی جا چکی ہے۔ فتدبروا۔

درست کرلیں اس اخبار کے صفحہ ۱۲ و ۱۳ پر تاریخ بجائے ۲۳ - نومبر کے ۲۶ - نومبر غلطی سے چھپ گئی ہے۔ ناظرین درست کرلیں۔

وی پی جیسا کہ ۹ - نومبر سے اطلاع کی جا رہی ہے یکم دسمبر کا پرچہ سب خریداروں کے نام بابت قیمت سال سنہ ۱۹۱۲ء وی پی پہونچیگا امید ہے کہ سب صاحبان وصول کر کے مشکور فرماویں۔ لکہا گیا تھا کہ جو صاحب نہ لے سکتے ہوں وہ ۲۵ - نومبر سے قبل اطلاع دیں ورنہ بعد میں وی پی واپس کر کے نقصان نہ پہنچائیں۔ اسیواسطے یہ اخبار ایک دن پہلے روانہ کیا جاتا ہے۔ بجائے جمعہ کے جمعرات کے دن پہونچیگا۔ جن صاحبان کے خط ممانعت کے آ گئے ہیں۔ یا جن کے ۵ نومبر تک پہونچ جائیں گے ان کے نام اخبار وی پی نہ کیا جاویگا۔

دندان ساز کی تلاش ہمارے ایک احمدی دوست دندان سازی کا کام سیکھنا چاہتے ہیں کیا کوئی صاحب احمدی دندان ساز ہیں یا کسی احمدی بھائی کے کوئی ایسے شناسا دندان ساز ہیں جو خیر خواہی اور محبت کے ساتھ دوسرے کو کام سکھلانے میں بخل نہ کریں۔

انصار بدر احباب بدر کے واسطے خریدار بنانے میں ساعی ہوں اور مالی امداد سے مشکور فرماویں۔ کیونکہ بدر کی مالی حالت اچھی نہیں ہے اس وقت قیمت کی ادائگی بھی ایک نصرۃ ہے۔ منشی قدرت اللہ صاحب ریاست پٹیالہ سے تحریر فرماتے ہیں "وی پی اخبار بدر موصول ہوا۔ وصول کر لیا گیا۔ عاشقان بدر میرے خیال میں وی پی کو واپس کرنا درست نہیں سمجھتے"۔

رخصت جمعہ رخصت جمعہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے جو میموریل لکھا تھا اس کی تائید ہر طرف سے ہو رہی ہے۔ اس ہفتہ میں انجمن اسلامیہ ہوشیارپور نے اس کی تائید میں ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

رسید زر

۸ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء محمد شعبان صاحب ۲۳۲۶ للعہ

۹ " " " فتحداد صاحب کلرک ۲۷۰۶ ۲ے

۱۰ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء - غلام مجتبےٰ صاحب احمدی از افریقہ بابت قیمت فتح داد و فتح محمد - غلام مجتبےٰ ۔ ۔

۱۴ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء

عبد المجید خان صاحب کمپونڈر عہ۸ مکرم پیر بخش صاحب عاہ

۱۱ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء شیخ کلن صاحب احمدی ۲۸۲۲ عاہ

۱۸ - " " " امیر حسن صاحب گنز ۱۴۲۷ صمہ

۲۴ - " " " شیخ عبد الرشید خان صاحب ۹۵۴ عہ۸

۲۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء

جہانگیر خان صاحب سگنیلر عاہ میاں احمد صاحب ۲۵۱ عاہ

۳۱ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء

خلیفہ محمد عبد اللہ صاحب - بنگلور لشکر ... للعہ

ابو عبد اللہ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآباد عہ۸

یکم نومبر سنہ ۱۹۱۱ء منشی غلام رسول صاحب ۲۱۸۲ عاہ

۴ - نومبر سنہ ۱۹۱۱ء

میاں میران بخش صاحب ۱۷۷ عاہ حکیم محمد قاسم صاحب ۲۱۳ للعہ

شیخ غلام نبی صاحب ۱۳۰ للعہ منشی نواب دین صاحب ۹۳۳ عاہ

منشی عبد الرحمان صاحب ۱۹۸ للعہ مولوی محمد ابراہیم صاحب ۹۷۵ عاہ

منشی گلاب خان صاحب ۸۱۲ للعہ شیخ غلام حیدر صاحب ۱۲۷۵ للعہ

شیخ محمد جان صاحب ۱۲۶۷ للعہ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ۲۴۴۴ للعہ

بدرِ خواتین

ہمارے اخبار کے ناظرین مسز اکمل یا بالفاظ دیگر اہلیہ اکمل کے نام سے بخوبی آگاہ ہیں کیونکہ اس معزز خاتون کے متعدد مضامین اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں۔ اکمل کی بی بی صاحبہ اُن معدودے چند خواتین میں سے ہیں جو احمدیہ جماعت میں نوشت و خواند کی اچھی قابلیت حاصل کئے ہوئے ہیں وہ اپنی استعداد اور لیاقت کے سبب ایک ممتاز بی بی ہیں اور شامت اعمال سے مسلمانوں کے درمیان عورتوں کا نام لینا ہتک سمجھا جاتا ہے ورنہ ایسی لائق عورتوں کیواسطے دراصل ضروری نہیں کہ وہ شناخت کے واسطے انگریزی طرز کے موافق اپنے خاوند کے نام کے ساتھ مسز کا لفظ لگائیں یا اُردو میں اس کا ترجمہ اہلیہ کے لفظ سے کریں۔ اسلام نے عیسائیت کی طرح عورتوں کی ہستی کو مٹا نہیں دیا کہ نہ ان کا نام ہو۔ نہ انکا ورثہ ہو نہ انکا کوئی مال ہو بلکہ اسلامی عورت بہت سے حقوق رکھتی ہے جن کے ذکر کا یہ موقعہ نہیں بہرحال مسز اکمل کے نام خاص کیضرورت نہیں اور اس واسطے بھی نہیں کہ وہ اکیلی مسز اکمل ہیں خوش قسمتی یا بدقسمتی سے ہمارے ملک میں تعددِ ازدواج کا چندان دستور نہیں کہ کوئی گڑبڑ ہو جانے کا اندیشہ ہو اور اگر دستور ہوتا بھی تو برادر اکمل میری طرح ایسے کمزور جسم کے ہیں کہ شاید ہم جیسوں کے واسطے شرعاً بھی جائز نہ ہو کہ ایک سے زیادہ کا خیال کریں غرض کہ انکا نام تو میں لکھ نہیں سکتا اور اگر لکھنا چاہوں تو مجھے ٹھیک یاد بھی نہیں کہ ان کا نام کیا ہے ان میری رائے میں عورتوں کیواسطے جائز ہے کہ وہ اپنا نام ظاہر کریں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کے نام کتابوں میں لکھے جاتے حدیثوں میں پڑھے جاتے اور اخباروں میں چھاپے جاتے ہیں تو پھر کیا وہ بیعزتی کے لئے ہیں یا انکی عزت بڑھانے کے لئے ہیں۔ میری اہلیہ اپنے خاندان کے پورانے دستور کے مطابق لکھنا پڑھنا نہیں جانتی سوائے اس کے کہ وہ قرآن شریف اور چند فقہی پنجابی کتب کو پڑھنا پڑھانا جانتی ہے یا مثلاً دھوبی کو کپڑے دینے کے وقت کپڑوں کے نام لکھ لیتی ہے مگر اس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے ساتھ اُسے بہت اخلاص ہے اور سلسلہ احمدیہ کے واسطے وُہ غیور اور پرجوش ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرۃ ام المومنین کے حضور میں حاضر ہونے اور حضور کے مقدس کلام سے مستفیض ہونیکا اُسے بہت موقعہ ملا ہے اور قدرت خداوندی سے پہلے ہی اس کے والدین نے اس کا نام **امام بی بی** رکھا تھا کیونکہ اُسے امام زمان کی بیعت سے مشرف ہونے کی توفیق ملنے والی تھی لیکن اسمیں اتنی طاقت نہیں کہ وہ مضمون لکھ سکے اور جو فیض اسے حاصل ہوا ہے اُسے وہ قلمبند کر سکے اور جو خواتین قلمبند کر سکتی ہیں وہ بھی اسطرف کم متوجہ ہوتی ہیں کہ اپنی اس استعداد سے دیگروں کو فائدہ پہنچائیں حضرت خلیفۃ المسیحؓ کے گھر سے والدہ عزیز عبدالحی نے ایک دوبار مضامین دئے ہیں اور وہ نہائت ہی لطیف مضامین تھے مگر کسی کے ناجائز اعتراض سے ڈر کر یا کم فرصتی کے سبب انھوں نے پھر کبھی بدر کے حال پر وہ مہربانی نہیں فرمائی اللہ تعالےٰ انکو خوش و خورم رکھے ان کا نام **صغریٰ بی بی** ہے اور چونکہ میں جانتا ہوں کہ اس نام کے اظہار کو وہ بُرا نہ منائیں گی اسواسطے میں نے لکھ دیا ہے میری ایک ہی بہن ہے اور اس کا نام بھی صغریٰ بی بی ہے خیر یہ ناموں کے اظہار کی بحث بطور جملہ معترضہ ہے اصل مطلب یہ ہے کہ اہلیہ صاحبہ اکمل اپنی بیرونی بہنوں کے ساتھ خط و کتابت کر کے اُنکو یہاں کے مفید حالات سے مطلع کرتی رہتی ہیں اور یہ ایک بڑی خوبی کی بات ہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے دگویہ کام بدر کے ذریعہ سے لیا جائے اور مستورات کے مفید مطلب معلومات جو حضرت خلیفۃ المسیح فرماویں۔ بدر کے ذریعہ سے شائع کئے جاویں تو ہماری معزز خاتون کی محنت کم ہو جاوے اور ثواب زیادہ ہو) قاعدہ ہے کہ خط و کتابت سے جو غائبانہ ملاقات ہوتی ہے وہ ظاہری ملاقات کا طرفین کو شائق بنا دیتی ہے اسواسطے باہر سے آنیوالی خواتین انہیں تلاش کرتی رہتی ہیں اور اب انھوں نے ان خواتین کو ایک نصیحت آمیز خط لکھا ہے جسکی اشاعت انشاء اللہ بہت مفید ہوگی جو خواتین پڑھ نہ سکتی ہوں ان کے اقربا انہیں سنا دیں ہم بڑی خوشی سے اُسے درج ذیل کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

قادیان میں آکر میری بہنوں کو کیا دیکھنا چاہیئے

قریباً دو سال ہو رہے مجھے یہاں قادیان شریف میں آئے جو کہ خدا تعالےٰ کے ایک نبی کا مسکن ہے اور جس کی خاردار جھاڑیاں اہل بصیرت کو خوشنما پھولوں سے زیادہ معطر دکھلائی دیتی ہیں جس کی خاک نے خاک پاک کا معزز نام پایا جس کے اجڈ اکھڑ باشندوں سے نادر قوم و بزرگ شرفاء نے کہیں کے کمینوں کا فقرہ سُنا جس کی کچی بستی نے مدینۃ المسیح سا با مسرت اور بیش قیمت نام حاصل کیا جس کے بظاہر مجذوب تنگ لباسوں نے مہذب ممالک کے لباسوں کو مات کر دیا جسمیں شاہ کہلانے والے گدائی کرنے کو فخر سمجھتے ہیں کئی سید قوم اور سچے ولی اللہ جھاڑو دینا اپنا افتخار جانتے میری بعض بہنیں مجھ سے تقاضا کرتی ہیں کہ تم کچھ لکھیں کہ "تم نے قادیان میں کیا دیکھا" وہ بہنیں کوئی احمدی ہی نہیں بلکہ بعض غیر احمدی۔ حتے کہ سخت مخالفوں میں رہنے والی بہنیں بھی ہیں جو اس عاجزہ سے حُسنِ ظن رکھتی ہیں اور میری بات کو سچ مان لیتی ہیں سو میں عرض کرتی ہوں میں جو لکھونگی بالکل سچ اور حق بات لکھونگی ان چند لفظوں میں میں ذرا بھر بھی رنگ آمیزی یا نمائش نہیں کرتی بلکہ بعض بہنوں کے شوق نے مجھے مجبور کر دیا کہ کچھ لکھوں میں حضور مسیح علیہ السلام کے وقتوں کی تو تقریر اور جواہرات کے خزانے جو روزانہ لٹتے تھے نہیں لکھ سکتی کیونکہ حضور علیہ السلام کی پاک مجلس میں اتنی دیر رہنا میری قسمت میں نہ تھا البتہ میں حضور خلیفۃ المسیح کے زمانہ کی باتیں لکھتی ہوں سو میری بہنیں اس میری تحریر میں غلطی دیکھ کر چشم پوشی فرماویں کہ انسان اور پھر عورت نہائت ناقص اور مجموعہ خطا ہے۔

آہ! کیا مبارک وقت تھا کہ میں اپنی پیاری والدہ مغفورہ سے اجازت لیکے یہاں آئی جس کا میرے دل میں آرزو و شوق اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اسی فکر میں شبانہ روز گزرتا اور روز روکر دعا میں مانگتی کہ بار الٰہی کب تیرے پیارےؐ کا کلام پاک سنونگی اور کب یہ آرزو پوری کرونگی کہ میرا انجام بخیر ہو مگر آئی صرف چار دن کے لئے تھی مگر حضرت استاذی و مرشدی و مولا خلیفۃ المسیح کی بیش قیمت نصائح اور پیاری دل میں اثر کر دینے والی باتوں نے خدا کی قسم مجھے پھیر کا کر دیا۔ آہ! میری والدہ مغفورہ کو میری جدائی کا بے حد صدمہ پہونچا۔ جو مرتے دم تک ان کی زبان پر جاری تھا۔ مگر میں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اگرچہ کئی لاکھ کے پیر ہیں اور ہم لوگ ان کے ایک اشارہ پر اپنا خون بہانے کو تیار ہیں۔ مگر میں نے ان کی مزاج میں دو چار باتیں خاص طور سے دیکھی ہیں اور بالکل سچی ہیں چاہے کوئی پوشیدہ طور سے دریافت کرے۔

غریبوں کی بھلائی اُن کی خاص عادت ہے غرباء کا لباس سادگی کوئی غریب عورت دیکھیں گے ضرور اس کا حال دریافت فرماوینگے۔ امداد کریں گے۔ یتامیٰ مساکین مسافروں پر خاص رحم کی نظر ہے اور مذکورہ بالا عاجزوں کی خبر گیری اپنا خاص فرض جانتے ہیں۔

غمی اور خوشی اللہ کی طرف سے جانتے ہیں بڑے رحم سے دریافت حال کرتے ہیں بُری باتوں کو دور کرنے میں خوب ظاہر و باطن کوشش فرماتے ہیں۔ بچوں پر رحم و عفو کی وہ مثال دیکھی جو کبھی نظر نہ آئی اور حضور کا ایک ہی پر اثر اور موتیوں کے تولنے قابل قول ہے۔ جو اکثر بچوں کی نسبت فرمایا کرتے ہیں کہ بچوں میں تمہاری جتنی عقل نہیں تم نے تو پچیس۔ چالیس۔ پچاس۔ ساٹھ سال میں اتنی عقل سیکھی کہ فلاں چیز نہ بگاڑنی چاہیئے۔ تو بچوں میں ایک دو سال یا پانچ سات سال میں کہاں سے اتنی عقل پیدا ہو۔ معاشرت میں حضور ایسی مثال بے مثل فرمایا کرتے ہیں۔ عورت کی پیدائش ہی ٹیڑھی پسلی سے ہے تو ٹیڑھا پن اس کی قدرتی

عادت ہو اِسلئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے۔ کہ عورت کو رحم سے آہستہ آہستہ چشم پوشیون سے سیدھا کرنا چاہیئے اگر اسے سختی سے سمجھایا یا سیدھا کیا جاوے تو جس طرح ٹیڑھی ہڈی سختی سے ٹوٹ جاتی ہے یہ بھی ٹوٹ جاوے گی۔ غرض کہ مختصر بات یہ کہ ان کے قول فعل اُٹھنے بیٹھنے سونے کھانے پینے سے شان رسول یاد آتی ہے۔ عادات حضور کی صحابہ کرام سے ملتی ہین۔ اگر واقف حدیث انسان حضور کی طرز زندگی دیکھے تو عجیب لطف و سرور کر بھرپور ہو جاوے۔

اوہو! مین کہان چلی گئی۔ حضور پرنور کی صفتین تو کہین تک کرتی چلی جاؤن ختم نہین ہونے لگین اب اِستنے شاندار انسان کا گھر دیکھنا چاہیئے مین نے حضور کے گھر مین کوئی نمائشی بات اعلےٰ قسم کے دنیاوی عیش و عشرت کے سامان نہین دیکھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے گھر مین کوئی عیش و عشرت کا سامان نہین دیکھا۔ مینے سنا ہوا تھا کہ حضرت صاحب کی بیوی کی سونے کی پازیب ہے، اور وہ بیرسا کی واسکٹ پہنتی ہین مگر غلط دو سال مین مینے ایک دن بھی حضرۃ ام المومنین کو ایسے زیور پہنے نہین دیکھا۔ نمائشی کپڑا پہنے نہین دیکھا وہ بہت سادگی پسند ہین ان کے مزاج مین بہت کچھ رنگ مسیح علیہ السلام کا ہے۔ وہ غریبون کی امداد زکوٰۃ خیرات دینے مین قابل رشک ہین۔ مین نے کئی دفعہ دیکھ کر بے اختیار سبحان اللہ پڑھا کہ دُور دُور سے فقیرنیان مثلاً کوئی ملتان کی سیدانی زلفین گلے مین ڈالے یا کوئی زیارت اُٹھانے والی آئی۔ حضرت ام المومنین نے اُسے چپ چاپ روپیہ ہی دے کر رخصت کیا یہ بھی نہین کہا کہ لے، چپ چاپ اس کی مٹھی مین دیدیا اور خود وہان سے آگے پیچھے ہو گئین اس کی خوشامدانہ دعاؤن کو سنا نہین اور وہ غریبون کی امداد ایسے استقلال سے کرتی ہین کہ مینے ایسی مثالین خاصکر عورتون مین کم دیکھی ہین۔ ہمارے ہی مکان کے نیچے ایک غریب اندھا بوڑھا رہتا ہے مین دیکھتی ہون۔ بارش ہو یا آندھی دونون وقت برابر اُسے روٹی خود پہنچانے کا انتظام کرتی ہین۔ اسی طرح کئی غربا کی پرورش کرتی ہین۔ عورتون کو مردون کی تابعداری کرنے کی ایسی نصائح کرتی ہین کہ نظیر ملنی مشکل ہے۔ مین نے انکے گھرون مین کوئی جائداد جو نمائش اور دنیاوی زندگی کی فضول ہو نہین دیکھی۔ مگر سوائے ضروریات زندگی کے۔ وہ نماز کو ایسی سنوار کر پڑھتی ہین کہ قابل رشک۔ اور ان کی خوئین شریفانہ اور مؤدبانہ ہین ان کا اپنی بہوؤن سے ایسا عمدہ اور قابل تقلید و پیروی سلوک ہے کہ بیٹیون سے ایسا دیکھنے مین کم آیا ہے اور سب سے ایسا ہی ہے۔ رہی باقی مہاجرین کی حالت سو یہان جو لوگ ہجرت کر کے آئے ہوئے ہین۔ اُن کی حالتین اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے وہ کوئی دنیاوی طمع کے لئے نہین آئے وہ اپنے وطنون مین اپنے عالی شان مکان چھوڑ کر یہان صرف اللہ کا نام سننے آئے۔ وہ بڑی بڑی عزتین رکھتے تھے۔ مال، دولتین ذات، کنبہ، برادریان چھوڑ کر آئے اور یہان کے لوگون سے کمینو اور رذیل لوگ کہلایا۔ مگر کیون! اس لئے کہ اُنھون نے جان و مال دین پر قربان کر دیا۔ چنانچہ میرے مکان کے پاس ایک ذلیل قوم کی عورت رہتی ہے وہ اکثر کہا کرتی ہے۔ کہ خدا جانے کس کس ملک کے گنوار آ کر یہان مالک بن بیٹھے ہین کہ تمام مکان اُن کے ہو گئے۔ یہان بعض آنے والی بہنین بھائی جانتے ہون گے یا شاید بعض نے اصل معاشرت مہاجرین کی طرف توجہ نہ کی ہو۔ کہ کیسے کیسے گندے اور خراب مکانون مین کیسے کیسے نادر اور پاکیزہ مزاج لوگ دو، دو۔ تین، تین روپے ماہوار کرایہ لے کر رہتے ہین مگر یہ کس لئے۔ صرف دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے۔

میری بہنو! اگر آپ قادیان مین آؤ تو دل مین یہ خیال نہین چاہیئے کہ اوہو روٹی خراب ملتی ہے وہان مکان ستھرا نہین ملتا وہان کی بیبیان بھڑک دار لباس نہین پہنتین۔ وہان عیش راحت کی زندگی کے سامان نہین وہان سجے ہوئے کمرے نہین بستر اعلےٰ نہین بلکہ آپکے دلون مین یہ ہونا چاہیئے۔ کہ جائیں اللہ کے لوگون کی زیارت کرین۔ دینداری کے اصول سیکھین دین رسول اللہ کا اصل نقشہ دیکھین اور خاص کر صحابہ کرام کے زمانہ کو دیکھین۔ اگلے دن میری ایک معزز نوازش فرما نے مجھ فرمایا تھا جو مہمان بی بی آتی ہے۔ وہ تمہین پوچھتی ہے کہ ہم نے اسے ملنا ہے۔ اصل مین تم خط و کتابت رکھتی ہو اسلئے خاتونانِ احمدی تم کو ملتی ہین۔ پھر ان کی شاندار دعوت نہ ہو یا تمہارے سجے ہوئے کمرے نہ دیکھین یا تمہارا بھڑک دار لباس نہ دیکھین تو پھر شاید وہ قدر تمہاری ان کے دل مین نہ رہے۔ سو میری پیاری بہنو! مین آپ کو نہایت زور سے عرض کرتی ہون کہ اگر آپ ہمارے عمدہ کپڑے عمدہ زیور دیکھنا چاہتی ہو اگر ہمارے شاندار کمرہ دیکھنا چاہتی ہو اگر ہماری نمائشی دعوتین کہانا چاہتی ہو تو خدا کی قسم ہم اس سے معذور ہین۔ ہم یہان لباس دکھانے مکانون کی سجاوٹ دکھانے نہین آئے بلکہ محض اللہ کے لئے آئے ہین اور محض گودڑی پوش فقیر ہو کر بیٹھے ہین دعوتین نمائشی ہم ہرگز نہین کرنے آئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جانم فداہ کی عادت تھی کہ کوئی مہمان آتا محض سوکھی روٹی بعض وقت نمک مرچ اس کے آگے رکھدیتے جو بڑی خوشی اور دلی مسرت سے قبول کی جاتی۔ سو میری ہی دلی آرزو ہے کہ ہم بھی دنیا کے تکلفات چھوڑ کر سادہ زندگی بسر کرین اور فقیرانہ زندگی طے کرین۔ ہم اپنی نمائشین تمام پیچھے چھوڑ آئے ہین۔ اب ہم گودڑیون مین رہنا بڑا فخر اور بہت بڑی عزت جانتے ہین یہ تو وہی بات ہوئی کہ حضرت سیدنا عمر خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک دفعہ معمولی طور پر مسجد مین بیٹھے سفیران روم حیرت زدہ ہو گئے تھے کہ یہ فقیرانہ طرز کا انسان امیر المومنین ہے اس حالت وجدانہ سے وہ متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ اللہ اللہ کیا شان کبریائی ہے کہ جلال الدین اکبر اعظم شاہنشاہ کے لئے شاہ سلیم چشتی فقیر سے دعا کرواتا ہے۔ اور پھر بیگم کو اسکے گھر مین ولادت ہونے کو بھیجتا ہے تو پھر جہانگیر سے شہزادہ کا نام شاہ صاحب کے نام پر سلیم رکھا جاتا ہے تو پیاری بہنو! اگر آپ غریبون کی طرز سے متنفر ہو تو خدا کی قسم ہمین کوئی پرواہ نہین ہونی چاہیئے بس اپنے مولیٰ کریم کی رضامندی کا خیال ہے کہ میرا زبردست حکمتون والا رحمٰن مجھ سے ایسا راضی ہو جائے کہ پھر کبھی ناراض نہ ہو اور ہمین انہین گودڑیون اور پھٹے کمبلون دوشالے کا مزا نصیب ہو اور وہ مبارک زمانہ آئے کہ ہم گودڑیون کے لعل کہلائین۔ آمین۔ والسلام

خاکسار عاجزہ اہلیہ اکمل از قادیان ۲۱ نومبر ۱۹۱۱ء

ردِّ افتراء
بجواب
رافع الافترا

رافع افتراء ایک چھ سات ورقہ رسالہ پادری ٹامس ہاول بشیر نے حال مین تصنیف کیا ہے جسمین اس نے ہمارے سلسلہ کے امام علیہ الصلوۃ والسلام اور ان کے بعد ہم احمدیون پر الزام لگایا ہے کہ ہم یسوع پر افترا باندھتے ہین چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ جس عورت نے مسیح کو تیل ملا اس کی نسبت احمدی جماعت اور ان کے امام کا ہین اور بازاری عورت لکھنا ایک افترا ہے۔ اس کے رد مین ایک رسالہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے خواجہ صاحب نے لکھا ہے۔ جس مین محقق پادریون اور فاضل مفسران اناجیل کی سند پر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ عورت کیسی تھی اس کے علاوہ کفارہ یسوع کا مُردون مین سے زندہ اُٹھنا۔ مسیح کی آخری دُعا اور اسکے قبول ہونے پر لطیف بحث کی گئی ہے۔ یہ رسالہ مفت تقسیم کرایا ہے۔ دو پیسے کے ٹکٹ بغرض محصولڈاک پر مفت ملسکتا ہے۔ البتہ مصنف کی خواہش ہے کہ اگر بعض بھائی کچھ ٹکٹ بھیجدین تو عیسائی قوم مین اس کی اشاعت ہو جاوے۔

عاجز نور احمد۔ ایجنٹ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیفکورٹ لاہور

دربار دہلی مین آنیوالے احمدی احباب

مطلع رہین کہ دہلی مین نہ تو مقامی انجمن کا کوئی مہمانخانہ ہے نہ موجودہ قلیل التعداد احمدیون کے پاس کوئی ایسی

مراسلات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

چھوڑ دو وہ راگ جسکو آسماں گاتا نہیں
اب تو ہیں اے دلکے اندھو دیں کے گن گانے کے دن

موسیقی پر ایک نظر

ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے موسیقی پر ایک محققانہ - عالمانہ - مورخانہ بحث کی ہے جسے ہم فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں +
(ایڈیٹر)

جہاں تک مجھے یاد ہے - ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں - کہ آٹھ قوموں نے موسیقی کو لیا ہے مگر یہ سچی بات ہے کہ نفع کسی کو نہیں پہنچا - آٹھ قوموں میں سے چار تو نہایت ادنےٰ درجہ پر ہیں اور چار کچھ اچھے طبقہ میں ہیں - مگر نفع کسی کو بھی نہیں پہنچا - ادنےٰ درجہ میں
(۱) پہلا گروہ جو ارذل تریں ہے وہ راس دھاریوں - ناٹک کمپنی والوں کتھک کا وغیرہم +
(۲) دوسرا گروہ ہے کنچنیوں اور کئی قسم کی اور ناچنے والی عورتوں کا - وغیرہ - وغیرہ +
(۳) تیسرا گروہ بھانڈوں - نقالوں کا - وغیرہ وغیرہ +
(۴) چوتھا گروہ - مراسیوں - ڈوموں کا ہے وغیرہم +
اِس طبقہ میں راگ کا جو بُرا نتیجہ ہے - وہ اظہر من الشمس ہے - پرلے درجہ کی بدکاریوں اور سیاہ کاریوں کا منبع و مرجع ہے - یہ قومیں ہیں - زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں ہر ایک شخص خود واقف ہے +

دوسرا طبقہ جو اس سے بہتر ہے - ان میں (۱) پہلا گروہ ربابیوں کا ہے - (۲) دوسرا قوالوں کا - (۳) تیسرا گروہ مرثیہ خوانوں اور شاعروں کا جنھوں نے اپنا پیشہ شاعری بنا چھوڑا ہے (۴) چوتھا گروہ قاریوں کا +
ربابیوں کو دیکھو کہ صبح اُٹھ کر دو گھنٹے تک بازار میں چارپائی بچھا کر گلا پھاڑتے ہیں - تو لالہ جی ایک پیسہ عنایت فرماتے ہیں - قوالوں کا یہ حال ہے کہ کیسی ہی معرفت اور فنائیت دُنیا کی غزل گاتے رہیں - مگر خود اُن پر کوئی اثر نہیں ہوتا آپ اُسی طرح گندگیوں میں گرفتار رہتے ہیں - مرثیہ خوان اور شاعر پیشہ لوگ سوائے اسکے کہ امیروں کے دروازے کی خاک اُڑایا کریں - اور جھوٹ سچ اُن کی خوشامد میں کیا کریں - اسکے سوائے اُنہیں کیا حاصل ہے - قاری بھی اکثر محروم رہا کرتے ہیں - کوئی بزرگ کیسے ہی قرآن مجید کے معارف اور حقائق بیان کرے اُن کی نظر ہمیشہ حرفوں کے مخارج ہی پر رہا کرتی ہے - وہ یہی کہے جاتے ہیں - کہ اُس نے تو قرآن کی آیت ہی صحیح قرأت سے نہیں پڑھی - یہ کیا معارف بیان کرے گا - چنانچہ ایک قاری کا حال لکھا ہے - وہ ایک بہت بڑے ولی اللہ سے ملنے چلا - جب اُن کے مکان پر پہنچا - تو اس وقت وہ صبح کے فرضوں کی جماعت کرا رہے تھے - اس نے بھی نماز پڑھنی تھی پیچھے جا کھڑا ہوا - وہ بیچارے سیدھے سادھے طور پر قرآن کریم پڑھ رہے تھے - قاری صاحب نے جو سُنا - تو نیت توڑ کر چلتے بنے کہنے لگے کہ اِسے تو قرآن بھی صحیح پڑھنا نہیں آتا یہ کس طرح ولی اللہ ہو سکتا ہے - واپس چلا گیا - تو رویا میں اُسے بتایا گیا - کہ اگر یہ دو رکعت اُس شخص کے پیچھے پڑھ لیتا تو نجات پا جاتا - مگر تو اپنے ہاتھ سے خود ہی محروم رہ گیا - غرض موسیقی نے نقصان ہی پہنچایا - نفع نہیں دیا - اِسی لئے اسلام نے جو خدا کی طرف سے سچا اور حکیمانہ مذہب تھا اِس کو پسند نہیں کیا - ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کوئی گا بجا کر خدا کا مقرب بن گیا ہو - ایک دفعہ ایک بزرگ سے جو بصیرہ میں رہتے تھے - ایک مولوی بحث کرنے لگا - کہ حضرت سبحان اللہ راگ تو بس انسان کو پانی کی طرح بہا کر خدا تک پہنچا دیتا ہے - اور راگ کی بہت سی فضیلتیں سُنائیں اور اس کو کارِ ثواب بتلایا - وہ بزرگ اُس مولوی کو لیکر چل کھڑے ہوئے - شہر میں ایک نامی گرامی طوائف رہتی تھی - اُس کے مکان پر جا پہنچے - وہاں وہ کنچنی اپنے عراقی اُستادوں سے تعلیم لے رہی تھی - یہ بزرگ بمعہ اُس مولوی صاحب کے اُس کنچنی کے سامنے جا کھڑے ہوئے - وہ انہیں جانتی تھی - کہ بڑے خدا رسیدہ ہیں - حیران ہو گئی - یہ اُس کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے - اور کہنے لگے کہ آپ بڑے بزرگ ہیں - خدا رسیدہ ہیں - ولی ہیں - وہ کنچنی توبہ توبہ کرنے لگی - کہنے لگی - آج مجھ سے کیا خطا ہوئی جو مجھ کو اس طرح خطاب ہے - فرمایا - نہیں - آپ بڑی ولی ہو - ایک میری درخواست ہے - وہ شرما گئی - کہنے لگی حضور فرماؤ - اِنہوں نے کہا - یہ ہمارے مولویصاحب ہیں - ہم چاہتے ہیں کہ اِن کی بیوی اور ان بہن کو بھی تم گانے بجانے کی تعلیم دو - تاکہ وہ بھی تمہاری طرح اِس کی برکت سے خدا رسیدہ ہو جائیں - غرض مولویصاحب بڑے نادم ہوئے اور مبہوت رہ گئے +

بعض دفعہ اِس عاجز سے بھی بعض شخصوں نے یہ سوال کیا کہ اگر راگ سے کچھ بھی نفع نہیں - تو بعض صوفیا نے جنکی بزرگی مسلمہ ہے کیوں راگ سُنا ہے - اِس کے جواب میں کچھ گزارش کرتا ہوں +

اصل میں بات یہ ہے کہ موسیقی کا اور دِل کے جذبات اور ولولوں کا آپس میں ایک خاص تعلق ہے - مثل مشہور ہے کہ گانا اور رونا کسے نہیں آتا - جیسے رونا ایک دِلی جذبہ کا اظہار ہے - اِسی طرح گانا بھی دلی جذبات کا اظہار ہے - اسی لئے دیکھو جنگلی سے جنگلی وحشی سے وحشی اقوام میں بھی گانا موجود ہے - اور اُس قوم کے خیالات اُن الفاظ میں جو گائے جاتے ہیں صاف جھلکتے ہیں - پھر جس جس طرح جوانی کی مستی سر پر چڑھتی ہے اُسی طرح گانے بجانے کا جوش بھی ترقی کرتا جاتا ہے - اب جس طرح دِلی جذبات سے گانا پیدا ہوتا ہے - اُسی طرح گانے کا اثر دلی جذبات پر پڑتا ہے - اِس سے کوئی اِنکار نہیں کر سکتا کہ گانے کا اثر دِل پر ضرور پڑتا ہے اور یہ دل کے ولولوں اور جذبات میں جوش اور ہیجان پیدا کر دیتا ہے اور اُن کو ابھارتا ہے - مگر مشکل یہ ہے کہ جو بھی جذبات دِل میں موجود ہوں - وہی جوش میں آتے ہیں - یہ دل کو صاف نہیں کرتا - بلکہ صرف دِل کے موجودہ جذبات کو جوش میں لاتا ہے - اگر محفل بزم میں شہوت کے جذبات کو اُبھارتا ہے اور بدمست کر دیتا ہے تو میدان رزم میں غضب کے جذبات کو ایسا تیز کرتا ہے کہ انسان کشت و خون کے لئے دیوانہ ہو جاتا ہے - اِسی لئے فوجوں میں بھی آج کل باجا رکھا گیا ہے - اسلام نے اِسی لئے اسے اچھا نہیں سمجھا - کیونکہ دُنیا میں ایسے انسان بہت ہی کم ہیں جو نفس امارہ کے ہاتھ سے بکلی آزاد ہو گئے ہوں - اور جن کے دِل ہر ایک قسم کے نفسانی جذبات سے بکلی پاک ہو گئے ہوں - کثرت کے ساتھ حالت یہی ہے کہ دل جذبات نفسانی سے لبریز ہوتا ہے - بعض دفعہ ایک شخص خود اپنے قلب کی حالت کو سمجھ نہیں سکتا - اس کے قلب میں بعض کمزوریاں بعض جذبات کچھ ایسے مخفی ہوتے ہیں کہ وہ خود

اِس سے بے خبر ہوتا ہے اور اُس طرح اُس کے اثر سے بچا رہتا ہے۔ مگر جب دلی جذبات میں جوش پیدا ہوتا ہے تو چھپے ڈھکے سوتے جاگتے سارے ہی جذبات اُبل پڑتے ہیں۔ اور انسان طرح طرح کے گناہوں میں گرفتار ہو جاتا ہے گانے کی مثال ایک آگ کی ہے۔ اور قلب کی مثال ایک برتن کی ہے۔ جس میں کچھ پانی بھرا ہے۔ اگر اُس برتن کو آنچ دیجائے۔ تو پانی میں اگر خوشبو ہے تو وہ خوشبو دے گا۔ مگر اس پانی میں اگر کچھ بھی پیشاب یا گندگی کی ملاوٹ ہے۔ تو خطرناک بدبو پھیلے گی۔ یہی حال قلب کا ہے۔ بڑے بڑے صوفی لوگوں میں سے اگر بعض نے راگ سن لیا۔ تو بوجہ قلب نہایت صاف اور ہر ایک قسم کی گندگی سے پاک ہونے کے اُن کو ایک وجد کی حالت میسر ہوگئی۔ اُن کے جذبات پاک تھے۔ اُن سے تو خوشبو ہی اُٹھنی تھی۔ اور دراصل بات یہ ہے کہ انہوں نے راگ سُنا ہی کب وہ تو پہلے سے ایسی حالت میں بیٹھے تھے کہ ایک نغمہ اسکے کان میں پڑتے ہی اسکی حقیقت کو پاکر حالت وجد میں چلے گئے۔ پھر گانے والے بکتے رہے انہیں خبر ہی نہیں۔ لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں بن سکتا۔ دوسرے لوگ جن میں مخفی در مخفی گندگیاں بھری ہوئی ہیں۔ وہ سوائے اس کے کہ بدبو پھیلے کبھی فایدہ نہیں اُٹھا سکتے چنانچہ آجکل لوگوں میں تو ہم نے یہی دیکھا۔ کہ شہوت کے جذبات کو ہی تحریک ہوتی ہے۔ راگ محبت کو جگاتا تو ضرور ہے۔ مگر سب سے پہلے محبت کا آماج گاہ اکثر وہ گانے والا یا گانے والی بنجاتی ہے۔ اربابِ نشاط اور تھیئیٹروں اور سوسائیٹیوں میں جنہوں نے گانا بجانا اپنا مسلک بنا رکھا ہے یہ گندتھا سو تھا۔ اب تو بعض دفعہ یہ بھی غضب سُنا گیا کہ فلاں خوش آواز واعظ ایک عورت بھگالے گئے کیونکہ وہ اُن کے گانے پر لٹو ہو گئی تھی۔ یا یہ سُنا گیا کہ کوئی پیر صاحب کسی مراسن یا امرد قوال پر عاشق ہوگئے۔ پردہ پوشی کے لئے یہ افترا بازی کی کہ کہدیا کہ عشق مجازی عشق حقیقی کا زینہ ہے۔ معاذ اللہ۔ اور گرجوں میں باجا اور گانا جو اثر یورپ میں پھیلا رہا ہے وہ خود ظاہر ہے۔ اسلام تو ایسا مذہب تھا کہ وہ انسان کو گندگی سے نکالنا اور خدا کی طرف لیجانا چاہتا تھا۔ اِس لئے اُس نے تو ایسے عامہ اصول قایم کرنے تھے جن سے سب فائدہ اُٹھائیں۔ خاص خاص شخص مستثنیات میں ہوتے ہیں۔ اُن پر قاعدہ نہیں بنا کرتا۔ مانا کہ موسیقی اپنی ذات میں بُری چیز نہیں جس طرح خدا نے حسن اور تناسب اعضا ایک نعمت بخشی ہے اسی طرح خوش آوازی اور اُس کی ترتیب ایک نعمت ہے۔ مگر جوان کا اثر قلب پر جاکر پڑتا ہے وہ سوائے خاص حالتوں کے بہت خطرناک ہوتا ہے۔ اس لئے حسن کے بُرے اثر سے بچنے کے لئے جہاں پردہ اور نظر نیچی رکھنے کا حکم دیا۔ وہاں خوش آوازی کے بُرے اثر سے بچنے کے لئے گانے بجانے سے روکدیا۔ اسلام تو پاکیزگی سکھاتا ہے اور پاکیزگی کے لئے ضروری ہے کہ ایک سالک راہ طریقت اپنے نفسانی جذبات کو دبائے نہ کہ اُن کو اُبھارے۔ لہذا یہ بات غلط ہے کہ گانا طریقت کی راہ پر چلنے میں مدد دیتا ہے۔ وہ لوگ جو فنائیت کے رتبہ پر پہنچ گئے اور اُن کے کل نفسانی جذبات پر موت طاری ہو چکی۔ اُس حالت میں اگر اُن میں سے بعض نے گانا سُن لیا۔ تو ایک وجدانی کیفیت پیدا کرنے کے لئے تھا۔ نہ کہ طریقت کی راہ کو طے کرنے کے لئے۔ پھر یہ ایک شخصی حالت تھی۔ انبیاء جو دُنیا کے لئے نمونہ ہوتے ہیں اور سب سے بڑھ کر ہمارے حضرت نبی کریم صلعم جن کو خدا نے اپنے کلام پاک میں اسوۂ حسنہ فرمایا۔ انہوں نے یہ طریقہ نہیں اختیار کیا۔ بلکہ وہاں تو وجدانی کیفیت بھی پیدا کرنے کے لئے خدا کے کلام سے ہی کام لیا گیا۔ اِذا ذُکر اللہ وجلت قلوبھم۔ جب اللہ کا ذکر کیا گیا دل تڑپ اُٹھے۔ راگ کا تکلف یہاں کوئی نہیں رکھا۔ محبت کا انتہائی مرتبہ تو یہی ہے کہ یار کے نام سے ہی دل گرما جائے کسی تکلف کی حاجت نہو +

راقم عاجز

بشارت احمد عفی عنہ

مُلّانوں کی کرتوت کا ایک نمونہ

بڑے بڑے مُلّاں تو شہروں میں پھر کر لوگوں کو لوٹتے ہیں اور چھوٹے مُلّاں کسی گاؤں میں ڈیرہ جماکر اپنا حلوا مانڈہ اُڑاتے ہیں۔ قسم ثانی کے ملانوں میں سے ایک کے حالات ہمارے ایک دوست نے لکھے ہیں جو تفریح ناظرین کے واسطے درج ذیل ہیں +

(ایڈیٹر)

۱۷ دن ہوئے۔ ہمارے گاؤں چک نمبر ۱۹۵ جنڈانوالہ رکھ برنچہ میں ضلع گوجرانوالہ کے ایک مشہور قصبہ ایمن آباد سے قصاب قوم کے ایک مولویصاحب جو مہر علی گولڑی والے کے خادم اور جنکا نام نامی خدا بخش ہے آئے ہوئے ہیں۔ علم تو چنداں نہیں رکھتے۔ مگر جس روز سے یہاں آئے ہیں۔ اُسی دن سے اِس قدر شور مچا رکھا ہے کہ لفظ لفظ پر ہمیں کافر کافر کہتے ہیں آواز میں تھوڑی بہت خوش الحانی بھی ہے۔ وعظ وکلام میں مرغوب حکایات قصے کہانیاں اور کامن مولوی شیخ احمد کے بنائے ہوئے بہت پڑھتے ہیں۔ تھوڑے بہت اِرد گرد کے لوگ بھی آ جمع ہوتے ہیں ہر وقت ان کے پاس ہجوم اور میلہ لگا رہتا ہے۔ زیادہ تر مجہول مخالفوں میں بھی اس کا تذکرہ ہے کہ احمدیوں کا مال لوٹ لو۔ اِن کو نکال دو۔ یہ کافر ہیں۔ مرتد ہیں۔ خدا اور رسول کے منکر چار یار کے دشمن ہیں۔ اِن کو اور ان کے مولویوں کو پکڑ لاؤ۔ یہ اور ان کے مولوی ہمارا ایک ہی لقمہ ہیں۔ گھر گھر۔ ہر گلی کوچہ۔ جا بجا جہاں وہ پہنچتا ہے اور جہاں بیٹھتا ہے۔ ہر فرد بشر سے کہتا پھرتا ہے کہ ہم قادیان میں وہاں کے رہنے والے مولویوں کو زیر کرنے کے لئے چند بار گئے ہیں۔ پر وہ سب مولوی بھی اور ان کا مدار المہام خلیفہ نورالدین صاحب بھی ہمارے جانے پر لُک چھپ جاتے ہیں۔ ہم پانچ پانچ چھ چھ دن تک وہاں اُن کی جستجو میں رہا کرتے ہیں۔ پر وہ کسی ایسی جگہ میں جا چھپتے ہیں کہ ہمیں ان کا کچھ پتہ نہیں ملتا۔ آخر ہم ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر رہ جاتے ہیں تو لاچار آ جاتے ہیں۔ پر ہم کیا کریں۔ ہائے۔ اے لوگو۔ اُن مولویوں میں سے کوئی بھی ہمارے رُوبرو نہیں آتا۔ ورنہ ہم ایک نہ ایک تو ضرور کر ڈالیں۔ اگر وہ ملجائیں تو امید ہے بفضل خدا اُن کا یہ سلسلہ جہان سے اُٹھ جاتا کہ اس کی

بیخکنی ہو جاتی۔ اور مدت سے نابود ہوا ہوتا کہ اس کا نام و نشان بھی ڈھونڈھنے سے نہ ملتا۔ غرض بدزبانی۔ بیہودہ گوئی وغیرہ جو کچھ اُن کے منہ میں آتا ہے بے تحاشا بکواس کرتا ہے +

(۲) اور چونکہ پہلے ہم کبھی کسی کو کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کرنی مناسب نہیں سمجھتے۔ نہ کبھی ہمارے خیال میں ہی آتا ہے کہ چھیڑ چھاڑ کریں۔ پر جب مخالف جبراً سینہ زوری سے مجبور کرتے ہیں۔ تو لاچار مقابلہ کرنا بھی ضرور پڑتا ہے اور تنگ آکر مخالفوں کی روک اور تدارک کی تجویز کیجاتی ہے +

مخالف مولوی خواہ مخواہ اس شرط پر آمادہ ہوا۔ کہ میں دو ہزار روپیہ رکھتا ہوں۔ احمدی بھی کسی دوسرے کے پاس رکھیں اور مقابلہ کریں جو فریق غالب آئے اسکو روپیہ بھی دیا جاوے۔ اور شکست خوردہ سب اس کی بیعت میں داخل ہو جائیں +

ہم نے اس شرط کو قبول کیا۔ اور عرض کی کہ ہمارے جناب مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف شدہ انعامی کتابوں میں سے آپ کسی کتاب کا بلحاظ اُن شرائط تحریر شدہ کے جو آپ نے کی ہیں رد کر دیں۔ تو دو ہزار کیا۔ بلکہ دس ہزار کے مستحق ہو جاؤ گے۔ مگر قلم اُٹھانے سے پہلے آپ جملہ اخباروں میں شایع کرا دیں۔ کہ ہم جناب مرزا صاحب کی فلاں کتاب انعامی کا رد کرنے پر آج سے قلم اُٹھاتے ہیں۔ اِدھر سے ہم احمدی بھی شایع کراتے ہیں کہ فلاں شخص رد کرنے کو تیار ہوا ہے اور ہم اس کو دس ہزار روپیہ انعام دینے کے ذمہ وار ہیں۔ بشرطیکہ ہر مذاہب کے انصاف پسند عالم فاضلوں میں تیار کردہ رد ہر امر میں حضرت صاحب کی تقریر سے غالب ہو +

مولویصاحب نے گپ ماری کہ ایک کتاب کیا ہم تو جسقدر کتابیں حضرت مرزا صاحب کی ہیں۔ دو منٹ میں سب کا رد تیار کر دیتے ہیں۔ پر ہمارا پختہ اور مصمم ارادہ اب یہی ہے کہ یہاں کی بحث فایدہ نہیں دیتی۔ عید الفطر پڑھ کر قادیان ہی میں چل پھریں۔ وہاں خلیفہ کے ساتھ مقابلہ اور اُس کے پس و پیش کرنے کے بعد میں یکلخت جملہ کتابوں کا رد کر کے فوراً چلا آؤں۔ ہم احمدیوں نے منظور کیا۔ عید پڑھ کر مولوی صاحب کی انتظاری میں ہمراہ لیجانے کو تیار ہوئے۔ مگر دیر تک انتظاری کی۔ پھر مولویصاحب تو انکار کر گئے کہ۔ ہم نہیں جاتے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ مقابلہ فریقین میں اسی جگہ ہوتا کہ سب لوگ سچ کا جھوٹ ہوتا دیکھیں۔ احمدیوں کو واضح ہو کہ قادیان سے مولوی منگا لیں۔ ہم سب کے سوالات کا جواب یک آن دینگے انجا۔ ہم احمدیوں نے یہ بھی منظور کر لیا۔ اور بہلولپور سے چوہدری عبد اللہ خاں نمبردار کو بُلا بھیجا۔ تاکہ وہ آکر نمبرداروں اور باشندگان جنڈانوالہ سے حفظ امن کا وعدہ لیں۔ اور باقی شرط اشراط بھی جو لائق مقرر کرنے کے ہوں اُن سے کر کرا لیں +

چوہدری عبد اللہ خاں صاحب معہ چند اشخاص احمدیوں کے بوقت صبح سات بجے سے اوّل اوّل جنڈانوالہ میں پہنچ گئے۔ آتے ہی جنڈانوالہ کے ہر سہ نمبرداراں۔ ہیرا نمبردار { فتا نمبردار۔ عمرا نمبردار محمد بخش سرپنچ } اور دو ایک اور بھی بُلا لئے۔ اور اُن سے مقابلہ کی نسبت ذکر اذکار شروع کیا۔ اور اجازت طلب کی کہ اگر آپ سب کا ارادہ حق دریافت کرنے کا ہو۔ اور نیت نیک حق طلبی اور خدا جوئی کی ہو۔ تو تاریخ مقرر کر لو۔ ہم بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں وہ تاریخ مقررہ پر مناسب سمجھکر جس جس کو چاہیں گے مقابلہ کے لئے بھیجدینگے۔ مگر شرط یہ ہے کہ بغض و عناد اور تعصب کسی دل میں نہو۔ دونو طرف سے حق طلبی کی خواہش ہو نہ جھگڑے فساد کی۔ دونو طرف سے آپس میں مولوی لوگ ہی گفتگو کلام کریں کوئی دوسرا نہ بولے اور نہ کوئی شرط روپیہ رکھنے کی بحث پر ہو۔ تو ہم لوگ احمدی عالموں کا منگانا اور مقابلہ کرنا منظور کرتے ہیں کہ علاوہ اشراط مذکورہ کے آپ حفظ امن کے بھی ذمہ وار ہوں۔ ورنہ نہیں۔ کیونکہ ہم احکام الٰہیہ کو محض للہ ہی سُنانا چاہتے ہیں۔ جس دل کو اللہ چاہیگا۔ ہدایت دیگا۔ دل ہی دل منصف رہے۔ فریقین میں کوئی دوسرے منصف مقرر کئے نہیں جائیں گے اس طرح پر اگر آپ سب کو منظور ہو تو ہم بھی تیار ہیں۔ یہ بات قرار پا کر چوہدری عبد اللہ خانصاحب نے بمعہ چار اشخاص احمدیوں کے فریق مخالف میں جاکر مولویصاحب کی خدمت میں اذکار مذکورہ بالا کی منظور کرنے کی التجا کی۔ مولوی صاحب نے جواب میں کہا۔ کہ ہم تو خدا کے واسطے سُننے سُنانے کی کچھ خواہش نہیں رکھتے۔ جاؤ۔ ہمارے پاس بیجا درخواست مت کرو۔ تم تو کافر ہو۔ تمہارا مال اسباب لوٹ لینا فرض ہے۔ چوہدری عبد اللہ خاں صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے کہ جزاک اللہ ہم تم کو کافر نہیں کہتے اور چلے آئے +

(۳) دس منٹ کے بعد مولویصاحب نے دو پیغام رسانوں کے ہاتھ کہلا بھیجا۔ کہ اگر منظور ہو تو مباہلہ اس قسم کا ہم کرنے پر تیار ہیں کہ چار آدمی احمدیوں کے اور چار ہمارے الگ الگ کوٹھڑیوں میں دروازے بند کر کے دیئے جائیں تین دن کے بعد جنکی صورت و شکل بدل جائے۔ وہ جھوٹے سمجھے جائیں۔ اس پر احمدیوں کی طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ ہم بلا اجازت حضرت خلیفۃ المسیح کے کچھ کہہ نہیں سکتے اگر وہ اجازت بخشیں تو ہم مطابق قرآن کریم کے مباہلہ منظور کر لینگے۔ مولویصاحب کی قرآن کریم کے مطابق مباہلہ کرنے کی مرضی ہو تو ہم اپنے ہادی دینا خلیفۃ المسیح کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں۔ جواب آنے پر مباہلہ کیا جاوے گا۔ مولویصاحب کو چاہیئے کہ اپنے اہل وعیال کو بھی میدان مباہلہ میں کھڑے ہونے کے لئے بُلا لیں۔ اہل وعیال کا نام سُنتے ہی مولویصاحب بدل گئے کہ ہم نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارے پردہ ہے۔ کرنا ہے تو ہم اکیلے ہی کرینگے جس طرح ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

قرآن کریم کے مطابق مباہلہ کرنے کو ہم نہیں جانتے +

(۴) مولویصاحب موصوف نے پھر مکرر کہلا بھیجا کہ ہم حضرت صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی کسی انعامی کتاب کا رد کرنے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ احمدی دس ہزار روپیہ نقد پہلے جمع کر دیں +

چوہدری عبد اللہ خانصاحب نے تین کتابیں حضرت صاحب کی تصنیف میں سے انعامی پیش کیں (براہین احمدیہ و اعجاز احمدی وغیرہ) اور دس ہزار روپیہ گرہ سے دینے کا اقرار نامہ تحریر کر دیا کہ جملہ اخباروں میں قلم پکڑنے سے پہلے شایع کر دو کہ ہم آج کی تاریخ سے حضرت صاحب کی فلاں کتاب کا رد کرنے کے لئے قلم اُٹھاتے ہیں۔ اور فلاں شخص دس ہزار روپیہ رد تیار ہونے پر ادا کرنے کا ذمہ وار ہے۔ ہم بھی اِدھر سے جملہ اخباروں میں شایع کراتے ہیں کہ مولوی خدا بخش صاحب ایمنا آبادی حضرت صاحب کی فلاں کتاب انعامی کا رد تیار کرنے پر قائم ہوئے ہیں۔ اور ہم دس ہزار روپیہ ادا کرینگے۔ بشرطیکہ تمام مذاہب کے عالموں میں بلحاظ ان شرائط کے جو خود حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر

کردی ہوئی ہیں۔ اگر رد ہر امر میں افضل ہو۔ اور کوئی نمبر بھی نہ ٹوٹے۔ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلیٰ ہو۔ تو دس ہزار روپیہ دیا جاوے گا۔ ورنہ رد کنندہ سے اسی قدر لیا جاوے گا۔ مولوی صاحب یہاں سے بھی فرنٹ ہوئے۔ اور کسی بات پر قائم نہ ہوئے۔ آخر چودھری عبد اللہ خانصاحب چار بجے کی گاڑی پر چلے گئے۔ اور شام کو مولویصاحب نے نمبرداران کی معرفت چوکیداروں سے گاؤں میں منادی کرادی کہ احمدی کافر ہیں۔ حقہ پانی بند۔ ان سے کوئی لین دین نکرے نہ پاس بیٹھے۔ ورنہ اُس پر تعزیر لازم آئے گی۔ مولویصاحب نے مشہور کر رکھا ہے کہ ہم کو چھ ماہ قید کردینے کا سرکار سے اختیار حاصل ہے اور ہم کو ماہوار تین سو روپیہ تنخواہ ملتی ہے ہم حمایت اسلامیہ لاہور کے اعلےٰ ممبر کمیٹی ہیں مولویصاحب یہ بھی گپ چھڑپ مارتے ہیں کہ ہمارا دس ہزار مرید ہے ایسی ایسی باتیں مولویصاحب ہر جگہ کہتے رہتے ہیں۔ اور احمدیوں کے تنگ کرنے میں اپنے گزارے کی صورت نکالتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے اور راہ حق پر لاوے ✦

یکے از احمدیاں
چک ۱۹۵ جنڈانوالہ - رکھ برنچہ

النجم کا ستارہ بنارس میں کیوں ٹوٹا

(✻)

ہمیں تعجب ہے کہ ہمارے لائق ہمعصر ایڈیٹر النجم کہاں بنارس کے بخشیوں کے قابو میں آگئے ہیں۔ ایک نے تو انہیں مکان پر رکھ کر اپنا مطیع بنایا۔ اور دوسرے انہیں کے قرابت دار اب ان کی حقیقت کھولتے ہیں۔ جو درج ذیل ہے ✦

(ایڈیٹر)

مجی مکرمی قبلہ مفتی صاحب دام ظلکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مولوی اندھا پل والے اور اُسکے معین و مددگار حاجی قادر بخش کیحالت تو آپ لوگوں پر بخوبی روشن ہے اُن سے جہانتک ہوسکا ہمارے سلسلہ کی مخالفت بمیں انہوں نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ اب جب ہر طرح سے عاجز ہوگئے تو دوسرا پہلو اختیار کیا۔ یعنی غریب الوطن مسافروں اور نوواردوں کے بہکانے اور دھوکہ دینے کی ڈیوٹی اپنے سر پر اٹھا لی۔ چنانچہ جب کوئی مسافر بنارس میں آجاتا ہے تو اوّل سے شیشہ میں اُتارا جاتا ہے بعدہ اسبات پر آمادہ کیا جاتا ہے کہ وہ جاکر ہم سے اس غرض سے بحث مباحثہ کرے تاکہ کسی قسم کا جھگڑا فساد ہو۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ ع من خوب می شناسم پیران پارسا را یا اُنکی دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنی امت میں مشہور کریں۔ کہ ہم نے فلاں مولوی بھیجا تھا جسنے احمدیوں کو لاجواب کردیا۔ المختصر عرصہ قریب ڈیڑھ ماہ کا ہوتا ہے کہ ایک شخص عبد الشکور نامی بنارس میں وارد ہوا بعد میں معلوم ہوا کہ یہ مولوی کے خطاب سے مشہور ہے اور اخبار النجم کا اڈیٹر بھی ہے کسی طریق سے انہوں نے جناب قبلہ مولوی الٰہی بخش صاحب کا نام سُنا اس لئے آپ سے ملاقات کیلئے شہر سے چل پڑے۔ راستہ میں عبد الحمید صاحب احمدی ولد حاجی قادر بخش مذکور سے ملاقات ہوئی۔ بنارس کے ایک وکیل بھی عبد الشکور کے ہمراہ تھے انہوں نے کہا کہ مولوی عبد الشکور صاحب کو جناب مولوی الٰہی بخش صاحب سے ملنے کا اشتیاق ہے اُن سے ملاقات کیا چاہتے ہیں۔ اسپر عبد الحمید صاحب نے وعدہ کیا کہ بعد مغرب آپ کو لے چلونگا۔ اس وقت کسی کام کیلئے جاتا ہوں۔ یہ کہکر عبد الحمید تو آگے بڑھ گئے اور وہ وکیل اور مولوی عبد الشکور حاجی قادر بخش کے مکان پر نازل ہوئے پھر کیا تھا۔ بہار آمد کہ از گلبن ہمی بانگ ہزار آید۔ ہمارے مخالف پہلوانوں کی باچھیں کھُل گئیں اور اس موقع کو نعم عید سے بڑھ کر سمجھا۔ القصہ مولوی عبد الشکور کو ایسی پٹی پڑھائی گئی کہ "ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد" کا مصرع اُنپر صادق آگیا۔ اور اُن کا چند منٹوں کا اشتیاق ملاقات تعصب و بغض سے بدل گیا۔ ممکن ہے کہ وہ اس سلسلہ عالیہ سے عداوت پہلے سے رکھتے ہوں۔ مگر اسوقت تو سونے میں سہاگہ ملگیا۔ معتبر ذریعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان حضرت مولویصاحب سے یہ کہا گیا کہ اگر مباحثہ کی نوبت پہنچ جائے تو حیات مسیح پر گفتگو نہ کیجئے گا۔ شائد یہ خوف تھا کہ حیات ثابت کرنے میں انہیں کی وفات نہو جائے۔ الغرض مولوی عبد الشکور بعد مغرب ہمارے یہاں پہنچے اُسدن انجمن کا روز تھا کل احمدی احباب جمع تھے پہلے اُنہوں نے اِدھر اُدھر کی باتیں کیں چلتے وقت حضرت مولانا صاحب سے دو ایک سوالات کرنیکی اجازت مانگی۔ اُنکو اجازت دیگئی مگر اُنہوں نے اُن جوابوں کے لکھنے میں دیانتداری و ایمانداری سے کام نہیں لیا۔ اپنی ایسی بہت کچھ بک گئے اور جو کاری چوٹ اُنپر بیٹھی اُسکو بڑے تحمل سے برداشت کر لیا اور درج اخبار نہیں کیا جناب والا ذیل میں چند ضروری نوٹس اُس مضمون کے متعلق جو النجم میں چھپا ہے درج کئے جاتے ہیں ✦

تین بیٹے اُسکے قادیانی ہوگئے ہیں۔ کیا خوب اگر مولوی عبد الشکور صاحب ایڈیٹری چھوڑ کر محکمہ پولیس وغیرہ میں مامور ہوجاتے تو اُنکی خدمتیں نہایت کار آمد و قابلِ قدر ہوتیں۔ کیونکہ یہ اپنی تحقیقات میں ایک نمبر زیادہ ہی رکھتے۔ اجی مولویصاحب اگر آپ تاجر ہی سے پوچھتے تو وہ بتلا دیتے کہ میرے کے بیٹے احمدی ہوگئے اور اس طرح آپ غلط تحقیقات کے الزام سے بچ جاتے معلوم ہوتا ہے کہ سوالوں کے دندان شکن جواب سے آپ بالکل گھبرا گئے۔ (حاجی قادر بخش کے دو بیٹے احمدی ہیں) بیٹے باپ کے جانی دشمن الخ۔ مولویصاحب اگر آپ دیانتداری اور ایمانداری سے کام لیتے تو جھوٹے الزام لگانے کے گناہ سے بچ جاتے۔ آپ اسبات کا ثبوت دیں کہ باپ بیٹوں میں اس وجہ سے دشمنی ہو گئی کہ بیٹے احمدی ہوگئے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ آپ ہرگز ہرگز نہ دے سکینگے (اصل واقعہ نفاق یہ ہے کہ حاجی قادر بخش نے اپنی کل جائداد اپنی زوجہ ثالث اور اُسکی اولاد کے نام کردی ہے۔ دو بیٹے جو احمدی ہیں۔ وہ پہلی بی بی سے ہیں۔ جائداد کا جھگڑا ۱½ سال سے ہے یہ لوگ احمدی چار ماہ سے ہوئے ہیں) چند قادیانی اصحاب الخ آپنے بالکل افترا سے کام لیا ہے کہ چند احمدی آپکے پاس بغرض ازالہ شکوک گئے۔ آپ ایک کا بھی نام نہیں بتلا سکینگے۔ مولویصاحب اگر کچھ ایمان ہو تو کہو کیا تم نے اثنا گفتگو میں یہ نہیں کہا تھا کہ میں مباحثہ کرنے نہیں آیا ہوں بلکہ میرے چند شکوک ہیں اُنکو رفع کرادیگا۔ پھر اخبار میں لکھتے ہو کہ میں مباحثہ کرنے گیا تھا مگر مولوی الٰہی بخش صاحب راضی نہیں ہوئے۔ !!!

ایک صاحب اُنہیں کی جماعت . . . . . . مصروف کرودنگا عبد الحمید صاحب احمدی کے ہمراہ مولوی عبد الشکور اور وکیل دونوں آئے اور اُنسے یہ کہا گیا کہ جناب مولوی الٰہی بخش صاحب سے ملاقات کرونگا۔ بحث مباحثہ کا بالکل ذکر نہیں تھا۔ مولویصاحب یہ آپکی بالکل من گھڑت ہے شائد احمدیوں کے خلاف جھوٹ بولنا آپ نے جائز رکھا ہے۔ متوسط صاحب نے جنکو یہ معلوم تھا . . . . . ملتوی رکھیے۔ ہرگز انہوں نے ایسا نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ کل آپ میرے یہاں دعوت کھاکر تشریف لیجایئے آپنے قطعی انکار کیا۔ پہلا سوال۔ جسوقت یہ سوال پیش ہوا حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ مہدی کا ماننا ضروری۔ کیونکہ ضروری کی نسبت پیشگوئی حدیثوں اور خدا کی کتاب سے بھی ثابت ہے مولوی عبد الشکور صاحب نے کہا کہ حدیث نہیں بلکہ قرآن شریف سے ثبوت دیجئے۔ اسپر جناب مولانا صاحب نے آیۃ وعد اللہ الذین امنوا الخ پڑھی۔ عبد الشکور نے کہا منکم سے مراد وہی لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھے تب حضرت مولویصاحب نے آیۃ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول الخ پڑھی اُس نے جواب دیا کہ یہاں منکم کا لفظ عام ہے اور پہلی آیت میں خاص۔ اسپر ایک دوسرے شخص نے کہا کہ منکم کے معنے آپ دونوں جگہ عام لیجئے یا دونوں جگہ خاص۔ اگر خاص لیتے ہیں تو آپ لوگ تمام دقتوں سے بچ جاوینگے اور کلام شریف

جدید پروگرام دربار دہلی

دربار دہلی کا ایک جدید پروگرام سرکاری طور پر شائع کیا گیا ہے جس کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

پنجشنبہ - ۷ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے ورود مسعود شہنشاہ معظم ۳ بجے سے ۵ بجے سہ پہر تک ملاقات مہاراجگان و نوابان -

جمعہ - ۸ دسمبر ۱۹۱۱ء ساڑھے گیارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک ملاقات مہاراجگان و نوابان شہنشاہ ایڈورڈ آنجہانی کی یادگار کا پتھر نصب کرنے کی رسم سہ پہر کو ۳ بج کر ۴۵ منٹ پر ڈنر پارٹی رات کے آٹھ بجے۔

شنبہ - ۹ دسمبر ۱۹۱۱ء - ساڑھے گیارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک ملاقات راجگان و نوابان - ساڑھے تین بجے سے پولو اور فٹ بال کے میچ کے بھی فائنل میچ -

یکشنبہ - ۱۰ دسمبر ۱۹۱۱ء - ساڑھے ۱۰ بجے ادائے نماز - ملٹری کمپوزیشن

دوشنبہ - ۱۱ دسمبر - پولو کے میدان مین پلٹنون کو جھنڈے عطا کرنے کی رسم ساڑھے گیارہ بجے - پولو کا آخری میچ - ۲½ بجے -

سہ شنبہ - ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء - دربار شاہی ۱۲ بجے دن کے سرکاری ضیافت اور ریسپشن ۸ بجے رات کے -

چہار شنبہ - ۱۳ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بج کر ۴۵ منٹ پر والینٹر افسران و ہندوستانی افسران فوج کی باریابی شہنشاہ معظم کے کیمپ مین - ساڑھے تین بجے - اور بادشاہی میلہ رات کے آٹھ بجے ڈنر پارٹی

پنجشنبہ - ۱۴ دسمبر ۱۹۱۱ء - ساڑھے دس بجے فوج کا ریویو - ساڑھے تین بجے ہاکی میچ تمغون کا دربار - ساڑھے ۹ بجے رات کے

جمعہ - ۱۵ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۱ بجے دن کے معائنہ پولیس میدان پولو میں ۳ بجے سے فوجی ٹورنامنٹ اور ڈوریں ۹ بجے شب کے مکہ بازی کا کھیل مرکہ -

شنبہ - ۱۶ دسمبر ۱۹۱۱ء ایک بجے دوپہر شہنشاہ و ملکہ معظمہ کی رخصت دہلی سے -

ریلوے سروس

دربار مین شامل ہونے والون کی سہولت کے لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ۱۰ نومبر سے ایک نئی ٹرین چلانی شروع کی ہے جو لاہور سے ۷ بجے شام کو روانہ ہوکر براہ فیروزپور - بھٹنڈہ ۸ بجے صبح دہلی (کنگز وے سٹیشن) مین پہونچا کرے گی - دس بجے واپس ہوکر دوسری صبح کے دس بجے لاہور مین پہونچیگی۔

سٹرائک بند کرنے کی صحیح ترکیب

کچھ عرصہ ہوا کہ ڈیرہ بابا نانک صاحب اور اس کے گرد و نواح کے دھوبیوں نے ایکا کرکے قرار دیا کہ دھلائی کی شرح بڑھا دی جاوے - آئندہ دہوتی کی دھلائی دو آنے - قمیص کی دو آنے استری شدہ کپڑا دو پیسے - بچون کا کپڑا ایک پیسہ لیا جاوے - اور اگر کسی دھوبی سے کوئی کپڑا گم ہو جائے تو وہ اس کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

لیکن شہر والون کو بھی خوب ہی سوجھی انھون نے بھی اتفاق رائے سے یہ قرار دیا کہ ہڑتالی دھوبیون کو مردے کا کفن نہ دین - اور بنیا کھانے پینے کی چیزین نہ دے یہ جواب سنتے ہی دھوبیون کو ہوش آگئی اور چپ چاپ بدستور سابق کام کرنا شروع کر دیا - (ڈائل گزٹ)

اٹلی مین ایک سپاہی کی ماں اپنے بیٹے کو خط مین لکھتی ہے "میرے بیٹے افسوس ہے کہ تجھے اپنی خواہش کے خلاف گورنمنٹ کا حکم ماننا پڑے گا ...... میرے بیٹے میری بات کو سن اور میری نصیحت کو سن - فوج مین تجھے آگے بڑھنے سے پرہیز کرنا چاہیئے ہمیشہ پچھلی صف مین رہنا اور سامان رسد کے خصوصاً پانی کے نزدیک رہنا" یہ خط اس سپاہی نے اپنے ایک مسلمان دوست احمد رفیق کو فرانس بھیجا ہے اور انھون نے اخبار مین چھپوایا ہے۔

طرابلس کی قاضی کی بیوی اپنے بیٹے کو خط مین لکھتی ہے "تمہارے والد جو کل شہید ہوچکے ہین - انھون نے تجھے اسماء بنت ابی بکر کی داستان سنائی تہی - اسماء نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو جو نصیحت کی تھی - وہ تمہین یاد ہو گی - مین تم سے اتنی بات کہتی ہون کہ تم بھی انہین کی اولاد ہو جاؤ اللہ کی راہ مین اپنے خاندان کا نام روشن کرو۔ اسماء کی نصیحت یہ ہے - بیٹا جاؤ حق کے لئے جان دے دو تمہارے ساتھی شہید ہو چکے - دنیا مین آخر کب تک رہنا ہے -

اخبار عالم پر ایک نظر

ہمارے قیصر جارج مدینہ مین سوار ہند کو آرہے ہین ان کی خاطر ترکون نے اپنے مینار روشن کر دئے ہین - دربار دہلی کی طیاریان بڑا زور شور سے ہورہی ہین دہلی مین ملٹری پولیس کو بلا وارنٹ گرفتاری کا اختیار دیا گیا ہے - دربار کے سبب محمڈن کانفرنس کا اجلاس ۷ - ۸ - ۹ دسمبر کو مقرر ہوا اور مسلم لیگ کا اجلاس مارچ ۱۹۱۲ء میں ہوگا - خبر ہے کہ بہار اڑیسہ اور چھوٹا ناگپور کی ایک علیحدہ لفٹنٹی قائم کرنے کی تحریک ہوئی ہے - جے پور کی ایک لیڈی ڈاکٹر بسم اللہ خانم صاحبہ نے ٹریپولی جانے کا عزم کیا ہے ایک اخبار کی تجویز ہے کہ ریل مین سفری گرداور ہون جو مسافرون کے آرام کا خیال رکھین - بات تو عمدہ ہے بشرطیکہ مسافرون پر اس سے کوئی نیا ٹیکس نہ لگ جائے - لارڈ کچنر نے مصر کا اخبار بند کرا دیا ہے - پٹواریون نے بھی گورنمنٹ مین میموریل دیا ہے کہ تنخواہ کم ہے اور کام بہت ہے - دادا بھائی نے تجویز پیش کی ہے کہ سول سروس کا امتحان آئندہ انڈیا مین ہوا کرے اور یہ بادشاہ کے آنے کی یادگار رہو - مسٹر گزٹ نام ایک اخبار لاہور سے نکلتا تھا معلوم ہوا ہے کہ اب پھر جاری ہے - ہمارے ایک دوست بمبئی سے تحریر فرماتے ہین - کہ امسال حاجیون کو سخت تکلیف پہونچی اس قدر کثیر التعداد مین آگئے کہ جہاز والون نے کرایہ چوگن کر دیا جن کے پاس تہا وہ چلے گئے - باقی بیچارے اب تک پریشان بھیک مانگتے پھرتے ہین - بخارہ کے حاجی جو سال گذشتہ مین آئے تھے ان مین سے اکثر اب تک بوجہ نہ ہونے کافی روپے کے سڑکون پر پڑے ہین دن کی دہوپ رات کی شبنم مین گذارہ کرتے ہین بارش مین ایک کپڑا تان لیتے ہین اور بڑے میلے رہتے ہین جب انکو دیکھو - جوئین مار رہے ہین - بری حالت ہے اللہ ان پر رحم کرے - زنجبار کے سلطان لنڈن چلے گئے اور تخت سے دست بردار ہوگئے - انتظام سلطنت برٹش کے سپرد کیا - کنانور کے موپلہ مسلمانون نے فیصلہ کیا کہ والینٹر فوج کو اپنی مسجد کے آگے سے گذرنے نہ دینگے الہ آباد کے وکیل پنڈت سندر لال نے ہندو یونیورسٹی کو دس لاکھ روپیہ دیا۔

جنگ ٹریپولی برابر جاری ہے - جو خبرین مصر اور قسطنطنیہ سے آتی ہین ان سے ظاہر ہوتا ہے - کہ اٹلی کا قافیہ تنگ ہو رہا ہے اٹلی فوج اپنی جہازی توپون کی حفاظت مین کنارہ سے پر پڑی ہے باقی سب ترکون کا قبضہ ہے ترک برابر حملے کرتے ہین اور ہزارون اٹالین گرفتار قتل اور مجروح ہوگئے ہین - ریوٹر تمبردن کے پیچھے مین شست ہو - روزانہ اخبار عموماً خالی جاتے تھے - ۱۲ نومبر کو قلعہ منشیہ مین سخت جنگ ہوئی ترک پسپا ہوئے مگر اطالین لوگون کا سخت نقصان ہوا - ۱۰ نومبر کو بھی سخت جنگ ہوئی تہی۔

رائٹ آنریبل مسٹر سید امیر علی کی چھٹی

رائٹ آنریبل مسٹر امیر علی سی - آئی - ای کی جو چھٹی اخبار ٹائمز مین شائع ہوئی تہی اور جس کا حوالہ ریوٹر نے اپنے تار مین دیا تھا اس کے الفاظ حسب ذیل ہین یہ بات سلطنت برطانیہ یا عالمگیر امن کی اغراض کے لئے مفید نہین ہوسکتی کہ ٹرکی کے ساتھ اٹلی کی جنگ سے مشرق مین جو نتائج پیدا ہو رہے ہین ان پر پردہ ڈالا جائے اس خیال کی بناء پر مین آپ کی توجہ دو باتون کی طرف منعطف کرنے کی اجازت چاہتا ہون جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے خاص طور پر معنی خیز ہین۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس جنگ سے تمام اسلامی دنیا مین بہت بڑا جوش اور رنج اور غصہ کے اظہار مین اس وقت تک مسلمانون کا ضبط قابل تعریف ہو برٹش انڈیا جنوبی افریقہ اور دیگر مقامات مین اٹلی کے غاصبانہ فعل کے خلاف جو عظیم الشان جلسے منعقد ہوئے ہین ان کی خبر اس ملک کے ان بڑے بڑے اخبارات تک نہین پہونچی جو عام رائے کا آئینہ خیال کئے جاتے ہین - تاہم یہ امر واقعی ہے کہ اسلامی دنیا مین جوش اور غصہ نہ صرف عالمگیر ہے بلکہ اس کا اثر اسلامی دلون پر گہرا پڑا ہے دوسری بات جو اور بھی زیادہ تشویش اور خطرہ کا پہلو لئے ہوئی ہے یہ ہے کہ اطالوی اس عجیب جنگ پر ایک مذہبی رنگ چڑہانے کے خواہش مند نظر آتے ہین کچھ عرصہ ہوا کہ یہ بیان کیا گیا تہا کہ پاپائے روم نے اطالوی امیر البحر کو ایک مقدس تسبیح اس غرض سے بھیجی تہی کہ اسے علم بردار جہاز مین اس نیت سے لٹکایا جاوے کہ یہ ترکون پر فتح پانے کی علامت ثابت ہوگی اور اب پاپا کو ان کے ڈیلیگیٹ (امیر البحر) نے اپنے ایک عریضہ مین یہ اطلاع دی ہے کہ طرابلس مین صلیب کا جھنڈا کھڑا کر دیا گیا ہے - اس کے علاوہ بیان کیا جاتا ہے کہ چند دن ہوئے - لنڈن مین ایک اطالوی نے ایک بڑے مجمع مین تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ترکون کو یورپ سے خارج کر دیا جاوے اور روئے زمین پر انہین یہودیون کی طرح منتشر کر دیا جاوے اسی قسم کی امیدین اور خواہشین دوسرے مقامات مین بھی ظاہر کی گئی ہین

اب مین ان تمام حضرات سے جو عارضی موقع شناسی یا ہنگامی مصلحت پر وہی پر سلطنت برطانیہ کے دیرپا اغراض و مقاصد کو ترجیح دیتے ہین یہ دریافت کرنیکی جرأت کرتا ہون کہ ان دونون باتون کا جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے کیا انجام ہوگا؟ مشرقی دنیا مین قیام امن کے لئے بلا شبہ سب سے بڑی ذمہ داری انگلستان پر عاید ہوتی ہے چالیس کروڑ انسانون کی فلاح و بہبود کی باگ انگلستان کے ہاتھ مین ہے اس چالیس کروڑ آبادی مین جتنے مسلمان ہین پورے دس کروڑ ہین بحیثیت ایک برطانوی رعایا کے مین نے سالہا سال سے مشرق اور مغرب کے درمیان ہمدردی اور اخوۃ کا رشتہ قائم کرنیکے لئے محنت کی ہے اور مین محسوس کرتا ہون کہ انگلستان کے لئے یہ اہم اور ضروری ہے کہ وہ اپنی اس بڑی امانت کی خاطر جو اس کے سپرد ہے حتے الامکان اس بیکسی طرز جنگ کا خاتمہ جلد ایک ایسے ڈھنگ سے کرایا جاوے جو کہ منصفانہ اصول پر مبنی ہو کوئی شخص یہ نہین کہتا کہ انگلستان مین الاقوامی قانون کی حفاظت کے لئے تنہا جنگ کرے لیکن میرا خیال بعینہ قیاس نہین ہے کہ جو آواز ظلم اور بے انصافی کے خلاف کامیابی کے ساتھ اکثر بلند ہوتی رہی ہے اب بھی بغیر جابرانہ کارروائی کے اپنی شنوائی کا راستہ نکال

فہرست مبایعین

(فومریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

میاں قاسم صاحب معہ اہلیہ معرفت محمد اسمٰعیل مدرس امریکن مشن سکول سیالکوٹ +

میر سید لدار علیصاحب برادر میر بشارت علی - بشارت منزل حیدرآباد دکن +

عمر صاحب، مرزا عمر صاحب } معرفت محمد رمضان صاحب اسسٹنٹ سب سرجن ظفروال

اہلیہ حسین خاں صاحب - کاٹھگڑھ ہشیارپور +

احمد خاں صاحب کنسٹیبل - پولیس لائن فیروزپور +

شاہ قاسم علی صاحب - محلہ جلال الدین چک +

محمد علی صاحب اختر قریشی - طالبعلم سیکنڈ کلاس مونگیر بنگال +

سید نذیر حسین صاحب وٹرنیری دفعدار - رسالہ شتران ۵۴ چھاونی لاہور +

محمد منیر الدین صاحب - کلکتہ - ڈاک خانہ مٹیا برج +

مولوی ابوالفضل منظر حسین صاحب - نونی ہاٹ سنتال پرگنہ +

سردار ولد محمد بخش صاحب - گھالیاں - سترہ - سیالکوٹ +

سید عمرالدین صاحب دوست محمد راج مستری - سارا گھاٹ ایسٹ بنگال

عیدکارڈ و عیدرومال

ہماری پہلی ایجاد عید کارڈ اور دوسری ایجاد عیدرومال جسقدر مقبول ہوئے ہیں اس کا اندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے جو لوگ پہلے منگانا بھول جاتے انہیں وقت پر بذریعہ تار منگانے پڑتے ہیں چونکہ عید آنیوالی ہے اسلئے آپ ابھی سے فرمائش بھیجدیجئے تاکہ وقت پر دوستوں کو یہ مناسب تحفہ بھیج سکیں +

رومال ریشمی مسنون اشعار و احادیث سے مزین فی ۶ر درجن للعہ

رومال پارچہ ” ” ” ” ۲ر ” ۸ر

رومال کاغذی ” ” ” ” ” ” ۶ر

عیدکارڈ نفاوین جانیوالے متعلقات متبرکہ کے نقشوں سے مزین فی ار درجن ۱۲ر

عیدکارڈ سنہری پیسے میں پوسٹ ہونیوالے فی ۰ر درجن ۶ر

عیدکارڈ سیاہ مقامات متبرکہ کے نقشوں کے علاوہ اشعار سے مزین فی - ر درجن ۳ر

المشتہر

منیجر عیدکارڈ و عیدرومال - لاہور اندرون دہلی دروازہ

الخطبہ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بمشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے - اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں +

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی اپنی ایک دختر نابینا کنواری کا عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط وکتابت کریں - باشندگان میرٹھ - دہلی - مظفر گڈھ - سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دیجاوے گی +

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جس کی عمر ۲۳ سال - گندم رنگ - جسم اور قد میانہ - ظاہری ہر ایک عیب سے پاک - قرآن شریف اور اردو خواندہ مطیع و فرمانبردار - پخت و پز قطع و برید دوخت سے واقف ہے - احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس تک ہو - اوّل تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو - کم از کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو - یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار آمدنی کا ہو - اضلاع - میرٹھ - دہلی - مظفر گڈھ - سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہوگی - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو - درخواست کے ساتھ ۴ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ - ساکن راجیکے ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری کے اُنیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں - دفتر بدر میں اطلاع دیویں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے - عمر بیس سال - تنخواہ ستر روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے اہل حاجت سید غلام حسین وٹرنیری اسسٹنٹ حصار سے خط وکتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ - اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے - مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت ہو + محمد امین - فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ +

(۸) ایک لڑکی زئی شریف کی عمر سولہ سال کے واسطے جو بلوغت کے قریب ہے ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو - خط کے ساتھ ۱ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

ڈاکٹر ایس - کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جان تھام لو ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے - اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا ۲۴ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے - یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کیلئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو - قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ایک شیشی سے لیکر ۴ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار آنا - پیٹ کا درد - بدہضمی - متلی - اشتہا کم ہونا - ریاح کی علامتیں سب دور ہو جاتی ہیں - قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۴ تک ۵ر

ڈاکٹر ایس - کے برمن - تارا چند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - بہی - مفرح اور مقوی ہے - ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - مختصر اخبار میں سے بلادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب پارسل مل سکتی ہے +

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ + بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ... بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ...

درس قرآن شریف معہ ضمیمہ

جلد ۱۱ — ۸ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۱۱ء مطابق ... سمت ۱۹۶۸ — نمبر ۸ و ۹

کبھی کھائیو اگر قادیان آؤگے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | نورِ دینِ مصطفیٰ دیکھو گے تم

پیشگی چار روپے

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا + دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے + سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا + چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے + پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا + ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا + ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا + ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا + نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا + دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — هم برین از دارِ دنیا بگذریم
آن کتابِ حق که قرآن نامِ اوست — بادهٔ عرفانِ ما از جامِ اوست
آن رسولے کش محمد هست نام — دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مهرِ او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواهد شدن
هست او خیر الرسل خیر الانام — هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبے که هست — زو شده سیراب سیرابے که هست
آنچه ما را وحی و ایمائے بود — آن نه از خود از همان جائے بود
اقتدائے قولِ او در جانِ ماست — هرچه زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک وز خبرهائے معاد — هرچه گفت آن مرسلِ ربُّ العباد
آن همه از حضرتِ احدیت است — منکرِ آن مستحقِ لعنت است
معجزاتِ او همه حق اندر است — منکرِ آن موردِ لعنِ خدا است
معجزاتِ انبیاءِ سابقین — آنچه در قرآن بیامد بالیقین
بر همه از جان و دل ایمانِ ماست — هر که انکار کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

کلامِ مسیح موعودؑ

(پُرانی نوٹ بُک سے)

فرمایا۔ یہ آسمانی کام ہے۔ اور آسمانی کام رُک نہیں سکتا۔ اس معاملہ میں ہمارا قدم ایک ذرہ بھی درمیان میں نہیں +

فرمایا۔ لوگوں کی گالیوں سے ہمارا نفس جوش میں نہیں آتا +

فرمایا۔ دولت مندوں میں نخوت ہے۔ مگر آجکل کے علماء میں اس سے بڑھ کر ہے۔ ان کا تکبّر ایک دیوار کیطرح اُن کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ میں اس دیوار کو توڑنا چاہتا ہوں۔ جب یہ دیوار ٹوٹ جائے گی تو وہ انکسار کے ساتھ آوینگے +

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی عظمت کو یاد کرکے سب ترساں رہو۔ اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندا ہوتا ہے تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو۔ تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے +

کلام امیر

ہر حال میں خدا کو یاد رکھو

فرمایا۔ نوکری پر جاؤ۔ بازار جاؤ۔ اُٹھتے بیٹھتے۔ کروٹ لیتے سفر میں۔ حضر میں۔ صحت میں بیماری میں۔ غرض ہر حال میں اپنے رب کو یاد رکھو +

قرب کی علامت دکھاؤ

ذکر ہوا۔ کہ ایک جگہ بعض مخالفین نے احمدیوں کا پانی کنوئیں سے بند کر دیا ہے۔ فرمایا۔ اس پانی کو کون بند کر سکتا ہے۔ ایک جگہ نہ پیا۔ دوسری جگہ چلے گئے۔ اگر ان مخالفین کو خدا تعالےٰ کے حضور میں احمدیوں سے بڑھ کر اپنے قرب کا فخر ہے تو خدا سے دُعا کرکے احمدیوں کے گلے بند کرا دیں کہ کوئی پانی بھی ان کے اندر نہ جاسکے +

خدا پر توکل

ایک شخص کی تجویز پیش ہوئی کہ آئے دن کے مشکلات کو رفع کرنے کے واسطے حضور تمام جماعت پر آٹھ آنہ فی کس چندہ لگا دیں +

فرمایا۔ مَیں خدا پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اس طرح چندہ مقرر کرنا میرا کام نہیں۔ یہ مامور کی شان ہے +

ایک حدیث ایک بچّے کے مُنہ سے

فرمایا۔ مجھے وہ لذّت اب تک نہیں بھولتی جبکہ بہت مدّت کی بات ہے ایک دفعہ دہلی گیا۔ مَیں نے ایک دوست کے پاس جانا تھا۔ اُس کا مکان تلاش کرتے ہوئے میں ایک محلہ میں گیا۔ وہاں ایک چھوٹا سا بچّہ سات آٹھ سال کی عمر کا مَیں نے دیکھا۔ مجھے اُسکے ساتھ اُنس محسوس ہوا۔ قلب قلب کو پہچانتا ہے۔ مَیں نے اُسسے اُس مکان کے متعلق پُوچھا۔ اُس نے تبلایا۔ پھر مَیں نے اُس سے دریافت کیا کہ کچھ پڑھے ہوئے ہو۔ اُس نے کہا ہاں۔ قرآن پڑھے ہیں۔ حدیث پڑھے ہیں مَیں نے کہا اچھا کوئی حدیث سُناؤ۔ اُس نے نہایت سنجیدگی اور فصاحت سے کہا۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم المسلم مراۃ المسلم۔ ایک مُسلمان دوسرے مُسلمان کے لئے آئینہ ہوتا ہے۔ سامنے تو اُس کا عیب بتا دے پھر پیچھے دل صاف رکھے۔ اس بچّے کے مُنہ سے اس حدیث کو سُنکر مجھے وجد آگیا +

غیب

فرمایا۔ جو بندے کو معلوم نہ ہو۔ وہ غیب ہے۔ جو موجود نہیں وہ بھی غیب ہے جو معدوم ہو چکا ہے وہ بھی غیب ہے +

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کی ذات کو بھی غیب کہتے ہیں +

فرمایا۔ ایمان بالغیب کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ انسان جب بالکل علیحدہ ہو۔ کوئی اس کو نہ دیکھتا ہو۔ اُس وقت بھی خدا تعالےٰ سے ڈرے +

سورج گرہن سے سبق

فرمایا۔ سورج گرہن کو دیکھ کر یہ فائدہ اُٹھانا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے رسولوں کو سُورج بھی کہا ہے۔ اور قمر بھی کہا ہے۔ آدمی کو چاہیئے کہ ظاہر سے باطن کیطرف جائے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھا کہ سُورج کی روشنی جو دنیا کو پہنچتی ہے وہ رُک گئی تو آپ گھبرا اُٹھے کہ کہیں ہماری روشنی اور ہمارا فیضان اِس طرح کم نہ ہو جائے۔ اور رُک نہ جائے۔ گھبراہٹ کے وقت دُعا اور تضرّع اور خیرات و صدقہ سے کام لینا چاہیئے۔ لہذا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُعا۔ تضرّع۔ خیرات اور صدقہ سب سے کام لیا۔ اور دُعائیں کیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپکی دُعاؤں کو قبول فرمایا۔ اور آپؐ کی روشنی بلا انقطاع قیامت تک دنیا میں رہنے والی ہے۔ اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ سے اُس کی تجدید ہمیشہ ہوتی رہتی ہے +

فرمایا۔ کسوف خسوف خدا تعالےٰ کے نشانات میں سے ہے۔ جو بندوں کو دکھایا جاتا ہے اور سمجھایا جاتا ہے کہ بڑی بڑی روشن چیزیں جو ہیں۔ ان کو بھی خدا تعالےٰ تاریک کر سکتا ہے +

علم حدیث کے پڑھنے کے فوائد

فرمایا۔ احادیث کے پڑھنے کے بہت سے فوائد ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے کا بہت موقعہ ملتا ہے۔ اور یہ کہ انسان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذہب کس قدر پھیلا تھا اور یہ کہ اس سے انسان کی عقل بڑی تیز ہو جاتی ہے کیونکہ مختلف اقوال سُنتا ہے۔ کسی کو ترجیح دیتا ہے۔ کسی کو ضعیف ٹھیراتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کرنے والا آدمی اللہ تعالےٰ کو رضامند کر ہی لیتا ہے۔ ابن عباس کی طرح ایک رکعت صلوٰۃ الخوف پڑھنے والے بھی خدا رسیدہ ہو گئے۔ اور دو رکعت پڑھنے والے بھی خدا رسیدہ ہو گئے ایسا ہی اَور بھی فوائد ہیں +

خدا معطل نہیں

فرمایا۔ مُسلمانوں کا یہ مذہب نہیں ہے کہ کوئی ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ جبکہ سب چیزیں بالکل نیست نابود ہو جائینگی۔ اور خدا تعالےٰ اپنی صفات سے معطل ہو جائیگا +

کہانے کے متعلق آداب

فرمایا۔ اسلام نے کہانے کے متعلق جو آداب سکھائے ہین۔ ان مین سے ایک یہ بات ہے کہ کہانے کے پکنے کے انتظار مین میزبان کے گھر نہین جانا چاہیئے وہان بیٹھ کر کہانے کا انتظار کرنا ٹہیک نہین اس مین میزبان کے واسطے تکلیف ہے وہ کہانے کا انتظام کرے یا میزبان کی خاطر کے لئے اس کے پاس بیٹھے دوسری بات یہ ہے کہانا کہاکر باتین کرنے کے لئے بیٹھے نہین رہنا چاہیئے۔ تیسری بات یہ ہے کہ اپنے آگے سے کھانا کھائے۔ اِدہر اُدہر ہاتھ نہین مارنا چاہیئے۔ چوتھی یہ بات ہے کہ جو کھانا پسند نہ ہو اس کی مذمت نہین کرنی چاہیئے ہان اُسے چپ چاپ الگ رہنے دین۔ افسوس ہے۔ کہ بعض لوگ اپنے گھر مین اسی واسطے لڑائی لگائے رکھتے ہین کہ کہانا ان کو پسند نہین آیا۔ بورڈنگ مین بچے اس پر لڑ پڑتے ہین یہ ٹھیک نہین ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت تہی کہ جو کچھ میسّر آئے اُسے کہا لیتے اعلیٰ درجہ کی چیز ملتی وہ بھی کہا لیتے ادنے درجہ کی شے ملتی وہ بھی کہا لیتے کسی خاص شے کی پابندی نہ کرتے یہ سادگی اور بے تکلفی کی عادت آپ کی لباس کے معاملہ مین بھی تھی جیسا مل گیا ویسا ہی پہن لیا۔ کوئی تکلف نہ تہا۔ دعوتون کے عجائبات مین سے ایک واقعہ ہے ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی کہ پانچ آدمی آوین۔ اور پانچوین آپ ہون آپنے اس کی دعوت قبول فرمائی۔ اسکے مکان پر جاتے ہوئے راستہ مین ایک چھٹا آدمی ساتھ ہو لیا جیسا کہ لوگون کی عادت ہے۔ کہ بزرگون کے ساتھ ہو جاتے ہین۔ جب حضور علیہ السلام میزبان کے دروازے پر پہونچے تو آپ کھڑے ہوگئے اور میزبان کو کہا کہ یہ آدمی زائد آیا ہے اسکو ہم نے ساتھ نہین لیا ہے تمہارا اختیار ہے کہ اسے اندر جانے کی اجازت دو یا واپس کر دو۔ کیسی سادگی اور صفائی ہے آجکل کوئی مہمان سے پوچھے کہ کتنے آدمی ہونگے۔ تو ہتک سمجھی جاتی ہے۔ غرض دعوت کے آداب مین سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی کے گھر بلا اجازت نہ جاؤ۔

سوراخ مین سے نہ جھانکو

فرمایا۔ بعض لوگون کی عادت ہوتی ہے۔ کہ دوسرون کے گھرون مین سوراخ مین سے جھانکتے ہین۔ یہ منع ہے اور اس کے دو نقصان ظاہر ہین ایک گناہ اور دوسرا ہیریان کا مرض۔

ایک ضروری مسئلہ

فرمایا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بیون کے سوانح مین انسان کو بے دھڑک کوئی بات نہین کرنی چاہیئے اس سے گناہ گار ہو جانے کا اندیشہ ہے مورّخ کو چاہیئے کہ اس معاملہ مین بہت احتیاط کرے اور سوچ لے کہ ایسے معاملات مین بات کرنے کی شریعت نے کہان تک اُسے اجازت دی ہے۔

خدا سے کچھ مخفی نہین

فرمایا۔ کوئی کام کرو ظاہر یا چھپ کر۔ خداوند تعالےٰ سے کوئی مخفی نہین ہے۔

ہر عورت کو گھر مین نہ آنے دو

فرمایا۔ شریعت نے اجازت نہین دی کہ ہر قسم کی عورت ہماری گہرون مین اس واسطے چلی آیا کرے کہ وہ عورت ہے بلکہ صرف اپنے طرز کی عورتون کے واسطے گھر مین آنے کی اجازت ہے۔

آنحضرت کے احسان

فرمایا۔ ہم نے طب کی کتابون مین پڑہا ہے ایک مرض یا حالت ہوتی ہے جس کا نام تقیضی نومی۔ جس مین انسان ماں کے پیٹ مین سُنی ہوئی یا اس کی گودی لین سُنی ہوئی بچپن کی باتین بڑا ہوکر دہراتا ہے اس کے متعلق ایک واقعہ مشہور ہے۔ کہ ایک عورت جرمن زبان مین ایک فصیح لکچر کسی وقت بولتی تہی حالانکہ جب وہ حالت اس سے دور ہوتی تو وہ جرمن زبان کا ایک لفظ نہ جانتی تہی ایک ڈاکٹر اس تحقیقات مین لگا۔ کہ اس کا سبب کیا ہے۔ تو بہت تلاش کے بعد اسے ثابت ہُوا کہ جب یہ لڑکی بہت چھوٹی ماں کی گود مین تہی تو جس گھر مین وہ رہتی تھی وہان ایک جرمن پادری تھا۔ جو اپنی سرمن طیار کرکے گرجے مین جانے سے قبل بطور مشق کے اپنے گھر مین علیحدہ کھڑے ہوکر وہ سرمن دیا کرتا تہا اس سرمن کی آواز اس بچے کے کان مین پڑی ہوئی تھی اور اس کا اثر تھا۔ دیکھو یہ انسان پر ایک حالت آتی ہے اور چونکہ معلوم نہین کہ روز قیامت ہم پر کیا کیا حالات وارد ہونگے اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ہماری پیدائش کے وقت ہمارے کان مین سب سے اول اذان کی آواز پہونچانے کا حکم دیا ہے جسمین توحید نماز اور نجاۃ انسانی سب کچھ آجاتا ہے۔ معلوم نہین کہ قیامت مین کیا تغیرات ہون اور اس وقت کا سُنا ہُوا کام آجائے۔

کسی قوم کے لیڈر نے اپنی اُمت کے واسطے ایسی نیکیون کا سامان نہین کیا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے۔

میرے دل مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی محبّت کا بڑا بڑا جوش آتا ہے۔ کہ آپکے ہم پر کس قدر احسانات ہین۔

ہر کام مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو استخارہ کرنا سکھایا ہے۔ یہ کتنا بڑا اکرام اور غریب نوازی ہے۔

مُصیبت کے وقت انّا للہ سکھلایا ہے جس سے تمام مصیبتوں کے پہاڑ اُڑ جاتے ہین۔

ہر نصیحت کے وقت شکر کرنا سکھلایا ہے۔

کتاب وہ دی ہے کہ کسی کی طاقت نہین کہ ایسی کتاب پیش کر سکے کتنے بڑے احسان ہین مسلمانون کو چاہیے۔ کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود پڑہا کرین۔

اللّٰھُمَّ صلِّ علےٰ مُحمّدٍ وعلیٰ آلِ مُحمّدٍ وبارِک وسلِّم انّکَ حمیدٌ مجیدٌ۔

قبر کا معاملہ

فرمایا۔ یہ کیا فقرہ مشہور ہوگیا ہے۔ کہ قبر کا عذاب برحق ہے۔ کیا قبر مین عذاب ہی عذاب ہے۔ اور راحت کچھ نہین یون کہنا چاہیئے۔ کہ قبر کا معاملہ برحق ہے۔ صرف عذاب کی تخصیص کرنا درست نہین

فجر کی سنتین خفیف کرو

فرمایا۔ صبح کی دو سنتین بہت خفیف پڑہنی چاہئین بعض لوگ غلطی سے فجر کی سنتین بہت لمبی پڑھتے ہین۔ حالانکہ حدیث شریف مین تو مذکور ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر کی سنتین پڑھتے تھے۔ تو لوگون کو شبہ ہوتا تھا کہ الحمد شریف بھی پڑہی یا نہین۔

المفتی

۳۴۳ داماد سے کچھ لینا جائز ہے

ایک شخص کا سوال پیش ہُوا کہ بعض لوگ ناطہ کے وقت داماد سے کچھ روپیہ لیتے ہین کیا یہ شرعاً جائز ہے۔

فرمایا۔ جائز ہے۔

۳۴۴ گمشدہ خاوند

ایک شخص کے سوال کے جواب مین حضرۃ خلیفۃ المسیح ؑ نے فرمایا کہ خاوند کے نامعلوم الخبر ہونے کی صورت مین اگر عورت کے واسطے گزارے کی صورت موجود ہو تو چار سال تک انتظار کرے ورنہ ایک سال کے بعد دوسری جگہ نکاح جائز ہے۔

۳۴۵ غیر احمدی کا جنازہ

ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا ہم غیر احمدی کے ورثاء کی خواہش پر اپنے امام کے پیچھے اس غیر احمدی کا جنازہ پڑہنا

لیا کریں۔

فرمایا۔ یہ خطرناک بات ہے ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم اسکے لئے کیا دعا کریں گے کہ اسے خدا اس شخص نے تیری مامور کو نہیں مانا اسواسطے اسکو جنت نصیب کر۔

رسید زر

(۶۔ نومبر ۱۹۱۱ء)

منشی قدرت اللہ صاحب ۲۷۳ عہ میاں میراں بخش صاحب ۱۹۱ للعہ
بابو محمد حسین صاحب ۳۲۱ للعہ منشی گلزار محمد صاحب ۳۱۸ عہ
ڈاکٹر سید عبدالستار صاحب ۳۹۱ للعہ منشی منصب علی صاحب ۴۲۴ للعہ
میاں الہ بخش صاحب ۴۵۰ للعہ بابو عبدالرحمان صاحب ۵۲۷ للعہ
شیخ خدا بخش صاحب ۷۰۴ للعہ منشی ہمزار خان صاحب ۷۰۵ للعہ
سکرٹری انجمن احمدیہ مردان ۷۸۶ للعہ منشی کلن خان صاحب ۷۲۴ للعہ
میاں خیرالدین خان صاحب ۷۴۳ للعہ شیخ سخاوت علی صاحب ۷۶
منشی عبدالرحمان صاحب ۸۵۵ للعہ
بابو برکت علی صاحب ۹۷ للعہ
چراغ الدین صاحب ۹۸ عہ
خواجہ جمال الدین صاحب ۱۱۲۱ للعہ
منشی غلام رسول صاحب ۱۱۶۹ للعہ
شیخ فضل کریم صاحب ۱۲۸۹ للعہ
میاں عبدالعزیز صاحب ۱۳۲۴ للعہ
چودہری محمد حیات خان صاحب ۱۵۶۱ عہ
منشی فرزند علی صاحب ۲۱۰۴ للعہ عبدالکریم خان صاحب ۲۳۰۲ للعہ
محمد اشرف صاحب ۲۵۲۰ للعہ

۷۔ نومبر ۱۹۱۱ء

مولوی عزیز بخش صاحب ۵۴ للعہ چودہری محمد حسین صاحب ۲۷ للعہ
بابو محمد اکبر صاحب ۷۱۶ للعہ شیخ عبدالواحد صاحب خان صاحب ۴۲۲ عہ
قاضی محبوب عالم صاحب ۸۲۴ للعہ ڈاکٹر ظفر حسین صاحب ۱۱۱۵ للعہ
بابو روشن دین صاحب ۱۲۹۴ للعہ منشی یوسف علی صاحب ۲۰۶ للعہ

۸۔ نومبر ۱۹۱۱ء

منشی عبدالعزیز صاحب ۱۷۶ للعہ چودہری الہ داد خان صاحب ۲۷۵ للعہ
مولوی کرم داد صاحب ۳۲۹ للعہ چودہری عبداللہ خان صاحب ۳۶۲ للعہ
ذوالفقار علی خان صاحب ۵۳۲ للعہ منشی عبدالعزیز صاحب ۱۳۰۶ سے
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۱۷۶ للعہ منشی محمد حسین خان صاحب ۱۸۵۵ للعہ
مرزا رسول بیگ ۲۲۷۳ للعہ بابو قاسم علی صاحب ۲۳۷۸ سے

۹۔ نومبر ۱۹۱۱ء

چودہری محمد نواب خان صاحب ۴ للعہ سید اسداللہ شاہ صاحب ۵۹۲ للعہ

منشی نبی بخش صاحب ۹۱۳ للعہ بابو محمد حسین صاحب ۱۰۱۲ عہ
شیخ فتح محمد صاحب ۳۰ للعہ غلام احمد صاحب ۱۶۴۴ للعہ
بابو عطا محمد صاحب ۶۴۵ للعہ منشی علی بخش صاحب ۱۷۱۲ عہ

۱۰۔ نومبر ۱۹۱۱ء

سنجانہ بابو جمال الدین صاحب ۵۲ للعہ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب ۵۳ للعہ
بابو فخر الدین صاحب ۶۲ للعہ منشی فضل الٰہی صاحب ۱۹ للعہ
ماسٹر غلام محمد صاحب ۳۰۲ للعہ مرزا رحم علی صاحب ۳۸۸ للعہ
منشی احمد دین صاحب ۴۷۶ عہ مولوی جلال الدین صاحب ۷۲۳ للعہ
منشی شاہ محمد صاحب ۸۱۳ للعہ چودہری غلام حسین صاحب ۱۳۰۳ عہ
منشی عبدالرزاق صاحب ۱۴۱۸ للعہ منشی غلام مصطفےٰ صاحب ۱۵۸۷ للعہ
چودہری عبدالحی خان صاحب ۱۲۷۸ عہ منشی امیرالدین صاحب ۱۶۰۵ للعہ
خان محمد خان صاحب ۲۱۹۸/۳۰۲ للعہ بابو محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۲۳ للعہ
شیخ نظام الدین صاحب ۳۵۱۴ للعہ محمد شریف خان صاحب ۲۶ للعہ

۱۱۔ نومبر ۱۹۱۱ء

محمد جمال الدین صاحب شوپیاں عہ
ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب ۱۴۵ للعہ
محمد صدیق صاحب سکوٹ دہرلہ عہ
بابو سردار احمد صاحب ۲۵ للعہ
حافظ نور احمد صاحب ۴ للعہ
سید حاجی یوسف صاحب ۱۱۷ عہ
مولوی میر محمد سعید صاحب ۱۳۵ للعہ
چودہری نواب الدین صاحب ۲۶۷ للعہ
میاں وزیر محمد صاحب ۲۹۰ للعہ
بابو صالح محمد صاحب ۵۹ للعہ بابو خیرالدین صاحب ۵۹۵ للعہ
چودہری نواب علی صاحب ۲۵۶۵ للعہ

۱۳۔ نومبر ۱۹۱۱ء

سید ناصر شاہ صاحب ۳۵ للعہ سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب ۶ للعہ
محمد عبدالحمید صاحب ۸۰ للعہ میاں صدرالدین صاحب ۴۳ للعہ
چودہری غلام احمد خان صاحب ۲۷۶ للعہ منشی فضل حق صاحب ۴۴۰ عہ
چودہری اللہ دتا صاحب ۵۵ للعہ چودہری عمرالدین صاحب ۶۲۵ عہ
سید محمد عبدالواحد صاحب ۷۶ للعہ بابو عبدالرحمان صاحب ۸۲۲ للعہ
بابو محمد حیات صاحب ۹۲۳ للعہ منشی محمد اشفاق صاحب ۹۵۷ عہ
سیٹھ موسےٰ صاحب ۱۲۰۷ للعہ چودہری محمد شریف صاحب ۱۳۸۱ للعہ
منشی احمد دین صاحب ۲۱۵۳/۹۵۶ للعہ شیخ نظام الدین صاحب عہ

۱۴۔ نومبر ۱۹۱۱ء

میاں محمد صاحب ۲۱۹ للعہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ۱۴۳۳ عہ
ملک رحیم شیر محمد خان صاحب ۴۳ للعہ بابو محمد شفیع صاحب ۲۷۲ للعہ
چودہری غلام حسین صاحب ۶۸ عہ چودہری غلام محمد صاحب ۸۹ للعہ

ڈبل اخبار

یہ چوتھا ڈبل اخبار ہے۔ جو کہ معہ ضمیمہ بیس صفحہ پر شائع کیا جاتا ہے آیندہ اخبار معمولی اوراق پر شائع ہوا کریگا۔

(ایڈیٹر)

تمباکو

(از محمد یوسف حسن صاحب لاہور)

تمباکو نہ تو ہندوستانی زبان کا لفظ ہے اور نہ ہی ہندوستان کی پیداوار ہے۔ بلکہ آج سے پانچسو برس پیشتر ہندوستان میں کوئی شخص تمباکو کی شکل یا نام تک سے بھی واقف نہ تھا۔ چنانچہ لفظ "تمباکو" ٹوبیکو سے نکلا ہے۔ ٹوبیکو امریکہ کی پیداوار اور امریکن زبان کا لفظ ہے۔ جب نئی دُنیا دریافت کی گئی تھی تو اسوقت کم بخت تمباکو کا بھی پُرانی دُنیا کو علم ہُوا۔ ملکہ الزبتھ کے عہدِ حکومت میں ایک مشہور و معروف جہازران سر رالے نامی اوّل اوّل تمباکو نوشی کی عادت میں مبتلا ہوکر اس کو اپنے ہمراہ انگلستان لایا تھا۔ شروع شروع میں سر رالے تمباکو پوشیدہ طور سے تنہائی میں پیا کرتا تھا مگر ایک دن اس کے ایک ملازم نے خلاف معمول صاحب بہادر کے مُنہ سے دُھواں نکلتے دیکھ کر سمجھا کہ اس کے جسم میں آگ لگ گئی ہے۔ دوڑتا ہُوا گیا۔ اور پانی کا گھڑا لیکر آیا۔ قبل ازیں کہ سر رالے اسے روکیں اس نے تمام پانی ان پر اُنڈیل دیا۔ یہ واقعہ عام طور پر مشہور ہوگیا۔ اور اس دن سے سر رالے علانیہ تمباکو پینے لگے جس سے اَور لوگوں کو بھی اس کا شوق چرایا۔ اور لوگ دن بدن اس عادت بد میں مبتلا ہوتے گئے۔ مگر شاہ جیمس اوّل تخت حکومت پر جلوس فرما ہوتے ہی اس کے مضر اثرات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہا۔ اس کے حکم سے پادریوں نے ملک میں جابجا تمباکو نوشی کے خلاف وعظ و نصیحت شروع کردی۔ اور اس کی روک تھام میں سرتوڑ کوشش عمل میں لائے۔ اِدھر ہندوستان میں شہنشاہ اکبر اعظم کے عہد حکومت میں چند یورپین نوآبادیوں میں اس کا رواج ہُوا۔ جہاں سے اس عادت بد کے جراثیم ہندوستانیوں کے دل و دماغ پر بھی چھا گئے۔ اکبر اعظم کے بعد جہانگیر نے اس کے امتناع کا قانون کیا اور تمباکو پینے والوں کے لئے سزا مقرر کی۔ بہت سی مذہبی پیشواؤں نے بھی مقدور بھر اس کے انسداد کی کوشش کی چنانچہ حضرت باوا نانک صاحب نے اس کے برخلاف نہایت زبردست پرچار شروع کیا۔ اگر ملک کے دوسرے فرقے بھی آپ کی تقلید پر کمربستہ ہوکر مذہبًا اسے ممنوع قرار دیتے تو شائد آج یہ اس قدر شائع و ذائع نہ ہوتا۔ پس اکیلا چنا کس طرح بھاڑ پھوڑ سکتا تھا۔ تمباکو نوشی بڑھتے بڑھتے حدِ کمال کو پہنچ گئی۔ اور اس کے استعمال کرنے کے عجیب و غریب ڈھنگ اختراع کئے گئے۔ اور صرف حقہ پر اکتفا نہ کرکے عوام

الناس نے اس کو تین درجوں۔ اوّل پینا۔ دوم کھانا۔ سوم سونگھنے پر تقسیم کیا۔ ادھر پینے والوں نے ایک ہی طرز پر قناعت نہ کرکے خشک اور راب ملاکر دو طریقوں پر اس کا استعمال شروع کیا +

برخلاف اسکے نئی روشنی سے منور جنٹلمینوں نے اس کو سگرٹ چرٹ اور سگار کی شکل میں تبدیل کرکے حقے کے بھاری بھرکم بوجھ اور اسکی صفائی کی ذمہ واری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا پرانی روشنی کے امیروں کیخاطر بنیکروں نے خمیرہ۔ دوسیرا چوسیرا۔ لال شاہی۔ بنارسی۔ لکھنوی۔ مٹیا۔ کڑوا۔ دورسا وغیرہ چونہ۔ ریہہ۔ سجی وغیرہ کی آمیزش سے تیار کر ڈالے۔ جو دس روپے سے لیکر چالیس روپے سیر تک کے نرخ سے فروخت ہوتے ہیں۔ دوم تنباکو کو کھانے کا رواج زیادہ تر طبقہ امراء میں ہے۔ جو سپیاری اور چونہ میں ملاکر یا پان میں رکھ کر دن بھر جگالی کیا کرتے ہیں۔ اور ان نازک مزاج احباب کیخاطر جو جبڑوں کو دیر تک ہلانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ لکھنو اور بنارس کے استادوں نے گولیاں ایجاد کر ڈالیں۔ جو منشی اشیا کی ملاوٹ سے مبرا نہیں۔ سوم۔ نسوار قوت شامہ کو بالکل تباہ کر ڈالتی ہے اور تنباکو سونگھنے والوں کے رومال کی کثافت ناقابل بیان ہے +

ناظرین آپ تنباکو کی اسقدر شہرت وغلبہ دیکھ کر یہ نہ خیال فرمائیں کہ شروع ہی سے قوموں نے اسے قبول کرلیا تھا نہیں بلکہ چند تاریخی مثالیں پیش کرکے ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ پیشتر بھی لوگوں نے حتے المقدور اسکے انسداد میں بہت کچھ سعی کی۔ جو کچھ عرصہ مؤثر رہی۔ مگر چند روز کے بعد یہ روک ٹوک اٹھ گئی +

سب سے پہلے جیمز اوّل تنباکو کا جانی دشمن تھا۔ (۲) ہندوستان میں جہانگیر نے قانوناً اس کا امتناع کیا۔ (۳) شاہ ایران عباس صفوی جو جہانگیر کا ہمعصر تھا اس کا مخالف تھا۔ (۴) سکھوں کے مقتدا حضرت بابا نانک صاحب نے اس کے برخلاف وعظ کئے۔ (۵) روس میں پیٹر دی گریٹ (پیٹر اعظم) تنباکو پینے والوں کو پہلے سزائے تازیانہ۔ بعدہ ناک کی صفائی۔ اور تیسری مرتبہ اس کا ارتکاب کرنے پر سزائے قتل کا مستوجب قرار دیتا تھا۔ (۶) روما۔ (دارالخلافہ اٹلی) میں پوپ کے حکم سے تنباکو پینے والے گرجے میں داخل نہ ہوسکتے تھے۔ بلکہ اسے پاس بٹھانا بھی گناہ عظیم سمجھتے تھے۔ ایسی بہت سی تمثیلیں پیش کی جاسکتی ہیں جن سے عیاں ہوتا ہے کہ اگرچہ بہت سی کوششیں اس رسم قبیح کے انسداد کے واسطے عمل میں لائی گئیں۔ مگر لوگوں میں یہ عادت بد بھیڑ چال کے طور پر ترقی کرتی گئی۔ عوام الناس کا قاعدہ ہے کہ جو کچھ کسی کو کرتے دیکھتے ہیں فوراً اس کی نقل کرنے لگجاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ یاروں کا مشغلہ ہو۔ یہی جوئے کی کیفیت ہے۔ کیونکہ قمار بازی بھی صرف دیکھا دیکھی اختیار کرلیجاتی ہے اور اگر گورنمنٹ قانوناً قمار بازی کو جرم نہ قرار دیتی تو یہ وباء حقے سے بھی زیادہ اطراف عالم میں پھیل جاتی اگرچہ جوئے کے نتائج خوفناک ہیں مگر لوگ صرف ایکدوسرے کی تقلید سے اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔ مہذب قومیں زیادہ جوا کھیلتی ہیں۔ اسی طرح لوگ سمجھتے جانتے اور دیکھتے ہیں کہ تنباکو عوارض کا گھر ہے۔ مگر پھر بھی پئے جاتے ہیں اسکے نقصانات کو برائے افادہ ناظرین ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اوّل قوت شامہ کو جبراً ایک بدبودار غلیظ۔ زہریلی ہوا کے سونگھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ جو آہستہ آہستہ اس قوت کو ضعیف اور کمزور کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ اس کا دھوآں دماغ کے نازک پردوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ جس سے حواس میں فرق آجاتا ہے۔ اور عقل کند ہو جاتی ہے۔ دماغ کی رگیں مُردہ اور ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ آخرکار نسیان کا مرض ان لوگوں کے دماغ پر مسلط ہوکر بعض اوقات سخت سے سخت نقصان کا موجب بنتا ہے۔ دماغ اور قوت شامہ کے بعد حلق۔ زبان اور دانتوں پر جو مضر اثر پڑتا ہے وہ ظاہر ہے۔ اور مشاہدہ میں بھی زیادہ آتا ہے۔ زبان کا ذائقہ رخصت ہو جاتا ہے۔ اسی لئے تنباکو پینے والے ہمیشہ ذائقہ کے خراب ہونے کی شکایت کیا کرتے ہیں۔ دانتوں پر میل جم جاتی ہے اور ان کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ مسوڑھوں کی جڑیں کمزور اور ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ سینہ اور معدہ جو انسانی کل کے دو نہایت کارآمد و نازک پرزے ہیں۔ جنپر انسانی صحت وتندرستی کا دارومدار ہے۔ تنباکو سے دوسرے اعضا کی نسبت زیادہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے حلقہ بگوش اکثر ضیق النفس اور قبض جیسی ام الامراض کے پنجہ میں گرفتار ہوتے ہیں۔ بلکہ اس کا ہاتھ تو اس قدر دراز وخوفناک ہے کہ وہ انسان کو **غلامی کی کڑی زنجیر** سے جکڑ لیتا ہے یوں تو انسان بظاہر زنجیر کی کھڑکھڑاہٹ ہی سنکر سر پر پاؤں رکھکر بھاگ جاتا ہے۔ مگر شاید وہ نہیں سمجھتا کہ بیچارے تنباکو نوش اس زنجیر کے دائمی قیدی اور اس کے حلقہ بگوش غلام ہیں۔ جو نہ تو اس کے بغیر دفتر جاسکتے ہیں اور نہ ہی کچھ لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ سوتے ہوں یا جاگتے۔ بستر پر ہوں یا گاڑی میں ہر وقت اس کے بن داموں غلام ہیں۔ کھانا کھانے بیٹھیں یا رفع حاجت کو جائیں۔ اس عادت کی زنجیر کو کسی صورت سے بھی اُتار پھینکنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ اُمراء کے گھروں میں تو تیس تیس روپیہ سے لیکر سینکڑوں روپیہ ماہوار تک تنباکو پر صرف کردیئے جاتے ہیں۔ اگر وہ لوگ اپنے تنباکو کا خرچ ہی قومی درسگاہوں اور رفاہ عام کے کاموں پر صرف کیا کریں۔ تو کامیابی اور اصلی راحت کا منظر جلدی ہی اہل ہند کی آنکھوں کے سامنے چمکتا ہوا نظر آنے لگے اور وہ متمدن ومہذب قوموں کے پہلو میں کھڑے ہونے کی عزت حاصل کریں۔ حقہ پینے کی وجہ سے نصف سے زیادہ آتشزدگی کی وارداتیں ہوتی ہیں یہ بالکل سچ ہے کہ تنباکو کی چھوٹی مگر دراصل خوفناک چنگاری سے بارہا بہت سی قیمتی جانیں اور سر بفلک عمارات جلکر تودہ خاک ہوگئیں۔

مضر رسم ورواج کو دور کرنے والے لیڈروں اور قومی لیکچراروں کو اس طرف فوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے کم ازکم ملک کی آئندہ نسلوں اور ان نوجوانوں کو تو خصوصاً اس سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی جائے جن سے ہندوستان کی اُمیدیں وابستہ ہیں۔ قوم کے چھوٹے چھوٹے بچے ابھی سے اس کی دستبرد اور خوفناک جھپٹ میں آکر تباہی کے گڑھے میں مُنہ کے بل گرنے کو ہیں ان کو بچانے کے لئے سرگرمی سے سعی لازم ہے۔ چنانچہ صاحب ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم ممالک متحدہ آگرہ واودھ نے حال ہی میں مدارس میں لڑکوں کی سگرٹ نوشی کے خلاف سرکلر نافذ کیا ہے اور پنجاب کے مدارس کے متعلق بھی غالباً ایسا ہی حکم پہلے سے صادر ہوچکا ہے۔

آخر میں تنباکو کھانے۔ پینے اور سونگھنے والے اصحاب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حتے المقدور ان عادتوں کو ترک کرنے کی کوشش کریں اور خاص طور پر اپنے بچوں کی نگرانی فرماویں اور ہمیشہ ان کو تنبیہ کرتے رہیں کہ وہ اس خوفناک اور مضر صحت عادت میں مبتلا نہ ہونے پاویں۔ (وقت)

رسید زر

۹ نومبر ۱۹۱۱ء

میاں عبدالرشید صاحب [illegible]

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب

غلام محی الدین صاحب للعہ

خانصاحب غلام حیدر خان ۲۳ للعہ

خادم علی صاحب ۲۱۵ للعہ

شیخ عبدالرحیم ومحمد اسمٰعیل ۲ للعہ

حاجی امیرالدین صاحب ۶ للعہ

شیخ رحمت اللہ صاحب ۹۰ للعہ

مولوی محمد طفیل احمد صاحب ۱۹ للعہ

مرزا سلطان احمد صاحب ۲۷ للعہ

اڈیٹوریل

اٹلی کی منافقت

ٹریپولی کے جنگ میں یسُوعی اٹلی نے عجیب منافقت سے کام لیا ہے۔ ایک طرف تو پاپائے اعظم کی تسبیح جھنڈے والے جہاز میں لٹکائی ہے۔ اور طرابلس پر قبضہ کر کے پوپ کو خط لکھا ہے کہ صلیب کا جھنڈا طرابلس میں گاڑ دیا گیا۔ دوسری طرف عربی زبان میں جھوٹے رسالے چھپوا کر ساتھ لے گئے اور انہیں طرابلس میں شائع کیا ہے کہ ہم اہل اسلام کے مذہب کے ساتھ کوئی سروکار نہ رکھیں گے۔ عام مذہبی آزادی ہوگی اور شریعت پر فیصلہ کرنے والی عدالتیں قائم کیجائینگی۔ ہرچند ہم اس امر کے قائل نہیں۔ کہ طرابلس کا جنگ کوئی مذہبی جنگ۔ یا جہاد کہلا سکتا ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اٹلی والوں نے جو کارروائی کی ہے۔ اس سے انہوں نے اس کو ایک مذہبی رنگ دینے کی کوشش کی ہے تاکہ عیسائی دُنیا ان کے ساتھ ہمدردی کرے۔ اور وہ پوپ جس کے پُرانے اختیارات چھین کر شاہ اٹلی تخت نشین ہے۔ وہ بھی اٹلی والوں کا اس معاملہ میں یار غمگسار اور دُعاگو بنا ہے +

عُلماء دربار شاہی کو جائیں

لاہور کے نواب قزلباش صاحب بالقابہ نے ایک تجویز پیش کی ہے کہ علماء اسلام بھی دربار میں شاہی باریابی کے حصول کے واسطے ایک درخواست دیں۔ قیصر کی زیارت کا فخر علماء کو ہو۔ تو ممکن ہے کہ اس سے نیک نتائج پیدا ہوں۔ بعض اخبار نویسوں نے اس کی مخالفت کی ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ یہ علماء کی شان کے خلاف ہے مگر ہمارے خیال میں اس زمانہ کے علماء کی شان کے کچھ بھی خلاف نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسی درخواست کریں۔ باقی رہی یہ بات کہ اس سے علماء کی کچھ اصلاح ہو جائے گی۔ سو اصلاح کے اگر یہ معنے ہیں کہ وہ دُنیا کے بڑے لوگوں میں شمار ہونے لگیں تب تو مقصد حاصل ہے اور اگر اصلاح کے یہ معنے ہیں کہ علماء حقیقی معنوں میں علماء بنجائیں تو یہ اصلاح علماء کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ ایسی اصلاح گوشہ گزینی سے حاصل ہوگی۔ نہ کہ دربار نشینی سے۔ لیکن ایسے علماء اب کہاں ہیں جو یہ کہہ سکیں ؎

سخن تزدم مراں از شہر یارے
کہ ہستم بردرے امیدوارے

کچھ حرج نہیں

ہمارے دوست محمد خان حجام شاکی ہیں کہ بعض اخباروں والے بدر کے مضامین کو اپنے اخبارات میں نقل کرتے ہیں۔ مگر ان میں سے ایسے الفاظ نکالدیتے ہیں جنمیں حضرت مسیح موعودؑ یا حضرت خلیفۃ المسیح کا نام ہو۔ یا سلسلہ احمدیہ کی طرف کوئی اشارہ ہو۔ اسپر ہمارے دوست نے ایک آرٹیکل لکھ کر بھیجا ہے کہ ہم بدر میں شائع کر دیں۔ اور ایسے بعض اخبارات کے نام بھی لکھے ہیں۔ ہمارے دوست کا فرمانا سچ ہے۔ مگر دُنیا دار جسے اپنی اخبار کی اشاعت مقصد اوّل ہے۔ وہ ایسا نہ کرے تو اور کیا کرے۔ سنت اللہ کے مطابق پبلک ہنوز سلسلہ حقہ سے متنفر ہے۔ اور مسیح موعود کے نام سے وہ بھاگتی ہے۔ حضرت نوحؑ نے حضور باریتعالے میں شکوہ کیا تھا۔ کہ لم یزدھم دعائی الا فرارًا۔ وہاں تو بلانے سے بھاگتے تھے۔ مگر اب کے لوگ ایسے ہیں کہ وہ خدا کے برگزیدہ کے نام سے بھی بھاگتے ہیں۔ حضرت صاحب کے اشعار سناؤ۔ لطیف عبارتیں ان کے سامنے پڑھو تو حالت وجد میں آجاتے ہیں۔ مگر جب حضرت کا نام لو تو ان کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اخباروں والے جانتے ہیں کہ یہ مضمون لطیف ہے اور پُرتاثیر ہے۔ اسواسطے اُسے نقل کر دیتے ہیں۔ مگر سلسلہ کے ذکر کے الفاظ سے ڈرتے ہیں۔ ہم بھی خاموش ہیں۔ کیونکہ ہمارا مطلب ہے کہ نیک باتیں لوگوں تک پہنچ جائیں۔ پوری نہیں تو ادھوری ہی سہی۔ اس میں بھی ہمارے ثواب کا حصہ ہے۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔ میں تو ان اخبار نویسوں کا بھی مشکور ہوں۔ جو باوجود اس تغییر و تبدل کے کم از کم اخیر میں لفظ "بدر" تو لکھ ہی دیتے ہیں۔ توفیق ان کی یاور ہو اور ان کی اخلاقی جرأت اور ترقی کرے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اس میں ہمارے لئے کوئی رنج اور شکایت نہیں ہے وہ لوگ احمدی نہیں ہیں۔ اور پھر احمدیوں میں سے بھی ہمارے مکرم دوست **ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب** کی طرح ایک پُرجوش اور غیور احمدی۔ جنہوں نے ایکدفعہ ایک شہر کے معززین کے سامنے جو ایک لطیف تقریر کی۔ تو ان صاحبان نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ایسی تقریریں پھر بھی ہمیں سُنایا کریں لیکن مرزا صاحب کا درمیان میں ذکر نہ ہو۔ ڈاکٹر صاحب نے کس مومنانہ اخلاقی جرأت کے ساتھ جواب دیا کہ

یہ بے ایمانوں کا کام ہے کہ جس سے انسان فائدہ اُٹھائے اسکا ذکر نہ کرے

یہ بالکل حق ہے۔ آجکل کے اخبار نویس اگر دوسرے اخبار سے ایک سطر بھی نقل کریں اور اخبار کا حوالہ نہ دیں۔ تو وہ شاکی ہوتا ہے +

لیکن ہماری رائے میں تو ڈاکٹر صاحب اُن خواہشمندوں کیخاطر حضرت کے ذکر کے بغیر بھی چند تقریریں کر دیتے تو کوئی حرج کی بات نہ تھی۔ ڈاکٹر مرزا صاحب کی شکل ان کے سامنے کھڑی ہوتی۔ تو حضرت مرزا صاحب کی شکل خود بخود ان کے سامنے آجاتی۔ نئی روشنی کے لوگوں کو ہر نولی کے تیل سے نفرت ہے تو ہمارے لائق ڈاکٹر اُن کے لئے کسٹرائیل کا نسخہ لکھدیتے۔ مگر ڈاکٹر صاحب کی غیور طبیعت کو یہ کب برداشت تھی۔ ممکن ہے کہ ایک احمدی حالات وقتی کے لحاظ سے ایک ایسی تقریر کرے جس میں مرزا صاحب کا ذکر نہ آوے لیکن ایسا اقرار نامہ لکھدینا عاشقان یار سے ناممکن۔ ؎

من نہ آنم کہ ترک او گویم
جان من ہست یار مہ رویم

غرض سب لوگ یکساں نہیں۔ اور غیر احمدی احباب کو اس معاملہ میں اُن کے حال پر چھوڑنا چاہیئے۔ اس بارے میں کوئی جھگڑا کرنے کی ضرورت نہیں وہ چاہیں اخیر میں بدر کا لفظ بھی نہ لکھیں۔ ہم شہرت کے خواہاں نہیں۔ اور ہمارا اجر خدا کے پاس ہے +

عسل مصفّا ہو رہا ہے

مذکورہ بالا دوست عسل مصفّا کی تعریف میں ایک مراسلت بھیجتے ہیں لیکن اُس کے چھاپنے سے کیا حاصل جبکہ عسل مصفّا کسی خریدار کو ہزار تلاش کے بعد بھی نہیں ملتا۔ وہ مکھی جس نے عسل طیار کیا تھا۔ اس فکر میں ہے۔ کہ اُس عسل کو جبتک زیادہ مصفّا نہ کرلے۔ اب پبلک کے سامنے پیش نہ کرے نہ کسی اور کو کرنے دے۔ اور خود وہ اپنے روزانہ و شبینہ عسل خوری کے فکر میں ایسی مستغرق ہے۔ کہ اس عسل کی صفائی کا وقت ہی نہیں آتا۔ خدا اُسے توفیق بخشے کہ وہ جلد اس دینی خدمت کو پورا کرسکے +

سفر ریل میں عورتوں کو مشکلات

جب زمانہ ترقی کرتا ہے۔ شرارتوں کو روکنے کے نئے قانون بنائے جاتے ہیں تو شریر اپنی شرارت کے واسطے ایک نئی راہ نکال لیتا ہے ابتداء سے آدم اور شیطان کی جنگ چلی آتی ہے۔ ہمارے عیسائی مہربان تو کہتے ہیں کہ یسوع نے شیطان کا سر کچل دیا ہے۔ مگر تعجب وہ سر جتنا موٹا اور موذی یسوعی دنیا میں ہے اتنا اور کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ پرانے زمانے میں سفر کرنا کیسا مشکل تھا۔ قدم قدم ڈاکوؤں کا خوف ہوتا تھا۔ خدا خدا کرکے ریل بنی ان صعوبتوں سے آدمی بچا تو اب ریل میں ڈاکے پڑنے شروع ہوئے ہیں اور بیچاری عورتوں پر حملے ہوتے ہیں۔ جن کی گاڑی مردوں سے علیحدہ تو اس واسطے رکھی گئی ہے۔ کہ وہ آرام میں رہیں اور یہی آرام کی صورت دکھ کی مورت بن گئی۔ ڈاکو زن جب ریل اسٹیشن پر سے نکلتی ہے۔ رات کی سیاہی کے پردہ میں دروازہ گاڑی کے ساتھ پائدان پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب ریل تیز ہوئی جھٹ اندر گھس گئے۔ اب غریب بے کس بے بس عورتوں کا مجمع ہے اور تلوار ہاتھ میں لئے ڈاکو کھڑا ہے کیسا خوفناک نظارہ ہے۔ جان کا خوف دلا کر سب کا زیور اتروا لیا۔ اور چلتی ریل سے اتر کر بھاگ گئے اور جنگل میں پنہاں ہو گئے۔ ریل کی ہر گاڑی میں ایلارم کا زنجیر ہوتا ہے مگر وہی عورتوں کی جہالت کسی کو کیا خبر کہ اس سے کوئی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اگر خبر بھی ہو تو ڈاکو کے خوف سے ہاتھ اوپر اٹھنا مشکل۔ سب سہمی ہوئی بیٹھی رہتی ہیں آئے دن اس قسم کی وارداتوں کی خبریں سنی جاتی ہیں۔ اب تازہ واقعہ علاقہ سندھ میں ہوا ہے جہاں کئی عورتیں اسی طرح قزاقوں نے لوٹ لی ہیں۔ محکمہ ریل کو چاہیئے کہ اس کے واسطے مناسب انتظام سوچے۔

لارڈ کرزن و ایران

۱۵۔ نومبر ۱۹۱۱ء کو پرشین سوسائٹی کا جلسہ ضیافت لنڈن میں منعقد ہوا لارڈ ولینگٹن نے صدارت فرمائی۔ وزیر ایران۔ لارڈ کرزن مسٹر امیر علی اور اینگلو پرشین معززین کی ایک کثیر جماعت نے اس میں شمولیت فرمائی

لارڈ ولینگٹن نے شاہ ایران کا جام صحت تجویز کیا۔ وزیر ایران نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ سوسائٹی کا مقصد انگلستان اور ایران کے درمیان ہمدردانہ تعلقات کو وسعت دینا ہے۔ مسٹر امیر علی نے مہمانوں کا جام صحت تجویز کیا کہ تمام مسلمانان عموماً اور مسلمانان ہند خصوصیت سے ایران کے معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اور اسلئے برطانیہ اعظم سے اُمید ہے۔ کہ وہ ایران میں نئی جان ڈالنے کی کوششوں کو دوبالا کر دیں گے۔ لارڈ کرزن نے جواب دیتے ہوئے ایران کی سابقہ عظمت کا بیان کیا اور کہا کہ ایران میں اب بھی ایسے عنصر موجود ہیں۔ جو اس کی سابقہ شان و شوکت کو واپس لا سکتے ہیں اس نے اس قومی سپرٹ کی طاقت کا ذکر کیا جو خود مختاری کے احساس کی صورت میں نمودار ہو رہی ہے چونکہ اہل ایران نے نئے عہد کو خوشی سے قبول کر لیا ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے انکی حوصلہ افزائی کریں۔ گورنمنٹ ایران کی موجودہ مشکلات کا بخوبی ہمیں احساس ہے۔ روسیوں کے متعلق انہوں نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ روسی مدبران نے غالباً جائز احساس سے بڑھ کر کام لیا ہے لیکن دبل کی ڈپلومیسی کسی طرح بھی دانشمندانہ نہیں ہے۔ یہ ایران کا کام ہے کہ وہ اپنے بچاؤ کے طریقے تجویز کرے ایران کی پہلی شرط اعتماد اور سکون ہے ایران کی مالی حالت کی تجدید کی کوششوں کو میں اسلئے نہایت شوق سے دیکھتا رہا۔ اگر لوگوں کو یہ خیال ہے کہ انگلستان ایران کے برخلاف ہے۔ ہر انگلشمین یہ چاہتا تھا کہ نظام مملکت باقاعدہ طریقہ سے ہو اور وہاں کی اپنی گورنمنٹ خوب طاقتور ہو۔ دنیا کے مسلمان ملک قوانین اقوام پر پورا حق رکھتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ عہد و پیمان قائم رکھا جانا نہایت ضروری ہے۔ جب انہیں اپنی نجات کے متعلق خیال ہوا ہے تو ہمارا فرض ہو کہ ہم اس کی مدد کریں۔ مسلمانوں کی وفاداری اور قناعت ہماری حکومت ہند کے زبردست ستون ہیں سو ہر ایک مسلمان کو چاہیئے کہ وہ یقین رکھے کہ انگلینڈ میں ان کے سچے دوست موجود ہیں جو ان کے لئے ایثار اور کوشش کرنے کو ہر وقت تیار ہیں جن کے ساتھ انہیں ہمدردی ہونی چاہیئے۔

کیا حیدر آباد کے وزیر اعظم مسلمان ہیں

آجکل اخبارات میں یہ خبر گشت ہو رہی ہے۔ کہ مہاراجہ سر کشن پرشاد وزیر اعظم حیدر آباد دکن نے حضور نظام کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی اور یہ کہ آپ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں النعتیہ اشعار فرمائے ہیں اور اپنی نواسی کی شادی حیدر آباد دکن کے ایک نواب سے کر دی ہے۔ اس خبر پر اکثر مختلف خیالات قائم ہو رہے ہیں اور زیادہ تر تعجب ہندو اخبارات کو ہو رہا ہے کہ یہ کیا معمہ ہے مگر جہاں تک ہمارا خیال ہے اگر یہ خبر صحیح ہے۔ تو اسمیں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ مہاراجہ بہادر کو جو قدیمی گہرا تعلق ریاست حیدر آباد سے ہے۔ وہ کوئی پوشیدہ راز نہیں ہے اس خبر سے پہلے جبکہ غوثیہ بیگم صاحبہ سے انہوں نے نکاح کیا تھا اسیوقت یہ سمجھ لینا چاہیئے تھا۔ کہ کسی مسلمان عورت کا تعلق ایک ہندو سے کیونکر ہو سکتا ہے۔

اگر ہماری یاد غلطی نہیں کرتی تو اسوقت اکثر ہندو اخبارات کے چہرہ پر مسکراہٹ پائی جاتی تھی اور اکثر یہ بھی کہتے سنا تھا کہ "شاہنشاہ اکبر کا جواب ہے"

خیر۔ ایسے خوش فہم حضرات کو اسی وقت یہ غور کر لینا لازم تھا تو آج ان کو یہ دقت اور پریشانی نہ ہوتی۔ رہا یہ کہ بقول "آبزرور" مہاراجہ بہادر اس کا اعلان کیوں نہیں کرتے۔ "آیا وہ مسلمان ہیں" اس کے لئے لوگوں کو یہ سمجھنا کافی ہوگی کہ جو تمدنی پالیسی سارے ہندوستان میں چل رہی ہے اور مذہبی قیود کی زنجیریں ٹوٹتی جاتی ہیں اس سے حیدر آباد کی سرزمین بھی خالی نہیں ہے سینکڑوں کیا ہزاروں مثالیں ہم کو حیدر آباد سے باہر انگریزی راج میں دکھائی دیتی ہیں۔

سر کین السلطنت مہاراجہ کا مذہب جو کچھ ہو وہ خود کو موحد کہتے ہیں۔ باقی امور جاننے والے جانتے ہیں۔ (دوربین)

رسید زر

مورخہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۱۱ء

بابو محمد نصر اللہ خان صاحب ۱۶۸۶ للعہ چودہری دولت خان صاحب ۱۶۶۴ للعہ
بابو محمد ایوب صاحب ۲۳۲۶ للعہ

مورخہ ۱۵۔ نومبر ۱۹۱۱ء

مفتی فضل احمد صاحب ہیڈ ماسٹر عہ منشی کرم الٰہی صاحب ۲۸۳۰ عہ
ملک عطاء محمد صاحب ۲۸۳۱ عہ بابو غلام حسین صاحب ۲۴۴۵ عہ
حافظ عبد المجید صاحب ۲۴۵۸ عہ چودہری حاکم علی صاحب ۹۸ صہ
عبد الکریم صاحب ۱۱۳۴ سے ملک مولا بخش صاحب ۲۷۷ للعہ
میاں خدا بخش صاحب ۵۹ عہ میاں غلام حسین صاحب ۹۴۹ للعہ
امیر احمد صاحب تاجر کتب راولپنڈی عہ

مورخہ ۱۶۔ نومبر ۱۹۱۱ء

صاحب خان بزریا صاحب ۲۸۳۳ عہ شیخ محمد حسین صاحب ۱۹ للعہ
خواجہ کمال الدین صاحب ۱۰۹ للعہ بابو حیدر علی صاحب ۹۴۲ للعہ
منشی عبد العظیم صاحب ۶۰۴ عہ

مورخہ ۱۷۔ نومبر ۱۹۱۱ء

سید حیات علی شاہ صاحب ۱۹۲ للعہ منشی محمد الٰہی صاحب ۱۴۱۳ للعہ
منشی قدرت اللہ صاحب ۷۱۸ للعہ منشی ولی محمد صاحب ۷۶۹ عہ
مولوی غلام مرتضے صاحب ۱۳۵۰ للعہ میاں غلام امام صاحب ۱۵۴۳ للعہ
چودہری عنایت صاحب ۱۷۱ للعہ ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲ للعہ
اتیج۔ ای۔ منصور صاحب ۲۸۳۴ للعہ

جنگ طرابلس کے متعلق

عربی - ترکی اور فارسی اخبارات کا ترجمہ

(منقول از روزانہ پیسہ اخبار)

یورپین اخبارات کو پڑھنے والے جانتے ہین کہ اس جنگ نے یورپ بہر کی تجارت پر جو تزلزل ڈالنا شروع کیا ہے اس سے یورپ کی اقتصادی دنیا ہو کہلا گئی ہے - ٹرکی نے آبنائے باب المنوب تک ساحل کی روشنیان بجہادی ہین - اسی طرح اٹلی نے تمام اپنی ساحلی روشنیان بجہادین جس سے تمام آنے جانے والی تجارتی کشتیان گہٹا ٹوپ اندھیرون مین ٹھوکرین کھاتی پھرتی ہین چنانچہ ہر گوشہ سے اس کی شکایتین آرہی ہین یہ بھی واضح رہے کہ ٹرکی نے تمام حیوانات اور غلہ جات کی برآمد قانوناً ممنوع قرار دی ہے اور اس پر خصوصاً ان ایام مین بڑی شدت سے عمل کیا جا رہا ہے جس کا اثر یہ ہوا ہے کہ ادہر روس چلا رہا ہے اور ادہر کوئی اور سلطنت سر پیٹ رہی ہے - علاوہ ازین کمپنیون کے حصص کی قیمت گرتی جا رہی ہے - اور یورپ کے مالی حلقون مین ماتم برپا ہے -

ہم تسلیم کرتے ہین کہ ان مصائب مین سے ٹرکی کو بھی حصہ ملیگا - مگر اس کو کم - اور باقی دول یورپ کو بہت زیادہ ہم دیکھتے ہین کہ یورپین سرمایہ دار جنھون نے بلاد مشرق مین مین کروڑون اربون پونڈ کی بازیان لگا رکھی ہین - ان کے دل اضطراب و تردد سے بلیون اچھل رہے ہین - اور وہ اس جنگ کے محرکون کو کوس رہے ہین - بحری خطرات کے لحاظ سے جہازات کی بیمہ کمپنیون نے بیمہ کی رقم بہت بڑہا دی ہے اسی طرح جہازات کے کرایون مین سنگین اضافہ ہو گیا ہے تاجرون نے اموال کی قیمت دگنی تگنی کر دی ہے اور جنگ کے ایام تک یہی حالت رہے گی جن سلطنون نے بیچ بچاؤ کرنے سے انکار کیا ہے انشاء اللہ زیادہ نقصان انہین کو اٹھانا ہوگا اور یقین ہے کہ اب وہ اپنے انکار پر دست تاسف ملتی ہونگی اور خدانخواستہ بلقان مین فساد ہو گیا - تو تمام دول کو حدر عاقبت معلوم ہو جاویگی -

یورپین اخبارات کا اعتراف - ترکان شہامت نشان نے بنی غازی کے معرکہ مین جو دل کھولکر داد مردانگی دی ہے اس پر یورپین اخبارات ہی احسنت و مرحبا کے نعرے لگا رہے ہین خبار طان لکھتا ہے کہ بنی غازی کے معرکہ مین اٹلی والون نے ترکون سے وہ مار کھائی جو آغاز معرکہ سے لیکر شدید ترین تہی - اور ہمارا خیال ہے کہ روما کی سلطنت اس سے بدحواس ہو گئی ہوگی اٹلی والون کے نقصانات کی صحیح تعداد نہین بتائی گئی - مگر یہ بات یقینی ہے کہ یہ نقصانات معمول سے کہین زیادہ ہین - کیونکہ ترکون اور عربون نے بڑی تیزی اور شجاعت سے مقابلہ کیا تھا -

خود اٹلی کا اخبار کوریرا دی طالیہ لکہتا ہے - کہ اس مین کچھ شک نہین کہ بنی غازی کے معرکہ مین ہمارا وہ نقصان ہوا ہے کہ رونا آتا ہے مگر قوم کو پریشان نہ ہونا چاہیئے کیونکہ فتوحات جان کی قربانی دینے کے بعد حاصل ہوا کرتی ہین -

اخبار جورنل دی طالیہ لکھتا ہے - اطالین فوج بڑی مشکل مین آپھنسی ہے ایک طرف سمندر ہے - دوسری طرف دشمن کی آگ برس رہی ہے - اطالین قوم کو معلوم ہونا چاہیئے - کہ اطالین خون آجکل بڑی فیاضی سے طرابلس کی اراضی کو سیراب کر رہا ہے -

اطالین نسل کا فساد خون - آجکل نہ صرف گورنمنٹ اٹلی ہی فتوحات کے سودائے خام مین مبتلا ہو گئی ہے - بلکہ اٹلی کے ہر فرد کے سر پر خواہ دنیا کے کسی حصے مین ہو حماقت و جہالت کا بھوت سوار ہو رہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ اطالین نسل ہی کا خون فاسد ہو گیا ہے -

مصر کا واقعہ ہے کہ ایک اطالین نے محکمہ ریلوے سے پتھر توڑنے کا آلہ کرایہ پر لیا کام ہو چکنے کے بعد محکمہ نے آلہ مذکور کا مطالبہ کیا تو اس نے دینے سے انکار کر دیا - عدالت مین چارہ جوئی کی گئی - فیصلہ ہوا کہ آلہ مذکور محکمہ ریلوے کو دلایا جاوے جب پولیس کے سپاہی آلہ مذکور اس سے لینے کے لئے گئے تو اس نے اس کے حوالہ کرنے سے صاف انکار کر دیا اور اطالین جھنڈی لاکر اس آلہ پر گاڑ دی جس سے مطلب یہ تھا کہ اسکو چھیڑنا گورنمنٹ اٹلی کی ہتک سمجھا جائیگا - سپاہیون نے کچھ پروا نہ کی - جھنڈی اکھاڑ پھینکی اور آلہ اٹھا کر لے گئے اطالین حکمدار نے اس شخص کی حماقت پر غضبناک ہو کر تنبیہ کی کہ خبردار پھر ایسا کرو گے تو سزا پاؤ گے -

المؤید کا خاص تار - مقام بک اوغلی ۲۱ - اکتوبر - صبح کے ۸ بجے مصر پہونچا - المؤید - مصر - کل کی خبرون کی تائید آج اس خبر کی ہوتی ہے کہ شہر طرابلس ایک بہت ہی خوفناک خونخوار جنگ کے بعد جو ہر طرح اس بغاوت کا خاتمہ کر دینے والی تہی پھر واپس کر لیا گیا اس ہیبت ناک معرکہ مین چار پانچ ہزار سو اطالین مقتول و مجروح ہوئے اب شہر کے سارے راستے مقتولون اور انسانی اعضاء سے بھرے پڑے ہین جب اٹالی کو اپنے بیڑے تک بھی پہونچنا نہ ہو سکا - تو مجبوراً امن کا جھنڈا اڑا کر اس کے خواہان ہوئے - اور بلا کسی شرط کے اپنے آپ کو ہمارے حوالہ کر دیا قیدیون کا عدد ۹۰۰۰ ہے - غنیمت مین ... اکہری توپین اور ۱۰۰ سٹرا پنیوز توپین اور ۱۵۰۰ بارود کے صندوق اور ۴۰۰۰ بندوقین ترکی اور عرب بہادرون کے ہاتھ آئین - ہنوز یہ تحقیق نہین کہ اطالین سپہ سالار میدان جنگ مارا گیا یا قیدیون مین موجود ہے اب یقین ہو گیا کہ دشمنون کی بخوبی بربادی ہو گئی -

بیان کیا گیا ہے کہ اہل اطالیہ نے فوج معینہ سیدی مصری کی کمک کے لئے توپخانہ اور پیدل فوج کے لوگ بھیجے ہین - اور کچھ روشنیون کے گولے بھی وہان پہونچائے جن کے ذریعے غنیم کی فوج کا پتہ معلوم ہو لیکن غنیم نے کل سہ پہر کو پھر حملہ کیا -

ترپولی مین موسلا دہار مینہ برس رہا ہے -

نامہ نگار مقطم آستانہ سے اپنے اخبار کو لکھتا ہے کہ امیر محمد پاشا حسنی جزائری خلف امیر عبد القادر مرحوم الجزائری نے باوجودکہ بن سلطان المعظم سے درخواست کی ہے کہ مجھے طرابلس الغرب جانے اور اطالوی فوجون سے معرکہ آرا ہونے کی اجازت دی جاوے میرا باپ فرانس جیسی سلطنت کے ساتھ بیس برس برابر لڑا ہے مین انشاء اللہ تعالٰے اٹلی سے تیس سال برابر لڑائی جاری رکھ سکونگا اور ایک آدمی باب عالی سے کمک کے لئے نہین مانگونگا خود میرے اور میرے باپ کے طرفدار قبائل جن کی ابھی افریقہ میں کچھ کمی نہین ہے اسی سی سالہ جنگ کو قائم رکھنے کے لئے کافی ہونگی -

البلاغ مطبوعہ ۳ ذیقعدہ مین لکھا ہے کہ اٹالین سپہ سالار نے دو جنگی کشتیان درنہ کی طرف روانہ کین اور دونون کشتیون کا دو اور اٹالین کشتیون کے ساتھ تصادم ہو گیا - جو اس سے پہلے اٹالین بیڑہ مین سے اس مقام پر بھیجی گئی تھین اور چارون کشتیان غرق ہو گئین -

اخبار المؤید کا وکیل اسکندریہ تار دیتا ہے کہ یہان ایک شخص آج کے روز مصری سرحد سے آیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ اطالیون کی پہلی آمد کے وقت طرابلس کے ایک عرب شیخ البری یاسین نامی نے جو یہان کے قبیلہ الحرابی کا سردار ہے - مقام تبرک مین اطالیون کی بڑی آؤ بھگت کی اور کہا کہ ہم آپ لوگون کی آمد سے بڑے خوش ہوئے ہین اس چاپلوسی پر اطالوی دہوکہ کھا گئے - اور جنگی جہازون سے اتر کر ساحل پر قدم رکھے یہان کے عربون نے سرسبز و شاداب اراضی دکھانے کے لئے انہین صحرا تک لا پہنچایا یہان پہلے ہی سے شیخ صاحب کا قبیلہ اور ایک دوسرا قبیلہ جس کا نام الشوابر ہے - مقامات دفنہ اور عین غزالہ مین تاک لگائے ہوا تہا جب اطالین دونون مقامات کے بیچون بیچ آگئے تو عرب اپنے اپنے کمین گاہون سے نکل پڑے اور ان کا کام تمام کرنے لگے جس سے بہت کم اطالین بھاگ کر بیڑے مین اپنی جان بچا کر لائے شاید یہ عرب وہی ہون جنکو دیکھ کر اطالوی خوش ہو کر لکھ مارتے تھے کہ انہون

... نے گردن کے بل ... [illegible] (الحکم)

طاعون

طاعون ہندوستان میں اس قدر زور پکڑے ہوئے ہے جو ٹلتا ہی نہیں ہے۔ ڈاکٹری تحقیقات اور یونانی تحقیقات سے مرض ثابت ہے۔ لیکن شرعی تحقیقات سے عذاب الٰہی ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ عذاب الٰہی ہے لیکن صورت مرض میں ہے۔ اس لئے ڈاکٹری اور یونانی تحقیقات کو غلط نہیں کہا جا سکتا ہے۔ مگر علاج اس کا تو علاج بغیر حکم الٰہی اثر پذیر نہیں ہوتا ہے جب کہ حدیث سے عذاب الٰہی ثابت ہے تو عذاب الٰہی کا دفع کرنا دوا سے کیونکر مستحسن کہا جا سکتا ہے۔ استغفار اور ذکر الٰہی سے عذاب کا دور کرنا خوب اور بہت خوب ہے۔ اور حقیقت میں اگر علاج اثر پذیر ہے تو یہی علاج ہے۔ طاعون کا وجود حرام کاری۔ زنا کاری وغیرہ ہے تو بجز توبہ اور ذکر الٰہی کے کونسا علاج ہو سکتا ہے۔ دوسرے لوگ کسی طرح علاج کریں۔ اہل اسلام حضرات کو یہ شیوہ رکھنا خلاف دین و ایمان ہے۔ جڑی بوٹی سے بھی علاج کرنے کو منع نہیں کیا جاتا ہے۔ لیکن جڑی بوٹی کو جبکہ نفع دہندہ مثل ذات الٰہی کے سمجھا جاتا ہے تو اس قسم کا علاج کفر اور شرک ہوتا ہے۔ جو چیز عالم میں ہے وہ محکوم احکم الحاکمین کی ہے۔ جڑی بوٹی بغیر حکم ربی کیونکر اپنا اثر خاص دکھا سکتی ہے۔ اور جبکہ طاعون کو عذاب الٰہی سمجھ لیا جائے تو پھر مثل دیگر امراض جڑی بوٹی سے علاج کرنا درست ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر بعد توبہ اور ذکر الٰہی کے دل نہ مانے تو حکم خدا اور رسول کے ساتھ جڑی بوٹی کو کام میں لایا جائے تو مضائقہ نہیں ہے۔ اور اس صورت میں بھی اللہ سے دعا کرنا چاہیئے کہ وہ جڑی بوٹی میں اثر بخشے جس سے دکھ درد دور ہو۔ اگر جڑی بوٹی ہی سے آرام ہو گیا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ موت ٹل گئی۔ موت تو بجز ایک وقت مقررہ کے ہرگز نہیں آ سکتی۔ جب آئے گی ہرگز نہ ٹل سکے گی۔ جب یہ ایمان ہو گیا ہے کہ جڑی بوٹی موت کو ٹال دینے والی ہے۔ تو ایمان اور دین کہاں رہا ہر چند گناہوں کی کثرت ہو۔ خدا بخشنے والا ہے توبہ کرنا چاہیئے وہ رحیم و کریم ہے اور ایسا رحیم و کریم ہے جسکی مثال کسی سے نہیں دی جا سکتی ہے اور قہر سے اُس کی رحمت کئی حصے زیادہ ہے۔ سراسر اُس کا رحم ہے یہ جو کہا جاتا ہے کہ طاعون کی موت شہادت ہے تو شہادت مسلمان کے لئے ہے جو تابع حکم خدا اور رسول کا ہی غیر مسلمان کے لئے شہادت نہیں ہے اس لئے کہ نافرمانی خدا اور رسول کی اس درجہ سے محروم کرتی ہے جن کفار شیاطین کی پابندی کر کے گناہ کئے جاتے ہیں۔ انہیں کے ہاتھ سے اللہ عذاب پہنچاتا ہے جسکی صورت طاعون کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ جو مسلمان طاعون کی جگہ سے بھاگ کر نہیں جاتا ہے وہ خدا اور رسول کے حکم پر قائم رہتا ہے اور شیاطین وغیرہ سے لڑا کرتا ہے۔ توبہ اور ذکر الٰہی اس کو شیاطین وغیرہ کے شر سے بچائے رکھنا اور اُس کو جان دینا پڑتی ہے تو شہادت کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور زندگی رہتی ہے تو ایک غازی کی زندگی ہوتی ہے۔ جو ثواب لئے ہوئے ہے۔ مسلمانوں کو دیکھا جاتا ہے کہ اظہار طاعون کے وقت بجز دوا دارو کے توبہ اور ذکر الٰہی کی طرف مطلق خیال نہیں کرتے ہیں اور جو اچھے ہوتے ہیں وہ طاعون کی جگہ سے فرار ہو کر دوسری جگہ قیام کرتے ہیں اور موت تو وہ چیز ہے جس سے اُن کو کہیں بھی نجات نہیں مل سکتی ہے لیکن اُن کے خیال میں بصورت زندہ رہنے کے فرار ہو جانا موت سے نجات حاصل کرنا ہے۔ حالانکہ یہ خیال فاسد ہے۔ جس سے ایمان ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ بعض شرک و بدعت کی حالت میں بھی اس طاعون سے محفوظ رہتے ہیں۔ تو یہ خداوند کریم کی قدرت ہے کہ وہ جس پر چاہے عذاب پہنچائے۔ جس پر نہ چاہے نہ پہنچائے اس میں بشر کی عقل کا دخل نہیں ہے اپنی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہے کوئی کام اُس کا حکمت سے خالی نہیں ہے۔ ہندوستان میں جو اسلامی ریاستیں ہیں اُن کو احکام خدا اور رسولؐ کا پابند ہونا ضروری ہے۔ اور اس حالت میں کہ سلطنت انگریزی ان کو منع نہیں کرتی ہے تو پھر کونسی ایسی وجہ ہے جس سے اُن کی مجبوری تصور کر لیجائے۔ سلطنت انگریزی نے جن احکام شرعی کو جیسے چوری کی سزا میں ہاتھ کاٹ دینا زنا کاری وغیرہ کی سزا میں جان سے مار ڈالنا درست نہیں رکھا ہے ان کی تعمیل مجبوری لئے ہوئے ہے اس کے علاوہ جن احکام شرعی کو روکا نہیں ہے اُنکی بجا آوری کیوں نہیں ہوتی ہے ٹیکا لگایا جانا اکثر علماء دین خلاف شرع خیال کرتے ہیں اور اسلامی ریاستیں حفاظت طاعون کے لئے ٹیکا لگایا جانا مناسب سمجھ کر احکام جاری کر دیتی ہیں اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرے مذہب پر چلنا اسلامی ریاستوں کے حق میں اچھا نہیں ہے اسلام کو ضعیف کرنا کیا ہے بلکہ اپنے حق میں کانٹے بونا ہے اسلام تو قیامت تک رہیگا لیکن ایسی اسلامی ریاستیں اپنی سزا کو بھگتینگی۔ اسلامی ریاستوں میں طاعون کا ظاہر ہونا کھلم کھلا اسبات کا ثبوت ہے کہ اُن میں زنا کاری وغیرہ انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ اور آئین و احکام اسلام کی بجا آوری میں خلل واقع ہو رہا ہے۔ اسلامی ریاستوں کو خواب غفلت سے چونکنا چاہیئے اور اُن کو حکم خدا اور رسول صلعم کے موافق اپنا فرض منصبی ادا کرنا چاہیئے ٭

(آگرہ اخبار)

دربار دہلی میں آریہ سماج

اخبار عام راوی ہے کہ "آریہ سماج نے زمین خریدی تھی کہ وہاں اپنا خاص مکان تعمیر کیا جاوے اور ممبران آریہ سماج وغیرہ کو وہاں رہنے اور ٹھیرنے کا آرام ملے ٭ زمین خریدنے پر بھی دربار کمیٹی نے آریہ سماج کیمپ بنانے کی اجازت نہیں دی۔ وجوہات یہ بتلائی گئی ہیں کہ وہاں حفاظت صحت اور دیگر صفائی وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ایک جلسہ اس معاملہ پر مزید غور کرنے کے لئے ۲۵- ماہ حال کو بموقعہ جلسہ آریہ سماج لاہور میں کرینگے اور وچار کرینگے اب کیا انتظام کرنا چاہیئے ٭

اس میں شبہ نہیں کہ وقت تنگ اور بالکل ناکافی ہے لیکن بقول ہمت مرداں مدد خدا۔ اب بھی سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اعلیٰ حکام کو اگر اس بات کا خاطر خواہ یقین دلایا جاوے کہ دربار کیمپ میں لیکچر بازی یا کوئی اور جلسہ وغیرہ نہ ہوگا۔ تو عجب نہیں۔ اب بھی آریہ سماج کو اپنے مشن میں کامیابی ہو۔ بہر حال جو کچھ ہوگا ۲۵- نومبر کے جلسے میں معلوم ہو جاوے گا۔ دہلی کی رونق اور بہار آجکل دن بدن بڑھ رہی ہے" ٭

آریہ سماج کے نام نے جو شہرت حاصل کی ہے اُسکے لحاظ سے مشکل ہے کہ گورنمنٹ ایسا کیمپ بنانے کی اجازت دے ٭

سیرت مسیح موعودؑ

شیخ تیمور ایم اے صاحب کے فاضلانہ لیکچر سے اقتباس

آپ کا تبتل الی اللہ ہم قادیان سے سیالکوٹ کی طرف آرہے تھے تو ایک شخص ہمین گاڑی مین ملا۔ پہلے تو ہم نے اس کی خاموشی اور اجنبیت کے سبب سے اسکے ساتھ گفتگو نہ کی مگر بعد مین وہ ہم مین سے ایک کا واقف نکل آیا اس نے بیان کیا کہ مین ان قدیم ایام مین مرزا صاحب کو ملا ہون اور آپ کے پاس متعدد بار پانچ پانچ چھہ چھہ دن ٹھہرا ہون اس وقت مین نے دیکھا کہ آپ کی خوراک چند لقمے روٹی کے ہوتی تہی اور آپ سارا دن تصنیف مین لگے رہتے تہے۔ روٹی لانے والی عورت آتی تہی آپ دروازہ کہولدیتے اور وہ روٹی رکھ کر چلی جاتی اور جب دیکھتی کہ کھایا کچھ بہی نہین تو ان کے عجیب طرز پر ان کو کوستی ہوئی باہر نکل جاتی مگر آپ کو یہ بہی معلوم نہ ہوتا کہ یہ کون بول رہا ہے پہر اس شخص نے بیان کیا کہ مرزا صاحب کی وہ حالت تہی کہ اگر خدا ان سے بہی نہ بولتا تو ہم سمجھتے خدا ہے ہی نہین اس محنت سے بلانے والے کے لئے اگر اس نے توجہ نہین کی تو کس کے لئے کرنا۔ اور عام لوگون کا قاعدہ تو یہ ہے کہ عمر بہر مین ایک دفعہ بہی خدا کو توجہ سے نہین بلاتے پہر خدا ان سے کیون بولنے لگا۔

اِس زمانے کی حالت پر محمد حسین بٹالوی کی شہادت بہی موجود ہے۔ جو اس نے براہین احمدیہ پر نظر کرتے ہوئے اشاعۃ السنہ مین لکہی۔

نور الدین سا انسان اب مولوی لوگون نے ان اہم مسائل پر غور کرنا چہوڑ دیا ہے حالانکہ سارا قرآن شریف انہین باتون کے ثبوت کے لئے آیا ہے اور جب تک کوئی شخص علے بصیرۃ اِن باتون کا دعوے کرنے والا نہ ہو لوگ کب جان سکتے ہین اور پہر جب تک وہ عظیم الشان شوکت کی پیشگوئیون سے اپنے دعوے کو قوی نہ کرے یہ سب باتین خیالی نظر آتی ہین مرزا صاحب نے خود مشاہدہ کرکے ہمین گواہی دی کہ خدا ہے ہم نے اس کی زندگی پر نظر کرکے جب دیکھا۔ تو وہ راست باز تہا۔ اِس لئے ہم نے اس کی گواہی کو قبول کرلیا۔ ورنہ ہم کب ماننے والے تہے۔ لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتے تاتیھم البینۃ رسول من اللہ یتلوا صحفاً مطھرۃ۔ واقعی ان عقدون کے حل کرنے کے لئے ایک رسول کی ضرورت تہی۔ پہر اُس نے ہمارے لئے راہ کہولدی کہ اگر چاہین تو ہم بہی خدا کا روئی ثبوت حاصل کرسکتے ہین اور بہت سے ایسے وجود پیدا کردئے جو دنیا کے لئے خدا پر ایسے ہی شاہد ہون جیسا وہ خود تہا۔ ان مین ایک میرا استاد بہی ہے (حضرت مولوی نور الدین صاحب) جس کی زندگی کے حالات کا مین خود ایک سال سے تجربہ کر رہا ہون مینے اُسے سچائی کا سچا اور بے نظیر خادم پایا ہے دنیا کا سچا خیر خواہ اور ہمدرد محمد رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سچا عاشق قرآن کا دلدادہ خدا کا فریفتہ مین نے اُسے دیکہا ہے۔ کوئی اسلامی شعار نہین کوئی اسلامی اعتقاد نہین جس کا عملی نمونہ اسمین نہیں دیکہا اور مین نے دن رات جاگ کر اس کی زندگی کے ہر ایک فعل پر نظر کی ہے۔ رات کو دن کو صبح کو شام کو مین نے اسے خدا کا ذاکر معلوم کیا ہے۔ سکھ مین دکھ مین بیماری اور صحت مین مینے اُسے کبہی گہبراتے یا مایوس ہوتے نہین دیکہا مین نے اُسے ایسی حالتون مین بہی دیکہا ہے جب انسان کے لئے دنیا سرد ہوجاتی ہے اور اگلا جہان نظر آنے لگتا ہے مگر اسکی یہی وصیت تہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر مضبوط رہو اگر دس دفعہ پوچہا ہے۔ تو دس دفعہ یہی کہا ہے نہ اُسے اپنی اولاد کا فکر ہوا اور کنبہ کی پرورش کا غم۔ بینظیر آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر۔ بس وہی ایک شخص تجربہ مین آیا ہے۔ اور پہر ایسا بہادر کہ خدا کے لئے اپنی صحت کی بہی کبہی پروا نہین کرتا۔ پہر اس کے گہر کے اس کی بیوی بچون کے دلی خیالات معلوم کئے ہین تو سب کے دل مین اسکی بڑی قعت نظر آتی اور سب اُس کی نیکی اور محبت اسلام کے مقر ہین۔ یہ بہی میرے لئے مرزا صاحب کی سچائی ایک بڑی دلیل ہے۔ اور مین اپنے لئے خود ہی دلیل ہون کیون کہ مین جانتا ہون کہ مین نے بڑی تفتیش اور غور اور سچائی کے ساتھ حضرۃ مرزا صاحب کو مانا ہے۔

بچون پر شفقت آپ کی وسیع انسانی ہمدردی جماعتون کے ساتھ ہی معلق نہین رہتی تہی۔ بلکہ ہر فرد انسان کی ذات کے لئے بہی آپ کے دل مین جوش تہا مدرسہ کے غریب سے غریب طالب علم کی بیماری پر بہی آپ کا وہ جوش ہمدردی مشاہدہ کیا ہے جو کم لوگون کو اپنی اولاد کے لئے بہی نصیب ہوتا ہوگا۔ آپ بار بار اضطراب سے پہرتے اور دعا مانگتے تہے اور بار بار حالات پوچھتے تہے۔ اور اس کی صحت پر آپ کو ایسی خوشی ہوتی تہی جیسے کسی اپنے بچہ کی صحت پر۔ ہمارے دوست اِس بات کے مجرب کار ہین۔

❋ ❋ ❋ ❋ ❋

دوستون سے سلوک دوستون کے ساتھ آپ کا جو تعلق تہا وہ بہت ہمدردانہ تہا۔ مولوی عبد الکریم صاحب کی بیماری مین ہم نے دیکہا ہے کہ آپنے جان مال وقت کسی چیز کی پرواہ نہین کی اور اس قدر اضطراب سے دعائین مانگین کہ شائد کسی نے کم مانگی ہونگی آپ فرمایا کرتے تہے کہ اگر ہمارا دوست شراب پی کر کہین نالی مین گرا ہوا بہی مل جائے۔ تو ہم اس کو اٹہا لین اور گہر لاکر اس کو رکہین۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کا جب کبہی ذکر آجاتا تو باوجود اس قدر مخالفت کے آپ کو قدیم تعلق کی وجہ سے رقت آجاتی تہی ایک بار مولوی نور الدین صاحب قادیان مین جب نئے نئے آئے تہے تو آپ کو کچھ روپے کی ضرورۃ پیش آئی آپ نے حضرت مرزا صاحب سے تین سو روپیہ منگوایا اور پہر چند روز بعد جب آپکے پاس روپیہ آگیا تو واپس کردیا۔ مرزا صاحب کو جب پتہ لگا تو آپ نے وہ روپیہ واپس کردیا۔ لکہا کہ مین ساہوکار نہین ہون جو ادہار روپے قرض دون مین تو یہ سمجہا تہا کہ میرا مال آپ کا مال ہے اور آپ کا مال میرا ہے آپ اپنے خاص دوستون کو ہمیشہ اپنے گہر کے اندر رکہتے تہے اور اپنے لنگر سے کہانا کہانے کی تاکید کرتے تہے۔ مگر آپکی ہمدردی ایک حد سے تجاوز نہ کرتی تہی اور وہ قضاء الٰہی ہے

خادمون سے سلوک نوکرون کا تعلق ایک ایسا تعلق ہے۔ جس مین بڑون بڑون کی آزمائش ہو جاتی ہے آپ کے قدیم ملازم حامد علی جس کو اب ہماری ساری جماعت کے با اخلاق لوگ خوش نہین رکھ سکتے اس کا بیان ہے کہ مجہو کبہی مرزا صاحب نے کسی کام کے نہ کرنے پر نہین جہڑکا اور حالانکہ مین کام مین بہت سست ہی تہا اور اکثر دیر بہی کردیتا تہا پہر باوجود اس کے جب کبہی باہر جاتے تہے۔ تو مجہو ہی ساتھ لے جاتے حالانکہ بیوی صاحب شکایت بہی کرتین کہ یہ سست ہے مگر آپ فرماتے ہم تو حامد علی کو ہی لے جائین گے آپ چاہین تو کسی اور نوکر کو ساتھ لے لین بعینہ انس بن مالک کا واقعہ ہے اور یہ شخص جس قدر مرزا صاحب کا قدیم واقف اور ہر وقت پاس رہنے والا اور ان کی ہر بات سے آگاہ ہے۔ شائد اَور کوئی نہ ہوگا۔ مگر بڑا مداح اور آپ کی سچائی کا مقر اور آپ کو بے نظیر یقین کرتا ہے اور آپکے الہامات پر پورا ایمان اور مشاہدہ رکہتا ہے۔ اور اب اسکو دنیا مین کوئی اور انسان پسند ہی نہین آتا۔

دشمنون سے سلوک آپکی جو لوگ مخالفت کرتے تہے ان سے بہی آپ ایسا سلوک کرتے تہے کہ گویا وہ آپکے دوست ہوتے مین قادیان مین [illegible] کی برائی کی تا [illegible] سوچتے رہتے تہے اور ذرا [illegible]

میں آپ کو بدنام کرنا چاہتے تھے چنانچہ ان کا ایک اخبار شبھ چنتک ہی نکلتا تھا جس نے ٹھیکہ اٹھا رکھا تھا کہ ہر قسم کی تہمت اور افترا کو آپ کی ذات پر لگا کر شائع کرے اور یہ لوگ مالی اور جانی نقصان کے بھی درپے رہتے تھے مگر وہ ان کی مہربان طبیعت کو بھی خوب سمجھتے تھے اس لئے جب کبھی کسی کو مصیبت آتی تھی تو آپ کے پاس آتے اور آپ روپے سے علاج سے دوائی کی سفارش سے ہر طرح سے مدد دیتے اور ان کے دل آپ کی ہمدردی اور نیکی کے قائل ہیں ہماری جماعت کے ڈاکٹر لوگ جانتے ہیں کہ کس قدر قادیان کے آریوں کا انہوں نے حضرت صاحب کے فرمانے پر مفت علاج کیا ہے۔ ایک بار ایک آریہ نے جس کا نام بڈھا مل ہے انکم ٹیکس کے لئے مخبری کی۔ جب تحصیلدار تحقیقات کے لئے آیا اور بڈھا مل ہی ساتھ تھا اور مرزا صاحب کو بلایا گیا تو آپ نے اس تحصیلدار کے سامنے بڈھا مل کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بڈھا مل تم بچپن سے ہمیں جانتے ہو ہم نے کبھی بچپن سے لے کر اب تک تمہارے ساتھ کوئی بُرائی کی ہے اس نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا مگر تم ایسے ہو کہ تم کوئی موقعہ میری بُرائی کرنے کا خالی نہیں جانے دیتے۔ شرمندہ ہو کر اس نے سر نیچے کر لیا

مرزا نظام الدین امام الدین جو ہر طرح سے آپکو ایذا دیتے تھے ایک دفعہ انہوں نے آپکے مکان کے دروازہ کے آگے دیوار دے دی اور راستہ بند کر دیا۔ مقدمہ ہوا تو مرزا صاحب کے حق میں فیصلہ ہوا اور خرچہ کی ڈگری نظام الدین کے خلاف ہوئی نظام الدین آیا اور اس نے منت کی کہ ہم ادا نہیں کر سکتے آپنے معاف کر دیا۔

ایک بار ملا محمد بخش جعفر زٹلی جو ایسا گندہ مخالف تہا مجھے ملا اور میں نے پوچھا۔ سناؤ جی آجکل کیا کام کرتے ہو کہنے لگا ہم تو غلطی پر رہے ہم خواہ مخواہ مرزا صاحب کو تنگ کرتے رہے اب ہمیں سمجھ آئی ہے کہ مرزا صاحب بڑے حوصلے کے آدمی تہے اور ہم اُس کو سخت سے سخت لکھ دیتے تھے مگر انہوں نے کبھی نالش کرنے کا نام ہی نہیں لیا تھا مگر اب ذرا سی بات کسی آریہ کے خلاف لکھیں تو نالش کرنے کی دھمکی دیتے ہیں ان دنوں اس کو ہندو اخبار کے متعلق ڈپٹی کمشنر کی طرف سے تنبیہ ہوئی تھی۔

دشمنوں کے ساتھ ایسا نیک سلوک کرنے کے ساتھ آپ غیرت بہی بڑی رکہتے تہے ایک دفعہ آپ لاہور میں کسی مسجد میں بیٹھے تہے کہ لیکھرام آیا اور اس نے سلام کیا آپنے منہ پھیر لیا اُس نے سمجھا کہ دیکھا نہیں دوسری طرف سے ہو کر پہلے سے کہا کہ مرزا صاحب سلام۔ کسی شخص نے کہا کہ حضور لیکھرام سلام کہتا ہے پھر بہی آپنے اس کی طرف منہ نہ کیا اور فرمایا بڑا بیحیا ہے ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کہتا ہے

آپ اپنے دشمنوں پر کبھی فحش حملہ نہیں کرتے تہے خواہ وہ کریں۔ چنانچہ ایک مقدمہ میں ایک مولوی صاحب سے مرزا صاحب کے وکیل نے اس کی ماں کی نسبت پوچھنا چاہا کہ وہ کون تھی تو آپنے روک دیا کہ ایسا سوال کرنے کی ہم اجازت نہیں دیتے دشمنی میں بہی آپ حیا اور شرم کو مدنظر رکھتے تھے۔

آپ کی استقامت آپ کبھی وفات مسیح کے مسئلہ کے بیان کرنے سے نہیں تھکے ہر مجلس میں ہر کتاب میں اس کا ذکر ضرور کر دیتے تھے اور آخر دنیا کو منوا کر چھوڑا یہ سچائی کا بڑا ثبوت ہے۔ وہی الہام جس کے متعلق پرانی تحریروں میں آتھم ہوتری کے ساتھ بحث کی ہے اُسی الہام کو مرتے دم تک قائم رکھا اور دلائل کو بہی نہیں بدلا اور آتھم ہی کا یہ حال ہے کہ اس وقت بڑھوؤں کی طرف سے مرزا صاحب کے ساتھ ضد اور تحسین کرتا رہا تھا اور پیچھے خدا کا ہی منکر ہو گیا اگر سچائی نہ ہو تو ایک بات کو انسان اتنی بار دھرانے سے تنگ آجاتا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر آپ کی ثابت قدمی کا یہ ثبوت ہے کہ جس لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بچپن میں خود مانا تھا صرف اسی کو ساری عمر دنیا میں اعلان کرتے چلے گئے ورنہ لوگ کئی کئی خیالات بدلتے ہیں اور ایک وقت بھی آپ پر ایسا تو نہیں آیا جب آپ اس کلمہ کے پہنچانے میں متزلزل ہوئے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ایک بات کو بار بار کتاب میں دُہراتے تھے یہ سچ ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ جو بات بیان کرتے تھے وہ سچائی اور یقین سے بیان کرتے تھے اور اس کو دوبارہ کہنے سے نہیں گھبراتے تھے اور لوگوں کی مخالفت سے اُس عقیدہ سے متزلزل نہیں ہوتے تھے۔

آپ کی شجاعت جو لوگ آپ کی زندگی پر غور کریں گے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب بڑے شجاع تھے زمانے بھر کی مخالفت کی پرواہ نہیں کی جب کبھی آپ پر کوئی مصیبت آتی تھی تو آپکے چہرہ پر ایک خاص رونق پیدا ہو جاتی تھی اور بڑی خوشی سے باتیں کرنے لگ جاتے تھے اور چہرہ پر بشاشت نظر آتا تھا اور سب تفکرات دُور ہو جاتے تھے۔ گویا وہ بہادر سپاہی کی طرح کمر کس کر مصائب الٰہیہ کے لئے تیار ہو جاتے تھے گورداسپور کے مقدمہ کو دیکھنے والے لوگ بتاتے ہیں کہ ہمارے وکلاء گھبرا جاتے تھے اور مرزا صاحب ان کو تسلی دیتے تھے۔

آپ کا عفو آپ کا عفو اس قدر شہرہ تھا کہ جب کبھی کسی سے کوئی خطا ہو جاتی تھی تو پیشتر اس کے کہ اس کے بالا افسروں تک خبر پہنچے وہ حضرت مرزا صاحب تک پہنچنے کی کوشش کرتے تھے تا کہ آپ کے فرمانے سے سزا سے بچ جائیں بلکہ خطائیں معاف کروانے کا یہ ذریعہ سمجھا ہوا تھا۔

آپ کی سخاوت سائل کو آپ حتے المقدور رد نہیں کرتے تہے اور سخاوت کا یہ حال تھا کہ کبھی نہ نہیں کرتے تہے مگر یہ سخاوت بڑی جانچ پرتال اور موقعہ اور محل پر ہوتی تہی اور اکثر تالیف قلوب کے لئے کی جاتی تہی۔ مانگنے والے عرب اور دیسی اکثر آجاتے تو آپ ہمیشہ ان کو کچھ نہ کچھ دے دیا کرتے تہے ایک دفعہ ہی کا واقع ہے کہ آپ اپنے دوستوں کے ساتھ باہر کھنڈرات کی طرف چلے تو کسی نے بیان کیا کہ حضور اس طرف راستے میں اتنے گداگر رہتے ہیں کہ گذر نا مشکل ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا آج ہم چلتے ہیں ہم سب کو دیں گے جب گزرے تو کسی ایک نے ہی آپ سے کچھ نہ مانگا۔

اپنی اولاد کی تربیت اپنی اولاد کے ساتھ آپنے وہ سلوک کیا جو کسی کو ہم نے کرتے نہیں دیکھا۔ آپ کبھی کسی خوشی پر جھڑکتے نہیں تھے اور کس قدر ضروری دماغی کام میں مصروف ہوں بچوں کی حاجتوں کو پورا کر دیتے تہے۔ اور اُف تک نہیں کہتے تھے۔ آپ چھوٹے بچوں کو مارنا بالکل پسند نہیں کرتے تھے اور بعض دفعہ وہ آپ کی دماغی عرق ریزی کے نتائج کو تلف بھی کر دیتے تھے مگر آپکے ماتھے پر بل بھی نہیں آتا تھا دروازہ بند کر کے اندر لکھ رہے ہوں تو جتنی بار بچہ دروازہ کھٹکھٹائے اُتنی بار کھولتے اور پھر جب وہ رخصت ہو جاتا تو بند کر لیتے۔ اور پھر آتا تو پھر کھول دیتے اور ایک دفعہ بھی اسکو کہتے کہ تو بار بار کیوں تکلیف دیتا ہے۔ ایک دفعہ کسی بچہ نے آپ کی جیب میں پتھر ڈالدیئے اور جب آپ سوئے تو معلوم ہوا کہ کچھ چبھتا ہے۔ ساری رات تکلیف اُٹھاتے رہے دن کو معلوم ہوا کہ کسی بچے نے جیب میں پتھر ڈالے ہیں آپنے فرمایا کہ نکالو نہیں یہ اس بچے نے رکھوائے ہیں کہ میں پھر لونگا غرضیکہ آپ عجیب عمل اور شفقت پدرانہ کا نمونہ تھے اور آپ کی اولاد گواہی دے سکتی ہے کہ اب وہ اپنے باپ کو کس محبت سے یاد کرتے ہیں۔ مگر خدا

خدا کیلئے کیسے غیور تھے کا معاملہ جب آجاتا تھا تو پھر بچوں کی کوئی حقیقت آپکے سامنے نہ رہتی تہی چنانچہ سب سے بڑے لڑکے کو بالکل الگ کر دیا اور باوجود اس کی درخواست کے ملنے تک کی اجازت نہیں دی۔ ایک دفعہ مرحوم میاں مبارک احمد نے جب آپ بہت چھوٹے تھے۔ قرآن شریف کو نیچے پھینکدیا یا شاید اس پر پاؤں رکھدیا تو آپکا چہرہ سرخ ہو گیا اور ایسے زور سے اسکو ایک طمانچہ مارا کہ انگلیوں کو نشان اُس کے چہرہ پر پڑ گئے اور فرمایا کہ اسکو میری آنکھوں کے آگے سے ہٹا۔ یہ اب ہی قرآن شریف کی بے ادبی کرنے لگا ہے تو پھر کیا ہوگا فقط

منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ کے مختصر حالات زندگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین بستی ضلع جالندہر کا رہنے والا ہون۔ بزرگون کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ مین ۱۸۷۶ء مین پیدا ہوا تہا اور قریباً ڈہائی سال کا تہا کہ میرے والد بزرگوار فوت ہو گئے۔ چھ سات سال کی عمر مین والدہ ماجدہ نے ایک مُلّان کے پاس قرآن شریف پڑھنے کے لئے بٹھایا مگر اکثر کھیل وکود مین مصروف رہتا تہا اور والدہ پیار کے باعث کچھ دباؤ نہین ڈالتی تھین ایک دن اسی طرح لڑکون کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ مولوی عمر الدین صاحب ساکن صریح جو وہان کے مدرس تہے اور میرے قریبی رشتہ دار ہین والدہ کی اجازت سے مجھے ساتھ لے گئے اور مدرسہ مین داخل کر لیا چنانچہ مین نے اپر پرائمری وہان پاس کی۔ ۱۸۸۶ء مین گورنمنٹ ہائی سکول جالندہر مین داخل ہوا اور ۱۸۹۰ء مین وہان انگریزی مڈل پاس کیا طبیعت خدا کے فضل سے ذہین تہی چنانچہ مڈل اور انٹرنس مین وظیفہ حاصل کیا۔ مگر عمر ۱۶ سال سے متجاوز ہو جانے کے باعث انٹرنس مین وظیفہ نہ ملا اسوقت تک تو عادات کچھ اچھی رہین مگر اس کے بعد طبیعت مین آوارگی پیدا ہو گئی۔ پونے دو سال کے عرصہ مین جو انٹرنس مین رہا تعلیم کی طرف مطلقاً توجہ نہ کی اکثر انگریزی ناولین پڑھتا رہا اور آوارگی مین وقت ضائع کرتا رہا دل مین جانتا تہا کہ ہرگز امتحان مین کامیاب نہین ہونگا اسلئے پہلے ہی سکول چھوڑ دیا اور عزیزی فرزند علی کی وساطت سے جو اسوقت دفتر قلعہ میگزین فیروزپور مین ہیڈ کلرک ہین شملہ مین آیا اور دفتر آب دہوا مین مبلغ پچیس روپے ماہوار مشاہرہ پر ملازم ہو گیا اس کے بعد سنٹری کمشنر صاحب بہادر گورنمنٹ آف انڈیا کے دفتر مین تبدیلی ہو گئی چنانچہ اب تک اسی دفتر مین ہون اور خدا کے فضل اور حکام کی مہربانی سے مبلغ ما ضہ؎ روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہون اور علاوہ ازین موسم سرما کے پانچ ماہ مین مبلغ صہ؎ ماہوار بھتہ پاتا ہون۔

شملہ مین اکیلا تہا اور کوئی رشتہ دار نگران حال نہین تہا جس کا خوف ہوتا اس لئے طبیعت آوارہ ہی رہی۔ زمانہ آوارگی کے حالات قابل شرم ہین اور ان کا بیان کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا مگر طبیعت مین رشد کا مادہ تھا اس لئے دوستون سے اکثر شرم و حیا تہی بعض اوقات دین کی طرف بھی توجہ ہو جاتی تہی اور نماز پڑھ لیتا تھا مگر اس کے معانی اور مطلب۔۔۔ رہتا تہا ایک دفعہ سرسید مرحوم کے چند مضامین مطالعہ کئے اور ان کے پارہ اول کی۔۔۔ ہی پڑہی اس سے کچھ رغبت پیدا ہوئی مگر حقیقی طور پر دل مین کچھ اثر نہ ہوا اور نہ احکام اللہ اور رسُول کی عظمت جاگزین ہوئی۔ اسی کشمکش مین میری دوسری شادی ہوئی (پہلی بیوی فوت ہو چکی تہی) جہان تک یاد پڑتا ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی آواز ۱۸۹۹ء مین میرے کان مین پڑی اس کے اگلے سال مجھے ان کے بعض مریدین کے قریب رہنے کا اتفاق ہوا چنانچہ اکثر ان سے بحث مباحثہ رہتا مگر زیادہ تر گفتگو حیات و وفات مسیح کے متعلق ہوتی تہی۔ میرے طرف دار غیر احمدی احباب میری بڑی تعریف کیا کرتے تہے کہ نہایت مستحکم دلائل پیش کرتا ہے اور اس مین شک نہین کہ بعض اوقات احمدی دوست گھبرا جاتے تہے مگر مجھے دل مین تسلی نہین تہی اس لئے ایک دوست مسمی شیخ امیر الدین صاحب اسسٹنٹ دفتر اگزیمنر ملٹری ورکس کے ساتھ مل کر قرآن شریف بامعنے پڑھنا شروع کیا جہان تک غور کیا۔ مسیح علیہ السلام کی وفات کی طرف اشارہ ملتا تہا انہین ایام مین پیر مہر علیشاہ صاحب یا اُن کے کسی مُرید کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا۔ جس مین حوالجات کتب دے کر لکھا تہا کہ مرزا صاحب فلان فلان (غالباً چوبیس) اعتقادات ایسے رکھتے ہین جو تعلیم اسلام کے خلاف ہین اور صریح کفر ہین انہین سے بعض تو غالباً صحیح تھے مگر اصلی کتابین دیکھین تو اکثر ان مین کو غلط نکلے یعنے چند درمیانی الفاظ نقل کر کے مُصنّف کے مدعا کو غلط بیانی کرنے کی کوشش کی گئی تہی اس سے خیال ہوا کہ مخالفین محض تعصب کی وجہ سے ارادتاً حق کو چھپانے کی کوشش کرتے ہین۔ علاوہ ازین مین نے محسوس کیا کہ اس جماعت مین ہمیشہ دین و مذہب کا ذکر ہوتا رہتا ہے اور اس مین اُنس ہے اور کوئی مجلس ایسی نہین جسمین ذکر آلٰہی ہوتا ہو اور باہمی الفت ہو مین نے خیال کیا کہ یہ سلسلہ ضرور حق پر ہے اور اشاعت اسلام کی مد مین ایک روپیہ ماہوار چندہ دینے لگ گیا انہین ایام مین ۱۹۰۱ء کی مُردم شماری آگئی۔ چونکہ مین حضرت امام علیہ السلام کا اشتہار دیکھ چکا تہا کہ جو شخص مجھ سے حسن ظن رکھتا ہو گو وہ باقاعدہ طور پر میری جماعت مین اور بیعت مین داخل نہ ہو وہ اپنے آپ کو احمدی لکھا سکتا ہے۔ مین نے مردم شماری کے کاغذات مین اپنے آپکو احمدی لکھوا دیا۔

انہی دنون مین ایک دفعہ مین نے خواب مین دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام احمدیوں کے ڈیرے مین میرے ساتھ والے مکان مین تشریف رکھتے ہین مجھے فرمانے لگے کہ برکت علی تم ہمارے پاس کیون نہین آتے مین نے عرض کی کہ جناب اب حاضر ہون گا۔ چنانچہ تھوڑے دنون مین نے بیعت کا خط لکھدیا۔ اسوقت تک مین نے حضرت صاحب کی شکل مبارک نہین دیکھی تہی۔ اور نہ ہی ان کی تصویر کوئی میری نظر سے گزری تھی۔ خواب مین مجھے ایسے شخص کی شکل دکہائی گئی جو میرا قریبی رشتہ دار تہا یعنے مولوی عمر الدین صاحب کے والد بزرگوار۔ مگر مفہوم دل مین یہ ڈالا گیا کہ یہ مرزا صاحب ہین کچھ عرصہ کے بعد جب حضور کی زیارت کا موقعہ ملا۔ تو مین نے دیکھا کہ آپ کی شکل مبارک مولوی عمر الدین صاحب کے والد بزرگوار حکیم غلام محی الدین صاحب سے بہت مشابہ تہی چنانچہ ایک دفعہ مولوی عمر الدین صاحب نے بھی مجھ سے پُوچھا کہ حضرت صاحب کی شکل میان جی سے بہت ملتی تہی اور اسطرح گویا میری تصدیق ہو گئی۔

عموماً وہ خوابات جو کسی بیماری کی وجہ سے یا پریشان خیالات کا نتیجہ ہوتے ہین دو مبہم سے ہوتے ہین اور یاد نہین رہتے بہرحال میرا یہی تجربہ ہے حضرت صاحب کی بیعت مین داخل ہونے کے بعد ایک سلسلہ خوابات کا شروع ہوا۔ جو دل پر نقش ہو جاتے اور بیداری کی حالت کی طرح یاد رہے منجملہ ان کے ایک خواب جو مجھے اب تک یاد ہے یہ ہے کہ ایک مرتبہ مین نے حضرت صاحب کو ایک جگہ دیکھا جو غالباً قادیان ہی تھی مگر وہان ایک عظیم الشان قلعہ تہا۔ جو حضرت صاحب کا رہائشی مکان تہا۔ آپ شاہانہ ایک نفیس گھوڑے پر سوار تھے اور قلعہ مذکور کی پشت کی طرف ہو کر کہین جا رہے تہے ایک جانب مہمانون کے لئے بہت سے مکانات تھے۔ اور لوگ ان مین دینی مشاغل مین مصروف تھے۔ میرے ساتھ میرے ہمنام ایک غیر احمدی دوست تھے۔ ہم دونون حضرت صاحب کے نزدیک ہوئے تو مین نے انکو کہا کہ اب عمدہ موقع ہے بیعت کر لو۔ انہون نے ان الفاظ مین جواب دیا۔ ہرگز نہین یہ الفاظ مجھے اب تک بخوبی یاد ہین اس خواب کی تعبیر خواہ کچھ بھی ہو مگر یہ عجیب بات ہے کہ باوجود یکہ وہ دوست اکثر احمدی احباب سے ملاقات رکھتے ہین۔ مگر ابھی تک انہین کچھ اثر نہین ہوا اور سلسلہ احمدیہ مین داخل نہین ہوئے۔

یہ بات دلچسپی سے خالی نہین ہو گی کہ میرے تھوڑے عرصہ بعد شیخ امیر الدین صاحب نے بھی بیعت کر لی۔ مین نے مولوی عمر الدین صاحب کو اخبار الحکم بھیجنا شروع کر دیا۔ اور عزیزی فرزند علی کو لکھا کہ ریویو آف ریلیجنز منگوایا کرو۔ علاوہ

اس کے بعض موقعوں پر زبانی بحث مباحثہ بھی رہا۔ بلکہ ایک دفعہ شام کے کھانے کے بعد سلسلہ کلام شروع ہوا اور اسی میں صبح ہوگئی۔ مولوی صاحب نے تو جلدی حق کو پالیا۔ عزیزی فرزند علی نے بڑی طول طویل تحقیقات کی۔ مگر الحمدللہ کہ آخر اس کو بھی جب خواجہ کمال الدین صاحب نے فیروزپور میں لیکچر دیا۔ یقین ہوگیا کہ حضرت صاحب کا دعوےٰ حق پر مبنی تھا چنانچہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوگئے مگر اس کو حقیقت حضرت صاحب کی وصال کے بعد کھلی۔

مولوی عمرالدین صاحب نے موضع صریح میں ایک جماعت بہم پہنچائی ہے اور عزیزی فرزند علی بھی بڑے جوش اور صدق کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں چنانچہ جب سے وہ بیعت میں داخل ہوئے ہیں انہوں نے چند ایک نئے مرید بھی پیدا کرلئے ہیں ہم تینوں بفضلہ تعالےٰ اپنی اپنی جگہ لوکل انجمنوں میں سکرٹری کا کام انجام دے رہے ہیں میرے ایک لنگوٹئے دوست منشی عبدالرشید صاحب ملازم ریلوے بورڈ میں وہ بھی خدا کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوگئے ہیں میری والدہ ماجدہ اور گھر سے بیوی نے بھی حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے غرض بڑی خوشی کی بات ہے کہ چند خویش واقارب اور گہرے دوست جن سے مجھ خاص طور پر تعلق تھا سب کے سب میرے بیعت کرنے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوچکے ہیں۔

جس وقت میں بیعت میں داخل ہوا اسوقت صرف چند احباب تھے اور چندہ کا کوئی خاص انتظام نہ تھا۔ میں نے اس کو اپنے ہاتھ میں لیا بعد ازاں ایک باقاعدہ انجمن بنائی گئی جس کا میں ہی سکرٹری قرار دیا گیا۔ اس کی کل کارروائی خدا کے فضل سے اب تک عمدہ طور پر چل رہی ہے جماعت نے خاصی ترقی کی ہے اور اوسط چندہ مبلغ لعماً (نوسو روپیہ) سالانہ ہوجاتا ہے۔

۱۹۱۰ء کے آخر میں لوکل آریہ سماج سے جماعت کی بحث چھڑ گئی اور چند ایک مضامین پر طبع آزمائیاں ہوئیں جن میں سے میں نے گوشت خوری اور تناسخ کو خاص طور پر اپنے ذمہ لیا اوّل الذکر کو میں نے رسالہ کی شکل میں چھپوا دیا ہے اور ارادہ ہے کہ دوسرے کو بھی شائع کرا دیا جائے۔ علاوہ ازیں مسئلہ تقدیر حقیقت معجزہ۔ موت۔ اور ایسا ہی کئی ایک مضامین پر اپنی کمیٹی میں لیکچر دینے کا موقع ملا جو سب اخبارات میں چھپ چکے ہیں بعض مضامین مثلاً ضرورت الہام۔ ضرورت امام۔ ہم کیونکر ترقی کرسکتے ہیں۔ کیا اسلام تبلیغ سے پھیلا یا تلوار سے۔ وغیرہ وغیرہ پڑھے ہوئے ہیں ارادہ ہے کہ انکو رسائل کی شکل میں چھپوا دیا جاوے۔ وباللہ التوفیق۔

میری زندگی میں دو اور واقعے بھی قابل ذکر ہیں اوّل تو یہ کہ میں ابھی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوا تھا کہ ہمارے دفتر میں ایک کلب قائم ہوا اس کے ممبروں کو آٹھ آنے چندہ ماہوار دینا پڑتا تھا۔ جو انواع واقسام کی لاٹری میں لگایا جاتا تھا۔ میں بھی اس کلب کا ممبر ہوگیا اور بیعت کرچکنے کے بعد بھی میں شامل رہا اور اس بات کا کبھی خیال نہ آیا کہ یہ ایک قسم کا جوا ہے اور ناجائز ہے۔ ۱۹۰۳ء میں ہمارے نام لاٹری آئی اور فی کس قریباً ساڑھے سات روپے ملا۔ اس وقت مجھے خیال پیدا ہوا کہ یہ تو جوا ہے۔ حضرت صاحب سے فتوےٰ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس قسم کا روپیہ جائز نہیں۔ اسوقت تشویش تو ہوئی اور دل نے کہا کہ سارا راہ مولیٰ دے دو مگر حوصلہ نہ پڑا۔ اور گو دل جانتا تھا کہ یہ روپیہ اچھا نہیں مگر خواہش دامنگیر تھی کہ کسی طرح جائز ہوجاوے تھوڑا سا روپیہ خیرات کے کاموں میں صرف کیا اور باقی رکھ چھوڑا اس روپیہ سے مجھے دو طرح کی تکلیف ہوئی ایک یہ کہ ہر وقت دل میں کھٹکتا تھا کہ یہ ناجائز ہے اور اپنے استعمال میں لانا مناسب نہیں دوسرے یہ کہ خویش واقارب میں یہ بات مشہور ہوگئی تو بعض حسد کرنے لگ گئے اور بعض خویشوں اور دوستوں نے بطور قرض مانگنا شروع کیا اب جس کو نہ دیا وہ تو اس واسطے ناراض ہوگیا کہ دیا کیوں نہ۔ اور جس کو دیا اس سے اس طرح رنجش پیدا ہوگئی کہ بعضوں سے مانگا تو انہوں نے دیا ہی نہ۔ اور بعض میں ملاقات سے بھی عاری ہوگئے۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ بیعت کرنے کے بعد میں نے ڈاکخانہ میں جو سلسلہ بیمہ گورنمنٹ کی طرف سے ہے اپنی زندگی کا بیمہ کرا دیا۔ مگر بعد میں خیال ہوا کہ کہیں ناجائز نہ ہو اس کے بعد میری لڑکی جس کی عمر قریباً ½۷ سال کی تھی بقضائے الٰہی فوت ہوگئی یہی میری ایک لڑکی تھی اور اس کے سوا کوئی اولاد نہیں تھی چونکہ اس سے محبت زیادہ تھی اس لئے اس کے مرنے سے سخت قلق ہوا بلکہ اب تک بھی جب وہ یاد آتی ہے تو دل گھل جاتا ہے اس حادثہ سے دنیا کی طرف سے دل ٹھنڈا پڑ گیا اور ارادہ کیا کہ حضرت صاحب سے زبانی مفصل ذکر کرکے لاٹری اور بیمہ دونوں کا فیصلہ کرا دیا جاوے چنانچہ دارالامان جاکر خدمت عالی میں حاضر ہوکر تمام کیفیت سنا دی۔ آپ نے فرمایا کہ لاٹری کا روپیہ قطعی ناجائز ہے۔ نہ اپنے کاموں میں لاؤ اور صدقہ اور خیرات کے کاموں میں صرف کرو۔ البتہ اشاعت اسلام میں خرچ کر دیا جاوے بدیں وجہ کہ اوّل تو اللہ تعالےٰ کے لئے کوئی چیز حرام نہیں ہے۔ اور دوم اسلام اس وقت ایک غربت اور اضطراری کی حالت میں ہے چنانچہ میں نے رفتہ رفتہ وہ سب روپیہ راہ مولا میں صرف کر دیا۔

بیمہ کے متعلق آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک گورنمنٹ کا بیمہ جائز ہے اگر گورنمنٹ اصل سے زیادہ دے تو ہمیں اس کو عطیہ سمجھنا چاہیئے۔ مثلاً گورنمنٹ ایک وقت ہم سے ایک ہزار روپیہ لے کر بعد میں اس کے عوض میں پانچ ہزار روپیہ عنایت فرما دے تو ہم اس کو عطیہ تصور کریں گے اور خوشی سے لے لیں گے اور یہی حال بیمہ کا ہے۔ البتہ شخصی یا بنک کے بیموں کو میں درست نہیں سمجھتا۔

یہ عجیب اتفاق کی بات ہے کہ میری لڑکی بھی اسی مرض سے اور دن کو اسی وقت فوت ہوئی جس سے کہ حضرت اقدس ؑ کا وصال ہوا میری لڑکی ۲۶۔ نومبر ۱۹۰۷ء کو بروز منگل دن کے دس بجے کے قریب مرض اسہال سے جان بحق ہوئی اور حضرت صاحب کا پورے چھ ماہ بعد ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء کو بروز منگل دن کے دس بجے کے قریب ہی مرض اسہال سے وصال الٰہی ہوا۔

یہ بات بھی بیان کرنے کے قابل ہے کہ مجھ چند موقعوں پر پبلک جلسوں میں حصہ لینا پڑا جنمیں سے ذیل کے دو زیادہ اہم تھے۔

اوّل ۱۹۰۵ء میں تقسیم بنگال کے متعلق ہماری طرف سے ایک عام جلسہ کیا گیا جس میں میں نے حقوق انسانی کے عنوان سے ایک تقریر کی اور مختلف پہلوؤں سے بتایا کہ گورنمنٹ کے اس فعل پر ہمیں ناراضگی کا کوئی حق نہیں چنانچہ اس کی مختصر کیفیت اخبار بدر اور سول ملٹری گزٹ میں چھپ چکی ہے۔

دوم۔ اس سال لندن میں حضور ملک معظم کی تاج پوشی کے موقعہ پر عام مسلمانوں کی طرف سے جامع مسجد میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا اور غرض یہ تھی کہ اظہار خوشی کے بعد حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے حق میں نیک دعا کی جاوے اور مبارکباد بھیجی جاوے مگر ایک مولوی نے مخالفت کی کہ اس قسم کے جلسے مسجد میں نہیں ہونے چاہئیں۔ اس پر بتوفیق ایزدی میں نے ایک مختصر سی تقریر کی اور حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور سنت کی رو سے واضح کیا کہ مسجد میں شاہ وقت کے لئے دعا کرنا ناجائز نہیں اس تقریر کو سامعین نے پسند کیا۔ چنانچہ اس جلسہ کی کیفیت بھی اخبارات میں شائع ہوچکی ہے۔

یہ میں مختصر طور پر میری زندگی کے سوانح۔ ایسی عجائب پسند طبیعتوں کے واسطے کوئی نادر واقعات نہیں مگر غور کن دماغ رکھنے والے شاید اس سے فائدہ اٹھاویں۔ خاکسار برکت علی عفی اللہ عنہ

اخبار عالم پر ایک نظر

قیصر ہند اب عدن کے قریب ہوں گے۔ پورٹ سعید میں خدیو لارڈ کچنر۔ صاحبزادہ سلطان روم اور عمائد مصر نے آپ سے ملاقات کی۔ جلوس دہلی میں آپ گھوڑے پر سوار ہوں گے۔ **دربار دہلی** کی طیاریاں بڑی سرگرمی سے جاری ہیں۔ ۳۰ میل میں ایک شہر خیام بن گیا ہے۔ کثرت باران کے سبب پچھلے دنوں ذرا تکلیف ہوئی۔ **سر آغا خان** واپس ہندوستان پہونچ گئے۔ لندن سے ہند کو آتی ہوئی **ڈاک** ولائت مہذب ملک فرانس میں چلتی گاڑی میں سے لوٹی گئی۔ مگر نقصان بہت نہیں ہوا۔ **چین** میں باغی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ فغفور چین معذرت کرتے ہیں باغی سنتے نہیں وہ جمہوری سلطنت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ **پلیگ** حیدرآباد دکن میں جاری ہے۔ راول پنڈی میں اب پلیگ کا زور کم ہے۔

ترکی ٹوپیاں اب امرتسر میں بننے لگی ہیں۔ بہت عمدہ بات ہے۔ **شاہجہانپور** میں ایک بوچڑ کے لڑکے کی شادی پر طرفین نے ایک لاکھ روپیہ خرچ کیا۔ نکاح کا وقت آیا تو کچھ جھگڑا پڑ گیا۔ اور نکاح ہی نہ ہوا۔ مسلمانوں کا روپیہ آج کل اس طرح **ضائع** ہوتا ہے روس نے **ایران** کے بعض صوبجات میں اپنی فوج روانہ کردی ہے۔ **جرمن** پارلیمنٹ کے بعض ممبران نے سلطنت انگلستان کے ساتھ دشمنی کا اظہار کیا۔

جنگ طرابلس کے متعلق تو ریوٹر ہفتہ بھر سے خاموش ہے۔ غالباً اس واسطے کہ اب ترک فتح پا رہے ہیں۔ مصری اخبارون کے ذریعہ سے جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ درج ذیل ہے **آستانہ کے تازہ ترین تار**۔ ذیل میں وہ تازہ بتازہ تار ہیں جو آستانہ علیہ سے مصری اخبارات کو موصول ہوئے ہیں۔

العلم کے نامہ نگار آستانہ نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ ایک بجے رات کے طرابلس کا تار بدین مضمون موصول ہوا کہ ہم نے اطالین سپاہ پر کامل فتح پائی۔ اٹلی والوں کے پانچ ہزار سپاہی قتل اور سات ہزار اسیر ہوئے۔ شہر طرابلس کو ہم نے فتح کرلیا اور حسب ذیل مال غنیمت ہمارے ہاتھ آیا۔ اناج کی بوریاں ۱۵۰۰ متر الیوز کی ساخت کی توپیں۔ ۳۵ جلد چلنے والی توپیں۔ ۱۵ بندوقیں ماسر کی قسم کی ۱۷۰۰۰ اطالین سپہ سالار بھاگ کر جہازات میں پناہ گزین ہوگیا۔ روما میں اس اندوہ خیز خبر نے تہلکہ برپا کردیا ہے اسلئے گورنمنٹ اٹلی نے مارشل لا جاری کیا ہے آستانہ میں اس فتحیابی پر عام خوشیاں منائیں اور مبارکبادیں دی جا رہی ہیں۔

المؤید کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ ۳۱۔ اکتوبر کو آٹھ بجے صبح کے طرابلس کا تار موصول ہوا ہے کہ ہم نے ایک خونریز جنگ کے بعد شہر طرابلس کو فتح کر لیا ہے جس میں پانچ ہزار چار سو اطالین قتل ہوئے جن کی لاشوں کے گلی کوچوں میں انبار لگ گئے اطالین سپاہ کو ہم نے ہر طرف سے گھیر لیا جس نے مجبور ہوکر امن کا جھنڈا کھڑا کیا اور اپنے آپکو بغیر کسی شرط کے ہمارے حوالہ کر دیا ہمنے سب کو قید کر لیا جن کی تعداد سات ہزار تھی ترکون اور عربون نے حسب ذیل مال غنیمت لوٹا۔ توپیں ۱۰۰ ذخائر کی پیٹیاں ۱۵۰۰۔ بندوقیں ۲۰۰۰۰۔ اطالین سپہ سالار مفقود الخبر ہے۔ معلوم نہیں کہ قتل یا اسیرون میں ہے غرض اٹلی کی فوج بہت برا حشر ہوا ہے اس خبر پر آستانہ میں گھی کے چراغ جلائے جا رہے ہیں۔

یکم نومبر کو وزارت جنگ کو سرکاری تار موصول ہوا ہے کہ طرابلس کے تمام قلعہ جات جو اٹلی والوں کے ہاتھ آ گئے تھے ہماری فوج نے از سر نو فتح کر لئے ہیں اطالین لوگوں میں بھاگڑ پڑ گئی اور وہ نہائت قلق و اضطراب کی حالت میں چھپتے پھرتے ہیں باہر نکلنے کی انکو جرأت نہیں ہے اخبارات یقین دلاتے ہیں۔ کہ شہر بالکل فتح ہو گیا ہے۔ اٹلی والونکو اب سر اٹھانے کی تاب نہیں ہے۔

مصر کے عثمانی کمشنر کو ۳۱۔ اکتوبر کو اطلاع ملی ہے کہ ہماری ترکی فوج اور عرب والنیٹروں کی متفقہ طاقت نے ۲۶۔ اکتوبر کو دشمن کے مورچوں پر دھاوا کیا۔ ترکی فوج کا قلب لشکر نخلستان سے گزرتا ہوا شہر کی طرف بڑھتا گیا اور دائیں طرف کی فوج نے قلب لشکر کا ساتھ دے دشمن کی مورچہ بندی درہم برہم کر ڈالی اور اس کو پسپا کیا۔

۲۸۔ اکتوبر تک دو قلعے مصیکی اور ہانی اطالین سپاہ کے ہاتھ میں تھے۔ لیکن اہل قلعہ اس شدید حملہ سے مقابلہ کی تاب نہ لاکر بھاگ نکلے۔ ترکون اور عربون نے ان کا تعاقب کیا مفرورین نے اپنی توپوں کی آتشباری کے نیچے پناہ لی۔ مگر ترکون اور عربون کی گولیوں کی بارش نے اطالین توپچیوں کا بھی منہ پھیر دیا۔ شہر ترکون کے ہاتھ آگیا۔ اور اٹلی والوں کا بہت نقصان ہوا۔

پریسیڈنٹ حزب الوطنی نے آستانہ سے تار بھیجا ہے۔ کہ تین دن پیشتر تک ترکی فوج ۱۱ قلعہ جات فتح کر چکی تھی۔ صرف دو قلعے اٹلی والوں کے ہاتھ میں تھے آج کے تازہ تار سے اطلاع ملی ہے کہ ترکان شہامت نشان اور عربان بسالت توامان نے باقی قلعے بھی فتح کر لئے جنگ ابھی جاری ہے مگر عربوں اور ترکوں کا دلوں پر سکہ بیٹھ گیا ہے اور اٹلی والے ان کا نرغہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ آستانہ میں اس فتح عظیم پر لوگ پھولے نہیں سماتے

۴۔ نومبر کا تار مظہر ہے کہ بنی غازی سے ہم نے اٹلی والون کو مار مار کر نکال دیا ہے اور ان کا دور تک تعاقب کرکے ایک بڑی تعداد کو سمندر ڈبو دیا۔ درنہ میں جنگ ہو رہی ہے ہماری فوج فتح پر فتح پا رہی ہے دشمنوں کی ایک بڑی جماعت نے ہتھیار ڈال دئے جن کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

قبائل خوارج کا اعلان جنگ - گورنر طرابلس نے اطلاع دی ہے کہ قبائل خوارج کو شیخ نے ایک ممبر پارلیمنٹ کی زبانی جو شیخ مذکور کیطرف بھیجا گیا تھا۔ پیغام دیا ہے۔ کہ شیخ سنوسی نے اٹلی والون کے خلاف جو اعلان جنگ دیا ہے اس میں شریک ہونے کو ہم بھی تیار ہیں۔ ہماری فوج کا ایک حصہ جس کی تعداد دس ہزار ہے میدان جنگ میں شریک ہونے کے روانہ ہو گیا ہے باقی فوج بھی تمام سامان مہیا ہونے کے بعد چند دنون میں روانہ کی جاوے گی۔ ممبر موصوف جو شیخ کا پیغام لائے ہیں کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے پاس جدید ساخت کے اسلحہ ہیں اور اناج کے ذخیرے اور مال نقد اس قدر موجود ہے کہ برسوں تک جنگ جاری رکھنے کے لئے کافی ہے۔

اٹلی کے مصائب - اٹلی کے شہر ترا بوتیلا میں ایک گندھک کی کان میں آگ لگ گئی جس کے اندر بہت سے مزدور کام کر رہے تھے۔ دو مردہ لاشیں اور دس زخمی نکال لئے گئے ہیں باقی لوگوں کے نکالنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ جن کے دم گھٹ کر مرجانے کا قوی اندیشہ ہے۔

آجکل اٹلی پر شامت اعمال کی گھٹا چھا رہی ہے پچھلے سال سسلی کے زلزلے نے لاکھوں جانیں لیں اب کہیں ہیضہ صفایا کر رہا ہے کہیں کانوں میں آگ لگ رہی ہے۔ ادھر طرابلس میں جدا ہنگامہ کارزار گرم ہے جہاں ہر روز ہزارہا اطالین لقمہ تیغ ہو رہے ہیں اگر اس اثناء میں اٹنا کا آتش فشان اژدہا اپنی قدیمی عادت کے موافق کروٹ بدلے تو اٹلی کی مصائب کی انتہا نہ رہے۔

اطالین مقتولین - عثمانی اخبارات نے ان شمار واعداد سے جو انکو معتبر ذرائع سے موصول ہوئے ہیں اندازہ لگایا ہے کہ اعلان جنگ سے لیکر ۳۰ تاریخ تک طرابلس بنغازی اور درنہ کی نواح میں ترکون نے آٹھ ہزار اطالین قتل کئے ۔۔ اسیر ہوئے ترکون کا نقصان بہت کم ہوا۔ (پیسہ)

نمک جلسہ ہمارے مخلص دوست منشی ہاشم علی صاحب گرداور قانونگو ریاست پٹیالہ سے سکرٹری صاحب صدر انجمن کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ پر جس قدر نمک خرچ ہو وہ ...

فہرست مبائعین

(نو مریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

قاضی فتح محمد صاحب محلہ نیاریاں - راولپنڈی +
بابو سراج الدین صاحب
بابو محمد عبد العزیز صاحب ملازم ڈاک خانہ کھوہار - گجرات +
امیم حسین صاحب
قاضی فیض طلب صاحب - پونچھ - معرفت مرزا عبد الکریم کاتب
محمد فرید خانصاحب کوٹ دفعدار رسالہ ۵۴ کیبل کور چھاؤنی لالکو
کا مدار خانصاحب - احمد بخش صاحب - عبد الرحمن - اہرانہ
ڈاک راسجے پور - ضلع ہوشیار پور +
عبد اللہ صاحب کانسٹیبل ۱۷ پولیس لائن فیروز پور
اہلیہ ثانی سید علی کریم صاحب مونگیر - ڈاک خانہ سورجگڈھ
مولوی شیخ عالم صاحب معہ اہلیہ و دختر ملک یار ضلع امراوتی
سردار گوندل صاحب ولد اللہ دتا صاحب آباد کار چک ۹۹
شمالی علاقہ سرگودہ +
محمد بخش صاحب مراسی - شیخوپور - گجرات +
منشی فضل کریم صاحب - موضع دیہرم - ضلع سیالکوٹ +
محمد عبد العزیز صاحب - محلہ پورب سرائے - مونگیر +
سید عبد الغفار صاحب تاجر کتب - دلاور پور - مونگیر
ڈاکٹر عبد الغفار صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ
شفاخانہ شکر درہ - ضلع کوہاٹ +
مولوی جلیل خاں صاحب و رابعہ معرفت مولوی عبد الماجد
صاحب پروفیسر کالج - بھاگلپور +
حافظ حمید و صاحب - محمد سمیع خاں صاحب - معرفت
مولوی الہی بخش صاحب - محلہ ندیسر - بنارس +
اشراق الدین احمد صاحب - بنگال - ضلع میمن سنگھ +
والدہ فتح علی و اہلیہ فتح علی صاحب - اگووال ضلع گجرات +
معراج الدین صاحب ارائیں - موضع بہبیاں ضلع ہشیارپور +
عنایت اللہ صاحب پٹواری حلقہ ۱۲ معہ اہلیہ و فرزندان
محمد مستقیم و عبد العزیز - ضلع بہالیاں سرہند - پٹیالہ +
نبی بخش صاحب علماء امام مسجد - شیخ پور - گجرات +
کریم اللہ ساکن پائل ... پٹیالہ +
محمد قمر اللہ صاحب - نمبر ۴۷ - بیٹھک خانہ روڈ - کلکتہ
مولوی فتح محمد صاحب وارد غنچگی - ہریانہ - ریاست پٹیالہ +

الخطبہ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار مشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں +

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی ایک دختر نابینا کنواری کا عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت کریں۔ باشندگان میرٹھ - دہلی - مظفر گڈھ - سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دیجاوے گی +

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوۃ - ہمدردی وغیرہ کے معترف ہوکر اپنی لڑکی کا جسکی عمر ۲۳ سال - گندم رنگ جسم اور قد درمیانہ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک - قرآن شریف اور اردو خواندہ مطیع و فرمانبردار پخت و پز قطع و برید دوخت سے واقف ہے - احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس تک ہو - اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو - کم از کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو - یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار آمدنی کا ہو - اضلاع میرٹھ - دہلی مظفر گڈھ - سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہوگی - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو - درخواست کے ہمراہ ۱/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار ڈرائیور ساکن راجیکے ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری کے اُنیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں - جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیویں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان - غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے - عمر بیس سال - تنخواہ ستترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے - اہل حاجت سید غلام حسین ورنیکلر اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج و دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ - اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو - محمد امین - فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ +

(۸) ایک ککے زئی شریف لڑکی عمر سولہ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے - ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو - خط کے ساتھ ۱/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +